شدتِ یارم

مکمل ناول

ارتج شاہ

ہسپتال کا ایریا بالکل سنسان پڑا ہوا تھا۔ مسلسل بارشوں کی

وجہ سے سردی اپنی شدت پکڑے ہوئے تھی۔

جبکہ ہسپتال کے بیڈ پر یارم لیٹا ہوا تھا۔اس کے ساتھ ہی اس

نے روح کو بھی اپنے ساتھ چپکایا ہوا تھا، جبکہ اس کے سینے پر

رویام گہری نیند میں تھا اور اس کے پاؤں کی طرف شونو بھی

پوری طرح سے کمبل میں غائب تھا۔

اس کا نازک ملائم سا وجود بار بار یارم کے پیر سے ٹکرا رہا تھا،

جبکہ یارم ہر تھوڑی دیر کے بعد شرارت سے اپنا ٹھنڈا انگوٹھا

اسے لگاتا تو وہ فوراً ہل کر دوسری طرف ہو کر سونے کی

کوشش کرتا۔ اس کے ساتھ ہی یارم ہر تھوڑی دیر کے بعد

روِیام کو چوم رہا تھا تو کبھی روح کے نازک ہونٹوں کی

شامت آرہی تھی ۔

اسے نیند نہیں آرہی تھی، جبکہ وہ تینوں گہری نیند میں تھے ۔

یارم ابھی بالکل ٹھیک بھی نہیں تھا۔وہ جب سے کوما سے باہر نکلا تھا۔ڈاکٹر نے کسی کو بھی اس کے پاس آنے جانے سے منع کرر کھا تھا، لیکن اس نے کون سا کسی ڈاکٹر کی سنی تھی۔وہ تو ہمیشہ سے اپنی مرضی کرتا آیا تھا اور یہاں بھی اس نے اپنی مرضی ہی کرنی تھی۔پچھلے 28 دن سے وہ یہاں پر تھا ۔

اسے چھ گولیاں لگی تھی، لیکن اپنی کیئر کرنے کے بجائے وہ اپنے دشمنوں کو ٹھکانے لگا کر آیا تھا۔ اور اب بھی کبھی روح سے چھپ کر جا رہا تھا۔ کیونکہ سکون تو اسے اپنا کام کر کے ہی ملتا تھا۔

آج بھی اسے سکون مل چکا تھا۔ کوئی مسئلہ نہیں، کوئی پرابلم نہیں۔ صرف سکون ہی سکون، لیکن انڈر ورلڈ کے ڈان کو

کتنے دن تک سکون حاصل ہونا تھا، اس بات کا بھی اسے

اچھے سے اندازہ تھا۔

"روح بے بی! تمہاری خوشبو مجھے ڈسٹرب کر رہی ہے۔ نیند

نہیں آرہی مجھے۔" وہ نرمی سے اس کا چہرہ دوبارہ اپنے

قریب کرتے ہوئے اس کے ہونٹوں کو چومتا سرگوشی نما

آواز میں بولا تو روح نے آنکھیں کھول کر اس کی طرف

دیکھا تھا۔

سو جائیں یارم! آپ کو نیند کی ضرورت ہے۔" وہ نرمی

سے اس کے گال پر اپنا نازک ہاتھ تھپتھپاتی دوبارہ اس کی

گردن میں چہرہ چھپا گئی تھی۔ یارم کو ایک لمحے کے لیے

گمان ہوا تھا، پیشنٹ وہ ہے یا یہ تینوں۔۔۔!

"روح بے بی! تم میرے اتنے قریب ہو، میرے جذبات

جاگ رہے ہیں اب!" وہ اس کے ماتھے پر اپنا گرم لمس

بکھیرتے ہوئے بولا، تو روح نے فوراً سے پہلے آنکھیں

کھولتے ہوئے اسے گھورا تھا۔

یارم ! آپ بیمار ہیں،" وہ معصومیت سے اس کا چہرہ دیکھتے"

ہوئے بولی تو یارم کے ڈمپلز نمایاں ہوئے تھے۔

اب یہ کون سی کتاب میں لکھا ہے کہ انسان بیمار ہو تو اس"

کے جذبات نہیں جاگ سکتے۔ تم میرے اتنے پاس ہو،

تمہاری یہ خوشبو مجھے پاگل کر رہی ہے، بے قرار کر رہی ہے،

اور ہیں رہے جاگ جذبات میرے۔۔۔۔"

"چپ یار م! خبردار! بیمار انسان ایسی گندی باتیں

نہیں کرتا۔" وہ سمجھاتے ہوئے بولی تھی۔

"نہیں کرتا ہوگا، لیکن میں تو کرتا ہوں۔ اور میرے جذبات

اور ہیں نہیں کنٹرول میں میرے تو وقت اس۔۔۔۔!!!"

چپ! ایک دم چپ! یار م اب آپ کچھ نہیں بولیں گے۔"

اچھے بچوں کی طرح فوراً سے سو جائیں گے۔ دیکھیں رات

کے دو بج رہے ہیں۔ اس وقت تو سب لوگ سوتے ہیں

۔نا۔۔۔"اس کا لہجہ معصومیت لیے ہوئے تھا

سوتے ہوں گے، لیکن میں نہیں سو سکتا۔ جب تک "

میرے بے لگام جذبات کنڑول میں نہیں آجاتے، تب تک

"۔تو ممکن ہی نہیں ہے

"شونو۔۔۔رومی۔۔۔یارم !"

"تو تمہیں اپنے شوہر سے زیادہ اس کتے اور اس کتے کے باپ

کی فکر ہے؟"

"اس شونو کو کتا نہ کہیں۔ شونو اور اس کے باپ کے ساتھ

کے باپ کی بھی فکر ہے، لیکن آپ ایک بیمار انسان ہیں

اور۔۔۔۔"

ایسی کی تیسی بیماری کی!" وہ اسے نرمی سے خود سے الگ"

کرتے ہوئے ایک جھٹکے میں اٹھ کھڑا ہوا تھا، جبکہ رویام اس

کے کندھے سے لپٹا بڑے مزے کی نیند سو رہا تھا۔ صوفے

کی طرف بڑھتے ہوئے اس نے آہستہ سے رویام کو صوفے

پر لٹایا تھا اور اس پر کمبل ڈالتے ہوئے، شونو کا پٹا گردن سے

پکڑتے ہوئے اسے اگلے ہی لمحے رویام کے پیچھے کی طرف

اچھالا تھا۔ وہ ایک لمحے کے لیے صورتحال کو سمجھنے کی

کوشش کرتا ذرا سا بھونکا تھا۔اس کے بھونکنے کی ہلکی سی

آواز پر روح تڑپی تھی، لیکن اگلے ہی لمحے آواز بند ہوئی اور وہ

۔رویام کے پیچھے ہی گرم بستر میں گہری نیند میں اتر گیا تھا

OOOOOOO

اللہ اللہ ! یارم آپ کتنے ظالم ہیں ! شونو کو لگ گئی ہو گی۔""

وہ ابھی بول ہی رہی تھی جب وہ تیزی سے اس کی طرف

قدم بڑھاتا اگلے ہی لمحے اس پر سایہ فگن ہوتے ہوئے اُسے

وہیں ہسپتال کے بیڈ پر لٹا گیا تھا۔ کمرہ اندر سے بند تھا تو کوئی

ٹینشن تو تھی نہیں کسی کے آنے کی.

اور ویسے بھی اُس نے رات کے وقت اس طرف کسی کو بھی

آنے سے منع کر رکھا تھا۔

سو یارم بے فکر ہو کر اپنی روح کے ساتھ خوبصورت وقت

گزار سکتا تھا۔ اور وہ گزار رہا تھا،

وہ اس پر سایہ فگن ہوتے ہوئے اسے بیڈ پر لٹاتا اس کے لبوں

کو اپنے لبوں کی گرفت میں لے گیا تھا۔ پچھلے پانچ چھ دنوں

سے وہ صرف اس کے ہونٹوں سے ہی اپنی طلب پوری کر

رہا تھا، لیکن آج اس کے جذبات پوری طرح سے انگڑائی

لے کر بیدار ہو چکے تھے۔

اب اس کا ہر گز کوئی ارادہ نہیں تھا صرف اس کے لبوں کو

چوم کر پیچھے ہٹنے کا۔ اس وقت وہ پوری طرح سے اس کی

روح میں اتر کر اپنے جذبات کو پرسکون کرنا چاہتا تھا، لیکن

روح جانتی تھی کہ یہ بے لگام جذبات اس کے زخموں کو

مزید ہرا کر سکتے تھے، اس لیے وہ یہ سب کچھ نہیں چاہتی

تھی، لیکن یارم کے جذبات پر بند باندھنا آسان تھوڑی تھا ۔

وہ یارم کاظمی تھا! دنیا کو اپنے سامنے جھکانے والا، لیکن اپنی

روح کے سامنے وہ خود جھک جاتا تھا۔ وہ اپنی نیلی آنکھوں

سے دنیا فتح کر سکتا تھا، لیکن اپنی روح کی کالی آنکھوں کے

سامنے وہ خود پگھل جاتا تھا۔اور وہ اس وقت بھی پگھل چکا تھا

،روح کے نازک وجود کے سامنے

○○○○○○○○

گڈ مارننگ میرا بچہ !"رویام آنکھیں مسلتے ہوئے آنکھیں"

کھولنے لگا تھا جب یارم نے بے حد پیار سے اس کے ماتھے کو

۔چوما

گدمانگ، میلے پیالے بابا آئی لویو، "(گڈ مارننگ میرے "

پیارے بابا آئی لویو) وہ آنکھیں کھولتے ہوئے اس کا چہرہ

دیکھتا فوراً ہی اس کے گال چوم گیا، جبکہ اس کے انداز پر وہ

مسکراتے ہوئے اس کے گرد اپنے بازوؤں کا گھیرا مضبوط

کرتا اس کے گالوں پر اپنے لب رکھ گیا تھا

ام گل تب چلیں دتے، ("ہم گھر کب چلیں گے؟") وہ

اس کی گردن میں منہ دیتا سوال کرنے لگا

"یارم" کیوں میرا چوزا بور ہو رہا ہے یہاں ہسپتال میں ؟"

پیار سے اس کا چہرہ سامنے کرتا سوال کرنے لگا تھا۔اس کا ننھا

سا چہرہ دیکھے بغیر اسے سکون ہی کہاں تھا۔رات کو روح کو

خوب سارا تنگ کرنے کے بعد وہ فریش ہوا تھا اور پھر اس

نے رویام کو دوبارہ وہیں اپنے سینے پر لٹاتے ہوئے اسے اپنے

قریب کر لیا تھا۔

اں رومی بول ہو دیا اے ("ہاں رومی بور ہو گیا ہے) وہ منہ بنا

کر بولا تھا، یقیناً وہ یہاں بور ہی ہو رہا تھا کیونکہ نہ تو اسے روح

کسی کام سے باہر نکلنے دیتی تھی اور نہ ہی رویام کہیں آجا سکتا

تھا۔ تو ہسپتال میں اس نے بور ہی ہونا تھا۔ ویسے تو سارا دن

شونو اس کے ساتھ خوب کھیلتا کودتا رہتا تھا، شارف اور خضر

بھی اسے اپنے ساتھ باہر لے جاتے تھے، لیکن پھر بھی بچہ

تھا، اس کا دل تو وہیں پر لگنا تھا جو جگہ اسے اچھی لگتی تھی

۔

بس چوزے! جا اپنی ماں کو بول کہ بابا ٹھیک ہو گئے ہیں، "

اب گھر جانا چاہتے ہیں۔ ہم نے یہاں نہیں رہنا۔ تو اگر

تیری ماں مان گئی تو ہم چلیں گے۔" وہ پر سکون انداز میں

بولا تھا۔

روح نیچے کینٹین میں ناشتہ لینے کے لیے گئی ہوئی تھی۔

یارم نے تو روح کے مسلسل فورس کرنے کی وجہ سے

ہسپتال کا کھانا ہی کھانا تھا، لیکن رویام اور شونو کے لیے وہ

کچھ اچھا سا لانے کے لیے گئی تھی۔ حالانکہ کبھی لیلیٰ تو کبھی

معصومہ، یہاں تک کہ پری بھی خود اس کے لیے ناشتہ،

لانچ، یہاں تک کہ رات کا ڈنر بھی لے کر آتی تھی، لیکن صبح

صبح ان لوگوں کا آنا کافی مشکل تھا اور روح کو پسند نہیں تھا کہ

اس کی وجہ سے کوئی مشکل میں پھنسے۔ ایسے میں وہ اپنے شونو

اور رویام کے لیے خود ہی کچھ نہ کچھ کر لیتی تھی۔ سو اس

وقت وہ اپنے بچوں کے لیے کچھ اچھا سا لینے کے لیے گئی

تھی، جبکہ رویام یارم کے سینے پر لیٹا ہوا تھا۔

"می ماما تو بولوں داتی بابا بلتل تک او دے ہے، ام واپش گل

جائے دے (میں مما کو بولوں گا کہ بابا بالکل ٹھیک ہو گئے

ہیں، ہم واپس گھر جائیں گے۔") وہ اسے دیکھتے ہوئے

ہونٹوں کے ڈیزائن بناتے ہوئے بولا، تو یارم نے پوری

شدت سے اس کا چہرہ اپنے چہرے پر جھکاتے ہوئے اس کے

گالوں کو چوما تھا، جبکہ اس کی شدت پر وہ اور بھی شدت سے

اس کے ساتھ چپکا تھا۔ جب سے یارم یہاں ہسپتال میں تھا،

وہ اس کے اور بھی قریب ہوتا جا رہا تھا۔ بلکہ وہ قریب کیا ہو

رہا تھا، اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ ہر وقت یارم کے

ساتھ ہی چپکا رہے۔

صبح اٹھتے ہی وہ اس سے اپنی محبت کا اظہار کرتے ہوئے اس

کے دونوں گالوں کو چوم کر 'آئی لو یو' کہتا تھا اور رات کو

سونے سے پہلے بھی، جبکہ دن میں بھی وقفے وقفے کے

ساتھ وہ اس کے گالوں کو بھی چومتا اپنے ننھے لبوں سے، بار

بار آئی لو یو بابا کہتا تھا، جبکہ یارم بھی آج کل بس اس سے

بہت سارا پیار لے رہا تھا روپام سے اب اپنے آپ اسے اتنے

پیارے پیارے بوسے مل رہے تھے تو وہ کیوں نہ لیتا۔

وہ مزے سے اسے اپنی باہوں میں بھرے اس سے پیار

وصول کر رہا تھا، جبکہ شونو کبھی اچھل کر بیڈ پر چڑھتا تو کبھی

دوسری طرف سے اترتا۔اس کا پیار کرنے کا اپنا ہی انداز

تھا۔

یہ الگ بات تھی کہ یارم بار بار اس کے چھوٹے سے پیر کو

اپنے پیر کے انگوٹھے اور انگلی کے بیچ میں دبالیتا، جس سے

اس کے اچھل کود میں اضافہ ہوجاتا تھا۔

لیکن اسے صبح صبح یہ سب کچھ کرنے میں بہت مزہ آرہا تھا،

جب روح کمرے میں داخل ہوئی تو ان تینوں کو آپس میں

مگن پایا تھا۔

○○○○○○○

"رومی جانو میرا بچہ! آجاؤ برشی کرلو، ماما آپ کے لیے

سینڈوچ لے کر آئی ہے۔" روح پیکٹ ایک طرف رکھتے

ہوئے فوراً اس کے پاس ہی آگئی تھی۔اس نے رومی کو آہستہ

سے یارم کے اوپر سے ہٹایا تھا۔

بابا تک اوگے ہے ماما! اب ام تو گل واپش لے تلو،ام نے

یاں نی رنا،ہشپتال می دندی میڈیشن تی شیمل اتی اے

بابا ٹھیک ہو گئے ہیں ماما! اب ہم کو گھر واپس لے کر چلو۔")

ہم نے یہاں نہیں رہنا۔ہسپتال میں گندی میڈیسن

کی سمیل آتی ہے۔") وہ اپنی دو ننھی انگلیوں کو اپنی چھوٹی سی

ناک پہ رکھتے ہوئے اسے سمجھا رہا تھا، جب روح نے پلٹ کر

یارم کو دیکھا تھا جو مزے سے بیڈ پر لیٹا مسکرا رہا تھا۔ وہ جانتی

۔ تھی یہ ساری پٹی اسے یارم نے ہی پڑھائی ہے

ہاں بیٹا! آپ کے بابا ٹھیک ہو چکے ہیں، بلکہ ضرورت سے "

زیادہ ہی ٹھیک ہو چکے ہیں، لیکن جب تک یہ بالکل ٹھیک نہ

ہو جائیں، تب تک یہ گھر نہیں جا سکتے۔ تب تک انہیں یہیں

پر رہنا ہو گا اور آپ کو بھی یہ گندی میڈیسن کی سمیل

برداشت کرنی ہوگی۔اگر نہیں برداشت کر سکتے تو میں آپ

"۔کو لیلیٰ مامی کے گھر بھیج دوں گی

نونونو!می اپ تے پاش روں دا،نایت اول مہل تند ترتی

ہے

نونونو!میں آپ کے پاس رہوں گا۔عنایت اور مہر")

تنگ کرتی ہیں،")وہ فوراً سے بولا تھا،تو روح خوش ہوتے

ہوئے اسے واش روم میں لے گئی۔جب کہ یارم ہاتھ پر

۔ہاتھ مار کر رہ گیا تھا

اتنی مشکل سے بیٹا پٹایا تھا، لیکن ماں کو پٹانا مشکل ہو گیا تھا۔

اس کی معصوم روح ضرورت سے زیادہ ہی ہوشیار ہو گئی تھی

اوراس کی اتنی ہوشیاری یارم سے برداشت نہیں ہو رہی

۔تھی

OOOOOOOO

"ہیلوڈیول! کیسے ہو؟ طبیعت کیسی ہے؟" اندر داخل ہوتے

درک نے بڑے خوشگوار لہجے میں پوچھا تھا۔

"ٹانگیں توڑ کر بتاؤں یا سر پھوڑ کر؟ کیونکہ جب تک تم

یہاں اس ہسپتال میں مریض بن کر داخل نہیں ہو گے تب

تک تمہیں اندازہ نہیں ہو سکے گا کہ ہسپتال میں کسی انسان

کی طبیعت کیسی ہوتی ہے۔" اس نے بڑے کڑوے انداز

میں جواب دیا تھا۔

"اوہو! یعنی کہ معاملات سنگین ہیں۔ خیر تمہارے ساتھ جو

بھی ہوتا ہے اچھا ہی ہوتا ہے۔ مجھے ہمیشہ تمہارے لیے خوشی

ہوتی ہے، لیکن اگر تمہارے ساتھ اس سے بھی کچھ برا ہو

جاتا نا تو یقین کرو دیگیں بانٹتا میں، دیگیں۔"

"اچھا سے کیا مراد ہے تمہاری؟ تم میرا چوتھے کا ختم

کرواتے!" یارم نے جیسے اس کی بات کو سمجھ کر پوچھا تھا

جس پر درک نے کندھے اچکائے۔

"میں تم سے اچھے کی امید نہیں کر سکتا درک، لیکن تم

میرے بارے میں ایسا بھی سوچ سکتے ہو۔ خیر میری نہ سہی،

اپنی بہن کی فکر کر لو۔" یارم نے شرم دلوائی تھی

"کوئی فائدہ نہیں! اس کا پیچھا تو تم مرنے کے بعد بھی نہیں

چھوڑو گے۔ خیر اگلی دفعہ ایسا کچھ کرنے کا ارادہ ہو تو پلیز مجھے

بتا دینا۔ میں تمہارے ولیمے میں شریک نہیں ہو سکا لیکن

تمہارا ختم بہت نیکسٹ لیول کا کرواؤں گا، بریانی بٹواؤں گا،

۔ بریانی۔" وہ جیسے اسے اس کے مرنے کے فائدے بتارہا تھا

تھوڑی سی فکر اپنی بہن کی بھی کر لینا!"اس کی فضول"

۔ باتوں سے تنگ آکر وہ باہر کی طرف دیکھنے لگا تھا

رویام کا موڈ خوشگوار کرنے کے لیے روح، رویام اور شونو کو

باہر لے کر گئی تھی، وہ تو واپس نہیں آئی تھی، لیکن اس کا یہ

۔ بھائی اس کا سر کھانے آگیا تھا

میں نے بولا نا، تم اس کا پیچھا مرنے کے بعد بھی نہیں"

چھوڑو گے۔ اس کی بالکل فکر نہیں ہے مجھے۔ جہاں جہاں

روح بیچاری ہو گی، تم جن بھوت بن کر بھی اس کے پیچھے

پیچھے ہی جا رہے ہو گے۔ تمہیں مرنے کے بعد بھی اس کے

بغیر سکون نہیں آئے گا۔"

"خیر! میں تمہیں ایک اور بہت مزے کی بات بتانے آیا

تھا۔ تمہارا وہ ایک خاص آدمی تھا نا جو تمہارے لیے خاص

کام کرتا تھا؟ بیرون ملک سے آنے والی الٹی سیدھی سمگلنگ

کو روکتا تھا۔ وہ غائب ہے اور سننے میں آیا ہے کہ وہ پچھلے چھ

دن سے غائب ہے۔"

"تم اکبر کی بات کر رہے ہو؟ کم آن! اسے ہزار کام ہوتے

ہیں اور تم میرے آدمیوں پر نظر کیوں رکھے ہوئے ہو؟" وہ

اسے گھور کر بولا۔

سوچا تم یہاں ہسپتال کے بیڈ پر پڑے ہو تو میں تمہارے"

کام میں تھوڑی سی مدد کر لوں، باقی تمہارے لوگ تو رونے

میں مصروف ہیں۔ میرا مطلب ہے وہ انتظار کر رہے ہیں کہ

کب یارم کاظمی ٹھیک ہو کر آئے گا، کب ان کو کوئی اور حکم

دے گا، کب کام آگے بڑھے گا، لیکن مجھے ایسی کوئی مجبوری

نہیں ہے اور کم سے کم مجھے تمہارے کسی آرڈر کا انتظار تو

ہر گز نہیں ہے۔ مجھے کسی شپچنتک (خیر خواہ) نے بتایا تو

"۔سوچا یہ بات تمہارے کان سے نکال دیتا ہوں

در ک! اور بھی کام ہوتے ہیں انسان کو تمہاری فضول"

خبریں سننے کے علاوہ۔ جاؤ! شکل گم کرواپنی، میں بور ہورہا

ہوں۔

اور پلیز جاتے جاتے میرے بندر کو اٹھا لاؤ، اس کے ساتھ

تھوڑی مستیاں کر لوں۔"اس نے پیچھے کی طرف ٹیک

لگاتے ہوئے اسے آرڈر پاس کیا تھا۔

"زبان سنبھال کے یار م کاظمی! خبردار جو میرے بھانجے کو

بندر کہا۔"

"میرا بیٹا، میرا خون! میں اسے شیر کہوں یا بندر، تو کون ہوتا

ہے کچھ کہنے والا؟" یارم نے آگے سے آنکھیں دکھاتے

ہوئے اس سے سوال کیا تو درک نے اسے گھورا تھا۔

"او بھائی! ہوگا تیرا بیٹا، ہوگا تیرا خون، لیکن میرا بھانجا ہے،

میری بہن کا خون ہے۔ اگر اس کے خلاف ایک لفظ بھی کہا یا

تو نے اسے ان الٹے سیدھے ناموں سے پکارا تو۔۔۔۔"

میرا بندر، میرا ڈوگی، میرا چوہا، میرا خرگوش، میرا چوزا، "

میرے جو دل میں آئے گا میں بولوں گا۔ تو ہوتا کون ہے

پوچھنے والا؟ تو کر کیا لے گا میرے کچھ کہنے پر؟ " وہ جیسے چڑ

۔ گیا تھا، جبکہ درک اس کے یوں چڑنے پر کندھے اچکا گیا تھا

ہاں تو ٹھیک ہے، تیرا بیٹا خون بھی تیرا ہی ہے جو مرضی "

ہے بول، مجھے کیا؟ میں تو بس یہی کہہ رہا تھا، بھانجے کا ساتھ

دے دیتا ہوں اگر تیرا موڈ نہیں ہے۔ میری اور اس کی ٹیم

بنانے کا تو ٹھیک ہے، تو جو مرضی ہے بول، تیرا بچہ ہے، تیری مرضی ہے، تو نے پیدا کیا ہے، میں تھوڑی نہ کچھ کہہ سکتا ہوں۔"

"میں تو بس خبر دینے آیا تھا، ایک آدمی غائب ہے تمہارا۔"

اس سے پہلے کہ کوئی اور بھی غائب ہو جائے، بستر سے اٹھ جاؤ مسٹر، کیونکہ تمہاری ٹیم نے تو تب تک حل کر پانی بھی نہیں پینا جب تک تم آرڈر نہیں دو گے۔"

"اور میں ٹھہرا تمہارا شبچنتک(خیر خواہ۔") وہ ڈرامائی انداز

۔میں بولا تو یارم نے آنکھیں گھمائی تھیں

"ہاں ہاں! ٹھیک ہے، اپنی شکل غائب کر! ایسے شبچنتک

(خیر خواہ) کی شکل دیکھنے کا دل نہیں کرتا میرا۔ ہسپتال میں

پڑے ہوئے یہاں میں صرف کچھ ہی شکلوں کو برداشت کر

سکتا ہوں جس میں ایک میری بیوی کی شکل ہے، ایک

میرے بیٹے کی اور ایک ان کے کتے کی، اسی لیے میں نے

باقی سب کو بھی یہاں آنے سے منع کردیا ہے۔ برداشت

نہیں ہے مجھ میں۔ جانتا ہے نا تو دفع ہو جاؤ ادھر سے۔" وہ

چٹکی بجا کر اسے باہر کا راستہ دکھانے لگا تو درک نے اس بے

عزتی کو زیادہ محسوس نہ کرتے ہوئے باہر کی طرف قدم

بڑھائے تھے۔

کیونکہ اس کے مطابق بیمار انسان اور پاگل انسان ایک برابر

تھے اور یارم کاظمی تو تھا ہی سائیکو اس کی نظر میں، اور ویسے

بھی وہ اس بے عزتی کو محسوس کر بھی لیتا تو کون سا یارم

کاظمی کا کچھ اکھاڑ سکتا تھا۔

○○○○○○○○○○

روح شونو کے پاس بیٹھی ہوئی تھی جبکہ رویام اس کے دائیں

بائیں بھاگ رہا تھا۔وہ ہسپتال کی گارڈن نما جگہ پر ایک بینچ پر

ہی بیٹھی اپنے بیٹے کی اچھل کود دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔

یہاں ہسپتال میں رہتے ہوئے وہ کافی بور ہو جاتا تھا۔ایک

کمرے میں رہنے والا بچہ وہ تھا ہی نہیں،اسے ہمیشہ سے کھلے

ماحول میں رہنا پسند تھا۔

ان کا گھر بھی اچھا خاصا بڑا تھا اور رویام ہر کونے میں بھاگنے کا

عادی تھا۔خود روح بھول جایا کرتی تھی کہ اس نے کون سی

چیز کہاں رکھی ہے،لیکن رویام کو ہر چیز پتہ ہوتی تھی۔اتنی

سی عمر میں وہ بہت ہوشیار بچہ تھا۔

اور اس وقت بھی وہ ہر طرف ناچتے گاتے بہت زیادہ

انجوائے کر رہا تھا، جب اچانک کوئی اس کے پاس آ کر بیٹھا۔

اس نے حیرت سے پلٹ کر درک کو دیکھا تھا، پھر اس کے

لبوں پر ایک خوبصورت سی مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔

"درک بھائی! میں آپ کو بہت مس کر رہی تھی۔ پتہ ہے

آپ کو!" روح اس کے بازو کے ساتھ لگتے ہوئے بولی تو

درک نے نرمی سے اس کے ماتھے پہ اپنے لب رکھے تھے۔

یہ بات اپنے میاں کے سامنے نہ کہہ دینا۔ جل ککر اکباب "

بنا کر کھا جائے گا مجھے! حالانکہ تم مجھے مس کر رہی ہو تو غلطی

تمہاری ہے، میری نہیں، لیکن اسے تمہاری غلطیاں نظر ہی

نہیں آئیں گی!" اس نے فوراً ہی یارم کا ڈراوا دکھایا تو روح

کھلکھلا کر ہنسی تھی۔

اف درک بھائی! اتنے بھی خونخوار نہیں ہیں میرے "

یارم۔۔۔! " وہ اس کی باتوں پر مسکراتے ہوئے رویام کی

طرف متوجہ ہوئی تھی جو بھاگ کر درک کے پاس آتا اسے

گلے لگاتے ہوئے واپس بھاگ گیا تھا، جبکہ اسی کے انداز میں

شونو بھی اس سے پیار لے کر واپس اس کے پیچھے بھاگ گیا

تھا۔ شونو کبھی آکر روح کے پاس بیٹھتا تو کبھی رویام کے

ساتھ کھیلنے لگتا، اس کی اپنی ہی انٹرٹینمنٹ تھی۔

اتنا بھی نہیں، بلکہ اس سے کہیں زیادہ خونخوار ہے تمہارا"

یارم۔ اس کا بس چلے تو جلتے توے پر بٹھادے اس ہر انسان کو

جو تم سے ہائے ہیلو بھی کرتا ہے۔" درک نے اسے کہتے

ہوئے اچانک ہی پیچھے کی طرف سے بھاگتے رویام کو پکڑ کر

اپنی گود میں بٹھایا تھا اور پھر پورے زور سے اس کے پھولے

پھولے سرخ گالوں پر پیار کرنے لگا۔

جب کہ رویام نے اپنے گالوں پر اس کے بوسوں کو اپنے

دونوں ننھے ہاتھوں سے رگڑ کر صاف کیا تھا، کیونکہ

اس کے باپ کو پسند نہیں تھی یہ چیز اور آج کل تو وہ اپنے

باپ کا لاڈلا بنا ہوا تھا۔

اوئے بھانجے! میری کس کیوں صاف کی؟" وہ اس کے "

ننھے سے گریبان کو پکڑ کر ہلکا سا جھنجھوڑتے ہوئے بولا۔

رومی تے بابا دانو بوتے ہے تہ شب تی کشی دندی دندی ہوتی

ہے، رومی تے پالے پالے گال دندے ہوداتے ہے

رومی کے بابا جانو بولتے ہیں کہ سب کی کسی گندی گندی")

ہوتی ہیں، رومی کے پیارے پیارے گال گندے ہو جاتے

ہیں!")وہ ہونٹ مروڑتے ہوئے بولا تو درک کو جیسے جھٹکا

لگا تھا۔

دیکھا! تمہارا شوہر کتنا خونخوار ہے! ارے اس کا بس چلے تو"

ہم سب کو اٹھا کر کچرے کے ڈبے میں پھینک ڈالے! اپنے

بیٹے کو ہمارے خلاف بھڑکاتا ہے! ہم سب گندے ہیں اس

کی نظر میں۔" وہ روح کو دیکھتے ہوئے شکایتی انداز میں بولا تو

۔وہ کھلکھلا کر ہنسی تھی

جبکہ اپنی ماں کو یوں ہنستے دیکھ کر رویام نے بھی فوراً اپنے

۔ڈمپلز کی نمائش کی تھی

"او بھائی! زیادہ خوش ہونے کی ضرورت نہیں ہے! جس

بابا کی تو یہاں پر تعریفیں کر رہا ہے نا، اس بابا نے تجھے بندر

بولا ہے، بندر!" اس نے فوراً آگ لگانے والا کام کیا تھا،

جس پر رویام نے حیرت سے پلٹ کر روح کی طرف دیکھا،

جیسے جاننا چاہتا ہو کہ یہ 'بندر' کیا ہوتا ہے؟

"آپ نے ٹی وی پر دیکھا تھا نا؟ منکی کتنا کیوٹ ہوتا ہے؟ بابا آپ کو منکی بول رہے ہیں! رومی جانو! پیارا سا کیوٹ سا منکی

یاد ہے آپ کو؟" وہ جو اس کی بات سن کر حیرت کا شکار تھا

کہ آخر اس کے باپ نے اسے ایسا بھی کیا بول دیا کہ اس کا

ماموں اتنے ڈرامے کر رہا ہے، روح کے سمجھانے پر اس کی

ڈمپل والی مسکراہٹ پھر سے کھل گئی تھی۔

اوو باو! می اپے بابا دانو تا کوٹ شا منکی اوں،

اوواؤ! میں اپنے بابا جانو کا کیوٹ سا منکی ہوں!")وہ"(

اپنے ننھے ہاتھوں سے تالی بجاتے ہوئے اُکسائٹڈ ہو کر بولا تو

درک نے اسے گھور کر دیکھا تھا۔ وہ دنیا کا شاید پہلا بچہ تھا جو

خود کو بندر کہلوانے پر خوش ہو رہا تھا۔

اس نے چوہا بھی بولا تھا! "چوہا چوہا، ریبٹ رو یام کو کسی "

طرح کا غصہ نہ آیا، بلکہ وہ تو خوش ہو رہا تھا یہ سوچ کر کہ اس

کے باپ نے اسے بندر بولا تھا، اسی لیے اس نے مزید آگ

لگانے کے لیے ایک اور بات نکالی تھی۔

"رٹ بی کوٹ اوتا اے۔ می نے اش تو بی ٹی وی پے دیکاتا

ریٹ بھی بہت کیوٹ ہوتا ہے۔ میں نے اس کو بھی ٹی "(

وی پہ دیکھا تھا۔ ")وہ جیسے مزید خوش ہو گیا تھا، جبکہ در ک

کو یقین آگیا کہ اسے کچھ بھی بتانے کا کوئی فائدہ ہی نہیں ہے

۔ ورنہ اس نے خوش ہی ہونا تھا

۔ان دونوں باپ بیٹے میں آگ لگانا اتنا بھی آسان نہیں تھا

واہ بھانجے ! تو خوش ہی ہوتا رہنا۔ تیرا باپ تجھے کیا سے کیا"

بنا ڈالے گا، تجھے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔"درک نفی میں

سر ہلاتے ہوئے روح کی طرف متوجہ ہو گیا تھا۔ ویسے بھی

یارم کی اولاد نے کبھی اس کے خلاف نہیں جانا تھا، سو وہ

۔روح کے ساتھ باتیں کرنے لگا

کافی دیر اس کے ساتھ بیٹھے رہنے کے بعد روح کو احساس ہوا

تھا کہ یارم اب اندر اکیلے بور ہو رہا ہو گا، اسی لیے وہ اٹھنے لگی

تو درک اس کے ساتھ ہی اٹھتا رو یام کو اٹھا کر اپنے کندھے پر

۔ڈال چکا تھا، جس کا اب بھی واپس چلنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا

ooooooo

تم اپنی گندی شکل لے کر واپس یہاں کیوں آگئے؟ تم تو دفع

ہونے والے تھے نا؟" درک کو واپس اندر داخل ہوتے دیکھ

یارم بولا تھا، جب کہ درک اپنے ہاتھ میں موجود اس کا چوزا

یارم کے اوپر ہی پھینک چکا تھا جسے یارم نے بڑی مہارت

سے کیچ کیا تھا۔

میرا اچھا بیمار ہے، بیچارے کی ہڈی پسلی ایک ہوئی پڑی ہے،"

ہسپتال میں پڑا ہے بیچارہ، میرا فی الحال جانا ٹھیک نہیں۔"وہ

مزے سے کہتا اس کے بیڈ پر ہی خالی جگہ پر لیٹ گیا تھا۔

جبکہ روح اندر آتے ہی کیتلی میں اس کے لیے چائے بناتی

مسکراتی ہوئی ان کی نوک جھونک سن رہی تھی۔ جبکہ رومی

پھر بیڈ سے کود گیا تھا۔

اچھا! اگر یہیں رکنے کا ارادہ ہے تو پھر آج رات کو ٹائم پر آ"

جانا۔ کتنے بجے تیرے نیک کام ختم ہوتے ہیں؟" وہ اپنی

آواز کم کر گیا تھا۔

دس، ساڑھے دس تک میں فارغ ہوتا ہوں، کیوں"

خیریت؟" وہ سیریس ہوتے ہوئے سیدھا ہوا تھا۔

تم یہاں ہسپتال میں رکو گے!" اس نے جیسے اپنا فیصلہ"

اسے سنایا تھا۔

تم کہیں نہیں جاؤ گے یارم! تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں "

ہے۔پہلے بھی تم نے جا کر ٹھیک نہیں کیا تھا۔زخم کچے ہو

گئے تھے تمہارے، تم جانتے ہو یہ کتنا بڑا خطرہ ہے۔ابھی تم

پوری طرح سے ٹھیک نہیں ہو،اگر زخم کچے ہو گئے تو

انفیکشن______"

لو!تمہاری چائے آگئی، پیو اسے اور دفع ہو جاؤ یہاں "

سے۔"وہ پتہ نہیں کیا کہنے والا تھا جب یارم نے اس کا

دھیان روح کی طرف دلایا تھا، جبکہ وہ فوراً ہی روح کے ہاتھ

سے کپ تھام چکا تھا۔

روح چائے بناتے ہوئے مسلسل بیڈ سے جمپ کرتے رویام

کی طرف متوجہ تھی جو پتہ نہیں اپنی کون سی باتوں میں

مصروف تھا۔اور روح اس کے ہر سوال کا جواب دے رہی

ہی تھی۔یہی وجہ تھی کہ درک اور یارم میں ہونے والی

گفتگو پر وہ زیادہ دھیان دے نہیں پائی تھی۔

ورنہ اگر وہ یہ سن لیتی کہ یارم کہیں باہر جانے کا ارادہ رکھتا

ہے تو یہیں کھڑے کھڑے اس نے قسمیں دینے کا سلسلہ

شروع کر دینا تھا،

کیونکہ اب اس کے پاس بس یہی ایک راستہ تھا یارم کو کہیں

بھی آنے جانے سے روکنے کا۔

یارم کو یہاں ہسپتال میں وہ کس طرح سے رکھ رہی تھی یہ

صرف وہی جانتی تھی۔

یارم کو ایک جگہ ٹکا کر رکھنا آسان ہر گز نہیں تھا۔ وہ کبھی

اسے اپنی قسمیں دے رہی تھی تو کبھی کیا کر رہی تھی؟ یارم

یہاں ہسپتال میں رکنا ہی نہیں چاہتا تھا۔ یہاں تک کہ اس

نے تو کہہ دیا تھا کہ وہ گھر جائے گا، لیکن روح اس کی طبیعت

۔پر رسک لینے کو تیار نا تھی

درک نے روح کو دیکھ کر یہ بات یہیں پر ختم کر دی تھی،

لیکن اتنا وہ جانتا تھا کہ اگر یارم نے کہہ دیا ہے کہ کہیں جانا

چاہتا ہے تو وہ جا کر ہی رہے گا۔ نہ تو درک کا سمجھانا کام آنا تھا

اور نہ ہی اس نے روح کی کوئی بات سننی تھی۔ اسی لیے وہ

خاموشی سے چائے پیتے ہوئے اپنے کچھ ضروری کام کرنے

نکل پڑا تھا، کیونکہ جو بھی تھا اسے ساڑھے دس بجے تک

، واپس ہسپتال آنا تھا، اس نے پتہ نہیں کہاں جانا تھا

روح کو وہ ہر گز یہاں ہسپتال میں اکیلا نہیں چھوڑنے والا

۔ تھا، اتنا درک جانتا تھا

○○○○○○○

"گھوم پھر کر آ گئی باہر سے؟ اچھی خاصی ہو الگ رہی ہو گی نا،

مزہ تو آیا ہو گا جو دو گھنٹے تک واپسی نہیں ہوئی تمہاری اور

تمہارے بیٹے کے ساتھ اس کے کتے کی؟" روح جیسے ہی

اس کے پاس آ کر بیٹھی وہ فوراً اس کے بازو کو اپنے گلے سے

نکالتے ہوئے اس کی گود میں اپنا سر رکھ گیا تھا۔

ساتھ ہی اس نے شکوہ بھی کر ڈالا تھا کہ دو گھنٹے تک وہ اسے

بھول بیٹھے تھے۔

"ارے! ہم تو فوراً سے واپس آنے والے تھے، پھر درک

بھائی وہاں آگئے تو ان کے ساتھ باتوں میں لگ گئی۔ اور باقی

گزرا کیسے وقت چلا نہیں پتہ میں بعد۔۔۔۔"

بولتے بولتے وہ یارم کی آنکھوں میں دیکھتی خاموش ہو گئی

تھی۔ جہاں ہلکے سے غصے کی لالی تھی۔

ایسی کی تیسی تمہارے اس بھائی کی! ہڈیاں نہ توڑ دوں میں"

اس کی، جس کے ساتھ باتیں کرنے میں تم مجھے بھول جاؤ۔

ضرورت سے زیادہ سر پر چڑھے ہوئے ہیں یہ سب! ان کی

تومستیاں میں نکالتا ہوں یہاں اس ہسپتال سے نکل کر۔ یہ

سالا اپنے آپ کو سمجھتا کیا ہے؟ میرے اور میرے بیٹے کے

بیچ میں لڑائی کروانے کی کوشش کر رہا تھا!" وہ اسے دیکھتے

ہوئے بولا جب اچانک ہی رویام بیڈ پر چڑھتا اس کے سینے پر

بیٹھ گیا تھا۔

بابا! اپ نے مدھے کوٹ شا منکی بولا تا، مدھے ماموں نے بیا

بابا! آپ نے مجھے کیوٹ سا منکی بولا تھا؟ مجھے ماموں نے "(

بتایا! ")وہ اس کا چہرہ تھامے اس کو اپنی طرف متوجہ کرتے

ہوئے سوال کرنے لگا۔

اپ نے مدھے کوٹ شارٹ بی بولاتا؟ یہ بی مدھے ماموں نے

"بیا

آپ نے مجھے کیوٹ ساریٹ بھی بولا تھا؟ یہ بھی مجھے")

(ماموں نے بتایا!")

میلے پالے بابا دانو تو می اتا شارا کوٹ لدتا اوں ؟

میرے پیارے پیارے بابا جانو کو میں اتنا سارا کیوٹ لگتا")

ہوں؟") وہ اس کے دونوں گالوں کو چومتے ہوئے مزے

سے درک کی باتیں اسے بتارہا تھا۔

ایسی کی تیسی اس سالے کی!"اس نے یہ کام بھی شروع"

کر دیے ہیں؟ اب باپ بیٹے کی لڑائی کروانا چاہتا ہے یہ؟"

اس نے رویام کو جواب دینے کے بجائے روح کو گھورا تھا،

جیسے ساری غلطی اسی کی ہو۔

انہوں نے سچ ہی بتایا ہے جو آپ نے کہا وہی۔ وہ تو میں نے "

آپ کے لاڈلے کو بتادیا کہ منکی اور ریٹ کیوٹ ہوتے ہیں،

ورنہ اس نے وہ رونا ڈالنا تھا کہ پورا ہسپتال سر پر اٹھالیتا۔ پھر

آپ کو ہسپتال سے نکلنے کی ضرورت نہیں پڑتی، یہ ہسپتال

والے خود دھکے مار کے نکالتے آپ کو باہر۔۔۔"روح

اسے دیکھتے ہوئے معاملے کی سنگینی کا احساس دلانے لگی تھی

کہ اگر وہ بیچ میں نہ پڑتی تو یہ معاملہ خراب ہو سکتا تھا، لیکن

یارم نے تو ناک سے مکھی اڑائی تھی۔

"وہ کون! یہ میری اولاد ہے، میں کچھ بھی بولوں! ارے

ہوتا ہے کلیش کروانے والا؟ تمہارے بھائی کا ادھر آنا جانا

بند کرواؤں گا میں!" وہ رویام کے گال کھینچتا بُرے موڈ کے

ساتھ بولا تھا۔

جبکہ روح اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے اس کا

موڈ ٹھیک کرنے کی کوشش کرنے لگی تھی، پر یارم کا موڈ

اس کے مطابق ہی ٹھیک ہونا تھا۔

ایک تو ویسے بھی یہاں ہسپتال میں رہتے رہتے اس کا موڈ

چوبیس گھنٹے ہی خراب رہتا تھا۔ اور اوپر سے روح نے اسے

کہیں آنے جانے سے منع کر رکھا تھا اور یہاں ہسپتال کے

ماحول پر وہ صرف چڑتا تھا۔

اس وقت بھی وہ کافی چڑا ہوا تھا، اس لیے روح اس کے

ساتھ بالکل بھی بحث نہیں کر رہی تھی، بلکہ نرس کے اندر

آنے پر اُس نے یارم کا سر تکیے پر رکھتے ہوئے اس کے ہاتھ

سے یارم کا کھانا لے لیا،

یارم کا کھانا ہسپتال سے ہی تھا، جبکہ تھوڑی دیر پہلے شارف

روح، رویام شونو کے لیے الگ سے کھانا دے کر گیا تھا۔ وہ

اوپر نہیں آیا تھا کیونکہ آج کل یارم کے غصے کا شکار صرف

وہی ہو رہا تھا۔

اور آج کل تو یارم اس پر ہاتھ بھی ضرورت سے زیادہ ہی

صاف کر رہا تھا۔ وہ جب بھی آتا کوئی نہ کوئی ایسی بات ضرور

کرتا تھا کہ وہ یارم سے مار کھاتا۔

اس لیے وہ کھانا دے کر نیچے سے ہی واپس جا چکا تھا۔ یقیناً

اس نے کل ہی آنا تھا جب یارم سو رہا ہوتا۔

نرس سے کھانا لیتے ہوئے روح خود ہی اپنے ہاتھوں سے

اسے وہ بدذائقہ ہسپتال کا کھانا کھلانے لگی تھی، جسے کھاتے

ہوئے ہمیشہ کی طرح اس نے بہت سارے نخرے کیے

تھے۔

جبکہ روح تو ہمیشہ سے عادی تھی اس کے اور رویام کے

نخرے اٹھانے کی، اس لیے اسے کوئی مسئلہ نہیں ہوا تھا۔

یارم کو کھانا کھلانے کے بعد اس نے رویام کو بھی زبردستی

کھانا کھلایا تھا کیونکہ اسے کھانا کھلانا اپنے آپ میں ایک

امتحان تھا۔

کھانا کھانے کے بعد رویام نے برش کیا اور پھر آ کر وہ یارم

کے سینے پر لیٹ گیا تھا۔ وہ جب سے یہاں ہسپتال میں تھا وہ

ہمیشہ اس کے پاس ہی سوتا تھا۔

جبکہ روح اس کے پاس بیٹھی اس سے باتیں کرنے لگی تھی۔

○○○○○○○○○○

اچھا یارم! میں کیا سوچ رہی تھی، میں کل صبح گھر جاؤں "

گی، کچھ کپڑے بھی لے کر آنے ہیں اور گھر کی صفائی بھی

کرنی ہے۔ کتنے دنوں سے گھر بند پڑا ہوا ہے۔" وہ نماز پڑھ

کر فارغ ہوتے ہوئے اس کے چہرے پر پھونک مارنے لگی

۔ تھی۔ وقت کے ساتھ یہ عادت اور بھی پختہ ہو گئی تھی

جبکہ یارم نے اس کی بات سنتے ہوئے ایک نظر اسے دیکھا

۔ پھر ہاں میں سر ہلایا تھا

تمہیں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہاں جا کر واپس ہی "

نہیں آؤ گی۔ ایسا کرنا، معصومہ اور لیلیٰ کو بھیج دینا، وہی کر

دیں گی چھوٹے موٹے کام۔ تم یہیں پر رکو۔ تمہیں جو بھی

چاہیے ہو وہ لا دیں گی، پہلے بھی تو لا کر دیے تھے نا تمہیں

رویام کے کپڑے۔" وہ اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگا تھا، وہ

نہیں چاہتا تھا وہ گھر جائے، وہ ہرگز نہیں چاہتا تھا کہ وہ اس

کی نظروں سے دور جائے۔

وہ تو ہے یار م، لیکن اب نہ ٹھنڈ ہو رہی ہے تو میں سوچ "

رہی تھی کہ رو یام کے کچھ گرم کپڑے لے کر آتی ہوں۔

شام میں یہاں کافی سردی پڑتی ہے نا تو یہ نہ ہو میرے بیٹے کو

"۔ سردی ہو جائے

اور پھر گھر بھی اتنے دنوں سے بند پڑا ہے، میں نے ایک "

"۔ دفعہ بھی جا کر نہیں دیکھا

تو دیکھنا کیا ہے وہاں جا کر ؟ گھر ہی ہے نا، وہی اسی جگہ گھر "

ہے جہاں ہم چھوڑ کر آئے ہیں، کوئی کھسک کر آ گے تو ہوا

نہیں ہو گا! حد ہوتی ہے! زندہ آدمی کی فکر چھوڑ کر بے جان

گھر کی پروا کرنے لگی ہو تم ؟ یہاں تمہارا شوہر ہسپتال میں

اس حالت میں پڑا ہے، وہ تمہیں نظر نہیں آرہا؟ گھر گندا پڑا

ہے یہ سوچ تم سے سنبھالی نہیں جا رہی ؟ نہیں کس نے کہا

کہ 28 دن تک یہاں ہسپتال میں رکواور اپنے شوہر کو بھی

"یہیں پر پڑے رہنے دو؟

"جب تک میں گھر نہیں جا سکتا تب تک تم بھی گھر نہیں جا

سکتی۔ یہ میرا فیصلہ ہے۔" وہ جیسے ضد پر اڑا ہوا تھا

"اوہو یار م! آپ بھی نا بالکل رومی جیسی باتیں کرتے ہیں۔

بہت ضدی ہوتے جا رہے ہیں آپ۔ میں صرف ایک گھنٹے

کے لیے جاؤں گی لیکن جاؤں گی۔ آپ کے بھی گرم

کپڑے لانے ہیں میں نے۔" وہ جیسے فیصلہ کرتے ہوئے

بولی تو یارم نے صرف اسے گھورا تھا۔

روحی سو گیا؟" اس نے آہستہ سے اس کے سینے پر لیٹے"

رو یام کو دیکھا تھا۔

ہاں سو گیا میرا چوزا! اتنی محنت مشقت کرتا ہے سارا دن،"

نیند تو آتی ہے نا۔ تھک جاتا ہو گا وہ۔" وہ ہلکی سی شرارت کے

ساتھ بولا، روح مسکرائی تھی۔

ہاں، اس میں تو کوئی شک نہیں تھا، سارا دن اچھلتے کودتے

اچھی خاصی محنت لگتی ہے روح کہتے ہوئے یارم کے ساتھ

ہی اپنی جگہ بناتے ہوئے لیٹ گئی تھی، کیونکہ یارم کو یہ بھی

قبول نہیں تھا کہ وہ اس سے دور ہو کر سوئے۔ سو یارم جس

۔ بھی حالت میں تھا اسے روح اپنے قریب چاہیے تھی

اس کے سینے پر آہستہ سے اپنا سر رکھتے ہوئے وہ اس کے

ساتھ لپٹ گئی تھی۔ جب کہ یارم نے اس کے گرد اپنا

بازوؤں کا حصار بناتے اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھے تھے۔

ایک نگاہ سامنے لگی گھڑی پر ڈالی تھی جہاں ساڑھے دس بج

رہے تھے۔

نہ جانے درک ابھی تک آیا ہو گا یا نہیں۔ ویسے تو وہ اپنے

وعدے کا پکا تھا، اس نے ساڑھے دس بجے کا حکم دیا تھا تو

ساڑھے دس بجے تک اس کو آہی جانا تھا۔ یارم نے آنکھیں

بند کرتے ہوئے گہری سانس لی تھی۔

OOOOOOO

اس نے بے حد نرمی سے رویام کو خود کے ساتھ لیٹاتے،

۔روح کا سر پیچھے کرتے ہوئے تکیہ درست کیا تھا

روح بے بی، آئی ایم ریلی سوری، لیکن مجھے جانا ہو گا!"وہ"

پیار سے اس کا ماتھا چومتے ہوئے رویام کو سیدھا کر کے بیڈ پر

۔لٹانے لگا تھا

چوزے ماما کو زیادہ تنگ مت کرنا۔ شونو سے زیادہ چپکنے کی"

ضرورت نہیں ہے!" وہ اس کا ماتھا چومتے ہوئے اس پر

کمبل درست کرنے لگا تھا، جبکہ شونو کو اس نے ہلکا سا ملتے

ہوئے محسوس کیا تھا۔

"اوئے! خیال رکھنا دونوں کا!" وہ شونو پر کمبل ڈالتے

ہوئے اس کے سر پر بھی ہلکا سا ہاتھ مار گیا تھا۔

بغیر آواز کے دروازہ کھول کر وہ باہر نکلا تو سامنے ہی ڈیسک پر

درک آڑا ترچھا لیٹا ہوا نظر آیا تھا۔ گردن ایک طرف مڑی

ہوئی تھی، جبکہ ایک ٹانگ نیچے کی طرف لٹک رہی تھی،

دوسری ٹانگ کو اس نے ڈیسک کے اوپر نہ جانے کس طرح

سے ایڈجسٹ کرر کھا تھا۔ وہ اچھی خاصی بے آرامی کی

کیفیت میں تھا۔ یارم نفی میں سر ہلاتے ہوئے آہستہ سے

اس کے سینے پہ ہاتھ رکھتے اپنی مٹھی بند کرتے ہوئے اگلے

ہی لمحے اسے پکڑ کر سیدھا کھڑا کر گیا تھا۔ درک جو پوری

طرح نیند میں غرق تھا، اس اچانک ہونے والے حملے پر

بوکھلا کر اٹھا تھا۔

پولیس تو نہیں آگئی؟" اس نے پوری آنکھیں کھولتے ہوئے

کہا تو یارم نے اپنی نیلی آنکھوں سے ہلکی سی حیرت کا اظہار کیا

تھا۔ وہ پولیس والوں سے ڈرنے والا تو نہیں تھا، ہاں لیکن

آج کل اس کا لاڈلا انسپکٹر طارق پاکستان سے دبئی آیا ہوا تھا،

وہ کس مقصد سے آیا تھا یہ تو وہ نہیں جانتا تھا لیکن وہ اس سے

بچنے کی پوری کوشش میں تھا۔ کیونکہ ان لوگوں کو درک کو

اندر کرنے کے لیے کسی ثبوت و گواہ کی ضرورت نہیں تھی،

۔ان کا جب دل کرتا تھا وہ درک کو اٹھا کر اندر کر دیتے تھے

اور پھر اگر درک کچھ کہہ دیتا تو ان کا کہنا تھا کہ تو تو ہمارا لاڈلا

مجرم ہے، تو جہاں جائے گا ہم تیرے پیچھے آئیں گے۔ طارق

اور طاہر نے آج تک درک کا پیچھا نہیں چھوڑا تھا، یہ الگ

بات تھی کہ اب درک ان کے ہاتھ ہی نہیں آتا تھا۔

تو سچ میں پولیس سے ڈرتا ہے...؟" یارم نے حیرت کا"

اظہار کیا تھا، حالانکہ اسے ایسا کرتے ہوئے مزہ آرہا تھا۔

میں پولیس کیا! پولیس کے باپ سے بھی نہیں ڈرتا، لیکن"

طاہر آج کل یہیں آیا ہوا ہے نا؟ اگر اس کی نظر مجھ پر پڑ گئی نہ

تو اگلے پچھلے سارے انتقام لے گا! میں چاہتا نہیں کہ اس

کے آس پاس رہوں اور یہ جگہ خطرے سے خالی نہیں ہے۔

"؟.... میں اندر چلا جاؤں ؟میرا مطلب تم کہیں جا رہے ہو

ہاں، جابل میں چھپ جا۔ میں جا رہا ہوں ایک ضروری"

کام پہ۔ جلدی واپس آجاؤں گا۔ دو بجے تک یہاں سے ملنے

کی ضرورت نہیں ہے۔ پری کو کہاں چھوڑا ہے؟" وہ ڈیسک

پر پڑی ہڈی اٹھا کر پہننے لگا تھا جو درک نے تھوڑی دیر پہلے ہی

۔اس کے گھر سے جا کر نکالی تھی

معصومہ کے گھر چھوڑ کر آیا ہوں۔ خیر، تمہیں جانا نہیں"

چاہیے، تمہاری طبیعت ابھی پوری طرح سے ٹھیک نہیں

ہے، تمہیں آرام کی ضرورت ہے یارم۔"اس نے ہلکی سی

ہمدردی کی تھی، جس پر یارم نے اسے اپنی نیلی آنکھوں سے

گھورا تھا۔اس کی دہشت زدہ آنکھوں میں کچھ تو ایسا تھا کہ

درک مزید کچھ بول نہیں پایا۔

ٹھیک ہے، اگر تمہارا جانا ضروری ہے تو بے شک چلے جاؤ، "

میں تمہیں روکوں گا نہیں، لیکن تمہاری طبیعت خراب

ہے، زخم کچے ہو گئے تو تمہارے لیے مسئلہ بن جائے گا "۔

درک، میرے جسم پر لگے زخم مجھے کمزور نہیں کرتے، "

بلکہ یہ مجھے یاد دلاتے ہیں کہ میں یارم کاظمی ہوں "۔

وہ اس کے کندھے پر ہلکا سا ہاتھ مارتے ہوئے باہر کی طرف

قدم بڑھا گیا تھا، جبکہ درک نے اسے باہر نکلتے دیکھا اور پھر

۔روح کے کمرے کی طرف قدم بڑھا دیے تھے

ooooooo

وہ کمرے میں داخل ہوا تو سامنے بیڈ پر اسے روح لیٹی نظر

آئی تھی، ساتھ ہی رویام تھا جس کے سینے پر روح کا ہاتھ تھا۔

وہ آہستہ سے اس کے پاس آتے ہوئے نرمی سے اس کے

بالوں میں ہاتھ پھیرتا اس پر کمبل ٹھیک کر گیا تھا، جبکہ رویام کے گال پر اپنے لب رکھتے ہوئے اس نے اس کے ہاتھ کو بھی چوما تھا۔ اپنے باپ کی طرح وہ فل نخرے میں رہتا تھا، ۔جب بھی وہ اس کا گال چومتا وہ فوراً اپنا گال صاف کر لیتا تھا اس کی حرکت کہنے کو بہت کیوٹ تھی لیکن رویام صاحب کا کہنا تھا کہ اس کا ماموں اس کا گال چوم کر اس کا گال گندا کر دیتا ہے۔ اس نے اس کی باتیں یاد کرتے ہوئے پوری

شدت سے ایک دفعہ پھر سے اس کا گال چوما تھا، پھر آہستہ

سے مسکراتے ہوئے آکر صوفے پر لیٹ گیا تھا۔ ابھی اسے

لیٹے دو تین منٹ ہی گزرے تھے، جب اسے اپنے کمبل میں

ہلکی سی ہلچل محسوس ہوئی۔ اس نے کمبل ہٹا کر اپنے پیٹ کی

طرف دیکھا تھا جہاں پر شونو مزے سے لیٹا ہوا تھا۔ وہ آہستہ

سے اس کا کان پکڑ کر اسے اوپر اپنے سینے پر کرتا، اس کی پیٹھ

پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے، کمبل اس پر ڈال کر آنکھیں موند گیا

تھا، جبکہ وہ اس کی گرم سانسوں سے محسوس کر چکا تھا کہ

شونو صاحب پر سکون ہو کر سو چکے ہیں، کیونکہ جو ذمہ داری

یارم شونو کے کندھوں پر ڈال کر گیا تھا، وہ اب درک کے

کندھوں پر آچکی تھی۔

اسی لیے وہ پر سکون ہو کر سو سکتا تھا۔ اب اس کو کوئی

ضرورت نہ تھی روح اور رویام کا خیال رکھنے کی۔ سو شونو

بے فکر ہو کر اس کے سینے پر سو چکا تھا۔

OOOOOOOO

سیاہ ہڈی ہوا میں ہلکی سی لہرا رہی تھی، چہرے پر ماسک جبکہ

بازو اوپر تک چڑھے ہوئے تھے۔ ماتھے پر شکنیں تھیں، جبکہ

بازو کی نیلی رگیں صاف اُبھری ہوئی تھیں۔ اسے دیکھتے ہی

اندازہ ہو جاتا تھا، کہ یہ آدمی غصے سے نہیں، بلکہ طاقت سے

بنا ہے۔

اس کی نیلی آنکھیں سیدھی سامنے کی طرف تھیں۔ ٹھنڈی،

بے حرکت۔ وہ آنکھیں سوال نہیں پوچھتی تھیں، وہ

آنکھیں فیصلہ کرتی تھیں۔

اس کی چال میں غرور نہیں... کنٹرول تھا۔ ایسا کنٹرول جو

صرف اس انسان میں ہو سکتا تھا، جس کے اشارے پر پورا

انڈرورلڈ چلتا ہو۔

اسے دیکھنے سے خطرہ نہیں، خوف محسوس ہوتا تھا۔ بس ایک

لمحے کے لیے وہ رکا۔ اور یہ ایک لمحہ کافی تھا یہ سمجھانے کے

لیے کہ یارم کاظمی واپس آیا ہے...

اس کی آنکھوں میں خاموش سمندر تھا اور یہ خاموشی

خطرناک تھی۔ کیونکہ وہ کوئی عام آدمی نہیں تھا،

وہ کوئی عام غنڈا نہیں تھا،

وہ کوئی گینگسٹر نہیں تھا،

وہ یارم کاظمی تھا۔ دبئی کا اصل ڈون۔ انڈر ورلڈ کا کنگ

۔، جس کے آنے سے دشمن سانس روک لیتے ہیں

وہ خاموشی سے آگے بڑھتے ہوئے سامنے میدان سے نکلتے

دھوئیں کو دیکھ رہا تھا۔ یہ اس کا خاص ٹھکانہ تھا۔ یہاں اس

۔ کے خاص لوگ کام کرتے تھے۔ اکبر یہاں کا انچارج تھا

اس جگہ ہونے والی چھوٹی سے چھوٹی حرکت اس کی نظر میں

رہتی تھی۔ باہر کے علاقے سے دبئی میں داخل ہوتی ہر

طرح کی اِلّیگل ایکٹیوٹی یہیں سے شروع ہوتی تھی۔ لیکن

۔اس وقت یہ جگہ بالکل سنسان پڑی تھی

جگہ جگہ سے دھواں نکل رہا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ یہاں پر

کوئی بلاسٹ ہوا ہے۔ اور اگر بلاسٹ نہیں بھی ہوا تو کچھ تو

ایسا ہوا ہے، جس کی وجہ سے اس جگہ کی حالت کافی زیادہ ابتر

۔ہے

وہ قدم قدم آگے بڑھاتا ہر طرف دیکھ رہا تھا، نگاہیں ہر

طرف گھوم رہی تھیں۔

یہ جگہ بالکل سنسان پڑی تھی۔ یارم نے آہستہ آہستہ قدم

اٹھاتے ہوئے ہر طرف نگاہیں گھمائی تھیں، جب ایک چھوٹا

سا لڑکا بھاگتے ہوئے اس کی طرف آیا۔ وہ دور سے ہی اسے

پہچان چکا تھا۔

ڈیول! میں تمہیں ہی ڈھونڈ رہا تھا"۔

یہ سب کیا ہے؟ سب لوگ کہاں ہیں؟ یہ جگہ اتنی ویران،

اتنی خالی کیوں پڑی ہے؟ کیا ہوا ہے یہاں پہ؟" وہ اس لڑکے

سے پوچھنے لگا تھا۔

"ڈیول! یہاں بہت کچھ ہوا ہے! یہاں پر بلاسٹ ہوا ہے!

لیکن پولیس کو یہ بتایا گیا ہے کہ یہاں پر آگ لگ گئی ہے۔

پولیس نے تو بالکل بھی انٹرسٹ نہیں لیا اس چیز میں۔ ویسے

بھی ان کے مطابق یہ جگہ کسی ڈون کی تھی۔"

یہاں پر جتنا بھی ڈیٹا تھا، سب کچھ جل کر خاک ہو گیا، اور "

اکبر بھی مر گیا۔" وہ اسے دیکھتے ہوئے بتانے لگا، جبکہ اکبر کی

موت کا سن کر یارم سچ مچ میں پریشان ہو گیا تھا۔

یارم گہری سانس لیتے ہوئے دوبارہ جمیل کی طرف متوجہ

ہوا جو اسے بہت کچھ بتا رہا تھا۔

"ڈیول، مجھے نہیں پتا کہ یہ دشمن کون ہے، لیکن کوئی تو ہے

جو تمہارے پیچھے لگ چکا ہے، تمہارے مزید دشمن جاگ

چکے ہیں۔"

وہ اسے دیکھتے ہوئے بول رہا تھا، جبکہ یارم خاموشی سے اسے

سن رہا تھا۔

باقی لوگ کہاں ہیں؟" اس نے آگے کی طرف قدم

بڑھاتے ہوئے سوال کیا تو جمیل اس کے پیچھے پیچھے آنے لگا

تھا۔

"کچھ لوگ تو جان بچانے کے لیے بھاگ گئے یہاں سے،

کچھ لوگ انڈر گراؤنڈ ہو گئے ہیں۔میں نے خضر سے رابطہ

کرنے کی کوشش کی تھی، لیکن تمہارے لوگوں نے کہا کہ

ڈیول ابھی بیمار ہے، اسے تنگ نہ کیا جائے، اگر کوئی بھی

مسئلہ ہے تو خضر کے پاس جاؤ۔ اور خضر کے پاس جاؤ تو وہ ملتا

ہی نہیں۔"

میں خود پانچ چھ چکر لگا کر آیا ہوں خضر کے آفس کے۔ اس"

کے باقی کام ہی ختم نہیں ہوتے، میرے کام پر تو اس نے

بالکل دھیان ہی نہیں دیا۔"

تم نے پیغام پہنچایا تھا کہ تم ملنے کے لیے آئے ہو؟" یارم"

نے رک کر اس سے سوال کیا۔

"ہزار دفعہ! ڈیول، میں نے وہاں موجود تمہارے ورکر کو

بولا ہے کہ خضر کو بتاؤ کہ جمیل اس سے ملنے کے لیے آیا

ہے۔"

"لیکن وہ تو مجھ سے ملا ہی نہیں۔ کبھی مصروف ہے تو کبھی

آفس سے نکل جاتا تھا۔ میں اتنا زیادہ پریشان تھا، یقین کرو،

یہاں اتنے دنوں سے میں صرف اس امید میں بیٹھا ہوں کہ

کوئی تو آئے گا ڈیول کے گینگ سے یہاں کا پتہ لگوانے کے

لیے، لیکن اتنے دنوں سے کوئی آیا ہی نہیں۔ آج تمہیں دیکھ

کر میں اپنی جگہ چھوڑ کر باہر نکلا ہوں۔ اتنے دن سے میں

نے کھانا تک نہیں کھایا، یہیں پر چھپ کر بیٹھا تھا۔" وہ اسے

دیکھتے ہوئے بتانے لگا، جبکہ یارم بھی اس کی حالت سے

اندازہ لگا چکا تھا کہ وہ اتنے دنوں سے یہاں بھوکا پیاسا بیٹھا

ہے۔ پھر میں نے فائل تمہارے آفس میں جا کر کسی آدمی کو

دے دی، میں اس آدمی کو۔ نہیں جانتا وہ فائل مجھے اکبر نے

دی تھی اس میں سب کچھ ہے۔

ٹھیک ہے جمیل۔ تم نے اپنا کام کر دیا، یہ لو اس کارڈ پر چلے "

جاؤ اور یہ کچھ رقم رکھ لو۔ کھانا وغیرہ کھاؤ، اپنی حالت

سدھارو، اور جب تک یہ معاملہ ٹھیک نہیں ہو جاتا، یہیں پر

رہو گے تم۔" وہ ایک کارڈ اس کے حوالے کرتے ہوئے بولا

تھا، جس پر جمیل ہاں میں سر ہلاتا اس کا شکریہ ادا کرنے لگا۔

جمیل کی عمر شاید پندرہ یا سولہ سال تھی، باقی لوگ عقل و

شعور رکھتے تھے، خطرہ محسوس کرتے ہی روپوش ہو گئے،

۔لیکن جمیل ابھی اس کام میں بالکل نیا تھا

اسے نہیں سمجھ تھی کہ اگر کوئی خطرہ منڈلائے تو اس نے

اپنی جان کس طرح سے بچانی ہے، اسی لیے وہ یہیں رک کر

یارم کا انتظار کرنے لگا تھا۔ اسے یقین تھا کہ کوئی نہ کوئی

ضرور آئے گا، لیکن چھ دن سے ہوئے بلاسٹ کی خبر اب

تک خضر کو کیوں نہیں لگی تھی؟

وہ تو کہہ رہا تھا کہ اس کے یہاں نہ ہونے پر ہر چیز کو وہ ہینڈل

کر رہا ہے۔ تو کیا اس طرح سے خضر ہینڈل کر رہا تھا یہ سب

کچھ؟

خیر، خضر کس طریقے سے یہ سب کچھ ہینڈل کر رہا تھا وہ تو

خضر سے مل کر ہی پتہ چلنا تھا۔ وہ فوراً ہی وہاں سے نکل چکا

تھا۔اس کا ارادہ پہلے خضر کی "ٹیوننگ" کرنے کا تھا، باقی

۔سب کچھ وہ بعد میں سنبھالنے کا ارادہ رکھتا تھا

OOOOOOOO

رات گہری ہو چکی تھی اور یارم نے آہستہ سے دروازے کو

ہلکی سی پن کے ساتھ کھولا تھا۔دروازہ فوراً ہی اس کی

مہارت سے کھلا۔اندر قدم رکھتے ہوئے اس نے دروازہ بند

۔کیا تھا

گھر بالکل خاموش تھا، اس قدر خاموشی جو اس گھر پہ سوٹ

نہیں کرتی تھی، شاید وہ رات کو یہاں آتا نہیں تھا اس لیے۔

یقیناً خضر کی بیٹیاں اس وقت سو رہی تھیں۔

ورنہ یہاں ہمیشہ کی طرح طوفان مچا ہوتا۔ وہ آہستہ آہستہ

قدم اٹھا کر لکڑی کے دروازے کے باہر آکر رکا۔ ہینڈل

گھماتے ہوئے اس نے اندازہ لگالیا تھا کہ دروازہ اندر سے

لاک ہے۔ اس کو ایک دفعہ پھر سے اپنے ہاتھ میں پن تھامنی

پڑی۔ پھر یہ کام لمبا محسوس کرتے ہوئے اس نے اپنا بلیڈ نکالا تھا اور پھر بڑی ہی مہارت سے گھر کے لاک کو توڑتے ہوئے وہ اندر داخل ہو گیا۔ یہاں بھی خاصی خاموشی تھی ۔ سامنے مہر اور عنایت کا کمرہ تھا، جبکہ بالکل ساتھ ہی لیلیٰ اور خضر کا۔ یقیناً وہ اس وقت گہری نیند سو رہے ہوں گے، لیکن یارم نے ان کی پر سکون نیند کو جس انداز میں بھگانا تھا، وہ اس وقت صرف یارم کاظمی ہی جانتا تھا۔ تیزی سے قدم اس

کے کمرے کی طرف بڑھاتے ہوئے آہستہ سے دروازہ کھولا

تھا۔ کمرہ نیم اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا، جب کہ خضر بیڈ پر

لیٹا تھا، لیلیٰ پوری طرح سے اس کے اوپر سوار سو رہی تھی۔

اس نے ایک نظر ان دونوں پر ڈالی تھی۔ اندھیرے کمرے

میں وہ ان کے پرائیویٹ سٹائل پر زیادہ فوکس نہیں کر پایا

تھا، ہاں لیکن دوسری نظر اس نے واش روم کے دروازے

پر ڈالی تھی۔ایک غصیلے نگاہ ان دونوں پر ڈالتا وہ سیدھا واش

روم کی طرف آیا تھا۔

صاف ستھرے سفید ماربل کے پاس ہی بالٹی پانی سے بھری

ہوئی تھی۔اس نے انگلی لگا کر پانی چیک کیا تھا جو ٹھنڈا تھا

بلکہ یہ کہنا ٹھیک رہے گا کہ وہ پوری طرح سے برف کی

طرح ٹھنڈا تھا۔یارم نے گہری سکون کی سانس بھرتے

ہوئے اس بالٹی کو پکڑا تھا۔

اور پھر باہر لاتے ہوئے وہ ایک جھٹکے میں ہی پوری بالٹی

پوری شدت سے ان دونوں پر اُلٹ گیا۔ وہ دونوں اپنی

پر سکون نیند کو خدا حافظ کہتے ہوئے ہڑ بڑا کر اٹھے تھے۔ ایسا

لگا تھا جیسے سیلاب آ گیا ہو۔

شدید ٹھنڈ میں انتہائی ٹھنڈے پانی نے سر سے پیر تک بھگو

دیا تھا، جب کہ یارم دوسرے ہاتھ سے کمرے کی لائٹ آن

کرتا، سامنے بالکل سامنے صوفے پر ٹانگ رکھ کر

بیٹھ گیا تھا۔ اپنا سر صوفے کے ساتھ لگاتے ہوئے اس نے

چھت کو گھورنا شروع کیا تھا۔ وہ شاید ان دونوں کو سنبھلنے کا

وقت دے رہا تھا یا شاید ہوش میں آنے کا۔

○○○○○○○○

وہ دونوں بری طرح سے بوکھلائے بیڈ پر بیٹھے تھے۔ اچانک

ہوا کیا تھا، یہ جیسے ان دونوں کو ہی سمجھ نہیں آیا تھا، جب لیلیٰ

نے اچانک ہی خضر کی شرٹ کھینچتے ہوئے انگلی سے صوفے

پر بیٹھے یارم کی طرف اشارہ کیا تھا۔

"یارم! تم یہاں کیا کر رہے ہو؟" خضر بے یقینی سے اسے

اپنے بیڈروم میں دیکھتے ہوئے کہنے لگا تھا۔ وہ پہلے بھی اس

حالت میں نہیں تھے کہ یارم انہیں دیکھ پاتا، لیکن پھر بھی

جو یارم نے ان کی حالت کی تھی، اس کے بعد تو کمرے میں

لائٹ آن دیکھ کر خضر کی حالت مزید خراب ہو رہی تھی۔

میں یہاں کیا کر رہا ہوں یہ بات میں تمہیں بعد میں بتاؤں "

گا، پہلے تم لوگ کیا کر رہے ہو؟ اس بات کا حساب تم لوگ

مجھے دو میں ہسپتال میں پڑا ہوں، قبر میں نہیں۔ خضر احمد! جو

تمہارے بارے میں کوئی خبر نہیں لگے گی اور میں ہسپتال

میں اس لیے پڑا ہوں کیونکہ میری بیوی چاہتی ہے کہ میرا

علاج ہو، ورنہ مجھے اپنا وقت برباد کرنے کا بھی کوئی خاص

شوق نہیں ہے۔ لیلیٰ! تم کوئی ڈھنگ کے کپڑے پہن سکتی

ہوتا کہ میں یہاں ریلیکس محسوس کر سکوں؟"اس نے

چھت کی طرف ہی نگاہیں جمائے رکھی ہوئی تھیں، چہرہ

پوری طرح سے پیچھے صوفے کے ساتھ لگا تھا۔

"یارم بے بی! تم نے دیکھا نہیں لیکن میں کافی ڈھنگ کے

کپڑے پہن چکی ہوں۔"لیلیٰ نے جیسے اس کی توجہ اپنی

طرف دلائی تو یارم فوراً سیدھا ہوا تھا۔اس وقت لیلیٰ نے

کوئی نائٹی نہیں، بلکہ ایک بڑی سی بیڈ کی چادر کو خود پر اچھے

سے کور کیا ہوا تھا۔

تم کافی آؤٹ آف فیشن لگ رہی ہو۔" یارم نے جیسے اس"

پر کمنٹ پاس کیا تھا۔

سوری! ٹھنڈے پانی سے نہانے کے بعد میں اتنی ہی"

آؤٹ آف فیشن لگتی ہوں۔ یہ الگ بات ہے کہ آج تک

میں رات کے تین بجے کبھی بھی اتنی آؤٹ آف فیشن نہیں

ہوئی اور نہ ہی رات کے تین بجے میں نہائی ہوں۔ یہ ظلم

۔ کیوں یار م؟" وہ اچھی خاصی کپکپاتے ہوئے پوچھ رہی تھی

خیر، اس کا حساب تم اپنے شوہر سے مانگنا، لیکن پہلے میں"

ذرا اس کا حساب کتاب ایک کر لوں۔ سائیڈ پر بم بلاسٹ ہوا

ہے اور وہاں موجود سب لوگ غائب ہیں، اکبر کو جان سے

مار ڈالا گیا ہے، جب کہ باقی لوگوں کی ابھی تک کوئی خبر نہیں

ہے۔ یقیناً تمہیں اس بارے میں کچھ نہیں پتہ ہوگا اور جمیل

بھی تم سے ملنے کے لیے نہیں آیا ہو گا!" وہ خضر کو گھورتے

ہوئے بولا تھا۔

جمیل! کون جمیل یارم؟" وہ پریشانی سے اسے دیکھتا سوال"

کرنے لگا۔

اکبر کے آگے کام کرتا وہ بچہ۔" یارم نے دانت پیس کر"

جواب دیا تو خضر کے دماغ میں جیسے کچھ کلک ہوا تھا۔

ہاں، یاد آیا! اس نام کا ایک لڑکا مجھ سے ملنے کے لیے آیا"

تھا۔ لیکن اس دن مجھے تم سے ملنے ہسپتال جانا تھا تو میں فوراً

ہسپتال کے لیے نکل گیا۔ پھر بعد میں میرے ذہن سے نکل

گیا تھا۔ مجھے لگا کوئی چھوٹا موٹا کام ہو گا، شارف ہینڈل کر لے

گا،اور پھر تم نے کہا تھا کہ جب تک تم واپس نہ آجاؤ کسی

بھی مشکوک انسان سے ملنے کی ضرورت نہیں ہے۔" خضر

۔سیدھا ہوتے ہوئے وہیں بیڈ پر بیٹھ گیا تھا

"تمہارا دماغ کام کر رہا ہے یا نہیں خضر؟ تمہارے سامنے

میں اس لڑکے کو اکبر کے پاس چھوڑ کر آیا تھا، تم ساتھ تھے

میرے۔ پھر تم نے جمیل کو کیسے نہیں پہچانا؟ اس دفعہ وہ

دہاڑا تھا۔"

"میں نے دیکھا نہیں یار م، اور مجھے نام کی پہچان نہیں تھی۔

میں تمہیں بتا تو رہا ہوں کہ جس دن وہ لڑکا مجھ سے ملنے کے

لیے تمہارے آفس میں آیا تھااس دن میں تم سے ملنے

"۔ ہسپتال جارہا تھا

اس کے بعد بھی ہمارے لوگوں نے مجھے بتایا کہ جمیل نامی"

لڑکا مجھ سے ملنے کے لیے آیا ہے، لیکن یقین کرو مجھے نہیں

"۔ لگتا کہ وہ اکبر کے آگے کام کرتا وہ لڑکا ہوگا

بس خضر! اپنی غلطیوں پر پردے ڈالنا چھوڑ دو! میں تمہیں"

آخری دفعہ وارن کر رہا ہوں، آخری دفعہ! تمہاری ایک

غلطی کی وجہ سے اکبر مر گیا ہے اور یہ بات تم کان کھول کر سن لو کہ اکبر کی موت تمہاری وجہ سے ہوئی ہے، تمہاری لاپرواہی کی وجہ سے! اگر میں ہر چیز تمہارے سر پر چھوڑ کر بیٹھا ہوں تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ تم اپنی من مانی کرو گے۔"

اس کا غصے سے برا حال ہو رہا تھا اور اوپر سے خضر اپنی غلطی ماننے کو تیار ہی نہیں تھا۔

اوکے، اوکے یارم! پلیز تم ہائپر مت ہو۔ میری غلطی ہے،"

میں اپنی غلطی مانتا ہوں۔ میں کل ہی اکبر کے گھر جا کر

تعزیت کرتا ہوں۔" خضر اسے دیکھتے ہوئے بولا تو یارم نے

۔ پیچھے کو ٹیک لگا کر گہری سانس لی تھی

دس منٹ کا وقت دے رہا ہوں تم لوگوں کو، نیچے آؤ۔"

وہاں سائیڈ پر جتنے بھی اِلیگل طریقے سے آئے ہوئے

لوگوں کی تفصیلات تھیں، سب جل چکا ہے، راکھ کا ڈھیر بن

گئی ہے ہر چیز وہاں پر۔ لیکن میرے پاس ہر چیز کا بیک اپ

موجود ہے۔ دس منٹ کا وقت ہے تم لوگوں کے پاس، اپنی

حالتیں سدھار کر نیچے آؤ، ہمیں آفس جانا ہے۔" وہ کہتے

ہوئے صوفے سے اٹھتا باہر نکل گیا تھا، جب کہ دیوار کے

۔ساتھ کھڑی کانپتی ہوئی لیلیٰ نے ایک نظر خضر کو دیکھا تھا

"تم بہت ان ریسپانسیبل ہوتے جا رہے ہو۔ تمہارا دھیان

کہاں رہتا ہے؟ اتنی امپورٹنٹ چیز کو تم نے اس طرح سے

نظر انداز کر دیا؟"

"لیلیٰ! پلیز! یار مر کر کے گیا ہے نا میری بے عزتی، اتنا ہی

کافی ہے۔ تمہیں میری ماں بننے کی ضرورت نہیں ہے! اور

مجھے نہیں پتہ یار م اتنا غصہ کیوں ہو رہا ہے۔ حالانکہ ایک

نارمل سی بات ہے۔ اکبر بھی ہمارے آگے کام ہی کرتا تھا نا،

اگر مر گیا تو کیا قیامت آگئی؟"

اور مجھے سچ مچ میں جمیل کے بارے میں کچھ نہیں پتہ تھا۔"

میں نے صرف ایک دفعہ اس کی شکل دیکھی تھی، اب حفظ

تھوڑی نہ ہو گیا تھا وہ مجھے اور ویسے بھی یہ تقریباً پونے دو

سال پہلے کی بات ہے۔ اب اس کی شکل بہت زیادہ بدل چکی

ہے..."

وہ ایک نظر اسے دیکھتا الماری سے اپنے کپڑے نکالتے ہوئے چینج کرنے کے لیے گھس گیا تھا۔ جبکہ لیلیٰ بھی اپنی تیاری کرنے لگی تھی کیونکہ اب یارم کاظمی نے انہیں سکون سے سونے تو ہرگز نہیں دینا تھا۔

○○○○○○○○○

کمرے کا دروازہ کھولتے ہوئے ٹیڈی بیئر ہاتھ میں اٹھائے مہر آنکھیں بند کیے خضر کے کمرے کی طرف جا رہی تھی،

جب اچانک ہی صوفے پر کوئی بیٹھا دکھائی دیا۔ وہ خضر کے

کمرے کی طرف جانے کے بجائے فوراً اس کی طرف بڑھتے

ہوئے اس کے پاس آگئی تھی۔

"چاچو! آپ اتنی رات کو ہمارے گھر پہ کیا کر رہے ہو؟" وہ

اس کی گود میں آ کر بیٹھتے ہوئے اس کے سینے پر اپنا سر رکھ

چکی تھی۔

تمہارے باپ کی ہڈی پسلی ایک کرنے آیا ہوں۔" یارم"

۔نرمی سے اس کا ماتھا چومتے ہوئے بولا

چاچو! کیا ماما کافی نہیں ہیں ان کا سر پھوڑنے کے لیے؟ کہ "

آپ بھی ان کی ہڈی پسلی ایک کرنے کے لیے آ گئے؟ آج

بھی شام کو فائٹ ہوئی ہے، یو نو ماما کا اینگر....! ان کو تو ہر

وقت بابا کو مارنے کی ہی سوجھتی ہے۔ آپ بھی آ گئے،

"! بیچارے بابا

وہ معصومیت سے اس کے کندھے پر سر رکھتے ہوئے بولی،

۔یارم کے ڈمپلز نمایاں ہوئے تھے

"اچھا، بابا ٹھیک ہے، میں تمہارے باپ کو کچھ نہیں کہتا،

لیکن تمہارا باپ آج کل بہت بگڑتا جارہا ہے۔ کوئی کام ٹھیک

طریقے سے نہیں کر سکتا۔" وہ پیار سے اسے اپنی گود میں

۔لٹائے اس کے بالوں میں انگلیاں چلا رہا تھا

ان کو نہ سر پہ کوئی پرابلم ہو گیا ہے۔ ماما نے ان کی سر پر"

فرائی پین مارا تھا نا؟ آئی تھنک بابا کو میموری پرابلم ہو گیا ہے۔

میں نے کہا بھی تھا ڈاکٹر کے پاس چلے جائیں۔" وہ

معصومیت سے بولی تھی، جبکہ یارم اپنی ہنسی چھپاتا کمرے

سے تیزی سے نکلتے خضر کو دیکھ رہا تھا۔

"تمہاری بیٹی کا کہنا ہے تمہاری میموری کے ساتھ کوئی مسئلہ

ہو گیا ہے، تمہاری بیوی نے تمہیں فرائی پین مارا ہے۔"

یارم اس کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے بولا تو اس نے ہاں

۔میں سر ہلایا تھا

ہاں، آج دوپہر کو! وہ انڈے میں نمک تیز ہو گیا تھا نا، "

یہیں سر پہ لگی تھی، کافی زور کی لگی تھی!" وہ ہلکا سا سر مسلتے

۔ہوئے اسے اپنے سر کے بیچ موجود زخم دکھانے لگا تھا

چلو اچھی بات ہے، میں امید کرتا ہوں اب دماغ ٹھکانے پر "

رہے گا۔ مہر جانو! آپ سو جاؤ، بابا ذرا باہر جا رہے ہیں، ہم

"۔ تھوڑی دیر میں واپس آجائیں گے

مجھے بہت نیند آرہی ہے۔ آپ جائیں انیمیز کو ڈیشو ڈیشو کر "

کے آئیں۔ اور ایک اور بات پلیز!" وہ اچانک سے کہتی،

یارم کو نیچے کی طرف ہونے کا اشارہ کر چکی تھی، جبکہ یارم

اس کی بات کا مطلب سمجھ کر فوراً اپنا کان اس کے معصوم

لبوں کے قریب کر گیا تھا۔

"بابا ماما کو تھوڑا سا ڈانٹو نا پلیز! وہ میرے بابا کو مارا نہ کریں۔ بابا

کو بہت زور کی لگتی ہے۔میں نے بابا کے سر پر بینڈج بھی کیا

تھا!" وہ اس کے بالوں کے بیچ موجود ایک چھوٹا سا بینڈج

دکھا رہی تھی۔

"تمہارے باپ کے کرتوت ہی ایسے ہیں، خیر میں لیلیٰ کو

منع کروں گا۔" وہ پیار سے اس کا ماتھا چومتا اسے اس کے

کمرے میں بھیج چکا تھا، جب کہ خضر نے ہلکی سی مسکراہٹ

کے ساتھ اسے دیکھا تھا۔ جو بھی تھا، اس کا دوست اس کے

ساتھ ہمدردی تو کرتا تھا۔

"تم سچ میں لیلیٰ سے بات کر رہے ہو؟" خضر نے اسے دیکھتے

ہوئے کہا تو یارم نے فوراً ہاں میں سر ہلاتے اس کے کندھے

پہ ہاتھ رکھا تھا۔

"آف کورس! میں بات کروں گا اس سے۔ وہ بہت زیادتی

کر رہی ہے۔ اب مجھے بات کرنی پڑے گی نا، جہاں دل

چاہے تمہیں مار دیتی ہے۔ اب سر پھاڑ دیا، یہ کوئی چھوٹی سی

بات تھوڑی ہے؟" وہ اسے لیے باہر نکل آیا تو خضر نے شکر

۔ گزار نگاہوں سے اسے دیکھا تھا

میری جان! تو سچ میں میرا دوست ہے۔ پلیز لیلیٰ کو بول!"

مجھے نہ مارا کرے۔ قسم سے وہ تو مہر اور عنایت کا بھی لحاظ

نہیں کرتی، ہڈی پسلی ایک کر دیتی ہے میری...." وہ اسے

۔مزید لیلیٰ کے ستم سنانے لگا تھا

ہاں تو فکر مت کر، میں بات کروں گا اس سے۔ عنایت اور"

مہر کے سامنے تو وہ تجھ پر ہرگز ہاتھ نہ اٹھائے اور کبھی

چہرے پر، کبھی ہاتھوں پر، کبھی پیروں پر بھی تجھے نہ مارا

کرے۔ اتنے نشان پڑے ہوتے ہیں تیرے جسم پر، مجھے

بالکل اچھا نہیں لگتا۔" یارم بالکل سیریس انداز میں بول رہا

تھا، جب لیلیٰ وائٹ پینٹ کے ساتھ ڈارک بلیو شرٹ پہنے

باہر نکلی تھی۔ ہائی ہیلز میں، کھلے بالوں کے ساتھ وہ اپنا میک

اپ بھی کر چکی تھی۔ یارم اس کی پھرتیوں پر سچ مچ میں

حیران تھا، اتنی تھوڑی دیر میں کوئی اتنا پرفیکٹلی کیسے تیار ہو

سکتا تھا۔

"ابھی بات کر! ابھی کے ابھی بات کر! ابھی اس کو پتہ ہے

تجھے غصہ چڑھا ہوا ہے۔ اگر وہ تیری بات نہیں مانے گی تو

اس کے لیے برا ہو سکتا ہے۔ ابھی کے ابھی بات کر!" خضر

کو ضرورت سے زیادہ ہی جلدی تھی، جب یارم نے ہاں میں

۔ سر ہلاتے ہوئے لیلیٰ کی طرف رخ کیا تھا

لیلیٰ! یہ جو تم خضر کے ساتھ کرتی ہو، یہ ٹھیک نہیں۔ تم "

نے اس کے سر پر فرائی پین مارا ہے۔ حد ہوتی ہے کسی چیز

کی! کبھی تم اس کی شکل بگاڑ دیتی ہو، کبھی اس کی انگلیاں توڑ

دیتی ہو، اب اس کا سر پھوڑ دیا ہے۔ اگر تمہیں مارنا ہی ہے تو

انڈر ایریا مارو، جیسے کمر پر مار دو، پیٹ پر مار دو۔ اور بھی بہت

سارے ایریاز ہیں جہاں تم مار سکتی ہو۔ سامنے نظر آنے والی

جگھوں پر نشان نہیں ہونے چاہیے، اس سے اچھا محسوس

نہیں ہوتا۔ تم سمجھ رہی ہو نا میری بات کو؟" وہ کافی سخت

لہجے میں لیلیٰ سے بولا تو لیلیٰ نے ایک نظر خضر کی طرف دیکھا

تھا جو حیرت سے منہ کھولے یارم کو دیکھ رہا تھا، پھر وہاں

سر ہلا گئی تھی۔

اب ایسا نہیں ہو گا، ڈونٹ وری! اگلی دفعہ ایسی جگہ ماروں"

گی جہاں سے مرد کہلانے کے قابل ہی نہیں رہتا۔" لیلیٰ

پر سکون انداز میں جواب دیتی گاڑی کی پچھلی سیٹ پر بیٹھ گئی

تھی، جبکہ یارم ڈرائیونگ سیٹ سنبھالتا خضر کے بیٹھنے کا

انتظار کر رہا تھا، جواب تک صدمے کی کیفیت میں تھا۔ وہ

سوچ بھی کیسے سکتا تھا کہ یارم کاظمی کبھی اس پر ترس کھا

سکتا ہے؟ بلکہ وہ سوچ بھی کیسے سکتا تھا کہ یارم کاظمی اس

کے اور لیلیٰ کے معاملے میں کبھی پڑے گا!

اب تو لیلیٰ کو مزید سپورٹ مل گئی تھی۔اب تو وہ اسے بالکل

بھی نہیں چھوڑنے والی تھی اور جس طرح کی سنگین دھمکی

وہ اسے دے چکی تھی، وہ اپنی مردانگی پر آنچ نہیں آنے دے

سکتا تھا۔

خیر، اب وہ اس سے کوئی پنگا لینے کے بارے میں نہیں سوچ سکتا تھا، ویسے بھی وہ پہلے بھی کہاں اس سے کوئی پنگا لیتا تھا، وہی خود الٹے سیدھے کام کرتی تھی اور بعد میں اس پر الزام لگا کر اس کی ہڈی پسلی ایک کر دیتی تھی۔

گاڑی آفس کی طرف بڑھاتے ہوئے خضر نے اپنی سوچوں سے نکل کر یارم کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے اسے مزید مسئلوں کے بارے میں بتانا شروع کیا تھا۔

یہاں پر اور بھی کافی سارے مسائل چل رہے تھے جو یقیناً"

اکبر والے معاملے سے کہیں زیادہ ضروری تھے،" یارم

سمجھ چکا تھا کہ خضر یقیناً باقی چیزوں کی طرف فوکسڈ تھا، اسی

لیے اسنے جمیل کو زیادہ اہمیت نہیں دی تھی اور یہ بھی سچ تھا

کہ جب جمیل اس کے پاس آیا تھا تب وہ صرف تیرہ سال کا

چھوٹا سا بچہ لگتا تھا اور اب وہ سولہ سال کی عمر میں اچھا خاصا

بدل چکا تھا۔ اس کے چہرے پر کافی زیادہ چینجنگ آ چکی تھی

تو یقیناً خضر اسے پہچان ہی نہیں پایا تھا۔ اگر پہچانتا تو ضرور

۔اس سے اس کا مسئلہ پوچھتا۔ جو بھی تھا جو ہونا تھا وہ ہو چکا تھا

oooooooo

آفس میں داخل ہوتے ہی وہ تینوں ایک خاص لاکر روم میں

آئے تھے، جہاں پر ہر طرح کے پیپرز محفوظ تھے۔ یارم نے

ایک بڑی سی فائل نکالتے ہوئے وہاں پر پیپر چیک کرنے

شروع کیے، جب کہ لیلیٰ بھی تیزی سے لیپ ٹاپ پر فائلز

اوپن کرنے لگی تھی۔

"یارم! یہاں تو کوئی میل نہیں آئی جس میں کسی طرح کے

کوئی ڈاکومنٹس ہوں۔" لیلیٰ اسے دیکھتے ہوئے بولی۔

"صبح کے ٹائم پہ آفس میں کون رہتا ہے؟" اس نے

مصروف انداز میں پوچھا۔

زیادہ تر تو شارف رہتا ہے۔ ہو سکتا ہے اسے پتہ ہو۔ میں "

فون کرتا ہوں اسے۔ "خضر نے اپنا فون نکالتے ہوئے کہا

تھا ۔

ایسا بھی کیا ہے ان کاغذات میں جو تم انہیں ڈھونڈ رہے "

ہو؟ میرا مطلب ہے کس چیز کے پیپرز تھے وہ؟ "وہ اس کی

طرف دیکھتی سوال کرنے لگی تو یارم نے ایک نظر اسے

دیکھا تھا ۔

لیلیٰ! کیا میرا اتنا کہنا کافی نہیں ہے کہ وہ ہمارے لیے "

ضروری ہیں؟" یارم کے لہجے میں تپش تھی۔ لیلیٰ خاموشی

سے نفی میں سر ہلاتی اپنے کام پر لگ گئی۔ ان کاغذات میں

کیا تھا یہ جاننا لیلیٰ کے لیے فی الحال ممکن نہ ہو سکا تھا، لیکن اتنا

وہ سمجھ چکی تھی کہ کچھ تو ایسا ضرور تھا جو بہت زیادہ ضروری

تھا۔

"اس نے کہا ہے کہ اس نے۔ میں نے شارف کو فون کیا ہے

کسی بھی طرح کے کوئی بھی پیپرز آفس میں نہیں دیکھے اور

نہ ہی کوئی آفس میں دے کر گیا ہے۔" خضر نے اندر داخل

ہوتے ہوئے بتایا۔

"ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟ جمیل خود دے کر گیا ہے یہاں پر

کاغذات۔ یہاں آفس میں کوئی ایسا انسان موجود ہی نہیں

ہے جس کے ہاتھ میں وہ کاغذات آئے ہوں اور وہ غائب ہو

گئے ہوں۔"

"یقیناً یار م! یہاں آفس میں ایسا کوئی نہیں ہے۔ تو تم ایسا

کرو جمیل کو یہاں بلا لو۔ اس نے جس کو پیپرز دیے ہیں، ہم

اس سے پوچھ لیں گے۔ اگر وہ یہاں آفس میں کاغذات

دے کر گیا ہے تو یہاں پر تو وہی لوگ ہوتے ہیں جو ہمیشہ

سے اس آفس میں موجود ہیں۔"

خضر اسے دیکھتے ہوئے بولا تھا، جب کہ یارم نے صرف ہاں

میں سر ہلاتے باہر کی طرف قدم بڑھائے تو خضر کے

اشارے پر لیلیٰ بھی وہاں سے باہر نکلتی یارم کے پیچھے آئی

تھی۔

ooooooooo

"وہ کس چیز کے پیپرز تھے جو تمہارے لیے اتنے ضروری

ہیں؟" یارم اپنی سیٹ پر آکر بیٹھا تو خضر سامنے بیٹھ کر سوال

کرنے لگا۔

"ڈیٹیلز تھیں انڈر ورلڈ کے۔انڈر ایریا میں کتنے ڈون ہیں،

کتنے لوگ ہیں جو صحیح اور غلط کام کر رہے ہیں۔"

"کوئی نیا دشمن سمجھ لو، کوئی ہے جو انڈر ورلڈ پر حکومت کرنا

چاہتا ہے۔" وہ پر سکون انداز میں کہتا خضر کو دیکھنے لگا

یقیناً وہ یارم کاظمی کو نہیں جانتا ہوگا۔ خیر، اس وقت "

"۔ تمہیں اپنی صحت پر دھیان دینا چاہیے

نہ تو دبئی پر تمہارے علاوہ اور کوئی حکومت کر سکتا ہے اور "

نہ ہی انڈر ورلڈ تمہارے اشارے کو نظر انداز کر سکتا ہے۔

پورا انڈر ورلڈ تمہارے اشارے پر ناچتا ہے، تو ایسا کون ہو

"؟ سکتا ہے جو تمہاری جگہ لینے کی کوشش کرے

یہی تو جاننا چاہتا تھا میں!" یارم ایک بار پھر مسکراتے

ہوئے ہلکا سا اپناڈ مپل شو کر گیا۔

" میں جاننا چاہتا تھا کہ یہ کون سا نیا چوہا نکل آیا ہے بل سے،

جس نے ڈائریکٹ میرے ایریا پر حملہ کیا۔ بلاسٹ کیا،

لوگوں کو غائب کیا اور تمہیں ایک اور بہت مزے کی بات

بتاؤں؟" وہ خضر کی طرف دیکھتے ہوئے بولا تو خضر پوری

طرح اس کی طرف متوجہ ہوا تھا۔

اس چوہے نے انڈر ورلڈ کے بارہ ڈان کو قتل کر دیا ہے۔"

دو بڑے گینگسٹر مارے گئے ہیں۔ پندرہ گینگسٹر غائب ہیں،

"۔جب کہ سترہ ڈون انڈر گراؤنڈ ہو چکے ہیں

ذرا سوچو خضر! ایسا کون سا چوہا بل سے نکل آیا ہے جس"

سے خوفزدہ ہو کر انڈر ورلڈ کے ڈان انڈر گراؤنڈ ہو رہے

ہیں؟" یارم اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا تو خضر خود بھی

جیسے صدمے میں تھا۔ لیلیٰ تو کچھ بول ہی نہیں پائی تھی، اس

طرح کا کچھ ہو رہا تھا اس بات کی انہیں کانوں کان کوئی خبر نہ

تھی ۔

"کیا اتنا کچھ ہو رہا ہے اور ہمیں پتہ بھی نہیں؟" خضر کو جیسے

جھٹکا لگا تھا ۔

"صرف تمہیں ہی نہیں خضر، اور کسی کو بھی کچھ بھی نہیں

پتہ۔ ہو سکتا ہے اچانک کوئی پرانا دشمن جاگ آیا ہو، کیونکہ

کسی نئے میں تو اتنی ہمت ہو نہیں سکتی کہ وہ یارم کاظمی سے

پنگالے۔ تو ذرا سوچو کون ہو سکتا ہے ہمارا کوئی ایسا دشمن جو

اس طرح خاموشی سے اپنا کام کر رہا ہے اور کسی کو کانوں

"؟کان خبر بھی نہیں ہو رہی

تم یہ کیسے کہہ سکتے ہو کہ وہ ہمارا کوئی دشمن ہے؟ میرا"

مطلب ہے، تم یہ یقین سے کیسے کہہ سکتے ہو کہ وہ کوئی پرانا

ہی دشمن ہے؟ یہ کوئی نیا دشمن بھی تو ہو سکتا ہے۔ مجھے نہیں

لگتا تمہارے پرانے کسی بھی دشمن میں اتنی ہمت ہے کہ وہ

"!کھلے عام تم سے بغاوت کرے

نہیں خضر! یہ جو کوئی بھی ہے اس کا تعلق مجھ سے ہے۔"

"۔اس کا دشمن میں ہوں

یہ جو کوئی بھی ہے، وہ جانتا ہے کہ جو چیز اسے چاہیے وہ"

اسے صرف اور صرف یارم کاظمی سے ملے گی۔ ورنہ وہ

خاموشی سے ڈون غائب کر رہا تھا، گینگسٹرز کو مار رہا تھا،

بڑے بڑے گینگ سے پنگے لے رہا تھا، لیکن اب اس نے

سیدھے سیدھے میرے ایریا پر حملہ کیا ہے۔ وہ جو کوئی بھی

ہے، بہت اچھے سے جانتا ہے کہ انڈر ورلڈ پر کس کی

حکومت ہے۔ وہ سمجھ چکا ہے کہ نہ تو چھوٹے چھوٹے

کیڑے مکوڑوں کو مارنے کا کوئی فائدہ ہے اور نہ ہی کسی کو

غائب کرنے سے اسے کچھ ملے گا۔ اسی لیے اب وہ ڈائریکٹ

مجھ سے پنگا لے رہا ہے۔"

یارم اسے دیکھتے ہوئے بول رہا تھا، جبکہ خضر خاموشی سے

اسے سن رہا تھا۔

دماغ میں بس ایک ہی سوال تھا کہ آخر کون تھا وہ جو اس

طرح سے باہر نکل کر ڈائریکٹ ڈیول سے پنگا لے رہا تھا؟

OOOOOOO

وہ تینوں ساری فائلز چیک کرنے کے بعد آفس سے باہر نکل

رہے تھے، جب اسی تیزی سے معصومہ اندر داخل ہوئی۔

"معصومہ، تم اتنی رات گئے یہاں کیا کر رہی ہو؟" لیلیٰ نے

ایک نظر گھڑی کی طرف دیکھا تھا، جو رات کے تقریباً تین

ساڑھے تین بجا رہی تھی "آج دوپہر میں میرا ریوالور یہاں

چھوٹ گیا تھا، وہی لینے کے لیے آئی تھی۔ تھوڑی دیر پہلے

خبر ملی تھی کہ پیٹرول پمپ کے پاس بلیک منی کی ڈیلنگ چل

رہی ہے۔"

شارف تو تمہارے گھر ہی گیا ہے۔ میرا خیال میں وہ خضر"

سر کو اپنے ساتھ لے کر جانے کا ارادہ رکھتا تھا، جبکہ میں اپنا

ریوالور لے کر وہیں جانے والی تھی۔"

"ڈیول سر! آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟ میرا مطلب ہے

آپ تو ہسپتال میں تھے نا؟" معصومہ نے تیزی سے اندر

داخل ہوتے ہوئے دراز سے اپنا ریوالور نکالا تھا، جبکہ ساتھ

ہی ساتھ وہ یارم کو بھی دیکھ کر حیران تھی۔

"یہ ساری باتیں ہم بعد میں کریں گے۔پہلے شارف کے

پاس چل کر دیکھتے ہیں۔" یارم کہتے ہوئے باہر نکل گیا تو وہ

تینوں تیزی سے اس کے پیچھے آئے تھے۔

○○○○○○○

وہ چاروں پیٹرول پمپ پر پہنچے تو شارف کہیں نظر نہیں آیا

تھا، لیکن کوئی گڑبڑ ضرور محسوس ہو رہی تھی۔

''یس سر! کتنا پیٹرول ڈال دوں؟''گاڑی کی ونڈو پر انگلی

مارتے ہوئے ایک آدمی نے عربی میں سوال کیا تھا۔

یارم اسے جواب دیتے ہوئے سامنے کی طرف لوگوں کو

دیکھ رہا تھا، جو ایک دائرے میں کھڑے تھے۔ دیکھنے میں

بالکل عام سے لوگ تھے لیکن ان کی نگاہیں بہت کچھ واضح

کر رہی تھیں۔ آنکھوں میں خوف اور ہلکی سی ہچکچاہٹ

انہیں مشکوک ظاہر کر رہی تھی۔

ڈیول! یہاں پر تو ایسا کچھ بھی نہیں ہو رہا معصومہ میرے"

خیال میں تمہیں کسی نے غلط انفارمیشن دی ہے۔"لیلیٰ نے

معصومہ سے کہا، یہاں پیٹرول پمپ پر کوئی بھی اِلیگل

۔ایکٹیوٹی انہیں دیکھنے میں نہیں مل رہی تھی

ہو گیا!"پیٹرول پمپ کے ورکر نے ہلکی سی گاڑی پر انگلی"

بجاتے ہوئے عربی میں بتایا تھا، یارم نے ہاں میں سر ہلاتے

۔اس کی پیمنٹ کی

جبکہ دھیان اب بھی اس کا سامنے کی طرف ہی تھا جہاں پر

اب بھی وہ گروپ کھڑا تھا۔ تھوڑی ہی دیر میں ایک عام

سے انسان کو پکڑ کر ان کے پاس لایا گیا تھا۔

وہ آدمی یقیناً کوئی مزدور وغیرہ ہی تھا۔ دکھنے میں وہ پاکستانی

بھی لگ رہا تھا، شاید کام کے سلسلے میں وہ یہاں دبئی میں

موجود تھا۔

یہاں پر تو کچھ بھی نہیں ہے، میرے خیال میں ہم وقت"

برباد کر رہے ہیں۔" یارم اپنی گاڑی تھوڑی سی آگے کو لے

جا کر پیٹرول پمپ سے باہر کی طرف روک چکا تھا، جبکہ لیلیٰ

کو یہاں اپنا وقت برباد ہوتا محسوس ہو رہا تھا۔ ابھی اس نے

گاڑی سائیڈ پر لگائی ہی تھی جب اچانک ہی گاڑی کا پچھلا

دروازہ کھول کر شارف اندر بیٹھا تھا۔

بلیک منی کو وائٹ کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔"

معصوم لوگوں کو اٹھا کر ان کی بائیو میٹرک کروانے کے بعد

"۔ان کے بینک اکاؤنٹ میں کروڑوں ڈالا جارہا ہے

ایسے لوگ نکالے جارہے ہیں جو بالکل آن پڑھ اور نادان"

ہوں جنہیں کسی چیز کی سمجھ نہ ہو۔تا کہ وہ لوگ کچھ بھی نہ

کر سکیں۔ابھی اس کام میں تقریباً ستر لوگ شامل ہیں۔پانچ

چھ ماہ سے یہ کام عروج پر ہے میں دو تین دن سے اسی چیز

میں انفارمیشن لے رہا ہوں۔ تھوڑا بہت سمجھنے پر پتہ چلا ہے

کہ یہ سارا بلیک منی ہے، جسے وائٹ کیا جا رہا ہے۔ کافی

بڑے بڑے لوگوں کے نام آ رہے ہیں، لیکن کوئی ثبوت،

کوئی گواہ نہیں۔ "میں نے اپنے لوگوں کو لگایا تھا آج ہی خبر

ملی ہے۔۔۔"

"ان لوگوں کو کیا فائدہ ہو گا اس کام سے؟" یارم نے بنا پلٹے

شارف سے پوچھا تھا۔

کوئی فائدہ نہیں ہوگا، کتنے غریب مرتے ہیں روز یہ لوگ"

اپنا پیسہ وائٹ کرنے کے بعد ان لوگوں کو مار ڈالیں گے۔یہ

کام کافی عرصے سے چل رہا ہے۔"شارف جیسے ساری

۔تفصیلات لے کر بیٹھا تھا

"؟اتنا بلیک منی ان کے پاس آتا کہاں سے ہے"

ٹریڈنگ، جوا، سمگلنگ... بلیک منی کمانے کے بہت"

سارے آپشنز ہیں۔اس وقت سب سے زیادہ سمگلنگ اور

جوئے سے بلیک منی ارن کی جارہی ہے جو بعد میں وائٹ

میں تبدیل کی جاتی ہے۔یہی معصوم لوگوں کو پکڑ کر ان کے

شناختی کارڈز اور ڈیٹیلز نکالی جاتی ہیں۔اس کے بعد ان کے

بینک اکاؤنٹس کھلوائے جاتے ہیں اور کروڑوں کی رقم ان

کے اکاؤنٹس میں ڈالی جاتی ہے۔"

زیادہ تر ایسے لوگ اٹھائے جاتے ہیں جن کا تعلق پاکستان،"

انڈیا، سری لنکا یا بنگلہ دیش سے ہو۔ایشین کنٹریز ان کے

لیے زیادہ فائدہ مند ثابت ہوتی ہیں کیوں کہ یہاں سے آئے

"۔لوگ زیادہ تر مزدوری کرتے ہیں

اب اگر ایک بلڈنگ میں ایک ٹائم پر ہزار سے زیادہ ورکرز"

کام کر رہے ہوں، ان میں سے ایک آدھ غائب بھی ہو

"؟جائے تو کون پوچھے گا

یہ اپنے پیسے کو وائٹ کرنے کے لیے کسی بھی حد تک جا"

سکتے ہیں۔ یہ بہت زیادہ رقم اس آدمی کے نام پر ٹرانسفر نہیں

"۔ کرواتے۔ ان کا ہارڈلی ٹارگٹ سو کروڑ ہی رہتا ہے

جیسے ہی رقم ان لوگوں کے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر ہوتی ہے"

انہیں یا تو قتل کر دیا جاتا ہے یا پھر غائب... آج تک نام و

نشان بھی نہیں ملا ان لوگوں کا اور پھر مرے ہوئے انسان

کے کوئی بینک اکاؤنٹ چیک نہیں کرتا، بس اس کی لاش ملتے

ہی ان کو اس کے ورثاء تک پہنچا دیا جاتا ہے۔"

"مرے ہوئے انسان کے نام پر سو کروڑ اپنے آپ ہی وائٹ

میں ٹرانسفر ہو جاتے ہیں۔" شارف سکون سے بول رہا تھا،

جب کہ یہ ساری باتیں ان سب کے لیے ہی حیران کن

تھیں۔

انٹرسٹنگ، ویری انٹرسٹنگ۔مزہ آئے گا اس کیس کو حل"

کرتے ہوئے۔"یارم کار سٹارٹ کرتے ہوئے پیچھے کی

طرف مڑتا، تیزی سے اپنی گاڑی سے اترتے ہوئے، اپنی

جیکٹ اتار کر، گاڑی میں پڑا ماسک اپنے چہرے پر پہن گیا

تھا۔

جبکہ وہ چاروں یارم کو حیرت سے دیکھ رہے تھے، جو اپنے

بال بکھیرتے ہوئے، اپنی شرٹ کو سیدھا کرتا، شرافت

بھرے انداز میں بٹن بند کرتے ہوئے اپنے گریبان کو

دیکھنے لگا، اگلے کھلے بٹن کو بند کرتا وہ سر پر انگلیوں کی مدد سے

بالوں کو جتنا ہو سکے اتنی لوکل لک دینے کی کوشش کر رہا

تھا۔

شریف انسان لگ رہا ہوں نا؟" اس نے خضر کی طرف"

دیکھتے ہوئے پوچھا جس نے فوراً نفی میں سر ہلایا تھا۔

"اوکے فائن، ایک عام سا آدمی لگ رہا ہوں؟" اب اس نے
۔آنکھوں میں ہلکی سی شرافت بھی ڈالی تھی
"تم عام نہیں ہو یارم کاظمی! تم یارم کاظمی ہو، تم کبھی عام
لگ ہی نہیں سکتے۔" خضر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو
وہ اپنے ہاتھ کی مٹھی اس کے منہ پر کھول کر لعنت بھیجتا آگے
۔بڑھ گیا تھا، جبکہ خضر مسکراتے ہوئے گاڑی سے باہر نکلا تھا

یہ کیا کرنے جارہا ہے؟"شارف تیزی سے خضر کے پاس"

۔آتے ہوئے سوال کرنے لگا

جب وہ کر چکے گا تب مجھے پتہ چل جائے گا، میں تمہیں"

بھی بتادوں گا۔"شارف نے بھی بالکل اسی کے انداز میں

۔اس کے منہ پر مٹھی کھولی تھی

جب خضر اگلے ہی لمحے اس کی مٹھی کو اپنی مٹھی میں جکڑتے

۔ہوئے اس کا ہاتھ پیچھے کی طرف مروڑ گیا تھا

ہائے اللہ جی! بازو توڑ دیا خضر بھائی! میرا بازو توڑ دیا! ہائے، "

مجھے مار ڈالا! ہائے ہائے میں مر گیا!" وہ سر پہ ہاتھ رکھتا

عورتوں کی طرح رونا شروع کر چکا تھا، جبکہ خضر اس کی اوور

ایکٹنگ پر فوراً ہی اسے چھوڑ گیا تھا۔

جبکہ وہ ہاتھ سیدھا کرتا، اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتا گاڑی

کے اوپر بیٹھ چکا تھا۔

"گاڑی میں کچھ کھانے کے لیے رکھا کرو، جب اس طرح کی

موویز چلتی ہیں نا تب کچھ کھانے میں مزہ آتا ہے۔" وہ یارم

کو ان لوگوں کے پاس جاتے ہوئے دیکھ رہے تھے، جب

شارف نے اچانک شوشہ چھوڑا۔

"یہاں کوئی موی نہیں چل رہی سٹوپڈ! ایک تو ڈیول سر

پہلے ہی بیمار ہیں، اوپر سے انہیں اور ٹینشن دے ڈالی۔"

معصومہ کافی پریشانی سے بولی تھی۔

جبکہ لیلیٰ تھوڑی سی سیدھی ہو کر کھڑی ہوئی تھی کیونکہ

گاڑی سے نکلنے کے بعد جس طرح وہ کھڑی تھی وہ اس کے

سٹائل کو میچ نہیں کر رہا تھا۔ وہ لیلیٰ تھی، وہ اپنے سٹائل پر

کمپرومائز نہیں کر سکتی تھی۔ سچویشن کچھ بھی ہو، اسے ہر

حال میں سب سے الگ، سب سے سپیشل دکھنا تھا۔

جبکہ معصومہ نے بڑی ہی معصومیت سے شارف کی طرف

دونوں ہاتھ اٹھائے تھے، وہ اتنی دیر یہاں کھڑی نہیں رہ

سکتی تھی۔

"تمہارے موٹے کاکے کو اٹھا کر ویسے بھی میری کمر

ٹوٹ جاتی ہے، اوپر سے تم بھی میری کمر توڑنے میں کوئی کمی

مت چھوڑنا!" وہ آہستہ سے اس کے دونوں بازو پکڑتا، ایک

جھٹکے میں اسے اوپر کی طرف اٹھاتے اپنے ساتھ بٹھا چکا تھا۔

خبردار جو میرے بیٹے کو موٹا کہا! وہ صحت مند ہے"

ماشاءاللہ۔ "معصومہ اس کے پیٹ پر کہنی مارتے ہوئے بولی

۔ تھی، جبکہ شارف اپنا پیٹ مسلتا نفی میں سر ہلا کر رہ گیا تھا

شارف کو اپنا بیٹا بے حد عزیز تھا، لیکن وہ اس حقیقت کو قبول

۔ کرتا تھا کہ وہ صحت مند نہیں بلکہ موٹا تھا

لیکن اس وقت اس موٹو پر غور کرنے سے زیادہ ضروری

سامنے فوکس کرنا تھا جہاں دنیا کا سب سے بدمعاش آدمی

اپنی شرافت دکھانے گیا تھا۔

ooooooo

مرحبا.... "یارم ان کی طرف دیکھ کر بے حد کم آواز میں"

بولا تو وہ لوگ اس کی طرف متوجہ ہو گئے تھے۔

کون ہو تم؟"ان میں سے ایک آدمی نے عربی میں اس"
سے سوال کیا تھا۔
مجھے یہاں آپ کے پاس بھیجا گیا ہے۔آپ سے ملنے کے"
لیے کہا گیا ہے۔وہ ایک آدمی تھا، نام یاد نہیں، اونچا لمبا
سا...."وہ معصومیت سے انہیں دیکھتے ہوئے کسی کو یاد
کرنے لگا تو ان میں سے ایک آدمی جس کے سر پر کوئی بال
نہیں تھا، تیزی سے آگے بڑھا۔

"ہاں ہاں بالکل! وہ ہمارا ہی آدمی ہے۔ تو تم اپنے کاغذات

لے کر آئے ہو؟ میرا مطلب ہے آئی ڈی کارڈ، پاسپورٹ

وغیرہ سب کچھ تمہارے پاس ہی ہے نا؟ اس نے بتایا تو ہو گا

تمہیں؟" بعد میں وہ عربی میں مزید تفصیلات جاننے لگا تھا۔

"نہیں فی الحال تو میں صرف شناختی کارڈ لے کر آیا ہوں۔

باقی تو اس نے بولا تھا آپ جو بتائیں گے وہ سب کچھ دینا

ہے۔" وہ اپنا شناختی کارڈ نکالتا ان کے حوالے کر گیا تھا، جو

۔سامنے کھڑے آدمی نے تھام لیا

تعلق کہاں سے ہے تمہارا؟ عمر کیا ہے تمہاری اور کام کیا"

"؟ کرتے ہو یہاں پر

پاکستان سے تعلق ہے میرا، ملتان سے۔ عمر 34 سال اور"

"۔ کام یہی ایک بلڈنگ میں مزدوری کرتا ہوں

اچھا اچھا! نام کیا ہے تمہارا اور کوئی بینک اکاؤنٹ وغیرہ "

ہے؟" وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا تو یارم نے ہاں میں سر ہلایا

تھا۔

نام شناختی کارڈ پہ لکھا ہے میرا.... "وہ معصومیت کی انتہا "

کر گیا تھا، جبکہ آدمی نے ایک نظر اس کی آنکھوں کو دیکھا تھا

جو کافی سے کچھ زیادہ ہی شریف اور خوبصورت لگ رہی

تھیں۔

"وہ آدمی" اچھی بات ہے، یہ ماسک چہرے سے ہٹا دو۔

ضرورت سے زیادہ ہی شرافت کا مظاہرہ کر رہا تھا، جب

یارم نے ہاں میں سر ہلاتے ہوئے فوراً اپنے چہرے سے

ماسک ہٹایا تھا۔ جبکہ اس آدمی کا سارا دھیان اب شناختی کارڈ

کی طرف تھا۔

"دیکھنے میں تو کافی شریف آدمی محسوس ہوتے ہو۔ یہ جو کام

ہم تم سے کروائیں گے نا، یہ تمہارے لیے کافی فائدہ مند

ثابت ہو گا۔ تمہارے ملک کی کرنسی کے حساب سے تقریباً

پچاس لاکھ کی اماؤنٹ کماؤ گے۔" وہ اس کے شناختی کارڈ پر

دھیان دیتا اسے وہی لالچ دے رہا تھا جو تھوڑی دیر پہلے

دوسرے آدمی کو دے رہا تھا۔

"جی، یہ آپ کی کرم نوازی ہے کہ آپ نے مجھے اس قابل

سمجھا۔ مجھے کام کیا کرنا ہو گا بس یہ بتا دیجیے۔" یارم نے

انتہائی کم آواز میں کہا تو وہ آدمی جو پوری طرح اس کی شناختی

کارڈ کی طرف متوجہ تھا، حیرت سے اس کی طرف دیکھنے

لگا۔

"یارم کاظمی....."اس نے نام دہرایا تو پاس کھڑے

سارے لوگ ایک جھٹکے سے اس کی طرف متوجہ ہوئے

تھے۔

"وہ"ت..تم...تمہارا...نام...یارم...کاظمی...ہے؟

بری طرح سے کانپتے ہوئے اس سے سوال کرنے لگا تو یارم

نے مزید آنکھوں میں شرارت بھرے بڑی معصومیت سے

ہاں میں سر ہلایا تھا۔

دنیا میں ایک یارم کاظمی تھوڑی ہے جو تم اس طرح سے"

بوکھلا رہے ہو؟ شبھم!" ایک آدمی نے اس کے کندھے کو

تھامتے ہوئے اچانک بے حد غصے سے اردو میں کہا تھا۔

تمہیں لگتا ہے کہ انڈر ورلڈ کا ڈون ان چھوٹے موٹے"

کاموں کے لیے خود آتا ہو گا؟ کم آن! مجھے نہیں لگتا کہ یارم

کاظمی ایسا ہو سکتا ہے۔" دوسرا آدمی اسے مزید سمجھانے لگا

تو اس شبھم نامی آدمی نے ہاں میں سر ہلایا تھا، شاید وہی کچھ

زیادہ سوچ رہا تھا۔

"ہاں ٹھیک ہے، کل تم اپنے کاغذات لے کر اس پتے پر پہنچ

جانا۔ یہاں تمہیں ہمارے کچھ لوگ ملیں گے جو یہاں کے

لیگل ورکر ہیں۔"

"اپنے بینک کی ڈیٹیلز لے کر آنا، ہر چیز ساتھ میں رکھنی

ہوتی ہے اور آج بھی تمہیں بینک کی ڈیٹیلز لے کر آنی تھی

جس طرح یہ لے کر آیا ہوا ہے۔ یہ تمہاری آخری غلطی ہو

گی۔"

"ورنہ اگر کل کو تمہارے پیسوں میں کوئی ہیر پھیر ہوئی تو

ہم جوابدہ نہیں ہوں گے۔" وہ آدمی بھی اب شرافت کا

مظاہرہ کر رہا تھا، جب یارم نے سر ہلاتے ہوئے اپنا شناختی

کارڈ تھام لیا تھا۔

یہ جوانڈر ورلڈ کا ڈون ہے، یارم کاظمی نام ہے نا اس کا؟""

اس گنجے نے پلٹ کر پیچھے کی طرف اپنے لوگوں سے سوال

کیا تو یارم کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔ اس نے اپنے

قدم یہیں پر روک لیے تھے۔

یار کنفرم نہیں ہے، لوگ اسے ڈیول کہتے ہیں لیکن نام"

بھی شاید کچھ ایسا ہی ہے۔ لیکن میں نے تو سنا ہے کہ عمر کوئی

"۔پچاس کے پاس ہے

اچھا، ریٹائر ہونے والا ہے؟" شبھم اچانک ہی قہقہہ "

۔لگاتے ہوئے بولا۔ تو یارم کو پلٹنا پڑ گیا تھا

غلط انفارمیشن دے رہا ہے کوئی آپ لوگوں کو سر۔ وہ جو"

انڈر ورلڈ کا ڈون ہے نا یارم کاظمی، اس کی عمر بھی 34 سال

ہے، اتفاق دیکھیے، اس کی شکل بھی مجھ سے ملتی ہے۔ میں

"..... نے دیکھ رکھا ہے اس کو اور اب آپ لوگوں نے بھی

وہ اپنے ڈمپلز کی بھرپور نمائش کرتے ہوئے ان لوگوں کو بتا

رہا تھا، جب کہ وہ تقریباً سات سے آٹھ لوگ پوری طرح

۔اس کی طرف متوجہ تھے

ک.. کیا... مطلب... ہے... تمہارا....؟" وہ ابھی بول"

ہی رہا تھا جب اس کا دھیان یارم کے ہاتھ کی طرف موجود

بلیڈ میں گیا تھا، جو وہ بڑی مہارت سے اپنی انگلیوں کے بیچ

گھمارہا تھا۔اس کی شرافت سے بھری مسکراہٹ معصومیت

چھوڑ چکی تھی۔

ایک شاطر اور چالاک مسکراہٹ نے اس کے لبوں پر گہرا

تبسم بکھیرا تھا۔

"میرا مطلب صاف ہے۔کہ یار اتنا بھی بوڑھا نہیں ہوا میں

کہ ریٹائر ہو جاؤں۔" وہ ہلکی سی آنکھ دبا کر اچانک ہی اپنا ہاتھ

گھما گیا تھا اور جس شدت سے اس نے ہاتھ گھمایا تھا، سامنے

موجود آدمی کے گردن کی نس کٹ چکی تھی۔

"میں جارہا ہوں، ادھر سے مجھے الٹی آنا شروع ہو جائے

گی۔" شارف نے اچانک ہی گاڑی سے نیچے جمپ کیا تھا۔

"ایک تو! شارف بھاگ کر جا اندر سے سارے کیمرے نکلوا

یہ یارم بھی نا، کبھی بھی کہیں پر بھی شروع ہو جاتا ہے۔"

تمہیں لگتا ہے یہ لوگ کھلے میں یہ کام کر رہے ہوں گے "

خضر احمد؟ یہ لوگ بے وقوف نہیں لگ رہے شکل سے۔ یہ

کروڑوں، اربوں بلیک منی کو وائٹ کرتے ہیں، تمہیں لگتا

ہے کہ اندر کیمرے آن ہوں گے؟" شارف اسے دیکھتے

ہوئے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے بولا تو خضر کی مسکراہٹ گہری

ہوئی تھی۔

اگر مجھے وہ شکل سے عقل مند لگ رہے ہوتے تو یقین کرو"

میں نے ہرگز تمہیں کیمرے نکلوانے کے لیے نہیں کہنا

تھا۔ لیکن وہ شکل سے بالکل تمہارے جیسے لگ رہے ہیں تو

تمہیں اندر ایک بار جا کر چیک کر لینا چاہیے۔ ہمیں رسک

نہیں لینا۔" وہ آہستہ سے اس کا گال تھپتھپاتے ہوئے بولا تو

شارف کندھے اچکا کر اندر چلا گیا تھا، جب کہ وہ تینوں ایک

دفعہ پھر سے لائیو ایکشن مووی کے مزے لوٹنے لگے تھے۔

سامنے زمین پر پڑا آدمی بے حد بری حالت میں تڑپ رہا تھا،

جبکہ یارم کے ہاتھ میں موجود بلیڈ کافی گندا ہو چکا تھا، جبکہ

یارم کا ہاتھ بھی گندا ہو چکا تھا جس کی وجہ سے اسے غصہ آ رہا

تھا۔

"ڈی.. ول.. میں.. کچھ.. نہیں..." وہ آدمی ابھی کچھ کہنے

کا ارادہ رکھتا ہی تھا جب یارم نے اس کی بک بک کو پر سکون

انداز میں بند کیا تھا۔ اس کی کلائی کو بے حد نرمی سے وہ اپنے

ہاتھ میں تھام کر اس کی کلائی پر بڑی مہارت سے ڈیزائننگ

کرنے لگا تھا۔

"دیکھو، تمہارا نام جو بھی ہے میرا اس وقت موڈ بہت اچھا

ہے۔اور میں آج کل بیمار ہوں تو زیادہ کام کرنے کا میرا دل

نہیں کر رہا۔ سیدھے کھڑے رہو تا کہ تمہاری ایک ہی نس

کٹے۔ میں نہیں چاہتا تمہیں زیادہ تکلیف ہو۔" وہ آہستہ سے

اس کا گال تھپتھپاتے ہوئے بولا تو اس آدمی نے تیزی سے

نفی میں سر ہلایا تھا ۔

لیکن یارم اس کی گردن کی طرف متوجہ ہی نہیں تھا۔ اگر وہ

بازو سے گردن کی طرف متوجہ ہوتا تو یقیناً بازو کے بجائے

وہ گردن کی نس کاٹنے پر یقین رکھتا تھا، لیکن وہ سچ میں اس

وقت زیادہ کام کرنے کے موڈ میں نہیں تھا، اسی لیے انتہائی

نرمی سے وہ بلیڈ چلا رہا تھا۔ بالکل سانپ کی طرح نسیں کٹتی

جا رہی تھیں۔ اس کے کام میں اتنی نرمی تھی کہ یارم کو یاد

نہیں پڑتا تھا کہ آج تک اس نے اتنے پیار سے کچھ بھی کیا

ہو۔

اتنی محبت سے تو اس نے روح کے ہاتھ پر بلیڈ نہیں چلایا تھا

جتنی محبت سے وہ اس آدمی کے ہاتھ پر چلا رہا تھا، لیکن یہ

آدمی تو یارم کی محبت ڈیزرو ہی نہیں کرتا تھا۔ اچھل کود ہی

ختم نہیں ہو رہی تھی اس کی۔ یارم نے اپنی نیلی آنکھیں

اٹھاتے اس کی طرف دیکھا تھا۔ آنکھوں میں بالکل سرخی

نہیں تھی، انتہائی نرمی تھی، لیکن وہ جس طرح سے کانپ رہا

تھا یارم کو اچھا خاصا غصہ آگیا تھا۔

"او ہیلو! تمہارا نام جو بھی ہے، میں نہیں جانتا، لیکن یہاں

سے بھاگنے کے بارے میں سوچنا بھی مت، کیونکہ اگر تم

بھاگ گئے اور میں نے تمہیں پکڑ لیا تو تمہاری موت سوچ

سے زیادہ دردناک ہو گی۔" وہ تینوں باقی بچے لوگ وہاں

سے بھاگنے کا ارادہ رکھتے تھے، لیکن یارم کی دھمکی نے انہیں

ایک پیر بھی آگے نہ اٹھانے دیا تھا۔

"تم جا سکتے ہو یہاں سے، ان شارٹ میں تمہیں بتا دیتا ہوں

یہ لوگ تمہارے بینک اکاؤنٹ میں بہت سارے پیسے،

ٹرانسفر کر کے تمہیں دنیا سے ٹپکانے والے تھے۔ مجھے

شکریہ بعد میں بول لینا۔ تمہارا یہاں سے جانا بہتر رہے گا۔"

"اور میں کون ہوں تم نہیں جانتے!" وہ ہلکی سی مسکراہٹ

کے ساتھ آنکھ دباتا اس آدمی سے کہنے لگا تھا جو اس سے پہلے

یہاں لایا گیا تھا۔

"ویسے آپ ہیں کون؟" اس آدمی نے اسے دیکھتے ہوئے

سوال کیا تھا، یارم کے ڈمپلز مزید گہرے ہوئے تھے۔

"میں نے کہا نا تم مجھے نہیں جانتے، تو بس بات ختم۔ تم جا

سکتے ہو۔" وہ پر سکون انداز میں کہتا اپنے ہاتھ میں مچلتی کلائی

کو ایک جھٹکے میں اپنی طرف کھینچتا اپنا ہاتھ اس کی گردن پر

چلا چکا تھا۔

میں نے بولا تھا نا پیار سے کر رہا ہوں، لیکن میری نرمی تو"

کسی کو راس ہی نہیں آتی۔"

وہ اسے پیچھے کی طرف پھینکتے ہوئے اب ان تینوں کی طرف

متوجہ ہوا تھا جو بری طرح سے کانپ رہے تھے۔

تم تینوں میں سے کوئی ایک زندہ رہے گا اور میرے پاس جو "

سکہ ہے اس میں صرف دو سائیڈز ہیں۔" وہ اپنی جیب سے

۔ایک کوائن نکالتے ہوئے انہیں دکھانے لگا

تم تینوں میں سے پہلے کس کو ماروں؟ فیصلہ کرو، پھر میں "

نے باقی دو کے ساتھ کوائن گیم کھیلنی ہے۔" وہ سائیڈ پر پڑی

کرسی گھسیٹ کر اس پر بیٹھتے ہوئے ان تینوں کو جیسے بہت

۔اہم کام دے گیا تھا

وہ تینوں ہی اس کے پیروں میں گرِ کر اپنی زندگی کی بھیک

مانگنے لگے تھے، جبکہ یارم کا سوال یہ تھا کہ ان تینوں میں

سے پہلے کون مرے گا ؟

"یار کیا مسئلہ ہے تم لوگوں کے ساتھ ؟ دوسروں کا وقت

برباد کر کے بہت سکون ملتا ہے تم لوگوں کو ؟ جب میں کہہ

رہا ہوں کہ تم لوگوں میں سے کوئی ایک مرے گا تو مطلب

صاف ہے کہ تم لوگوں نے بس یہی بتانا ہے کہ کون پہلے

مرنا پسند کرے گا۔ عجیب تماشہ لگا یا ہوا ہے۔ میری بیوی

"۔ ہسپتال میں جاگ گئی نا تو مجھے الٹا لٹکا دے گی

ناراض ہو جائے گی مجھ سے بات نہیں کرے گی اور ایک"

بیمار انسان سے اگر اس کی بیوی ناراض ہو جائے تو اس کی کیا

"۔ حالت ہوتی ہے یہ تم لوگ نہیں سمجھ سکتے

میری جان نکل جاتی ہے جب میری جان مجھ سے ناراض"

ہوتی ہے تو، اور جب میری جان نکلتی ہے نا تب میں

دوسروں کی جان نکالتا ہوں۔"اس نے جیسے اچانک ہی

فیصلہ کرتے ہوئے اپنا ریوالور نکال لیا تھا۔ چیمبر گھما کر اس

نے ایک ساتھ ہی تین گولیاں چلائی تھیں، اسے کسی کی مدد

درکار نہیں تھی۔

اگر وہ مزید دیر کرتا اور روح جاگ جاتی تو"یارم آپ بالکل

اچھے نہیں ہیں، میں نہیں بولتی آپ سے"سننے کو ملتا نا اس

کو۔

آج کل یارم بیمار بنا ہوا تھا، اسے ہر وقت اپنی بیوی کو اپنے سامنے رکھ کر خوب نخرے کرنے تھے، اس سے اپنی خدمتیں کروانی تھیں۔ اگر وہ ناراض ہو جاتی تو اس کی نخرے کون اٹھاتا اور ویسے بھی اسے پسند بھی نہیں تھا اپنی بیوی کے علاوہ کسی اور سے نخرے اٹھوانا۔

○○○○○○○○○

"پتہ نہیں کیا مسئلہ ہے! ایک تو انسان بیمار ہو، اوپر سے ان

لوگوں کے نخرے برداشت کرو۔ میری طبیعت آل ریڈی

خراب تھی، مزید خراب ہو گئی ہے۔" وہ گاڑی میں آ کر

بیٹھتے ہوئے بولا، جبکہ شارف بھاگتا ہوا گاڑی کی پچھلی سیٹ

پر آیا تھا۔

"یو آر رائٹ! خضر وہاں اندر سارے کیمرے آن تھے۔

میں سارے کے سارے فوٹیجز نکال کر لایا۔"

روپام بڑا ہوگا نا تو اس کو دکھاؤں گا کہ اس کا باپ کس

طرح ہاتھ سے لوگوں کے آپریشن کرتا تھا۔" وہ مزے سے

اندر بیٹھتے ہوئے ایک یو ایس بی نکال کر اپنی جیب میں ڈال

گیا تھا۔

"اچھا ٹھیک ہے بس کرو، یارم کی طبیعت خراب ہو رہی

ہے۔" خضر نے اسے دیکھتے ہوئے کہا تو شارف پریشان ہوتا

یارم کی طرف دیکھنے لگا۔

"یارم، تم ٹھیک ہو نا؟ میں گاڑی ڈرائیو کر لوں؟" شارف

اچھا خاصا پریشان ہوا تھا، جبکہ خضر ذرا سا مسکرایا۔

"وہ ٹھیک نہیں ہے، اسے اس کی بیوی کی یاد آرہی ہے۔ بس

دعا کرو روح کی آنکھ نہ کھلی ہو ورنہ آج یارم کاظمی آر یا پار ہو

گا۔ ویسے اگر روح نے ہسپتال سے نکال دیا نا تو میرے گھر آ

جانا۔" اس نے ہلکا سا اس کے کندھے پر ہاتھ مارا تھا۔

"شٹ اپ! وہ نہیں جاگی ہو گی۔ اگر وہ جاگی ہوئی تو میں نے

اپنے سالے کی ہڈیاں توڑ دینی ہیں۔"

"او پلیز یار م! در ک کا کام صرف روح کی حفاظت کرنا ہے،

اگر وہ جاگ جائے تو وہ اس کی ذمہ داری نہیں ہے۔"

معصومہ کو اپنے دوست پر رحم آیا تھا۔

معصومہ بیٹا، مجھے اس دنیا میں صرف دو ہی لوگوں سے"

انتہائی چڑ ہے، ایک میرے سالے سے اور دوسرا میرے

"۔سالے کو سپورٹ کرنے والے سے

وہ گاڑی کی سپیڈ تیز کرتے ہوئے بولا تھا، معصومہ نے اپنے

۔لبوں پر ہلکی سی میسنی مسکراہٹ سجائی تھی

اسی کی غلطی ہے سر! اسی کی غلطی ہے! اسی کی ہڈیاں"

توڑنی چاہئیں۔یہ کوئی بات ہوئی، آپ اس کو روح کی ذمہ

داری دے کر آئے ہیں۔ اگر روح جاگتی ہے تو ساری ذمہ

داری اسی کی ہے۔ اسی کی بینڈ بجائیے گا۔"

"میرا! نونیور! میں اسے کو سپورٹ کروں گی؟ اور سپورٹ

دماغ خراب ہے جو میں ایسے لوگوں کو سپورٹ کروں جن

سے آپ کو چڑ ہو۔ میں ایسے انسان کی گردن اپنے ہاتھوں

سے نہ مروڑ دوں؟" وہ ضرورت سے زیادہ ہی جذباتی ہو گئی

تھی۔

بس بس بیٹا بس ! مجھے آ گیا تمہاری وفاداری پر یقین...."

اس کے انداز پر جہاں باقی سب کی ہنسی چھوٹی تھی، وہیں

یارم بھی اسے دیکھتے ہوئے بولا تو اس نے گہری سانس کھینچی

تھی۔

شکر ہے یقین آ گیا!" وہ گہری سانس لیتی سرگوشی نما آواز"

میں بولی تو شارف کا قہقہہ چھوٹا تھا۔

OOOOOOOO

سب لوگ دعا کرو کہ روح نہ جاگی ہو، ورنہ میرے لیے "

مسئلہ ہو جائے گا۔ کہا بھی تھا ان لوگوں کو جلدی سے کام

نپٹانے دو مجھے واپس جانا ہے، لیکن ان لوگوں نے مرنے

میں اتنا وقت لگا دیا۔ اگر روح جاگ گئی تو... "وہ اچھا خاصا

پریشان تھا۔

"ارے، کچھ نہیں ہوتا یار م، تم کوئی بہانہ مار دینا۔ "خضر نے

اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

بہانہ مارنا اتنا آسان ہے نا؟ ذرا بہانہ مار کر دکھا سامنے! میں"

دیکھتا ہوں کیسے مارتا ہے۔اور وہ تیرے بہانے پر یقین

کرے گی؟" وہ اس کا بازو تھامتا اسے گاڑی کے پیچھے والی

۔سیٹ پر بیٹھی لیلیٰ کی طرف متوجہ کر رہا تھا

یارم! لیلیٰ ہمارے ساتھ گئی تھی، روح ہمارے ساتھ"

۔تھوڑی نہ گئی تھی

۔بہانہ۔۔۔" یارم نے لفظ پر زور دیا

لیلیٰ میں باہر گھومنے گیا تھا۔ خضر نے یارم کے گھورنے پر لیلیٰ

کی طرف دیکھ کر کہا،

جب لیلیٰ نے اگلے ہی لمحے ایک زوردار مکہ اس کے پیٹ کے

بیچ و بیچ مارا تھا۔

"جھوٹے کہیں کے! میرے سامنے بیٹھے ہو، میرے ساتھ

گئے تھے تم! تمہیں لگتا ہے تمہارے ان فضول بہانوں پر

یقین کروں گی؟" وہ غصے سے اس کا کان پکڑتے ہوئے بولی

۔تو یارم نے آنکھوں ہی آنکھوں میں اشارہ کیا

یارم، لیلی اور روح میں فرق ہے۔ویسے بھی روح لیلیٰ کی

"؟طرح چالاک تھوڑی ہے

اووو تم میری بیوی کو بے وقوف کہہ رہے ہو،؟ یارم نے

۔آنکھیں دکھائی

نہیں نہیں! میں بس یہ بول رہا ہوں کہ روح کو کیسے پتہ "

چلے گا؟ وہ تو ہمارے ساتھ گئی ہی نہیں تھی۔ تو ہم کوئی بھی

"۔ بہانہ بنا سکتے ہیں نا

روح کے سامنے کوئی بہانہ نہیں چلتا، اس کو سب کچھ پتہ "

۔ چل جاتا ہے۔" یارم بے بسی سے بولا تھا

جبکہ اسے اتنا بے بس دیکھ کر وہ سب بھی ایک دوسرے کو

دیکھ کر رہ گئے تھے۔ یارم اتنا بے بس صرف ایک انسان کے

معاملے میں تھا، وہ سبھی لوگ جانتے تھے، روح کی ناراضگی

اس سے برداشت نہیں ہوتی تھی۔

اس کی خاطر وہ اتنے دنوں سے ہسپتال کی جیل کاٹ رہا تھا کہ

کہیں وہ اس سے ناراض نہ ہو جائے۔

میں کپڑے چینج کر کے آتا ہوں۔" وہ گاڑی اپنے گھر کے

باہر روکتے ہوئے بولا تھا، جب کہ خضر اس کے ساتھ ہی

اترتے ہوئے اندر آگیا۔

یہ شرٹ یہاں کس نے پھینکی ہے؟"اپنے کمرے میں"

داخل ہوتے ہی اس نے سب سے پہلے زمین پر پڑی اپنی

سفید شرٹ دیکھی تھی۔

میرے خیال میں جب تم پچھلی دفعہ ہسپتال سے باہر نکلے"

تھے تب تم نے پھینکی تھی خضر اسے یاد دلاتے ہوئے بولا۔

جب کہ وہ لائٹ آن کرتا فرش پر پڑے خون کی بوندیں

دیکھنے لگا تھا۔ فرش تو اچھا خاصا گندا تھا، اگر ایسے میں روح

.... یہاں پر آکر یہ سب کچھ دیکھ لیتی تو

روح ٹھیک ہی کہہ رہی تھی، گھر تو کافی گندا ہو گیا تھا۔ کافی "

دھول مٹی تھی یہاں پر اور روح یہاں آکر اپنا گھر صاف

"۔ کرنے آنے والی تھی

اگر وہ یہ سب کچھ دیکھ لیتی تو! اس نے تازہ خون کی بوندیں

بھی وہاں دیکھی تھیں۔ اب یہ کس کا خون تھا یارم نہیں

جانتا تھا، کم سے کم یارم کا نہیں تھا کیونکہ اسے کوئی زخم نہیں

تھا۔

پورا کمرہ گندا ہو رہا ہے۔" یارم اپنی شرٹ اتارتے ہوئے"

شرٹ وہیں زمین پر پھینکتا، دوسری شرٹ نکالنے لگا تھا، پھر

خیال آیا کہ اسے نہا ہی لینا چاہیے۔

شارف کو بولو صفائی کرے، بلکہ نہیں وہ ٹھیک سے صفائی"

نہیں کرے گا۔ صارم کو بلاؤ...." وہ واش روم میں گھستے

ہوئے بولا، جبکہ خضر صارم کے نام پر الجھا تھا۔

"یار م صارم کو کیوں بلانا ہے؟ میرا مطلب ہے ہم لوگ مل

کر کر دیتے ہیں۔"

"تم سب لوگ مل کر بھی اس کے لیول کی صفائی نہیں کر

سکو گے۔ بلاؤ اسے۔" یار م کہتے ہوئے اندر گھس گیا تھا،

جب کہ پانچ دس منٹ میں وہ شاور لے کر باہر آیا تو ڈرائیر

سے اپنے بال خشک کرنے لگا جب کہ خضر مسلسل صارم کو

کال کرنے میں مصروف تھا۔

فون نہیں اٹھا رہا۔" خضر نے اس کے نکلتے ہی بتایا تھا"

تو یہاں وقت کیوں برباد کر رہے ہو؟ اٹھا کر لے آؤ اسے!"

اس سے پہلے کہ روح یہاں آئے گھر کا کونہ کونہ چمکنا چاہیے

خضر احمد، ورنہ تم لوگوں میں سے کوئی ایک بھی اپنی ٹانگوں

پر کھڑا نہیں رہ سکے گا۔" یارم اس کے گال تھپتھپاتے ہوئے

۔باہر نکل گیا تھا، جبکہ خضر سر پہ ہاتھ مارتا اس کے پیچھے آیا

○○○○○○○

دروازے پر زور زور سے دستک ہوئی تھی، جب کہ گہری

نیند میں سوتا صارم ہڑبڑا کر اٹھا تھا۔ یہ کون آگیا اس

"۔۔وقت

کون آگیا کا کیا مطلب ہے؟ وہی آئے ہیں جن کا فون نہیں اٹھا رہے تھے آپ؟ جائیے، کم سے کم فون اٹھا لیتے تو نیند نہ خراب ہوتی میری!" عروہ واپس بیڈ پر لیٹتے ہوئے خود پر کمبل تان چکی تھی، جب کہ صارم نے منہ بنایا تھا۔

خضر کے نمبر سے کال آتے ہی وہ سمجھ چکا تھا کہ ضرور یارم نے کوئی اور گل کھلایا ہے، جس کے لیے وہ اسے بلا رہے ہیں۔اس نے جان بوجھ کر فون نہیں اٹھایا تھا کیوں کہ

معصومہ کے نمبر پر میسج کرتے ہوئے اس نے بلانے کی وجہ

بھی جان لی تھی۔

اور وہ ہر گز یارم کے گھر کی صفائی کرنے نہیں جانے والا تھا۔

ان لوگوں نے تو اسے میونسپلٹی والا سمجھ لیا تھا۔

وہ لوگ گند مچائیں گے اور صارم جا کر ان کی صفائیاں کرے

گا۔ وہ تو ہر گز نہیں جانے والا تھا۔

عروہ میری جان، میری جانِ من! پلیز نیچے جا کر کہہ دو"

کہ میں گھر پر نہیں ہوں۔ یار وہ لوگ مجھے صفائیاں کروانے

لے کر جا رہے ہیں۔"اس نے منت بھرے انداز میں عروہ

کے سر سے کمبل ہٹایا تھا۔

بہت اچھی بات ہے! جائیں اور جا کر صفائیاں کریں۔"

میری شاپنگ کے ٹائم پر سیلری نہیں آ رہی تھی نا آپ کی!"

وہ غصے سے کہتی کمبل منہ پر ڈال گئی تھی، جبکہ صارم پچھتا رہا

تھا کہ اس نے کیوں عروہ سے کہا تھا کہ اس کی سیلری نہیں

آئی۔

کاش وہ اسے شام کو شاپنگ پر لے جاتا تو یقیناً وہ اسے

صفائیوں سے بچا لیتی۔

جانو، آئی پرومس نا، میں تمہیں کل صبح صبح شاپنگ پر لے "

کر جاؤں گا۔ ارے بھاڑ میں گئی سیلری، میں یار م سے اُدھار

لے لوں گا۔ کل تمہاری شاپنگ پکی! پلیز جا کر بول دو میں

گھر پر نہیں ہوں، نائٹ ڈیوٹی پر کہیں گیا ہوا ہوں۔"

"پلیز! پلیز میری جان!" وہ جو چہرے سے کمبل ہٹاتے

اسے دیکھ رہی تھی، اس کی منت بھرے انداز پر اٹھ کر بیٹھ

گئی۔

"ٹھیک ہے، کہہ کر آتی ہوں، لیکن اگر پھر بھی ان لوگوں

نے میری بات کا یقین نہیں کیا یا وہ لوگ اندر آ گئے نا تو آپ

شاپنگ کروانے سے مکر نہیں سکتے !" وہ اسے دیکھتے ہوئے

۔وارن کرنے لگی تو اس نے فوراً ہاں میں سر ہلایا تھا

۔جبکہ عروہ خوشی نیچے کی طرف چلی گئی تھی

OOOOOOO

ہیلو خضر بھائی شارف بھائی ! کیسے ہو آپ لوگ ؟ آپ"

"؟آدھی رات کو یہاں میرے گھر پہ کیا کر رہے ہو

"ہائے! ہم تمہارے ہسبینڈ کو لینے کے لیے آئے ہیں،

ایک چھوٹا سا کام پڑ گیا ہے ضروری والا اور تمہارے ہسبینڈ

سے زیادہ بہتر وہ کام کوئی نہیں کر سکتا تو بلاؤ ذرا اس کو نیچے،

ہم کب سے فون کر رہے ہیں، کمینہ اٹھا ہی نہیں رہا۔" خضر

نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔

"وہ گھر پر نہیں ہیں۔ نائٹ ڈیوٹی پر گئے ہوئے ہیں۔" عروہ

فوراً بولی تھی۔

"ارے بیٹا! جھوٹ نہیں بولتے، وہ بھی ایسے ٹائم پر تو بالکل

بھی نہیں۔ تمہیں پتہ ہے نا یارم ہسپتال میں ہے۔ ایسے میں

یارم کو صارم کی مدد کی ضرورت ہے۔ وہ اسے بلا رہا ہے!"

۔ خضر اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگا

"آپ کو کیسے پتہ چلا میں جھوٹ بول رہی ہوں؟ اور یارم

بھائی بلا رہے ہیں صارم کو تو صارم یہ کیوں کہہ رہے ہیں کہ

آپ لوگ انہیں صفائیاں کروانے لے کر جا رہے ہیں؟

صارم ضرورت سے زیادہ مجھ سے جھوٹ بولنے لگے ہیں۔

ان کی ایسی کی تیسی! اوپر کمرے میں ہیں لے جائیں انہیں

اپنے ساتھ، اور میرا امت بتائیے گا کہ میں نے آپ کو بتایا کہ

وہ اوپر کمرے میں ہیں، ورنہ وہ مجھے صبح شاپنگ پر لے کر

نہیں جائیں گے۔"

وہ دروازہ کھولتے ہوئے بولی تھی، جب کہ خضر اور شارف

ایک دوسرے کو دیکھ کر ہلکا سا مسکراتے ہوئے اندر آ گئے۔

اگلے پانچ منٹ میں وہ اسے گھسیٹتے ہوئے اپنے ساتھ لے

کر جا رہے تھے۔

وہ شور مچا رہا تھا اور عروہ کو مدد کے لیے بلا رہا تھا، لیکن وہ بھی

معصومیت کی انتہا کر رہی تھی اور تیز تیز پیچھے پیچھے آ رہی

تھی۔

"ارے میں کیا کروں؟ میں نے ان کو بولا یہ لوگ میری

بات نہیں سن رہے تو اس میں میرا کیا قصور ہے؟ بتایئے

شارف بھائی، اب وہ یقیناً ان کے پیچھے دروازہ بند کرنے کے

لیے ہی آرہی تھی۔"

"ہاں ہاں! اس نے ہمیں بالکل بھی نہیں بتایا، ہمیں خود ہی

پتہ تھا۔ تیرے گندے کرتوت ہمیں پہلے ہی پتہ تھے کہ تو

اندر ہی ہوگا، اسی لیے ہم نے اس کی بات پر بالکل یقین نہیں

کیا!" خضر نے بھرپور عروہ کا ساتھ دیا تھا۔

یار میں نے نہیں کرنی صفائی پلیز! میں کوئی جھاڑو والا"

تھوڑی ہوں! ایک پولیس والا ہوں! تم لوگوں کو شرم

نہیں آتی آدھی رات کو ایک پولیس والے کو اٹھا کر

صفائیوں کے لیے لے کر جاتے ہو!" وہ دہائی دے رہا تھا

جب پیچھے سے دروازہ بند ہونے کی آواز آئی۔ اس نے

حیرت سے پلٹ کر پیچھے دیکھا تھا۔

بند کر گئی وہ دروازہ! اس معاملے میں تو تیری بیوی بھی"

تیرے ساتھ نہیں ہے۔ چل بیٹا تو صفائیاں ہی کر!" وہ اسے

اٹھائے لے کر جارہے تھے، ایک طرف سے اسے خضر نے

تھام رکھا تھا، جبکہ دوسری طرف سے شارف نے اسے

گاڑی میں ڈالتے ہی وہ سیدھے یارم کے گھر کی طرف لے

کر جارہے تھے۔

ooooooo

یارم آہستہ سے دروازہ کھولتے ہوئے کمرے کے اندر داخل

ہوا تو اندر لائٹ جل رہی تھی۔روح اس کی غیر موجودگی

میں کمرے کی لائٹ آف نہیں کرتی تھی، لیکن وہ جانے

سے پہلے لائٹ آف ہی رکھ کر گیا تھا۔تو کیا درک نے

کمرے کی لائٹ آن کی تھی؟

نہیں، وہ ایسی غلطی نہیں کر سکتا تھا جس سے روح کے جاگنے

کے چانسز ہوں۔

تو کیا وہ جاگ رہی تھی ؟اس نے سوچتے ہوئے کمرے کے

اندر قدم رکھا تو سامنے ہی روح کو آرام سے بیڈ پر بیٹھے

دروازے کو گھورتے ہوئے دیکھا۔یارم نے گہری سانس

۔لیتے ہوئے اندر داخل ہو کر دروازہ بند کر دیا تھا

ہو گئی تمہاری چہل قدمی یارم ؟ہو گئی واپسی ؟اب میں چلتا"

ہوں، بہت دیر ہو گئی ہے۔" پیچھے سے درک بولا تھا، جب

۔کہ یارم نے گھور کر درک کو دیکھا تھا

روح کتنی دیر سے جاگی ہوئی تھی، اسے اندازہ نہیں تھا۔

جب کہ درک جانتا تھا کہ وہ اس وقت خضر اور لیلیٰ کے ساتھ ہوگا۔ کم سے کم وہ اسے میسج کر کے بتا تو سکتا تھا کہ روح جاگ چکی ہے۔ اس کا فون روح کے قبضے میں تھا لیکن خضر اور لیلیٰ کے فون پر میسج کر کے کم سے کم وہ بتا تو سکتا ہی تھا کہ روح جاگ چکی ہے اور اس کی شامت آرہی ہے، لیکن اس نے جان بوجھ کر اسے نہیں بتایا تھا۔

"کہاں سے آرہے ہیں آپ؟" روح نے گھورتے ہوئے

اس سے سوال کیا تھا۔

"میں نے بتایا نا تمہیں، وہ چہل قدمی کرنے گیا تھا،" درک

بیچ میں کودتے ہوئے بولا تھا۔ انداز ایسا تھا جیسے یارم کو بچانا

چاہتا ہو، جبکہ اس کی مضحکہ خیز انداز پر یارم نے آنکھیں

گھمائی تھیں۔

درک بھائی! آپ ایک سائیڈ ہو کر بیٹھ جائیں، میں نے"

آپ سے کچھ نہیں پوچھا۔ آپ کچھ بھی نہیں بولیں گے، یہ

میرا اور میرے شوہر کا معاملہ ہے، "اس نے درک کو ذرا

سختی سے ٹوکا تھا۔

یہ میرا معاملہ نہیں ہے، میں تو بیچ میں ویسے بھی نہیں بولنا"

چاہتا۔ بس ایسے ہی بتا رہا ہوں کہ یارم جانے سے پہلے مجھے بتا

کر گیا تھا کہ اسے اس روم میں گھٹن ہو رہی ہے، اس لیے وہ

ذرا باہر چہل قدمی کرنے جارہا ہے،" درک نے وضاحت

دی۔

اور چہل قدمی کر کے واپس آتے ہوئے کتنے لوگوں کی"

گردنیں کاٹ کر آئے ہیں یہ اس بات کے بارے میں بھی

یقیناً آپ جانتے ہی ہوں گے۔" وہ اگلے ہی لمحے اس کی

طرف بڑھتے ہوئے گھور کر اسے دیکھتی، سوال کرنے لگی

اتنی پرسنل انفارمیشن وہ مجھے نہیں دیتا،" وہ فوراً پیچھے ہٹ "

گیا تھا۔

روح بے بی، تمہیں سچ میں لگتا ہے کہ میں لوگوں کی"

گردنیں کاٹنے گیا تھا؟ وہ مجھے عجیب سی گھٹن ہو رہی تھی

یہاں اندر، کچھ اچھا محسوس نہیں ہو رہا تھا۔ مجھے لگا شاید مجھے

وومٹنگ ہو گی، اسی لیے میں باہر ٹھنڈی ہوا لینے چلا گیا تھا، "

یارم نے صفائی دی۔

ارے واہ! کیا بہانہ بنایا ہے، ماننا پڑے گا آپ کو! ووٹنگ "

آپ کو ہو گی یا آپ کی کرتوتوں کی وجہ سے لوگوں کو

ووٹنگ ہو گی؟ میں کیا جانتی نہیں ہوں آپ کے بارے

میں؟ لیلیٰ اور معصومہ مجھے آپ کے سارے کرتوت بتا چکی

ہیں،" وہ غصے سے اسے گھورتے ہوئے بولی تو یارم کے

ساتھ ساتھ درک کو بھی جھٹکا لگا تھا۔

روح! یارم ایسا انسان نہیں ہے۔ تم جانتی ہو، اس نے آج"

تک تمہارے علاوہ اور کسی کو غلط نظر سے نہیں دیکھا، اور تم

اس کی بیوی ہو۔" درک نے جیسے یارم کے کردار کی گواہی

دی تھی، جب کہ اس کی عجیب و غریب بات پر روح اسے

۔ گھورنے لگی

آپ بات کو کون سا رخ دینے کی کوشش کر رہے ہیں؟"

۔ کلیئر کریں،" وہ سینے پر ہاتھ باندھتے درک سے پوچھنے لگی

"یارم، ہو رہی کہہ تم جو ہوں رہا دے رخ وہی کو بات میں

ہو وومٹنگ کو دوسروں سے جس ہیں ایسے کرتوت کے۔"

"وہ"! ہوں رہی کر بات کی کاٹنے گردنیں کی لوگوں میں

دانت پیستے ہوئے بولی تھی۔

"کی کرتوتوں والی دوسری تم لگا مجھے۔ہے ٹھیک پھر اچھا،

جیجو اپنے میں۔ہے نہیں بالکل ایسا یارم۔ہو رہی کر بات

اس۔میں معاملے اس گا سنوں نہیں لفظ ایک خلاف کے

کے کردار کا گواہ میں خود ہوں،" درک نے جذباتی ہوتے

ہوئے کہا۔

"میں نے مانگی آپ سے گواہی؟ میری بات کا رخ پلٹنے کی

ضرورت نہیں ہے۔ آج حساب کتاب بے باک ہوں گے۔

بہت ہو گیا۔ میں یہاں ان کی خاطر کیا کیا کر رہی ہوں۔

صرف ان کی صحت کے لیے میں یہاں خود ان کے ساتھ

ہسپتال میں رہ رہی ہوں اور یہ میرے ساتھ بے ایمانیاں کر

رہے ہیں اور انہیں لگتا ہے میں انہیں ایسا کرنے دوں گی؟"

"کون سے کیڑے کاٹتے ہیں آپ کو اس ہسپتال میں کہ

آپ سے یہاں پر رکا نہیں جا رہا؟ حالت خراب ہے آپ

کی؟ بیمار ہیں آپ؟ آپ کا ہسپتال میں رہنا ضروری ہے، اتنی

سی بات آپ کو سمجھ نہیں آ رہی؟" اب اسے غصہ آنے لگا

تھا، جب کہ اس کا غصہ دیکھتے ہوئے یارم کی دھڑکنوں میں

۔اشتعال اور بڑھنے لگا تھا

اب وہ اسے کیسے بتاتا کہ وہ اسے غصے میں اور بھی زیادہ حسین

۔لگتی تھی اور بھی زیادہ پیار کرنے کے قابل لگتی تھی

روح! میں بتا تو رہا ہوں، میں ایسے ویسے کسی کام کے لیے"

نہیں گیا تھا۔میں صرف چہل قدمی کرنے گیا تھا اور دیکھو،

واپس آ بھی گیا نا۔میں بالکل بھی آگے پیچھے نہیں..."وہ

ابھی بول ہی رہا تھا جب روح نے تیزی سے اس کی طرف

۔ بڑھتے ہوئے اس کا ہاتھ تھام کر اپنے سر پر رکھ دیا

ارے کیا ہوا؟ اب چپ کیوں ہو گئے ؟ بولیں نا، بولیں"

آپ آگے پیچھے کہیں نہیں گئے تھے، صرف چہل قدمی کر

کے واپس آئے ہیں ؟ آپ نے کسی کو کاٹا نہیں ہے، کسی کو

مارا نہیں ہے ؟ بولیں، آپ کی وجہ سے کسی کو کوئی تکلیف

نہیں ہوئی ؟ آپ اس وقت کوئی بھی کام نہیں کر رہے تھے

بلکہ آپ صرف چہل قدمی کرنے گئے تھے اور صرف چہل

قدمی کر کے واپس آئے ہیں؟"اس کا ہاتھ اپنے سر پر رکھے

بالکل سیریس انداز میں بول رہی تھی، جب کہ یارم سے

اب کچھ بھی نہیں بولا گیا تھا۔

دیکھا! پکڑے گئے نا! میں پہلے ہی جانتی ہوں یارم، آپ"

کو ایک جگہ سکون ہے ہی نہیں۔ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ

آپ میری کوئی بھی بات مان جائیں۔ آپ کے لیے میری

کوئی بھی بات اہمیت نہیں رکھتی۔ اگر میری کوئی بھی بات

آپ کے لیے اہم ہوتی تو آپ کبھی بھی مجھے اس طرح

۔ دھوکہ نہیں دیتے، "وہ بے حد غصے سے بول رہی تھی

دھوکہ ؟روح! میں نے کیا دھوکہ دیا ہے تمہیں؟ میں"

تمہاری کوئی بات نہیں ٹال سکتا۔ تمہاری خاطر ہی تو یہاں

ہسپتال میں رہ رہا ہوں۔ اور میں نہیں جاتا کہیں بھی اگر

وہاں میرا جانا ضروری نہیں ہوتا تو۔ بے بی، سمجھنے کی کوشش

کرو، یہ صرف میری زندگی نہیں ہے۔ میری زندگی کے

ساتھ بہت سارے فرض جڑے ہیں، بہت سارے کام

جڑے ہیں جو مجھے ہر حال میں کرنے ہیں اور کچھ کام ایسے

ہیں جو سوائے میرے اور کوئی نہیں کر سکتا۔ میں یہاں

ہسپتالوں میں پڑے رہنے کے لیے نہیں بنا۔"

اور تمہیں یہ بات سمجھنی ہو گی۔" وہ پیار سے اس کا چہرہ

تھامتے ہوئے بولا تو درک بڑی ہی چالاکی سے وہاں سے نکل

گیا تھا۔

"اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ کبھی میری کوئی بات نہیں

مانیں گے؟" وہ روٹھے لہجے میں بولی تھی۔

"مانوں گا۔ ضرور مانوں گا۔ میں اس دنیا میں کسی کی کوئی

بات نہیں مان سکتا، لیکن تم میرے لیے میری دنیا ہو۔ جو

کہو گی وہ کروں گا، "لیکن ان آنکھوں میں آنسو نا ہوں، اس

کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر وہ جیسے تڑپ اٹھا تھا۔

ان آنسوؤں کی وجہ بھی آپ ہی ہیں یارم! کیوں نہیں خود "

کو ٹھیک ہونے دیتے؟ کیا مسئلہ ہے آپ کے ساتھ؟ بس اتنا

ہی چاہتی ہوں کہ جب تک آپ پوری طرح ٹھیک نہیں ہو

جاتے تب تک یہاں سے نہ نکلیں۔ "

"آپ کو یہاں علاج ہو رہا ہے یارم، آپ ٹھیک نہیں ہیں۔ آپ کو مکمل علاج کی ضرورت ہے۔ میں بس یہ چاہتی ہوں کہ جب تک آپ کا علاج ہوتا ہے تب تک آپ ڈاکٹر کے ساتھ کوآپریٹ کریں۔ میں آپ کے زخم نہیں دیکھ سکتی یارم، مجھ سے آپ کی تکلیف نہیں سہی جاتی۔"

"آپ کو درد نہیں ہوتا، نہ سہی، لیکن آپ کی تکلیف دیکھ کر مجھے درد ہوتا ہے۔ مجھ سے نہیں دیکھے جاتے آپ کے

زخم۔"اس کے سینے پر اپنا سر رکھتے ہوئے وہ سچ مچ میں رو

دی تھی، جب کہ اس کے آنسو پر یارم کا دل جیسے بے چین

۔ہوا اٹھا، سینے میں چھپا غم جاگا

چپ روح خبر دار، ایک بھی آنسو مت بہانا۔ نہیں جارہا"

میں کہیں بھی۔ جب تک تم کہو گی، یہیں رکوں گا۔ اسی

ہسپتال میں، کہیں نہیں جاؤں گا۔ یہ وعدہ ہے یارم کاظمی کا،

لیکن تم آنسو نہیں بہاؤ گی۔ آج کے بعد، سمجھ میں آئی؟" وہ

اس کا چہرہ اپنے سینے سے نکال کر اپنے سامنے کرتے ہوئے

بولا تو روح نے آنکھیں صاف کرتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا

تھا، جب کہ یارم اگلے ہی لمحے اس کے لبوں پر جھکتا، اس کے

لبوں کو قید کر گیا۔ وہ کافی بے چینی سے اس کے لبوں کو

چومتے ہوئے اس کی گردن پر جھک گیا، جب کہ روح اس

کے گرد اپنا حصار بناتی، اس میں چھپنے لگی تھی

جب اچانک ہی احساس ہوا کہ کمرے میں درک بھی موجود

ہے، اس نے پلٹ کر دیکھنا چاہا تو درک کہیں بھی نہیں تھا،

جب کہ یارم مزید بے خود ہوتے ہوئے اس کی کمر کو تھامتا،

اسے مزید خود میں بھینچنے لگا تھا۔

یارم ! درک بھائی کہاں گئے ؟" وہ پریشانی سے اس سے "

پوچھنے لگی۔

تمہارا بھائی عقل کا اندھا نہیں ہے، جانتا ہے کہ میاں بیوی "

کو اکیلے وقت گزارنا ہے۔" وہ اسے نرمی سے تھام کر اپنے

قریب کرتا، اسے اپنی باہوں میں اٹھائے صوفے پر لے آیا

تھا۔

" اوہ یارم! آپ کو درد نہیں ہوتا کیا؟ کیسے مجھے مزے سے

اٹھا کر کہیں بھی رکھ دیتے ہیں! آپ زخمی ہیں، گولیاں لگی

ہوئی ہیں آپ کو... لیکن آپ کو تو جیسے کسی چیز کا ہوش ہی

نہیں ہے۔" وہ صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہنے لگی، جب کہ وہ

ایک گھٹنا اس کی سائیڈ پر رکھتا، پیر یوں ہی زمین پر رکھے،

۔اس پر وزن ڈالتا اسے پیچھے صوفے پر لٹا گیا تھا

جب میری روح میرے سامنے ہوتی ہے، مجھے کوئی درد "

محسوس نہیں ہوتا، دنیا کی کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔

"۔بس یہ خوشبو محسوس ہوتی ہے جو مجھے پاگل کر دیتی ہے

"جب تم میرے پاس ہوتی ہو، مجھے ایسا لگتا ہے جیسے سوچنے

سمجھنے کی، محسوس کرنے کی، ہر طرح کے حس کھو چکا ہوں

میں۔ بس یہ احساس رہتا ہے کہ جس کے لیے مجھے سانسیں

دی گئی ہیں، وہ میرے پاس ہے۔"

"میری زندگی میرے پاس ہے، میرے جینے کی وجہ

میرے پاس ہے اور یارم کاظمی کو اس سے زیادہ اور کسی چیز

کی طلب نہیں ہے۔ تمہیں پانا، تمہیں چھونا، تمہاری خوشبو

میں کھو جانا، بس یہی یارم کاظمی کی زندگی کا مقصد ہے۔ یہی

"۔ میرے جینے کی وجہ ہے

تم میرے لیے میرا سب کچھ ہو۔ اگر تم نہیں تو یارم کاظمی "

بھی نہیں۔ اگر تمہیں کھو دیا نا، تو سب کچھ کھو دوں گا روح،

"۔ میں تمہیں نہیں کھو سکتا، کبھی نہیں کھو سکتا

تم میری دنیا نہیں، میری زندگی ہو، میری سانسیں ہو۔ تم "

سب کچھ ہو۔ تم یارم کی روح ہو۔" وہ اس پر جھکتے ہوئے

اس کے چہرے کے ہر نقش کو اپنے لبوں سے چومنے لگا تھا۔

ایک ایک نقش پر اپنے لب رکھتے ہوئے وہ بے خود سا ہوتا

چلا جارہا تھا، جب کہ اس کی بے خودی کے سامنے روح

۔پگھلنے لگی تھی۔اس کے باہوں میں وہ سمٹنے لگی تھی

○○○○○○○

ٹھیک سے کرو صارم یہاں سے۔یہ دیکھو، یہاں پر خون"

کے دھبے ہیں۔"وہ آرام سے صوفے پر آلتی پالتی مارے

بیٹھا تھا، جب کہ صارم فرش دھونے کے بعد اب داغ چیک

کر رہا تھا۔ داغ اسے تو نظر نہیں آئے تھے، لیکن خضر کو نظر

آئے تھے، لیکن صاف تو اسی نے کرنے تھے، اس لیے ان

دونوں کو گھورنا بنتا تھا۔

"یہ ٹھیک سے صاف کرو، کوئی جگہ گندی نہیں رہنی چاہیے

ورنہ یارم تمہارا کیا حال کرے گا، یہ تم بہت اچھے طریقے

سے جانتے ہو۔"

یارم میرا کیا حال کرے گا یہ تو میں بہت اچھے طریقے سے جانتا ہوں، لیکن یہ یہاں گندگی کر کون رہا ہے؟ یارم تو وہاں ہسپتال میں پڑا ہے نا؟ بیمار ہے تو یہ یہاں روز آکر شرٹس کون چینج کرتا ہے اور یہ جگہ جگہ خون کے دھبوں کے نشان کیسے آئے؟" وہ غصے سے پوچھنے لگا تھا۔

"آلے میرا بے بی! تم پوچھو گے اور ہم بتا دیں گے؟ اتنے پاگل لگتے ہیں کیا؟ تم کبھی کبھی یہ کیوں بھول جاتے ہو کہ تم

سچ میں کوئی صفائی والے نہیں بلکہ ایک پولیس والے ہو؟"

شارف نے اس کی حالت کے مزے لیتے ہوئے سوال کیا تو

وہ اسے گھورنے میں ٹائم ویسٹ کرنے کے بجائے تیزی سے

اپنا کام کرنے لگا تھا۔

"یہاں پر ہم تو آنے سے رہے یقیناً یار م ہی آتا ہے اور اس

کے پاس اتنا ٹائم نہیں ہوتا کہ وہ صاف ستھرے طریقے سے

اپنے کپڑے بدلے، اسی لیے جہاں ہر جگہ ملتی ہے کپڑے

بدل کر چلا جاتا ہے اور یہ خون تو ان لوگوں کا ہے جو کہ

کپڑوں پر یا پھر ہاتھوں پر لگ جاتا ہے۔ تمہیں تو پتہ ہے، وہ

بلیڈ چلانے میں ایسا ماہر انسان ہے کہ آج تک اس کے

ہاتھوں پہ کوئی زخم نہیں ہوا۔"

"کیا مطلب؟ تم لوگ یہ کہنا چاہتے ہو کہ ہسپتال میں رہنے

کے باوجود بھی یارم یہ قصائیوں والے کام کر رہا ہے؟" وہ

اچھی طرح سے پوچا مارتے ہوئے جھک کر کمر سیدھی کرنے

لگا۔

واٹ! قصائی والے کام؟ وہ تو چھری استعمال نہیں کرتا،"

خضر نے باقاعدہ صوفے سے نیچے اتر کر زمین پر جھانک کر

داغ دیکھا تھا۔

اوہاں، وہ تو نائیوں والے کام کرتا ہے،" صارم نے سر پہ

ہاتھ مارتے ہوئے جیسے اپنی بات کی درستگی کی تھی، جب

۔ خضر نے اسے گھورا

تمہیں اپنی زندگی پیاری نہیں رہی یا سچ میں ان کاموں "

سے تنگ آکر تم خود اپنی زندگی ختم کرنا چاہتے ہو یا پھر یارم

کے ہاتھوں مرنا چاہتے ہو؟" خضر نے اسے دیکھتے ہوئے کہا

۔ تو اس نے کندھے اچکائے تھے

"یار، ایک تو یہ ڈیول گینگ والے! ان سے سچ ہضم نہیں
ہوتا۔ تم لوگ روز پانی میں اینو ڈال کے پیا کرو، اس سے
ہاضمہ ٹھیک ہو جاتا ہے۔ ہو سکتا ہے اس کے بعد تم لوگ
میری باتیں ہضم کرنے کی طاقت خود میں پاؤ۔"
"باتیں نہیں، طعنے بولتے ہیں اسے۔ خیر کسی دن ہم ہضم کر
ہی لیں گے۔ تم بتاؤ، یارم کی مار ہضم کر پاؤ گے؟" اس کا لہجہ
طنزیہ تھا۔

خضر، تمہیں لگتا ہے میں تمہارے یارم کاظمی سے ڈرتا"

ہوں؟" صارم نے اب ذرا غصے سے پوچھا۔

اس میں لگنے والی کیا بات ہے؟ فرش صاف ہو گیا ہے"

میرے خیال میں۔ واش روم میں بھی خون کے دھبے ہیں

پلیز..." وہ اسے راستہ دیتے ہوئے بولا تو صارم غصے سے

اس کے پیر پر اپنا پیر رکھتا آگے بڑھا تھا، جب کہ خضر نے

اس کی اس حرکت پر کوئی ری ایکشن نہیں دیا تھا۔ بیچارہ بہت

۔ بری حالت میں تھا، وہ مزید اسے چھیڑنا نہیں چاہتا تھا

ہاں، لیکن فی الحال وہ اس کے گھر کو شیشے کی طرح چمکا چکا

۔ تھا

لو، چائے پیو۔ "اس کے باہر آکر بیٹھنے کی دیر تھی کہ "

۔ شارف نے اس کے سامنے چائے کا کپ رکھا

یہ برتن میں نہیں دھوؤں گا،"اس نے غصے سے شارف کو"

۔گھورا تھا

تم جانو تمہارا کام جانے۔خیر، بڑے بوڑھے ایک بات"

کہتے ہیں کہ جو کام آپ کو آتا ہو اسے کبھی ٹھیک سے نہ کرو

ورنہ وہ آپ کی ذمہ داری بن جاتی ہے اور اب مجھے اس بات

"۔میں 100 فیصد حقیقت نظر آتی ہے

تمہیں پولیس گیری کرنی نہیں آتی اس لیے تو آج تک "

یارم کا کچھ نہیں اکھاڑ سکے، لیکن ایک کام میں تم ماہر ہو اور وہ

کام ہے صفائی کا۔ تمہیں یارم کو نہیں بتانا چاہیے تھا کہ تم

اتنی اچھی صفائیاں کرتے ہو، دیکھو نا، تمہاری ذمہ داری بن

گئی۔"

"چائے کے برتن دھو کر جانا۔ خضر گاڑی میں میرا انتظار کر

رہا ہے۔" شارف کہتے ہوئے یارم کے گھر سے نکلا تھا، جب

کہ وہ اس کی پیٹھ کو گھورتا چائے کا کپ اپنے لبوں سے لگا گیا

تھا۔ اسے اس وقت چائے کی شدید طلب ہو رہی تھی۔ اب

یارم کی نائٹ ڈیوٹی کرنے کے بعد اسے صبح اپنی ڈیوٹی بھی

کرنی تھی جو سچ مچ میں اس کے لیے کسی امتحان سے کم نہیں

تھا۔ چائے ختم کرتے ہوئے وہ کچن میں آیا تو سامنے سنگ

میں برتن پڑے تھے۔ چائے کے گندے برتنوں کے ساتھ

کچھ کھانے پینے کے برتن بھی تھے۔یعنی کہ جب وہ کام کر

رہا تھا، وہ دونوں کچن میں ٹھونس رہے تھے۔

وہ غصے سے سنگ کے پاس آتا جلدی جلدی برتن دھونے لگا

تھا۔

"کیا زندگی ہے میری! یونیفارم تو میں نے صرف دکھاوے

کے لیے پہنی ہے، کام تو میرا یہ ہے، اس ڈون کی غلامی

کرنا۔" اور سارے برتن صاف کرتے ہوئے جلدی سے

اپنا کام نپٹاتا تیزی سے یارم کے گھر سے نکل گیا تھا۔گھر جا کر

۔اس نے اپنی یونیفارم پہن کر ڈیوٹی جوائن کرنی تھی

OOOOOOOOO

اس کی آنکھ کھلی تو روح وہاں کہیں نہیں تھی۔یقیناً وہ رویام

اور شونو کے لیے ناشتہ لینے گئی تھی۔رویام ابھی تک اس

کے سینے پر لیٹا سو رہا تھا،جب کہ شونو کمرے میں نہیں تھا۔

۔یقیناً وہ روح کے ساتھ ہی گیا تھا

یارم پیار سے رویام کا ماتھا چومتا، اسے مزید خود میں بھینچنے

لگا۔ ارادہ اسے جگانے کا تھا، صبح صبح اس کے ساتھ مستیاں کر

کے ہی تو اس کا دن اچھا گزرتا تھا۔

"اٹھ جا چوزے، کتنا سوئے گا۔ اچھے بچے اتنی دیر تک نہیں

سوتے۔ تو بھی ہسپتال میں رہ کر گندا بچہ بنتا جا رہا ہے۔" وہ

اسے مزید اوپر کرتے ہوئے اس کا چہرہ اپنے سامنے کرنے لگا

جب وہ ذرا سی آنکھیں کھولتا، اس کی گردن میں چہرہ چھپا گیا

۔ تھا۔یعنی اب بھی اس کا سونے کا ارادہ تھا

چوزے، دیکھ وہ نرس کتنی پیاری ہے۔" یارم کافی دیر اس"

کے ساتھ مستیاں کرتا، کبھی اسے گدگدی کرتا، کبھی اس کی

آنکھوں پہ ہاتھ رکھتے ہوئے زبردستی آنکھیں کھولنے کی

کوشش کرتا، لیکن رویام پوری طرح نیند کے ڈرامے کر رہا

۔ تھا

اس کی لرزتی ہوئی پلکیں دیکھ کر وہ سمجھ گیا تھا کہ بیٹا پھر سے

باپ سے پنگے لے رہا ہے۔تب ہی اس نے اچانک سے کہا تو

۔رویام نے فوراً گردن اٹھا کر دروازے کی طرف دیکھا تھا

وہ تو انتل ہے ("وہ تو انکل ہیں،") وہ منہ کے ڈیزائن

۔بگاڑتے ہوئے بولا

تو کیا تجھے خوبصورت نرس دیکھنی تھی۔آنے دے تیری"

ماں کو، بتاتا ہوں! پہلے ہی جانتا تھا تو یہاں ہسپتال میں

میرے لیے نہیں بلکہ نرسوں کو تاڑنے کے لیے رکا ہے۔

ٹھرکی بچہ! شرم نہیں آتی؟ تیری ماں کی عمر کی ہیں بلکہ ماں

جیسی ہیں یہ عورتیں۔ چھی چھی چھی! گندا بچہ۔" وہ غیر

ارادی طور پر آتے ہوئے ڈمپلز چھپاتا اسے تنگ کرنے لگا

تھا۔

می نی دیتتا نرش تو، بو کود کشی ترتی ہے ("میں نہیں دیکھتا

نرس کو، وہ خود کسی کرتی ہیں، ") وہ پریشانی سے اپنی صفائی

دینے لگا تھا۔

ہاں ہاں، تو تو سیدھا سادہ ماموں ٹائپ ہے نا۔ جو تو کچھ نہیں"

کرتا، ہر کوئی تیرے پیچھے لگا رہتا ہے۔ تو کتنا شریف ہے میں

بہت اچھے طریقے سے جانتا ہوں۔ خود لائن دیتا ہے انہیں

پھر ان کی کسی لے کر انجوائے کرتا ہے۔"

آنے دے تیری ماں کو، بتاتا ہوں میں اسے کہ کتنا بگڑ گیا"

"ہے اس کا بیٹا۔

گمی نی بدرا، می اپی ماماتاابتہ اوں، شزادہ بی بی او

میں نہیں بگڑا، میں اپنی ماما کا اچھا بچہ ہوں، شہزادہ بے بی" (

ہوں) وہ پریشانی سے اسے اپنا یقین دلانے لگا تھا۔

"ہاں ہاں، تو کتنا اچھا ہے، سب پتہ ہے مجھے۔ وہ تو تیری ماں

آئے اوپر، پھر بتاتا ہوں اسے کہ کیسے نرسیں تاڑتا ہے

تو۔" یارم اس کے دونوں گالوں کو باری باری چومتا مزے

سے بولا تھا، جب روح کمرے میں داخل ہوئی۔اس کے

ہاتھ میں رو یام اور شونو کے لیے ناشتہ تھا، جب کہ دوسرے

ہاتھ میں کچھ کاغذات تھے۔

یہ کیا ہے؟" یارم نے روح کے ہاتھ میں کاغذ دیکھتے ہوئے"

سوال کیا۔

آپ کے ڈسچارج پیپرز ہیں، ہم آج گھر جا رہے ہیں، "وہ

پر سکون انداز میں بولی تو یارم جیسے بے یقینی سے اسے دیکھ رہا

تھا۔

"ٹکتے تو آپ ہیں نہیں ایک جگہ پر تو سوچا گھر ہی لے جاتی

ہوں آپ کو۔ویسے بھی آپ ضرورت سے زیادہ ہی ٹھیک

ہو چکے ہیں اور بے شرم بھی۔اور ایسی بے شرمیاں ہسپتال

میں نہیں چلتی اسی لیے آپ کو گھر لے کر جا رہی ہوں، لیکن

یہ مت سوچیے گا کہ گھر میں آپ آزاد ہو جائیں گے، وہاں بھی میری مرضی چلے گی اور جب تک آپ پوری طرح سے ٹھیک نہیں ہو جاتے، میں آپ کو کہیں بھی جانے نہیں دوں گی۔"

یارم جو گھر جانے کی بات سن کر خوش ہوا تھا، اس بات پر گہرا سا مسکرا دیا۔

جو حکم میری جان! بس مجھے یہاں سے لے کر چلو، مجھے "

اس ماحول سے نکال لو، ورنہ میں یہاں پاگل ہو جاؤں گا۔ یہ

دوائیوں کی بدبو میرے سر پر سوار ہوتی جا رہی ہے۔ میں

یہاں نہیں رک سکتا۔" روح کے پاس آنے پر وہ فوراً اس

کے گرد حصار بناتے، اس کے سینے پر اپنا سر رکھ گیا تھا۔

آئی لو یو، آئی لو یو، آئی لو یو سو مچ۔ مجھے یہاں سے لے چلو، "

میں یہاں نہیں رہ سکتا۔" وہ ضرورت سے زیادہ جذباتی ہو

رہا تھا، جب کہ روح اس کی شرارت سمجھ کر فوراً ہی اس کی

۔ گردن پر ہلکی سی چٹکی کاٹ گئی تھی

زیادہ چپکنے کی ضرورت نہیں ہے۔ گھر پر بھی آپ کو سکون "

سے گھومنے پھرنے نہیں دوں گی۔ وہاں پر بھی میرے رول

چلیں گے۔" وہ اس کے پیر پیچھے کرتے ہوئے آرام سے

،بیٹھی تھی

میں تمہارے اصولوں پر چلنے کے لیے بالکل تیار ہوں"

میری جان! کم سے کم میں وہاں جب چاہوں اپنی مرضی

سے تمہارے پاس تو آسکوں گا نا۔ کبھی نرس آجائے گی،

کبھی ڈاکٹر آجائے گا، کبھی یہ آجائے گا، کبھی وہ آجائے گا۔ یہ

والا ڈرامہ تو ختم ہو گا نا؟ میں سکون سے اپنی بیوی کے پاس

نہیں جاسکتا۔ تمہیں کیا پتہ تمہاری ان باتوں سے کتنا دماغ

خراب ہو رہا تھا میرا۔ بس اب سے میں تمہاری باتیں مانوں

گا، تم میری باتیں ماننا،" وہ معصومیت سے آنکھیں ٹمٹماتا

پر سکون انداز میں بولا تھا، جب کہ روح اس کی چالاکیاں

سمجھ کر نفی میں سر ہلا کر رویام کی طرف متوجہ ہوئی تھی جو

۔یارم کے سینے پر سر رکھے کچھ اداس اداس سا تھا

رویام میرا بچہ! کیا ہوا؟ آپ اتنے اداس کیوں ہو؟" وہ"

آہستہ سے اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے بولی،

۔جب کہ یارم بھی اسی کی طرف متوجہ ہو گیا تھا

بابا کہتے ہے لومی ٹرتی اے (" بابا کہتے ہیں رومی ٹھرکی

ہے، ") وہ منہ بنا کر بولا تو روح نے گھور کر یارم کو دیکھا تھا

۔جو اپنی ہنسی ضبط نہیں کر پایا تھا

گندے بابا! میرا رومی کدھر سے ٹھرکی ہو گیا؟ میرا رومی "

تو بہت پیارا ہے، ماما کا شہزادہ بیٹا ہے۔رویام نے تو کبھی کسی

لڑکی کو تنگ نہیں کیا۔لڑکیاں خود ہی آکر رومی کو تنگ کرتی

ہیں۔" وہ پیار سے اسے اٹھا کر اپنے سینے سے لگاتے ہوئے

بولی تھی، جب کہ یارم کی شکل بن چکی تھی۔

وہ دنیا کا پہلا باپ تھا جو اپنی بیوی کے بیٹے کو پیار کرنے پر

جیلس ہوتا تھا۔

"روح! اسے گود سے اتار بھی دیا کرو۔ ہر وقت اٹھا کر رکھتی

ہو۔ اس طرح کبھی چلنا نہیں سیکھے گا۔" وہ تیزی سے بیڈ

سے اٹھا تھا۔ ویسے اسے تو بہانہ چاہیے تھا یہ ثابت کرنے کا کہ

وہ ٹھیک ہے۔ بیمار تو صرف روح کے لیے ہوتا تھا وہ بھی تب

جب اس نے روح کو اپنے پاس رکھنا ہوتا تھا۔ باقی اس کے

مطابق وہ بالکل ٹھیک تھا۔

یارم! یہ والی شرٹ لیلیٰ ہسپتال لے کر نہیں آئی تھی۔""

اس نے یارم کی شرٹ کو دیکھتے ہوئے کہا تو اس کا اپنا دھیان

بھی شرٹ کے پر گیا تھا جہاں کالر کی بالکل سائیڈ پہ ایک

پینل لگا ہوا تھا۔ اس نے آنکھیں بند کرتے گہری سانس لی تھی۔

"لیلیٰ لے آئی ہو گی نا۔ تم نے ٹھیک سے چیک نہیں کیا ہو گا۔ اب میں اتنا بھی ٹھیک نہیں ہوا کہ گھر جا کر کپڑے بدلتا رہوں گا۔"

"ہاں، ویسے لیلیٰ بھی عجیب ہے۔ آپ کے سارے سفید کپڑے اٹھا کر لے آئی۔ اور میری عقل دیکھیے، میں نے

ایک دفعہ بھی نہیں پوچھا کہ سارے کے سارے وائٹ کلر

کے کپڑے لے کر کیوں آئی ہیں۔ میں نے دیکھا تھا یہ والی

"۔شرٹ بیچ میں نہیں تھی۔ پتہ نہیں کیسے آگئی

رومی، آجاؤ میں آپ کو برش کرواتی ہوں پھر ماما آپ کے "

لیے یمی سینڈوچ لے کر آئی ہیں۔" وہ رویام کے اداس

چہرے کو دیکھتی ہوئی اسے واش روم میں لے جانے لگی

۔ تھی۔ شاید وہ اب تک ٹھر کی ہونے کا غم منا رہا تھا

"یارم، ابھی بیٹھ جائیں۔ ہم ابھی نہیں جارہے، آپ کے

ڈسچارج پیپرز تیار ہوں گے۔ یہ تو صرف اپرو ول لیٹر ہے کہ

آپ ڈسچارج ہو سکتے ہیں۔ ایک تو آپ کو ضرورت سے

زیادہ جلدی ہے نا۔ بیٹھ جائیں آرام سے، ابھی آپ کہیں

نہیں جارہے۔" وہ رومی کو واش روم لے کر جاتے ہوئے

اسے پھر جھاڑ پلا گئی تھی۔

اپر وو ہو گیا، تب تو جا سکتا ہوں اور میں یہ ہسپتال کا گندا سا"

کھانا نہیں کھاؤں گا۔ میرے لیے گھر چل کر کچھ اچھا سا کھانا

بناؤ۔ اب میں ٹھیک ہو گیا ہوں۔"

یارم، پوری طرح سے ٹھیک نہیں ہوئے۔ فی الحال آپ کو"

ہیلدی کھانے کی ضرورت ہے۔ میں آپ کو ہرگز کوئی

مصالحے دار چیز نہیں دوں گی جس سے آپ کے زخم کچے

ہوں۔ ابھی آپ بیمار ہیں،" وہ واش روم سے ہی بولی تھی

"بیمار لوگ گھر نہیں جاتے روح! میں ٹھیک ہوں تبھی تو

گھر جا رہا ہوں نا،" وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولا تھا جو ہسپتال

کے بدذائقہ کھانے کھا کھا کر اکتا چکا تھا۔

"میں نے ریکویسٹ کی ہے ڈاکٹر سے کہ میں آپ کو گھر لے

کر جانا چاہتی ہوں۔اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ ٹھیک

ہوگئے ہیں۔"

آپ بیمار ہیں لیکن میرے بار بار کہنے پر ڈاکٹر نے اجازت "

دے دی ہے، لیکن اگر آپ کو لگ رہا ہے کہ گھر جا کر آپ

اپنی من مانیوں پر اتر آئیں گے تو ایسا کچھ نہیں ہو گا۔ بلکہ میں

یہ اپروول لیٹر کینسل کروا دوں گی۔"

پھر سے ہسپتال میں رہنا ہو گا آپ کو،"اس نے رویام کو"

باہر لاتے ہوئے اسے دھمکی دی تھی۔

جب کہ یارم صرف اسے گھور کر رہ گیا تھا۔

زندگی میں پہلی دفعہ ایسا ہوا تھا کہ یارم ہسپتال میں پچھلے 28 دن سے پڑا تھا۔اس کے مطابق وہ بالکل ٹھیک تھا لیکن روح کا کہنا تھا کہ جب تک زخم پوری طرح سے نہیں بھرتے وہ ہسپتال میں ہی رکے گا۔خیر،اب وہ یہ سوچ رہا تھا کہ اس نے روح کی ضد مانی ہی کیوں تھی؟ تھوڑا بہت احتجاج کر لیتا تو یہ مصیبت اتنی سر پر نہ ٹوٹتی۔پتہ نہیں روح کو خوش

کرنے کے چکر میں وہ اپنے لیے مصیبت کیوں کھڑی کر گیا

تھا۔

اب تو اس کی روح کے پر نکل آئے تھے، اس کی دھمکیاں

بھی بڑی سنگین ہوتی جارہی تھیں۔ وہ خاموشی سے بیٹھتا

اسے گھورے جا رہا تھا۔ فی الحال وہ اس سے پنگا لینے کا ارادہ

نہیں رکھتا تھا۔ ایک دفعہ وہ گھر پہنچ جائے، پھر تو اس نے اپنی

ہی مرضی کرنی تھی۔

ایسے گھور کیا رہے ہیں مجھے ؟ نہیں مانیں گے میری بات ؟"

گھر جا کر آپ نے اپنی من مانیاں کرنی ہیں تو ابھی سے بتا دیں

تا کہ میں ابھی ہی یہ اپروول لیٹر کینسل کروا دوں۔" وہ اسے

دھمکی دیتے ہوئے بولی تو یارم نے کسی معصوم بچے کی طرح

سر جھکا لیا تھا۔

"بس ایسے ہی دیکھ رہا ہوں میں۔ ہم گھر چلتے ہیں اور وہاں

میں تمہاری ساری باتیں مان لوں گا۔ ویسے بھی تم تو میری

بھلائی ہی چاہتی ہو۔ ٹھیک ہے یار، جب تک میں پوری

طرح ٹھیک نہیں ہو جاتا تب تک جیسا تم کہو گی ویسا ہی ہو

گا۔" یارم نے کسی بے بس انسان کی طرح کہا تھا

بس ایک دفعہ وہ گھر پہنچ جائے، اس ہسپتال کی دیواروں سے

نکل جائے۔ اپنی روح کے پر تو اس نے خود اپنے ہاتھوں سے

کاٹنے تھے۔

گڈ بچہ! ایسے ہی میری ساری باتیں مانا کریں۔ اب میں"

آپ کو گھر لے کر جاؤں گی اور پھر آپ کا بہت سارا خیال

رکھوں گی کہ آپ جلدی جلدی ٹھیک ہو جائیں۔ پھر آپ

اپنی من مانیاں کیجیے گا۔" روح پیار سے اس کے گال کھینچتے

ہوئے بولی۔

جب کہ وہ ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ رویام کو اس کی گود

سے نکال چکا تھا۔

یارم، بہت ہو گیا خبردار جواب آپ نے رومی کو ٹھرکی"

بولا۔ میں نے آگے بڑی مشکل سے سنبھالا ہے اسے،"

روح نے اسے گھور کر کہا تھا، جب کہ یارم ہلکا سا مسکراتے

ہوئے رویام کو منانے لگا تھا جو اسے ٹھرکی کہنے کی وجہ سے

اس سے روٹھ چکا تھا۔

OOOOOO

می نی بولوں دا ("میں نہیں بولوں گا۔") وہ اس کے سینے

میں چہرہ چھپاتے ہوئے بولا۔

"چوزے! مرد بن۔ لڑکیوں کی طرح روٹھ کر بیٹھ جاتا ہے

تُو۔ تُو تو میرا چھوٹا سا ٹھرکی چوزا ہے۔"

ماما نے بولو لو می ٹرتی نی اے ("ماما نے بولا رومی ٹھرکی نہیں

ہے،") وہ منہ بسور کر بولا تھا۔

ہاں، تو تیری ماں ہے نا۔ اور کیا بول سکتی ہے؟ بے شک "

اپنی اولاد کو کوئی ٹھرکی تھوڑی نہ کہے گا، لیکن تو ہے! قبول

کر۔" وہ پیار سے اس کے گال چومتے ہوئے مزید شرارتی

انداز میں بولا تھا۔

می اپ تی ادا داوں تو اپ نے تیوں بولا ٹرتی

میں آپ کی بھی اولاد ہوں تو آپ نے کیوں بولا")

ٹھرکی؟")یقیناً وہ پچھلی بات کا حساب کر رہا تھا۔ یارم نے

"؟کہا، "اپنی اولاد کو کوئی ٹھرکی نہیں بولے گا

ہاں، تو میری ہی گندی اولاد ہے، لیکن میں تیرا باپ ہوں"

اس لیے میں تجھے ٹھرکی بول سکتا ہوں، لیکن وہ تیری ماں

"...ہے، وہ تجھے ٹھرکی نہیں بول سکتی۔ یو نو، ما ما لو

نو! اپ دندے بابااو (''نو! آپ گندے بابا ہو،'') وہ منہ

کے ڈیزائن بگاڑتے ہوئے کہنے لگا تھا۔ وہ اسے گندی اولاد

کہے تو وہ اسے گندے بابا نہ بولے، ایسا تو ممکن ہی نہیں تھا۔

روح اس کے پاس کرسی رکھتے ہوئے اسے سینڈوچ کے

چھوٹے چھوٹے پیس کر کے کھلانے لگی۔

نو! یمی... ''وہ منہ بنا کر بولا تھا۔ اسے ہسپتال کی کوئی چیز''

پسند نہیں آرہی تھی۔ لیکن روح پھر بھی اسے زبردستی کچھ

نہ کچھ کھلا دیتی۔پہلے روح اسے باہر کا کچھ نہیں کھلاتی تھی

اور نہ ہی اسے پسند تھا۔معصومہ اور لیلیٰ پچھلے دنوں روز آتی

تھیں تو وہ اس کے لیے کچھ نہ کچھ اچھا گھر کا بنا لاتی تھیں،

لیکن یارم نے جب سے انہیں یہاں آنے سے منع کیا تھا،

۔روح نے انہیں کھانا لانے سے بھی منع کر دیا تھا

اور تب سے یہاں ہسپتال کے کینٹین سے کھاتے ہوئے

اسے،رو یام کو کھلانا بہت مشکل ہو جاتا تھا۔اس لیے وہ خود

بھی گھر جانا چاہتی تھی تاکہ وہ رویام کو اس کی پسند کا کچھ بنا کر کھلا سکے، لیکن یارم کی حالت کو مد نظر رکھتے ہوئے وہ گھر ابھی جانا نہیں چاہتی تھی۔اس کا ارادہ یارم کے زخم جب تک پوری طرح سے نہ بھر جائیں تب تک اسے گھر لے جانے کا نہیں تھا۔ڈاکٹر کے مطابق تقریباً تین مہینے تک اسے ہسپتال میں رہنا تھا۔

لیکن پھر یہ یارم تو یارم تھا۔ ہسپتال میں بھی اس کے بہکے

ہوئے جذباتوں کو سکون حاصل نہیں تھا۔

جب کہ روح اندازہ لگا چکی تھی کہ وہ ہر دوسرے تیسرے

دن کہیں نہ کہیں باہر جا کر اپنے کام کر رہا تھا۔ وہ یہاں

ہسپتال میں سکون سے بیٹھا ہوا ہرگز نہیں تھا۔

اور پھر اس کا رومینٹک موڈ بھی کبھی بھی آن ہو جاتا تھا جسے

وہ سنبھال نہیں سکتی تھی۔ اس لیے بہتر تھا کہ وہ گھر ہی چلی

جائے۔ وہ گھر پر ہی اپنے کچھ رولز بنا کر یارم کو کنڑول کرے گی، یہ جانتے ہوئے بھی کہ یہ آسان نہیں ہے، اس نے یہ فیصلہ کر لیا تھا۔

اب آگے اس نے کس طرح سے سب کچھ ہینڈل کرنا تھا یہ تو وقت ہی بتائے گا، لیکن فی الحال وہ یارم کو گھر لے کر جا رہی تھی۔

رومی! آج کھالے شام کو ہمیں گھر پر یمی یمی کھانا ملے گا، ''''

روح کے ہاتھ سے سینڈوچ پکڑتے ہوئے وہ خود اسے

کھلانے لگا تھا جو کھاتے ہوئے بہت زیادہ نخرے کر رہا تھا۔

ام گل دارے ہے ("ہم گھر جارہے ہیں!") وہ اس کا چہرہ

دیکھتے ہوئے بولا۔

اور نہیں تو کیا! اب ہم گھر جائیں گے۔" وہ اس کی خوشی

سے اندازہ لگا چکا تھا کہ گھر کا نام سن کر ہی وہ خوش ہو گیا

ہے۔

جب کہ شونو بھی گول گول گھومتا اپنی خوشی کا اظہار کر رہا

تھا۔ایک جانور ہو کر قید رہنا اس کے لیے بھی ایک امتحان

سے کم نہیں تھا اور یہ بات بھی یارم بہت اچھے طریقے سے

سمجھتا تھا۔

رویام کو بڑی مشکل کے ساتھ کچھ کھلانے میں کامیاب

ہوتے ہوئے اب وہ پیکنگ کی طرف آئی تھی۔ تھوڑی ہی

دیر میں وہ اپنا سارا سامان پیک کر چکی تھی، جب کہ اس نے

۔ خضر کو بھی بلا لیا تھا

کیونکہ خضر نے انہیں گھر لے کر جانا تھا۔ نہ جانے کیوں خضر

نے یارم کی گاڑی یہیں ہسپتال کے باہر پارکنگ میں کھڑی

کی ہوئی تھی، حالانکہ یارم ابھی ڈرائیو نہیں کر سکتا تھا یا پھر

۔وہ اس سے چھپ چھپ کر ڈرائیونگ بھی کر رہا تھا

یہ آدمی اعتبار کے لائق تو ہر گز نہیں تھا۔ہاں، وہ اس

معاملے میں اپنے شوہر پر بالکل اعتبار نہیں کر سکتی تھی۔

بالکل بھی نہیں۔ایسا ممکن ہی نہیں تھا کہ اسے سکون سے

بیٹھنے کے لیے کہہ دے اور وہ بالکل پر سکون ہو کر بیٹھ

جائے۔یقیناً یارم کچھ نہ کچھ تو کرتا ہی ہوگا۔گھر پر تو اسے خبر

نہیں ہوتی تھی، ہسپتال میں بھی وہ نہ جانے کتنی دفعہ باہر گیا

تھا۔ کل رات کو اس کی آنکھ کھل گئی، جب یارم کو اپنے پاس

نہ دیکھتے ہوئے اس نے کمرے کی لائٹ آن کی تو سامنے

صوفے پر اسے درک لیٹا نظر آیا تھا اور پھر درک نے ہر

ممکن کوشش کر ڈالی تھی یہ چھپانے کی کہ یارم یہاں کیوں

نہیں ہے۔ لیکن وہ بھی روح تھی، اب تو وہ ان کی رگ رگ

سے واقف ہو چکی تھی۔

خیر، گھر پر وہ اسے کچھ نہیں کرنے دینے والی تھی۔ ہاں، اس

نے سوچ لیا تھا، چاہے کچھ بھی ہو جائے، اس دفعہ وہ یارم کو

اپنی من مانی نہیں کرنے دے گی جب تک وہ پوری طرح

ٹھیک نہیں ہو جاتا۔ وہ اسے کہیں نہیں جانے دے گی اور

۔اب اس نے اپنے اس فیصلے پر قائم رہنا تھا

○○○○○○○○○

وہ گاڑی سے اترتے ہی اندر بھاگ گیا تھا، جب کہ روح

مسکراتے ہوئے اس کے پیچھے پیچھے آرہی تھی۔ اس وقت

رویام کافی سے کچھ زیادہ ہی خوش تھا۔ بلکہ خوش کیا تھا، وہ تو

گاڑی میں آتے ہوئے پتہ نہیں کیا کیا گنگنا بھی رہا تھا۔ خیر،

اس کے چائنیز گانے یارم کو تو سمجھ نہیں آرہے تھے، لیکن

شونو کو خوب سمجھ میں آرہے تھے، کیونکہ شونو بھی روح کی

گود میں گول گول گھوم رہا تھا۔ خیر، اسے تو رویام کے ساتھ

بس مستی کرنے کا موقع چاہیے تھا۔

وہ ہر حال میں رویام کے ساتھ مل کر انجوائے کر سکتا تھا، اتنا

یارم بہت اچھے طریقے سے سمجھ چکا تھا۔

گھر کے اندر داخل ہوتے ہی روح کی پہلی نظر صاف

ستھرے لاؤنج پر گئی تھی۔ اس کے لب اپنے آپ مسکرا

اٹھے تھے۔

واؤماموں! آپ نے پورا گھر اتنا صاف ستھرا رکھا ہے؟"

آپ یہاں پر آتے رہے ہو کیا؟ میرا مطلب ہے، ہماری غیر

موجودگی میں آپ نے جس طرح سے پورے گھر کو صاف

ستھرا رکھا ہے، مجھے امید نہیں تھی۔ مجھے تو لگ رہا تھا کہ گھر

صاف کرتے مجھے ایک ہفتہ لگ جائے گا،" روح خوشی سے

۔اندر داخل ہوتے کچن کی جانب قدم بڑھا رہی تھی

"...روح! یہ اس نے نہیں، صارم نے"

"میں نے کیا ہے یارم! آف کورس! میری بھانجی گھر آ کر کام کاج میں لگ جاتی، مجھے یہ ہرگز منظور نہیں تھا۔اس لیے سارا کام میں نے کیا ہے۔ دیکھو! کچن دیکھو! کتنے اچھے سے چمکایا ہے میں نے! میں روز آ کر تمہارے گھر کی صفائیاں کرتا تھا کہ کہیں کوئی تنکا بکھرا ہوا نہ رہ جائے۔ مجھے پتا ہے میری پیاری سی بیٹی کو ہر چیز صاف ستھری چاہیے۔ تم نے ابھی باہر لان نہیں دیکھا؟ وہ دیکھو تو تمہیں اپنے ماموں پر اور

پیار آئے گا،" وہ خوشی سے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتا، اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے بولا تو روح کھلکھلا کر ہنسی تھی۔

جب کہ یارم کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ صارم کا کریڈٹ لیتے ہوئے خضر کو کون سا مزہ آ رہا تھا کہ اس نے بڑے آرام سے روح سے جھوٹ بول دیا تھا۔ خیر، اسے کون سا کوئی فرق پڑتا تھا؟ گھر صاف تھا اتنا ہی کافی تھا، اس کی روح کو زیادہ

محنت کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ ویسے یارم کا کوئی ارادہ

نہیں تھا گھر صاف کروانے کا اگر یہاں خون کے دھبے نہ

ہوتے تو۔ خون کے دھبے دیکھ کر روح کو سچ پتہ چل جاتا اور

پھر وہ خوفزدہ ہو جاتی۔ وہ اپنی روح کی آنکھوں میں خوف

نہیں دیکھ سکتا تھا۔

اس لیے اس نے صارم کو اس کام کے لیے بلایا تھا کیونکہ وہ

ایک انویسٹیگیشن آفیسر تھا، ہر چیز کو بہت باریکی سے دیکھتا

تھا۔اس لیے ایسے کاموں میں وہ صارم کو آگے کر دیتا تھا،

کیونکہ جو انسان چھوٹے سے چھوٹا داغ کو دیکھ کر اس کی

انویسٹیگیشن کر سکتا تھا، وہ چھوٹے سے چھوٹا داغ دیکھ کر

۔اس کو صاف بھی تو کر سکتا تھا

یارم، ادھر ہی رک جائیں، اندر مت آیئے گا۔" وہ جو"

پر سکون انداز میں گھر کے اندر داخل ہو رہا تھا، روح کے کہنے

پر وہیں رک گیا تھا، جب کہ رویام کو تو اپنا لان واپس مل گیا

تھا، وہ باہر ہی شونو کے ساتھ کھیلنے میں مصروف تھا۔ مین

گیٹ بند تھا، جب کہ باہر لان میں اس کا بیٹا پورے گھر میں

بھاگ رہا تھا۔

جب روح تیزی سے کچن سے باہر نکلی تھی۔

اس کے ہاتھ میں کچھ نوٹ تھے جنہیں تیزی سے اس کے

اوپر سے وارتے ہوئے پتہ نہیں کون کون سی آیتوں کا ورد

کر رہی تھی۔ یارم مسکرا کر اسے دیکھنے لگا

روح بچے، یہ کیا کر رہی ہو تم؟"خضر واپس اس کے پیچھے

آتے ہوئے پوچھنے لگا تھا۔ خضر کو اندازہ نہیں تھا کہ روح نے

چینی کے ڈبے میں پیسے رکھے ہوئے ہوں گے، خیر یہ خاص

کر پاکستانی عورتوں کی عادت تھی جو روح میں موجود تھی۔

۔اس نے کبھی لیلیٰ کو ایسی حرکت کرتے نہیں دیکھا تھا

صدقہ اتار رہی ہوں، نظر بھی اتارنی ہے۔ان پر کتنا برا"

وقت آگیا تھا نا؟اب ماشاءاللہ سے یہ ٹھیک ہیں،ان کی

طبیعت پہلے سے بہتر ہے، اللہ پاک کبھی ان پر کوئی برا وقت

نہ لائے۔ سب کچھ ہمیشہ بہت اچھے سے چلتا رہے، ایسا وقت

ہم پر دوبارہ نہ آئے۔"

"اللہ پاک میرے شوہر کو لمبی اور صحت والی زندگی دے،

ان کا سایہ ہمارے سروں پر سلامت رکھے،" وہ بولے جا

رہی تھی اور اپنا ہاتھ اس کے سر سے گھمائے جا رہی تھی،

جب کہ یارم خاموشی سے اسے سنتے ہوئے مسکرا رہا تھا اور

۔ذرا ذرا سی بات پر آمین ثم آمین کہہ رہا تھا

ہو گیا روح؟ اب میں اندر آسکتا ہوں؟"اس نے ہلکی سی "

مسکراہٹ کے ساتھ پوچھا تو وہ ہاں میں سر ہلاتی اس پر

پھونک مار گئی تھی،جب کہ اس کے پھونک مارنے پر وہ

آہستہ سے اس کا گال چومتے ہوئے اپنے بیڈروم کی طرف

چلا گیا تو روح نے فوراً پلٹ کر پیچھے خضر کی طرف دیکھا تھا جو

خود بھی شرمندہ ہوتا یارم کے ساتھ ہی اس کے پیچھے نکل

پڑا۔

"رومی میرا بیٹا! حد ہوتی ہے! یہ کتنے بے شرم ہو گئے! اللہ

ادھر آؤ، ماما آپ کی بھی نظر اتارے گی اور شونو کی بھی۔

میرے گھر کے کسی فرد پر کوئی مصیبت نہ آئے۔"

یارم کو کوستے ہوئے وہ باہر نکلی تھی، جب رویام بھاگتے

ہوئے اس کے سامنے رکا، جب کہ شونو بھی اسی کے انداز

میں اوپر کی طرف دیکھتا اس کے گھومتے ہاتھ کی طرف فوکسڈ

تھا۔

ان دونوں کی نظر اتارنے کے بعد اس کا ارادہ یہ پیسے خضر کو

دینے کا تھا تاکہ وہ کسی غریب کو دے سکے۔

اور پھر اس نے اپنے پیارے سے لاڈلے بچے کے لیے کھانا

بنانا تھا۔ ہسپتال میں تو اسے ایک دن بھی اچھا کھانا نہیں ملا

تھا، کیونکہ اسے صرف اپنی ماما کے ہاتھ کا کھانا ہی یمی یمی لگتا

تھا ۔

اور یارم کے لیے بھی پرہیزی کھانا بنانا تھا، یعنی کہ اس کا دن

مصروفیات میں ہی گزرنے والا تھا۔ خیر ،یہی مصروفیات

اس کی زندگی تھی جس کے ساتھ وہ خوش رہتی تھی ۔

OOOOOOOOO

"بہت اچھا ہوا یار م جو تم گھر واپس آ گئے۔ اب کم سے کم تم

گھر سے نکل تو سکتے ہو نا۔ ویسے میں یہ جاننا چاہتا تھا کہ یہ جو

بلیک منی والا کیس ہے اس کا کیا کرنا ہے؟ تم نے بولا کہ ہم

اس جگہ پر جائیں گے جہاں کا ایڈریس ہمیں اس گنجے نے دیا

تھا لیکن میرے حساب سے ہمارا اس چیز سے کوئی واسطہ

نہیں ہے۔ فضول میں پنگے لے رہے ہیں۔ ہمارا کام کچھ اور

ہے۔"

میرا نہیں خیال کہ ہمیں فضول چیزوں میں پڑنا چاہیے اور"

ویسے بھی ہم نے یہ بلیک منی وائٹ منی والا کام کبھی نہیں کیا

اور نہ ہی ہمارا کوئی انٹرسٹ ہے اس چیز میں،" خضر اس کے

سامنے بیٹھتے ہوئے کہنے لگا تھا، جب کہ اس کی بات پر

مسکراتے ہوئے یارم نے اپنی ٹانگ دوسری ٹانگ پر منتقل

کی تھی۔

انٹرسٹ نہیں ہے تو انٹرسٹ لے لیتے ہیں۔ یقیناً تم بھی"

کہہ رہے ہو اس کام سے ہمارا کوئی واسطہ نہیں، لیکن یہ کام

اپنے آپ ہمارے سامنے آیا۔ انڈر مافیا بھی جانتا ہے کہ ہم

بلیک منی وائٹ منی کے چکروں میں کبھی نہیں پڑے اور نہ

ہی کبھی پڑتے ہیں۔ لیکن شارف کو آدھی رات کو کال آتی

ہے اور کوئی بتاتا ہے کہ معاملہ بہت سنگین ہے۔ بات قتل و

غارت پر جا رہی ہے، معصوم لوگ مارے جا رہے ہیں۔"

کال کس کی تھی؟ ہمیں نہیں پتہ۔ لیکن اس نے یہ کہا کہ "

معصوم جانیں خطرے میں ہیں اور ڈیول کو یہ بات پتہ ہونی

چاہیے۔ وہ جو کوئی بھی تھا، جانتا تھا کہ اس کیس کی طرف

ہمیں متوجہ کرنے کے لیے اسے ہمیں یہ بتانا ہو گا کہ خطرہ

معصوم جانوں کو ہے۔ وہ جو کوئی بھی تھا، وہ چاہتا تھا کہ ہم

اس کیس میں انٹرسٹ لیں۔"

تھوڑی سی معلومات نکالی ہے شارف نے۔ یہاں سے پتہ "

چلا ہے کہ یہ لوگ تقریباً پانچ مہینوں سے دبئی اور ادر ایریاز

میں بلیک منی ایکسچینجنگ کر رہے ہیں۔"

اور مزے کی بات یہ ہے کہ یہ ایکسچینجنگ صرف انڈر مافیا"

ورلڈ میں ہو رہی ہے۔"

کیا مطلب یار م؟ میں تمہاری بات کو سمجھا نہیں،" خضر

پریشانی سے سیدھا ہوا تھا۔

میرے پیارے دوست، یہ مافیا کا کیس ہے۔ یعنی کہ ایسے "

لوگوں کا کیس جو میرے انڈر بلیک منی ایکسچینجنگ کر رہے

ہیں۔ باہر دنیا میں بلیک منی ایکسچینجنگ بہت بڑے لیول پر

ہو رہی ہے، لیکن انڈر مافیا ورلڈ میں بھی یہ کام شروع ہو چکا

ہے۔ یہ بات ہمیں کل رات کو پتہ چلی، یعنی کہ اس کام کے

پانچ مہینے کے بعد، جب کہ پچھلے پانچ مہینوں میں ہمارے

لوگ غائب ہو رہے ہیں۔ مافیا ورلڈ سے گینگسٹرز کو غائب

کیا جارہا ہے۔ پچھلے پانچ مہینوں سے 17 الگ الگ کنٹریز کے

ڈون غائب ہیں۔ کچھ کی لاشیں بہت بری حالت میں ملی ہیں

اور کچھ لوگ سرے سے غائب ہو چکے ہیں۔"

"یہاں دبئی سے پچھلے پانچ مہینوں میں سات گینگسٹر غائب

ہوئے اور جانتے ہو، ان کی لاشیں کہاں سے ملیں؟"

مصر سے؟کائزان نے بتایا تھانا؟"خضر فوراً بولا تھا۔وہ"

یارم کی بات کا مطلب سمجھنا چاہتا تھا لیکن یارم اسے مزید

۔الجھا رہا تھا

یعنی کہ ایسے علاقے سے جہاں پر مافیا کی تعداد سب سے کم"

ہے۔ایسے علاقے میں بڑے بڑے گینگسٹر زمارے جا رہے

ہیں اور انہیں مارا ابھی ایسے جا رہا ہے کہ ان کی آسانی سے

پہچان نہ کی جا سکے۔دبئی سے غائب ہوئے سات گینگسٹر

مصر میں مارے گئے۔ان کی لاشیں پہچانی نہیں جا رہی

تھیں، کیونکہ ان کی لاشیں چیونٹیاں کھا چکی تھیں۔انہیں

"۔مارنے کے بعد ان کی لاشوں پر چینی ڈال دی گئی

تاکہ ان کی شناخت ختم ہو سکے۔یہ کام ہم نے کیا تھا خضر،"

تمہیں یاد ہے؟" وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا تو خضر حیران سا

۔اس کا چہرہ دیکھنے لگا

"یارم، یہ چار سال پہلے کی بات ہے۔ جب تم پر جان لیوا

حملے ہو رہے تھے اور ہمیں یہ پتہ چلا تھا کہ ان لوگوں کا تعلق

انڈیا سے ہے۔"

"اور۔ہاں، ہم نے انہیں ایسے ہی مارا تھا۔۔۔"

"ملیشیا کے۔ڈون ارباز فتحی اور فیضان فتحی کو مار کر، انہی کا

گوشت پکا کر انہی کے لوگوں کو کھلا دیا گیا۔"""ابھی چار مہینے

پہلے، ہم نے دھیان ہی نہیں دیا، کیونکہ ملیشیا کے ڈون سے

"۔ ہمارا کوئی لینا دینا نہیں تھا

"؟ ہاں یار م، لیکن اب ان باتوں کا کیا مقصد ہے "

مقصد ہے خضر! انہیں مارا کیسے گیا؟ یہ چیز میٹر کرتی"

"۔ ہے

ایک مہینہ پہلے کائزان کے آدمی رافیل پر حملہ ہوا۔ حملہ آور

نے اسے پکڑ کر اس کے پورے جسم پر بلیڈ سے وار کیے اور

اس کا بلیڈنگ سٹائل یارم کاظمی کی کاپی تھا۔ "پرسکون انداز

۔میں خود کی طرف اشارہ کرتا وہ کھل کر مسکرایا

"یارم، یہ تو ایک اتفاق بھی تو ہو سکتا ہے۔ جیسے ڈیول نام

رکھ لینے سے کوئی ڈیول نہیں بن سکتا، بالکل اسی طرح

تمہارا اسٹائل کاپی کرنے سے کوئی یارم کاظمی تو نہیں بن

"؟جائے گا نا

اسے یارم کاظمی ہی بننا ہے۔اسے انڈر ورلڈ پر حکومت "

کرنی ہے۔اب کی دفعہ،" وہ اپنی آواز میں زور پیدا کرتے

ہوئے اسے اپنی بات کا مطلب سمجھانے لگا تو خضر حیران رہ

گیا تھا۔

"یارم، یہ ممکن نہیں ہے۔کوئی تمہاری جگہ نہیں لے سکتا۔

یہ پوسیبل ہے ہی نہیں۔"

"پوسیبل ہے۔ پوسیبل ہے خضر۔ میرا مافیا سرکل کمزور کر

دیا جائے، بلکہ میرے مافیا سرکل کو جڑ سے مٹا دیا جائے۔

میری حکومت میں موجود ہر وزیر کا قتل کر دیا جائے، اسے

غائب کر دیا جائے تو ممکن ہے۔ جیسے میں نے شروع کیا تھا،

بالکل اسی طرح پانچ مہینے پہلے کوئی اور شروع کر چکا ہے۔"

"کوئی اور شروع کر چکا ہے خضر، کوئی ہے جو تیزی سے

میری طرف بڑھ رہا ہے۔"

"ہم نے دھیان نہیں دیا، لیکن اب ہمیں دھیان دینا پڑے

گا کیونکہ یہ جو کوئی بھی ہے، یہ میرا مائنڈ گیم یوز کر کے آگے

بڑھ رہا ہے۔"

"بس فرق یہ ہے کہ یارم کاظمی اپنے باپ کو مار کر انڈرورلڈ

کا ڈون بنا ہے۔"

"اور وہ؟" خضر نے حیرت سے پوچھا تھا۔

اور وہ اپنے باپ کا بدلہ لینے آیا ہے، "اب کی دفعہ یارم نے"

۔کہتے ہوئے زوردار قہقہہ لگایا

لیکن کون یارم؟ "خضر اب بھی الجھا ہوا اسے دیکھ رہا تھا۔"

اسے نہ یارم کے قہقہے سمجھ میں آرہے تھے اور نہ ہی یارم کی

۔باتیں اس کے پلے پڑ رہی تھیں

ہاں، یہ سچ تھا، وہ صرف اس کے نقش و قدم پر چل سکتا تھا۔

۔یارم کو سمجھنا اس کے بس کی بات نہ تھی

وہی جس کے باپ کو میں نے مارا ہے۔"کندھے اچکا کر

۔بولنے پر پڑنے والا ڈمپل اسے مزید خوبصورت بنا رہا تھا

"2176 لوگوں میں سے اس کا باپ کون تھا؟"خضر نے

خالصتاً عورتوں والا لڑاکا انداز اپناتے ہوئے اپنی کمر پر ہاتھ

۔رکھتے غصے سے پوچھا

"خضر، تم بور کر رہے ہو۔میرے خیال میں اب تمہیں

یہاں سے جانا چاہیے۔"وہ اسے جانے کا اشارہ کرتے ہوئے

باہر نکلنے لگا، جب کہ خضر اس کی ادھوری باتوں پر اپنے

بال نوچتا، اس کے پیچھے ہی باہر نکلا تھا۔ اب تو جو بھی ہو

جائے، یارم نے اسے نہیں بتانا تھا کہ وہ کس کے بارے میں

بات کر رہا تھا اور اس نے کس کے باپ کو مارا تھا۔

ہاں، لیکن یارم کی باتوں میں دَم تھا۔ وہ جو کوئی بھی تھا، وہ

یارم کی سٹریٹیجی یوز کر کے آگے بڑھ رہا تھا، یعنی کہ وہ اسے

کاپی کر رہا تھا۔

جو بھی تھا، دماغ والا تھا۔ اور اس وقت اس نے اپنے دماغ کو

۔ یارم کاظمی کے دماغ کے برابر لانے کی کوشش کی تھی

۔ جو یقیناً اس کے لیے بڑے امتحان پیدا کر سکتا تھا

کیونکہ وہ جو کوئی بھی تھا، یارم کا دماغ استعمال کر رہا تھا۔ وہ

بھی یارم کے خلاف، یہ جانے بغیر کہ سامنے بھی یارم کاظمی

ہے۔ اور یارم کاظمی کے لیے کچھ بھی کرنے سے پہلے یارم

۔ کاظمی کی طرح سوچنے کی ضرورت نہیں پڑتی

اس نے باہر لان کی طرف آتے ہوئے شارف کا نمبر ملایا تھا

کیونکہ یارم کے مطابق وہ بلیک منی والے کیس پر کام کرنے

والے تھے۔

اور اب تو اسے بھی یہی لگ رہا تھا کہ یہ بلیک منی والا کیس

اصل شروعات ہے۔

○○○○○○○○○

کچن میں داخل ہوتے اچانک ہی یارم نے اسے پیچھے سے

تھام کر اس کی گردن میں اپنا منہ چھپایا تھا اس کے لبوں کا

بکھرتا لمس اپنی گردن پر محسوس کر کے روح نے گہری

سانس لی تھی۔

"آپ ہوا نا نہیں صبر بھی کا منٹ 10؟ انسٹیبل جن؟ ہو گیا

۔ہیں انسان بیمار ایک آپ۔جائیں بیٹھ سے آرام وہاں؟ سے

وہاں ہسپتال میں تو میں آپ کو آپ کی من مانیاں کرنے

دیتی تھی لیکن یہاں نہیں۔جب تک آپ پوری طرح

ٹھیک نہیں ہو جاتے، نشان بھی ختم نہیں ہو جاتے زخموں

کے،تب تک میں پاس نہیں آؤں گی۔"

"اتنا بھی پاس نہیں آسکتی؟" وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے

سوال کرنے لگا تو روح پہلے حیران ہوئی تھی،تو وہ مان گیا تھا

کیا؟

بالکل اتنا بھی پاس نہیں آسکتے آپ۔دور رہیں گے مجھ"

سے۔یہاں 10 قدم کے فاصلے پر، بلکہ آپ بیڈ کے بھی

"۔دوسرے کونے پر سوئیں گے اور میں دوسرے کونے پر

اور کوئی حکم؟"وہ ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولا تو روح"

۔کو جیسے دوسرا جھٹکا لگا تھا

ہاں، اور ہے۔ میں آپ کو پرہیزی کھانا بنا کے دوں گی، "

آپ وہ کھائیں گے۔ آپ گھر سے باہر بھی نہیں جا سکتے۔

"۔24 گھنٹے میری آنکھوں کے سامنے رہیں گے

اور یارم جیسے اس کی بات پر سر ہلاتے ہوئے اوکے بولا تو

۔روح کی حیرانگی بڑھتی چلی جا رہی تھی

اور کچھ؟ نہیں، اب میں اتنی بھی ظالم نہیں ہوں جتنا آپ"

سوچ رہے ہیں۔ بس اتنی باتیں میری مان جائیں، میرے

لیے اتنا ہی کافی ہے،" وہ خوشی بولی تھی

"ارے نہیں روح بے بی! اور خواب دیکھ لو۔ یا باقی رات

کے لیے بچا کے رکھے ہیں اور پابندیاں لگا دو۔ جو جو کروانا

ہے نا، کروالو بلکہ ایسا کرنا کہ خوابوں میں ہی کروالینا۔

کیونکہ رئیلٹی میں یہ سب کچھ کرنے والا نہیں ہوں! دس

فٹ دور؟ میں دس انچ دور نہ رہوں تم سے، بلکہ میں دس انچ بھی تم سے دور کیوں رہوں؟ میں ایک انچ بھی دور کیوں رہوں؟" وہ فاصلہ سمیٹتے ہوئے اس کے بالکل پاس آ گیا اور سچ مچ میں اس نے ایک انچ کی دوری بھی ختم کر دی تھی۔

وہ پر سکون انداز میں اس کے لبوں پر جھکتے ہوئے پوری شدت سے اسے چوم گیا تھا، جب کہ روح اپنی سانس رکنے

پر ایک لمحے کے لیے اس سے دور ہٹنے ہی لگی تھی کہ وہ ہاتھ

پیچھے کی طرف لے کر جاتا چولہا بند کر گیا تھا۔جب کہ روح

کو اس کے ارادے خطرناک لگ رہے تھے۔اس سے پہلے

کہ وہ کچھ بھی سمجھ پاتی، وہ ایک جھٹکے میں اسے اپنی باہوں

میں بھرتا کچن سے نکال کر لے گیا تھا۔

"آپ کو روپام باہر ہے۔ آپ کیا کر رہے ہیں! اب نہیں یارم

یارم پلیز۔ آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے؟ ہو کیا گیا ہے

آپ کیوں، کوشش کریں سمجھنے کی ... "

وہ پریشانی سے نہ جانے کیا کیا بولنے والی تھی، جب کہ وہ

اسے اپنے روم میں لے کر آتا، پیر کی مدد سے دروازہ بند

کرتے ہوئے، اسے لا کر بیڈ پر لٹا چکا تھا۔

تمہارا بیٹا اس وقت مصروف ہے باہر کھیلنے میں۔ اس وقت "

اس کے پاس ہر گز ٹائم نہیں ہے یہ جاننے کا کہ اس کے ماما بابا

کیا کر رہے ہیں اور فی الحال میرے بیٹے کو مصروف ہی رہنے

دو۔ ابھی تو اس نے اپنے شونو کا گھر بھی ٹھیک کرنا ہے۔ وہ کیا

ہے نا کہ شونو کے گھر میں جو شونو کے کھلونے تھے نا، وہ

سارے کہیں گم ہو گئے۔ وہ پورے گھر میں شونو کے ساتھ

مل کر اس کے کھلونے ڈھونڈنے میں مصروف ہے۔"

"اور ہمارے کمرے میں وہ ڈھونڈ کر جا چکا ہے۔ یہاں سے

کچھ نہیں ملا۔ وہ کیا ہے نا، تمہارا معصوم سا بچہ ابھی بہت

چھوٹا ہے۔ اس وقت وہ اس الماری کے اوپر چڑھ کر دیکھ

نہیں سکتا کہ ہو سکتا ہے کہ شونو کے کھلونے بابا نے ادھر ہی

چھپائے ہوں۔"

"اس لیے وہ پورے گھر میں شونو کے ساتھ مل کر اس کے

گھر کی ساری چیزیں ڈھونڈ رہا ہے۔ اب ملنے میں ٹائم تو لگے

گا ہی نا، اور ظاہر سی بات ہے جب تک وہ ڈھونڈ نہیں لیتا تب

"۔تک سکون سے نہیں بیٹھے گا۔ تمہارا بیٹا بہت صبر والا ہے

ایک چیز کے پیچھے لگ جائے تو آسانی سے اس کا پیچھا نہیں "

چھوڑتا۔ بالکل اپنی ماما پر گیا ہے۔ سو اسے آرام سے اس کا کام

کرنے دینا چاہیے اور مجھے تم بس پیار کرنے دو، "وہ کہتے

ہوئے اس کے لبوں پر جھکتا پوری شدت سے اسے چومنے لگا

تھا، جب کہ روح پوری طرح اس کی باہوں میں قید ہو گئی تھی۔

"یارم میں نے کھانا بھی تو بنانا ہے نا؟ میرے رومی نے کتنے دن سے کچھ اچھا نہیں کھایا۔ پھر آپ کے لیے پرہیزی کھانا بنانا ہے، آپ بیمار..." وہ ابھی کہہ ہی رہی تھی کہ یارم دوبارہ سے اس کے لبوں کو قید کر کے اب وہ پوری شدت سے اس کے لبوں پر جھکتا اسے چوم رہا تھا۔ اس کی سانسوں کو

اپنی سانسوں میں قید کرتے ہوئے وہ اس کی سانس ہی

روکنے کو تھا۔ آخر 28 دن کے بعد وہ اپنے بیڈ پر اپنی بیوی

کے ساتھ تھا، اس وقت اس کے جذبات ہر گز اسے اجازت

نہیں دے رہے تھے کہ وہ روح کو دور جانے کی بات بھی

کرنے دے۔ دور جانا تو دور کی بات تھی، اس کے کندھے

سے شرٹ سرکتے ہوئے وہ اس کے گلے سے دوپٹہ بھی

نکال کر پیچھے پھینک چکا تھا۔

یارم پلیز سمجھنے کی کوشش کریں..."روح ہر تھوڑی دیر

میں ہلکی پھلکی مزاحمت کر رہی تھی۔ڈر تھا کہیں رویام سچ مچ

میں شونو کے کھلونے ڈھونڈتے ہوئے واپس یہاں نہ آ

جائے کیونکہ اس کا بیٹا سچ میں ایسا ہی تھا ایک دفعہ کسی چیز کے

پیچھے لگ جائے تو اس کا پیچھا نہیں چھوڑتا تھا۔پورے گھر میں

اگر کہیں پر بھی شونو کے کھلونے نہیں ملیں گے تو وہ واپس

یہیں پر آئے گا۔روح جانتی تھی لیکن یارم کو کیسے سمجھاتی

جس کے جذبات اس وقت پوری طرح سے بے لگام ہو چکے

تھے۔اپنی شرٹ اتارتے ہوئے وہ پھر سے اس پر جھکنے لگا تو

روح نے آہستہ سے اس کے سینے پہ اس کے زخم پر ہاتھ رکھا

تھا۔

"یارم، یہ زخم کب بھرے گا؟" وہ پریشانی سے پوچھنے لگی،

جب کہ اس کے ہاتھ کو تھامتے ہوئے وہ اپنے لبوں سے لگاتا

پھر سے اس پر جھکا تھا۔

تم میری باہوں میں قید ہو جاؤ، میرا ہر زخم اپنے آپ بھر

جائے گا،" وہ دوبارہ اس پر جھکتے ہوئے، ہاتھ بڑھا کر کمرے

کی لائٹ آف کر گیا تھا، جب کہ روح پوری طرح سے اس

کے بازوؤں میں سمٹتے ہوئے اب کی بار بالکل بھی مزاحمت

کیے بغیر، اسے اس کی من مانی کرنے کی اجازت دے چکی

تھی۔

OOOOOOOOO

گودام کا دروازہ کھولتے ہوئے وہ اندر داخل ہوا تو اندر کچھ

الگ ہی ماحول تھا۔ یارم نے قدم اندر بڑھاتے ہوئے وہاں

موجود لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کیا تھا جو تیزی سے اس

کے پاس آئے تھے۔

"کون ہو تم اور یہاں کیا کر رہے ہو؟" ایک آدمی تیز قدم

اٹھاتا اس کے سامنے آتا، عربی میں پوچھنے لگا تھا۔

مجھے یہاں کا پتہ کسی نے دیا تھا، تبسم نام تھا ان کا۔ میں "

یہاں انہی کے کہنے پر آیا ہوں۔ وہ کہاں ملیں گے ؟ مجھ سے

انہوں نے کہا تھا کہ میرے بینک میں کچھ ٹرانزیکشن ہو گی

"۔اور اس کے بعد مجھے بہت سارے پیسے ملیں گے

ان صاحب نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ وہ مجھے بہت "

سارے پیسے دیں گے،" وہ انہیں دیکھتے ہوئے بولا تو ان

لوگوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا تھا۔یعنی وہ ان

کے کام کا آدمی تھا۔

"اچھا اچھا، تمہیں شبھم نے بھیجا ہے؟ ٹھیک ہے، آجاؤ۔

کاغذات ساتھ لے کر آئے ہو نا اور کسی کو بتایا تو نہیں کہ تم

یہاں آئے ہو اور ہم نے تمہیں یہاں پر کیوں بلایا ہے؟" وہ

آدمی اسے اندر کی طرف لے جاتے ہوئے سوال کرنے لگا،

جب کہ وہ ہاں میں سر ہلاتا، اس کے ساتھ آتا، اس کی باتوں

۔ کا جواب دینے لگا تھا

اچھا، کب ملا تھا شبھم تم سے ؟'' وہ ایسے ہی یارم کے ''

۔ جواب سے مطمئن ہوتے ہوئے پوچھنے لگا

تقریباً دو تین دن پہلے ملے تھے۔ بہت اچھے اور نیک ''

انسان ہیں۔ وہ کہاں ملیں گے مجھے ؟ انہوں نے مجھ سے وعدہ

بھی کیا تھا کہ وہ مجھے بہت سارے پیسے دیں گے، '' وہ انہیں

دیکھتے ہوئے بولا تھا۔ انداز ایسا تھا جیسے وہ اس پر شک کر رہے

ہوں۔ پھر ایک دوسرے کی طرف دیکھنے کے بعد آنکھوں

ہی آنکھوں میں کوئی اشارہ کیا اور پھر اس کی طرف متوجہ

ہوئے۔

وہ اب اس دنیا میں نہیں رہا، کل رات اس کا انتقال ہو گیا، "

لیکن کوئی بات نہیں۔ شبھم نے تم سے پیسوں کا وعدہ کیا

ہے تو تمہیں ہم پیسے ضرور دیں گے بس یہ پیپر ورک ہو

جائے، اس کے بعد تمہارے اکاؤنٹ پر ہم تھوڑا سا کام

کریں گے اور پھر جیسا تم چاہو گے ویسا ہو جائے گا۔ کتنے

"؟ پیسوں کا وعدہ کیا ہے شبھم نے تم سے

وہ لوگ یقین کر چکے تھے کہ وہ بھی ان کے کام کا ہی ایک

آدمی ہے، جب کہ یارم وہی صوفے پر بیٹھتا ہوا، انجان

نظروں سے اس جگہ کو دیکھتا، اپنے آپ کو بہت شریف

ظاہر کر رہا تھا۔

وہ بہت ہی اچھے اور نیک انسان ہیں! انہوں نے میری"

بہت مدد کی ہے اور مجھ سے وعدہ بھی کیا ہے کہ وہ مجھے

تقریباً کوئی 10 ہزار کروڑ کی رقم دیں گے میرے بینک

اکاؤنٹ میں وہ سکون سے کہتے ہوئے سامنے ٹیبل پر رکھے

پانی کے گلاس کو تھام چکا تھا۔

جبکہ اس کے منہ سے 10 ہزار کروڑ سن کر وہ سارے ایک

دوسرے کو دیکھتے، اگلے ہی لمحے اس پر اپنی بندوقیں تان

چلے تھے، جب کہ یارم ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ پیچھے

صوفے کی پشت کے ساتھ ٹیک لگاتے ہوئے، اپنی ٹانگ

دوسری ٹانگ پر منتقل کر گیا تھا

"اے! کیا سمجھ کے رکھا ہے؟ اگر 10 ہزار کروڑ تجھے دیں

گے تو خود کیا سڑک پر بھیک مانگیں گے ہم لوگ؟ کون ہے

تو اور کہاں سے آیا ہے؟ تجھے یہ بات پتہ کیسے چلی؟ کہیں تو

وہی تو نہیں جس نے کل رات کو شبھم کا قتل کیا ہے؟" وہ

جیسے کسی شک کے زیر اثر اس سے سوال کرنے لگے تھے،

یارم کی مسکراہٹ ان کے ہر سوال پر گہری ہوتی جا رہی

تھی۔

کس نے مارا ہے شبھم کو؟" وہ پیچھے کی طرف ٹیک لگاتا"

پرسکون انداز میں بول رہا تھا۔ان کی بندوقوں کا رخ یارم

کے سینے کی طرف تھا، یعنی وہ اس انداز میں اسے قتل کرنے

کاارادہ رکھتے تھے کہ اس کے زندہ بچنے کے چانسز ہی ختم ہو

جائیں۔

"ڈیول! ڈیول نے مارا ہے اسے،" پیچھے سے آواز آئی تھی۔

"اور تمہیں لگتا ہے کہ میں ڈیول ہوں؟" اس نے آہستہ

سے اپنی جیب کی طرف ہاتھ لے جاتے ہوئے ایک چھوٹی

سی ڈبی نکالی تھی۔

نہیں، تم ڈیول نہیں..." وہ ابھی بول ہی رہا تھا جب یارم

نے اس ڈبی سے بلیڈ نکال لیا اور دوسرا اپیر سامنے شیشے کی میز

کے اوپر رکھا تھا۔

جب سامنے والے نے ہاتھ کو کانپتا ہوا محسوس کیا، اس کے

لبوں پر گہری مسکراہٹ ابھری تھی۔

ڈیول..." وہ لڑکھڑاتے لہجے میں کہتا، اپنی پستول کا چیمبر"

چڑھانے کے بارے میں سوچ ہی رہا تھا جب یارم نے ایک

جھٹکے سے اپنا ہاتھ گھماتے ہوئے اس کی پستول والے ہاتھ کو

دھڑ سے الگ کر دیا۔اس سے پہلے کہ باقی لوگ کچھ سمجھ

پاتے یارم اپنے دوسرے ہاتھ سے وار کر چکا تھا۔پل بھر کی

ہی دیر میں وہاں موجود ان لوگوں کی حالت بگاڑنے لگا تھا۔

نہ جانے کیا سکون تھا اس کام میں ! یہ چیخیں بھی مزہ دیتی

تھیں۔اس وقت تیزی سے اندر داخل ہوتے خضر اور

شارف کے ساتھ لیلیٰ نے فوراً ہی اپنے کام پر لگتے ہوئے ان

لوگوں کو مارنا پیٹنا شروع کر دیا تھا۔ اچھا خاصا خون خرابہ ہو

چکا تھا، جب کہ پیچھے کھڑے ایک آدمی کو شارف نے تھام

کر وہی کرسی پر باندھ دیا تھا، اس کی آنکھوں کے سامنے ہی

لوگ گرتے جا رہے ہیں اور خون کے علاوہ اس کمرے میں

اور کچھ نظر نہیں آ رہا تھا۔

آئی لو دِس کلر! آئی لو دِس کلر!" وہ فخر سے گرنے والے

انداز میں پیچھے کو ٹیک لگاتا، کمرے میں اپنی کی گئی نقش

نگاری دیکھنے لگا تھا۔

جب کہ شارف کو ہمیشہ کی طرح گھبراہٹ ہونے لگی تھی

اور لیلیٰ کو یہاں گرمی لگنے لگی تھی۔اور ہمیشہ کی طرح خضر

نے اپنی ہر طرح کی حس کو سلا دیا تھا، کیونکہ ایسے ٹائم میں ہر

طرح کے جذبات سوئے رہیں تو ہی بہتر رہتا تھا ان کے

لیے۔

یارم نے آہستہ سے شارف کو اشارہ کیا تو اگلے ہی لمحے اس

نے ایک زوردار مکہ اس کرسی پر بندھے ہوئے آدمی کے

منہ پر مارا تھا۔

○○○○○○○○

بوس کون ہے تمہارا؟ کون کروا رہا ہے تم سے یہ بلیک منی کا

"کام؟ اتنا پیسہ کہاں سے آیا؟

"سمگلنگ سے! ہم الگ الگ ملکوں سے عورتیں یہاں بلاتے

ہیں اور پھر ان کو آگے سمگل کر دیتے ہیں۔ وہ بلیک منی ہوتا

ہے جو ہم تک آتا ہے اور پھر اس طریقے سے ہم اسے وائٹ

"منی کر کے استعمال کرتے ہیں۔

وہاں کے ماحول سے وہ اندازہ لگا چکا تھا کہ زندہ وہ بھی نہیں

بچ سکتا اس لیے اپنی جان بچاتے ہوئے اس نے فوراً ہی سچ

بولنا شروع کر دیا تھا۔

"خضر سمگلنگ؟ اور سمگلنگ کہاں ہو رہی ہے دبئی میں؟"

ایک جھٹکے سے مڑتے ہوئے اس سے سوال کرنے لگا۔

"باس یہ سب کچھ مجھے نہیں پتہ۔ بس اتنا پتہ ہے کہ ہمارا جو

ہے وہ اس وقت جیل میں ہے۔ جس کا جیل سے آزاد ہونا

بہت ضروری ہے۔ ہمیں ہر طرح کے آرڈرز جیل سے ہی

"۔ ملتے ہیں اور ہم وہیں سے اپنا کام کرتے ہیں

ہمارا کام بس اتنا ہے کہ ہم عام مزدوروں کو اپنی باتوں میں "

بہلا پھسلا کر یہ کام کرواتے ہیں اور پھر ان کے نام پر بینکوں

میں کروڑوں جمع کروا دیتے ہیں۔ وہ پیسہ ان کے کسی کام کا

نہیں ہوتا اسی لیے ہم ان کو مار کر وہ رقم لیگل کروا لیتے

"۔ ہیں

اس طرح سے بلیک منی وائٹ منی میں تبدیل ہو جاتا ہے۔"

وہ لوگ سمگلنگ کس طرح سے کرتے ہیں یہ مجھے نہیں پتہ۔

مجھے بس اتنا ہی پتہ ہے کہ یہ سارا پیسہ سمگلنگ کا ہے،" وہ

آدمی انہیں دیکھتے ہوئے بول رہا تھا، جب کہ جہاں خضر کچھ

کنفیوز تھا، وہیں شارف بھی اس کی باتوں کو سمجھنے میں

مصروف تھا، جب کہ لیلیٰ نے یارم کی طرف دیکھا تھا

جیل میں بیٹھ کر بھی اسے سکون نہیں ہے۔ خیر، پتہ تو لگانا"

پڑے گا کہ یہ کمینہ ہے کون اور جیل میں رہتے ہوئے وہ

سمگلنگ کر کیسے رہا ہے۔ گینگ کون سا ہے اس کا؟ ڈیول، یہ

کام مجھے دو، آئی لو ٹو ڈو دس۔ "لیلیٰ اسے دیکھتے ہوئے بولی

۔ تھی، جب کہ یارم نے کندھے اچکا دیے

"وہ یا، یولو توڑو دس اور وہ جو ہمارا اسسرالی وہاں بیٹھا ہے،

کچھ کرنے دے گا؟" خضرا سے گھورتے ہوئے صارم کی

موجودگی کا احساس دلانے لگا تھا۔

"دے گا نا، کیوں نہیں دے گا۔ پہلے ذرا اس آدمی کو تو

ڈھونڈ لیں۔ اس کے بارے میں معلومات نکالیں۔ باقی ہم

نے کیا کرنا ہے، سب دیکھا جائے گا۔ تو کیا میں یہ سمجھوں

کہ اس آدمی کو ڈھونڈنا میرا کام ہے؟"لیلیٰ نے پر سکون

۔انداز میں کہتے ہوئے یارم کی طرف دیکھا تھا

اگر تم چاہو تو خضر اس معاملے میں تمہارے انڈر کام کر"

سکتا ہے۔لیکن شرط یہ ہے کہ تم اس کو بالکل نہیں مارو گی

"۔اور نہ ہی کوئی پرسنل کام کرواؤ گی

اس کام کے دوران نہ تو تمہارے نیلز ٹوٹنے چاہیے اور نہ"

ہی تمہاری ہیلز خراب ہونی چاہیے۔"وہ صوفے سے اٹھتے

ہوئے باہر نکلا تو لیلیٰ نے پیر پٹک کر خضر کی طرف دیکھا تھا جو

ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ اسے دیکھ رہا تھا، جب اگلے ہی

لمحے اس کی مسکراہٹ دب گئی تھی، کیونکہ لیلیٰ کی ہیل والا

پیر اس کے پیر کے اوپر تھا۔

"کمینے کہیں کے! تم نے ہماری پرسنل باتیں بھی یارم کو بتا

دیں؟ وہ سارے بہانے میں نے لاڈ میں بنائے تھے تاکہ تم

رومینٹک انداز میں مجھے اٹھا کر لے کر جاؤ! اس لیے نہیں

تاکہ تم اپنے دوست کو یہ ساری باتیں بتاؤ،" وہ غصے سے

اسے گھورتے ہوئے بولی تھی۔

"ہاں تو تم یہ بھی تو کہہ سکتی تھی کہ یہ بات یارم کو بتانے والی

نہیں ہے۔ میں تمہارے ساتھ لاڈ کر رہی ہوں۔ اور ویسے

بھی جب لاڈ کرتے ہیں نا تب اتنی گندی شکل نہیں بناتے

جتنی تم بنا رہی تھی۔ مجھے لگا یہ کام نہ کرنے کا بہانہ ہے، سو

میں نے یارم کو بتا دیا،" خضر نے کہا۔

گندی شکل؟ تم نے مجھے گندی شکل کہا؟" وہ جیسے اس کے "

الفاظ پکڑ گئی تھی۔ خضر کو سمجھ آگیا تھا، لڑائی لڑائی میں وہ غلط

لفظ استعمال کر گیا ہے۔ ملکہ حسن کے لیے اس طرح کے

الفاظ اس کی رات کو مشکل میں ڈال سکتے تھے اور اتنی ٹھنڈ

میں وہ باہر صوفے پر کیسے سوتا؟

غلطی سے نکل گیا میرے منہ سے۔" وہ فوراً بولا جب "

شارف کی آواز آئی۔

اس کا کیا کرنا ہے؟" پوچھو ڈیول سے۔ اس نے پیچھے "

۔ بندھے آدمی کی طرف دیکھا تھا

پوچھ چکا ہوں۔ ڈیول نے کہا ہے اسے زندہ چھوڑ دو، " خضر "

پرسکون انداز میں جواب دیتے ہوئے بولا تو لیلیٰ نے مڑ کر

۔ پیچھے دیکھا تھا۔ وہ آدمی بھی حیرت سے انہیں دیکھ رہا تھا

زندہ کیوں چھوڑنا ہے؟ اس طرح کے انسان کو ہم زندہ "

کیسے چھوڑ سکتے ہیں؟ میں ڈیول سے پوچھتی ہوں، " وہ کہتے

ہوئے باہر نکل گئی تھی، خضر بھی کندھے اچکا کر ایک نظر

اسے دیکھتے ہوئے باہر نکلا تھا، جب کہ وہ آدمی بھی یہی سوچ

رہا تھا کہ آخر اسے زندہ کیوں چھوڑا گیا ہے؟ سب کو مار دیا گیا

تھا، خون کی ہولی کھیلی گئی تھی یہاں پر، لیکن اسے چھوڑ دیا

؟ تھا؟ ایسا کیسے ممکن تھا؟ کیا اس کی موت ابھی نہیں آنی تھی

وہ ہلتے جھولتے اپنی رسیاں کھولنے کی کوشش کرنے لگا تھا

لیکن یہ کافی مشکل تھا۔ ان لوگوں نے بہت سختی سے رسیاں

باندھی ہوئی تھیں۔اس سے پہلے کہ یہاں کوئی اور آجاتا،

بہتر تھا کہ وہ یہاں سے نکل جائے لیکن وہ تو تب ممکن تھا

جب اس کے ہاتھ کھلتے۔ان لوگوں نے رسی اتنی ٹائٹ

باندھی تھی کہ جب تک کوئی کھولے نہ وہ کھل نہیں سکتی

تھی۔اپنی کوشش میں ناکام ہوتے ہوئے اس کی کرسی تک

۔نیچے گر چکی تھی لیکن رسیاں کھولنے میں وہ کامیاب نہ ہوا

○○○○○○

"وہ اندر بندھے آدمی کے ساتھ کیا کرنا ہے؟ میرا مطلب

ہے ہم نے اسے مارا نہیں۔" لیلیٰ باہر پہنچتے ہوئے اس سے

سوال کرنے لگی۔

"نہیں، اسے کچھ نہیں کرنا۔ میں نے کہا تھا اسے چھوڑ دو۔

بیچارہ بہت خوفزدہ ہے، جینے دو اسے اس کی زندگی..."

"یار م وہ بیچارہ تو ہرگز نہیں ہے اور جینے کے قابل بھی نہیں

ہے، لیکن پھر بھی اگر تمہیں لگتا ہے کہ اسے چھوڑ دینا

چاہیے تو ٹھیک ہے۔ ویسے بھی اس کے لوگ آکر خود ہی

"۔اسے ختم کر دیں گے

ہم۔اس کے لوگ آکر خود ہی اسے ختم کر دیں گے اور اس"

کے ساتھ ہی اس کے لوگ ہمیں خود ہی بتائیں گے کہ ان کا

کون سا آدمی جیل میں قید ہے۔" وہ گاڑی کی طرف بڑھتے

۔ہوئے بولا

خود کیسے بتائیں گے ہمیں؟ کیا ہم میں سے کوئی یہی رک رہا"

ہے؟"خضر نے اس کے پیچھے آتے ہوئے سوال کیا

تم کب بڑے ہو گے خضر؟ ہم میں سے یہاں کوئی نہیں

رکنے والا، لیکن ہمیں خود ہی پتہ چل جائے گا کہ وہ کون

ہے، جو سمگلنگ کے کیس میں اندر رہے"

اور ان لوگوں کو پتہ چل چکا ہے کہ یارم کاظمی کی نظر اس"

پر پڑ چکی ہے۔اب وہ لوگ ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں

اسے جیل سے آزاد کروانے کی اور وہ جیل سے آزاد تب ہو

گا جب ہم اسے دنیا سے آزاد کریں گے۔"وہ سکون سے

کہتے ہوئے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال چکا تھا، جب کہ وہ تینوں

بھی خضر کی گاڑی میں سوار ہوتے وہاں سے نکل چکے تھے۔

اب دیکھنا یہ تھا کہ یارم کا پلان کس حد تک کامیاب ہوتا

ہے۔

OOOOOOO

وہ بے حد آہستہ سے اندر داخل ہوا تھا تاکہ بالکل بھی آواز

پیدا نہ ہو، لیکن پھر بھی اندر کی لائٹ جلتی دیکھ کر اسے پتہ

چل گیا تھا کہ روح جاگ چکی ہے۔

یعنی اس کی شامت پکی تھی۔اس نے ایک نظر آسمان کی

طرف دیکھا اور پھر آہستہ سے گھر کے اندر قدم رکھا جہاں

سامنے صوفے پر روح کو بیٹھے دیکھا۔

ہو گئی واپسی؟ کس کی کٹائی کر کے آئے ہیں؟" وہ اسے

گھورتے ہوئے بولی تھی۔ شرٹ کے اوپر اس نے بلیک ہڈی

پہن رکھی تھی جو آگے سے پوری طرح سے بند تھی۔

اسی لیے یہ جاننا کافی مشکل تھا کہ وہ کیا کر کے آیا ہے، لیکن

روح اندازہ تو لگا ہی سکتی تھی کہ وہ کیا ہی کر کے آ سکتا تھا۔

وہ تیزی سے اس کی طرف بڑھنے لگی جب یارم نے دو قدم

پیچھے ہٹائے تھے۔

لیکن ہڈی سے نکلتے خون کی بوندوں نے جیسے روح کے

سامنے زمین آسمان ہلا کرر کھ دیا تھا۔ وہ بے یقینی سے یارم کو

دیکھتی مزید اس کے پاس آنے لگی تو یارم نے ہاتھ اٹھا کر

اسے پیچھے ہی رکنے کا اشارہ کیا تھا۔

"یارم! میں! آپ کو خون...؟"

"ریلیکس بے بی۔ یہ میرا خون نہیں ہے۔ اور میں نہیں چاہتا

کہ کوئی بدبودار خون تمہاری نتھنوں سے ٹکرائے۔ دور رہو

مجھ سے۔ میں فریش ہو کر آتا ہوں،" وہ بنا اس کے کسی بھی

سوال کا جواب دیے سامنے نزدیک والے روم کی طرف چلا

گیا تھا، جب کہ روح کی تو حالت خراب ہونے لگی تھی۔

اسے اور کچھ سمجھ نہیں آیا تھا سوائے اس کے کہ یارم کے

۔ کپڑے پوری طرح سے خون سے لت پت ہیں

وہ پریشانی سے تیزی سے اس کے پیچھے اس کمرے میں آنے

لگی تو دروازہ اندر سے بند تھا۔ اس نے آہستہ سے دروازے

پر دستک دی لیکن وہاں سے کوئی جواب نہ ملا۔ وہ وہیں باہر

بیٹھ کر بری طرح سے رونے لگی تھی۔ ویسے تو یارم نے کہہ

دیا تھا کہ اسے کچھ نہیں ہوا، وہ اس کا خون نہیں ہے، لیکن

۔ پھر بھی روح کی حالت خراب ہونے لگی تھی

ہاں، اتنے سال گزر جانے کے بعد بھی، ہر چیز قبول کرنے

کے بعد بھی روح پریشان ہو جاتی تھی۔ ابھی وہ بستر سے اٹھا

تھا، ابھی وہ پوری طرح سے ٹھیک بھی نہیں تھا، زخم بھرے

بھی نہیں تھے، کہ ایک دفعہ پھر سے وہ انہی ساری چیزوں

میں لگ چکا تھا۔اسے اس بات کا بہت اچھے طریقے سے

اندازہ تھا کہ اسنے ہسپتال میں رہتے ہوئے بھی ان سب

چیزوں کو چھوڑا نہیں تھا، لیکن پھر بھی وہ اسے ان سب

چیزوں سے روکنا چاہتی تھی۔ہاں، وہ نہیں چاہتی تھی کہ

یارم ایک دفعہ پھر سے اسی دلدل میں چلا جائے۔

ابھی نہیں، وہ تھوڑا وقت انتظار بھی تو کر سکتا تھا! وہ جانتی

تھی اس کا شوہر غلط کام نہیں کرتا، لیکن وہ تھوڑا صبر بھی تو

کر سکتا تھا نہ ؟ کیا ضروری تھا، ایک دفعہ پھر سے خود کو ان

سب چیزوں کی نظر کر دینا؟ وہ آرام سکون سے ٹھیک ہونے

کے بعد بھی تو اپنی ذمہ داری نبھا سکتا تھا! وہ اسے روکتی تو

نہیں تھی یہ سب کچھ کرنے سے، لیکن تھوڑا انتظار کر لے،

وہ پوری طرح سے ٹھیک ہو جائے!

یارم کیوں نہیں سمجھتا تھا کہ جس وقت سے روح گزر چکی

تھی، وہ آج بھی اس کے جسم سے جان نکالنے کے لیے کافی

تھا۔ وہ سوچ ہی اسے خوف میں مبتلا کر دیتی تھی کہ اس کا

۔یارم اسے چھوڑ کر جانے والا تھا ہمیشہ کے لیے

ہاں، یہ سوچ ہی اسے ڈرا دیتی تھی کہ اگر یارم کو کبھی کچھ ہو

؟گیا تو وہ کیا کرے گی، کہاں جائے گی

یارم اس کی کل دنیا تھا، جہان تھا۔اس کے لیے کچھ غلط

سوچتے ہوئے بھی اس کی دھڑکنیں رکنے لگتی تھیں، لیکن

یارم کا کام ہی ایسا تھا کہ جہاں ہزار اچھی سوچیں تھیں تو

لاکھوں بری سوچیں بھی پہرہ جمائے کھڑی رہتی تھیں۔وہ

کیسے اپنے شوہر کو ان سب چیزوں سے روکے،وہ سمجھ نہیں

پاتی تھی اور یارم کچھ سمجھنا چاہتا ہی نہیں تھا۔

صرف کچھ وقت کے لیے وہ چاہتی تھی کہ یارم یہ سب کچھ

نہ کرے۔ بس کچھ وقت وہ خود پر دھیان دے۔ وہ ٹھیک ہو

جائے، پوری طرح نارمل زندگی کی طرف واپس آجائے۔

اس کے زخم بھر جائیں، پھر وہ اپنی مرضی کرے، لیکن

نہیں۔ وہ گھر ہی اسی لیے آنا چاہتا تھا کہ وہ واپس سے اپنے

کاموں میں لگ سکے۔ اس کے گھر واپس آنے کی ضد ہی اسی

لیے تھی۔ ہسپتال میں رہتے ہوئے اس کا باہر نکلنا مشکل ہو

گیا تھا، کیونکہ روح کی آنکھ وہاں کبھی بھی کھل جاتی تھی،

لیکن گھر میں ایک پر سکون، باحفاظت ماحول روح کو ہر

طرح کی پریشانی سے دور رکھتا تھا۔

لیکن اب شاید یہ ماحول بھی اس کے لیے پر سکون نہیں تھا۔

ہاں، اسے تب تک سکون نہیں آنا تھا، جب تک یارم پوری

طرح سے ٹھیک نہ ہو جاتا، جب تک یارم کے سارے زخم

نہ بھر جاتے۔ ابھی پچھلے زخم بھرے نہیں تھے کہ یارم

ایک دفعہ پھر سے خود کو ان زخموں کی نظر کرنے جارہا تھا جو

اسے منظور نہیں تھا۔اسے یارم کو روکنا تھا اور کسی بھی طرح

روکنا تھا۔اور اسے روکنے کے لیے وہ کچھ بھی کرنے کو تیار

تھی۔

وہیں صوفے پر بیٹھی بری طرح سے روتے ہوئے وہ یارم

کے باہر نکلنے کا انتظار کر رہی تھی۔

○○○○○○○○

تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ خوشبو میں نہایا ہوا باہر نکلا تو اسے

باہر صوفے پر بیٹھے، بری طرح سے روتے ہوئے دیکھا۔

یارم تیزی سے اس کی طرف قدم بڑھاتا، اس کے پاس

آتے ہوئے، اسے تھام کر اپنے سینے سے لگا گیا تھا، جب کہ

اس کے سینے سے لگتے ہی وہ بلک بلک کر رونے لگی اور اس کا

یوں رونا کم سے کم یارم کو سمجھ نہیں آیا تھا۔

روح! کیا ہوا ہے میری جان؟ تم رو کیوں رہی ہو؟" وہ

پریشانی سے اسے اپنے ساتھ لگاتا اس سے سوال کرنے لگا تھا،

جب کہ وہ بنا کچھ بھی بولے بس روئے جارہی تھی اور اس کا

یوں رونا یارم کو پریشان کر رہا تھا۔ وہ کیوں رو رہی تھی اس

طرح سے؟ آخر ہوا کیا تھا؟ اس کی رونے کی وجہ سے یارم

کی دھڑکنیں تیز ہو رہی تھیں۔

وہ چپ ہی نہیں ہو رہی تھی۔ اس کے پوچھنے پر وہ بتانے کے

بجائے اور زیادہ شدت سے رو رہی تھی۔ اس نے آہستہ سے

روح کو خود سے الگ کرتے ہوئے اس کے چہرے کو اپنے

ہاتھوں میں تھاما تھا۔

"روح! مجھے بتاؤ کیا ہوا ہے؟ اب تمہارا یہ رونا دھونا میری

برداشت سے باہر ہو رہا ہے۔ اس سے پہلے کہ میں تمہیں

تھپڑ لگا کر سچ مچ میں رونے کی وجہ دے دوں، مجھے اپنے

رونے کی وجہ بتاؤ۔" یارم کو سچ مچ میں غصہ آرہا تھا، جس کا اظہار بھی وہ کرنے لگا تو روح نے الگ ہوتے ہوئے اپنا چہرہ صاف کیا تھا اور پھر پیر پٹک کر کمرے سے جانے لگی لیکن یارم اسے ایسے ہی جانے دے یہ تو ممکن ہی نہیں تھا۔ وہ اس کا بازو پکڑتا اگلے ہی لمحے اسے دوبارہ اپنے قریب کھینچ چکا تھا۔

میں نے کہا وجہ بتاؤ مجھے اپنے رونے کی، "وہ بولا نہیں تھا، "

۔دبے دبے لہجے میں غرایا تھا

ضروری نہیں ہے! نہیں کرنی میں نے آپ سے بات!"

آپ میری کوئی بات نہیں مانتے، ہمیشہ اپنی من مانی کرتے

ہیں تو جائیے! کریے اپنی من مانی! جائیے! کسی اور کو کاٹ

کر آئیں۔ کوئی ضرورت نہیں ہے گھر واپس آنے کی۔ اسی

لیے ہسپتال نہیں رہنا چاہتے تھے ناتا کہ اپنی منمانیاں کر

سکیں ؟تو جایئے ! جو دل میں آئے وہ کریں !"

"میری بات تو کوئی اہمیت ہی نہیں رکھتی۔میں تو کچھ بھی

کہوں تو فرق ہی نہیں پڑتا۔میں تو پاگل ہوں، کرتی رہوں

بکواس۔میری بات کی تو کوئی اہمیت ہی نہیں ہے۔میں آپ

کی زندگی میں کوئی ویلیو نہیں رکھتی۔یار م ! اگر میری بات

کی کوئی اہمیت ہوتی تو آپ کم سے کم میرے ساتھ یوں نہ

کرتے! پہلے ہسپتال میں مجھ سے چھپ چھپ کر آپ یہ

سب پچھ کرنے جاتے رہے اور اب گھر میں! "

"تو ٹھیک ہے، جائیے! جو آپ کے دل میں آئے وہ کریں۔

نہ تو مجھے کچھ بتانے کی ضرورت ہے اور نہ ہی مجھ سے چھپ

کر جانے کی ضرورت ہے۔ سامنے سے جائیے، کیونکہ بگاڑ تو

میں آپ کا ویسے بھی کچھ نہیں سکتی۔ "

"آپ اپنی مرضی کے مالک ہیں تو مجھ سے چھپ چھپ کر

کیوں جاتے ہیں؟ یہ جھوٹے ڈرامے کیوں کرتے ہیں کہ

میری بات آپ کے لیے کوئی اہمیت رکھتی ہے؟"

وہ اپنے بازوؤں پر سے اس کے ہاتھ ہٹا کر غصے سے کمرے

میں چلی گئی تھی، جب کہ یارم اپنے سر پر ہاتھ مارتے ہوئے

اس کے پیچھے آیا تھا۔

یقیناً کمرے میں جا کر اس نے اپنے رونے دھونے کا شغل

جاری رکھنا تھا۔چپ تو اب اس نے ہونا نہیں تھا تو یارم کو

کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی تھا اسے منانے کے لیے کیونکہ اسے

روتے دھوتے بھی دیکھنا یارم کے بس کی بات نہیں تھی۔وہ

ہر چیز سمجھنے کے باوجود بھی اس طرح سے ری ایکٹ کر رہی

تھی، جیسے کچھ جانتی ہی نہ ہو۔یارم پچھلے 28 دن سے ہر چیز

چھوڑے بیٹھا تھا صرف اس کی خوشی کے لیے، تو اب روح

کو بھی تو اس کے ساتھ کمپر ومائز کرنا تھا۔ اس سے چھپ

چھپ کر وہ جتنا اپنا کام کر سکتا تھا کرنے کی کوشش کر رہا تھا،

لیکن یہ اپنے آپ میں ایک امتحان تھا۔ اسے ہر چیز کے لیے

روح کے موڈ پر انحصار ہونا پڑ رہا تھا جو اس کے لیے ممکن

نہیں تھا۔ وہ ایک آزاد پرندہ تھا اور ہر چیز اس نے آزادی سے

ہی کرنی تھی، جس طرح پچھلے چھ سات سال سے کر رہا تھا۔

روح چھ سال سے ہر چیز جانتی تھی، اس سے کچھ بھی چھپا ہوا نہیں تھا۔

اور یہ بھی سچ تھا کہ ان پچھلے چھ سالوں میں جب بھی یارم پر کوئی بڑے اٹیک ہوئے تھے، روح نے اسی طرح سے ری ایکٹ کیا تھا لیکن وقت کے ساتھ وہ سنبھل گئی تھی۔ کچھ دنوں میں سب کچھ نارمل ہو جاتا تھا لیکن اس دفعہ نہیں ہو رہا تھا۔

جو یارم کے لیے آنے والے وقت میں اور بھی مسئلہ پیدا کر

سکتا تھا۔

OOOOOO

کمرے میں داخل ہوتے ہوئے اس نے روح کو دیکھا جو بیڈ

پر ایک کونے کی طرف لیٹی ہوئی تھی۔

اس نے آہستہ سے اپنے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے

اس کی طرف قدم بڑھائے تھے۔

"ناراض ہو مجھ سے؟" اس کے پاس بیٹھتے ہوئے یارم نے

آہستہ سے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھا تو وہ اس کے ہاتھ کو

ایک لمحے میں جھٹک گئی تھی۔ جب اپنے بالوں پر اچانک ہی

سخت گرفت محسوس کی، اس نے تیزی سے پلٹ کر یارم کی

طرف دیکھا تھا۔

"تمہاری ناراضگی، غصہ اپنی جگہ، لیکن ہاتھ جھٹکا تو جان

نکال دوں گا۔ منانے آیا ہوں، مان جاؤ۔ میری غلطی ہے بتا

کر جانا چاہیے تھا۔ آئندہ بتا کر جاؤں گا۔"

"چلو اب اٹھو! ناراض نہیں ہوتے۔ مجھے ایک زوردار سی

جھپی دو، کس کرو، بلکہ وہ تم سے نہیں ہو گا، مجھ سے لے لو،

اور ناراضگی ختم کرو۔ تم جب ناراض ہوتی ہو نا تب میرا دل

بھی روٹھ کر بیٹھ جاتا ہے۔ کمینہ تمہاری ٹیم میں ہے نا۔"

وہ پیار سے اس کا ماتھا چومتے ہوئے، اس کے بالوں میں

انگلیاں چلاتا، اسے سیدھا کر چکا تھا۔

جب کہ روح اب بھی ناراض سی اس کا چہرہ دیکھ رہی

تھی۔

"اب کیوں ناراض ہو مجھ سے؟ ایک دفعہ میری بات تو سن

لو،" یارم نے بے حد پیار سے اسے سمجھانے کی کوشش کی

تھی، جب کہ وہ اس کا ہاتھ جھٹکتی پیچھے ہٹی تھی۔ یہ حرکت

یارم کو بری لگی تھی لیکن اس نے ایک نظر روح کو دیکھتے

ہوئے اپنے غصے کو کنڑول کیا تھا۔وہ اسے ڈرانا نہیں چاہتا تھا

اور نہ ہی غصہ کرنا چاہتا تھا لیکن روح شاید اس کی بات کو

سمجھنے کے لیے تیار ہی نہیں تھی ۔

"آپ کی نظر میں میری کوئی بات اہمیت رکھتی ہے ناراضگی؟

میں جو آپ مجھ سے یہ سوال کر رہے ہیں؟"

نہیں ہوں میں ناراض آپ سے یارم! آپ کا جو دل" کرے آپ وہ کر رہے ہیں۔ آپ کے لیے مجھ سے زیادہ، رو یام سے زیادہ یہ کام ضروری ہے تو آپ کریں کام۔ میں نے کوئی آپ کو ہمیشہ کے لیے روکا تو نہیں تھا! صرف چند دن یارم! صرف چند دن کے لیے میں چاہتی تھی کہ آپ خود پر فوکس کریں، اپنی زندگی کے بارے میں سوچیں کہ

یارم صرف یہ کام نہیں ہے آپ کی زندگی میں، ہم بھی

ہیں۔"

اگر آپ کو کچھ ہو گیا تو کسی کو کوئی نقصان نہیں ہو گا۔ اگر"

کسی کا نقصان ہو گا تو وہ ہم ہیں۔ آپ کا بیٹا ہے، آپ کی بیوی

ہے۔"

ہر کسی کی زندگی ویسے ہی چلے گی جیسے اب تک چلتی آئی"

ہے۔ اگر کسی پر فرق پڑے گا تو صرف میں اور میرا بیٹا ہوں

گے۔"

روح! کیوں ہو گا مجھے کچھ بھی میری جان؟ کچھ نہیں ہوا"

ہے، میں بالکل ٹھیک ہوں۔ وہ صرف ایک حادثہ تھا۔ اللہ

کی طرف سے ایک امتحان تھا۔ وہ وقت آیا اور گزر گیا، یہ

سب کچھ پہلی دفعہ نہیں ہوا روح۔ تم ہر چیز کو خود پر اتنا زیادہ

"؟سوار کیوں کر رہی ہو

کیونکہ پہلے جب بھی یہ سب کچھ ہوا آپ موت کے منہ "

میں نہیں گئے تھے یارم! اس دفعہ آپ کو لگی گولیاں آپ کو

موت کے منہ میں دھکیل چکی تھیں۔ میری اور میرے بیٹے

"۔کی دعاؤں سے واپس آئے ہیں آپ

"آپ کو! آپ کی زندگی پر سب سے زیادہ ہمارا حق ہے یارم

کیوں سمجھ نہیں آرہی یہ بات؟ میں آپ کو منع نہیں کررہی

بس کچھ وقت کے لیے..."

"ٹھیک ہے روح! ٹھیک ہے! کچھ وقت کے لیے میں یہ

سارے کام چھوڑ رہا ہوں۔ کہیں نہیں جاؤں گا، نہ تم سے

چھپ کر نہ تمہارے سامنے۔ بس تم رونا دھونا بند کرو۔ تم

یہی چاہتی تھی نا کہ میں گھر سے باہر نہ نکلوں تو ٹھیک ہے،

جب تک یہ سارے زخم ٹھیک نہیں ہوتے، میں گھر سے

باہر بھی نہیں نکلوں گا بس تمہاری آنکھوں میں آنسو نہیں

آنے چاہیے۔"

"لیکن تمہیں مجھے صبح دو تین گھنٹے کے لیے آفس جانے کی

اجازت دینی پڑے گی۔ وہاں پر کوئی خطرہ نہیں ہے۔ میں

صرف اپنے کام کے لیے جاؤں گا کیونکہ ہر چیز میں خضر اور

شارف پر نہیں پھینک سکتا۔ مجھے کچھ نہ کچھ خود بھی کرنا ہو گا

کیونکہ وہ لوگ اس طریقے سے میرے کام نہیں کر سکتے

جس طریقے سے میں کرتا ہوں۔ اگر پھر بھی تمہیں مجھ پر

شک ہے تو تم صبح میرے ساتھ چلا کرو۔ ہم دونوں دو گھنٹے

میں واپس آجایا کریں گے۔" وہ بے حد پیار سے اسے سمجھا

رہا تھا، جب کہ روح نے ایک نظر اسے دیکھا پھر ہاں میں سر

ہلایا تھا۔

"ٹھیک ہے! آپ جہاں بھی جائیں گے میں آپ کے ساتھ

جاؤں گی۔" وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی تو یارم کی مسکراہٹ

گہری ہوئی تھی۔ مطلب وہ اسے دو گھنٹے بھی اکیلے چھوڑنے

کو تیار نہ تھی۔

"اتنی بے یقینی روح؟ میں کہہ رہا ہوں نا، میں کچھ بھی نہیں

کروں گا۔" اس نے اسے دیکھتے ہوئے کہا، جب کہ روح

نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے نفی میں سر ہلایا تھا۔

جب کہ یارم نے سر جھکاتے ہوئے ہاں میں سر ہلاتے اپنے

بازو پھیلائے۔

"ماں گیا تمہاری بات۔اب تو ایک ٹائٹ سا ہگ دے دو،

پھر کس میں خود ہی لے لوں گا۔" وہ گہری مسکراہٹ کے

ساتھ بولا تو روح نے آہستہ سے اس کے سینے پہ اپنا سر رکھتے

ہوئے اپنی باہیں اس کے گرد پھیلائی تھیں،جب کہ یارم

اسے خود میں بھینچتا، بے تابی سے اس کے چہرے کو چومنے

لگا۔

""""اف یارم! آپ نے صرف ایک کس کی بات کی تھی

اس کی بے تابیاں دیکھ کر وہ پریشانی سے کہنے لگی تھی، جب

کہ اسے بیڈ پر لٹاتا وہ پوری طرح اس پر حاوی ہوا تھا۔

"میری باتوں پر زیادہ یقین مت کیا کرو۔ میں اپنی باتوں سے

مکرتا نہیں لیکن باتوں کو بدل ضرور سکتا ہوں،" وہ اس کی

گردن کو چومتے ہوئے بولا تو اس کے لمس میں مدہوش

ہوتے روح کی اچانک ہی آنکھ کھل گئی تھی۔

"مطلب کہ میں آپ کے وعدے پر بھی یقین نہ کروں جو

تھوڑی دیر پہلے آپ نے مجھ سے کیا ہے؟"

"سمارٹ بننے کی کوشش کر رہی ہو؟" وہ چہرہ اس کی گردن

سے نکالتے ہوئے اسے گھور کر بولا۔

نہیں بنتی سمارٹ۔مجھے آپ پر یقین ہے۔میں جانتی ہوں"

آپ مجھ سے وعدہ خلافی نہیں کریں گے۔جب تک میں

آپ کو اجازت نہیں دوں گی،تب تک آپ واپس ان سب

چیزوں میں شامل نہیں ہوں گے۔مجھے یقین ہے آپ میری

ساری باتیں مان لیں گے۔"

ساری باتیں مانوں گا، لیکن تم بھی میری ساری باتیں ماننا"

کرو،" وہ اس کے لبوں کو چومتے ہوئے دوبارہ اس کی گردن

پر اپنے دہکتے لب رکھنے لگا۔

"...میں تو آپ کی ساری باتیں مانتی ہوں"

ارے ہاں! میری بیوی تو میری ساری باتیں مانتی ہے۔ جو"

میں کہتا ہوں وہ کرتی ہے، بالکل مزاحمت بھی نہیں کرتی،"

وہ اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتا، اسے ایک جھٹکے سے اپنے اوپر

کرتے ہوئے اس کی فراک کی ڈوریاں کھولنے لگا تو روح نے

اس کے سینے پہ ہاتھ رکھا تھا۔

"خبردار روح بے بی خبردار! جو تم نے ذرا سی بھی مزاحمت

کرنے کی کوشش کی۔ تم بہت فرمانبردار بیوی ہو اور میری

ساری باتیں مانتی ہو،" وہ آخری ڈوری کھولتے ہوئے قمیض

اس کے کندھوں سے سرکانے لگا تو روح فوراً اس کے سینے

میں منہ چھپا گئی تھی۔

"شرمانا کب چھوڑو گی ؟" وہ اسے دوبارہ بیڈ پر لاتے ہوئے

کروٹ بدل کر اس کے اوپر آتا، پردوں کی دیواریں گرانے

لگا تھا۔

"شرما نہیں رہی۔ آپ کو ایسا کیوں لگتا ہے شادی کے چھ

سال بعد بھی میں آپ سے شرماؤں گی؟ اب نہیں آتی مجھے

شرم آپ سے،" وہ اس کے گالوں کو اپنے دانتوں میں دباتا،

پوری شدت سے اپنا لمس اس پر بکھیر رہا تھا، جب روح کی

باتیں سن کر زوردار قہقہہ لگا اٹھا۔

"تو پھر یہ چھپ چھپائی کیوں کھیل رہی ہو؟" اسے پھر سے

اپنے سینے میں چھپتے پا کر، وہ اس کے دونوں بازوؤں کو تکیے

سے لگاتا، اپنا ہلکا سا وزن اس پر ڈالتے ہوئے تھوڑا پیچھے ہٹا

تھا۔

اور پھر جس انداز میں اس نے سر سے پیر تک اس پر نگاہیں

ڈالی تھی، وہ روح کو سچ مچ میں شرمانے پر مجبور کر گئی تھی۔

"یارم! ہاتھ چھوڑیں نا پلیز،" وہ منت بھرے لہجے میں بولی

تو یارم نے آہستہ سے اس کی ایک کلائی چھوڑی تھی اور کلائی

چھوڑنے کی دیر تھی کہ وہ فوراً ہی سائیڈ پڑے ہوئے کمبل

کی طرف بڑھی تھی۔ اس سے پہلے کہ وہ کمبل مکمل تھامتی،

یارم نے ایک دفعہ پھر سے اس کا بازو پکڑ کر اوپر کی طرف

اپنے ایک ہاتھ میں دونوں بازوؤں کو قابو کرتا، اس کی کمر کو

ایک جھٹکے سے کھینچ کر اپنے ساتھ لگا گیا تھا۔

"اس نے کمبل کو" کہہ دو کہ تم آج بھی نہیں شرماتی ہو۔

ایک جھٹکے میں کھینچ کر پیچھے گراتے ہوئے، چیلنجنگ انداز

میں بولا تھا۔

"!یارم"

اچھا! یہ نہیں بول سکتی۔ یہ کہہ دو کہ تمہیں مجھ سے بالکل"

شرم نہیں آتی۔ کہہ دو کہ تم بہت بولڈ ہو چکی ہو، شادی کے

چھ سال بعد تم پوری طرح سے بدل چکی ہو، اب تمہیں مجھ

سے شرم نہیں آتی،" وہ جیسے اس کے پچھلے الفاظ ہی دہرانا

چاہتا تھا، لیکن اس کی بے باک نگاہوں اور گستاخیوں سے

اب روح میں اتنی ہمت ہی نہیں تھی کہ وہ دوبارہ اپنے الفاظ

دہرا پاتی۔ وہ جانتی تھی کہ اگر اس نے ایسا بول دیا تو جس

انداز میں یارم اسے شرمانے پر مجبور کرے گا، وہ انداز روح

کو صرف شرمانے پر نہیں بلکہ ایک ہفتے تک یارم سے چہرہ

چھپانے پر بھی مجبور کر دے گا۔

"یارم! رومی جاگ جائے گا! کمرے کی لائٹ آف

کریں،" وہ منت بھرے لہجے میں بولی تھی، جب یارم ایک

جھٹکے سے کھڑا ہوتا، اسے تھام کر اپنے کندھے پر ڈالتے

ہوئے یوں ہی اسے اٹھائے دوسرے کمرے کی طرف لے

کر جانے لگا تھا۔

"ویسے تو میرے بیٹے کی نیند بڑی پکی ہے لیکن تمہاری یہ

بھی بات مان لیتا ہوں،" وہ اسے کمرے میں لاتا ہٹکنے والے

انداز میں بیڈ پر پھینکتا، اپنی شرٹ اتار کر دور پھینک چکا تھا۔

اس کے خطرناک ارادوں سے واقفیت حاصل کرتی وہ آہستہ

آہستہ پیچھے ہونے لگی تھی، جب وہ آہستہ سے ہاتھ اس کے

خوبصورت نازک سے پاؤں پر رکھتا، ایک جھٹکے سے اسے

کھینچ کر اپنے قریب کر گیا تھا ۔

تو شادی کے چھ سال بعد تمہارے اندر سے شرم و حیا ختم"

ہو گئی ہے ؟ اب سے تم نے مجھ سے شرمانا چھوڑ دیا ہے ؟"

اس کے پیر کو نرمی سے تھام کر اپنے سینے پہ رکھتا، وہ پوری

طرح اپنا انداز بدلے ہوئے تھا ۔

یارم!" روح نے بے بسی سے اسے پکارا تھا۔ وہ سچ میں

آج اس کا امتحان لینے پر آ گیا تھا۔

"بولو بے بی! تم مجھ سے نہیں شرماتی؟" وہ آہستہ سے اپنا

ہاتھ اس کے پیر سے اوپر کی طرف لے جاتے، اس کی ریڑھ

کی ہڈی میں سنسناہٹ پیدا کر گیا تھا۔ روح نے اپنا پیر پیچھے

کھینچنے کی کوشش کی تو اس کے ساتھ ہی وہ پورا کا پورا اس پر آ

گرا تھا۔

ہم... بے باکیاں! میری بیوی تو سچ میں بے شرم ہو گئی "

ہے!" یارم نے اس کے پیر کھینچنے کا مطلب اپنے انداز کے

مطابق نکالا تو روح کی آنکھیں بڑی ہوئی تھیں، جن پر نرمی

سے اپنے لب رکھتے ہوئے وہ اسے آنکھیں بند کرنے پر

مجبور کر گیا، جب اس کی بے باکیوں سے گھبراتے ہوئے

روح نے رخ ہی پلٹ لیا۔

لیکن اپنی کمر پر بکھرتے اس کے لبوں کے لمس نے اسے

بری طرح سے بوکھلانے پر مجبور کر دیا تھا۔اپنی کمر پر اس

کے ہونٹوں کا دہکتا لمس محسوس کرتے، وہ بیڈ شیٹ کو سختی

سے اپنے ہاتھوں میں دبوچ گئی تھی۔

"میرا بچہ! تمہاری شرمانے والی اداؤں نے مجھے چھ سال سے

پاگل کر رکھا تھا، لیکن یہ بے باکیاں تو میری جان ہی لے

لیں گی" وہ آہستہ سے ہاتھ اس کے پیٹ پر رکھتا، اسے پیچھے

سے کافی ٹائٹلی ہولڈ کرتا، پوری شدت سے اس کی کمر کو

اپنے بوسوں سے ہمکنار کرنے لگا تھا۔

اس کے ساتھ اس کی شدتیں بڑھتی چلی جارہی تھیں، جس

کے ساتھ بے قراریاں بھی تھیں جو روح اپنے وجود پر

برداشت کر رہی تھی۔ ہمیشہ کی طرح یارم کا انداز اسے

بوکھلانے پر مجبور کر گیا تھا، جب کہ یارم پوری طرح سے

مدہوش تھا، اس کی خوشبو کو خود میں بسائے چلے جارہا تھا۔

اور یہ سوچ کر اس کی دھڑکنیں مزید بے قرار ہو رہی تھیں

کہ شادی کے چھ سال کے بعد بھی اس کی بیوی پہلی رات کی

دلہن کی طرح ہی شرماتی تھی۔ کہنے کو وہ ایک بچے کی ماں بن

چکی تھی، لیکن آج بھی اس کی بے باکیوں، بے قراریوں کے

سامنے روح کی شادی شدہ زندگی کا چھ سال کا تجربہ دھرا کا

دھرا رہ جاتا تھا، کیونکہ وہ ہر دفعہ اس کے سامنے ایک نئے

روپ میں آتا اور اسے خود سے شرمانے پر مجبور کر دیتا تھا۔

OOOOOOOO

"صارم! کیسے ہو تم؟ یار، بہت دنوں سے تم سے ملاقات

نہیں ہوئی تھی تو سوچا تم سے ہائے ہیلو کر کے آ جاؤں۔ یہیں

باہر سے جا رہی تھی میں،" وہ کرسی کھینچتے ہوئے اس کے

سامنے بیٹھی تو صارم نے اسے گھور کر دیکھا تھا۔

"تم مجھے ایسے کیوں گھور رہے ہو جیسے میں تمہارے پاس

کسی مطلب کے لیے آئی ہوں؟ کم آن صارم! میں کبھی

یوں بھی تو تم سے ہیلو کرنے کے لیے آسکتی ہوں نا؟ اتنے
دنوں سے ملاقات نہیں ہوئی تھی، سوچا تمہاری شکل تو دیکھ
کر آجاؤں۔ ویسے کافی ہیلدی اور ہینڈسم ہوتے جا رہے ہو
تم۔ لگتا ہے تمہاری بیوی تمہارا بہت خیال رکھتی ہے،" لیلیٰ
نے ہلکا سا ٹیبل بجاتے ہوئے کہا، جب کہ صارم اب بھی
اسے گھورے جا رہا تھا جیسے اس کی رگ رگ سے واقف
ہو۔

"ہو گیا ڈرامہ؟ اب بتاؤ یہاں کیوں آئی ہو؟"

"ڈرامہ؟ صارم! تمہیں کیا لگتا ہے میں ڈرامہ کر رہی

ہوں؟ کم آن یار! میں تو بس ایسے ہی کیجول تم سے ہائے ہیلو

کرنے آئی تھی، لیکن اگر تم نے نہیں کرنا ہائے ہیلو تو ٹھیک

ہے میں چلتی ہوں۔ واپس یار! تم تو کچھ زیادہ ہی اوور ہو

رہے ہو! ایک وردی ہی ہے تمہارے پاس اس کے علاوہ

کچھ نہیں، نخرے تو دیکھو آسمانوں کو چھو رہے ہیں،" وہ

واپس اٹھ کر کھڑی ہوتی، کرسی ساتھ لگاتے ہوئے بولی تو

صارم نے کندھے اچکائے تھے لیکن لیلیٰ نے کرسی کھینچ کر

واپس کرسی پر بیٹھتے ہوئے اسے گھورا تھا۔

"تمہارے یہاں تو کتنے سارے مجرم ہیں نا؟ کیا کوئی ایسا

مجرم ہے جو تقریباً کوئی پانچ مہینے سے تمہاری جیل میں ہے

اور سمگلنگ کے چکر میں اندر ہوا ہے اور..."

اور تمہیں لگتا ہے کہ تم پوچھو گی اور میں بتادوں گا؟""""

۔صارم نے اس کی بات کاٹی

ویسے بتا تو تمہیں دینا چاہیے آخر تمہارے پروموشن کے "

۔چانسز ہیں، "لیلیٰ نے پھر سے کہا

میں اپنے بل بوتے پر پروموشن لوں گا، "صارم نے پھر"

۔سے اس کی بات کاٹی تو لیلیٰ نے اب کی دفعہ قہقہہ لگایا تھا

ساری زندگی بھی ایڑیاں رگڑتے رہو گے ناتو پھر بھی"

پروموشن نہیں ملے گا تب تک، جب تک یارم کاظمی نہیں

چاہے گا۔"لیلیٰ نے جیسے آئینہ دکھایا تھا۔

میں پھر بھی تمہیں کسی کی انفارمیشن نہیں دوں گا لیلیٰ، ""

صارم نے بات ہی ختم کر دی۔

یار صارم! ایسے نہ کیا کرو نا! میں کون سا تمہیں کسی چور "

ڈاکو کو چھوڑنے کے لیے کہہ رہی ہوں۔ کوئی سمگلنگ کا

کیس ہے۔اب سمگلنگ کس طرح کی ہو رہی ہے یہ تو نہیں

پتہ، لیکن آدمی چار سے پانچ مہینے سے جیل میں ہے اور اب

"۔وہ لوگ بلیک منی کا کام کر رہے ہیں

معصوم لوگوں کی جانیں جا رہی ہیں صارم! ہمیں سچ مچ"

"۔میں جاننا ہے کہ وہ آدمی کون ہے

اگر مجھے پتہ چلا تو میں تمہیں بتا دوں گا،واپسی کا راستہ اس"

طرف ہے،"وہ اپنے لیپ ٹاپ کی طرف مصروف ہوتا،

اسے باہر کا راستہ دکھا گیا تھا، جب کہ لیلیٰ غصے سے پیر پٹکتی اب کی دفعہ سچ میں ہی کمرے سے نکل گئی تھی۔ جب کہ باہر کھڑے آفیسر تب تک اس لڑکی کی طرف دیکھ رہے تھے جب تک وہ نظر سے دور نہیں ہو گئی تھی۔ صارم نے ہلکا سا سر کھجاتے ہوئے، اپنے آفیسر کو دیکھتے نفی میں سر ہلایا تھا۔

لڑکی دیکھی نہیں، رال ٹپکنے لگتی ہے ان کمینوں کی، "وہ"

غصے سے بولا تھا، جب ایک آفیسر اندر داخل ہوا۔

افیسر! یہ آپ کی سسٹر تھی؟" وہ کرسی کھینچتے ہوئے اس"

سے پوچھنے لگا تو صارم نے انتہائی سخت نگاہ اس پر ڈالی تھی،

جب کہ آفیسر اس کی نظروں کو دیکھتا بیٹھے بغیر ہی سیدھا ہو

گیا۔

آپ کی بہن تھی تو میری بھی بہن جیسی ہی ہے میں تو بس"

ایسے ہی پوچھ رہا تھا۔ شادی شدہ ہے؟" صارم کے خطرناک

انداز میں گھورنے پر وہ بیٹھنے کے بجائے باہر کے طرف

دیکھنے لگا۔ ارادہ باہر نکلنے کا ہی تھا کیونکہ صارم کی نگاہوں سے

۔ صاف لگ رہا تھا کہ اس کے منہ پر تماچہ بجنے والا ہے

"۔ جی سر! میری سسٹر ہے، دو بچوں کی ماں ہے"

"واٹ ! یہ دو بچوں کی ماں ہے ؟ لگتا تو نہیں۔ اتنی بیوٹی فل،

اتنی ہاٹ..."

چٹاخ ! وہ مزید کچھ کہنے ہی والا تھا جب اچانک ہی صارم نے

اسے اپنی طرف کھینچ لیا اور ایک زوردار تماچہ اس کے منہ پر

دے مارا تھا۔

"انسپیکٹر صارم! میں وہ..." وہ کچھ کہنے ہی لگا تھا، جب صارم نے مڑ کر اس کا منہ توڑنا چاہا تھا، لیکن وہ پہلے ہی ہاتھ جوڑ گیا تھا۔

"میرا وہ مطلب نہیں تھا، میں تو بس ایسے ہی..." وہ کہتے ہوئے باہر نکل گیا تھا، جب کہ صارم نے غصے سے خضر کا نمبر ملایا تھا۔

آج کے بعد تیری بیوی یہاں تھانے میں نہیں آنی "

چاہیے۔ اگر آئی نا تو برقعہ ڈال کر بھیجنا اسے۔ بہت گندی

نظریں ہیں یہاں کے لوگوں کی، " وہ غصے سے کہتا فون بند

کر چکا تھا، جب کہ خضر نے ایک نظر اپنے فون کو دیکھا، پھر

لیلیٰ کے بارے میں سوچا تھا۔ خود پر اٹھنے والی ہر گندی نظر کا

سامنا وہ خود ہی کر سکتی تھی، اسے اس بارے میں سوچنے کی

ضرورت ہی نہیں تھی۔

سو فون جیب میں ڈالتے ہوئے وہ یارم کے دیے ہوئے کام

پر فوکس کرنے لگا۔ یقیناً وہ تھوڑی ہی دیر میں آنے والا ہو گا

۔اور آتے ہی اس نے اس کیس کی رپورٹس لینی تھیں

اور پھر اگر کچھ کمی رہ جاتی تو یارم نے ان کا حساب کتاب

شروع کر دینا تھا اور فی الحال وہ کسی حساب کتاب میں پڑنا ہی

نہیں چاہتے تھے۔ وہ سب لوگ ہی اسی کوشش میں تھے کہ

یارم کو خود زیادہ کام نہ کرنا پڑے۔ ابھی ابھی وہ موت کے

منہ سے لوٹا تھا۔ ایسے میں وہ یارم پر کوئی ذمہ داری نہیں ڈالنا

چاہتے تھے، لیکن اگر یارم پر ذمہ داری نہیں ڈالی گئی تو ہر چیز

انہوں نے کرنی تھی اور پھر یارم کی مرضی کے مطابق ہر

چیز کرنا مشکل ہو سکتا تھا۔

○○○○○○○

وہ روح کا ہاتھ پکڑے اپنے آفس میں داخل ہوا تھا۔ صبح

جب وہ اٹھا، روح پہلے سے ہی اس کے ساتھ جانے کو تیار

تھی، یہاں تک کہ اس نے رویام اور شونو کو بھی تیار کر رکھا

تھا ۔

یارم نے پہلے تو بے یقینی سے روح کو دیکھا تھا، پھر بڑی

مشکل سے اسنے اس بات پر یقین کر لیا تھا کہ روح ہر قیمت پر

اس کے ساتھ جائے گی، تو پھر خاموشی سے اس کا ہاتھ

تھامتا، اسے اپنے ساتھ لانے کو تیار ہو گیا تھا ۔

وہ آفس میں داخل ہوئے تو سب سے پہلے شارف کی ہی نظر

ان پر پڑی تھی۔

روح! تم یہاں کیا کر رہی ہو؟ کیا شاپنگ پر جانا ہے؟"وہ"

رویام کو اٹھا کر ہوا میں اچھالتا زوردار کس کر چکا تھا، جب کہ

وہ اپنے گال صاف کرنے میں مصروف ہوا تو روح سے

مخاطب ہوا۔

"نہیں، شاپنگ پر نہیں جانا۔ میں یارم کو لے کر آئی ہوں،

ان کو واپس لے کر جاؤں گی۔ صرف دو گھنٹے ہیں آپ کے

پاس۔ جو کام کروانا ہے میرے شوہر سے کروا لیجیے۔"

وہ مزے سے کہتی کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی تھی، جب کہ

شارف نے بے یقینی سے یارم کی طرف دیکھا تھا جو ہلکی سی

مسکراہٹ کے ساتھ کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔

یارم یہ کیا ہے؟"خضر یقیناً اپنے آفس سے نکلتے ہوئے یہ "

۔باتیں سن چکا تھا، تبھی اس نے یارم سے پوچھا تھا

یہ میری بیوی ہے، یہ ہمارا بیٹا ہے اور یہ ہمارا کتا، میرا"

مطلب ہے، شونو ہے۔"روح کے گھورنے کی دیر تھی، وہ

۔فوراً اپنی بات درست کر گیا

وہ تو میں بھی جانتا ہوں، لیکن روح یہاں کیوں آئی ہے؟""

خضر نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ روح کا ہاتھ تھاما، جب

کہ روح کے منہ بنانے پر وہ نرمی سے اس کے سر پر ہاتھ رکھ

گیا۔

"کیا مطلب میں یہاں کیوں آئی ہوں؟ میرے شوہر کا

آفس ہے، میں جب چاہے یہاں آسکتی ہوں اور آپ کو میں

نے یہاں آنے پر خوشی نہیں ہوئی؟"

"ارے! خوشی کیوں نہیں ہو گی میری جان؟ بہت خوشی ہو

رہی ہے تمہیں یہاں دیکھ کر، لیکن تم یہاں آئی کیوں ہو؟"

میں اپنے شوہر پر نظر رکھنے آئی ہوں۔ یہ میری کوئی بات "

نہیں مانتے، اپنی منمانیاں کرتے ہیں، اسی لیے اب تو میں

ان پر نظر رکھوں گی۔ یہ کوئی ایسا ویسا کام نہیں کر سکتے۔

صرف اور صرف یہیں بیٹھ کر جو کام آپ نے ان سے کروانا

ہے کروا لیجیے۔ پھر دو گھنٹے کے بعد یہ میرے ساتھ گھر واپس

جائیں گے۔ صرف دو گھنٹے کام کرنے کی اجازت ہے

"۔انہیں

جب تک یہ پوری طرح ٹھیک نہیں ہو جاتے تب تک "

میری مرضی چلے گی۔ چلیں اب آپ لوگ کھڑے کیا

ہیں؟ یارم کو کام دیں نا! وہ کام کریں گے پھر ہم واپس جائیں

گے۔ وہ ٹھیک نہیں ہیں، میں انہیں زیادہ دیر بیٹھنے نہیں

دوں گی، زخم خراب ہو سکتا ہے۔" وہ ان دونوں کو دیکھتے

ہوئے بولی تو وہ فوراً ہی فائل اس کے سامنے رکھ گئے تھے۔

"واؤ یار م! آپ تو فائلز پہ کام کرتے ہیں! مجھے لگا یہ پستول یا

چاکو آپ کے سامنے رکھیں گے۔ نائس! آئی ایم امپریسڈ۔

یہ تو بالکل آفس والے کام لگ رہے ہیں۔"

"آپ کے آفس میں تو سچی مچی آفس کے ہی کام ہوتے

ہیں۔" وہ ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ فائل پر جھکنے لگی تھی

جس پر عجیب سے ڈبے بنے ہوئے تھے اور ڈبوں میں کچھ

لکھا ہوا تھا لیکن نام نہیں بلکہ نمبر۔

یارم،اپ نے اس پہ نمبر کیوں لکھے ہوئے ہیں؟" یارم جو"

فائل پر جھکا ہوا تھا،اسے بھی فائل پر جھکتے پا کر اس نے فائل

۔اس کی طرف کر دی تھی

بس ہمارا کام ایسا ہی ہے۔" وہ روح کو جواب دیتے ہوئے"

۔رویام کی طرف متوجہ ہوا تھا

۔جو اس کے ساتھ ہی فائل پر جھکا ہوا تھا

آنکھوں سے چشمہ ہٹائے گا تو کچھ نظر آئے گا نہ"

چوزے!"اس نے رویام کو دیکھتے ہوئے کہا تھا جو پیپرز کو

گھورے جا رہا تھا۔

جب کہ اس کی آنکھوں پر لگا کالا چشمہ بہت پیارا لگ رہا تھا،

روح جان بوجھ کر اسے پہناتی تھی، کیونکہ اس کے مطابق

چشمے میں وہ اس کا راجہ بیٹا لگتا تھا۔

اور رو یام بھی اپنے آپ کو اپنی ماما کا شہزادہ بیٹا کہتے ہوئے

چشمہ بہت شوق سے پہنتا تھا۔

" میں ایشے ہی دیتوں دا (میں ایسے ہی دیکھوں گا)، وہ پھر

سے پیپر پر جھکتے ہوئے بولا تھا، جب کہ خضر شارف نے ایک

دوسرے کو دیکھا تھا۔ آج تو یارم کا کام کرنا ممکن ہی نہیں

تھا۔

کیونکہ جس طرح روح اور رومی یہاں پیپرز پر جھکے ہوئے
تھے، مشکل ہی تھا کہ یارم کچھ بھی کر پاتا۔ ابھی وہ اپنی
سوچوں میں مصروف تھے، جب ایک جھٹکے سے شونو بھی
ٹیبل پر چڑھتے ہوئے پیپر پر جھکنے لگا۔ اس کی کمی تھی، وہ بھی
پوری ہو چکی تھی۔ یارم نے آہستہ سے فائل ان کے سامنے
ٹیبل پر رکھ دی اور خود پیچھے کی طرف ٹیک لگالی تھی

"کیا ہوا یارم! آپ کام نہیں کر رہے؟" روح نے اس کی

طرف دیکھتے ہوئے کہا تو یارم نے ہلکا سا اسے گھورا تھا جس پر

وہ مسکرا کر فائل ٹیبل سے اٹھا کر اس کی گود میں رکھ گئی۔

"نہیں نہیں بے بی کر لو تم نے جو کرنا ہے، میں بعد میں

آرام سے دیکھ لوں گا۔"

"نہیں، سوری سوری! آپ اپنا کام کریں۔ میں تو بس ایسے

ہی چیک کر رہی تھی کہ آپ کرتے کیا ہیں۔ اب نہیں

کرتے ہم آپ کو تنگ،" وہ رویام کے ہاتھ پیچھے کرتے

ہوئے اسے بولی تو یارم سچ مچ میں فائل پر جھکا تھا۔

پھر بنا کچھ بولے فائل بند کرتے ہوئے ایک سائیڈ کر دی۔

روح نے گھور کر اسے دیکھا تھا جس پر یارم نے آنکھ جھپکا کر

اس کے گھورنے کی وجہ جاننی چاہی۔

یہ کیا؟ صرف فائل دیکھ کر بند کر دی؟ کچھ کہیں گے "

نہیں؟ کچھ بولیں گے نہیں ان لوگوں کو؟" وہ مایوس ہوئی

تھی۔ وہ سچ میں یارم کو شاید بہت بیزی دیکھنا چاہتی تھی

انہوں نے کام کیا، میں نے چیک کر لیا۔ بس بات ختم۔ تم "

چلو میرے آفس میں،" وہ اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے،

رویام کو اچانک ہی شرٹ سے پکڑ کر اپنے پیچھے کندھے پر

اٹھا چکا تھا۔

جب کہ ان سب سے پہلے ہی شونو بھاگتے ہوئے اس کے

روم کے اندر گھس گیا۔

○○○○○○○○○

کمرے میں آکر بھی روح سکون سے نہیں بیٹھی تھی۔اس

نے یارم کے آفس کی ہر چیز چیک کی تھی۔یارم بس اسے

دیکھ رہا تھا۔

وہ ہر چیز پر فوکس کیے ہوئے تھی۔ یارم کیا کرتا تھا، کیوں

کرتا تھا، کیسے کرتا تھا ہر طرح کے سوال کر رہی تھی اور یارم

خندہ پیشانی سے اسے جواب دے رہا تھا۔ وہ اپنی روح کی کسی

بات کا جواب کیسے نہ دیتا!

اس کے ہر سوال کا بہت توجہ سے جواب دے رہا تھا، جب

کہ شارف اور خضر دونوں ہی اب روح سے عاجز آنے لگے

تھے۔وہ یارم سے کوئی بات نہیں کر پا رہے تھے۔حالانکہ

۔سب کا فوکس کام پر تھا

روح کیا تم تھوڑی دیر باہر جا سکتی ہو؟مجھے یارم سے"

ضروری بات کرنی ہے،"خضر نے اندر داخل ہوتے ہوئے

۔روح سے کہا تو روح نے منہ بنا لیا تھا

میرے سامنے کرلیں ماموں۔ میں نے کون سا منع کرنا"

ہے؟" وہ خضر کو دیکھتے ہوئے بولی تو خضر نے سختی سے اسے

گھورا تھا۔

"اپنی نگاہوں میں نرمی لاؤ، خضر احمد! ورنہ یہ نہ ہو کہ میری

بیوی کو سخت نگاہوں سے گھورنے کے جرم میں میں تمہیں

نابینا کردوں!" یارم کا لہجہ اتنا تیز تھا کہ خضر فوراً نگاہیں جھکا

گیا تھا۔

روح! پلیز باہر جاؤ۔ میری بات ضروری ہے۔"اس نے

۔یارم کو جواب دینے کے بعد ایک بار پھر روح سے کہا تھا

"وہ کہیں نہیں جائے گی خضر! اور جس انداز میں تم میری

بیوی سے بات کر رہے ہو، یہ مجھے پسند بھی نہیں ہے۔"اب

کی دفعہ یارم نے ٹیبل پر ہاتھ مارتے ہوئے اسے پوری طرح

۔اپنی طرف متوجہ کیا تھا

یارم! میں کیسے بات کروں اس کے سامنے تم سے؟ تم"

جانتے ہو میں کس بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں۔ ایک

طرف تم کہتے ہو کہ تمہاری بیوی کے سامنے کوئی اس طرح

کی بات ہی نہ کی جائے جس سے اس کے ذہن پر اثر پڑے

اور پھر تم کہہ رہے ہو کہ اس کے سامنے بات کروں؟ یہ

جانتے ہوئے بھی کہ میں یہاں تم سے سِمگلنگ کیس کے

بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں! اس میں قتل و غارت بھی

آئے گا، خون خرابہ بھی آئے گا! پھر تمہیں مسئلہ ہو گا! تم

اسے یہاں لے کر ہی کیوں آئے ہو یہ جانتے ہوئے بھی کہ

یہاں صرف کام کے متعلق باتیں ہوتی ہیں؟ روح کو یہاں

لانے کا مقصد کیا ہے؟" وہ غصہ ہونے لگا تھا، جب کہ یارم

کی آنکھوں میں سُرخی دیکھتے ہوئے وہ نگاہیں جھکا گیا تھا۔

"گیٹ آؤٹ!" اس کی نگاہیں جھکانے کی دیر تھی کہ یارم

چلایا۔

"خضر یارم کے۔ یارم! پلیز! میری بات ضروری ہے

غصے کو سمجھتا تھا۔اس نے روح کے بارے میں اس طرح کی

بات کی تھی وہ برداشت نہیں کر سکتا تھا، لیکن پھر بھی یارم

کو یہ بھی تو سمجھنا تھا کہ ان کا کام ضروری ہے۔

"میں نے کہا دفع ہو جاؤ یہاں سے!"اب کی دفعہ وہ اٹھ کر

کھڑا ہوتا، ٹیبل پر ہاتھ مارتا، پوری شدت سے چلایا تھا۔

"یارم! میں چلی جاتی ہوں۔ آئی ایم سوری خضر ماموں! میں

تو بس ایسے ہی مستی کر رہی تھی۔ اگر آپ کا کام زیادہ

ضروری ہے تو پلیز آپ لوگ کر لیجیے۔ میری وجہ سے آپ

کو مسئلہ ہو رہا ہے، میں چلی جاتی ہوں، بلکہ میں گھر ہی چلی

جاتی ہوں۔"

روح سمجھ چکی تھی کہ اس کی وجہ سے ان لوگوں کے کام

میں پریشانی ہو رہی ہے۔ اسی لیے اس نے سوچا کہ وہ رویام

کو لے کر نکل جائے گی۔ شاید اسے یہاں آنا ہی نہیں چاہیے

تھا۔

میں نے تمہیں کہا یہاں سے جانے کے لیے؟ یہ آفس کسی"

کے باپ کی جاگیر نہیں، یارم کاظمی کی جگہ ہے۔ اور یارم

کاظمی کی سانسوں پر بھی روح یارم کاظمی کا حق ہے! تم

یہاں سے کہیں نہیں جاؤ گی۔ اگر یہاں سے کوئی جائے گا تو

یہ! گیٹ آؤٹ خضر احمد! اور اگلے دو دن تک مجھے اپنی شکل

مت دکھانا!" وہ غصے سے اسے دیکھتے ہوئے بولا تو خضرا گلے

ہی لمحے کمرے سے نکل گیا تھا۔

"اوہو یارم! وہ ناراض ہو گئے! آپ کو ایسا نہیں کرنا چاہیے

تھا، آپ نے بے کار میں ماموں کو اتنا زیادہ ڈانٹ دیا۔"

"ریلیکس بے بی! وہ مجھ سے ناراض نہیں ہوتا اور تم کیوں

باہر جا رہی تھی؟ کوئی اپنی جگہ چھوڑتا ہے کیا؟" وہ کمرے کا

دروازہ بند کرتے ہوئے روح کی طرف متوجہ ہوا تھا۔

یارم! میری وجہ سے آپ کو پریشانی ہو رہی ہے نا؟ میں"

کل سے آپ کے ساتھ نہیں آؤں گی۔ آپ خود ہی دو گھنٹے

کام کر کے واپس آجایئے گا۔"اس کے پاس آنے پر وہ

پریشانی سے بولی تھی۔اسے ہر گز نہیں لگا تھا کہ خضر کو اس

کے یہاں آنے سے مسئلہ ہو گا۔

میرا پیارا بچہ! تمہارے یہاں آنے سے کسی کو کوئی مسئلہ"

نہیں ہے اور خضر کی طبیعت میں خود ہی صاف کر دوں گا۔"

وہ نرمی سے اس کے لبوں پر جھکتے ہوئے آہستہ سے انہیں

چومتا، اسے اپنے قریب کرنے لگا تھا، جب کہ رویام جو شانو

کے ساتھ زمین پر یارم کی فائلز بکھرائے نہ جانے کیا کر رہا

تھا، اس کی طرف دیکھتی، روح اس کے سینے پہ ہاتھ رکھ گئی

تھی۔

"تم میری بیزی ہے میرا بچہ! تم کیوں اسے گھور رہی ہو؟

طرف متوجہ ہو،" یارم نے رویام کی طرف اس کا دھیان

جاتے دیکھتے ہوئے فوراً ہی اسے اپنے قریب کر لیا تھا، جب

۔ کہ روح اس کے سینے پہ ہاتھ مارتی تھوڑا فاصلے پر ہو گئی تھی

OOOOOOOO

خضر کا غصے سے بُرا حال ہو رہا تھا۔ وہ روح کے سامنے اسے

اس طرح سے کیسے انسلٹ کر سکتا تھا؟ کوئی غلط بات تو نہیں

کر رہا تھا۔ روح اس کے لیے بھی خاص تھی، اس کی بیٹی

تھی۔ وہ روح کو بے انتہا چاہتا تھا

لیکن وہ اپنے کام میں اس کی مداخلت بھی نہیں چاہتا تھا۔ وہ

یہاں اس کو لے کر ہی کیوں آیا تھا؟ یہ اس کا مسئلہ تھا، لیکن

روح کے سامنے جس طرح یارم نے اسے انسلٹ کیا تھا، یہ

ناقابل برداشت تھا۔ یارم بالکل لحاظ نہیں رکھتا تھا۔

ایٹ لیسٹ وہ روح کے سامنے تو اس کی عزت رکھ ہی سکتا

تھا۔ ویسے خضر کو ان سب چیزوں سے فرق نہیں پڑتا تھا،

یارم غصے میں کچھ بھی بول جاتا تھا، لیکن پھر بھی وہ روح کے

سامنے اسے انسلٹ نہیں کر سکتا تھا۔اسے آج بہت برا لگا ۔

بلکہ آج کل اسے یارم کی کوئی چیز اچھی نہیں لگ رہی تھی ۔

یارم کو اس سے بحث کرنے کا موقع چاہیے تھا اور وہ ہر

تھوڑی دیر میں اس کی عزت اتار دیتا تھا۔وہ پریشانی سے باہر

بیٹھا ہوا تھا جب اچانک اس کا فون بجا۔انجان نمبر سے کال

تھی اور خضر نے فوراً فون اٹینڈ کر لیا تھا ۔

لیلیٰ! کچھ پتہ چلا اس آدمی کے بارے میں؟ کون کروا رہا"
ہے سِمگلنگ؟ تم گئی تھی ناصارم سے ملنے کے لیے؟" یارم
کافی کا کپ اپنے لبوں سے لگاتے ہوئے بے حد کم آواز میں
اس سے پوچھ رہا تھا، جب کہ روح اس وقت رویام کے
ساتھ مصروف تھی۔ رویام ہمیشہ کی طرح کھانے میں ضد

کررہا تھا اور روح اس کے پیچھے پیچھے بھاگ رہی تھی۔ یہ

۔موقع اچھا تھا یارم کے لیے

ہاں، میں گئی تھی لیکن اس الو کے پٹھے نے مجھے ایک لفظ"

بھی نہیں بتایا۔ بہت کمینہ آدمی ہے۔ میں نے اسے بتایا بھی

کہ یہ بہت ضروری ہے، کہتا ہے اگر یہ ضروری ہے تو وہ خود

"۔ہی کرلے گا

۔لیلیٰ نے مایوسی سے بتایا تو یارم نے ہاں میں سر ہلایا تھا

نظر رکھو! تم لوگوں کو واپس جانا چاہیے۔ خضر کہاں "

ہے؟" اس نے واپس کمرے کی طرف جاتے ہوئے سوال

کیا۔

پتہ نہیں، وہاں باہر اکیلے بیٹھا ہوا ہے۔ شاید تم نے جو اس "

کی بے عزتی کی ہے اندر، دل پہ لے گیا ہے بیچارہ،" لیلیٰ ہنستے

ہوئے بولی تھی۔

اس کو بولو دل سے کام بعد میں کرے، پہلے دماغ سے کام

کرے۔ جاؤ اس وقت صارم کے آفس میں، جیسا میں نے

کہا ہے ویسا کرو، " وہ کہتے ہوئے واپس اندر چلا گیا تو لیلیٰ اٹھ

گئی تھی۔

OOOOOOOOO

" جی سر! سمگلنگ کے کیس میں جو لوگ اندر ہوئے ہیں ان

کی لسٹ میں نے تیار کر دی ہے۔ آپ ایک دفعہ چیک کر

لیجیے۔"اس کے میز پر سامنے ایک فائل رکھی تھی جس میں
پچھلے چھ مہینے میں جتنے بھی سِمگلنگ کیسز ہوئے تھے اور ان
کیسز میں جتنے بھی سِمگلنگ کے کرمنلز جیل میں تھے، ان
کی انفارمیشن تھی۔ صارِم اسے چیک کر رہا تھا۔لیلیٰ یہاں
تک آئی تھی تو مطلب صاف تھا کہ کیس کوئی چھوٹا موٹا
نہیں تھا، لیکن وہ آدمی جیل میں تھا اسی لیے صارِم نے سوچا
۔کچھ بھی کیوں نہ ہو جائے وہ کیس وہ خود حل کرے گا

تعداد کافی زیادہ تھی اور سمجھنا مشکل تھا کہ آخر لیلیٰ ان میں

سے کس کے بارے میں بات کر رہی ہے۔

وہ ہر چیز کے بارے میں معلومات لینے کی کوشش کر رہا تھا

اور یہ آسان ہرگز نہیں تھا۔ یہاں پر 30 سے زیادہ کیسز

تھے اور کچھ کیسز تو ایسے تھے جن میں مجرموں کو سزائے

موت ہو چکی تھی۔ لیکن وہ اندازہ لگا چکا تھا کہ لیلیٰ کون سے

کیس کے بارے میں بات کر رہی تھی۔

OOOOOOOOO

شارف صارم سے ملنے کے لیے تھانے میں آیا تو صارِم نے آنکھیں گھمائی تھیں۔ وہ جانتا تھا وہ یہاں کیوں آیا ہے، یقیناً اس نے بھی وہی بات کرنی تھی جو لیلیٰ کر کے گئی تھی۔ اتنا تو وہ سمجھدار تھا ہی کہ ان لوگوں کے یہاں آنے کے پیچھے بس ایک ہی مقصد ہے۔

"ارے یار! میں نہیں آیا تمہارے کسی بھی کرمنل کے

بارے میں کچھ بھی پتہ کرنے کے لیے۔ یار! میں تو بس

ایسے ہی گھومتے پھرتے آگیا تھا، سوچا تم سے ہائے ہیلو کر

لوں۔"

"شارف! بہت اوور لگ رہے ہو۔ صاف لگ رہا ہے کہ تم

جھوٹ بول رہے ہو اور دوسری بات، میں جاننا بھی نہیں

چاہتا کہ تم یہاں کیوں آئے ہو۔ باہر کا راستہ اس طرف

ہے، تم جا سکتے ہو۔" صارم نے لحاظ نہیں کیا تھا، جب کہ

شارف مسکراتا ہوا اس کے ٹیبل کے نیچے کوئی چپ لگا رہا

تھا۔

"چلا جاتا ہوں میں اور ویسے ایک بات کہوں، لیلیٰ جس

مقصد کے لیے یہاں آئی تھی، میں اس مقصد کے لیے ہر گز

یہاں نہیں آیا۔ مجھے بالکل نہیں جاننا کہ کون سا سمگلنگ

کیس چل رہا ہے اور مجھے دلچسپی بھی نہیں ہے ! یو نو، آئی

"۔ہیٹ خون خرابہ

اف ! یو ہیٹ خون خرابہ تو جاؤنا یہاں سے ! میرا سر کیوں"

کھا رہے ہو؟ مجھے کوئی شوق نہیں ہے تمہاری شکل دیکھنے

"۔کا

کیونکہ مجھے تمہاری شکل دیکھنے کا شوق تھا نا! کتنے دن ہو"

گئے تم سے ملاقات نہیں ہوئی تھی؟" شارف نے ہلکی سی

مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

کل مجھے ہی لے کر گئے تھے تم یارم کا گھر صاف کرنے"

کے لیے،" اس نے یاد دلایا تھا۔

حد ہوتی ہے صارِم! میری محبت کو کبھی سمجھنا مت تم!"

میں تو تمہارے پیار میں یہاں تک آگیا تھا! جارہا ہوں

میں،"وہ غصے سے کہتا، وہاں سے نکلتا جاتے جاتے بھی اس

کے دروازے کے پیچھے ہاتھ مار گیا تھا، جب کہ صارم اس

کے ڈرامے اگنور کرتا اپنے کام کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"ڈیول! کام ہو گیا ہے۔ میں نے صارم کے آفس کے چار

پانچ کونرز میں ہِڈن مائکس لگا دیے ہیں۔ یہاں تک کہ اس

کے آفس کے باہر بھی میں نے کافی سارے ہِڈن کیمرے

اور مائک لگا دیے ہیں۔ کچھ بھی ہو گا تو ہمیں خود بخود ہی پتہ

چل جائے گا۔ اگر صارِم نہیں بولتا تو کیا ہوا، ہم بیچ کا راستہ

نکال لیں گے،" وہ باہر نکلتے ہوئے پر سکون انداز میں بول رہا

۔ تھا، جب کہ یارم نے پر سکون انداز میں فون بند کر دیا تھا

oooooooo

"ہیلو صارم! مائرہ کی سکول بس ابھی تک نہیں آئی ہے! پلیز

آپ فون کر کے پتہ کریں نا! کتنا وقت ہو رہا ہے؟" صارم

اپنے کام میں مصروف تھا، اس وقت وہ سِمگلنگ کے سارے

۔ کیسز چیک کر رہا تھا، جب اسے عروہ کا فون آیا تھا

عروہ! پریشان مت ہو میری جان۔ میں ابھی چیک کرتا"

ہوں۔ فون کرتا ہوں میں بس ڈرائیور کو، ہو سکتا ہے کوئی

مسئلہ ہو گیا ہو۔" عروہ کا فون بند کرتے ہوئے اس نے

ڈرائیور کو فون کیا تھا، جو مائرہ کو سکول چھوڑنے جاتا اور واپس

۔ لے کر آتا تھا

تقریباً تین چار دنوں سے وہ لوگ مسلسل اس کیس پر کام کر رہے تھے، جب اچانک آج صارِم کی بیٹی گم ہو گئی تھی۔

صارِم فوراً ہی تھانے سے نکلتے ہوئے مائرہ کے سکول جانے لگا تھا، کیونکہ اس کی بیٹی کا غائب ہونا کوئی معمولی بات نہیں تھی۔

OOOOOOOOO

"سر! ہمیں معاف کر دیجیے۔ یہاں تو آپ ہی بچی کو لینے

کے لیے آتے تھے، ہمیں پیون نے آ کر بتایا تھا کہ بچی کے

فادر باہر آئے ہیں، اسی لیے ہم نے مائرہ کو باہر جانے دیا،"

پرنسپل پریشانی سے کہہ رہا تھا، جب کہ صارم کا سر درد سے

پھٹنے لگا تھا۔ ایسے کیسے ہو سکتا تھا؟ اس کی بیٹی کیسے جا سکتی تھی

کہیں پر بھی؟

میں تم سب کو چھوڑوں گا نہیں! میری بیٹی سکول سے"

غائب ہو گئی اور تم لوگوں کو کچھ پتہ ہی نہیں!"اس کا دماغ

جیسے کام کرنا ہی چھوڑ چکا تھا۔مائرہ کہیں گم ہو سکتی ہے، یہ

۔سوچ بھی اسے پاگل کر دینے کو کافی تھی

۔اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کرے

وہ سمجھ چکا تھا اس کی بیٹی غائب نہیں ہوئی بلکہ اسے کڈنیپ

کیا گیا ہے، لیکن کس نے؟ اس کا کوئی ایسا دشمن تو نہ تھا جو

اس کی بیٹی کو کڈنیپ کر لیتا۔ وہ پہلے ہر طرف مائرہ کو

ڈھونڈنے لگا تھا۔ دو تین دفعہ دل چاہا کہ وہ یارم کو بتادے،

لیکن یارم ہر معاملے کو اپنے طریقے سے حل کرنے کا عادی

تھا۔ اگر یارم کو بتاتا تو خون خرابہ بھی ہوتا اور وہ کوئی خون

خرابہ نہیں چاہتا تھا۔

اور ویسے بھی یہ اس کی بیٹی کا معاملہ تھا، وہ خود حل کر سکتا

تھا۔

OOOOOOOO

کون کر سکتا تھا ایسا؟ کون اس کی بیٹی کو اغوا کر سکتا تھا؟ وہ

پریشانی سے واپس تھانے میں آیا تھا۔ عروہ کو دلاسہ دے کر

اس نے ہر ممکن کوشش کی تھی اسے ریلیکس کرنے کی،

لیکن عروہ کا رو رو کر بُرا حال تھا۔ بار بار ایک ہی بات کہہ

رہی تھی کہ آپ یارم بھائی کو بتائیں۔"

لیکن یہ یارم کا معاملہ نہیں تھا، یہ اس کا معاملہ تھا اور اس نے

خود حل کرنا تھا۔

اس کے ساتھی آفیسرز کو پتہ چل چکا تھا کہ اس کی بیٹی اغوا

ہوئی ہے۔ ہر کوئی اپنی طرف سے کوشش کر رہا تھا، جب

اچانک ہی اس کے موبائل پر ایک ان نون نمبر سے کال

آئی۔

"سر! ہو سکتا ہے کڈنیپر کی کال ہو، ہو سکتا ہے وہ تاوان کے

لیے فون کرے،"اس کے آفیسر نے کہا تو صارم نے ہاں

میں سر ہلاتے ہوئے فون نکالا تھا۔

"ہیلو! انسپیکٹر صارِم! کیسے ہو تم؟ امید کرتا ہوں ٹھیک ہو

گے اور اپنی بیٹی کو تو نہیں ڈھونڈ رہے؟ فکر مت کرو،

تمہاری بیٹی بالکل صحیح سلامت ہے میرے پاس۔ یہاں

سامنے کھیل رہی ہے۔"

میں نے تصویریں بھیجی ہیں، تم چیک کر سکتے ہو، "وہ"

پرسکون انداز میں بولا تھا۔ صارم نے جلدی سے فون اپنے

کان سے ہٹاتے ہوئے ان تصویروں کو چیک کیا تھا جو ابھی

ابھی اسے واٹس ایپ پر ریسیو ہوئی تھیں۔ مائرہ سامنے کرسی

۔پر بیٹھی تھی، ہاتھ میں کوئی کھلونا پکڑ کے رکھا تھا

۔کیا چاہتے ہو تم؟" وہ غصے سے غرایا تھا"

کچھ زیادہ نہیں! بازِل خان نام کا آدمی تمہاری جیل میں "

پچھلے پانچ مہینوں سے بند ہے۔ اسے پھانسی کی سزا ہو چکی

ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ وہ پھانسی سے مرے۔ میرا مطلب

ہے، وہ میرا ساتھی ہے، میرا خاص آدمی ہے۔ اسے چھوڑ دو،

اور اپنی پیاری، معصوم سی بیٹی کو یہاں سے لے جاؤ۔ اور

ہاں، پلیز اب پولیس کو شامل مت کرنا! وہ کیا ہے، میں

پولیس کی بہت رِسپیکٹ کرتا ہوں، میں نہیں چاہتا میرے

ہاتھوں تمہارے آفیسر زمارے جائیں۔ یادرکھنا! اگر کوئی

پولیس والا میرے علاقے میں داخل ہوا تو تمہاری بیٹی کی

لاش بھی تمہیں وہیں سے ملے گی،" اس نے کہتے ہوئے

فون بند کر دیا تھا۔ تھوڑی دیر میں لوکیشن بھی آچکی تھی،

۔جب کہ صارم سر ہاتھوں میں دیے بیٹھا تھا

بازِل خان ایک جانا مانا کرمنل تھا اور تقریباً پانچ مہینے پہلے ہی

وہ سِمگلنگ کے کیس میں اندر ہوا تھا۔ اس کے خلاف بہت

ٹھوس ثبوت تھے، یہاں تک کہ آٹھ دن پہلے 13 قتل

کرنے کی وجہ سے اسے سزائے موت بھی ہو چکی تھی۔

چھ دن کے بعد اسے سُولی پر چڑھایا جانا تھا۔ ایسے میں وہ اسے

کیسے چھوڑ سکتا تھا؟ وہ آدمی جو بھی تھا، اسے صرف اور

صرف بازِل خان زندہ چاہیے تھا۔

"سر! میری بات سُنیں۔اس وقت آپ کی بیٹی کی زندگی کا

سوال ہے۔آپ کی معصوم بچی مسئلے میں پڑ سکتی ہے۔ ہمیں

سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنا چاہیے۔"

"کیا چاہتے ہو تم؟ میں چھوڑ دوں بازِل خان کو؟ اتنی مشکل

سے اسے پکڑا ہے۔اتنے مہینے مسلسل سنوائیوں کے بعد

اسے جا کر کہیں پھانسی کی سزا ہوئی ہے۔"

"سر! قانون بھی یہی کہتا ہے جب سوال معصوموں پر

جائے تو سب سے پہلی سوچ بھی معصوموں کی ہی ہونی

چاہیے۔"

"ہم ایک دفعہ بازِل خان کو پکڑ سکتے ہیں تو دوبارہ بھی پکڑ

سکتے ہیں۔اس وقت آپ کی بیٹی کی زندگی کا سوال ہے۔"

آفیسر اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے سمجھاتے ہوئے

بولا تھا، جب کہ وہ سر پکڑ کر بیٹھا ہوا تھا۔

سب لوگ اسے سمجھا رہے تھے، جب کہ اسے اس وقت

سوائے اپنی بیٹی کے اور کچھ بھی سمجھ نہیں آرہا تھا۔ اسے اپنی

بیٹی کی جان بچانی تھی۔ اس کے لیے سچ میں مائرہ سے اہم کچھ

بھی نہیں تھا، وہ مائرہ کی جان پر رِسک نہیں لے سکتا تھا۔

○○○○○○○○

بتاؤ کہاں لے کر آنا ہے بازِل خان کو!''اس دفعہ فون

آتے ہی صارم نے براہِ راست سوال کیا تھا۔ہاں،اپنی بیٹی کی

زندگی پر وہ کوئی رِسک نہیں لے سکتا تھا۔

''ایڈریس میں تمہیں بتاؤں گا لیکن تم پولیس والوں میں

سے وہاں کوئی نہیں آئے گا۔وہاں تم کسی عام آدمی کو بھیجو

گے!میرا بندہ کسی عام آدمی کے ساتھ یہاں تک پہنچے گا۔

میں کسی پولیس والے کو اپنا پتہ ہر گز نہیں دے سکتا۔تم

لوگ جو پلاننگ کر رہے ہو، اس میں تم لوگوں کو کبھی

کامیاب نہیں ہونے دوں گا۔" دوسری طرف سے آواز آئی

تھی، جب کہ اس نے سامنے کھڑے ایس پی کو دیکھا تھا،

۔ جس نے اشارے سے پوچھا تھا کہ وہ اس سے مزید پوچے

ٹھیک ہے۔ فکر مت کرو، میں کسی عام آدمی کو ہی بھیجوں"

گا۔ اس کا تعلق قانون سے دور دور تک نہیں ہو گا۔" اس

۔نے یہ کہتے ہوئے فون بند کیا تھا

جب کہ اب اس کا سارا فوکس کسی عام آدمی کو ڈھونڈنے

میں تھا۔ آخر وہ کس کو بھیج سکتا تھا اس آدمی کے پاس؟ وہ

آدمی کون تھا؟ وہ نہیں جانتا تھا، لیکن بازِل خان اس کا عزیز

تھا تب ہی تو اس نے اس کی بیٹی کی جان خطرے میں ڈال دی

تھی۔ بازِل خان کافی سالوں سے سمگلنگ کے کام میں لگا ہوا

تھا اور اسے پکڑنے کے لیے پولیس بھی کافی زور لگا رہی

تھی۔ وہ الگ الگ ملکوں میں سمگلنگ، قتل اور ریپ جیسے

کاموں میں شامل تھا۔ لیکن آخر کار دبئی کی پولیس نے اسے

پانچ مہینے پہلے اریسٹ کر لیا تھا اور پھر پانچ مہینوں سے

مسلسل چلتی کاروائی کے بعد اسے پھانسی کی سزا ہوئی تھی اور

ایک ہفتے میں ہی اسے پھانسی ہونے والی تھی۔ ایسے میں وہ

۔لوگ اسے چھوڑنے پر مجبور ہو چکے تھے

اپنا سر ہاتھوں میں تھامتے ہوئے آخر کار اس نے ایک انسان

ڈھونڈ ہی لیا تھا جس کے ساتھ پولیس کا کوئی تعلق نہیں تھا۔

وہ ایک عام سا شہری تھا اور اس کی بیٹی کو باحفاظت واپس لا

سکتا تھا۔

○○○○○○○○

بازِل خان کو ایک گاڑی میں بٹھایا گیا تھا، جب کہ ڈرائیونگ

سیٹ پر ایک آدمی ماسک میں بیٹھا ہوا تھا۔ بازِل خان نے

ہنستے ہوئے اس آدمی کو دیکھا تھا اور پھر سفر شروع ہو گیا تھا۔

تم بھی کوئی پولیس والے ہو نا؟ تم دھوکہ دے رہے ہو"

میرے آدمی کو! "ہنستے ہوئے اس سے سوال کرنے لگا تو

ڈرائیور نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"نہیں، میں کوئی پولیس والا نہیں ہوں۔ میرا پولیس سے

دور دور تک کوئی تعلق نہیں ہے۔"اس نے جواب دیتے

ہوئے گاڑی کی سپیڈ تیز کی تھی۔

تم نے کہا اور میں نے مان لیا!" بازِل خان کہتے ہوئے ہلکا"

سا قہقہہ لگا گیا تھا، جب کہ گاڑی اس راہ پر چل پڑی تھی جس

۔ جگہ کی لوکیشن انہیں بھیجی گئی تھی

شکل تو اچھی خاصی ہے تمہاری۔ پولیس کے لیے کام بھی"

نہیں کرتے تو کرتے کیا ہو تم؟" بازِل خان کو اس کی ذات

۔ میں کچھ زیادہ ہی دلچسپی تھی

"بس۔ معمولی سا ڈرائیور ہوں میں، کچھ خاص نہیں کرتا

مجھے یہ کہا گیا ہے کہ انسپیکٹر صارم کی بیٹی وہاں پر ہو گی تو

تمہیں وہاں کسی کے حوالے کر کے انسپیکٹر صارم کی بیٹی

واپس لانی ہے۔" وہ پر سکون انداز میں جواب دے رہا تھا

بازِل خان اس کے لہجے پر کسی طرح کا شک نہیں کر سکا تھا۔

وہ کوئی عام سا شہری لگتا تھا۔ نرم لہجہ، بات کرنے میں کوئی

سازش نہیں۔ بازِل خان کو اس کی ذات میں دلچسپی ختم ہو

چکی تھی۔

"میں بوس کا بہت خاص آدمی ہوں، میرے بغیر کچھ نہیں

ہو سکتا۔ یوں سمجھو کہ بوس سے بھی بڑا بوس ہوں میں۔

اسی لیے میرا جیل سے چھوٹنا بہت ضروری تھا۔ ہمارے کام

کے لیے میرے علاوہ کوئی کام ہو ہی نہیں سکتا۔ دیکھو نا، اسی

لیے ان لوگوں کو انسپیکٹر صارم کی بیٹی کو اغوا کرنا پڑا۔

معصوم بچے بھی ہمارے کاموں میں شامل ہوتے ہی رہتے

ہیں۔انسپیکٹر صارم سے ہماری کوئی دشمنی نہیں ہے، اچھا

آدمی ہے لیکن ہمارے لیے ان دنوں مشکل پیدا کر رہا ہے

بس۔میرے آدمیوں کو انسپیکٹر صارم کو ایک چھوٹا سا سبق

دینا چاہیے،اس کی بیٹی کو زندہ واپس نہیں کرنا چاہے" وہ

پر سکون انداز میں بولا تھا،جب کہ گاڑی کی سٹیرنگ پر اس

۔آدمی کی گرفت سخت ہوئی تھی

تمہاری مرضی، تم جو چاہو کرو۔ ویسے مجھے لگتا نہیں کہ تم "

ان کے لیے زیادہ خاص ہو، " وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا تھا،

۔ جب کہ گاڑی اس نے اس لوکیشن پر لا کھڑی کی تھی

○○○○○○○○○

آہستہ سے گاڑی کا دروازہ کھول کر وہ باہر نکلا تھا، جب کہ

بازِل خان بھی باہر اس کارخانے نما جگہ میں آچکا تھا۔ یقیناً

اس کے لیے یہ جگہ انجان نہیں تھی، لیکن ڈرائیور کے لیے

تھی۔

رکو! تم یہاں سے نہیں جا سکتے، جب تک بچی صحیح"

سلامت ہمارے سامنے نہیں آجاتی۔"

اس نے اس آدمی کو روکا تھا، جب کہ وہ قہقہہ لگا کر اپنے

بندوق اس پر تان چکا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ اسے گولی مارتا،

سامنے سے مائرہ بھاگتی ہوئی اس کی طرف آئی تھی۔

یارم چاچو!"اس کے چلانے پر یارم نے پلٹ کر اس کی

طرف دیکھا تھا، جب کہ تیزی سے قدم بڑھاتے ہوئے وہ

مائرہ کے سامنے آیا تھا اور اسے اپنے پیچھے چھپا گیا تھا۔

"تمہارا تو پولیس سے کوئی تعلق نہیں تھا، تو اس بچی کو کیسے

جانتے ہو تم؟ تم نے ہمیں دھوکہ دیا!" بازِل خان غصے سے

اس کی طرف سوال کر رہا تھا۔

میں نے کبھی کسی کو دھوکہ نہیں دیا،"وہ ہلکی سی"

مسکراہٹ کے ساتھ بولا،مائرہ اس کے ساتھ چپک گئی

تھی۔صارم اس کے علاوہ اور کسی پر بھروسہ کر ہی نہیں سکتا

تھا اس معاملے میں۔اس کی بیٹی کی زندگی کا سوال تھا،اس

کے معاملے میں وہ کسی وردی والے پر بھی یقین نہیں کر سکتا

۔تھا اور صارم کے لیے سب سے اہم تو یارم ہی تھا

ہو کون تم ؟ اگر پولیس والے نہیں ہو تو کون ؟" وہ غصے

سے اس کی طرف بڑھتے ہوئے کہنے لگا تھا، جب اس کے

ہاتھ کی انگلیوں میں اٹکے ہوئے بلیڈ کو دیکھا۔

ڈیول !" بازِل خان تو اس آدمی کو بے یقینی سے دیکھتے"

ہوئے دو قدم پیچھے ہٹنے لگا تھا، جب اچانک ہی کسی نے اس

کے سر کے بیچ و بیچ گولی ماری تھی۔ گولی اچانک چلی تھی۔

یارم نے ہر طرف نگاہیں گھماتے ہوئے مائرہ کو اپنے ساتھ

لگایا تھا کیونکہ اچانک ہونے والے اٹیک پر وہ بُری طرح سے

گھبرا گئی تھی۔

جب کہ سامنے بازِل خان کی لاش پڑی ہوئی تھی۔ یہ جگہ

بالکل سنسان تھی۔ دور دور تک یہاں کوئی بھی نہیں تھا۔

اس آدمی نے ایسا کیوں کیا تھا؟ اس نے خود ہی اپنے آدمی کو

کیوں مار ڈالا تھا؟ یہ آدمی اس کا خاص ساتھی تھا، ابھی تو وہ

اسے جیل سے آزاد کروا رہا تھا۔ یارم آگے پیچھے دیکھ رہا تھا،

۔جب اچانک اس کی جیب میں پڑا ہوا فون بجا

یارم کاظمی! بہت خوبصورت ہو تم! تمہیں دیکھنے کی"

"۔خواہش پر دیکھو اپنا آدمی قتل کر دیا

بہت شوق تھا تمہیں دیکھنے کا، صرف تمہیں دیکھنے کے"

لیے دیکھو نا ایک معصوم بچے کا استعمال کرنا پڑا۔ لیکن فکر

مت کرو، تمہارے اصولوں پر چلنے والا آدمی ہوں۔ بچی

بالکل صحیح سلامت ہے،" فون کان سے لگائے اس آدمی کی

آواز سن رہا تھا۔ نرم لہجے سے پاک انداز، یارم ایک لمحے کے

لیے الجھ سا گیا تھا۔

"تم یہ آدمی تمہارے لیے خاص تھا، تمہارا دایاں ہاتھ تھا، تم

نے اسے کیوں مار ڈالا؟ اگر مجھ سے ملنے کی خواہش تھی تو بلا

لیتے، یقین کرو تمہیں اتنی گیم کرنے کی ضرورت ہی نہ

پڑتی، میں خود آجاتا تم سے ملنے کے لیے،" یارم کی نگاہیں ہر

۔طرف گھوم رہی تھیں

اپنی حسین آنکھوں کو تکلیف مت دو، یارم کاظمی! میں"

یہاں نہیں ہوں جہاں تم مجھے تلاش کر رہے ہو۔راگاو کے

"۔لیے کوئی اہم نہیں، کوئی بھی نہیں! یاد رکھنا

میرے لیے صرف ایک انسان اہمیت رکھتا ہے اور وہ تم "

ہو! جاؤ، تمہاری بھتیجی کو تمہیں دیکھنے کے صدقے میں

معاف کیا۔"

اگلی ملاقات تمہاری لاش سے کرنا پسند کروں گا۔ فکر مت "

کرو، میں آسانی سے تمہارے ہاتھ نہیں آؤں گا، کیونکہ میں

تم سے دو قدم آگے گیم پلان پر چلتا ہوں، تم سے دو قدم

آ گے ہوں۔" وہ بے حد سکون سے اسے اپنی پاور دکھا رہا تھا،

۔جب کہ اس کی باتیں سُنتا یارم ہلکا سا مسکرایا

دو قدم آ گے ! پھر تو مزہ آ ئے گا راگاو، کیونکہ دو قدم پر "

میرے ہاتھ کی گرفت ہمیشہ مضبوط رہتی ہے،دوسروں کی

گردن پر۔" فون جیب میں ڈالتے ہوئے مائرہ کی طرف

دیکھتا اسے اپنے ساتھ لگا گیا۔مائرہ کے معاملے میں صارم

یارم کے علاوہ اور کسی پہ یقین نہیں کر سکتا تھا، سوا س

معاملے میں اسے یارم کو شامل کرنا پڑا تھا۔ جب کہ تھوڑی

دیر میں صارم وہاں پہنچ چکا تھا جہاں بازِل خان کی لاش پڑی

تھی۔

کون تھا وہ آدمی اور بازِل خان کو کس نے مار دیا؟" وہ مائرہ"

کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے یارم سے پوچھنے لگا۔

پتہ نہیں کون تھا، لیکن یہ سب کچھ اس نے مجھے یہاں بلانے

کے لیے کیا ہے۔ وہ جو کوئی بھی ہے، جانتا ہے کہ تمہارا

میرے ساتھ کیا تعلق ہے، بلکہ وہ جو کوئی بھی ہے وہ سب

کچھ جانتا ہے۔ ہر چیز پر نظر ہے اس کی،" یارم کے لہجے میں

ہلکی سی پریشانی تھی۔

"نہیں یار! تمہارے اور میرے بارے میں سوائے تمہاری

ٹیم کے اور کوئی نہیں جانتا،" وہ پورے یقین سے بولا تو یارم

نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

وہ جانتا تھا مائرہ کو لینے کے لیے میں آؤں گا۔ وہ اگر چاہتا تو"

کسی اور کی بیٹی کو بھی اغوا کر سکتا تھا۔ اس کی دشمنی ساری

پولیس سے تھی۔ وہ کسی کی بیٹی پکڑ کر اپنے آدمی کو چھڑوا

سکتا تھا، لیکن اس نے صرف تمہاری ہی بیٹی کو اغوا کیا، کیوں

"۔ کہ وہ مجھ سے تبھی مل سکتا تھا جب تم پر کوئی مصیبت آتی

پھر یقیناً یہ تمہارا ہی کوئی دشمن ہو گا! پلیز آئندہ اپنی"

دشمنیوں کے چکر میں میری بیٹی کی جان خطرے میں ڈالنے

کی ضرورت نہیں ہے یارم! میں یہ برداشت نہیں کروں

گا،" وہ مائرہ کو اپنے ساتھ لگاتا اپنی گاڑی کی طرف بڑھا تھا،

جب کہ یارم وہیں پر کھڑا اہر طرف دیکھ رہا تھا۔ اسے سمجھ

نہیں آرہا تھا آخر ایسا بھی کون ہو سکتا تھا جو اس کے بارے

۔میں سب کچھ جانتے ہوئے اس سے پنگا لے رہا تھا

وہ ڈیول کا نام مٹانا چاہتا تھا، اس کے نام کو ختم کرنا چاہتا تھا۔

یعنی کہ اس کی نظر صرف یارم پر ہی نہیں بلکہ اس کی فیملی پر

بھی تھی۔یعنی کہ اس کے گینگ کے ساتھ ساتھ اس کی فیملی

کو بھی خطرہ تھا۔اگر وہ صارم کی بیٹی کو اغوا کر سکتا تھا، تو پھر

وہ کچھ بھی کر سکتا تھا۔

اس کے لیے کسی کی جان اہمیت نہیں رکھتی تھی، یہ اس نے

جان لیا تھا۔خاموشی سے اپنی گاڑی کی طرف بڑھتے ہوئے

اس نے ایک اور نظر ہر طرف ڈالی تھی۔اس کی بے چینی

میں اضافہ ہو رہا تھا، جب کہ کوئی اسے اتنا بے چین دیکھ کر

۔ قہقہہ لگا رہا تھا

○○○○○○○○○○

تم کچھ پریشان لگ رہے ہو، "وہ واپس آفس میں آیا تو خضر "

۔ سیدھا اس کے پاس ہی آیا تھا

ہاں، تھوڑی سی پریشانی ہے۔ مجھے لگ رہا ہے کہ وہ آدمی "

ہم پر نظر رکھے ہوئے ہے۔ احتیاط سے رہو، کوئی غلطی مت

کرنا،" وہ خضر کو دیکھتے ہوئے بولا تو خضر نے ہاں میں سر ہلایا

تھا۔

" کیا تم نے اس آدمی کو دیکھا؟ میرا مطلب ہے، تم گئے تھے

ناوہاں مائرہ کو لانے کے لیے؟ کوئی ملا تم سے وہاں پہ؟" خضر

نے اسے دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

" نہیں، وہاں پر کوئی نہیں تھا، وہ فون پر مجھ سے بات کر رہا

تھا۔"

اس آدمی کی نیت صرف مجھے دیکھنے کی تھی۔اس نے مجھے"

دیکھنے کے لیے وہاں بلایا تھا،"وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا تو

۔خضر کی پریشانی میں اضافہ ہوا تھا

کیا مطلب اس نے تمہیں دیکھ لیا؟ یارم! ایسا کیسے ہو سکتا"

ہے؟کوئی تمہیں اس طرح سے کیسے دیکھ سکتا ہے؟اس نے

تمہیں دیکھ لیا یعنی وہ تمہیں پہچان چکا ہے۔یہ ہمارے لیے

مسئلہ بن سکتا ہے یار م! تم اتنی بڑی غلطی کیسے کر سکتے

ہو؟" وہ پریشانی سے کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا تھا۔

"ریلیکس خضر! مجھے ہرگز اندازہ نہیں تھا کہ وہ مجھے دیکھنے

کے لیے وہاں بلا رہا ہے۔ مجھے نہیں لگا تھا کہ میرا کوئی دشمن

اس طرح کی چال بازی کر سکتا ہے۔ خیر کوئی بات نہیں، تم

فکر مت کرو، میں ہینڈل کر لوں گا۔ بس تم احتیاط کرنا، کوئی

غلطی مت کرنا۔ اس کی نظر ہے ہم پر۔ وہ یقیناً ہم سب کو

جانتا ہے۔ وہ اس سے بھی بڑے آفیسر کی بیٹی کو اغوا کر سکتا

تھا جس سے اسے زیادہ فائدہ بھی تھا اور اس آدمی کو جس کو

"۔ میں وہاں لے کر گیا تھا، اس نے اس کو بھی مار ڈالا

مطلب وہ آدمی اس کے لیے اہم نہیں تھا۔ یہ سب صرف"

اور صرف تمہیں بلانے کے لیے کیا گیا تھا،" وہ اسے دیکھتے

ہوئے بولا تو یارم نے ہاں میں سر ہلایا تھا۔

یارم! یہ آدمی بہت تیز ہے۔ ہمیں اس سے بچنے کی"

ضرورت ہے۔مجھے بھی انجان نمبروں سے کالز آرہے

ہیں۔اب پلیز تم ماسک کے بغیر کہیں مت جانا،"وہ اسے

۔دیکھتے ہوئے بولا تو یارم نے آئی بروا چکایا تھا

مجھ پر فوکس کرنے کی بجائے تم خود پر فوکس کرو خضر!"

اپنے کام پر دھیان دو۔میں کوئی غلطی برداشت نہیں کروں

گا تمہاری طرف سے۔ آج کل کچھ زیادہ ہی لاپروائیاں ہو

رہی ہیں۔"

"ہمیں سمجھنا ہو گا کہ وہ آدمی کون ہے اور سب سے بڑھ کر

ہمیں اپنی فیملیز کا خیال رکھنا ہو گا۔ اگر وہ صارم کی بیٹی کو

اغوا کر سکتا ہے، تو اس کے لیے ہمارے خلاف قدم اٹھانا بھی

زیادہ مشکل نہیں ہو گا۔"

ٹھیک ہے۔ تم فکر مت کرو، میں دھیان رکھتا ہوں،"وہ"

اسے دیکھتے ہوئے بولا تھا جب اچانک اس کا فون بجا۔

معصومہ کے نمبر سے کال دیکھ کر اس نے فوراً ہی فون اٹھالیا

تھا۔

"ہیلو سر! میں اور پری یہاں مارکیٹ میں شاپنگ کرنے

آئے تھے۔ جب کسی نے یہاں گولیاں چلائی ہیں۔ میں

یقین سے تو نہیں کہہ سکتی لیکن مجھے لگتا ہے وہ گولیاں ہم پر

چلی ہیں۔پری بہت زیادہ ڈری ہوئی ہے۔میں اسے لے کر

"۔گھر جارہی ہوں

کیا مجھے اس بارے میں درک کو بتانا چاہیے یا میں پری کو"

سمجھا کر یہ بات یہیں پہ ختم کر دوں؟"اسے سپیکر سے

۔معصومہ کی آواز سنائی دی تو وہ اور پریشان ہو گیا

درک کو بتادو۔اس کو جاننے کا حق ہے۔پری ڈری ہوئی ہے،

وہ جتنے بہتر طریقے سے اسے ہینڈل کرے گا، کوئی اور نہیں

کر سکتا۔" اس نے کہتے ہوئے فون بند کیا تھا، جب کہ خضر

ہکا بکا اسے دیکھ رہا تھا۔

"مارکیٹ میں گولیاں چلی ہیں۔ معصومہ کو لگتا ہے کہ یہ

اٹیک معصومہ اور پری پر ہوا ہے۔" وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا

تو خضر سر پکڑ کر بیٹھ گیا تھا۔

"یار م! تم وہی سوچ رہے ہو جو میں سوچ رہا ہوں؟" اس

نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔ جب اچانک اس کا فون بجنے لگا

تھا۔ نمبر وہی پرائیویٹ نمبر تھا، جو اس آدمی کے استعمال میں

تھا۔ اس نے خضر کو ایک نظر دیکھا اور فون اس کی طرف

۔ کرتے ہوئے اٹینڈ کر لیا تھا

بچ گئی تمہاری خاص بندی۔ بچ گئی کیونکہ میں نے اس کے "

ساتھ کچھ کیا نہیں۔ میر اارادہ تو تھا اسے مار ڈالوں، لیکن پھر

میں نے سوچا اسے مارنے سے کیا ہی ہو جائے گا؟ وہ کون سا

تمہاری عزیز ہے؟ عزیز تو وہ ہے جو اس وقت تمہارے گھر پر

ہے۔ کیا نام ہے اس کا؟ تمہاری کمزوری؟ روح یارم کاظمی!

اگلا حملہ اس پر کیا جائے گا، اس بلے پر جسے تمہاری اولاد

ہونے کا حق حاصل ہے۔"

"اگر یارم کاظمی کے گھر کی طرف نگاہیں اٹھائیں تو ساری

زندگی دوبارہ کچھ دیکھنے کے لیے تڑپ جاؤ گے، راگاووِکرم

شرِواستو!" یارم غصے سے چلایا تھا، جب کہ اس کے منہ

سے اپنا نام سُنتا وہ قہقہہ لگا کر ہنسا تھا۔ خضر بھی اس نام سے

اپنے کسی دشمن کو تلاش کرنے میں مصروف ہو گیا تھا۔

"مجھے لگا تھا تم مجھے نہیں پہچان پاؤ گے ڈیول! لیکن تم نے

مجھے پہچان لیا۔ اندازہ تو ہو ہی گیا ہو گا کہ تمہارا دشمن کس حد

تک تمہارے پیچھے ہے۔ ویسے معصومہ کے ساتھ میری کوئی

دشمنی نہیں تھی تو چھوڑ دیا اسے لیکن تمہاری روح کے ساتھ

خاص دشمنی ہے، چھوڑوں گا نہیں۔"

اب تم یہ پوچھو گے کہ روح کے ساتھ کیا دشمنی ہے ؟تو"

دشمنی یارم کاظمی کی سانسیں ہیں۔وہ لڑکی یارم کاظمی کی

رگوں میں بسی ہے۔وہ لڑکی مرے گی تو یارم کاظمی تو جیتے

َجی م

۔رجائے گانا"

۔راگاو!"وہ دہاڑا تھا"

تڑپو یارم کاظمی تڑپو! بہت سکون مل رہا ہے تمہیں تڑپتے

دیکھ کر، لیکن میں چاہتا ہوں تم ساری زندگی کے لیے تڑپو

اور تمہیں تڑپانے کے لیے میرا اگلا نشانہ کون ہو گا، یہ تو تم

جانتے ہی ہو۔" فون اچانک بند ہوا تھا، جب کہ یارم نے

غصے سے اپنا فون اٹھا کر سامنے دیوار پر دے مارا۔

"...ریلیکس یارم! روح کو کچھ نہیں ہو گا"

میں جانتا ہوں خضر احمد! میری روح کو کچھ نہیں ہو گا! دنیا"

کا کوئی انسان میری روح کو کوئی تکلیف نہیں پہنچا سکتا! لیکن

اس شخص نے میری بیوی کا نام لیا ہے۔جب تک اس کی

زبان اس کی گردن کے ساتھ نہ لپیٹ دوں تب تک سکون

نہیں ملے گا مجھے،" وہ غصے سے پاگل ہو رہا تھا، جب کہ خضر

۔زندگی میں پہلی دفعہ اسے اتنا بے بس دیکھ رہا تھا

میں گھر جا رہا ہوں..." وہ اچانک ہی گاڑی کی چابی اٹھاتے

ہوئے بولا تو خضر اس کے ساتھ ہی اٹھا تھا۔

"وہ! یار میرے خیال میں پہلے ہمیں کام نپٹا لینا چاہیے

آدمی صرف ہمیں دھمکی دے رہا تھا، ضروری تو نہیں کہ وہ

روح پر حملہ کرے۔"

"وہ کہ کروں انتظار میں ہو چاہتے یہ ؟ تم ہو چاہتے کہنا کیا

کسی پر خود میں ،ہو چاہتے کیا تم ؟ کرے حملہ پر روح میری

اٹھاؤں قدم کوئی پھر ،کروں انتظار کا آنے کے مصیبت؟"

"اپنی جیسے نے خضر" ،ہے رہا دھمکا ہمیں صرف وہ !یارم

۔بات کی درستگی کرنی چاہی تھی

اور اس نے اپنی دھمکیوں میں میری روح کا نام لیا ہے اور"

یہ اس کی زندگی کی سب سے بڑی غلطی ہو گی۔ لکھ کر رکھ

۔لو!" وہ غصے سے کہتا باہر نکل گیا تھا

oooooooooo

یارم گھر میں داخل ہوا تو اچانک ہی ایک فل رفتار گاڑی اس

کے سامنے سے گزری۔ اس نے دو قدم پیچھے ہٹتے ہوئے

گہری سانس لی تھی، جب کہ رویام سامنے سے گاڑی

موڑتے ہوئے واپس اس کی طرف آنے لگا۔

وہ فل سپیڈ میں گاڑی ایک دفعہ پھر سے اس پر چڑھانے لگا

تھا، جب یارم نے ایک لمبا قدم لیتے ہوئے فاصلہ بناتے

ہوئے اپنے اس دوفٹ کے چوزے کو گھورا، جو سچ مچ میں

اس کا ایکسِیڈنٹ ہی کرنا چاہتا تھا۔

پاگل ہے کیا؟ یتیم ہونا چاہتا ہے؟" یارم نے دو قدم پیچھے

ہٹائے تھے، جب اسے واپس اس چھوٹی سی گاڑی میں بیٹھے،

فل سپیڈ میں آتے دیکھا۔

بابا دانو تو دے (" بابا جانو! تو گئے!)" وہ کالے رنگ کی

چھوٹی سی الیکٹرک کار کا رُخ پھر سے اس کی طرف پھیر کر

فل سپیڈ میں واپس آیا تھا، جب یارم نے تیزی سے قدم

بڑھاتے ہوئے گھر کے اندر پناہ لی تھی۔ سیڑھیوں سے

گاڑی چڑھانا آسان نہیں تھی، ورنہ اس کے بیٹے نے سچ مچ

میں خود کو یتیم کرنا تھا۔

یہ باہر کیا کر رہا ہے؟ تمہارے بیٹے نے میری جان لینی "

ہے،" وہ اندر داخل ہوتے ہوئے روح کو بتانے لگا تھا، جو

اس کی بات پر گلا پھاڑ کر ہنس رہی تھی۔

درک بھائی لائے ہیں اس کے لیے گِفٹ! کتنا پیارا لگتا ہے نا

میرا بیٹا گاڑی چلاتے ہوئے!" وہ خوش ہوتے ہوئے اسے

بتانے لگی تھی، جب کہ یارم تو اس کا جوش دیکھ کر رہ گیا تھا۔

"تین اگر یہ! گاڑی وہ تھا رہا چڑھ پر مجھ! بچی کی سمارٹ

سیڑھیاں چڑھ کر اوپر آگیا نا، تمہارے سر سے یارم نامی

مصیبت ہمیشہ کے لیے ٹل جائے گی،" وہ اسے احساس

دلانے لگا تھا کہ رویام کیا کرنا چاہتا ہے، لیکن روح کو تو بڑا

مزہ آ رہا تھا یارم کی یہ حالت دیکھ کر۔

"اچھا ایسی بات ہے؟ تو رکیں، میں اس کو گائیڈ کر کے اندر

لانے میں مدد کرتی ہوں،" وہ مزے سے کہتی جانے لگی

تھی، جب یارم نے اس کا بازو پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچ

لیا۔

واہ! بیٹے پر تو بڑا پیار آتا ہے، کبھی شوہر پر پیار نہیں آتا"

تمہیں؟ ارے! تمہارا بیٹا میری جان لینا چاہتا ہے اور تم خود

اسے موقع فراہم کر رہی ہو،" وہ اس کے چہرے پر نرمی سے

جھکتے ہوئے اس کا پورا رُخ اپنی طرف پھیرتا، نرمی سے اس

کے لبوں کو چوم کر پیچھے ہٹا تھا۔

اُف یار م! کتنی دفعہ کہا ہے دن دہاڑے نہ شروع ہو جایا"

کریں آپ! ابھی رویام اندر آجاتا تو..."" اور میرے بیٹے

کے ساتھ نہ زیادہ مقابلہ بازی کرنے کی ضرورت نہیں

ہے۔ دیکھیے گا، میرا بیٹا آپ سے زیادہ اچھی گاڑی چلائے گا۔

ایک ہی دن میں دیکھیں، کیسے گاڑی دوڑا رہا ہے !" وہ تو بڑی

خوش تھی اپنے بیٹے کی قابلیت پر۔

جب کہ یارم کو تو لگا تھا کہ اس کا قابل ترین بیٹا ایک ہی دن

میں اگر یارم کو نہیں مار سکا، تو وہ آگے آنے والے دنوں میں

یہ کوشش ضرور کرے گا، کیونکہ درک نے شاید اسے یہ

گاڑی اسی لیے لے کر دی تھی کہ "میں تیرے باپ کا پچھ

نہیں اکھاڑ سکتا، تو خود ہی مار ڈال اسے گاڑی کے نیچے دے

کر۔"

اس کی چار جنگ کب ختم ہو گی؟"اس نے باہر سے گزرتی "

'زناں' سے گاڑی کی آواز سُن کر جوش و خروش سے پوچھا

تھا۔

پتہ نہیں، ڈرک بھائی تو کہہ رہے تھے کہ پورے چار پانچ "

گھنٹوں کی ٹائمنگ ہے۔ چار پانچ گھنٹے تک تو میرا بیٹا خوب

انجوائے کرے گا! شونو کتنا پیار الگ رہا ہے اس کے ساتھ!

ویسے اسے بھی بہت مزہ آرہا ہے، "روح کچھ زیادہ ہی

ایکسائٹڈ ہو کر اسے بتا رہی تھی، جب کہ یارم کو یہ سمجھ نہیں

آرہا تھا کہ وہ اپنے سالے کا قتل کس سے کرے ——بلیڈ

سے، پستول سے، چاقو سے، یا پھر اسے اسی گاڑی کے نیچے

دے کرمارے جواس کے بیٹے کواس کا جانی دشمن بنارہی

تھی۔

"یعنی! چار پانچ گھنٹے کی ٹائمنگ! یہ تو اچھی خاصی ٹائمنگ ہے

کہ تمہارا بیٹا چار پانچ گھنٹے تک مصروف رہنے والا ہے،" یارم

کی شرارتی رگ پھڑکی تھی۔ بلکہ شرارتی نہیں، اس کی

رومانٹک رگ پھڑکی تھی۔ اس کا جانی دشمن اور اس کی بیوی

کالاڈلا شہزادہ بیٹا تو مصروف تھا، تو وہ رومینس تو کر ہی سکتا

تھا۔

ہاں، وہ چار پانچ گھنٹے تک مصروف رہے گا، شکر ہے۔ میں"

اپنے ڈرامے دیکھ لوں گی، ورنہ آج کل تو یہ رِیموٹ کا بھی

دشمن بن گیا ہے۔ جب بھی میں ٹی وی آن کرتی ہوں،

کارٹون چینلز لگانے کی ضد کرنے لگتا ہے۔ کتنے دنوں سے

ڈرامے مِس ہو گئے میرے! ہسپتال میں بھی اس کو عادت

پڑ گئی تھی، وہاں بیچارے کے پاس کچھ تھا نہیں کرنے کے

لیے، ٹی وی ہی دیکھتا تھا۔ لیکن یہاں بھی ٹی وی کی عادت

لگتی جا رہی تھی، چلو اب کچھ لمحوں کے لیے تو مصروف رہا

کرے گا نا، "رُوح کو کافی سکون تھا۔

ہاں بالکل! کل سے تم سکون سے ڈرامے دیکھنا وہ جو ٹی وی "

آن کر رہی تھی! یارم کی بات سُن کر حیرت سے اسے دیکھنے

لگی۔

نہیں، آج بھی آرہے ہیں۔ کل سے کیوں دیکھوں؟ ایک "

تو ویسے بھی آپ رات کو مجھے ٹی وی نہیں لگانے دیتے، یہ تو

سب ری پیٹ میں آتے ہیں جو میں دن میں دیکھتی ہوں۔"

وہ پریشانی سے اسے دیکھنے لگی تھی۔ اگر وہ ابھی دیکھ سکتی تھی

تو وہ کل کیوں دیکھتی؟ یارم کوئی بھی بات بے وجہ نہیں کرتا

تھا، اسی لیے یارم کے انداز سے اس نے خطرہ محسوس کیا

تھا۔

کیوں کہ اس وقت میں چاہتا ہوں کہ تم مجھے دیکھو، دیکھو!"

میرا ڈمپل کتنا پیارا ہے نا! تم نے بالکل فوکس کرنا چھوڑ دیا

ہے، کمزور ہوتا جارہا ہے بیچارہ، "وہ اس کا بازو کھینچ کر اسے

صوفے پر اپنے قریب اپنی باہوں میں لیتے ہوئے، اس کا

دھیان خود کی طرف دلانے لگا تھا۔

میں ڈرامے دیکھوں گی، "وہ منہ بنا کر بولی"۔

ہاں، میرا بے بی! کل سے دیکھنا نا! منع تھوڑی کر رہا ہوں"

اپنے معصوم سے بچے کو، "وہ نرمی سے اس کی ٹھوڑی پکڑتا،

اس کے لبوں کو اپنی گرفت میں لیتا، نرمی سے آزاد کرتے

ہوئے بولا۔

آج دیکھوں گی!" وہ اسکے سینے میں چھپتی ہوئی ضدی"

انداز میں بولی۔

تمہیں میرا اداس ڈمپل نظر نہیں آرہا؟ ہاں! وہ اس کا سر"

اپنے سینے سے نکالتے ہوئے اس کی ضد نظر انداز کرتا، اس کا

دھیان اپنے ڈمپل پر دلوا رہا تھا۔

اداس نہیں ہے، بہت خوش ہے! مجھے کہہ رہا ہے 'روح!"

تم ڈرامہ دیکھ لو،'" وہ نرمی سے اس کے گال پر لب رکھتی

ہوئی سچ مچ میں اس کے ڈمپل کو خوش کرنے کی کوشش کر

رہی تھی۔

نہیں ہے خوش! اداس ہے، اپنے بیٹے کے خوش خوش"

ڈمپلز دیکھتی رہتی ہو نا، اس لیے تمہیں پتہ ہی نہیں چلتا کہ

"! میرا ڈمپل اداس ہے یا خوش ہے

یارم! مجھے پتہ ہے، یہ بہت خوش ہے! آپ نا بس ایسے دبا"

دبا کر اس کو اداس کر رہے ہیں اندر سے۔ پلیز نا! میں ڈرامہ

دیکھوں گی،" وہ پیار سے اس کی گردن میں اپنی ٹھنڈی

انگلیاں چلاتی، اسے منانے کی کوشش کرنے لگی تھی۔ اس

کے انداز نرالے تھے، وہ ہر انداز میں سامنے موجود انسان کو

گھائل کر سکتی تھی۔

"اس کے ڈمپل کیسے اداس کیا جاتا ہے؟ بتاؤ ذرا مجھے، دبا کر

عجیب و غریب لوجِک پر یارم نے سوال اٹھایا تھا۔

"ہو جاتا ہے نا یارم! اندر سے ایسے، جب ایسے منہ دبا کر

رکھتے ہیں نا، تو ڈمپل اداس ہو جاتا ہے! جب ہنستے ہیں، پیار

سے سمائل کرتے ہیں، تب وہ مسکراتا ہے، خوش خوش نظر

آتا ہے،" وہ اپنی دو انگلیوں کی مدد سے اسے بتانے کی

۔کوشش کررہی تھی کہ اس کا ڈمپل کیسے خوش ہو گا

میں نہیں دبا رہا اندر سے! میرا اندر سے بھی اداس ہے اور"

باہر سے بھی اداس ہے کیونکہ میری بیوی ایک نمبر کی نِکمی

"۔ہے

جاؤ بے وفا عورت! تمہارے بیٹے کے پاس ڈمپلز ہیں، اس"

لیے نخرے دکھا رہی ہو نا! اگر میرے اداسی سے مرجھا بھی

گئے تو کیا فرق پڑ جائے گا؟ بیٹے کے تو چمک رہے ہیں نا! انہی

کو چومتی رہو! میرے ڈمپلز کی تو اب ضرورت ہی نہیں ہی

رہی نا!" وہ ناراضگی سے کہتا صوفے سے اٹھتا کمرے کی

طرف چلا گیا تھا، جب کہ اس کی ناراضگی کا سوچ کر روح

۔فوراََہی رِیموٹ پھینکتی اندر بھاگی تھی

○○○○○○○○

یارم! اس میں ناراض ہونے والی کون سی بات ہے؟اچھا"

ٹھیک ہے نا! لائیے میں آپ کے ڈمپلز کو خوش کرتی

ہوں،"اس کے بے تکی وجہ سے ناراض ہونے پر روح بھی

اسے اسی کے بے تکی وجہ پر ہی منانے کی کوشش کر رہی

تھی۔جب کہ وہ بیڈ پر لیٹا پھر سے منہ بنا گیا تھا

"اُف یارم! ایک نمبر کے ڈرامے باز ہیں آپ!"وہ اس

کے پاس بیڈ پر آکر بیٹھتی،اس کے سینے میں اپنا چہرہ چھپاتے

ہوئے، اس کے گرد اپنے باہیں لپیٹتی اس کے ساتھ لیٹ گئی

تھی ۔

کیسے خوش کرو گی میرے ڈِمپل کو؟" وہ اپنی ہنسی چھپاتا، "

اس کا چہرہ ٹھوڑی سے اوپر کرتے ہوئے اپنے سامنے کر گیا

تھا ۔

رویام کی طرح آپ کے ڈِمپلز میں نوڈلز بھر دوں گی، ""

۔اس نے رویام والی دھمکی دی تو وہ قہقہہ لگا اٹھا تھا

پیار بھی تو بھر سکتی ہو اپنا؟ نوڈلز بھر وگی تو ڈِمپل اور زیادہ"

اداس ہو جائیں گے نا!" اس کی کمر پر گرفت سخت کرتے

ہوئے وہ مزید اسے خود کے ساتھ لگاتا، آہستہ سے اس کے

گالوں کو چومنے لگا۔

"کاش میرے پاس بھی ڈِمپلز ہوتے، میں بھی اتنے ہی

نخرے کرتی،" وہ منہ بناتے ہوئے بولی تھی۔

تمہارے ہی ہیں! میرے تھوڑی ہیں! یارم کاظمی کا سب"

کچھ اس کی رُوح کا ہے۔" وہ نرمی سے اس کے ماتھے کو چوم

گیا تھا۔

"یہ تو ہے نا؟ لیکن یہ میرے گال تو نہیں ہے نا! ارے وہ تو

اتنے میٹھے! اتنے کیوٹ کیوٹ سے۔ آپ کے گالوں پر ہیں

میٹھے سے! پیارے پیارے سے!" وہ پیار سے اس کے

گالوں کو کھینچتے ہوئے بولی تو یارم کی مسکراہٹ مزید گہری

ہوئی تھی۔

"تمہیں کیسے پتہ میٹھے ہیں یا کھٹے؟ تم نے تو کبھی میرے

ڈِمپل ٹیسٹ ہی نہیں کیے،" وہ ایک اور بات پکڑ چکا تھا۔

رُوح نے ایک نظر گھڑی کی طرف دیکھا تھا۔ شام کے چار

بج رہے تھے، یعنی اس کا ڈرامہ شروع ہو چکا تھا، لیکن اس

وقت اس کے شوہر کے ڈِمپلز اداس تھے اور اس سے زیادہ

ضروری اس کے لیے اور کچھ بھی نہیں تھا۔

کیے ہیں! بہت دفعہ کیے ہیں،" آہستہ سے انگلی اس کے"

ڈمپلز میں پھیرتے ہوئے وہ اِترا کر بولی۔

کب؟ کہاں؟ مجھے تو پتہ نہیں چلا،" وہ حیرت سے کہنے لگا"

تھا، یہ الگ بات تھی کہ اس کی ہر حرکت وہ نیند میں بھی

محسوس کرتا تھا اور اس کے لبوں کا لمس کئی دفعہ اپنے گالوں

پر وہ نیند میں محسوس کر چکا تھا۔

"یہ لو! آپ کو بتا کر تھوڑی نہ کروں گی؟ چوری چوری کرتی

ہوں نا،" پُراسرار انداز میں بولی تو یارم کی مسکراہٹ مزید

گہری ہوئی تھی۔

"اوہ! تو تم چوری چوری یہ کام بھی کرتی ہو! میں بھی کہوں

یہ صبح میرا گال گیلا گیلا کیوں ہوتا ہے!"

اے یو! میں گیلا تھوڑی نہ کرتی ہوں! میں تو پیار کرتی "

ہوں!"

میں کیسے مان لوں، کہ تم مجھ سے تھوڑا سا بھی پیار کرتی "

ہو؟ بلکہ میں مان جاؤں گا اگر آج کر کے بتا دو تھوڑا سا پیار، "

وہ شرارت سے اس کے لبوں کو کئی بار چوم گیا تھا۔

ایسے نہیں کرتی میں! جب آپ سو جائیں گے تب کروں "

گی،" وہ مزے سے کہتی باہر بھاگ گئی تھی۔اس کی پھرتی پر

یارم حیران رہا گیا تھا، وہ بیڈ سے اٹھنے کے لیے ایک لمحہ نہیں

لگاتی تھی۔

تیزی سے اٹھتا وہ اس کے پیچھے جانے لگا تھا، جب کمرے میں

پڑا روح کا فون چیخنے لگا۔

اس نے آگے بڑھتے ہوئے سامنے خضر کا نمبر جگمگاتے دیکھا

تھا۔

خضر کو اس سے کیا کام پڑ گیا؟" اس نے سوچتے ہوئے فون"

کان سے لگایا، لیکن اس کے بولنے سے پہلے ہی وہ دوسری

طرف سے شروع ہو گیا تھا۔

روح تم مجھے کہہ رہی تھی کہ تم مجھے آئیڈیاز دو گی لیلیٰ کی

برتھ ڈے پارٹی کے لیے؟ کیا سوچا ہے تم نے؟ یار! میری

بیوی مجھے کھانے کو آ جائے گی۔ تم تو کہہ رہی تھی کہ 'ماموں

آپ فکر نہ کریں، میرے ہوتے ہوئے کوئی مسئلہ نہیں ہو

"!گا !'اب بتاؤ نا کیا کرنا ہے، پرسوں اس کی سالگرہ ہے

جو کرنا ہے کر! کیا میں نے کبھی آکر تیری بیوی سے"

مشورے مانگا جو تو میری بیوی سے مانگ رہا ہے؟" یارم بھُنا

۔کر بولا تھا

ہاں ہاں! ٹھیک ہے! میری بھانجی کو فون دو،" خِضر نے"

۔آگے سے تیوری چڑھائی تھی

"میری بے بی مصروف ہے اس وقت، فالتو لوگوں کے لیے

ٹائم نہیں، "وہ پر سکون انداز میں جواب دینے لگا۔

"میری بھانجی کے پاس میرے لیے ٹائم ہی ٹائم ہے! یار م

کاظمی! تم میری بات کرواؤ میری بھانجی سے!"

"بولا تو وہ اس وقت اِنٹر سٹِڈ نہیں ہے تم سے بات کرنے

کے لیے۔ ڈرامہ دیکھ رہی ہے وہ! اپنا ڈرامہ دیکھنے کے بعد

اس نے اپنے بیٹے کو سنبھالنا ہے اور بیٹے کو سلانے کے بعد

اپنے شوہر کو سنبھالنا ہے۔ کام ہی کام ہے اس کی زندگی میں،

"تم اپنے کام پر فوکس کرو!"

"یارم! پلیز! سمجھنے کی کوشش کرو! لیلیٰ میری جان نکال

دے گی،"

"اسے ایسا ہی کرنا چاہیے،" اس کی بے بسی پر یارم نے فوراً

جواب دیا تھا۔

یارم! کسی زمانے میں میں تمہارا بیسٹ فرینڈ ہوا کرتا تھا۔"

تمہیں سچ میں مجھ پر ترس نہیں آتا؟" وہ بے بسی کی انتہا پر

تھا، جب کہ یارم کو اب کی دفعہ تھوڑا سا ترس آ ہی گیا تھا۔

"ٹھیک ہے یار! دیتا ہوں فون! تم تو رونے پر آ گئے! اپنے

جِگری یار کو روتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا میں،" وہ باہر آتے

ہوئے فون روح کے کان کے ساتھ لگاتا، اس کے ساتھ ہی

بیٹھتے ہوئے اس کی گود میں اپنا سر رکھ گیا تھا۔

جب کہ ٹی وی پر چلتے ساس بہو کے کلپ نے اس کا سر گھما

دیا تھا۔ روح خِضر کی طرف مصروف تھی، جب کہ وہ روح

کے لمبے بالوں کو اپنی انگلیوں میں مسلتا، ان کی خوشبو کو اپنے

اندر اتارنے لگا تھا۔ اس کا ہاتھ کبھی روح کے چہرے کی

طرف جا رہا تھا، کبھی اس کی گردن کی طرف اور کبھی کبھی تو

گردن سے نیچے آنے پر وہ اپنے ہاتھ پر اس کی مار بھی

برداشت کر رہا تھا، لیکن خِضر کی کال ختم نہیں ہو رہی تھی۔

سامنے ڈرامے میں 'ٹھاہ ٹھاہ' کی آواز سنائی دی تو پتہ چلا وہ

گولیوں کی نہیں بلکہ کیمرہ اینگل کی آواز تھی۔ کیمرے کو

گھما گھما کر ایک آدمی کی شکل کے بیچ میں ڈالا جا رہا تھا، بس

نہیں چل رہا تھا ڈرامے والوں کا کہ اس آدمی کے اندر ہی

۔کیمرے کو بٹھا دیا جائے

۔اور اس کی بیوی فل دلچسپی کے ساتھ یہ ڈرامے دیکھتی تھی

وہ کبھی روح کی طرف متوجہ ہوتا تو کبھی ڈرامے کی طرف،

جب باہر سے اچانک شونو کے بھونکنے کی آواز آئی تھی۔ وہ

۔ایک جھٹکے میں صوفے سے اٹھتا باہر کی طرف نکلا تھا

جہاں رویام اب بھی اپنی گاڑی گھمائے جارہا تھا، جب کہ

شونو دروازے کے سائیڈ پر بنی دیوار کی طرف دیکھتا بھونکے

۔جارہا تھا

جب کہ اسے دیکھتے ہی رویام نے فل سپیڈ میں گاڑی اس کی طرف بڑھائی تھی۔ یارم نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر اب کی دفعہ گاڑی کے اپنی طرف آنے پر وہ فوراً ہی رویام کو شرٹ سے پکڑ کر کھینچ چکا تھا اور اس کے گاڑی سے نکلتے دیکھ شونو بھی فوراً گاڑی سے کود گیا تھا۔ گاڑی سامنے والی دیوار پر لگی تھی۔ رویام نے غصے سے اسے گھورا، جب کہ وہ اس کی گھوریاں اِگنور کرتے ہوئے شونو کی طرف متوجہ ہوا تھا جو

کبھی بھاگ کر سامنے والی دیوار کی طرف جارہا تھا اور کبھی

بھاگ کر اس کی طرف واپس آ رہا تھا۔ یارم رویام کے غصے کو

نظرانداز کرتا مین دروازے سے باہر آکر جھانکنے لگا۔

کچھ تو تھا یہاں، کچھ تو ہوا تھا جو معمول سے ہٹ کر تھا۔ شونو

کی بے چینی اور عجیب سی آواز نے یارم کو پریشان کر دیا تھا،

جب اچانک جیب میں رکھا اس کا فون بجا۔ اس نے فوراً فون

نکال کر اس انجان نمبر سے کال آتی دیکھی تھی۔

OOOOOOO

"ڈر گئے یار م کاظمی! خوف آیا نا؟ کہیں تمہارے بیٹے کو کچھ

ہو نہ جائے؟ کہیں تمہارا وہ پالتو جانور نہ مر جائے؟ تمہاری

بیوی اندر فون پر تمہارے دوست سے بات کر رہی ہے،

کہیں بات کرتے کرتے اس کے ہاتھ میں موجود اس کا

موبائل..." وہ بات کرتے ہوئے اچانک قہقہہ لگا کر ہنسا،

جب اندر سے عجیب سے دھماکے کی آواز آئی اور اس کے

ساتھ ہی روح کی چیخ بھی سنائی دی۔ یارم تیر کی تیزی سے

اندر کی طرف بھاگا تھا، جہاں روح زمین پر پڑا اپنا فون دیکھ

رہی تھی، جب کہ اپنا ہاتھ تیزی سے ہلا رہی تھی۔ وہ اس

کے پاس آتا، اس کے ہاتھ کو تھام گیا تھا جو بے تحاشا سُرخ

ہو رہا تھا۔

"یارم! دیکھیں! کیا ہوا؟ اچانک فون سے عجیب سی آواز آئی، میں نے فون کان سے نکال کر دیکھا تو میرے ہاتھ میں پھٹ گیا!"

"اللہ! میرا ہاتھ!" وہ اپنا ہاتھ اسے دکھانے لگی تھی جو بے تحاشا سُرخ ہو رہا تھا۔ یارم نے نرمی سے اس کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھتے ہوئے، باہر کی طرف دوڑ لگائی تھی اور اگلے ہی

لمحے وہ رویام کو پکڑ کر اندر لے آیا تھا جو دوبارہ اپنی گاڑی

سیدھی کرنے میں مصروف تھا۔

اس کے اندر لانے پر رویام مزید غصہ ہونے لگا تھا، لیکن اس

وقت یارم کا دھیان اس کے غصے پر نہیں تھا۔روح کے ہاتھ

پر چوٹ لگی تھی،اس سے زیادہ تو وہ کچھ سوچنا بھی نہیں چاہتا

تھا۔جلدی سے اپنے روم سے آئنٹمنٹ لاتے ہوئے وہ اس

کے ہاتھ پر لگانے لگا تھا۔

اِٹس اوکے، رُوح میری جان! ہو جاتا ہے، موبائل زیادہ "

گرم ہو گیا ہو گا، اِٹس نارمل۔ تم ٹھیک ہو؟" وہ بار بار اس

کے ہاتھ کو چومتے ہوئے اسے دلاسہ دے رہا تھا کہ یہ ایک

بالکل نارمل سی بات ہے، لیکن وہ خود نارمل نہیں ہو پا رہا

تھا۔ اسے دلاسہ کون دیتا؟ وہ بار بار اس کے ہاتھوں کو چومتے

ہوئے اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ لئے دیکھ رہا تھا، جب کہ

نگاہیں ہر طرف گھوم رہی تھیں۔ یعنی دشمن اس کے گھر کے

۔ اندر تک پہنچ چکا تھا! اب وہ ریلیکس ہو کر نہیں بیٹھ سکتا تھا

یہ معاملہ اتنا سیدھا نہیں تھا جتنا یارم نے سمجھ رکھا تھا۔ وہ

آدمی خطرناک تھا، بہت خطرناک تھا! وہ اس کے گھر کے

اندر تک آچکا تھا۔ وہ اس کی بیوی کو نقصان پہنچانے کی

کوشش کر چکا تھا۔ وہ اس کے بیٹے کو نقصان پہنچا سکتا تھا، اس

۔ کی نظر اس کے گھر کے جانور پر بھی تھی

یہ سب کچھ نارمل نہیں تھا، ہرگز نارمل نہیں تھا۔ وہ مزید

ان سب چیزوں کو اِگنور نہیں کر سکتا تھا۔

"ریلیکس، سب کچھ ٹھیک ہے روح! کچھ نہیں ہوا، سب

کچھ ٹھیک ہے۔" وہ پیار سے اس کے گال چومتے ہوئے

اسے اپنے ساتھ لگا گیا تھا، جب کہ روہام اب بھی ناراض

ناراض باہر جانے کی کوشش میں تھا لیکن یارم نے اسے

اپنے پیر کی مدد سے پکڑ رکھا تھا۔

آپ رویام کو اندر کیوں لے آئے؟ وہ باہر کھیل رہا تھا نا!""""

"اور یہ دروازہ کیوں بند کیا آپ نے؟" روح نے حیرت

سے بند دروازے کو دیکھا تھا۔ ایسا کیسے ہو سکتا تھا؟ یہ دروازہ

۔تو یارم نے کبھی بھی بند نہیں ہونے دیا تھا

ٹھنڈ ہو رہی ہے اس لیے بند کر دیا۔ اور رویام باہر نہیں"

جائے گا۔ رویام اندر ہی رہے گا، تم بھی اسے باہر مت نکالنا۔

"،وہ آج کل کوئی بیماری پھیلی ہوئی ہے

چھوٹے بچوں اور جانوروں کو لگ رہی ہے۔ فضا میں کچھ "

غیر معمولی ہے، میں نے ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی نیوز میں سُنا

تھا،" یارم اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔ وہ رویام کی صحت کو

لے کر بہت زیادہ کونشس رہتی تھی اور روح کو ان سب

چیزوں سے باخبر وہ کر نہیں سکتا تھا، سو وہ اپنی طرف سے

احتیاط کر رہا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ روح کو بس اتنا ہی کہنا کافی ہے

کہ کوئی چیز رویام کی صحت پر بُرا اثر ڈال سکتی ہے، پھر رُوح

نے اپنے بیٹے کا خیال کس طرح سے رکھنا تھا، یہ رُوح جانتی

تھی۔

"ہائے اللہ! شکر ہے آپ کو پتہ چل گیا! رویام اب باہر مت

جانا! دیکھو بابا بتا رہے ہیں کہ کوئی بیماری پھیلی ہوئی ہے۔

شونو تم بھی مت جانا،" اس نے ان دونوں کو دیکھتے ہوئے

کہا تھا، جب کہ اس کا ہاتھ اب بھی یارم کے ہاتھ کی گرفت

میں تھا۔

درد تو نہیں ہو رہا نا؟ اب ٹھیک ہو نا تم؟" وہ نرمی سے اس"

کے ہاتھ کو تھامتے ہوئے بولا تو رُوح نے ہاں میں سر ہلایا تھا،

۔جب اس کی جیب میں رکھا فون پھر سے بولا

یارم! آپ نے فون تبدیل کر دیا؟" اس نے یارم کے"

۔فون کو دیکھا تھا جو پہلے جیسا نہیں تھا

آج آفس میں اس نے فون توڑ دیا تھا، واپس آتے ہوئے

اسے نیا فون لینا پڑ گیا تھا، لیکن اس فون پر بھی سیاہ سایہ آچکا

تھا۔

"ہاں، لینا پڑ گیا۔" وہ اسے جواب دیتے ہوئے موبائل کان

سے لگاتا اس سے تھوڑا دور ہوا تھا۔

○○○○○○○

ارے ارے ارے ! کیا ہو گیا ؟ اتنا خوف ؟ یارم کاظمی ! تم "

اتنے ڈرتے ہوئے اچھے نہیں لگتے ! بیٹا ٹھیک ہے نا تمہارا ؟

اور کتا بھی ٹھیک ہے ! بیوی بھی زندہ ہے ! اب تک زندہ ہے

" ! یا میں نے زندہ چھوڑ دی، یہ تم سوچ لو

ارے یارم ! اتنی سردی میں پسینہ ! پسینہ صاف کر لو یارم "

کاظمی ! وہ کیا ہے نا، انڈر ورلڈ کا ڈان اس طرح سے خوفزدہ

ہوتا اچھا نہیں لگتا! ابھی تو صرف چھوٹا سا پٹاخہ تھا، دھماکہ

"! کرنا باقی ہے ابھی

۔ کہاں ملے گا تو؟" وہ غصے سے غرایا تھا"

میں تمہارے پاس ہوں! بے حد پاس ہوں! اگر ہے "

ہمت تو ڈھونڈ لو مجھے۔ ویسے میرا شکریہ ادا کرنا چاہیے

تمہیں! بلاسٹ تمہاری بیوی کے فون کے بجائے تمہارے

گھر میں بھی ہو سکتا تھا۔ لیکن میں نے بولا نا، مجھے پٹاخے

جلانے کا شوق ہے، دھماکے میں ضرورت کے وقت کرتا

ہوں اور اب بھی میرا موڈ نہیں ہے دھماکہ کرنے کا۔ جاؤ!

"... آزاد ہو تم! سکون سے جیو

لیکن مجھے بھلانا مت! مجھے بہت شوق ہے اپنا ڈر دیکھنے کا، "

خاص کر انڈر ورلڈ کے ڈان کی آنکھوں میں! اپنا ڈر دیکھ کر

ایسا سکون مل رہا ہے کہ بیان نہیں کر سکتا! خیر تم تو اس

سکون سے گزرے ہو، تم تو جانتے ہی ہو گے نا ڈرا کر رکھنے

میں کتنا مزہ آتا ہے! خیر ملتے ہیں تم سے کسی دن! میں جانتا ہوں، تمہیں مجھ سے ملنے کی خواہش جاگ رہی ہو گی لیکن جب تک یہ خواہش زور نہ پکڑ لے تب تک ملاقات نہیں ہو گی! میں چاہتا ہوں تم مجھ سے ملنے کے لیے تڑپو! تڑپو گے نا!"

"ہاں! اب تو تڑپنا پڑے گا یار م کاظمی! ہفتہ بھر تو تڑپنا پڑے گا! پھر ملتا ہوں تم سے کسی دن!"

راگا و شریو استو! جس دن یارم کاظمی سے ملنے کی خواہش

جاگے، خود پر فاتحہ پڑھ کے آنا!" وہ غصے سے کہتے ہوئے

فون بند کر چکا تھا۔

جب کہ پلٹ کر دیکھا تو روح کا سارا دھیان ٹی وی پر تھا۔

جب اچانک ہی اس کی طرف دیکھتے ہوئے اس نے اپنا ہاتھ

ریموٹ کی طرف بڑھانا چاہا، وہ تیزی سے آگے آتا، اس کے

ہاتھ کو پکڑ گیا تھا۔

چھونے کی ضرورت نہیں ہے اسے! بلکہ کوئی بھی"

الیکٹرانک چیز چھونے کی ضرورت نہیں ہے۔چوزے!

تجھے بھی کہہ رہاہوں!"وہ جو منہ بنائے بیٹھا تھا،اس کی آواز

۔پر گھور کر اسے دیکھا پھر منہ بنا کر دوبارہ چہرہ پلٹ گیا تھا

کیوں یارم؟"وہ جو اس کے ہاتھ سے رِیموٹ بھی لے کر"

پیچھے کر چکا تھا،وہ حیرت سے اس سے پوچھنے لگی تھی۔ایسا

؟بھی کیا ہو گیا تھا

میں کہہ رہا ہوں اس لیے! ہر بات میں گھس نہ جایا کرو!"

جب میں نے منع کر دیا ہے تو کر دیا ہے! اب خبردار جو کسی

الیکٹرک چیز کو چھوا!" وہ غصے سے بولا تھا، جب کہ رُوح اس

کے غصہ ہونے پر منہ بناتی کچن کی طرف چلی گئی تھی۔

"اندر سے فرج استعمال کر سکتی ہوں یا پانی نلکے سے پیوں؟"

انتہائی خطرناک اور غصے کی آواز سنائی دی تھی، تو اس

سچوئیشن میں بھی یارم کے لبوں پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔

کر سکتی ہو! لیکن اگر نلکے سے پیو گی تو زیادہ بہتر رہے گا۔"

ٹھنڈ ہے، فرِج والا پانی نہیں پینا چاہیے،" وہ اسے مزید

چھیڑنے کے لیے کہنے لگا تو وہ فرِج سے پانی کی بوتل نکال کر

وہیں رکھے گلاس میں انڈیلنے لگی تھی۔ اچھی خاصی ٹھنڈ

۔ہونے کے باوجود بھی وہ فرج والا پانی پی رہی تھی

جب کہ یارم گہری سانس لیتا ابرویام کی طرف متوجہ ہوا

تھا جو اب تک منہ بنائے بیٹھا تھا۔ آہستہ سے اس کے پاس

آتے ہوئے وہ اسے اٹھا کر اپنی گود میں لے گیا تو وہ بُری

طرح سے مچلنے لگا تھا۔

دندے بابا دندے بابا، لومی ناج اے("گندے بابا!

گندے بابا!" رومی ناراض ہے) وہ اس سے لڑتا اس کی

گردن پر اپنے دانتوں سے وار کر چکا تھا، جب کہ یارم اس

کے وار پر ہنستے ہوئے اس کی سزائیں سہہ رہا تھا۔ جو بھی تھا،

اپنے بیٹے پر ظلم تو کیا تھا اس نے، اسے ناراض کرنے کے بعد

اس کا حال بھی نہیں پوچھا تھا۔

"چوزے! کیا ہو گیا ہے تجھے؟ کیوں اتنا چوں چوں کر رہا

ہے؟ بتا تو سہی کیا غلطی ہو گئی بابا سے؟" وہ پیار سے اسے

کنٹرول کرتا، وہیں صوفے پر لیٹ گیا تھا، جب کہ وہ اس کے

سینے پر، گردن پر خوب سارے وار کرتا، رویام اپنے دانتوں

کے بہت سارے نشان چھوڑ گیا تھا۔

اپ نے میلی گالی پھنتی! اش تا ایکشڈیت ترواد یا، وار شے مار

تر، وہ توت دائے دی نا

آپ نے میری گاڑی پھینکی! اس کا ایکسِیڈنٹ کروادیا")

دیوار سے مار کر، وہ ٹوٹ جائے گی نا!") وہ ناراضگی دکھا رہا

تھا، جب کہ یارم اس کی ناراضگی کی وجہ سمجھ کر ہاں میں سر

ہلا گیا تھا۔

میں اس گاڑی کی مضبوطی چیک کررہا تھا کہ تیرے مامے"

نے تجھے کوئی کھلونا تولا کر نہیں دے دیا نا؟ لیکن مضبوط

ہے۔ نہیں ٹوٹی، اچھی گاڑی ہے۔اب تو اس کو اپنے باپ پر

چڑھادے تب بھی نہیں ٹوٹے گی! "

اوتے بال اوتڑتا اوں ("اوکے! باہر آؤ، چڑھاتا ہوں، ")

رویام نے اس کی بات کو ضرورت سے زیادہ سیریس لیتے

ہوئے کہا تھا، جب کہ یارم اپنے ڈھائی سال کے ٹِڈے کو

دیکھ کر رہ گیا تھا۔ جب تک باپ کی جان نہیں لے گا، سکون

اسے بھی نہیں آنا تھا۔

"میں نے چڑھانے کے لیے بول دیا، اس کا یہ مطلب نہیں

ہے تو چڑھا دے! مر جائے گا تیرا باپ،" وہ سمجھانے لگا

تھا۔

نی ملتا اور و نی ملتا، می نے موی می دیتا اے اہلو تو کچ نی او تا، اول

فرا در اپ تو کچ او دیا تو می اللہ شے دعا ماند تک اپ تو واپش

لے اوں دا جیشے پلے لے ترا یا تا

نہیں مرِتا، ہِیر و نہیں مرِتا! میں نے موِوی میں دیکھا ہے،)

ہیر و کو کچھ نہیں ہوتا! """اور پھر اگر آپ کو کچھ ہو گیا تو میں

اللہ سے دعائیں مانگ کے آپ کو واپس لے آؤں گا، جیسے

پہلے لے کر آیا تھا!"") اس نے اپنی چھوٹی سی انگلی اپنے

چھوٹے سے دماغ پر بجائی تھی، یعنی کہ وہ پہلے بھی سمارٹ

موو کر چکا تھا اور اب بھی کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔ لیکن ایک

دفعہ اگر وہ اس کی دعاؤں سے واپس آہی گیا تھا تو اس کا یہ

مطلب تو نہیں تھا کہ وہ اسے بار بار موت کے منہ میں

پھینک دے۔ خیر وہ اپنے بیٹے سے اچھی امید نہیں رکھ سکتا

تھا۔ وہ اسے اٹھا کر کمرے میں لے جانے لگا، تو جیب میں پڑا

فون ایک دفعہ پھر سے بجنے لگا تھا۔

اب کی دفعہ فون درک کا تھا۔اس نے گہری سانس لیتے

ہوئے فون کان سے لگایا۔

OOOOOOOO

"پَری پر حملہ ہوا ہے! شاید معصومہ پر ہوا ہے! پَری اس کے

ساتھ ہی تھی، پَری بہت زیادہ ڈر گئی ہے۔یار م! کیا تم بتا

سکتے ہو یہ حملہ کس نے کیا ہے؟"درک نے سوال کیا جب

کہ یارم گہری سانس لیتا بیڈ پر بیٹھا تو رویام ایک دفعہ پھر سے

۔اس پر حملہ آور ہو گیا تھا

نہیں وہ کوئی دشمن نہیں تھا درک! وہ بس ایک معمولی سا"

اٹیک تھا۔ معصومہ پر نہیں تھا، ہم نے پوری جانچ کروائی

ہے۔ وہ نہ معصومہ کے لیے تھا، نہ ہی پَری کے لیے تھا، یوں

سمجھ لو کہ ہم کسی غلط فہمی کا شکار ہیں۔ ہر طرح کی اِنفارمیشن

لینے کے بعد ہی میں تمہیں بتا رہا ہوں۔ شاید وہاں اس

مارکیٹ میں کوئی اور بھی ایسا شخص موجود تھا! تمہیں تو پتہ

ہے آج کل آپسی دشمنیوں کی وجہ سے بہت سارے مسئلے

مسائل بن رہے ہیں، لیکن میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ

"!وہ حملہ ہم پر نہیں تھا

ٹھیک ہے! اگر تمہیں لگتا ہے کہ وہ حملہ ہم پر نہیں تھا تو"

ٹھیک ہے، لیکن میں پھر بھی اس معاملے میں خاموش نہیں

بیٹھوں گا! میں جاننا چاہتا ہوں آخر یہ حملہ کس پر ہوا ہے اور

کیوں ہوا ہے!"

"درک! اگر میں کہہ رہا ہوں کہ وہ حملہ نہ معصومہ کے لیے

تھانہ پری کے لیے، تو پھر ان سب چیزوں میں کودنے کا

مطلب..." یارم نے سختی سے اختیار کی تو رُویام جو اس کے

ساتھ مستیاں کر رہا تھا خاموشی سے اس کا چہرہ دیکھنے لگا۔

یارم نے نرمی سے اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے

اسے اپنے ساتھ لگایا تھا۔

"اس کی! کیونکہ اس نے میری پری کو تکلیف پہنچائی ہے

وجہ سے پری ڈر گئی ہے یارم اور یہ چیز میں برداشت نہیں کر

سکتا!"

"جو انسان میری پری کو تکلیف پہنچائے گا، میں اس کی

آنکھیں نوچ لوں گا۔ اگر اس نے اپنے کسی دشمن پر حملہ کرنا

ہی تھا تو ایسے پبلک پلیس پر نہیں کرنا چاہیے تھا نا؟ تم جانتے

ہو پرَی اس وقت اتنی زیادہ خوفزدہ ہے اور اس کا خوف

میری برداشت سے باہر ہے۔"

"وہ جب ڈرتی ہے نا تو میرا دل کانپنے لگتا ہے! وہ ڈر گئی ہے

یارم! میری پرَی خوفزدہ ہے۔" اس کے لہجے میں کوئی

دیوانہ بول رہا تھا اور یارم اس کی دیوانگی کو بہت اچھے طریقے

سے سمجھتا تھا۔

تم اس کا ڈر کم کرنے کی کوشش کرو، میں پتہ کرواتا ہوں"

کہ کس نے کیا ہے یہ حملہ،" یارم نے ہار مانتے ہوئے کہا

تھا۔

ہاں! کرو پتہ! جلد سے جلد پتہ کرو! تمہارے پاس رات"

تک کا وقت ہے،" اس نے کہتے ہوئے فون بند کر دیا تھا،

جب کہ یارم فون ایک طرف پھینکتا رُویام کی طرف متوجہ

ہوا تھا۔ وہ جانتا تھا حملہ کس نے کروایا ہے

لیکن ابھی تک وہ اس کے بارے میں معلومات نہیں نکال پا

رہا تھا۔ وہ اس پر نظر رکھے ہوئے تھا، اس کی ہر ہر حرکت

اس کی نظر میں تھی، جب کہ یارم نے اب تک اس کی شکل

بھی نہیں دیکھی تھی۔

وہ آدمی کہہ رہا تھا کہ وہ اس سے دو قدم آگے ہے، تو کہیں نہ

کہیں یہ بات درست تھی، وہ یارم سے دو قدم آگے تھا۔

اس لیے وہ قبر میں بھی اسے بہت نیچے تک اتارنا چاہتا تھا۔

وہ رُویام کو لے واپس باہر آیا تو رُوح اب تک کچن میں لگی

۔ تھی، شاید وہ رات کا کھانا بنانے میں مصروف تھی

رُوح ! باہر کا دروازہ مت کھولنا۔ میں ایک ضروری کام "

کے لیے باہر جارہا ہوں۔ چاہے کچھ بھی ہو جائے، دروازہ

" !مت کھولنا

آپ اس وقت کہاں جارہے ہیں یارم ؟ رات ہو رہی ہے۔ "

میں نے آپ کو منع کیا تھا کہیں بھی باہر جانے سے ! آپ

کہیں نہیں جائیں گے اور باہر کا دروازہ میں تو کیا کوئی بھی نہیں کھولے گا، کیوں کہ باہر وباء پھیلی ہوئی ہے۔ اللہ نہ کرے میرے بیٹے پر کوئی آنچ آجائے! آپ کے لیے بھی اچھا نہیں ہے نا! ماحول میں آلودگی تو کسی کے لیے بھی نقصان دہ ہو سکتی ہے! آپ تو پہلے ہی بیمار ہیں..."

رُوح! کسی معصوم کی جان جانے والی ہے، "وہ اچانک اس "

کی بات کاٹتے ہوئے بولا تو تیز تیز چلتی رُوح کی زبان رُک

گئی تھی۔

کسی معصوم کی خاطر میں جانا چاہتا ہوں۔ دروازہ اندر سے "

بند کرو اور کوئی بھی آئے، دروازہ کھولنے کی ضرورت نہیں

ہے۔ 'کوئی بھی' کا مطلب ہے 'کوئی بھی' آئے تو دروازہ بند

رکھنا،" وہ رُوح کو ایک ایک لفظ سمجھا رہا تھا، جب کہ رُوح کو

اس کے انداز میں کچھ عجیب محسوس ہوا۔

"آپ فکر نہ کریں یارم، دروازہ بند رہے گا۔ جائیں اپنا کام

کر کے آئیں، میں رُویام اور شونو دونوں کو باہر نہیں جانے

دوں گی۔" وہ اسے ریلیکس کرتے ہوئے اس کے ساتھ مین

دروازے تک آنے لگی تھی۔

رُوح! اپنا خیال رکھنا! بلکہ میں ایسا کرتا ہوں، کسی کو بھیج "

دیتا ہوں۔"

میں اپنا خیال رکھوں گی یارم! کسی کو بھیجنے کی ضرورت "

نہیں ہے۔ آپ اتنے پریشان کیوں ہو رہے ہیں؟ کیا کوئی

بات ہے جو آپ کو پریشان کر رہی ہے؟ میں نے کہا ہاں نا!

کچھ نہیں ہو گا، تو آپ کیوں ٹینشن لے رہے ہیں؟ اللہ

ہمارے ساتھ ہیں، "وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی تو یارم نے

ہاں میں سر ہلایا تھا، جب کہ اس کے منہ ہی منہ میں کچھ

پڑھنے پر یارم نے اپنا سر اس کے سامنے جھکایا۔ وہ نرمی سے

اس پر پھونک مارتے ہوئے پیچھے ہٹی تو یارم نے اپنا چہرہ

دوبارہ اس کے سامنے کیا تھا۔

یارم !رُویام ہے یہاں پر، "اس نے اس کا دھیان رُویام کی"

طرف دلایا تھا۔

مصروف ہے میرا چوزہ،" یارم نے رویام کی طرف دیکھا"

جو شونو کو بسکٹ کھلانے میں مصروف ہو چکا تھا۔ یارم کی

نگاہوں کے تعاقب میں دیکھتے ہوئے رُوح مسکراتی ہوئی

آہستہ سے یارم کے جھکے ہوئے گال پر اپنے لب رکھ گئی

تھی۔

"بس تھوڑی دیر میں واپس آتا ہوں، خیال رکھنا اپنا۔ بلکہ یہ

لو، میرا فون رکھ لو! کوئی بھی پرابلم ہو تو خِضَر کے نمبر پر کال

کرنا،" وہ اپنا فون اس کے ہاتھ پر رکھتے ہوئے بولا تو رُوح

نے فوراً ہی فون سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا تھا۔یقیناً تھوڑی دیر

پہلے ہوئے حادثے کی وجہ سے وہ خوف میں مبتلا ہو گئی تھی

اس فون کو اپنے پاس رکھنا، اس فون میں ایسا کچھ نہیں ہے"

جس سے کوئی مسئلہ ہو! اس میں ایسی کوئی چیز نہیں ہے جو

پھٹ سکے اور فون گرم بھی نہیں ہو گا،" اس نے تھوڑی دیر

پہلے بنائے ہوئے اپنے بہانوں کو مد نظر رکھتے ہوئے اسے

سمجھایا تو رُوح تو سکون کا سانس لیتے ہاں میں سر ہلایا تھا،

جب کہ اس کے باہر نکلتے ہی وہ دروازہ اندر سے بند کر گئی

تھی۔ یارم نے ٹھیک سے دروازے کو چیک کیا تھا اور پھر

۔ باہر نکلتے ہوئے وہ باہر کا دروازہ بھی ٹھیک سے بند کر گیا

OOOOOO

یارم! میں اس نمبر سے ہر ممکن کوشش کر چکا ہوں"

انفارمیشن نکالنے کی لیکن کچھ بھی پتہ نہیں چل رہا، کچھ بھی

نہیں! میرے سر میں شدید قسم کا درد ہونے لگا ہے۔ آخر

یہ سب کچھ چل کیا رہا ہے؟" شارِف پریشانی سے وہاں

۔ بیٹھتے ہوئے بولا تھا

لیلیٰ کہاں ہے؟ اسے لگاؤ اس کام پر!" وہ غصے سے دھاڑا"

۔ تھا

لیلیٰ باہر ہے، وہ ہی ساری ڈیٹیلز نکال رہی ہے، ابھی بھی"

لگی ہوئی ہے۔ کچھ بھی سمجھ نہیں آرہا آخر یہ نمبر کون سی

کنٹری کا ہے؟ کوڈ کہاں کا ہے؟ کوئی سرکاری نمبر ہے یا بڑی

کمپنی سے ہے؟ کچھ پتہ نہیں چل رہا، ہر چیز پر اَن نُون لکھا

ہوا آرہا ہے۔"

"لیلیٰ ہیکنگ ٹرکس یوز کر رہی ہے، ہو سکتا ہے اس سے کچھ

انفارمیشن مل سکے"،

"چلو، ہم ویٹ کر لیتے ہیں۔ فون دو مجھے روح کو فون کرنا

ہے،" وہ ابھی اسے مزید کچھ بتا رہا تھا جب یارم نے اس سے

فون مانگا۔ شارِف نے بنا کوئی سوال کیے اسے فون دے دیا

تھا ۔

"اس آدمی کی نظر میرے گھر تک پہنچ چکی ہے۔ اس نے

روح کے موبائل کے اندر بلاسٹنگ چِپ لگا دی تھی۔ روح

کے ہاتھ میں بلاسٹ ہوا تھا، اللہ کا شکر ہے اسے چوٹ نہیں

لگی ۔" وہ اس کے فون پر اپنا نمبر مِلاتے ہوئے بولا

"ایسا کون ہو سکتا ہے یار م! جو اس حد تک ہمارے پرسنلز

میں گھس سکے؟ گھر کے اندر داخل ہو کر اس نے روح کے

فون کے اندر بلاسٹنگ چِپ کیسے لگائی؟"

"یہی تو سمجھ نہیں آرہا! میں سی سی ٹی وی کیمراز چیک کر رہا

ہوں لیکن یہاں پر بھی ایسا کچھ بھی نہیں ہے،" وہ لیپ ٹاپ

اس کی طرف پھیرتے ہوئے بولا تو شارِف خود ہی اس کے

گھر میں لگے سی سی ٹی وی کیمرہ کی فوٹیج چیک کرنے لگا تھا۔

کوئی تو آیا ہی ہو گا رُوح کے موبائل کے پاس، کسی نے تو

چِپ لگائی ہی ہو گی۔

لیکن نہیں، ایسا نہیں تھا۔ پوری کی پوری وِیڈیوز میں کچھ بھی

ایسا نہیں تھا جس سے پتہ چل سکے کہ کوئی ان کے گھر میں

داخل ہوا ہے، یا کسی نے روح کے موبائل کو ٹَچ بھی کیا

ہے۔

ooooooooo

اوہو! یارم، سب کچھ ٹھیک ہے۔ میں اور رویام اس وقت "

روم میں ہیں، شونو بھی ہمارے پاس ہے۔ ہم نے ابھی ابھی

"، ڈِنر کیا ہے۔ اب ہم تینوں لوڈو کھیل رہے ہیں

آپ کب تک واپس آئیں گے؟" یارم کی پریشانی پر رُوح "

نے تفصیل سے بتاتے ہوئے ویڈیو کال لگادی تھی۔ وہ

۔ تینوں سکرین پر اس کی آنکھوں کے سامنے تھے

"ہاں، میں بس تھوڑی دیر میں واپس آرہا ہوں، تم ایسا کرو

فون بند مت کرو، میرے سامنے رہو"

"اوکے، ٹھیک ہے۔ آپ آفس میں ہیں؟ آپ تو کہیں اور

گئے تھے نا؟" وہ سکرین پر اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگی، جب

کہ بار بار کیمرے کے آگے رویام کے ننھے ننھے ہاتھ آرہے

تھے، وہ جان بوجھ کر بار بار کیمرے کے آگے ہاتھ رکھ رہا

تھا۔

ہاں، میں وہ کام کر کے یہاں آیا تھا۔ یہاں آفس میں کچھ "

کام تھا بس اب نکلنے لگا ہوں اس نے ایک نظر سکرین کی

۔جانب دیکھتے ہوئے کچھ عجیب سا محسوس کیا تھا

ایسا لگا جیسے روح کے پیچھے الماری کی سائیڈ پر کوئی سایہ سا

؟محسوس ہوا ہے۔ایسا کیسے ممکن تھا

رویام اس کی آنکھوں کے سامنے تھا، شونو اس کی آنکھوں

کے سامنے تھا، روح سامنے تھی تو پھر وہاں کون تھا؟ یارم

کے سر میں جیسے دھماکے سے ہونے لگے تھے۔ وہ تیر کی

۔ تیزی سے اٹھا تھا

تم کال بند مت کرنا، میں بس آرہا ہوں،" وہ کہتے ہوئے "

تیزی سے آفس سے نکلا تھا۔ نگاہیں اس کی اب بھی سامنے

۔ سکرین پر تھی

ارے! یار م شارف بھائی کو ان کا موبائل تو دے کر آئیں "

نا!" روح اس کی جلد بازی دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔ وہ اتنی

تیزی سے وہاں سے کیوں نکل رہا تھا؟رُوح کو سمجھ نہیں آیا

تھا اور نہ ہی یارم نے اسے بتانا ضروری سمجھا تھا۔اس وقت

۔وہ دشمن کو کوئی شک نہیں ہونے دے سکتا تھا

میں وہ بعد میں فون لے لوں گا،"آفس سے باہر نکلتے"

۔ہوئے سامنے لیلیٰ تیزی سے اندر آرہی تھی

یارم میں نے ہیکنگ ٹرکس لگائی ہیں اس میں..."لیلیٰ کی"

۔بات کو نظر انداز کرتا تیزی سے باہر نکلا تھا

اسے کیا ہوا ہے ؟" لیلیٰ نے پریشانی سے شارِف سے پوچھا"

۔ تھا جو خود بھی پریشان سا تھا

پتہ نہیں یار ! یارم اتنا بوکھلا کیوں گیا ہے ؟ اچانک سے باہر"

نکل گیا۔ لیلیٰ ! یہ معاملہ کوئی نارمل معاملہ نہیں لگتا، کچھ تو

گڑبڑ ہے۔ یارم کے چہرے پر آج سے پہلے اتنی بے چینی

"۔ نہیں دیکھی۔ ایسا لگ رہا ہے جیسے یارم خوفزدہ ہو رہا ہے

ہمیں یارم کے پیچھے جانا چاہیے، یہ معاملہ نارمل نہیں لگ "

رہا خِضر نے ان دونوں کی باتیں سنتے ہوئے کہا تو لیلیٰ تیزی

سے اس کے پیچھے ہی باہر نکلی تھی۔

جب کہ وہ نگاہیں سکرین پر جمائے تیزی سے ڈرائیو کرتا

وہاں سے نکل گیا تھا، جب اچانک ہی سکرین پر چلتی کال

رک گئی تھی۔ ایسا کیسے ممکن تھا؟

رُوح کی کال کیسے بند ہو گئی تھی؟"اب یارم کی پریشانی

میں اضافہ ہوا،وہ گاڑی فل سپیڈ میں گھر کی طرف بڑھا چکا

تھا۔

"مجھے روح کو اکیلے گھر پر نہیں چھوڑنا چاہیے تھا۔مجھے اسے

ساتھ لے کر آنا چاہیے تھا۔میں اتنی بڑی بیوقوفی کیسے کر

سکتا ہوں؟"وہ سٹیرِنگ پر زور سے ہاتھ مارتا سپیڈ اور تیز کر

چکا تھا۔

OOOOOOOO

بیس منٹ کا راستہ اس نے چار منٹ میں طے کیا تھا۔ گھر کے اندر داخل ہوتے ہی اس نے دروازہ کھٹکھٹانے کی زحمت کیے بغیر دروازے پر پوری شدت سے لات ماری تھی۔

اچانک تیزی سے کھلتے دروازے کی آواز سنتی رُوح تیزی سے بیڈروم سے نکلی تھی۔

یارم !کیا کر رہے ہیں آپ ؟دروازہ توڑ دیں گے !آپ حد"

کرتے ہیں یارم !"وہ اچھی خاصی ناراض ہو رہی تھی، جب

کہ وہ تیزی سے اس کے پاس آتا اسے تھام کر اپنے سینے سے

لگا چکا تھا۔

تم ٹھیک ہو؟ فون کیوں بند کیا تھا تم نے؟"کمرے سے"

نکلتے رویام کو دیکھ کر وہ پوری طرح اس کی طرف متوجہ ہوا

تھا۔

ارے! میں نے بند نہیں کیا تھا، نہ جانے کیسے وائی فائی کا"

سوئچ اتر گیا تھا، آئی تھنک ہوا سے ہوا ہو گا۔ کتنی دفعہ آپ

سے کہا ہے یہاں سے اس موڈم کو اٹھا کر کہیں اور لگا دیں

لیکن نہیں! آپ نے تو اپنی من مانی کرنی ہوتی ہے نا! اب

اس کو ٹھیک سے ایڈجسٹ کیجیے گا، میں نے نہیں چھیڑا۔ یہ

نہ ہو کہ میرے ٹی وی پہ ڈرامے آنا بند ہو جائیں۔ ٹھیک

کریں اسے ابھی وہ اس کی پریشان صورت کو دیکھتے ہوئے

اسے ریلیکس کرنے کے لیے کہنے لگی تھی، لیکن یارم جانتا

تھا کہ یہ وائی فائی یوں ہی بند نہیں ہوا تھا۔ یہ یارم کی

دھڑکنیں ہلانے کے لیے بند کیا گیا تھا۔

تم بیڈروم میں مت جاؤ،" وہ کہتے ہوئے خود بیڈروم میں"

آیا تھا اور پھر پورے کمرے کو تہس نہس کرنے لگا۔ یہاں

کوئی بھی موجود نہیں تھا لیکن یارم کو اپنے فون کال پر کوئی

نظر آیا تھا۔

یارم کیا کر رہے ہیں آپ؟ میں صفائی کیسے کروں گی؟" وہ
پریشانی سے اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگی تھی، کمرہ سارا کا سارا
سامنے ہی تھا۔ یہاں پر کوئی موجود نہیں تھا لیکن یارم کو وہ
کیسے سمجھاتی؟ وہ پورے گھر کو تہس نہس کرنے لگا تھا۔ ہر
کونے میں جیسے کسی کو تلاش کرنے لگا تھا۔ وہ کوئی رسک
لینے کو تیار ہی نہیں تھا، جب اس کے پیچھے ہی خِضر، لیلیٰ اور
شارِف گھر کے اندر داخل ہوئے۔

کونا کونا چیک کرو گھر کا! یہاں کوئی آیا ہے! میرے جانے

کے بعد کوئی موجود تھا! میں نے خود دیکھا ہے!" وہ ان

تینوں کو دیکھتے ہوئے کہنے لگا تو روح پریشانی سے اسے دیکھنے

لگی تھی۔ وہ تینوں ہی گھر کے کونے کونے کو چیک کر رہے

تھے، جب کہ رُوح پریشانی سے باہر صوفے پر رویام کو لے

کر بیٹھ گئی تھی۔

گھر میں کوئی موجود تھا تو مجھے پتہ کیسے نہیں چلا؟ یارم نے"

۔ کس کو دیکھا ہو گا؟" اسے اب ڈر لگ رہا تھا

OOOOOOO

پورا گھر دیکھ لیا ہے یارم! گھر کے اندر کوئی بھی نہیں ہے،"

میں نے ایک ایک کونا چیک کر لیا ہے،" لیلیٰ اسے دیکھتے

۔ ہوئے بولی تھی

پھر سے چیک کرو! وہ بہت چالاک ہے لیلیٰ! بہت"

چالاک! وہ بہت ہوشیاری سے یہ سب کچھ کر رہا ہے،" وہ

اسے دیکھتے ہوئے بولا تھا، جب خِضَر کی جیب میں پڑا فون

بجنے لگا۔

اس نے ایک نظر یارم کو دیکھا اور پھر اپنا موبائل لے کر باہر

نکل گیا تھا۔

کیا خضر کے لیے میری بات سے زیادہ اہم کچھ ہونا چاہیے "

تھا؟" اس نے لیلیٰ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا، جس نے فوراً

نفی میں سر ہلایا تھا۔

"یارم! ہو سکتا ہے اسی چیز کے بارے میں ہی کچھ انفارمیشن

مل رہی ہو،" لیلیٰ نے پریشانی سے کہا تو یارم نے نفی میں سر

ہلایا تھا۔

وہ یہاں بھی کھڑا رہ کر بات کر سکتا تھا۔ خیر، مجھے راگاو"

شر واستو کی شکل دیکھنی ہے۔ لیلیٰ! مجھے اس آدمی کا چہرہ اپنی

"!آنکھوں کے سامنے دیکھنا ہے

تم پریشان مت ہو یارم! میں کل صبح تک تمہیں ساری"

انفارمیشن دوں گی، ہر قیمت پر۔ چلو شارِف آفس چلتے ہیں،

مجھے ہیکنگ ٹرکس سے کچھ انفارمیشن ملی تھی لیکن یارم کو

پریشان دیکھ کر میں اس کے پیچھے یہاں آگئی،" وہ شارِف

سے بولی تھی، اس نے فوراً ہاں میں سر ہلاتے ہوئے اس کے

پیچھے ہی قدم بڑھائے تھے۔

"یہ دونوں چلے گئے؟" خِضر نے واپس اندر داخل ہوتے

یارم سے پوچھا تھا۔

"ہاں، ان کے لیے سب سے ضروری میرے دیے ہوئے

کام ہیں۔" اس نے دبے دبے غصے کا اظہار کیا تو رُوح نے

ایک نظر اسے دیکھا تھا۔ وہ جتنا پریشان تھا اتنا ہی زیادہ غصے

میں بھی تھا۔

"یار م! اسی کیس کے سلسلے میں..."

"خِضر! تم جانتے ہو، آج سے پہلے ایسا کبھی بھی نہیں ہوا کہ

تم نے مجھ سے چھپا کر کسی سے بات کی ہو۔ جو بھی ہو پہلے تم

مجھے بتا دیتے! ایسی بھی کون سا ضروری کال آ گئی جو تم نے

باہر جا کر سُنی "یارم غصے سے اسے دیکھتے ہوئے بولا تو خِضر

نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"یارم! مجھے لگا تم پریشان ہو، اسی لیے مجھے لگا تمہارے

سامنے یہ کال اٹینڈ نہیں کرنی چاہیے۔"

"تمہیں یہ نہیں لگا کہ تمہاری یہ کال میری پریشانی میں

تھوڑی بہتری لا سکتی ہے؟ بلکہ تمہیں یہ لگا کہ میری پریشانی

کو مزید بڑھانے کے لیے تمھیں یہ کال باہر جا کر سُننی

"۔چاہیے! خیر، وہ لوگ آفس گئے ہیں

ہاں، میں بھی آفس جا رہا ہوں۔ لیلیٰ کو ہیکنگ ٹرکس کی"

"...وجہ سے انفارمیشن ملی تھی لیکن تم پریشان تھے

پلیز جاؤ یہاں سے خضر،" وہ نرم لہجے میں بولا تو خِضر نے"

اسے دیکھا تھا۔ آج کل یارم اٹھتے بیٹھتے خِضر پر اپنا غصہ نکال

رہا تھا۔ تھوڑی دیر پہلے آفس میں بھی کچھ ایسا ہی ہوا تھا۔

یارم کا لہجہ اتنا تیز تھا کہ وہ شارِف اور لیلیٰ کے سامنے شرمندہ

ہو کر رہ گیا تھا۔

لیکن یارم نے اس کی شرمندگی کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے

اسے کافی زیادہ بے عزت کر دیا تھا۔ یارم کا بات بات میں

اس طرح اس کی بے عزتی کرنا خِضر کو بُری طرح سے کھل

رہا تھا۔ وہ اس کا سب سے زیادہ خاص آدمی تھا، سب سے

زیادہ وفادار تھا۔ یام اسی کے ساتھ ایسا سلوک کر رہا تھا۔ آج

کل یارم کی چھوٹی سی چھوٹی بات بھی خِضر کو چبھ رہی تھی۔

اس وقت بھی وہ جس انداز میں اسے اپنے گھر سے نکل

جانے کے لیے کہہ رہا تھا، خِضر کو بہت چبھ رہا تھا اسی لیے بنا

اس سے کچھ بھی کہے وہ تیزی سے اس کے گھر سے نکل گیا

تھا۔

○○○○○○○○○

کیوں یارم! یہاں سے کیوں جائیں گے؟ میرا مطلب ہے "

یہ ہمارا گھر ہے، ہم اپنا گھر کیوں چھوڑیں گے؟" وہ پریشانی

سے پوچھنے لگی تھی، تھوڑی دیر پہلے ہی یارم نے کہا تھا کہ

کل صبح اپنا سارا ضروری سامان پیک کر لے، وہ لوگ دوبارہ

سے اپنے فلیٹ میں شِفٹ ہو رہے ہیں۔

"صرف کچھ دنوں کے لیے رُوح، خطرہ ہے۔ میں چاہتا تو

یہاں پر گارڈز بھی رکھ سکتا تھا، لیکن اس وقت میں کسی پر

یقین نہیں کر سکتا۔ وہ فلیٹ سیف ہے، وہاں کوئی نہیں آ

سکتا۔"

"لیکن یارم! وہ بند ہے، مجھے نہیں پسند وہ جگہ، مجھے گھٹن

ہوتی ہے وہاں پر،" وہ اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگی تھی، ہاں وہ

جگہ رُوح کو پسند نہیں تھی، بے شک یارم کے ساتھ زندگی

کی شروعات وہیں پر ہوئی تھی لیکن وہ چھوٹا سا فلیٹ اسے

نہیں پسند تھا۔

"صرف کچھ دن رُوح! میں کچھ دنوں میں ہی یہ مسئلہ حل کرلوں گا۔ اپنا سامان پیک کرلینا، ہم شام کو یہاں سے نکلیں گے۔"

"ابھی کے لیے میں نے باہر اپنے گارڈز روکے ہیں، لیکن تم جانتی ہو تمہارے اور رویام کے معاملے میں میں کسی اور پر یقین نہیں کرسکتا۔ تیار رہنا پلیز،" وہ نرمی سے کہتے ہوئے

اس کا ماتھا چومتا باہر نکل گیا تھا، جب کہ رُوح کو سمجھ نہیں آیا

تھا کہ یارم اتنا پریشان کیوں ہے ۔

OOOOOOOO

"یہاں سے تو صرف نام پتہ چل رہا ہے یارم ! اور نام تو ہم

پہلے ہی جانتے ہیں اس کا۔ یہ معلومات ہمارے لیے بالکل

بھی فائدہ مند ثابت نہیں ہوئی، "لیلیٰ اسے دیکھتے ہوئے کہہ

رہی تھی، جب کہ یارم صرف اپنے سامنے اس آدمی کا نام

دیکھ کر پریشان تھا۔

"یارم! ہمیں یہ تو پتہ ہے کہ یہ وِکرم کا بیٹا ہے۔ وِکرم کے

بارے میں انفارمیشن نکلواتے ہیں۔ ہو سکتا ہے اس کی کوئی

تصویر وغیرہ مل جائے،" شارِف اسے دیکھتے ہوئے بولا تو

یارم نے ہاں میں سر ہلاتے اپنے لیپ ٹاپ پر جلدی سے

شان کی انفارمیشن نکال لی تھی۔ہاں اسے یاد تھا، شان کو ہی

۔اس نے وِکرم کے سارے کام سونپے تھے

"یہ سب بیکار ہے یارم! مجھے نہیں لگتا کہ یہاں ہمیں اس

کے بارے میں کوئی بھی انفارمیشن ملے گی اور ہمیں کب پتہ

تھا کہ وِکرم کا کوئی بیٹا بھی تھا؟"خِضر نے اچانک سے کہا۔وہ

عجیب الجھن کا شکار تھا،جب کہ یارم دو تین دفعہ اس سے

۔پوچھ بھی چکا تھا کہ کوئی مسئلہ ہے تو وہ اسے بتا سکتا ہے

وِکرم کا بیٹا تھا، یہ تم بھی جانتے ہو اور میں بھی جانتا ہوں۔"

"،اور اس کے بارے میں انفارمیشن بھی ہمیں ضرور ملے گی

۔وہ کہتے ہوئے اپنے کام کی طرف متوجہ ہوا

یارم! مجھے کچھ ضروری کام کے لیے باہر جانا ہے،"خِضر"

۔نے اچانک کچھ یاد کرتے ہوئے کہا

"دماغ ٹھیک ہے تمہارا؟ ہم یہاں اتنا ضروری کام کر رہے

ہیں اور تمہیں کوئی اور ضروری کام کرنے جانا ہے؟" لیلیٰ

اسے گھور کر بولی۔

"یقین کرو لیلیٰ! اگر ضروری کام نہیں ہوتا تو میں ہرگز اس

طرح چھوڑ کر جانے کی بات نہیں کرتا، بہت ضروری کام

ہے۔"

جاؤ! پلیز جاؤ! تمہارے لیے ان سب چیزوں سے بھی"
زیادہ کچھ اور ضروری ہے۔ ہمارا پورا گروپ خطرے میں
ہے، اس آدمی کی نظر چوبیس گھنٹے ہم پر ہے، لیکن اس سے
زیادہ ضروری تمہارے لیے کچھ اور ہے تو جا کر وہ کر لو۔ ہم
خود ہی یہ سارے کام سنبھال لیں گے،"اب کی دفعہ یارم
غصے سے بولا تھا۔ یارم خِضر کی اتنی لاپروائیاں برداشت
نہیں کر سکتا تھا۔

یار م! مجھے سمجھ نہیں آرہا، تم ڈائریکٹ مجھے کیوں ڈانٹ"

رہے ہو؟ میں بھی تم لوگوں کی پریشانیوں میں تم لوگوں کے

ساتھ ہوں۔ میں کسی معاملے میں تم لوگوں کو اکیلا نہیں

چھوڑرہا۔ میں کہہ رہا ہوں، اگر کچھ ضروری ہے تو ضروری

ہے!"

تو ٹھیک ہے، جا کر اپنا یہ ضروری کام کرو! میرا دماغ"

خراب مت کر،" وہ غصے سے اسے وہاں سے جانے کا اشارہ

کر چکا تھا، جب کہ دوبارہ اس کی طرف متوجہ ہونے کے

بجائے وہ شارِف اور لیلیٰ کی طرف لگ گیا۔ شاید یارم کے

لیے اس وقت اپنی فیملی کو پروٹیکٹ کرنے سے زیادہ

ضروری اور کچھ نہیں ہی تھا۔ جب کہ اتنی اِنسلٹ پر خِضر غصے

سے کمرے سے نکل گیا تھا۔ اس کے جاتے ہی یارم نے

آہستگی سے دروازے کی طرف دیکھا، اسے لگا نہیں تھا کہ وہ

جائے گا۔

لیکن وہ سچ میں چلا گیا تھا۔ یارم کے لبوں پر ایک تلخ

مسکراہٹ بکھری۔ اور وہ پھر اپنے کام کی طرف متوجہ ہو

۔ گیا، شاید وہ کچھ زیادہ ہی امید کر بیٹھا تھا

سامنے لیلیٰ اور شارِف پوری طرح اس کی طرف متوجہ

تھے۔ وہ بھی پوری طرح سے کام کر رہا تھا۔ ایک طرف

سے خِضر کی سوچ، جب کہ دوسری طرف سے اپنی پریشانی،

ہاں اسے سچ مچ میں گھما کر رکھ گئی تھی۔ خِضر کو آنے والے

فون اس کا دماغ خراب کر رہے تھے۔اسے سمجھ نہیں آرہا

تھا کہ آخر خِضر کسی سے چھپ چھپ کر بات کیوں کر رہا

ہے؟ کون ہے جس سے رابطہ رکھے ہوئے ہے؟ کیا وہ اس

کام میں اس کے لیے کچھ آسانی کرنا چاہتا تھا؟ لیکن خِضَر کو

دیکھ کر ایسا لگ تو نہیں رہا تھا۔ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کے

کاموں میں اور مشکلات ہو رہی ہیں۔نہ جانے کیوں وہ اس

معاملے میں خِضر پر یقین نہیں کر پا رہا تھا، حالانکہ وہ اس کا

۔رائٹ ہینڈ تھا، اس کے لیے سب سے زیادہ عزیز تھا

OOOOOOOO

خِضر ماموں میں آپ کے ساتھ تو آجاؤں لیکن یارم "

ناراض ہوں گے نا؟" وہ اس کے پاس بیٹھا ہوا تھا، جب کہ

اس وقت خِضر کے دماغ میں صرف اور صرف لیلیٰ کی بَرتھ

۔ڈے چل رہی تھی

"ارے کون بتائے گا اسے؟ تم بھی حد کرتی ہو۔ چلو نا رُوح

یار! لیلیٰ کی سالگرہ میں بیسٹ بنانا چاہتا ہوں۔ اسے ہر بات

میں مجھ سے شکایت ہی رہتی ہے،" وہ منت بھرے لہجے

میں بولا تو رُوح نے شرارت سے اسے دیکھا تھا۔

"ویسے کتنے سال کی ہو گئی ہیں میری مامی صاحبہ؟"

"ابھی تو اکیس سال کی ہوئی ہے۔ اگر اکیس سے زیادہ ایک

دن بھی بڑھایا نا، تو قتل کر دے گی مجھے،" لہجے کی شرارت

خِضر کو مسکرانے پر مجبور کر گئی تھی۔ یہ تو وہ بھی جانتی تھی

کہ عمر کے معاملے میں لیلیٰ بالکل بھی اوپر نیچے نہیں جاتی،

اب پچھلے نو دس سال سے تو وہ اکیس سے اوپر نہیں جا رہی

تھی۔

"کیا بات ہے خِضر ماموں! آپ کو یاد ہے جب سات سال

پہلے میں نے یہاں پر آ کر اس کی پہلی سالگرہ سلیبریٹ کی

تھی؟ اتفاق سے اس سال بھی وہ اکیس کی ہوئی تھی"،

۔رُوح قہقہ لگاتے ہوئے اٹھی تھی

رویام جانو! آپ نے پری مامی کے گھر جانا ہے؟"اس نے "

زمین پر بیٹھتے ہوئے آہستہ سے شونو کے گھر کے اندر جھانکا

تھا۔اندر نہ جانے کون سی میٹنگ چل رہی تھی لیکن دونوں

۔کا ہی سر ہاں میں ہلا تھا

چلو پھر دونوں اچھے بچوں کی طرح باہر آجاؤ! آپ دونوں "

کو پَری مامی کے گھر چھوڑنا ہے اور میں جا رہی ہوں خِضَر

ماموں کے ساتھ ایک ضروری کام کے سلسلے میں باہر۔آپ

نے پَری مامی کو خوب تنگ کرنا ہے،" وہ اسے باہر نکالتی، تیار

کرنے چلی گئی تھی۔ تھوڑی دیر کے بعد واپس آئی تو وہ خود

بھی گاؤن پہن چکی تھی۔ سر کو اچھے سے حجاب سے کور

۔کرتے ہوئے وہ بالکل تیار اس کے سامنے کھڑی تھی

اپنا فون دیجیے مجھے، یارم کو فون کر کے بتانا ہے کہ میں "

آپ کے ساتھ جا رہی ہوں۔آپ کو پتہ ہے میں یارم کے

ساتھ واپس پرانے والے فلیٹ میں شِفٹ ہو رہی ہوں کچھ

دنوں کے لیے۔ یارم کہہ رہے ہیں یہاں کوئی خطرہ ہے اور

یہاں پر ہم نہیں رک سکتے۔ ویسے میرا تو بالکل بھی دل

نہیں کرتا اس چھوٹو سے فلیٹ میں رہنے کا، عجیب سی گھٹن

ہوتی ہے وہاں لیکن یارم کہہ رہے ہیں صرف کچھ دنوں کی

بات ہے اور پھر وہ فلیٹ وہاں آفس سے زیادہ قریب ہے "،

۔ وہ سامنے ٹیبل پر پڑا فون اٹھاتے ہوئے بولی تھی

نہیں روح! اگر تم نے یارم کو بتایا تو وہ منع کر دے گا۔ آج"

کل یارم تمہیں لے کر کچھ زیادہ ہی پوزیسیو ہو گیا ہے۔ اگر

اسے بتادوں گی تو وہ صاف انکار کر دے گا۔ میری تو بات

بات پہ بے عزتی کر رہا تھا۔ میرا دھیان لیلیٰ کی سالگرہ پہ

ہے، یہ بات بھی اسے گوارا نہیں۔ ہم دو تین گھنٹوں میں

واپس آجائیں گے نا، اسے فون کرنے کی ضرورت نہیں،"

وہ اسے نرمی سے سمجھانے لگا تو رُوح نے ایک نظر اسے دیکھا

تھا، پھر ہاں میں سر ہلاتی اس کا فون واپس کر گئی تھی ۔

"ہاں لیکن آپ میسج کر کے یہ بتا دیجیے گا کہ آپ میرے

ساتھ ہیں تاکہ وہ فکر نہ کریں" وہ اس کے ساتھ باہر آتے

ہوئے بولی تو خِضر نے صرف ہاں میں سر ہلاتے یارم کو میسج

کیا تھا ۔

○○○○○○○○○○

سب کچھ ہو گیا ہے! یہ لیلیٰ کو بہت پسند آئے گا،"کافی"

خوبصورتی سے ٹینٹ کی مکمل تیاری کرنے کے بعد وہ باہر

نکلی تھی۔

ٹینٹ کے اندر ایک میٹرس رکھا گیا تھا، جس پر خوبصورتی

سے لائٹنگ کرنے کے بعد وہ باہر آئی تھی ایک لمبی سی

راہداری بنائی گئی تھی جہاں پر جا کر گاڑی رُکنی تھی اور

راہداری کے بیچوں بیچ ہر جگہ لائٹنگ تھی۔ خِضر ہی لیلیٰ کو

یہاں لانے کا ارادہ رکھتا تھا۔

یہ لیلیٰ کا بیسٹ برتھ ڈے ہو گا خِضر ماموں، "وہ یقین سے"

کہہ رہی تھی، جب کہ خِضر وہ ساری جگہ کی وِیڈیو بناتا کافی

زیادہ خوش لگ رہا تھا۔

شادی کے چھ سالوں میں شاید وہ پہلی دفعہ اسے خوش کر رہا

تھا۔ ہاں یہ سچ تھا، اس نے پہلی دفعہ ہی اس کے لیے اتنی

زیادہ محنت کی تھی۔ لیلیٰ کا خوش ہونا بنتا تھا۔ کم سے کم وہ اس

سے یہ امید نہیں رکھتی تھی۔

شادی کے ساڑھے چھ سال بعد فائنلی وہ اسے خوش کرنے

کے لیے کچھ کر رہا تھا۔ اب تو اس کا خوش ہونا بنتا تھا۔

"چلیں واپس! بہت وقت ہو گیا ہے۔ اگر یارم گھر آ گئے نا تو

ناراض ہو جائیں گے کہ اتنی دیر ہو گئی ہم واپس نہیں آئے۔

آپ نے میسج کر دیا تھا نا؟" وہ اس کے ساتھ واپس گاڑی کی

طرف آتے ہوئے سوال کرنے لگی تو خِضر نے اپنے سر پر

ہاتھ مارا تھا۔

"اوہ! تمہارے گھر کا وائی فائی خراب تھا، شاید وہاں پر

انٹرنیٹ نہیں چل رہا تھا اور بعد میں مجھے یاد ہی نہیں رہا۔"

"میں ابھی بتا دیتا ہوں، بلکہ نہیں، ابھی بتایا تو یارم اور زیادہ

غصہ ہو گا۔ میں تمہیں واپس گھر چھوڑ دیتا ہوں،" اسے

دیکھتے ہوئے اپنے موبائل پر آنے والے کال کی طرف

متوجہ ہوا تھا۔

OOOOOOOOOO

"میں تمہیں کتنی دفعہ کہہ چکا ہوں میری پرسنل لائف میں

انٹرفیئر کرنا بند کرو! مجھے تمہارے ساتھ کوئی ڈِیل نہیں

کرنی!"

یعنی کہ تمھیں ساری زندگی غلامی ہی کرنی ہے؟"دوسری"

۔طرف سے آنے والی آواز پر وہ چونک اٹھا تھا

کبھی اپنی بیٹیوں سے پوچھا ہے خِضر؟ان کا ہِیرو کون ہے؟"

یقین کرو،ہر اولاد کے لیے اس کا باپ ہی ہِیرو ہوتا ہے،

لیکن شاید تم اس دنیا کے پہلے مرد ہو جس کی اولاد کے لیے

"۔یہ یارم کاظمی ہِیرو ہے

"تم جانتے ہو تم میں اور یارم میں فرق کیا ہے؟ اسے ہمیشہ

سے بادشاہت کی عادت ہے، حکم چلانا آتا ہے، اسے اپنا حکم

منانا آتا ہے اور تمہیں! اور تمہیں صرف اس کے اشاروں پر

ناچنا آتا ہے! غلامی چھوڑو، شہنشاہ بنو!"

"بکواس بند کرو!" وہ غصے سے دہاڑا تھا۔

"ہو گئی بکواس بند! یعنی کہ تم نے غلامی ہی کرنی ہے! کرو

خِضر احمد! غلامی کرو لیکن یاد رکھنا کہ جس دن تم نے غلام

سے شہنشاہ بننے کا فیصلہ کر دیا، اس دن راگا وشر واستو دونوں

"! ہاتھوں سے تمہیں ویلکم کرے گا

اور وہ دن کبھی نہیں آئے گا!" اس نے غصے سے کہہ کے "

۔فون بند کر دیا تھا

کیا ہو گیا ماموں؟ آپ کن چیزوں میں لگ گئے ہیں؟ چلیں "

نا، ہم لیٹ ہو رہے ہیں،" رُوح اسے دیکھتے ہوئے بولی تو وہ

فوراً اپنی گاڑی کی طرف آیا تھا۔ جلدی سے گاڑی وہاں سے

نکالتے ہوئے وہ مین روڈ پر ڈالنے ہی لگا تھا، جب اچانک ہی

سامنے گاڑی آگئی۔ اس نے بڑی مشکل سے اپنی گاڑی کو اس

گاڑی سے لگنے سے بچایا تھا لیکن رُوح کا ہاتھ تیزی سے

سامنے لگے ڈیش بورڈ پر ٹکرایا۔

تم ٹھیک ہو رُوح؟" اس نے پریشانی سے رُوح سے پوچھا"

تھا۔

میں ٹھیک ہوں ماموں! اب جلدی گھر چلیں، بس ذرا سی" چوٹ لگی ہے،" وہ اپنی گاؤن کا پردہ اوپر کرتے ہوئے دیکھنے لگی تھی، جب کہ خِضر سکون کا سانس لیتا تیزی سے گاڑی وہاں سے نکال کر لے گیا۔

ooooooooooo

وہ جلدی واپس گھر آیا تھا، وہ روح کو بالکل اکیلا نہیں چھوڑنا

چاہتا تھا، وہ بھی تب جب دشمن ہر لمحے اس کے قریب

تھے۔

لیکن گھر آتے ہی باہر سے دروازے بند دیکھ کر پریشان ہوتا

تیزی سے باہر نکلا تھا، جہاں اس کے گارڈز کھڑے تھے۔

"سر! وہ میم خِضر سر کے ساتھ کہیں گئی ہیں، وہ انہیں لینے

کے لیے آئے تھے۔ رویام بابا بھی ساتھ گئے ہیں اور آپ کا

پتہ بھی، ''گارڈ اسے آتے دیکھ فوراً ہی بتا دیا تھا، جب کہ

یارم کا غصے سے بُرا حال ہو رہا تھا۔ رُوح اسے بغیر بتائے

کہاں جا سکتی تھی؟ مانا اس کے پاس اس کا فون نہیں تھا، لیکن

خِضر کے پاس تو فون تھا نا؟ خِضر اگر کہیں اسے اپنے ساتھ

لے کر جا رہا تھا تو کم سے کم اسے بتا تو سکتا تھا۔ آج کل جس

طرح خِضر غیر ذمہ داری کا مظاہرہ کر رہا تھا، وہ اس پر یقین

نہیں کر پا رہا تھا۔اور یہ بھی حقیقت تھی کہ وہ رُوح کے

۔معاملے میں خود کے علاوہ کسی پر یقین نہیں کر سکتا تھا

○○○○○○○

چٹاخ! وہ تیزی سے گھر کے اندر داخل ہوا، جب اگلے ہی

لمحے اسے اپنے منہ پر ایک زوردار تھپڑ محسوس ہوا۔ خِضَر خود

کو سنبھال نہیں پایا تھا، وہ پیچھے گرتا ہوا زمین بوس ہوا۔جب

۔کہ روح تو کانپ کر رہ گئی تھی، یارم کے اس ردِ عمل پر

یارم! ایک دفعہ میری بات تو... "وہ اٹھنے لگا ہی تھا جب"

یارم نے ایک زوردار لات اس کے منہ پر دے ماری۔ وہ

خود کو سنبھالنے کی کوشش میں ناکام ہوتا اب کی دفعہ

دروازے سے باہر گرا۔

"... یارم! آپ کیا کر رہے ہیں؟ ایک دفعہ"

چُپ! ایک دم چُپ! آواز نہ آئے مجھے تمہاری رُوح!"

ورنہ جان نکال دوں گا تمہاری! ہمت کیسے ہوئی میری

اجازت کے بغیر کہیں بھی جانے کی؟" رُوح نے خِضر کی

خراب حالت دیکھتے ہوئے تیزی سے آگے بڑھنا چاہا تھا

لیکن جس انداز میں یارم نے اس کا چہرہ دبوچتے ہوئے اسے

دور ہٹایا، رُوح کا پورا وجود لرز کر رہ گیا۔

مذاق سمجھ کر رکھا ہے تم دونوں ماموں بھانجی نے یارم

کاظمی کے جذبات کو؟ کیا لگا تھا؟ تم میری اجازت کے بغیر،

مجھے بتائے بغیر اس کے ساتھ کہیں بھی نکل جاؤ گے اور مجھے

"پتہ نہیں چلے گا؟"

"یارم! وہ میری بھانجی ہے، میں اسے جہاں چاہے..."

چٹاخ! خِضر ابھی بہت کچھ کہنا چاہتا تھا جب یارم کا ہاتھ ایک

دفعہ پھر سے اٹھا، اور اس کا جبڑا ہلا گیا۔

"اور صرف! صرف میری اور صرف، میری ہے رُوح

صرف یارم کاظمی کی! نہ تمہاری، نہ کسی اور کی! اس پر سب

سے پہلے میرا حق ہے۔ تم ہوتے کون ہو اسے میری اجازت

کے بغیر میرے گھر سے کہیں بھی لے جانے والے؟"

"یار م! ایسا بھی کیا ہو گیا ہے کہ تم اس طرح سے ردِ عمل

دے رہے ہو؟ میں صرف اسے لیلیٰ کے برتھ ڈے پر..."

"کیا ہو گیا ہے؟ کیا ہو گیا ہے جاننا چاہتے ہو تم؟" وہ ایک

دفعہ پھر سے اس کی بات کاٹ گیا۔ جب کہ اگلے ہی لمحے

رُوح کو بازو سے کھینچ کر اپنے قریب کرتے ہوئے، اس کی

دائیں آستین اوپر کر کے اس کا بازو اسے دکھانے لگا، جہاں پر

ایک ہلکا کٹ لگا ہوا تھا۔

"یارم! وہ میری غلطی ہے، ماموں نے کچھ نہیں کیا"

تمہاری غلطی ہے! تمہاری ہی غلطی ہے رُوح بے بی میں"

نے کب کہا تمہاری غلطی نہیں ہے؟ تم نے خود کو تکلیف

پہنچائی؟ یعنی تم نے اپنے یارم کو تکلیف پہنچائی! اور اس کا

حساب تمہیں دینا ہو گا، لیکن پہلے حساب ذرا میں اس سے

"، بھی کر لوں جو تمہیں اپنے ساتھ لے کر گیا تھا

یارم! تم ذرا سی بات کو بہت بڑا بنا رہے ہو! تم مجھے صرف"

"...ذلیل کرنے کے لیے

ذلیل!؟ ذلیل تو تم ہو رہے ہو خِضَر احمد! میں تمہیں ذلیل"

کر رہا ہوں؟" وہ ایک دفعہ پھر سے رُوح کو پیچھے چھوڑتا ہوا

خِضَر کی طرف متوجہ ہوا جو عجیب سے انداز میں اسے دیکھ رہا تھا۔

"تمہیں میں نے کیا تم؟ ہو کیا ہے تمہاری خِضَر احمد؟ ہو کیا تم؟ تمہیں میں نے اوقات کیا ہے تمہاری خِضَر احمد؟ ہو کیا تم؟ تمہیں میں نے

تم سے کہنے کچھ میرے! دی ہے پہچان میں نے دی ہے! بنایا ہے

یہ پھر بناؤ اوقات اپنی جاؤ پہلے! خِضَر احمد؟ ہو رہے ہو ذلیل

میری تم آکر یہاں وقت اس لیکن۔ کرنا باتیں کی ذلالت

دو حساب کا زخم کے بیوی۔"

کیسے، کیسے تمہارے ہوتے ہوئے کوئی میری بیوی کو"

تکلیف دے گیا؟ جواب دو کیسے تمہارے ہوتے ہوئے اسے

چوٹ لگی؟ ذمہ داری تھی، تم ساتھ لے کر گئے تھے تو کیسے

زخم آئے اسے ؟" وہ اسے پیچھے کی طرف دھکا دیتا غصہ سے

غرایا تھا۔

یارم! میری غلطی ہے پلیز آپ ماموں..."،رُوح نے پھر"

،سے آگے آنے کی کوشش کی

تمہاری غلطی نہیں ہے رُوح! نہیں میری جان تمہاری"

کوئی غلطی نہیں ہے، میری غلطی ہے جو میں نے تمہیں سر

پر چڑھایا ہے! میری غلطی ہے جو میں تمہیں بار بار غلطیاں

کرنے کی اجازت دیتا ہوں لیکن اب نہیں! اب تمہیں پتہ

چلے گا کہ یارم کاظمی آخر ہے کیا اور جب یارم کاظمی کی کسی

چیز کو کوئی تکلیف پہنچاتا ہے تب یارم کاظمی اس کا کیا حال

کرتا ہے!"

"...! وہ میری بھانجی ہے، یارم"

"کسی کی کچھ نہیں لگتی وہ! وہ صرف میری ہے، صرف اور

صرف یارم کاظمی کی! اور یہ بات آج میں صرف تمہیں ہی

نہیں بلکہ ایک ایک انسان کو سمجھاؤں گا کہ اس دنیا میں اگر

روح کسی کی ہے تو صرف اور صرف یارم کاظمی کی ہے!"

"یارم! آپ ایک دفعہ میری بات..." روح نے ایک دفعہ

پھر سے اس کے پاس آنے کی کوشش کرتے ہوئے اسے

سمجھانا چاہا تھا۔ جس طرح وہ غصہ ہو رہا تھا بات بہت بڑھ

سکتی تھی اور وہ خِضَر اور یارم کے بیچ لڑائی کی وجہ نہیں بننا

چاہتی تھی۔ جس طرح یارم کا غصہ بڑھ رہا تھا یہ معاملہ بہت

خراب ہو سکتا تھا۔

اس نے ایک دفعہ پھر سے کوشش کی تھی اسے سمجھانے کی

لیکن جس انداز میں یارم نے اسے دیکھا تھا، وہ پیچھے ہٹنے پر

مجبور ہو گئی۔

"ناک بہت اونچی ہو گئی ہے تمہاری خِضَر احمد! ابھی تو میں

تمہیں صرف پروموٹ کرنے کا سوچ رہا تھا کہ تم نے اپنی

اوقات دکھانا شروع کر دی۔ دکھاتے اوقات خِضَر احمد، تم

ضرور دکھاتے لیکن تم نے میرے گھر میں آ کر میری ہی

بیوی کو میری ہی نافرمانی کرنے پر مجبور کر دیا۔ میری بیوی

مجھ سے جھوٹ بول کر تمہارے ساتھ جا رہی ہے!"

میری بیوی مجھ سے چھپ کر تمہارے ساتھ جا رہی"

ہے!" وہ غصے سے اسے دیکھتا ہوا ایک دفعہ پھر سے رُوح کی

طرف متوجہ ہوا جو خاموشی سے نگاہیں چرا گئی تھی۔

ہاں، اس سے غلطی ہوئی تھی۔

اسے یارم کو بتا دینا چاہیے تھا کہ وہ خِضر کے ساتھ لیلیٰ کے

بَرتھ ڈے پلاننگ پر جا رہی ہے، لیکن اس نے نہیں بتایا تھا

یہ سوچ کر کہ کہیں اس کے بخار کی وجہ سے یارم اسے نہ

جانے دے۔ وہ اس سے چھپ کر چلی گئی تھی، لیکن اسے

ہرگز پتہ نہیں تھا کہ وہاں پر کچھ لوگ ان پر حملہ کر دیں

گے۔ اس حملے میں خِضَر نے اسے کچھ نہیں ہونے دیا تھا

ہاں، لیکن اس کے بازو پر چوٹ آئی تھی جو یارم نے دیکھ لی

تھی۔ شاید یارم کو کبھی بھی پتہ نہ چلتا کہ وہ لوگ کل کہاں

گئے ہیں، لیکن اس چوٹ نے سارا کام خراب کر دیا تھا۔ اور

اب اسے یارم سے جھوٹ بول کر بہت برا بھی لگ رہا تھا،

لیکن یارم خِضر کے ساتھ ایسا سلوک کرے گا یہ تو اس نے

کبھی نہیں سوچا تھا ۔

یارم اپنی جگہ ٹھیک تھا، جس طرح وہ بنا بتائے گئی تھی کچھ

بھی ہو سکتا تھا۔ آج کل تو یارم کے دشمنوں کا بھی کوئی

حساب نہیں تھا اور ایسے میں بنا بتائے اس طرح گھر سے باہر

نکلنا بھی ٹھیک نہیں تھا۔ وہ تو شکر تھا کہ رُویام کو اس نے پہلے

ہی پرَی کے گھر چھوڑ دیا تھا ورنہ یہ معاملہ بہت نقصان دہ

ثابت ہو سکتا تھا۔

"میں! یارم..."

گیٹ آؤٹ!" یارم دھاڑا"۔

"بات میری دفعہ ایک! یارم..."

میں نے کہا دفع ہو جاؤ یہاں سے!" اب کی دفعہ جس انداز"

میں وہ بولا تھا، خِضَر ایک لمحہ بھی وہاں نہ رُک سکا۔ وہ تیزی

سے باہر نکلتے ہوئے اپنی جیب میں سے اپنا موبائل نکال چکا

تھا۔اس نے تیزی سے کسی کا نمبر مِلاتے ہوئے اپنی گاڑی کی

طرف رُخ کیا۔

"ہیلو! راگاو! میں تمہاری ڈِیل کے بارے میں سوچ رہا

ہوں... کیا ہم مل سکتے ہیں؟"

""کیوں؟ غلام سے شہنشاہ بننے کا ارادہ کرلیا ہے تم نے؟""

دوسری طرف موجود آدمی قہقہہ لگا کر بولا۔

ہاں، شاید کر لیا ہے میں نے فیصلہ۔ میں مزید غلام بن کر "

نہیں رہنا چاہتا۔ مجھے یارم کاظمی کے کِنگڈم پر حکومت کرنی

ہے۔" وہ گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے اتنی شدت سے

۔ گاڑی کا دروازہ بند کر چکا تھا کہ اندر تک آواز گئی تھی

○○○○○○○○

وہ ایک سنسان سی جگہ پر آیا ہوا تھا، جب کہ اس کے سامنے

وہ آدمی بیٹھا ہوا تھا جو کبھی وِکرم کے پیچھے کھڑا ہوتا تھا۔ ہاں

۔ وہ راگاو ہی تھا جو وِکرم کا بیٹا تھا

وِکرم کو مرے اتنے سال ہو گئے، تم اب آئے راگاو؟"

اتنے سال باپ کی محبت نہیں جاگی کیا؟" خِضَر نے اسے

۔ دیکھتے ہوئے سوال کیا تو وہ قہقہہ لگا کر ہنسا تھا

حکومت چاہتے ہو یا رم کاظمی کی؟ جائیداد حاصل کرنا"

چاہتے ہو؟ تو سوال مت کرو، کام کرو۔ جو کام میں کہوں گا،

وہ تم کرو گے خِضَر احمد۔ میں تمہیں دبئی کا ڈان دیکھنا چاہتا

"ہوں! انڈر ورلڈ میرا اور دبئی تمہارا

تین دن! تین دن کا وقت دیتا ہوں میں تمہیں دبئی پر"

حکومت کرنا سیکھنے کو۔ انڈر ورلڈ پر حکومت کرنا میں سیکھ چکا

"۔ہوں، چھ سال سے

وہ یار م کاظمی ہے راگاو! تم اسے ایزی لے رہے ہو، ''خِضر

نے جیسے اسے سمجھایا تھا۔

اس کی نگاہ ہر طرف ہو گی، لیکن خود پر نہیں۔ میں اس پر''

وار کروں گا۔ اس کی کمزوری کیا ہے؟ اس کی بیوی! اس کا

بچہ! ...''''اس کی بیوی کو مار دیتے ہیں''

نہیں راگاو اس کی بیوی میری بھانجی ہے، ''خِضر تڑپ کر''

بولا تھا۔

تو پھر تو اسی کو مارنا پڑے گا نا! چلو، تمہاری بھانجی کے ساتھ "

ہماری کوئی دشمنی نہیں۔ تمہارا انداز بتا رہا ہے کہ تم اپنی

"۔ بھانجی کو چاہتے ہو۔ میں تمہارا کوئی نقصان نہیں کروں گا

"!رُوح کو ان سب چیزوں سے نکال دو"

اور یارم کو مار دوں؟" وہ اس کی بات مکمل کرتے ہوئے "

۔بولا تو ایک لمحے کے لیے خِضَر کا دل تیزی سے دھڑکا تھا

حکومت کرنے کا اور کوئی راستہ نہیں ہے کیا؟" اس نے نہ "

جانے کیا سوچ کر پوچھا تو سامنے کھڑے آدمی نے زوردار

قہقہہ لگایا تھا۔

"یہ محبت نہیں، ڈر ہے۔ اس کا! اگر وہ زندہ بچ گیا تو تمہیں

نہیں چھوڑے گا، رائٹ...؟" اس کی آنکھوں میں جھانکتے

ہوئے بولا تو خِضَر نے جیسے اپنے دل میں کہیں محبت تلاش

کرنے کی کوشش کی تھی لیکن نہیں تھی محبت۔ آنکھیں بند

کرنے پر اپنا دوست یاد نہیں آیا تھا، یاد آیا تھا تو صرف اور

صرف اس کا دھتکارنا، اس کا تھپڑ۔ بے وجہ اس کا ہاتھ اٹھانا،

بے وجہ اسے اِنسَلٹ کرنا۔ ہر بڑے موقع پر اسے نیچا دکھانا،

ثابت کرنا کہ وہ اس سے نیچے ہے۔ ہاں، محبت کہیں نہیں

۔ تھی، محبت ختم ہو رہی تھی، یا شاید محبت ختم ہو چکی تھی

کہاں لے کر آنا ہے یارم کو؟" وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا تو"

راگاو نے دونوں بازو وہیں پھیلا کر اسے اپنے گلے لگا کر ویلکم

کیا تھا۔

OOOOOOO

رُوح کچن میں یارم کی پسند کا کھانا بنا رہی تھی۔ وہ غصہ تھا،

ناراض تھا، یہ وہ جانتی تھی لیکن اس میں اتنی ہمت بھی نہیں

تھی کہ وہ یارم کو منا پاتی۔آج اس کا غصہ اسے سمجھ نہیں آیا

تھا۔

وہ اپنا سارا ضروری سامان پیک کر چکی تھی۔ابھی تک درک

رُویام اور شونو کو لے کر واپس نہیں آیا تھا،تب تک وہ

سارے کام نمٹا سکتی تھی لیکن یارم کی ناراضگی اسے پریشان

کیے ہوئے تھی۔

وہ جانتی تھی گھر میں ہر طرف کیمرے لگے ہوئے ہیں جو

یارم کی آنکھوں کے سامنے رہتے ہیں، اسی لیے وہ گھر میں

اسے محفوظ چھوڑ کر گیا تھا۔اس کا یوں باہر جانا ٹھیک نہیں تھا

لیکن بھلا رُوح کا کوئی کیا ہی بگاڑ سکتا تھا؟ ہر کوئی تو یارم سے

ڈرتا تھا۔آج تک کسی نے رُوح پر کوئی اَٹیک نہیں کیا تھا۔

پہلے جب لوگوں نے یارم کی کمزوری سمجھ کر اٹیک کیا تو اس

کا انجام بھی پا یا تھا اور وہ جانتی تھی یارم اس معاملے میں کتنا

سخت ہے۔

یہ کوئی پہلی دفعہ نہیں ہوا تھا۔پہلے بھی گھر سے نکل کر وہ

یارم کا سخت رویہ سہہ چکی تھی۔پہلے تو وہ اس پر ہاتھ اٹھانے

سے بھی گریز نہیں کرتا تھا۔

لیکن اب وہ اس پر ہاتھ نہیں اٹھاتا تھا، لیکن غصہ بہت ہوتا

تھا۔ آج خِضر پر اس کا غصہ دیکھ وہ خود حیران رہ گئی تھی۔ وہ

۔ خِضر کو تھپّڑ مار سکتا ہے، اس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا

اگر وہ خِضر پر اتنا غصہ کر سکتا ہے تو اس کی تو شامت آنے والی

تھی۔ وہ اپنی ہی سوچوں میں گم تھی جب اچانک وہ کچن میں

۔ داخل ہوا

"یہاں کیا کر رہی ہو تم؟ میں نے تمہیں بیڈ رُوم میں جانے

کے لیے کہا تھا نا!" وہ غصے سے اندر داخل ہوتے ہوئے بولا

تھا۔ اس کے ہاتھ پر بالکل ذرا سی چوٹ لگی ہوئی تھی لیکن

یارم کے لیے وہ چوٹ کتنی بڑی تھی، وہ خود بھی سمجھتی

تھی۔

"...آپ کے لیے کھانا"

میں نے بولا تمہیں کھانا بنانے کے لیے!"وہ غصے سے"

۔غرایا تو رُوح کے ہاتھ کانپنے لگے تھے

سامان پیک کیا تھا تم نے؟"اب کی دفعہ اس نے مزید غصے"

۔سے پوچھا تو اس نے صرف ہاں میں سر ہلایا تھا

کہاں پہ رکھا تھا؟ بتاؤ مجھے، ہم نکل رہے ہیں ابھی،"وہ"

کہتے ہوئے کچن سے باہر نکلا تو رُوح تیزی سے اس کے پیچھے

۔آئی تھی

کھانا کھا کے چلتے ہیں نا، بس کھانا بننے ہی والا ہے۔ ویسے "

بھی تو چھ بجنے والے ہیں۔ درک بھائی بھی رُویام کو لے کر

آتے ہوں گے،" وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی تو یارم بنا کوئی

جواب دیے وہیں باہر صوفے پر بیٹھتا شارِف کو کال کرنے

لگا۔

○○○○○○○

یارم! خِضر کسی سے ملنے کے لیے گیا ہوا تھا۔اب یہ کون "

ہے، میں یہ تو نہیں جانتا، لیکن کوئی گڑ بڑ ضرور ہے۔"

شارِف نے فون پر اسے بتایا تھا۔یارم نے گہری سانس لی

تھی۔

اسے چھوڑو تم،اپنے کام پر فوکس کرو، کچھ پتہ چلا "

تمہیں؟"

ہاں، مجھے اور لیلیٰ کو کافی ساری انفارمیشن ملی ہے۔ ایک "

پرانی تصویر بھی ملی ہے راگاووِکرم شرواستو کی۔ اس میں

تقریباً اس کی عمر بیس سال کے آس پاس ہو گی۔ بالکل بچہ سا

لگتا ہے۔ میں تمہیں سینڈ کر رہا ہوں، "اس نے کہتے ہوئے

اگلے ہی لمحے واٹس ایپ پر ایک تصویر سینڈ کی تھی۔ یارم

نے اس تصویر کو دیکھا۔ ہاں، وہ اس انسان کو جانتا تھا۔ کسی

زمانے میں وہ لڑکا اسے آئیڈیلائز کرتا تھا۔اس کا کہنا تھا جیسے

یارم ہے، وہ ویسا بننا چاہتا ہے۔

یہ وِکرم دادا کا بیٹا تھا۔ہاں وہی وِکرم دادا جس نے اسے دبئ

کا ڈان بنایا تھا، جس نے اس کی رُوح پر گندی نظر رکھی تھی،

جس کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے اس نے اپنے ہاتھوں سے

کر کے اسی کے لوگوں کو کھلائے تھے۔

یہ اس کا بیٹا اب یارم سے بدلہ لینے کے لیے آیا تھا۔اس کے

لہجے میں انتقام وہ بہت پہلے ہی محسوس کر چکا تھا۔

اس نے گہری سانس لی تھی جب اچانک ہی لیلیٰ کے فون

سے اسے کچھ تصویریں ریسیو ہوئیں۔شارِف نے تھوڑی

دیر پہلے ہی اسے فون پر بتایا تھا کہ لیلیٰ کسی ضروری کام کے

لیے باہر نکلی ہے۔

یعنی اسے کوئی نہ کوئی انفارمیشن ملی تھی۔اس نے لیلیٰ کی

چیٹ کھولتے ہوئے شارِف کی کال بند کی تھی، جب کہ لیلیٰ

کی بھیجی ہوئی تصویریں دیکھتا وہ صوفے سے ٹیک لگا گیا۔

وہ ایک ویران سی جگہ تھی جہاں دو کرسیاں رکھی ہوئی

تھیں۔کافی سارے لوگ کھڑے تھے۔ایک کرسی پر خِضر

بیٹھا تھا، جب کہ دوسری کرسی پر ایک اور انسان تھا۔

تصویریں کلئیر نہیں تھیں، وہ اسے پہچان نہیں پایا تھا، شاید

اس نے اسے پہلے کہیں دیکھا نہیں تھا اور اگر دیکھا بھی تھا تو

شاید وہ اسے جانتا نہیں تھا۔ دور سے وَن سائیڈڈ چہرے کو

پہچاننا اس کے لیے ذرا مشکل تھا۔ ہاں، لیکن خِضَر نظر آرہا

تھا، کچھ پریشان سا، کچھ الجھا ہوا۔

کچھ باغی سا، کچھ دھوکے باز سا، کچھ بے وفا، کچھ غدار سا۔

اس کے لبوں پر ایک تلخ مسکراہٹ ابھری تھی۔ اس نے

لیلیٰ کی آنے والی فون کال اٹینڈ نہیں کی تھی۔ وہ ہمت ہی

نہیں کر پایا تھا یہ سننے کی کہ اس کا بچپن کا دوست، اس کی ہر

سانس کا ساتھی اس کے خلاف سازش کر رہا ہے۔ ہاں، اس

میں اتنی ہمت نہ تھی کہ وہ یہ لفظ سُن پاتا۔

وہ موت پر شک کر سکتا تھا لیکن خِضر پر نہیں۔

اس نے آہستہ سے موبائل سامنے ٹیبل پر رکھتے ہوئے

آنکھیں موندلی تھیں، جب کہ کچن کے دروازے پر کھڑی

رُوح اسے بے بسی سے دیکھ رہی تھی۔ وہ کچھ پریشان لگ رہا

تھا، کچھ بے چینی سی تھی اسے۔ کچھ تو تھا جو ٹھیک نہیں تھا

۔

OOOOOOOO

تقریباً رات کے ساڑھے آٹھ بج رہے تھے جب وہ سب

اپنے اسی فلیٹ میں آ گئے تھے جہاں وہ کبھی بالکل تنہا اکیلے

رہا کرتا تھا۔ پھر رُوح اس کے اکیلے پن کی ساتھی بن کر اس

کے ساتھ آ گئی تھی۔

یہ جگہ کافی محفوظ تھی اور یارم نے یہاں زندگی کا بڑا حصہ

گزارا تھا۔ یارم اس جگہ پر بھروسہ کرتا تھا

"ویسے تو میں نے صاف کروا دیا تھا سارا، لیکن پھر بھی تم

دیکھ لو، تمہارے مطابق اگر کچھ نہیں ہے تو میں اس کو کروا

لیتا ہوں،" وہ روح سے کہتے ہوئے سامنے والے کمرے

میں آتا اپنا ضروری سامان رکھنے لگا تھا۔

جب کہ رویام کا سوال یہ تھا کہ وہ لوگ یہاں آئے ہی کیوں

ہیں؟ پورے گھر میں ناچتے، کودتے وہ ہر تھوڑی دیر میں

رُوح سے بس یہی پوچھ رہا تھا کہ ہم لوگ واپس اپنے گھر

کب جائیں گے؟

''''یہ بھی ہمارا گھر ہے رویام ہم کچھ دن یہیں پر رہیں گے،

رُوح نے پیار سے اسے سمجھانا چاہا تھا۔

یہ تواتنا اوپل ہے (" یہ تواتنا اوپر ہے،") وہ بَیلکنی کی طرف

۔ جھانکتے ہوئے بولا

ہاں تھوڑا سا اوپر ہے،" وہ ہلکا سا مسکراتی اسے گھر دکھانے"

لگی تھی، جب کہ یارم خاموشی سے راگاؤ کے اگلے قدم کا

انتظار کرنے لگا تھا۔ یہاں پر تین چار سیکیورٹی سسٹم تھے،

وہ اس جگہ پر اعتبار کر سکتا تھا اور دوسرے گھر کی بانسبت یہ

۔ گھر کافی سَیف اور سیکیور تھا

ماما' یہ گل اوا ے توام تویاں اللہ جی تے جادا پاش ادے نا

ماما، یہ گھر اوپر ہے تو ہم تو یہاں اللہ جی کے زیادہ پاس آ")

گئے نا؟")رویام نے اپنے چھوٹے سے دماغ کا استعمال

۔ کرتے ہوئے اس سے سوال کیا تھا

وہ کیسے چوزے ؟، یارم نے کمرے سے نکلتے اس سے سوال

کیا تھا

بابا، اپ تونی پتا؟ ام یاں اوپل ادے ہے توام اللہ جی تے جادا

پاش ادے ہے اللہ جی اشمان پل رہتے ہے نا

(بابا، آپ کو نہیں پتہ؟ ہم یہاں اوپر آ گئے ہیں تو ہم اللہ جی

کے زیادہ پاس آ گئے ہیں۔ اللہ جی آسمان پر رہتے ہیں نا، '') وہ

اسے دیکھتے ہوئے اس کی عقل پر ماتم کرتا اپنا ننھا سا ہاتھ سر پر

مار گیا تھا۔

چوزے! یہ تجھے کس نے بتایا کہ اللہ پاک آسمان میں رہتے "

ہیں؟" وہ اسے تھام کر اپنی گود میں بٹھاتا سوال کرنے لگا

"

اللہ پاک آسمان پر بھی رہتے ہیں، زمین پر بھی رہتے ہیں۔ اللہ

پاک ہر جگہ رہتے ہیں، جہاں ہم پکارتے ہیں، اللہ وہاں رہتے

ہیں اور پتہ ہے سب سے زیادہ اللہ کہاں رہتے ہیں؟" وہ اس

سے سوال کرتے ہوئے دیکھنے لگا تو رویام نے حیرانگی سے

اسے دیکھا تھا۔ یارم نے انگلی اس کے سینے پہ رکھی۔

"اللہ پاک ہمارے دل میں رہتے ہیں، ہم سب کے دل

میں،" یارم نرمی سے اس کا ماتھا چومتے ہوئے بولا تو وہ اور

بھی حیران ہوا تھا۔

وہ کیسشے، اللہ تو مکہ می رہتے ہے ناجاں شب لو د داتت ہے اللہ

شے ملنے تے لیے واِں اللہ تا گل اے نا، یام بی تو واں دئی

اے

وہ کیسے ؟ اللہ تو مکہ میں رہتے ہیں نا، جہاں پر سب لوگ ")

جاتے ہیں اللہ سے ملنے کے لیے ؟ وہاں اللہ کا گھر ہے نہ ؟

حیام بھی تو وہیں گئی ہے،) اسے اچانک ہی حیام یاد آ گئی تھی،

۔ حالانکہ اب حیام عمرے کی ادائیگی کے بعد اٹلی جا چکی تھی

میری جان، اللہ کا گھر وہاں ہے لیکن اللہ ہر شے پہ قادر "

ہے۔ وہ ہر جگہ ہے۔ جہاں ہم اسے دیکھنا چاہتے ہیں، وہاں

دیکھ سکتے ہیں۔

ہاں، بیٹا ہم سب کا دل وہ بھی اللہ کا گھر ہے۔ کہتے ہیں نا کسی کا

دل نہیں دکھانا چاہیے کیونکہ دل میں اللہ رہتا ہے،" رُوح

بھی اسے پیار سے سمجھانے لگی تھی۔ ہاں، یہ بات بتانی اسے

ضروری تھی۔ مکہ خدا کا گھر تھا، لیکن اللہ ہر جگہ موجود ہے۔

اس کی موجودگی ہر جگہ ہے، یہ بات ان کے بیٹے کو سمجھنی

ضروری تھی۔

او باو فر تو ہمس اوپل انے تی جورت ای نی الل توہل جداپل

اے تو نتے بی تو رہ شتکے تے نا

اوواؤ! پھر تو ہمیں اوپر آنے کی ضرورت ہی نہیں! اللہ تو)"

ہر جگہ پر ہے تو نیچے بھی تو رہ سکتے تھے نا؟")اس نے اچانک

اپنا سوال بدلا تو رُوح سوچ میں پڑ گئی تھی کہ اب اس ننھے

شیطان کو کیا جواب دیا جائے جس کے پاس ہر سوال کے

جواب پر دس سوال موجود تھے۔

"تو تجھے کس نے بولا کہ ہم یہاں اللہ کے پاس رہنے کے

لیے آئے ہیں؟ ہم تو انجوائے کرنے آئے ہیں۔ ہمارا گھر

یہاں پر اسٹر رہا تھا، اس لیے آئے ہیں کہ کہیں سڑ گل نہ

جائے۔" یارم کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی

اوا ؔتا، ام اش لیے یاں اٗئے ہے لیتن اپ اش گل تو وہی

ہمالے گل می لے اتت ہمالا گل تو ا ؔتا بلا اے یہ بی ہمالے

شات وہی پل رہ لتا

اوا چھا، ہم اس لیے یہاں آئے ہیں لیکن آپ اس گھر کو")

وہیں ہمارے گھر میں لے آتے! ہمارا گھر تو اتنا بڑا ہے، یہ

بھی ہمارے ساتھ وہیں پر رہ لیتا،")اس کے پاس ایک اور

حل موجود تھا، یارم سر پکڑ کر بیٹھ گیا، جب کہ رُوح اسے

اس کے ساتھ لگاتی خود ہر چیز دیکھنے لگی تھی۔

گھر کافی صاف ستھرا تھا، یقیناً اس کی صفائی آج ہی کرائی گئی

تھی۔ یارم نے بَیلکنی کی طرف لگے بڑے سے شیشے کو اتروا

دیا تھا کیونکہ رُوح کے مطابق یہاں ہوا نہیں آتی تھی اور

اسے اس جگہ گھٹن ہوتی تھی۔ سو وہ اپنی رُوح کو کوئی تکلیف

نہیں دے سکتا تھا۔

وہ ابھی رویام کے ساتھ باتوں میں مصروف اس کے سوالوں

کے جواب دے رہا تھا جب ایک دفعہ پھر سے اس کا فون

بجا۔

لیلیٰ پھر سے اسے کال کر رہی تھی۔اس نے گہری سانس

لیتے ہوئے لیلیٰ کی کال اٹینڈ کی تھی اور خود بَیلکنی کی طرف آ

گیا تھا۔

ooooooo

"میں کب سے تمہیں فون کر رہی ہوں یار م! تصویریں

دیکھی ہیں نا تم نے؟ خِضر وہاں کیوں گیا؟ اس آدمی کے

ساتھ خِضر کا کیا تعلق ہے؟ خِضر کو مسلسل کئی دنوں سے اس

کی کالز آ رہی ہیں۔"

"میں نے اس کے موبائل کو چیک کرنا چاہا تو اس نے مجھ پر

بھی کافی زیادہ غصہ کیا ہے۔ یار م کچھ تو چھپا رہا ہے خِضر! وہ

ان لوگوں کے پاس کیوں گیا تھا؟"

کاش میں اس کے موبائل پہ وہ چِپ لگا دیتی جو شارِف

وہاں صارِم کے کمرے میں لگا کر آیا تھا، سب کچھ نکل جاتا۔

یہ خِضر کا بچہ مجھ سے کچھ چھپا رہا ہے، "لیلیٰ یقین سے کہہ

رہی تھی، جب کہ یارم نے کوئی جواب نہ دیا۔

"ریلیکس ہو جاؤ لیلیٰ، کچھ نہیں ہو گا اسے۔ تم پریشان مت

ہو۔ ہم دیکھ لیں گے سب کچھ۔ تم ایسا کرو گھر چلی جاؤ۔

عنایت اور مہر نے تمہاری بَرتھ ڈے کے لیے اسپیشل کیک

"۔تیار کیا ہے۔ تم جاؤ اپنا بَرتھ ڈے انجوائے کرو

یارم! یہاں اتنی ساری پرابلم چل رہی ہیں اور تمہیں"

بَرتھ ڈے کی پڑی ہوئی ہے؟ بھاڑ میں گئی میری بَرتھ

ڈے! جب تک اس راگاؤ کا کچھ کر نہیں لیتی، تب تک میں

کچھ نہیں کرنے والی،" وہ غصے سے بولی تھی، جب کہ یارم کا

کوئی ارادہ نہیں تھا کام پر جانے کا۔ پہلے اس نے سوچا تھا کہ

لیلیٰ کی بَرتھ ڈے پر وہ سب لوگ گَیٹ ٹُو گیڈر کریں گے

لیکن پھر اسے پتہ چلا کہ خِضر اس کے لیے کچھ سپیشل پلاننگ

کر رہا ہے تو اس نے گَیٹ ٹُو گیڈر کرنے کا پلان کچھ دنوں کے

بعد بنوایا تھا۔ اگر خِضر لیلیٰ کے لیے سپیشلی کچھ کر رہا تھا تو وہ

ہرگز اسے ڈِسٹَرب نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن وہ تو اس کے لیے

بھی بہت کچھ سپیشل کرنے والا تھا۔

اور اس معاملے میں یارم کے سورسز غلط نہیں ہو سکتے تھے۔

وہ جانتا تھا لیکن وہ چاہنے کے باوجود بھی خِضر پر شک نہیں کر

پا رہا تھا۔

"لیلیٰ! یہ سارے کام ادھر ہی ہیں۔ ہم نے ہی کرنے ہیں۔

اس کا یہ مطلب نہیں کہ تم اپنی پرسنل لائف کو اِگنور کر دو۔

تم جاؤ، انجوائے کرو، سب کچھ ہو جائے گا۔"

کل ملتا ہوں تم سے،"اس نے کہتے ہوئے فون بند کر دیا"

تھا، جب کہ واپس مڑا تو رویام کا موڈ آف تھا۔اس کے

مطابق اسے یہ جگہ پسند نہیں آرہی تھی،اسے نیچے زمین پر

کھیلنا تھا،اپنی گاڑی چلانی تھی۔

بلکہ ان سب سے زیادہ اسے اپنے گھر واپس جانا تھا۔اس کے

مطابق یہ اس کا گھر نہیں تھا لیکن فی الحال اس کے لئے ان کی

سیفٹی سے زیادہ اور کچھ بھی اہم نہیں تھا اس لیے وہ رویام

کی ناراضگی تو برداشت کرنے کو تیار تھا لیکن اسے واپس گھر

لے جانے کے لیے نہیں۔

ooooooo

نی شونا یاں پل اپے گھل جانا اے، اپے پید لوم می شونا اے

نہیں سونا یہاں پر! اپنے گھر جا کر سونا ہے! اپنے بیڈرُوم")

میں جا کر سونا ہے!") وہ کمرے میں داخل ہوا تو رویام کی

ضداب بھی وہیں کی وہیں ہی تھی۔

چوزے! میں نے بولا نا ہم دو تین دن میں واپس چلیں"

گے۔ تو کیوں مستیاں کر رہا ہے؟ ادھر آ میرے پاس، میں

سُلاتا ہوں تجھے،" وہ زبردستی اسے پکڑ کر اپنے سینے پر لیٹا تا

سلانے کی کوشش کرنے لگا تھا لیکن رویام ہر تھوڑی دیر

کے بعد ایک ہی بات کہہ رہا تھا کہ اسے واپس جانا ہے۔

وہ اسے سمجھانے کے لیے اٹھا کر باہر لے گیا تھا، جب کہ

رُوح تو پریشان ہی ہو کر رہ گئی تھی۔ رویام تو چھوٹی

باتوں پر ضد کرنے لگا تھا اور اس کی اتنی ضد ٹھیک نہیں تھی۔ کافی دیر کے بعد وہ رویام کے سوئے ہوئے وجود کو اٹھا کر واپس کمرے میں داخل ہوا تھا، نہ جانے اس نے اسے کیسے سلایا تھا لیکن صاف لگ رہا تھا کہ رویام نے بہت ضد کی ہے۔

"بہت ضدی ہوتا جا رہا ہے یہ، سمجھاؤ اسے رُوح! اس طرح سے بہت مشکل ہو جائے گی میرے لیے اگر میں نہ رہا تو اس

کا کیا ہو گا؟" وہ پریشانی سے کہنے لگا، جب کہ رُوح اس کی

بات سن کر سکتے میں آگئی تھی۔ یارم ایسی بات سوچ بھی

۔ سکتا ہے؟ اس کو یقین نہیں آرہا تھا

یارم! کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ؟ آج تک آپ کو کچھ "

ہوا ہے جواب ہو گا؟ میرے رو یام کی دعائیں آپ کو موت

کے منہ سے بھی واپس لا سکتی ہیں! آپ نے ایسا سوچا بھی

کیوں؟" اس کی آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو آ گئے

تھے۔ روح میرا بچہ میں ایک نارمل سی بات کر رہا ہوں، تم

نے تو رونا دھونا شروع کر دیا۔ بس ایسے ہی کہہ رہا ہوں،

"، زندگی موت کا کوئی بھروسہ تھوڑی ہے

نہیں! آپ ایسی گندی باتیں بھی نہیں کریں گے! کچھ "

نہیں ہو گا آپ کو۔ اگر آپ کو کچھ ہوا تو رویام کا کیا ہو گا؟"

وہ پریشانی سے کہتی اس کے قریب آتے ہوئے اس کے گرد

اپنے بازو لپیٹ گئی تھی، جب کہ یارم نے شدت سے خود

کے ساتھ لپیٹتے ہوئے پیار سے اس کے ماتھے کو چُوما تھا۔

"صرف رویام کا سوچ رہی ہو؟ تمہارا کیا ہو گا؟ میں یہ جاننا

چاہتا ہوں، " وہ شرارت سے اس کے گالوں پر جھکتا باری

باری دونوں گالوں کو چوم گیا تھا، جب کہ آخر میں اس کے

ہونٹ تھے جن پر نرمی سے وہ اپنا انگوٹھا پھیر رہا تھا۔

میرا! میرا کیا ہو گا؟ میں تو آپ کے ساتھ ہی مروں گی۔"

آپ کو کچھ ہوا تو میں زندہ رہ کر کیا کروں گی؟ مجھے وہ زندگی

نہیں چاہیے یارم جو آپ کے بنا ہو۔ آپ جہاں جائیں گے،

میں آپ کے ساتھ جاؤں گی۔ نہ دنیا میں آپ کو اکیلے

چھوڑوں گی، نہ آخرت میں،" وہ اس کے سینے سے لپٹتے

ہوئے بولی تو یارم نے مزید اسے خود میں بھینچ لیا تھا۔

"نہیں رُوح، تمہیں جینا ہو گا میرے لیے، ہمارے بچے کے

لیے،" وہ اسے خود سے لگائے بولا تھا۔

"اور آپ کو بھی جینا ہو گا یارم کاظمی! میرے لیے، ہمارے

بچے کے لیے اور ان معصوم لوگوں کے لیے جنہیں یقین

ہے کہ ان کی زندگی میں ہر مسئلے کے حل کے لیے اللہ نے

کسی یارم کاظمی کو بنایا ہے۔"

آپ کسی کی امید ہیں اور امیدوں کو کبھی ٹوٹنا نہیں "

چاہیے۔ میرے یارم کو کبھی کچھ نہیں ہو گا، کچھ بھی نہیں، "

وہ پورے یقین سے بول رہی تھی، جب کہ یارم اس کے

یقین پر اس دفعہ یقین نہیں کر سکا تھا۔

OOOOOOOOO

خِضَر کا موڈ بہت خراب تھا۔ صبح صبح ہی وہ آفس میں پہنچ چکا

تھا۔ لیلیٰ اور اس کے بیچ کل کوئی بہت بری لڑائی ہوئی تھی

خِضَر اسے اپنے ساتھ کہیں لے کر جانا چاہتا تھا، جب کہ لیلیٰ کا کہنا تھا کہ اس وقت معاملہ بہت سنگین ہے۔ وہ جس کیس پر کام کر رہے ہیں وہ ایک انتہائی خطرناک کیس ہے۔ وہ آدمی یارم پر نظر رکھے ہوئے ہے، اس کی ٹیم پر نظر رکھے ہوئے ہے، ان کے ایک ایک قدم پر وہ نظریں گاڑے بیٹھا ہے۔ ایسے میں وہ اس کے ساتھ کہیں نہیں جانا چاہتی تھی، جس پر دونوں کی اچھی خاصی بحث بھی ہو گئی تھی۔ خِضَر نے

پیار سے اس کے برتھ ڈے کے لیے ایک سپیشل ارینجمنٹ

کروائی تھی لیکن لیلیٰ کی طرف سے اسے انکار ملا تھا۔ وہ اس

کے ساتھ کہیں جانے کو تیار ہی نہیں تھی، یہاں تک کہ گھر

پر جا کر وہ اپنے کیک کو بھی وہ نظر انداز کر گئی تھی۔

جس پر لڑائی کافی زیادہ بڑھ گئی تھی۔ خِضر کو اس بات کا دکھ

نہیں تھا کہ لیلیٰ اس کے ساتھ نہیں آئی تھی بلکہ وہ اس کی

بیٹیوں کو بھی اِگنور کر گئی تھی۔ہمیشہ کی طرح اس کے لیے

یارم اہم تھا۔

اور کل رات نہ جانے غصے میں وہ یہ کیوں بول گیا تھا کہ وہ

آج بھی یارم کو اپنی فَرسٹ پرائیورٹی سمجھتی ہے۔اس بات

پر لیلیٰ نے اس کے منہ پر اتنے زور کا تھپڑ مارا تھا کہ وہ اسے

دیکھتا رہ گیا تھا۔

وقتی اسے غصہ آیا تھا، اس نے لیلیٰ کو باتیں بھی سنا دیں لیکن

بعد میں اسے اس بات کا احساس ہو گیا تھا کہ لیلیٰ نے اس کے

ساتھ زندگی کے ساڑھے چھ سال پوری ایمانداری سے

گزارے تھے۔ ہاں، پہلے کبھی وہ یارم کو چاہتی تھی لیکن

وقت کے ساتھ ساتھ اس کی چاہت بدل گئی تھی۔ اب خِضر

احمد ہی اس کے لیے سب کچھ تھا لیکن نہ جانے رات لڑائی

کے بیچ وہ پھر سے یہ جملے بول گیا تھا۔

لیلیٰ تو تب سے اسے منہ نہیں لگا رہی تھی، یہاں تک کہ صبح

وہ اٹھ کر اس نے معافی بھی مانگی تھی لیکن لیلیٰ اسے اِگنور

کرتی یہاں آفس میں آگئی تو خِضر بھی اس کے پیچھے ہی آگیا

تھا۔اس وقت بھی اس کا سارا دھیان لیلیٰ کو منانے کی

طرف ہی تھا لیکن لیلیٰ ہر چیز کو اِگنور کرتے صرف اور

صرف اپنے کام میں مصروف تھی۔

جب اس کی جیب میں پڑا فون بجا۔ اس نے صبح سے یارم کو

مخاطب نہیں کیا تھا، نہ ہی وہ اس کے آفس میں گیا تھا۔ نہ

جانے کیا وجہ تھی لیکن اب بہت کچھ بدلنے والا تھا۔ یارم کی

کرسی دیکھتے ہی اندر لالچ جاگتا تھا۔ ہاں، اسے اس کرسی کا

لالچ آگیا تھا۔ اسے یارم کی جگہ حکومت کرنی تھی، اسے

شہنشاہ بننا تھا، غلام نہیں۔ اپنے موبائل پر آتی کال کو اٹینڈ

۔ کرتے ہوئے وہ ایک طرف آگیا تھا

OOOOOOOO

تقریباً چھ بجے وہ واپس گھر آ گیا تھا جہاں رویام اب بھی موڈ آف کیے بیٹھا تھا۔ وہ رویام کے ساتھ گپ شپ کرنے لگا۔

ارادہ اسے کہیں باہر لے کر جانے کا تھا تاکہ اس کا موڈ فریش ہو سکے۔

اور اس بات کے لیے وہ اسے منا بھی چکا تھا، جب اچانک ہی دروازے پر دستک ہوئی۔

رُوح نے دروازہ کھولا تو سامنے خِضَر کھڑا تھا، بالکل خاموش

۔تھا۔ سارا دن اس نے خِضَر سے بات نہیں کی تھی

اندر داخل ہوتے وہ بنا کچھ کہے آکر یارم کے سینے سے لگا تو

یارم نے اس کے گرد اپنے بازو پھیلاتے اسے اپنے سینے سے

۔لگایا تھا

"ٹھیک ہو تم؟ کیا ہوا؟" اس نے پہلے اس سے پوچھا تھا،

جب کہ رُوح بھی اس کی طرف متوجہ ہو گئی تھی جو کافی

زیادہ پریشان لگ رہا تھا۔

"نہیں، میں ٹھیک نہیں ہوں۔ یار مجھے تھوڑی انفارمیشن

ملی تھی اس راگاؤ کے بارے میں۔ میں جانتا ہوں راگاؤ اس

وقت کہاں ہے۔ چلو آؤ چلتے ہیں، اس راگاؤ کو ختم کر دیتے

ہیں۔"

تو تمھیں کیسے پتہ چلا؟" یارم نے اس کی بات سُن کر "

حیرت کا اظہار نہیں کیا تھا بلکہ وہ الٹا اس سے سوال کرنے

لگا۔

بس پتہ ہے مجھے..." وہ سر جھکا کر بولا تو یارم نے آہستہ "

سے اس کا گال تھپتھپایا تھا۔

بیٹھو یہاں، میں چینج کر کے آتا ہوں۔"اس نے پلٹ کر "

دیکھا تو سامنے روہام منہ بنائے کھڑا تھا۔ابھی تھوڑی دیر

۔پہلے وہ اس سے باہر لے جانے کی بات کر رہا تھا

تو بھی تیار ہو جا چوزے، تجھے پری کے پاس چھوڑوں گا"

واپسی پر لے آؤں گا،" وہ اسے اٹھا کر اپنے کندھے پر ڈالتے

۔ہوئے کمرے کے اندر لے گیا تو رُوح مسکرا دی تھی

ماموں آپ بیٹھیں آپ کے لیے چائے بناتی ہوں، "اس

کے چُپ چاپ خاموشی سے دروازے پر کھڑے ہونے پر

رُوح نے حیرت سے اسے دیکھا تھا۔ آج وہ اتنا خاموش کیوں

تھا؟ رُوح کو سمجھ نہ آیا، ہاں لیکن اس کے کہنے پر اس نے ہاں

۔میں سر ہلاتے ہوئے بَیلکنی کی طرف قدم بڑھائے تھے

OOOOOOO

رُوح چائے لے کر باہر آئی تو سامنے بَیلکنی میں خِضر کھڑا نظر

آیا تھا۔ وہ فون پر کسی سے بات کر رہا تھا۔ وہ اس کی بات سُننا

تو نہیں چاہتی تھی لیکن اس کی آواز کافی تیز تھی۔ شاید وہ

بھول چکا تھا کہ یہاں بَیلکنی سے ساری آواز گھر کے اندر سُننا

بہت آسان تھا۔

"میں یارم کو لے کر آ رہا ہوں۔ ہم تقریباً بیس منٹ میں

وہاں پہنچ جائیں گے۔"

نہیں ! تم اسے جان سے مار و گے ! وہ زندہ نہیں بچنا"

چاہیے ! اگر وہ زندہ بچانا تو یاد رکھنا، کوئی زندہ نہیں بچے گا !"

خِضر کے لہجے میں غصہ تھا، جب کہ رُوح کو ایسا لگا جیسے

ساری دنیا اس کی آنکھوں کے سامنے گھوم گئی ہے۔

بے یقینی سے وہ اسے دیکھ رہی تھی جب وہ فون بند کرتے

ہوئے تیزی سے اندر داخل ہوا۔

تھینک یوُ ورح ٹائم نہیں ہے چائے پینے کا، ہمیں نکلنا ہے۔"

وہ کام بہت ضروری ہے۔ میں پھر ملتا ہوں تم سے واپس آ

کر،" وہ پیار سے اس کے سر پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے باہر نکلا تو

یارم بھی رُویام اور شونو کے ساتھ ہی نکلا تھا۔

یارم! مت جائیں! پلیز مت جائیں!" وہ تیزی سے"

بھاگتے ہوئے اس کے پاس آئی تھی۔

کیا مطلب مت جاؤں رُوح؟ ضروری کام کے سلسلے میں"

جا رہا ہوں۔ رویام کو تھوڑی دیر پَری کے گھر چھوڑ دوں گا،

ہو سکتا ہے ایک آدھ گھنٹے میں میری واپسی ہو جائے۔ تم

"۔ دروازہ اندر سے بند کر لو

"... نہیں یارم! ماموں آپ کو"

یارم!" نیچے سے خِضر نے آواز دی تو وہ پیار سے اس کا ماتھا"

چومتا تیزی سے باہر نکلا تھا، جب کہ رویام بھی اسے بائے

بائے کر رہا تھا۔رُوح نے تیزی سے سیڑھیاں اترتے ہوئے

اس کے پیچھے آنا چاہا لیکن یارم نے اس کا رُخ اندر کی طرف

پھیر دیا تھا۔

مجھے کچھ نہیں ہو گا، تم اندر جاؤ، "اور نرمی سے اسے تھام"

کر اپنے سینے سے لگاتا، اس کے گالوں کو چومتے ہوئے

زبردستی اسے اندر بھیج گیا تھا۔پھر دروازہ خود ہی باہر سے

لاک کرتا وہ وہاں سے نکلا تھا۔رُوح تیزی سے دروازہ

کھٹکھٹانے لگی تھی، وہ اسے بتانے کی کوشش کرنے لگی تھی

کہ ارے وہ اسے کیوں روک رہی ہے لیکن یارم نہیں رکا

تھا۔ وہ خِضَر کے پیچھے نکلتا جارہا تھا۔ وہ بھاگ کر بَیلکَنی کی

طرف آئی تھی لیکن نیچے بہت نیچے اسے یارم آخری مالے

سے نکلتا نظر آیا۔ اس نے چلاتے ہوئے یارم کو پکارا تھا، بار

بار پکارا تھا لیکن اس نے نہیں سُنا ۔

وہ خِضَر کے ساتھ گاڑی میں سوار ہوتے ہوئے نکلا تھا، جب

کہ رُوح اسے روکنا چاہتی تھی، ہاں وہ اسے روکنا چاہتی تھی

۔ لیکن کاش وہ اسے روک پاتی

○○○○○○○

اس کے گھر کا دروازہ کھول کر کوئی اچانک اندر داخل ہوا تھا۔

یارم کو گئے ہوئے کوئی بیس منٹ گزر چکے۔ دروازہ کھلتے ہی

وہ بھاگ کر سامنے آئی تھی جہاں لیلیٰ اور شارِف کھڑے

تھے۔

"رُوح! یارم کہاں ہے؟" لیلیٰ نے رُوح سے سوال کیا تھا جو

بُری طرح سے رونے میں مصروف تھی۔

"ماموں لے گئے ان کو اپنے ساتھ! وہ مار ڈالیں گے انہیں!

ماموں فون پہ کسی سے بات کر رہے تھے! وہ لوگ یارم کو مار

ڈالیں گے!" وہ بری طرح روتے ہوئے بول رہی تھی۔

لیلیٰ کو اس کی کوئی بات سمجھ ہی نہیں آ رہی تھی لیکن اسے

اپنے ساتھ لگاتے ہوئے وہ باہر جانے لگی تھی۔

"روح! تم دروازہ بند کرو، یارم کو کچھ نہیں ہو گا، ہم جا رہے

ہیں۔ ہم یارم کو کچھ نہیں ہونے دیں گے، تم بالکل فکر مت

کرو،" وہ اسے دلاسہ دینے لگی لیکن روح نفی میں سر ہلانے

لگی تھی۔ وہ ہرگز ان لوگوں کو نہیں جانے دے سکتی تھی،

اسے بھی ساتھ آنا تھا۔ وہ اپنے یارم کو کچھ نہیں ہونے دے سکتی تھی۔

"ہم رُوح! وہاں خطرہ ہے، پلیز سمجھنے کی کوشش کرو، ہم تمہیں نہیں لے کر جا سکتے،" لیلیٰ اسے تھامتے ہوئے سمجھانے کی کوشش کرنے لگی۔

"مجھے نہیں! میں جاؤں گی! میں آپ کے ساتھ جاؤں گی! مجھے ساتھ جانا ہے! پلیز پلیز مجھے ساتھ لے چلو،" وہ بُری طرح

سے تڑپ رہی تھی، جب کہ شارِف اور لیلیٰ جلد از جلد وہاں

کے لیے نکلنا چاہتے تھے۔ انہوں نے معصومہ کو رُوح کو

کنڑول کرنے کے لیے کہا تھا لیکن وہ ان کے کنڑول میں

نہیں آئی تو وہ اسے اپنے ساتھ لے جانے کا فیصلہ کر چکے

تھے۔

ooooooo

معصومہ، رُوح! تم لوگ یہیں گاڑی میں رُکو گے، ہم دیکھ"

لیں گے جو بھی ہو گا، "لیلیٰ نے اسے دیکھتے ہوئے کہا تھا جس

پر اس نے فوراً ہاں میں سر ہلایا۔

نہیں! میں نے اندر جانا ہے اپنے یارم کے پاس، "

اگر... "رُوح! یارم کو کچھ نہیں ہو گا، یہ میرا وعدہ ہے تم

سے، مجھ پر یقین رکھو، ہم یارم کو واپس لے کر آئیں گے، "

لیلیٰ نے نرمی سے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا تھا، جب کہ

رُوح اس وقت کسی پر بھی یقین نہیں کر پا رہی تھی۔ ہاں،

اگر خِضر دھوکہ دے سکتا تھا تو پھر باقی لوگ اعتبار کے قابل

کیسے ہو سکتے تھے لیکن پھر بھی وہ لیلیٰ پہ یقین کرتی ہاں میں

سر ہلا گئی تھی، جب شارِف اور لیلیٰ تیزی سے وہاں سے نکلتے

۔ اندر داخل ہونے لگے

ابھی ان دونوں کو اس گاڑی میں بیٹھے تھوڑی ہی دیر ہوئی

تھی، جب اچانک ہی کچھ لوگوں نے گاڑی کو ہر طرف سے

گھیر لیا۔ ہاتھوں میں بندوقیں تھیں۔ جب کہ ان کے

اشارے باہر نکلنے کے تھے، معصومہ ان سے لڑ نہیں سکتی

تھی اور نہ ہی رُوح میں اتنی طاقت تھی۔

○○○○○○○○○

یارم خِضر کے ساتھ وہاں اندر داخل ہوا تو یہ ایک سنسان سی

جگہ تھی۔ لیکن یارم جانتا تھا کہ یہاں کافی سارے لوگ

ہیں۔

وہ خاموشی سے اس کے ساتھ اندر آیا تھا، جب اچانک ہی

خِضر نے اسے آگے کی طرف دھکا دیا۔ خِضر کا لمس اس کے

سینے پر نہیں، اس کی رُوح پر لگا تھا۔ اس کے لبوں پر ہلکی سی

مسکراہٹ ابھری تھی۔

اس نے پلٹ کر خِضر کو دیکھا تھا جو اس پر بندوق تانے کھڑا

رہا تھا۔ اور اس کے ساتھ ہی آگے پیچھے سے کئی سارے

لوگ نکلنے لگے، جب سامنے سے زوردار قہقہے کی آواز سُنائی

دی۔اس نے پلٹ کر دیکھا تو وہی شخص بیٹھا ہوا تھا جو تقریباً

چھ سات سال پہلے اسے اپنا آئیڈیل کہتا تھا،اس کا کہنا تھا وہ

یارم کاظمی جیسا بننا چاہتا ہے۔

"او یارم کاظمی! وقت نے تمہیں اور بھی زیادہ حسین کر

دیا۔ تمہیں چاہنے والے تمہیں ستم گر کہتے ہوں گے"،

میری تعریف نہیں کرو گے؟" یارم مڑ کر کھڑا ہونے ہی

لگا تھا جب اچانک ہی کسی نے اس کے سر پر ایک زوردار ڈنڈا

مارا تھا۔ وہ اگلے ہی لمحے دوبارہ زمین بوس ہوا

زمین سے پیار تو ہے نا! وہ کیا ہے نا، یہ زمین تمہاری

اوقات ہے۔ دیکھ لو، تمہارے سامنے کھڑا شخص ایک راجہ

ہے، ایک شہنشاہ ہے اور تم زمین پر پڑے کیڑے مکوڑے!

ایسے ہی لوگوں کو کیڑے مکوڑے سمجھتے ہوئے ختم کیا تھا نا

تم نے؟ آج تم پر یہ سب ختم ہو گا۔ آج یارم کاظمی کی

"، حکومت ختم ہو گی

اس نے ایک چھوٹا سا اشارہ کیا تھا جب اوپر سے اچانک کوئی

زمین بوس ہوا۔ اس نے بے یقینی سے زمین پر پڑے صارِم

کو دیکھا تھا جو اس وقت لہولہان تھا، نہ جانے اسے کتنا مارا گیا

۔ تھا لیکن ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ آخری سانسیں لے رہا ہے

سَپرائز! سَپرائز! میں امید کرتا ہوں تمہیں میرا گفٹ پسند"

آیا ہو گا۔ ابھی تو اور بھی گفٹ باقی ہیں،" اس نے دروازے

کی جانب اشارہ کیا

جب اس کے دو آدمی شارِف اور لیلیٰ کو پکڑ کر اندر لائے

تھے۔" تمہارے پیچھے پیچھے یہ لوگ یہاں تک آ گئے؟ یہ

بھول گئے کہ جو تمہارے آدمی کو اپنے ساتھ ملا سکتا ہے، وہ

کیا نہیں کر سکتا؟" وہ عجیب پاگلوں جیسی حرکتیں کر رہا تھا۔

یارم اندازہ لگا چکا تھا کہ اس کی ذہنی کنڈیشن ٹھیک نہیں

ہے۔

جب اچانک ہی اس نے پیچھے موجود آدمی کو اشارہ کیا جو

عجیب بدبودار سی کوئی لوہے کی چیز پوری شدت سے کھینچتے

ہوئے لے کر آرہے تھے۔

""یہ سرپرائز تمہارے خاص دوست شارف کے لیے ہے،""

اس نے اپنے آدمیوں کو اشارہ کیا تھا، جب کہ یارم خاموشی

سے اسے دیکھ رہا تھا، جب وہ شارِف کو بُری طرح سے

جھنجھوڑ کر پکڑتے اس بڑے سے لوہے کے برتن کے اوپر

کھڑے کر رہے تھے۔ یارم اندازہ لگا چکا تھا کہ وہ لوہے کا

کنٹینر کوئی عام چیز نہیں تھی، اس کے بیچ میں جلتے ہوئے

انگارے تھے۔

ان لوگوں نے شارِف کو دونوں بازوں زنجیر میں قید کیا تھا،

جب کہ اسے نیچے کی طرف دھکا دے رہے تھے۔ یقیناً

۔شارِف کے پیر بُری طرح سے جَلسے تھے

کیونکہ وہ لوگ ایک جھٹکے میں اس کے پیروں سے بُوٹ

نکال چکے تھے۔ خِضَر نے یہ منظر دیکھا تو یارم نے بے یقینی

۔سے اس کی طرف دیکھا تھا لیکن وہ بنا کچھ بولے چہرہ جھکا گیا

اسے مت دیکھو، وہ بے قصور ہے۔ غلاموں کو الزام نہیں"

دیے جاتے یارم کاظمی! تم اس غلام کو الزام نہیں دے

سکتے! تمہارے لیے ایک اور سَپرائز حاضر خدمت ہے،"

اس نے دروازے کی طرف اشارہ کیا تھا جہاں اس کے دو

۔آدمی معصومہ اور رُوح کو گھسیٹ کر اندر لائے تھے

یہ سَپرائز زیادہ پسند آیا ہو گا، کیونکہ یہ تو تمہاری جان جگر"

ہے! تمہاری منظور نظر ہے! تمہاری شَہ رگ ہے! صحیح کہا نا

میں نے؟" وہ آنکھ دبا کر قہقہہ لگا کر ہنسا تھا، جب کہ معصومہ

کو وہیں پر پھینکتے ہوئے وہ آدمی رُوح کو گھسیٹتے ہوئے اس

کے پیروں میں پھینک چکا تھا۔

جب اس نے ایک جھٹکے سے اپنا چاقو نکالتے ہوئے رُوح کے

بالوں کو پکڑ کر کھینچا اور اس کی گردن کے بالکل ساتھ اپنا

چاقو رکھ دیا، اب یارم تڑپ اٹھا تھا۔ اب اس کی جان نکل

رہی تھی۔

رُوح کی آنکھیں بے تحاشہ سرخ تھیں، جب کہ راگاؤ کا چاقو

اس کی گردن پر تھا۔

"نہیں، راگاؤ! تمہاری دشمنی مجھ سے ہے۔ میری بیوی اور

ساتھیوں سے نہیں! تم جو کرنا چاہتے ہو، میرے ساتھ

کرو۔ مجھے مارنا چاہتے ہو تو مار ڈالو، لیکن میری بیوی اور

ساتھیوں کو چھوڑ دو۔ ان سب کو چھوڑ دو۔ ان کا کوئی قصور

نہیں ہے۔ جانے دو انہیں!"

تمہارے باپ کو میں نے مارا تھا۔ تمہارا قصور وار میں "

ہوں،" یارم نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

جب کہ راگاؤ نے رُوح کو بہت سختی سے پکڑ رکھا تھا۔ اس کا

ایک ہاتھ رُوح کی گردن پر تھا اور دوسرے ہاتھ میں چاقو،

جو کسی بھی لمحے رُوح کی گردن کے آر پار ہو سکتا تھا۔

یارم کی جان ان لمحوں میں اٹکی ہوئی تھی، اس کی تیز نگاہیں

صرف اس چاقو پر تھیں۔

"!نہیں، یارم کاظمی، نہیں"

میں جانتا ہوں، تم سے دشمنی کر کے میں زندہ نہیں بچوں "

گا۔اسی لیے میں ان سے دشمنی لے رہا ہوں۔وہ کیا ہے ناکہ

میں بیوقوف نہیں ہوں۔میں جانتا ہوں یارم کاظمی کو کوئی

"۔نہیں مار سکتا سوائے یارم کاظمی کے

ڈیول کا کوئی دشمن ڈیول کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا،جب تک "

"۔ڈیول خود اپنا کچھ نہ بگاڑنا چاہے

وہ رُوح کی گردن پر زور دیتے ہوئے بولا تو اس کی بے ساختہ

چیخ نکلی۔ یارم کو اپنے دل میں درد محسوس ہوا

"کیا ہوا ڈیول ؟ درد ہو رہا ہے ؟ تکلیف تو ہو گی نا جب کسی

خاص انسان کو خود سے دور جاتا دیکھو۔ تمہاری تکلیف سمجھ

میں آتی ہے۔"

"اور یہ لڑکی تو جان ہے تمہاری ! تمہاری سانسیں بسی ہوئی

ہیں نا اس میں جیسے جن کی جان طوطے میں ہوتی ہے،

تمہاری جان اس مینا میں ہے۔" راگاؤرُوح کو اسی طرح

پکڑے اوپری سیڑھیوں پر گیا تو رُوح کی گردن پر کھنچاؤ

محسوس ہوا جس سے وہ درد سے کراہی۔ جب یارم نے بے

ساختہ قدم اس کی طرف بڑھانا چاہے ہی تھے کہ شارِف

کے پیٹ پر لگنے والے چابک نے اسے چیخنے پر مجبور کر دیا۔

یارم کو اپنے قدم وہیں روکنے پڑے۔

چاہتے کیا ہو تم؟ بتاؤ مجھے! جو کہو گے، کروں گا۔ ان سب"

کو جانے دو یہاں سے!" ایک طرف سے لیلیٰ اور دوسری

طرف سے شارِف کی دردناک چیخیں سُنتے ہوئے یارم نے

بے بسی سے کہا۔

زیادہ کچھ نہیں چاہتا میں، یارم کاظمی۔ تمہاری موت چاہتا"

ہوں۔ ان سب کی زندگی کے بدلے تمہاری موت! اور

جیسا کہ میں نے تمہیں بتایا کہ تمہیں کوئی نہیں مار سکتا

سوائے تمہارے، تو ختم کردو خود کو۔مار ڈالو اپنے آپ کو۔

یارم کاظمی کا دشمن خود یارم کاظمی! ڈیول نے خود ڈیول کو

۔ختم کر دیا!" راگاؤ عجیب پاگلوں جیسے انداز میں بول رہا تھا

یارم جانتا تھا کہ اس کی زندگی کا بس ایک ہی مقصد ہے، یارم

کاظمی کو ختم کرنا۔اور اگر اتنی ساری جانوں کے بدلے یارم

کو اپنی جان دینی پڑتی تو وہ کیوں نہ دیتا؟ اس کی آنکھوں کے

سامنے اس کی رُوح تھی، اس کے دوست تھے، اس کا بچہ نہ

جانے کہاں تھا۔اس کی جان اتنی اہم تو نہ تھی کہ وہ زندہ رہتا

۔اوران سب کو مرنے دیتا

ٹھیک ہے، میں تیار ہوں۔میں خود کو ختم کر دوں گا۔ تم"

۔ان سب کو چھوڑ دو۔"وہ بنا سوچے سمجھے بولا تھا

نہیں! یارم!"لیلیٰ چیخی،جب کہ خِضَر بالکل خاموش کھڑا"

۔ تھا

"!نہیں!ڈیول، تم خود کو کچھ نہیں کرو گے"

ارے تم پر ایک کیا ہزار زندگیاں قربان! تم خود کو کچھ "

، نہیں کرو گے، "شارِف نے دردناک آواز میں کہا

جب کہ گردن پر ہونے والی چُبھن سے رُوح کی آنکھوں

میں بے بسی تھی، وہ بس یارم کو دیکھ رہی تھی۔ اس کا چہرہ

پسینے سے بھیگا ہوا تھا، جب کہ اپنی گردن پر اس شخص کے

ہاتھوں کا لمس شدت پکڑتے محسوس کر کے وہ اپنی سانسیں

ٹوٹتی ہوئی محسوس کر رہی تھی۔اس کے منہ سے کوئی الفاظ

نہ نکلے تھے۔

"میں خود کو ختم کر لوں گا راگاؤ۔میں خود کو مٹا دوں گا،ان

سب کو یہاں سے جانے دو۔"

"ایسے کیسے جانے دوں،ڈیول؟اس طرح سے نہیں!یہ

سب بھی تو تمہاری موت کا تماشا دیکھیں گے۔وہ کیا ہے نا،

یارم کاظمی کی طرح راگاؤوِ کرم شرواستو بھی کوئی رِسک

"نہیں لیتا۔

"یہاں یارم کاظمی مرے گا، ڈیول کو موت آئے گی، لیکن

خود اپنے ہاتھوں سے آئے گی۔ اور میں دیکھوں گا۔ تم خود کو

مارو گے، میں تمہیں دیکھوں گا یارم کاظمی! میں اپنی

آنکھوں سے تمہاری ٹوٹتی ہوئی سانسیں دیکھوں گا اور یہ

"سب بھی دیکھیں گے۔

"تم جانتے ہو میں وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ میں ان سب کو

زندہ چھوڑ دوں گا، بس تم میری آنکھوں کے سامنے مر جاؤ۔

مر جاؤ نا، پلیز مر جاؤ!"

"تمہاری بندوق میں چھ گولیاں ہیں۔ یہ چھ کی چھ گولیاں

مجھے تمہارے بدن کے اندر چاہییں۔ لیکن آسان موت

نہیں، پہلے میں تمہیں لہولہان دیکھنا چاہتا ہوں۔" وہ ایک

ہاتھ میں رُوح کی گردن کو پکڑے اوپر کی طرف کھینچتے

ہوئے سامنے موجود لوہے کی ٹرے سے ایک چاقو کھینچ کر

یارم کے قدموں میں پھینک گیا۔ تکلیف محسوس کرتے

کرتے جیسے تھک ہار کر رُوح نے آنکھیں موندلی تھیں، وہ

بے ہوش ہو چکی تھی۔ اس کی آنکھیں ذرا سی لرزی، جب

کہ یارم کی نگاہیں اس کے ہاتھ پر تھیں۔ راگاؤ پوری شدت

سے رُوح کا گلا گھونٹ رہا تھا۔

یارم نے ایک بھی لمحہ گنوائے بغیر زمین سے چاقو اٹھایا اور

اگلے ہی لمحے اپنے پیٹ کو کندھے سے لے کر نیچے تک چیر

ڈالا۔

لیلیٰ، شارِف کے ساتھ پیچھے کب سے ہوش و حواس سے

بیگانہ پڑے صارِم نے بھی چیختے ہوئے اسے روکنا چاہا تھا،

لیکن اب بہت دیر ہو چکی تھی۔ اپنے پیٹ سے چاقو پوری

شدت سے نکالتے ہوئے اس نے دوسرا حملہ اپنے دوسرے

کندھے پر کیا تھا۔

جیسا راگاؤ چاہتا تھا، وہ اسے وہ نظارہ دکھا رہا تھا۔ وہ خود اپنی

موت اس کے سامنے کسی منظر کی طرح پیش کر رہا تھا۔ یارم

کاظمی خود اپنے آپ کو ختم کر رہا تھا۔

صارِم اپنی تکلیف بھولے اس کے لیے تڑپ رہا تھا، جب کہ

شارِف نے تو ہر ممکن کوشش کر ڈالی تھی لوہے کی زنجیروں

کو توڑنے کی، جب کہ اپنے پیروں کے نیچے موجود جلتے

کوئلے تو شاید اسے محسوس ہی نہیں ہو رہے تھے۔ وہ زندگی

کی اس بے بسی کو دیکھیں گے، یہ تو انہوں نے کبھی سوچا بھی

نہیں تھا۔

جب کہ سامنے موجود آدمی بے یقینی سے اسے دیکھ رہا تھا۔

اس کا اپنا بدن بھی لرز رہا تھا۔ ڈر اس کی رگ رگ سے ظاہر

ہو رہا تھا، جب کہ رُوح کی گردن پر اس کے ہاتھوں کی

گرفت ذرا کم ہوئی تھی۔

"نہیں! نہیں! ختم کر و یہ سب کچھ! میں اتنی دیر تک

تمہاری موت کا تماشا نہیں دیکھ سکتا، یارم کاظمی! ختم کرو!

ختم کر و خود کو بس!" وہ اس کے لہولہان وجود کو دیکھتے

ہوئے بولا تھا۔ خود کو چیر کر بھی وہ نہ تو زمین پر گرا تھا، نہ اس

کی آنکھوں میں کوئی درد تھا۔ نہ وہ تکلیف سے چیخا تھا۔

نہیں! نہیں، وہ یہ والا ڈیول نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔ وہ تو درد "

سے تڑپتے، روتے، جان کی بھیک مانگتے یارم کاظمی کو دیکھنا

چاہتا تھا۔"

یہ یوں نہیں چاہیے تھا! نہیں چاہیے تھا! بالکل نہیں "

چاہیے تھا۔"

بس، ختم کرو یہ سب کچھ! اپنے آپ کو ختم کرو، یارم "

کاظمی! خود کو مار ڈالو، ڈیول! تم خود کو مارو گے تب ہی یہ

سب بچیں گے۔ میں اپنے مرے ہوئے باپ کی قسم کھاتا

ہوں، تمہاری آخری سانس کے ساتھ یہ سب بھی آزاد ہو

جائیں گے۔"

عجیب سے انداز میں ہنستے ہوئے وہ بولا، جب کہ اس کا یہ

پاگل پن اس وقت کسی کے لیے بھی اہمیت کے قابل نہیں

تھا۔ اس وقت تو وہ سارے یارم کی حالت پر تڑپ رہے

تھے۔ جو خود کو مٹانے کے در پر تھا۔ انہیں بس یہ پتہ تھا کہ

یارم مر رہا ہے، ان کی آنکھوں کے سامنے مر رہا ہے اور

بس۔

یارم کے قدم ہلکے سے لڑکھڑائے تھے لیکن درد جیسے

محسوس ہی نہیں ہو رہا تھا۔اس کی آنکھوں میں بس ایک ہی

درد تھا،

اس کی رُوح تڑپ رہی تھی، وہ مر رہی تھی، اور اسے مرتے

دیکھ کر تو ویسے بھی یارم کاظمی کو موت آ ہی جانی تھی۔

اس نے آگے بڑھتے ہوئے زمین پر پڑا اپنا ریوالور اٹھایا اور

پھر اگلے ہی لمحے بنا سوچے سمجھے اس نے اپنے پیٹ پر رکھ کر

ٹرِیگر دبا دیا۔

اس نے دوسری گولی چلائی تھی جب اس غار نما جگہ میں

رُوح کی گہری سانس محسوس ہوئی۔اس نے تیسری گولی

چلاتے ہوئے نگاہیں سامنے کی طرف ڈالیں، جب اگلے ہی

لمحے راگاؤ نے اپنا پنج پن دکھاتے ہوئے چاقو رُوح کی گردن

میں گھسا دیا۔

○○○○○○○○○

ایک ماہ بعد

اس نے بڑی مشکل سے اپنی آنکھوں کو کھولنے پر مجبور کیا

تھا۔ آنکھوں کے پپوٹے انتہائی سوجے ہوئے تھے۔ بہت

کوشش کے باوجود بھی اسے کچھ نظر نہ آیا تھا۔ آنکھیں کھلی

ہونے کے باوجود بھی وہ اپنے سامنے کچھ دیکھ نہیں پا رہا تھا۔

عجیب سی دھند چھائی ہوئی تھی۔

اپنے آس پاس سے اسے آواز سنائی دے رہی تھی۔ لیلیٰ کی

آواز بہت قریب سے آ رہی تھی جبکہ اپنے ہاتھوں پر کسی کی

گرفت محسوس کر کے وہ سمجھ چکا تھا کہ معصومہ نے اس کا

ہاتھ تھام رکھا ہے۔

شارف۔۔۔"" شارف۔۔۔" اسے معصومہ کی بھیگی"

ہوئی آواز سنائی دی، لیکن خود کو بہت غیر آرام دہ محسوس

کرتے ہوئے اس نے آنکھیں دوبارہ بند کرلیں، پھر سے

آنکھیں کھولنے پر بھی کوئی منظر واضح نہیں تھا۔ اب بھی

دھند چھائی ہوئی تھی۔ روشنی ہونے کے باوجود بھی سوائے

دھند کے اور کچھ نظر نہیں آرہا تھا۔ کوئی بھی منظر واضح

نہیں تھا۔ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی اس پر جھکا ہوا ہے،ایک

۔سایہ سا محسوس ہو رہا تھا لیکن کوئی نظر نہیں آ رہا تھا

یار۔۔م۔۔۔۔''ایک لفظ اس کے لبوں سے ٹوٹ کر نکلا''

۔تھا ساتھ ہی آنسوؤں کا قطرہ بھی آنکھوں سے بہہ نکلا

یار م نہیں رہا۔۔۔''لیلیٰ کی بھیگی ہوئی آواز سنائی دی''

تھی۔شارف کو لگا جیسے کسی نے دل کے اندر چھری ماری

۔ہے

یار۔۔م۔۔۔بھا۔۔۔ئی۔۔۔"آنکھوں سے آنسو ٹوٹ"

کر گرنے لگے لیکن کہنے کو جیسے کچھ نہیں تھا۔ منظر واضح تھا،

سب کچھ آنکھوں کے سامنے تھا۔اس کی ٹوٹتی ہوئی سانسیں

بھی آنکھوں کے سامنے تھیں۔وہ کیسے انکار کر دیتا؟اس کی

موت اس کی آنکھوں سے دیکھا گیا سب سے دردناک منظر

تھا۔ہاں،اس کے بعد تو جیسے کچھ دیکھنے کی خواہش ہی ختم ہو

۔گئی تھی۔اس کی ٹوٹتی سانسوں کو وہ بھلا نہیں سکتا تھا

مسٹر شارف! آپ آہستہ آہستہ آنکھیں کھولنے کی"

کوشش کریں۔۔۔۔" اسے اپنی بے حد قریب سے ڈاکٹر کی

آواز سنائی دی تھی۔ وہ اپنی مقامی زبان میں اسے آنکھیں

کھولنے کے لیے کہہ رہا تھا۔ شارف نے ایک اور کوشش کی

تھی۔

لیکن منظر اب بھی واضح نہیں تھا۔ سر کے پیچھے لگنے والی

چوٹ نے جیسے آنکھوں سے بینائی چھین لی تھی۔

مجھے کچھ نظر نہیں آرہا!"اس نے کہتے ہوئے دوبارہ"

آنکھیں بند کرلی تھیں۔یہ دھندلے منظر وہ نہیں دیکھ سکتا

تھا۔اپنی آنکھوں سے روشن دنیا دیکھ رکھی تھی،یہ لمحات

۔اس کے لیے بہت ہی مایوس کن تھے

ڈاکٹر!ڈاکٹر شارف ٹھیک تو ہو جائے گا نا؟"معصومہ کی"

۔بھیگی آواز پھر سے اس کے کانوں سے ٹکرائی تھی

جی جی، یہ ٹھیک ہو جائیں گے لیکن وقت لگے گا سنبھلنے "

میں۔ایک مہینے کے بعد انہیں ہوش آیا ہے، ہو سکتا ہے

آنکھوں پر ہلکا فرق پڑ گیا ہو، میڈیسن سے ٹھیک ہو جائیں

گے۔یہ زیادہ بڑا مسئلہ نہیں ہے۔جب سر کے پیچھے کی

سائیڈ پر کوئی خطرناک چوٹ لگتی ہے تب معاملات خراب

ہو جاتے ہیں، لیکن آپ فکر نہ کریں ان شاءاللہ یہ جلد ہی

بہتر محسوس کررہے ہوں گے،"ڈاکٹر نے جیسے سمجھانا چاہا

تھا۔

میں ٹھیک ہوں معصومہ،"اس نے اپنے ہاتھ کی گرفت "

تیز کرتے ہوئے معصومہ کو سمجھانا چاہا تھا جس کے بعد اسے

اپنے ہاتھ پر اس کے لبوں کا لمس محسوس ہوا تھا۔

تھینک گاڈ شارف تم ٹھیک ہو۔خیر میں بھی آج سے آفس "

جوائن کررہی ہوں۔ایک مہینہ ہوچکا ہے تم ہسپتال میں

پڑے ہو۔ جلدی ٹھیک ہو جاؤ دوست، تمہارے بغیر زندگی

بہت مشکل ہو گئی ہے،" اسے اپنے دوسرے ہاتھ پہ لیلیٰ کی

۔ گرفت محسوس ہوئی تو وہ تلخی سے مسکرادیا تھا

دوست مت کہو لیلیٰ! اس لفظ سے نفرت ہو گئی ہے۔""

شارف اذیت کی انتہا پر تھا۔ "ڈون ہے نا اب وہ دبئی کا،" وہ

تلخی سے بولا،" شارف نے اپنے کھوکھلے پن کو بھرپور فضا کی

"۔ نظر کیا تھا

سالہ غدار۔۔۔" وہ مٹھیاں بھینچے بولا، کتنی نفرت"

محسوس ہو رہی تھی اسے اس شخص سے، یہ صرف وہی جانتا

تھا۔

تم نے کچھ نہیں کھایا لیلیٰ۔۔۔" تھوڑی دیر بعد جب درد"

سے بھرپور آواز سنائی دی تو لیلیٰ نے جیسے خود سے ہی نگاہیں

چرالی تھیں۔

"میں نے اس کا گھر چھوڑ دیا ہے شارف، میں اس سے ہر

تعلق ختم کر چکی ہوں۔"

"مہر اور عنایت؟" اس نے بے ساختہ سوال کیا تھا۔

"کسی انہیں وہ پہلے دن 21 ہے سنا لیکن تھیں پاس کے اسی

ہاسٹل میں شفٹ کر چکا ہے۔ اب وہ دبئی کا ڈون ہے، اپنے

بچوں پر رسک نہیں لے سکتا۔ یقیناً ان کی سیفٹی کے لیے ہی

اس نے ایسا کیا ہو گا۔ خیر میں نہیں مل سکتی ان سے۔ میں گئی

تھی ایک دفعہ ان دونوں سے ملنے کے لیے لیکن مجھے پتہ چلا

کہ خضر نے منع کرر کھا ہے، کوئی بھی آئے بچیوں سے نہیں

"۔ملنے دینا، خاص کر میں ان سے نہیں مل سکتی

وہ بہت زیادتی کر رہا ہے۔لیلیٰ کی بچیاں ہیں وہ، ایک ماں"

سے اس کی بچیاں نہیں چھین سکتا صرف اس لیے کیونکہ لیلیٰ

نے اس کا گھر چھوڑ دیا؟ وہ اتنا خود غرض اور مطلبی ہو گیا ہے

کہ اس کے لیے کسی چیز کی کوئی اہمیت نہیں ہے، "لیلیٰ کے

خاموش ہونے پر معصومہ بولی تھی۔

اور اسے اچانک کچھ یاد آیا تھا۔ صارم

"صارم بھی 16 دن تک کوما میں رہا ہے، اب تین چار دن

سے ڈیوٹی جوائن کر چکا ہے واپس، "لیلیٰ نے جواب دیا تھا۔

اس نے قبول کر لیا یارم کی موت کو؟" ایک دفعہ پھر سے "

دل میں چبھن سی ہوئی تھی، کتنا مشکل تھا اس شخص کو مرا

ہوا قبول کرنا۔

قبول تو کرنا ہی تھا نا شارف، کسی کے چلے جانے سے تو کسی"

کی دنیا نہیں رکتی۔ میں اب تک یارم کی قبر پر نہیں گئی۔

ہمت ہی نہیں ہوئی۔ در ک بتا رہا تھا کہ دونوں کی قبریں

ایک ساتھ ہیں،" وہ کہتے ہوئے اچانک پھوٹ پھوٹ کر

رونے لگی۔ شاید زندگی میں پہلی دفعہ وہ یوں روئی تھی۔

اپنے دوسرے ہاتھ پر معصومہ کے آنسو محسوس کرتے

ہوئے اس نے مٹھی بھینچ لی تھی، شاید یہ تکلیف ہر تکلیف پر

بھاری تھی۔

رویام کہاں ہے۔۔۔" اس نے اپنے جذبات پر قابو"

پاتے ہوئے سوال کیا۔

وہ اپنے ماں باپ کی موت کو قبول نہیں کر پا رہا تھا تو درک"

اسے اپنے ساتھ سعودیہ لے گیا ہے۔ پری بھی اس کے

ساتھ ہی ہے۔ بات ہوئی تھی میری ویڈیو کال پر، ہم نے

بتانے کی کوشش کی تھی اس کے والدین اللہ کے پاس چلے

گئے ہیں تو وہ اپنے والدین سے ملنے کے لیے اللہ کے گھر چلا

گیا۔ لیکن وہاں بھی اسے یارم اور روح نہیں ملے،" وہ بتاتے

ہوئے ایک دفعہ پھر سے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگ گئی

تھی۔ شارف کو لگا جیسے اس کا کلیجہ پھٹ جائے گا، زندگی نے

یہ دکھ کیوں دیا تھا؟ وہ سب کچھ چھین لیتی، سب کچھ ختم ہو

جاتا، لیکن یار م ختم نہ ہوتا، اس کا نام نہ ختم ہوتا

لیلیٰ! میں تمہیں بیوہ کر دوں تو مجھے معاف کر دینا، "اس"

کے ہاتھ پر اپنی گرفت مضبوط کرتے ہوئے وہ انتہائی غصے

سے بولا تھا۔

ممکن نہیں ہے شارف، وہ عام انسان نہیں دبئی کا ڈون "

ہے، حکومت ہے اس کی اب۔ وہ کوئی غلام نہیں بلکہ راجہ

بن گیا ہے، وزارت چھوڑ کر شہنشاہ کی کرسی پر بیٹھ گیا ہے۔

تمہیں لگتا ہے اب اسے نقصان پہنچانا آسان ہو گا؟" لیلیٰ کے

لہجے میں رکھ تھا جیسے وہ خود بھی یہ کوشش کر چکی تھی

ہاں غلام تھا ناوہ اور یارم بیچارہ اسے دوست سمجھتا رہا،''''

اس کے لہجے میں اب بھی تلخی تھی۔ خضر کا وہ روپ بھلایا

نہیں جا رہا تھا، خضر ایسا کر سکتا تھا، یقین نہیں آ رہا تھا

یارم کو جان سے مارنے کے بعد کتنے فخر سے اس کمینے راگاو

کو اپنے سینے سے لگایا تھا اس نے۔ اور جب تک شارف اور

صارم یارم کا نام لیتے رہے تھے، تب تک وہ لوگ انہیں بے

دردی سے پیٹتے رہے تھے، لیکن شارف اور صارم نے اس

نام کو خود سے جدا نہ ہونے دیا تھا۔ وہ ہر طرح کی مار پیٹ سہہ

کر بھی جب یارم کے نام سے نہ پیچھے ہٹے تو اس نے جان

سے مارنے کی کوشش کر کے قصہ ہی تمام کر دیا اور اس

شخص کو پرواہ نہ تھی جسے وہ بچپن سے اپنا دوست کہتے آئے

تھے۔

اسے پرواہ تھی تو صرف اور صرف اس بات کی کہ وہ کب

ڈیول بنے گا، کب اسے دبئی کا ڈون ٹھہرایا جائے گا اور اسے

ڈون بنا دیا گیا تھا۔ یارم کی موت کے پانچویں ہی دن بہت

بڑی پارٹی کی گئی تھی جس میں خضر کو دبئی کا ڈون اناؤنس کر

دیا گیا تھا۔ دبئی کی بھاگ ڈور، انڈر ورلڈ کی ہر طرح کی دبئی

سے ہوتی ایکٹویٹی کو خضر کے نام کر دیا گیا تھا، جبکہ انڈر ورلڈ

کی حکمرانی اب راگاو کے نام تھی۔

○○○○○○○○○

"سر! باہر پولیس آئی ہے،" کسی نے دروازے پر دستک

دیتے ہوئے خضر کو انفارم کیا تھا جبکہ اپنے ہونٹوں پر آنے

والی مسکراہٹ کو روکے بغیر ہی وہ یارم کی کرسی سے اٹھتے

ہوئے باہر نکلا۔

"بہت انتظار کروایا تم نے، فائنلی تمہیں اپنی آنکھوں کے

سامنے دیکھ کر بہت خوشی ہو رہی ہے۔ کیسے ہو تم؟" وہ

کمرے سے باہر نکلتے ہوئے اس کے سامنے آرکا تھا۔

دبئی میں ال لیگل ایکٹیوٹیز کروانے کے جرم میں تمہیں"

گرفتار کرنے آیا ہوں، میرے پاس لیگل نوٹس ہے خضر

احمد! تم نے کل رات ریگستانی راستے سے آنے والے سفید

پاؤڈر کو اپنے کارخانوں میں سے کہیں پر چھپایا ہے۔ میرے

پاس انویسٹیگیشن لیٹر موجود ہے۔ تمہارے سارے ایریا کی

چیکنگ کرنی ہے میں نے، جس کی وجہ سے تمہیں 48 گھنٹے

کے لیے ریمانڈ روم میں رکھا جائے گا،" صارم نگاہیں آفس

میں دوڑاتے ہوئے پروفیشنل انداز میں بولا تو خضر مسکرایا

تھا ۔

"مذاق مت کرو صارم، ایسا کچھ بھی نہیں ہوا بلکہ میں تو"

پچھلے دو چار دنوں سے یہاں تھا ہی نہیں، میں سعودیہ گیا ہوا

تھا۔یقین نہ آئے تو ٹکٹس اور رسید وغیرہ میں تمہیں پیش کر

۔سکتا ہوں،"اس نے پیچھے کھڑے آدمی کو اشارہ کیا تھا

میں کسی طرح کے فضول ثبوتوں کو نہیں مانتا۔"

انویسٹیگیشن ہوگی اور تمہاری پوری سائیڈ کی چیکنگ بھی

ہوگی۔"

یس! شوق سے کرو۔ جب تمہیں ہمارے پرانے ڈون"

نے منع نہیں کیا تو میں کیوں منع کروں گا؟ آخر اس کی جگہ

پہ بیٹھا ہوں، یہی بات تو تمہیں مرچی لگا رہی ہے،" وہ ہلکی

سی مسکراہٹ کے ساتھ کہتا کرسی کھینچ کر وہیں بیٹھ گیا تھا

جبکہ صارم نے اپنا غصہ کنٹرول کرتے ہوئے اپنے لوگوں کو

اس کے آفس کی چیکنگ پر لگا دیا تھا۔

"امپورٹ ایکسپورٹ کا بزنس کرتے ہیں ہم، دوائیاں بنتی

ہیں یہاں پر انسپکٹر! لوگوں کی خدمت کرتے ہیں ہم لوگ

نہ کہ ایسا کوئی ذلالت والا کام۔ خیر مجھے تمہیں کوئی ثبوت

پیش کرنے کی ضرورت تو ہے نہیں، اتنے سالوں سے یہ

ساری باتیں تو تم جانتے ہی ہو اور یقیناً تمہارے رولز اب

بھی وہی ہوں گے جو پچھلے ڈون کے لیے تھے، مطلب اس

کے کالے گناہوں کو تم چھپا لیتے تھے تو میں تو پھر تمہیں

پوری رقم ادا کروں گا۔"

ہو گیا تمہارا؟ تمہیں کیا لگتا ہے یارم کا مقابلہ کر سکتے ہو تم؟"

نہیں خضر احمد! تمہاری اتنی اوقات نہیں ہے کہ تم اس کی

جوتی کا مقابلہ کر سکو۔ تم ہو کیا؟ اوقات کیا ہے تمہاری؟

اپنے ہی دوست کو دھوکہ دے کر اس کی جگہ پر حکومت

کرنے والے ! سمجھتے کیا ہو اپنے آپ کو؟ تم کر کیا سکتے ہو؟

پہچان کیا ہے تمہاری؟ کبھی آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر

تم نے آئینے سے پوچھا ہے کہ تم نے کیا کیا؟ نہیں پوچھا ہو گا،

بلکہ مجھے تو شک ہے کہ تم نے کبھی آئینہ دیکھا ہی نہیں ہو گا،

ہمت کہاں سے لاتے ہو گے تم یا پھر ہمت آگئی ہو گی اب،

اتنی پاور آگئی ہے تو ہمت بھی آ ہی گئی ہو گی ایک غدار کا چہرہ

دیکھنے کی۔"

یارم کا کوئی کچھ نہیں اکھاڑ سکتا تھا۔ کوئی اس کا کچھ نہیں" بگاڑ سکتا تھا، اس کو آسانی سے زیر کرنا ممکن ہی نہیں تھا تو تم نے دوستی میں دغا بازی کرلی۔ تو کیا تمہارا ضمیر سونے دیتا ہے؟ تمہیں للکارتا نہیں ہے؟ پکارتا نہیں ہے؟ تمہیں اس بات کا احساس نہیں دلاتا کہ تم نے کیا کیا ہے؟ کیا تمہارا ضمیر تمہیں اس بات کے لیے نہیں جھنجھوڑتا کہ تم نے اپنے ہی دوست کو دھوکہ دیا ہے؟ وہ شخص جسے کوئی عام انسان

نقصان نہیں پہنچا سکتا تھا، تم نے دوستی میں اس کے ساتھ

"؟غداری کر دی خضر احمد! ڈوب کر مر کیوں نہیں گئے تم

تکلیف ہوتی ہے تمہیں؟ درد ہوتا ہے یہ سوچ کر کہ وہ"

انسان تمہارا دوست تھا؟ ارے چھوڑو، وہ تو دوست تھا،

خون کا رشتہ نہیں تھا تمہارا اس کے ساتھ۔ روح تو تمہاری

بھانجی تھی، اس کو اپنے ہاتھوں سے دفناتے ہوئے شرم نہ

آئی تمہیں؟ اسے اپنی بیٹی کہتے تھے نا تم؟ اپنی بیٹی کو قتل

کرتے ہوئے تمہیں شرم نہ آئی؟" وہ غصے سے پھنکارا تھا

۔جبکہ خضر کے دل میں جیسے کچھ چبھا تھا

میں قاتل نہیں ہوں! نہ میں یارم کا قاتل ہوں نہ میں "

روح کا قاتل ہوں! خبردار جو تم نے مجھے زبردستی قاتل

ثابت کرنے کی کوشش کی۔ میں نے کسی کو نہیں مارا، روح

خود پیچھے آئی تھی، صرف یارم کو لے کر گیا تھا وہاں، اس کو

آنے کی ضرورت کیا تھی؟ بلکہ تم سب کو آنے کی ضرورت

کیا تھی؟ کیوں آئے تھے تم ہمارے پیچھے؟ کیوں نظر رکھ رہے تھے ہم پر؟ میری ایک ایک موومنٹ پر تمہاری نظر تھی۔ تم کیا سمجھ رہے تھے راگا وبچہ ہے؟ اسے سمجھ نہیں آ رہا کہ تم اس کا پیچھا کر رہے ہو؟ ارے شکر کرو تمہیں جان سے نہیں مارا اس نے، اور میرے کہنے پر نہیں مارا۔ ہمارا مقصد صرف یارم کو مارنا تھا لیکن تم سب کے وہاں جانے پر وہ کسی ایک کو بھی نہیں چھوڑتا۔ میں نے اس کی منتیں کیں،

میں نے اس کے پاؤں پکڑے کہ یہ لوگ کچھ نہیں کریں

گے، یہ لوگ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائیں گے اور تم

"؟لوگوں نے کیا کیا

تم لوگ آج زندہ ہو تو میری وجہ سے۔ روح کی موت کا"

افسوس مجھے بھی ہے، میں نے اسے اپنی بیٹیوں سے بڑھ کر

سمجھا تھا، میں نے ہمیشہ اپنی بیٹیوں سے پہلے اس کا نام لیا

ہے۔ وہ میرے لیے میری بیٹی تھی، تم کیا جانو مجھے اپنی بیٹی

کے مرنے کا کتنا افسوس ہے، میری تکلیف کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ تم کیا سمجھتے ہو مجھے یارم سے محبت نہیں تھی؟ محبت تھی، محبت بہت محبت تھی بلکہ ہے اس سے محبت، لیکن محبت سے کچھ حاصل نہیں ہوتا، بات بات پر ذلالت ہوتی ہے۔ یارم جب مجھے بات بات پر ذلیل کرتا تھا تب تم لوگ کہاں تھے؟"

میرے کام سے لے کر میری موجودگی تک اس کو کھٹکتی" تھی، وہ تم لوگوں کو نظر نہیں آئی؟ ہر بات پہ وہ مجھے ذلیل کرتا تھا، خوار کر کے رکھ دیتا تھا۔ میرے ہر طرح کے کام کو کبھی اس نے اپریشیٹ نہیں کیا۔ ارے وہ شارف صرف اس کے سامنے دم ہلا دیتا تھا تو وہ اس کی تعریف کرتا تھا اور میں اس کے لیے سینے پر گولی کھاتا تھا تو وہ میری طرف دیکھ کر مسکراتا تک نہیں تھا۔ میں نے دوست کو دھوکہ دیا تو

دوست نے میرے ساتھ کیا کیا، وہ تم لوگوں کو نظر نہیں آ

رہا؟ ہاں؟ وہ معصومہ جس کی آواز نہیں نکلتی تھی میرے

سامنے، مجھے غیرت دلوانے آتی ہے!" وہ کہتے ہوئے اونچا

قہقہہ لگا کر ہنس پڑا تھا۔ صارم نے نفرت سے اسے دیکھا تھا،

اتنی نفرت اسے آج تک کسی سے محسوس نہیں ہو رہی تھی

جتنی سامنے کھڑے اس آدمی سے تھی۔

وہ لیلیٰ میری بیوی، مجھے چاہنے والی، میری بیٹیوں کی ماں، "

ارے مجھ سے بات تک نہیں کرتی وہ! میرے ساتھ رہتی

ہے، میرے گھر پر رہتی ہے لیکن میری آنکھوں میں دیکھتی

تک نہیں۔ اسے مجھ سے زیادہ اس یارم سے محبت تھی۔ مجھ

سے شادی بھی شاید اسی لیے کی تھی تاکہ وہ یارم کے آس

پاس رہ سکے۔" وہ بول ہی رہا تھا کہ اچانک ہی سامنے والے

دروازے سے لیلیٰ اندر داخل ہوئی تھی، وہ کچھ کہتے کہتے

رک گیا۔

"چیکنگ کرو انسپکٹر! ہر چیز چیک کرو، جو جو تمہیں نظر آرہا

ہے ہر چیز کو چیک کرو۔ میں یارم کاظمی نہیں ہوں جو اپنی

غلطیوں کو تمہارے سامنے رکھ کر تمہاری دوستی آزمائے گا۔

مجھے تم پر امید نہیں بلکہ مجھے تو دوستوں پر امید نہیں، اگر

میں خضر احمد یارم کا سب سے خاص آدمی، یارم کاظمی کو

دھوکہ دے سکتا ہوں تو دوستی پر بھروسہ کرنے کی غلطی

کبھی نہیں کر سکتا۔ جاؤ! تمہیں کچھ نہیں ملے گا، خضر احمد

اپنے پیچھے ثبوت نہیں چھوڑتا۔ جاؤ تمہیں اجازت ہے، ایک

ایک کونا دیکھ لو، ایک ایک ذرہ دیکھ لو، تمہیں کچھ حاصل

"! نہیں ہو گا، کچھ بھی نہیں

آؤ لیلیٰ اندر آؤ، ہم آرام سے بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔ میرا "

نہیں خیال کہ تم مجھ سے بات کرنے آئی ہو گی، آواز تک تو

مجھے سناتی نہیں ہو اب، اندر آؤ ہو سکتا ہے آج تمہیں مجھ پر

رحم آ ہی گیا ہو،" وہ اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے اندر آفس کی

طرف چلا گیا تھا جبکہ صارم نے افسوس سے اسے دیکھا تھا۔

"کیسے ہو تم؟ طبیعت کیسی ہے؟ ڈیوٹی جلدی جوائن نہیں کر

لی تم نے؟ کچھ دن آرام کر لیتے،" وہ اس کے پاس آ رکی

تھی۔

اتنا آرام کافی ہے لیلیٰ! ابھی یارم کے قاتلوں کو انجام تک "

پہنچا کر سکون کا سانس لوں گا، بے شک اگلی دفعہ یہ سکون قبر

میں ہی کیوں نہ آئے۔" صارم نے اسے دیکھتے ہوئے کہا

"تمہارے لیے افسوس ہے مجھے،"اس کے کندھے پر ہلکا سا

ہاتھ رکھ کر وہ آگے بڑھ گیا تھا جبکہ لیلیٰ گہرا سانس لیتے

ہوئے خضر کے پیچھے ہی کمرے میں داخل ہوئی۔

OOOOOOOOO

اندر آؤ لیلیٰ! دروازے پر کیوں کھڑی ہو؟ یہاں بیٹھو۔" وہ

اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اندر لاتے ہوئے یارم کی کرسی پر

بٹھانے لگا تھا جب لیلیٰ نے سرد نگاہوں سے اسے دیکھا۔

"مجھے اس کرسی پر بیٹھنے کی کوئی خواہش نہیں ہے خضر! اور

نہ ہی تمہیں اس پر بیٹھے دیکھنے کا حوصلہ،" وہ غصے سے اپنا ہاتھ

چھڑوا گئی تھی۔

جانتا ہوں میں! لیکن جب یارم ڈون تھا تو وہ روح کو اس"

کرسی پر بٹھایا کرتا تھا، تمہیں یاد ہے؟ کتنے شوق سے بیٹھا

کرتی تھی اس کی چیئر پر، حکم چلایا کرتی تھی ڈون کی طرح۔

"۔۔۔آؤ نا تم بھی بیٹھو اس کرسی پر اور

نہ تو تم یارم ہو اور نہ ہی میں روح! یہ بات تم بھی جانتے ہو"

اور میں بھی۔ خیر میں یہاں یہ ساری باتیں کرنے نہیں

آئی۔ کل رات کو مجھے فون آیا تھا، ایک ڈرگز کیس ہے۔

یارم کے دنیا سے چلے جانے کے بعد اس طرح کی کوئی کال

آنا بے مقصد ہے، مجھے یقین ہے تم اس پر کام نہیں کرنا چاہو

گے لیکن پھر بھی میں نے سوچا کہ اس آدمی نے مجھے کہا ہے

کہ یہ بات دبئی کے ڈون کو پتہ ہونی چاہیے، تو تمہیں بتانے

کے لیے آ گئی کہ کیس کافی بڑا ہے۔"

70" ٹن ڈرگز دبئی میں ٹرانسفر کیا جا رہا ہے، یہ بہت بڑی

تعداد ہے اور سننے میں آیا ہے کہ بہت بڑے بڑے نام ان

سب چیزوں میں شامل ہیں۔ معصوموں کی جان جائے گی،

یہ چیز نئی جنریشن میں بری طرح سے پھیل رہی ہے۔ مجھے

لگتا ہے کہ ہمیں اس کو کنٹرول کرنے پر کام کرنا چاہیے۔ اگر

یارم یہاں ہوتا تو یقیناً یہ سب کچھ شروع ہونے سے پہلے ہی

ختم ہو چکا ہوتا۔ تم بتاؤ کیا تم انٹرسٹڈ ہو ان سب چیزوں میں؟

اگر نہیں ہو تو بھی بتا دو، میں، معصومہ اور شارف مل کر یہ

سب کچھ کر لیں گے۔"

شارف؟ شارف کو ہوش آگیا؟" لیلیٰ اس کے لبوں پر ہلکی "

سی مسکراہٹ تھی جیسے یہ جان کر وہ خوش ہوا ہو، لیکن اس

کی مسکراہٹ دیکھ کر لیلیٰ نے طنزیہ انداز میں اس کی طرف

دیکھا تو وہ نگاہیں جھکا گیا تھا۔

ارے خضر احمد! تم تو خوش ہو رہے ہو شارف کے ہوش "

آنے پر؟ مجھے تو لگا تھا تم مجھ سے یہ پوچھو گے کہ شارف

مرے گا کب؟ یا ابھی تک مرا کیوں نہیں؟ بہت اچھے

ہسپتال سے اس کا علاج ہوا ہے، زندہ بچ گیا ہے وہ، اس

ہسپتال کے بل تم نے نہیں بھرے، اتنا تو پتہ ہی ہو گا

تمہیں!"

"وہ میرے لیے بہت خاص ہے لیلیٰ! تم ایسا نہیں کہہ

سکتی،" وہ اس کی بات کاٹ گیا تو لیلیٰ طنزیہ انداز میں نفی میں

سر ہلا گئی تھی۔

تمہارے لیے یارم سے خاص کوئی نہیں تھا خضر احمد! یہ تم "

بھی جانتے ہو اور میں بھی۔ اور اگر تم نے اس خاص کو خود

موت کے گھاٹ اتار دیا تو کوئی اور خاص تمہارے لیے کتنا

ہی اہم ہوگا؟ خیر اس بارے میں بات نہیں کرتے، تو تم کیا

اس معاملے میں ہماری مدد کرو گے؟ میرا مطلب ہے اب

دبئی کے ڈون کی ساری پاور تمہارے ہاتھ میں ہے، ہر چیز کو

تم ہی سنبھال رہے ہو، ایسے میں تمہارے علاوہ اور کسی سے

"۔ مدد مانگ نہیں سکتی تھی

آف کورس لیلیٰ میں کروں گا! میں کیوں نہیں کروں گا؟"

یارم کی جگہ اس کا سارا کام میں نے سنبھالنا ہے۔ میں نے

دھوکہ صرف یارم کو دیا ہے، یقین کرو میرا مقصد بھی وہی

"۔ ہے جو یارم کا تھا

وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا تھا جبکہ لیلیٰ نے عجیب سے انداز میں

۔ سر ہلاتے ہوئے اپنی جیب میں پڑے موبائل کو نکالا تھا

معصومہ ! وہ سارے پیپرز لے کر آج شام تک یہیں آفس "

آجاؤ، ہم میٹنگ کرتے ہیں۔ خضر کا کہنا ہے کہ وہ اس کام

میں ہمارا ساتھ دے گا۔ نہیں شارف کو لانے کی ضرورت

نہیں ہے ابھی، وہ ٹھیک نہیں ہے، اسے وقت لگے گا سنبھلنے

میں۔ اسے اس ٹروما سے نکلنے میں بھی وقت لگے گا کہ ہم نے

ابھی یارم کی جگہ کسی خود غرض، مطلب پرست، غدار

انسان کو دیکھنا ہے،" اسے اونچی آواز میں جیسے سناتے ہوئے

الفاظ ادا کیے تھے۔ خضر کے لبوں پر ایک دکھی سی مسکراہٹ

تھی، وہ لوگ اسے نہیں سمجھ سکتے تھے، ہاں وہ لوگ نہیں

سمجھ سکتے تھے کہ بات بات پر ذلیل ہونے سے کہیں زیادہ

بہتر تھا کہ وہ خود ہر چیز کو سنبھال لیتا اور وہ ان لوگوں کو بتا

سکتا تھا کہ وہ یارم سے بہتر ہے اور یارم سے کم نہیں ہے کسی

بھی لحاظ سے کم نہیں ہے۔ یارم کا سارا کام تو وہ لوگ کرتے

تھے، یارم تو صرف لوگوں کو مارتا تھا، اس کا تو صرف خوف

تھا دنیا میں، یارم کے پیچھے ہاتھ تھے جو اس کی ہر چیز کو

سنبھالتے تھے۔ جتنا دماغ یارم لگاتا تھا اس سے کہیں زیادہ

خضر لگا سکتا تھا۔ اس کے پاس اچھا موقع تھا یہ ثابت کرنے کا

کہ وہ یارم سے بہتر ڈون بن سکتا ہے اور وہ کرنے والا تھا

"ٹھیک ہے، ہم شام کو آئیں گے ملاقات کرنے کے

لیے۔" وہ ایسا کہتے ہوئے باہر کی طرف جانے لگی تھی

"یہاں پر ضروری نہیں ہے لیلیٰ! ہم گھر پر آرام سے بات

کر لیتے ہیں،" وہ اسے روکنے لگا تھا۔ ہاں وہ رکتی ہی نہیں

تھی، تقریباً ایک ڈیڑھ مہینے سے ان دونوں میں خاموشی

چھائی ہوئی تھی۔ لیلیٰ نے احتجاج کرنے کی کوشش کی تھی

شروع میں لیکن اس نے صاف الفاظ میں کہہ دیا تھا کہ اگر

اس نے اس معاملے میں کچھ بھی کہنے کی کوشش کی تو اس کا

انجام اس کی بیٹیاں بھگتیں گی، وہ اس کی بیٹیوں کو اس سے

دور کر دے گا۔ نہ جانے کیا ہوا تھا لیلیٰ کو کہ اسے یقین آ گیا

تھا کہ وہ ایسا کر سکتا ہے، ہاں اگر وہ یارم کو مار سکتا تھا تو وہ کیا

نہیں کر سکتا تھا؟

گھر پر اس معاملے میں بات نہیں ہو سکتی خضر احمد! کیونکہ "

گھر میں تو تم ایک ظالم جابر شوہر بن کر رہتے ہو جس کے

آگے آواز اونچی کرنے پر بھی آگے سے دھمکیاں ملتی ہیں کہ

تم میری بیٹیوں کو مجھ سے دور کر دو گے، انہیں کہیں چھپا دو

گے، انہیں ایسی جگہ پر چھوڑ دو گے جہاں میں کبھی ان تک

پہنچ بھی نہیں پاؤں گی۔ تم پہلے بھی ایسا کر چکے ہو خضر احمد،

تم دوبارہ بھی کر سکتے ہو اور تم یارم کو مار چکے ہو، تم اپنی

بیٹیوں کو بھی مار سکتے ہو! تم اعتبار کے لائق نہیں خضر احمد

اور میں تم پر اعتبار نہیں کر سکتی۔"

ٹھیک ہے! اگر تم نے میٹنگ یہیں آفس میں کرنی ہے تو"

پھر یہاں کیوں؟ یارم کے آفس میں کرتے ہیں۔ جب سے

یارم مرا ہے اس آفس کو تو بند ہی کردیا ہے حالانکہ اس پر

بھی اب میری ہی حکومت ہے، تو میٹنگ وہیں پر کریں گے

جہاں پر یارم کی اصل حکومت تھی۔ تم لوگوں کو پتہ چلنا

چاہیے کہ اب یارم کی ہر چیز میری ہے۔ جاؤ تم لوگ، شام

تک اس کیس کی ساری معلومات لے کر آنا،" وہ پرسکون

انداز میں بولا تو لیلیٰ نے ایک نظر اسے دیکھا تھا۔ وہ انہیں

وہاں بلا رہا تھا جہاں یارم کا آفس تھا، وہاں صرف یارم کے

بہت خاص لوگ آتے جاتے تھے، کسی باہر والے کو وہاں

آنے کی اجازت ہی نہیں تھی، وہ یارم کی اصل پہچان تھا۔

اس جگہ یارم بڑے بڑے فیصلے کرتا تھا، یارم کا پہلا آفس

اس نے کبھی نہیں چھوڑا تھا۔ جب بھی کچھ بڑا ہوتا یا کچھ ایسا

ہوتا جو سیکریٹلی کرنا ہوتا تو وہ میٹنگ وہیں پر کرواتا تھا، وہ جگہ

جہاں لیلیٰ کو اس کی پہچان ملی تھی، وہ جگہ جہاں شارف کو یارم نے اپنا لیفٹ ہینڈ کہا تھا، وہ جگہ جہاں خضر اور یارم نے شروعات کی تھی۔

وہ جگہ بھی اب یارم کی نہ رہی تھی، وہ جگہ بھی اب خضر احمد کی تھی۔ اس کے اندر جیسے درد سا اٹھا تھا، ہر چیز خضر احمد کی ہو چکی تھی۔ یارم کا نام مٹ رہا تھا، اس کی پہچان مٹ رہی تھی، اب ڈون یارم نہیں تھا، ڈون یہ شخص تھا، یہ غدار آدمی

جو اپنے دوست کو دھوکہ دے چکا تھا۔ کتنا مشکل تھا ان

سب چیزوں کو قبول کرنا۔

اور وہ شخص مرتے ہوئے کہہ کر گیا تھا: "لیلیٰ مجھے تم پر

بھروسہ ہے۔ وہ غدار سہی لیکن میرا یار ہے، اس کا ساتھ

مت چھوڑنا۔"

اس کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر گرا تھا۔ آفس سے باہر

نکلتے ہوئے یارم کی ٹوٹتی سانسوں کے ساتھ وہ الفاظ یاد آ

رہے تھے، کتنی آسانی سے وہ شخص کہہ گیا تھا: "لیلیٰ! خضر

نے مجھے دھوکہ دیا ہے لیکن تم اسے دھوکہ مت دینا۔ تم

اس کا ساتھ مت چھوڑنا، تم اسے مت چھوڑنا، وہ تم سے

بہت محبت کرتا ہے۔ وہ بھٹک گیا ہے لیکن اسے بھٹکنے مت

دینا۔ دبئی یارم کاظمی کی پہچان ہے، اسے مٹی مت ہونے

دینا"۔

آفس سے باہر قدم نکالتے ہوئے اس نے اپنی گاڑی کی

طرف دیکھا تھا، کتنی بے بس ہو گئی تھی وہ۔ ایک مہینہ پہلے

سر اٹھا کر چلتی تھی، اس کی چال میں ایک غرور تھا لیکن اب

ایک مہینے سے جیسے سب کچھ ختم ہو گیا تھا۔ اسے اپنا ہوش نہ

رہا تھا۔ وہ خضر احمد کے ساتھ کچھ بھی برا کرنے کے بارے

میں سوچتی تو آنکھوں کے سامنے اپنی ننھی معصوم بچیاں آ

جاتی تھیں۔ ہاں وہ شخص جو اپنے دوست کو دھوکہ دے گیا

تھا، وہ اپنی بیٹیوں کے لیے اس سے کیا امید کرتی؟

وہ امِ لیلیٰ تھی، وہ کمزور نہیں تھی لیکن وقت اور حالات نے

اسے کمزور کر دیا تھا۔ اس کی ساری طاقت، سارا دبدبہ یارم

کے ہونے سے تھا اور اگر یارم نہیں تھا تو اس کے پاس کچھ

نہیں تھا، ہاں اس بات کا احساس اسے آج ہو چکا تھا۔ آفس

سے نکلتے ہوئے اس کا ارادہ سیدھا ہسپتال جانے کا تھا کیونکہ

شارف وہاں ٹک کر نہیں بیٹھ رہا تھا، اس کا بس نہیں چل رہا

تھا کہ خضر کو جان سے مار ڈالے، لیکن لیلیٰ نے اسے سمجھانا

تھا کہ یہ سب اتنا آسان نہیں ہے، انہیں صرف خضر احمد

کے آگے کام نہیں کرنا تھا بلکہ دبئی کو مٹی ہونے سے بچانا

تھا۔ انہوں نے یارم کی پہچان کو بچانا تھا، یہ آسان نہیں تھا

لیکن یارم کے بغیر بھی انہیں سروائیو کرنا تھا۔ انہوں نے

یارم کے اتنے سالوں کی محنت کو ضائع نہیں ہونے دینا تھا،

انہوں نے ہر قیمت پر یارم کی جگہ کی حفاظت کرنی تھی

۔چاہے اس کے لیے انہیں کچھ بھی کیوں نہ کرنا پڑے

OOOOOOOO

"میں اس آدمی کے پاس نہیں جاؤں گا! غدار کمینہ! میں اس

کے ساتھ کوئی کام نہیں کرواؤں گا!" شارف نے صاف

۔انکار کیا تھا

شارف! سمجھنے کی کوشش کرو ہم مجبور ہیں، اس وقت"

خضر کے علاوہ ہم کسی کی مدد نہیں لے سکتے اور جس طرح

دبئی کے اندر اتنی بڑی تعداد میں ڈرگز سمگل ہو رہا ہے، سارا

دبئی تباہ ہو جائے گا،" وہ اسے سمجھانے کی کوشش کر رہی

تھی۔

ہوتا ہے تو ہو جائے! مجھے پرواہ نہیں!" وہ غصے سے غرایا"

تھا۔

تمہیں پرواہ نہیں لیکن ہمیں پرواہ ہے! یہ یارم سر کی جگہ "

ہے، ہم اپنے باس کی جگہ کو برباد ہوتے نہیں دیکھ سکتے۔ تم

سمجھنے کی کوشش نہیں کر رہے، انڈرورلڈ میں اب بھی یارم

سر کا ڈر ہے۔ سب کو یہی لگ رہا ہے کہ یارم سر کے بعد ان

کی جگہ ان کے دوست نے سنبھال لی ہے، وہ اس کی غداری

کو نہیں سمجھتے۔ سب جانتے ہیں یارم کاظمی کے بعد یارم

کاظمی جیسا کوئی نہیں ہے، لیکن اگر ہم یہ ان لیگل کام اتنی

آسانی سے ہونے دیں گے تو سمجھ لو یارم سر کے اتنے سال

کی محنت یہیں پر برباد ہو جائے گی۔"

"تم سر نے جاتے ہوئے کہا تھا کہ میرے بعد یہ سارا کچھ

لوگوں نے سنبھالنا ہے۔ہم لوگ سنبھال لیں گے شارف

پلیز! ہم پیچھے نہیں ہٹ سکتے۔آج شام کو خضر نے ہمیں

آفس میں بلایا ہے،وہ بھی یارم سر کے سیکرٹ آفس میں،

ہم وہاں جائیں گے اور اس چیز پر بات کریں گے کہ ہم دبئ

میں گناہ کو عام نہیں ہونے دے سکتے۔ یہ دبئی یارم کاظمی کا

ہے، اس کے بعد یہ انڈرورلڈ کے قدموں میں نہیں آئے

گا۔ انڈرورلڈ یارم کاظمی کے قدموں میں تھا اور اس بات کو

ہم بھلا نہیں سکتے،" وہ اسے سمجھانے کی کوشش کر رہی

تھی، اب نہ جانے شارف کتنا سمجھا تھا۔

ہاں لیکن خاموش ضرور ہو گیا تھا۔ ڈاکٹر آ کر اس کا چیک اپ

کرنے لگی تو معصومہ تھوڑی پیچھے ہٹ گئی تھی۔ اس کی نظر

میں مسئلہ آیا تھا۔ آنکھوں کا دھندلا پن اسے جھنجھلاہٹ دلا

رہا تھا، کبھی آنکھوں سے سب کچھ کلیئر نظر آنے لگتا تو کبھی

آنکھوں پر دھند سی چھا جاتی۔ وہ نظر کی کمی برداشت نہیں

کر سکتا تھا لیکن اس نے قبول کر لیا تھا، ہاں اگر وہ یارم کاظمی

کی موت کو قبول کر سکتا تھا تو وہ ہر چیز کو قبول کر سکتا تھا۔

ڈاکٹر نے اس کی آنکھوں میں کچھ ڈراپس ڈالے تھے جس کی

وجہ سے وقتی طور پر سکون ملا تھا جبکہ اب وہ معصومہ کو سمجھا

رہے تھے کہ کس طریقے سے ڈراپس اس کی آنکھوں میں

ڈالنے ہیں۔

جب اچانک ہی کمرے میں صارم داخل ہوا تھا۔" مجھے لیلیٰ

نے بتایا تمہیں ہوش آگیا تو میں سیدھا یہیں چلا آیا، کیسے ہو

تم؟" صارم لڑکھڑا کر چل رہا تھا، اس کے قدموں کی

لڑکھڑاہٹ پر شارف نے ہلکا سا مسکرا کر ہاں میں سر ہلایا

تھا۔

کیا کہا ڈاکٹر نے تمہارے پیر کے بارے میں ؟ ٹھیک ہو"

جائے گا نا؟" صارم نے بہت کوشش کی تھی اپنی

لڑکھڑاہٹ چھپانے کی لیکن یہ اتنا بھی آسان نہ تھا کہ وہ

شارف کی نظر میں نہ آتی۔

ہاں ڈاکٹر تو کہہ رہا ہے کہ ٹھیک ہو جائے گا لیکن کب تک"

ٹھیک ہو گا کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ لیکن یہ کافی بہتر ہے اب درد

نہیں ہوتا۔ بس دعا کرو وقت کے ساتھ عادت نہ ہو بلکہ یہ

لڑکھڑا کر چلنا ٹھیک ہو جائے ورنہ اچھا نہیں ہو گا،" صارم

نے جواب دیا تھا۔

"مجھ سے دعائیں مت کرواؤ صارم! میری دعائیں قبول

نہیں ہوتیں۔ جب یارم آخری سانسیں لے رہا تھا میں نے

رو رو کر دعائیں کی تھیں،" اس کے لہجے میں تکلیف تھی اور

اس تکلیف کی گہرائی کو صارم اچھے سے سمجھتا تھا۔

لیکن ہم نے اس کے لیے دعائیں تو کرنی ہیں نا۔ ہم گنہگار"

لوگوں کی کوئی دعائیں اسے کیا لگیں گی، اسے تو ان لوگوں کی

دعائیں لگیں گی جن کے لیے اس نے اپنی زندگی ان کاموں

کے نام کر دی۔ ان شاءاللہ! صارم اور بتاؤ کام کیسا چل رہا

ہے؟"

"کام چل رہا ہے الحمدللہ لیکن اس وقت میرا فوکس صرف

اور صرف خضر احمد کے خلاف کوئی ثبوت ڈھونڈنا ہے۔ خضر

احمد ہی سب سے بڑی ہڈی ہے، یہ بیچ سے ہٹے گا تو راگا و تک

پہنچیں گے۔ سننے میں آیا ہے کہ اب انڈر ورلڈ پر راگا و نامی

آدمی کا قبضہ ہے۔ اس شخص نے انڈر ورلڈ پر قبضہ کرنے

کے لیے ہی خضر کو اپنے ساتھ ملایا تھا، خضر کو اس نے دبئ

دے دیا اور خود وہ انڈر ورلڈ پر حکومت کر رہا ہے۔ خضر کو

فرق نہیں پڑتا کہ انڈر ورلڈ میں کیا ہو رہا ہے، اسے یار م کی

کرسی مل چکی ہے، اسے دبئی کی حکومت مل چکی ہے اور

"۔چیزیں اس کے لیے معنی نہیں رکھتیں

لیکن ہمیں تو خضر سر نے کہا ہے کہ وہ دبئی میں ان لیگل"

ڈرگ سمگلنگ پر ہمارے ساتھ کام کریں گے، "معصومہ

۔نے پریشانی سے کہا

تم لوگوں کو اعتبار میں لینے کے لیے شاید وہ کچھ کر رہا ہے"

لیکن ایک بات یاد رکھنا خضر کے اوپر بھی بہت بڑا نام ہے،

راگاوشری واستوا سے کنٹرول کررہا ہے، اس کے حکم کا غلام

ہے وہ، جیسا چاہتا ہے وہی کرتا ہے۔ خیر یہ ساری باتیں

چھوڑو، رویام کیسا ہے؟" صارم نے بات ختم کرتے ہوئے

پوچھا تھا۔

"ویڈیو کال پر بات ہوئی تھی میری، اس نے عمرہ کیا ہے

ماشاءاللہ سے۔ درک نے کافی ساری ویڈیوز بھی بھیجی تھیں

مجھے،" وہ اپنی جیب سے موبائل نکالتے ہوئے اسے رویام

کی ویڈیوز دکھانے لگا تھا، وہ پری کا ہاتھ تھامے حرم میں گھوم رہا تھا۔ "پری بہت رو رہی تھی فون پر، کہہ رہی تھی کہ بس ایک ہی دعا مانگتا ہے کہ اس کے ماما پاپا واپس آجائیں۔ اب اس معصوم بچے کو کون سمجھائے جو لوگ چلے جاتے ہیں وہ کبھی واپس نہیں آتے، "معصومہ اپنے آنسو روک نہیں پائی تھی۔ جبکہ شارف کی آنکھوں میں بھی پانی تیرنے لگا تھا

وقت لگے گا اسے لیکن سنبھل جائے گا، درک اور پری"

سنبھال لیں گے اس کو،" صارم کے پاس جیسے اور کچھ تھا ہی

نہیں کہنے کے لیے، یہ الفاظ ہی بہت مشکل تھے کہ اس بچے

نے اب بنا ماں باپ کے پلنا ہے۔ صارم کافی دیر ان لوگوں

کے ساتھ بیٹھا رہا تھا، تقریباً ایک ڈیڑھ گھنٹے کے بعد وہ اٹھ

کر گیا ہی تھا کہ لیلیٰ کی کال آگئی۔ وہ شارف کو اپنے ساتھ لے

کر جا رہی تھی کیونکہ وہ فی الحال اتنا بھی ٹھیک نہیں تھا کہ

اسے اکیلے ہسپتال سے گھر لے کر جایا جا سکتا۔اس کے آنے

کی خبر ملتے ہی وہ اپنی جگہ سے اٹھتا ہوا معصومہ کے ساتھ ہی

۔ہسپتال سے نکلا تھا۔لیلیٰ کی گاڑی باہر ہی کھڑی تھی

وہ کیسے سروائیو کرے گا؟وہ سمجھ نہیں پارہا تھا۔وہ اس آفس

میں جارہا تھا جہاں اسے یارم نہیں ملے گا،یہ تکلیف یہ درد

۔برداشت سے باہر تھا لیکن وہ برداشت کر رہا تھا

OOOOOOOO

وہ تینوں آج آفس میں بیٹھے تھے۔ یارم کا آفس، یارم کی

سربراہی کرسی، ہر چیز یارم کی یاد دلاتی تھی۔ اس کمرے کی

ہر چیز میں یارم کا وجود نظر آتا تھا۔ اگر کوئی نظر نہیں آرہا تھا

تو وہ خود یارم تھا جو ان سے میلوں دور چلا گیا تھا۔ وہ اتنا فاصلہ

بنا چکا تھا کہ اب شاید وہ فاصلہ کبھی ختم ہو ہی نہیں سکتا تھا۔

ایک انسان کی زندگی سے چلے جانے کے بعد زندگی پر کتنا برا

اثر پڑتا ہے یہ انہیں اب سمجھ آرہا تھا۔ کہنے کو رُوح بھی بہت

عزیز تھی، وہ بھی اس طرح دنیا سے چلی جائے گی کس نے

سوچا تھا، لیکن یارم کے چلے جانے سے وہ بکھر گئے تھے،

ٹوٹ گئے تھے۔ یارم کے چلے جانے سے جیسے کچھ بچا ہی

۔ نہیں تھا، سب کچھ ختم ہو گیا تھا

شارف خاموشی سے کرسی کی پشت سے سر لگائے چھت کو

دیکھ رہا تھا۔ ایک عجیب سی گھٹن ہو رہی تھی، وہ یہاں رکنا

ہی نہیں چاہتا تھا۔ اگر یارم یہاں نہیں تھا تو اسے بھی یہاں

نہیں رکنا تھا۔

باہر سے آتی قدموں کی چاپ پر وہ تینوں سیدھے ہوئے

تھے۔ وہ کمرے میں داخل ہوا تو لیلیٰ، معصومہ اور شارف

خاموشی سے ایک ساتھ آفس میں بیٹھے تھے، کسی کے

چہرے پر کوئی مسکراہٹ نہیں تھی، کوئی شوخی نہیں تھی۔

آج عجیب سی خاموشی چھائی ہوئی تھی۔

لیلیٰ! کم از کم تم تو اس معاملے میں کچھ بول سکتی ہو، """"

معصومہ نے اچانک لیلیٰ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ لیلیٰ نے

نگاہیں اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔ آج پہلی دفعہ اس کی

آنکھیں سرخ تھیں جیسے ساری رات رونے کی چغلی کر رہی

ہوں۔ وہ کہاں روتی تھی، اسے رونا آتا کہاں تھا!

کیا کر سکتی ہے وہ اور کیوں کرے گی وہ کچھ بھی؟ اس"

معاملے میں وہ بھی ہماری طرح بے بس ہے۔ معصومہ! اس

طرح بول کر اسے اس کی اپنی نظروں میں شرمندہ مت

کرو۔"شارف سختی سے بولا تو معصومہ نگاہیں جھکا گئی

"میں نے کوشش کی تھی معصومہ، لیکن۔۔۔اس نے مجھے

کہا ہے کہ اب وہ پاور میں ہے اگر میں نے کسی بھی طرح کی

کوئی غداری کی تو وہ میری بیٹیوں کو مجھ سے چھین لے گا۔

اور یہ بھی کہا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ اب کی دفعہ میں بیٹیوں

کے ساتھ ساتھ شوہر کو بھی کھودوں۔"

کیا مطلب ؟اس نے تمہیں طلاق کی دھمکی دی ہے ؟""

۔معصومہ کو جیسے یقین نہ آیا

میرے خیال میں یہ دھمکی بھی اس کے سامنے بہت"

چھوٹی ہے۔اسے اس وقت صرف اور صرف ڈیول کی کرسی

نظر آرہی ہے اور کچھ نہیں ہے۔"وہ اپنی آنکھوں میں آئے

آنسواب کی دفعہ چھپا نہیں پائی تھی۔معصومہ پہلی دفعہ لیلیٰ

۔کو اس طرح روتے دیکھ رہی تھی

جب اچانک ہی دروازہ کھول کر کوئی اندر داخل ہوا۔ خضر کو

اندر داخل ہوتے دیکھ کر تینوں اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ وہ

انہیں بیٹھنے کا اشارہ کرتا ہوا سیدھا آکر ڈیول والی کرسی پر بیٹھ

گیا۔ اسے اس طرح سے بیٹھے دیکھ کر ان تینوں کی آنکھوں

میں غصہ آیا جنہیں نظر انداز کرتے ہوئے اس نے ان تینوں

کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"اب کیا؟ سارا دن یہیں کھڑے ہو کر مجھے گھورتے رہو

گے؟ اگر ایسا کوئی ارادہ ہے تو کمرے سے نکل جاؤ، کیونکہ

میں یہاں ضروری بات کرنے آیا ہوں۔ میرے پاس سچ

میں اتنا فالتو ٹائم نہیں ہے جو تم لوگوں کی فضول ایکٹیویٹی پر

برباد کروں گا۔"

"ڈیول کے بعد! خضر ہو رہے نکل باہر سے اوقات۔۔۔"

"اور یہ بات ! شارف میں ہوں ڈیول کا یہاں کے بعد ڈیول

تمہیں کئی دفعہ بتا چکا ہوں۔ لیکن پتہ نہیں کیوں مجھے لگتا ہے

کہ تم ابھی تک پرانے وقت سے باہر نہیں نکل پائے۔

تمہیں مزید چھٹیاں لینی چاہئیں۔ کچھ وقت خود کے ساتھ

گزارو اور قبول کرو کہ یارم کاظمی کا وقت ختم ہو چکا ہے،

اب خضر احمد کا وقت شروع ہو چکا ہے۔"

"یارم کاظمی کا وقت نہیں، زمانہ ہے خضر احمد! اور یارم

کاظمی کا زمانہ کبھی ختم نہیں ہوگا۔" لیلیٰ غصے سے پھنکاری

تھی۔

"مطلب کہ تم لوگ یہاں میرا وقت برباد کرنے آئے ہو؟"

ٹھیک ہے، تو پھر گھر پر ملاقات کرتے ہیں،" وہ اٹھنے لگا تھا۔

"نہیں، ہم اس ڈرگز کیس کے بارے میں بات کرنے

آئے ہیں۔ ڈیول نہیں ہے تو ہم۔۔۔"

ڈیول تم لوگوں کے سامنے ہے شارف!" وہ اچانک ہی"

شارف کی بات کاٹ گیا، جس پر شارف نے صرف اسے

گھورا۔

تم لوگ اس بات کو قبول کرنے کے لیے تیار ہی نہیں ہو"

کہ اب ڈیول خضر احمد ہے۔ تو پھر کس طرح سے کام کرو

گے تم لوگ میرے ساتھ؟ تم سب لوگ ایک دفعہ پھر سے

جوائننگ دینے آئے ہو، یعنی کہ ڈیول کے گینگ کا حصہ بننے

آئے ہو۔ لیکن افسوس کہ تم لوگ اپنے مائنڈ کو سیٹ ہی

نہیں کر پا رہے کہ اب یہاں یارم کاظمی نہیں، خضر احمد

ہے۔ تمہارے گینگ کا نیا ڈیول، دبئی کا نیا ڈان، خضر احمد!

میرے خیال میں تم لوگوں کو وقت چاہیے ان سب چیزوں

کو قبول کرنے کے لیے۔ اور میں تم لوگوں کو وقت دے ہی

رہا ہوں۔ پچھلے ایک مہینے سے تم لوگ ہر چیز سے دور تھے،

مزید ایک مہینہ اور چھٹی لے لو ہر چیز کو قبول کرنے کے

لیے۔اور سب سے خاص بات تمہیں یہ قبول کرنا ہے کہ

اب یارم کی کرسی پر تمہیں ہمیشہ خضر احمد بیٹھا نظر آئے

گا۔"

"ہمیشہ۔۔۔؟" شارف نے اچانک کہتے ہوئے ایک طنزیہ

مسکراہٹ اس پر اچھالی۔

"ہاں، ہمیشہ!" وہ غصے سے دہاڑا تو شارف کی مسکراہٹ

مزید گہری ہوئی۔

"چلاؤ مت خضر احمد! کیونکہ دبئی کا ڈان اس طرح روتا اچھا

نہیں لگتا۔ باہر تمہاری ٹیم کے لوگ کیا کہیں گے؟ دبئی کا نیا

ڈان خود کو ڈان ثابت کرنے کی کوشش میں چلا رہا ہے۔"

"شٹ اپ! کیوں آئے ہو تم لوگ یہاں؟ مجھے سنانے کے

لیے یا پھر مجھے اس کرسی پر بیٹھا دیکھ کر برداشت نہیں ہو رہا

تم سے؟ تم سب کی بھی نظر اسی کرسی پر تھی نا؟ خاص کر

تمہاری، مسز لیلیٰ خضر احمد! یارم کے بعد یہ کرسی تمہیں ملنے

والی تھی کیونکہ تم یارم کے مطابق اس کی ساری کوالٹیز پر

پوری اترتی تھیں۔ لیکن کیا ہوا؟ خود کو بہادر ثابت کرنے

والی، ہر سچویشن کا سامنا پوری بہادری سے کرنے والی، ایک

"۔حادثے کو برداشت نہ کر سکی

میں بہت اچھے طریقے سے جانتا ہوں تم سب لوگوں کو"

اس مقام تک آنا تھا۔ لیکن سب کچھ الٹا ہو گیا۔ یارم کاظمی

کے بعد دبئی کا ڈان خضر احمد کہلایا۔ اور یہی چیز تم لوگوں کو

برداشت نہیں ہورہی ہے اور تم لوگ مجھے یہاں باتیں

سنانے آگئے ہو۔ لیکن تم لوگوں کے کچھ بھی کہنے سے کیا

ہوگا جب انڈرورلڈ مجھے قبول کرچکا ہے تو تم لوگوں کے

قبول نہ کرنے سے مجھے کیا فرق پڑے گا؟"

"میں بھی وہی کام کررہا ہوں جو یارم کرتا تھا۔ مجھ میں اور

یارم کاظمی میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اگر کوئی فرق کررہا ہے

تو صرف تم لوگ، کیونکہ تم لوگ قبول ہی نہیں کر پا

رہے۔"

ہاں، کیونکہ دھوکے بازوں پر یقین نہیں کیا جاتا نا!" لیلیٰ"

پھر سے بولی تو اس نے اب کی دفعہ لیلیٰ کو دیکھتے ہوئے ہلکی

۔سی مسکراہٹ کے ساتھ ہاں میں سر ہلایا

دھوکہ زندگی کا حصہ ہے میری جان! تم لوگ کر لیتے"

ساری زندگی غلامی یارم کاظمی کی، مجھ سے نہیں ہوئی۔ میں

نے بیچ کا راستہ نکال لیا۔ کسی دشمن کے ہاتھوں شکست کھا

"۔۔۔ نہیں سکتا تھا یارم کاظمی تو

تو اس کا سب سے پیارا دوست ہی دشمن بن گیا!" معصومہ"

۔کے لہجے میں بے بسی تھی

میرے خیال میں تم لوگوں کو یہاں سے چلے جانا چاہیے۔"

تم لوگوں کو مزید آرام کی ضرورت ہے۔ تم شاید ابھی تک

یارم کاظمی کے وقت، سوری، زمانے سے نکل نہیں پائے

ہو۔اس زمانے کو پیچھے چھوڑ کر واپس آنا۔ فکر مت کرو، دبئ

کے نئے ڈان کے دروازے ہمیشہ تم لوگوں کے لیے کھلے

ہوئے ہیں۔ تم لوگ جب چاہو یہاں آ سکتے ہو۔" وہ آنکھ دبا

۔ کر کہتا ہوا انہیں باہر جانے کا اشارہ کر چکا تھا

شارف تو غصے سے اٹھتا سچ مچ ہی کمرے سے نکل گیا تھا۔اس

کو یہاں اپنا دم گھٹتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ جبکہ معصومہ بھی

۔اس کے پیچھے ہی کمرے سے نکل گئ

لیکن لیلیٰ وہیں سر جھکائے خاموشی سے بیٹھی اپنے ہاتھوں کی

انگلیاں دیکھ رہی تھی۔

"لیلیٰ، میری جان۔۔۔"

مجھے تم سے طلاق چاہیے! "وہ نہ جانے کیا کہنے والا تھا جب"

اچانک ہی لیلیٰ نے سر اٹھا کر اسے دیکھتے ہوئے کہا۔ خضر پر

جیسے کمرے کی چھت آ گئی تھی۔

"تم جیسے دھوکے باز، فریبی انسان کے ساتھ میں زندگی

نہیں گزار سکتی۔ خضر! میں اپنی بچیوں کو لے کر کسی عام

عورت کی طرح مجبور ہو رہی تھی لیکن یہاں اس کمرے

میں واپس داخل ہوتے ہوئے مجھے یاد آیا ہے کہ میں کوئی

عام عورت نہیں بلکہ ڈیول، یارم کاظمی، دبئی کے ڈان کا

رائٹ ہینڈ ہوں۔ تم مجھے اس لیے مجبور نہیں کر سکتے کہ تم

میری بیٹیوں کے باپ ہو۔"

تم جیسا انسان جو اپنے دوست کو، اپنے یار کو دھوکہ دے "
سکتا ہے، کسی اور کا کیا ہو گا؟ مجھے تم سے طلاق چاہیے !" وہ
اسے دیکھتے ہوئے بولی تو خضر سے کئی لمحوں تک کچھ بولا ہی
نہ گیا۔ وہ بس خاموشی سے اسے دیکھتا جا رہا تھا جیسے الفاظ اسی
لمحے میں ختم ہو چکے ہوں ۔

"تو تمہیں نہیں لگتا تم نے ضرورت سے زیادہ جلدی بہت

بڑا فیصلہ کر لیا ہے؟ یہ فیصلہ تمہیں پچھتانے پر مجبور کر سکتا

ہے۔" خضر نے غصے سے کہا تھا

"مجھے پچھتانے پر مجبور صرف ایک فیصلہ کر رہا ہے خضر احمد

اور وہ تم سے شادی ہے! مجھ سے غلطی ہوئی تھی جو میں نے

یارم کی بات مان کر تم سے شادی کر لی، تم اس کے قابل ہی

نہیں تھے۔"

محبت کرتا ہوں تم سے!" وہ اس کے علاوہ اور کچھ نہیں"

۔بول پایا تھا

محبت؟ تم یارم سے بھی کرتے تھے، اسے بھی تو مار ڈالا نہ!"

"؟مجھے مارنے میں کتنا ہی وقت لگاؤ گے

تم لوگوں کو بس یہ نظر آتا ہے کہ میں نے یارم کو مروادیا،"

یہ نظر نہیں آتا کہ تم سب کی جان بھی میں نے ہی بچائی ہے،

"۔وہ تم لوگوں کو بھی مارنے والا تھا

"ان سب باتوں کا کوئی مطلب نہیں ہے خضر احمد! اگر یارم

کاظمی نہیں تھا تو ہم میں سے کسی کو بھی زندگی نہیں چاہیے

تھی۔ تم نے بیکار میں منتیں کیں۔ اگر ہم مر جاتے تو یقین

کر وہ موت آج کی زندگی سے بہتر ہوتی۔"

"میں جا رہی ہوں، اگر تمہیں کام میں انٹرسٹ ہوا تو بتا دینا،

باقی میں یہ تعلق ختم کرنا چاہتی ہوں جلد سے جلد۔ مجھے تم

سے کوئی تعلق نہیں رکھنا، تم سے جڑا ہر رشتہ میں جڑ سے ختم

کروں گی۔اور جہاں تک بات ہے میری بیٹیوں کی، اپنی

"۔بیٹیوں کے معاملے میں میں تم پر بھروسہ نہیں کر سکتی

کیا لگتا ہے تمہیں میں اپنی بیٹیوں کو مار ڈالوں گا؟" وہ غصے

۔سے غرایا تھا

مجھے بار بار یہ کہنا اچھا نہیں لگتا لیکن یہ حقیقت ہے، اگر تم"

یارم کو مار سکتے ہو تو تم کسی کو بھی مار سکتے ہو۔ تمہیں یارم

سے زیادہ اپنی سانسیں عزیز نہیں تھیں، تمہیں اپنا آپ بھی

عزیز نہیں تھا، پھر بھی تم نے یارم کو مار ڈالا۔ تم کچھ بھی کر

سکتے ہو۔ تم اب بھروسے کے لائق نہیں ہو،" وہ کہتے

ہوئے کمرے سے نکل گئی تھی جبکہ خضر نے غصے سے

سامنے پڑے ٹیبل پر ایک زوردار مکا مارا تھا

اور پھر پوری شدت سے چلایا۔ اس کی چیخ کمرے سے باہر

نکلتے ہوئے لیلیٰ نے سنی تھی، پھر تنفر سے سر ہلاتی وہاں سے

نکلتی چلی گئی، اس شخص سے جیسے ہر طرح کا تعلق ختم کر دیا

ہو۔

ooooooo

"راگاو! تم نے دبئی میں یہ ڈرگز منگوایا ہے؟ میرا مطلب

ہے تمہارا تو کوئی ہاتھ نہیں ہے نا اس کام میں؟ تم تو کہہ رہے

تھے کہ دبئی سے تمہارا کوئی لینا دینا نہیں ہے۔"

لیلیٰ کے جاتے ہی اس نے اپنے آپ کو ریلیکس کرتے ہوئے

راگاو کا نمبر ملایا تھا۔ وہ جاننا چاہتا تھا کہ ان سب چیزوں میں

راگاو کا کتنا ہاتھ ہے۔ ڈر گز کا سارا کاروبار اس کے انڈر تھا تو

ایسا کیسے ممکن تھا کہ اتنے بڑے پیمانے پر ڈرگز دبئی منگوایا جا

رہا تھا اور اس میں اس کا کوئی ہاتھ نہ ہو۔

"ارے ہاں خضر! میرے ذہن سے نکل گیا تمہیں بتانا۔

ہاں میرا ہی سامان ہے، 70 ٹن کے آس پاس ہو گا، وہ آسانی

سے دبئی میں آجانا چاہیے۔"

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو راگاو؟ ایسا نہیں ہو سکتا۔ میرا مطلب

ہے اتنا زیادہ ڈرگز؟ تم چاہتے کیا ہو، نوجوان نسل کو برباد

کرنا؟ تم جانتے ہو پہلے ہی ہم نے بڑی مشکل سے ڈرگز ختم

کیا تھا،" وہ اسے سمجھانے کی کوشش کرنے لگا تھا۔ یہ کتنا

نقصان دہ ہو سکتا تھا وہ بہت اچھے طریقے سے سمجھتا تھا۔ وہ

نہیں چاہتا تھا کہ اس کے ڈون بننے کے بعد دبئی میں کسی بھی

۔ طرح کا کوئی غلط کام ہو

خضر احمد ! تمہیں یارم کاظمی کی کرسی پر کیا بٹھایا، تم تو یارم "

کاظمی بننے لگ گئے ہو ! نہیں میرے دوست یہ غلط بات

ہے، تمہیں ایسا نہیں کرنا۔ تمہیں ڈون میں نے بنایا ہے، تم

اس کرسی پر میری وجہ سے ہو۔ کم سے کم تمہیں میری مدد تو

کرنی ہوگی نہ۔ میں نے اپنا سامان بھیجا ہے، میرے اربوں

کھربوں کا سامان ہے، میں اسے ضائع نہیں ہونے دے

سکتا، بہت مشکل سے کمایا ہے میں نے یہ پیسہ۔ جیسا کہہ رہا

ہوں ویسا کرو وہ سامان آسانی سے دبئی میں آنا چاہیے۔ کسی

طرح کی کوئی کاروائی نہیں ہونی چاہیے اور نہ ہی میرے

سامان میں کوئی کمی ہونی چاہیے۔ تم پر اعتبار کر رہا ہوں میں۔

تمہیں کل ہی بتانا چاہتا تھا پھر میرے ذہن سے نکل گیا، پھر

سوچا دبئی کا ڈون تو میرا اپنا آدمی ہے اس کے لیے زیادہ فکر

کرنے کی ضرورت نہیں۔ میرے لوگ پریشان ہو رہے

تھے کہ دبئی کا ڈون سب کچھ تباہ کر دے گا لیکن پھر میں نے

انہیں بتایا کہ دبئی کا ڈون اب میرے اشاروں پر ناچتا ہے،

صحیح کہا نہ میں نے۔۔۔" وہ کہتے ہوئے اینڈ پر خاموش ہوتا

اس سے سوال کرنے لگا تو خضر نے غصے سے مٹھیاں بھینچی

تھیں۔

راگاو! میں نے تمہیں منع کیا تھا۔ میں نے تمہیں کہا تھا"

میں نہیں چاہتا دبئی میں کوئی بھی غلط کام ہو۔ تم سمجھنے کی

کوشش کیوں نہیں کر رہے ہو؟ کیا تم نہیں جانتے یہ ساری

"؟چیزیں کتنی نقصان دہ ہیں

میں یارم کو مارنا چاہتا تھا لیکن جو کام یارم کی نظر میں غلط"

تھے وہ میرے لیے بھی غلط ہی ہیں۔ یہاں ایسا کچھ نہیں ہونا

چاہیے اور نہ ہی میں یہاں ایسا کچھ بھی ہونے دوں گا۔70

ٹن کوئی چھوٹی موٹی سی چیز نہیں ہے راگاو! اگر میں ہلکی

پھلکی تمہاری مدد کر بھی دیتا تو وہ زیادہ سے زیادہ ایک دو من

تک ہی ہوتا، تم اتنی بڑی تعداد میں ڈر گزلا رہے ہو جو

صرف اور صرف دبئی کا نقصان ہے اور کچھ نہیں۔ اگر تم

نے مجھے دبئی کا کنگ بنا دیا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ تم

دبئی کو لے ڈوبو اور میں اس کام میں تمہارا ساتھ دوں۔

حکومت پتھروں پر نہیں کرنی ہے میں نے، انسانوں پر کرنی

ہے!"

۔وہ غصہ ہونے لگا تھا جبکہ راگا وکافی دیر خاموش رہا

اوکے اوکے ٹھیک ہے، میں تمہاری بات کو سمجھ رہا ہوں۔"

اتنی بڑی اماؤنٹ میں ڈر گز تم وہاں انٹر نہیں کروانا چاہتے

ہو، ٹھیک ہے۔ لیکن چھوٹا موٹا تو کرواہی سکتے ہو نہ؟ دیکھو

میری بہت زیادہ محنت لگی ہے اس کام میں، میں نقصان

نہیں اٹھا سکتا۔اور مت بھولو کہ اگر میں یارم کاظمی کو راستے

سے ہٹا سکتا ہوں تو تم بھی میرے لیے کوئی زیادہ بڑا چیلنج

نہیں ہو، بہتر ہو گا کہ تم میرے لیے فائدہ مند ثابت ہو

نقصان دہ نہیں۔"

میں تمہارے لیے فائدہ مند ثابت ہونا چاہتا ہوں راگاو"

لیکن اتنی بڑی سمگلنگ پلاننگ میں تمہارا ساتھ نہیں دے

سکتا اور نہ ہی میں دبئی میں اس طرح کی کوئی بھی چیز انٹر

ہونے دوں گا،" اسنے کہتے ہوئے فون بند کر دیا تھا۔

وہ یارم کو غلط سمجھتا تھا لیکن یارم کے کام کو نہیں۔ یارم نے

اس کے ساتھ غلط کیا تھا جس کے بدلے میں اس نے بھی

یارم کے ساتھ دھوکہ کر دیا تھا لیکن اس کا یہ مطلب نہیں

تھا کہ وہ یارم کے بنائے ہوئے اصولوں کو غلط کہتا تھا۔

یارم حق کے لیے آواز اٹھاتا تھا، وہ کچھ غلط نہیں ہونے دیتا

تھا۔اس نے دبئ پر 15 سال حکومت کی تھی اور اس نے

آج تک دبئ میں ایسا کوئی ال لیگل کام نہیں ہونے دیا تھا۔

انڈر ورلڈ اس کے اشاروں پر چلتا تھا اور اب خضر نے اسی

پوزیشن کو سنبھالنا تھا۔اس کے لیے یارم غلط تھا لیکن یارم

کے کام کو وہ اپنا کام سمجھتا تھا۔اس کا بھی مقصد عام لوگوں

کی مدد کرنا تھا اور مجرموں کو ان کے انجام تک پہنچانا۔

اور اگر راگاو کچھ غلط کر رہا تھا تو وہ راگاو کے خلاف بھی آواز

اٹھانے والا تھا بے شک وہ اسے نقصان پہنچا سکتا تھا، اسے

مروا سکتا تھا، لیکن وہ دبئی میں کچھ غلط نہیں ہونے دے سکتا

تھا۔ اتنی بڑی تعداد میں ڈر گز کا دبئی میں آنا نوجوان نسل کی

۔ تباہی تھی اور وہ دبئی کو تباہ نہیں ہونے دے سکتا تھا

یہ یارم کا بنایا ہوا کنگڈم تھا جسے اب خضر نے ہینڈل کرنا تھا

۔ اور یارم سے بہتر ہینڈل کرنا تھا

OOOOOOOOO

وہ تینوں قبرستان میں داخل ہوئے تھے۔خاموش،ویران

قبرستان ان کی دنیا برباد کرنے کے لیے کافی تھا۔وہ آہستہ

۔آہستہ قدم اٹھاتے ان دو قبروں کے پاس آرکے تھے

دونوں قبریں بالکل ایک ساتھ تھیں۔ایک پر یارم کاظمی کا

نام لکھا تھا اور دوسری پر روح یارم کاظمی۔وہ دونوں ایک

دوسرے کے بغیر جی نہیں سکتے تھے،شاید اسی لئے ایک

دوسرے کے ساتھ مر گئے تھے۔ کہانی ختم ہو گئی تھی۔

ایک محبت کی داستان مکمل ہو کر بھی ادھوری رہ گئی تھی۔

شارف نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تو وہ اپنے آپ پر قابو نہ

کر سکا۔ وہیں بیٹھتے ہوئے وہ بلک بلک کر رونے لگا تو لیلیٰ نے

تیزی سے اس کے پاس آتے ہوئے اس کے کندھے پر ہاتھ

رکھا تھا، جبکہ دوسری طرف سے معصومہ اس کے پاس

کھڑی رو رہی تھی۔

یارم نے ہمیں دھوکہ دیا، وہ ہمیں چھوڑ کر چلا گیا۔ وہ جانتا"

تھا کہ ہم اس کے بغیر کچھ بھی نہیں ہیں۔ وہ سب کو جانتا تھا

پھر بھی وہ ہمیں چھوڑ کر چلا گیا،" وہ بری طرح سے روتے

ہوئے لیلیٰ سے کہہ رہا تھا، جبکہ لیلیٰ کے خود بھی آنسو بہہ

رہے تھے۔

وہ تینوں اس وقت تکلیف میں تھے اور شاید ان تینوں کی تکلیف کو صرف وہی سمجھ سکتے تھے یا پھر خضر احمد سمجھ سکتا تھا جو خود ان کی تکلیفوں کی وجہ بن گیا تھا۔

"اس نے ایسا کیوں کیا لیلیٰ؟ کیا کمی تھی یارم کی دوستی میں؟ کیا کمی تھی اس کی محبت میں کہ اس نے یارم کو اتنا بڑا دھوکہ دیا؟ چلو یارم تو غیر تھا، روح تو اس کی بیٹی تھی نا؟ اس کی اپنی تھی، اس کی بھانجی تھی، وہ اپنے خون کو کیسے ختم کر گیا؟"

شارف کے پاس سوال تھے جن کے جواب شاید خود خضر

کے پاس بھی نہیں تھے۔

"اسے یارم کی کرسی نظر آرہی تھی شارف! اور جس کے

پاس دبئ کی حکومت ہو اسے نہ تو کسی کے رشتوں کی پرواہ

ہوتی ہے اور نہ ہی دوستی کی۔ ہم یارم کو واپس تو نہیں لا

سکتے، ہاں لیکن اس کے ادھورے کام مکمل کر سکتے ہیں۔ ہم

یارم کا نام بھی دبئ سے مٹنے نہیں دیں گے۔ خضر کو لگتا ہے

کہ وہ ہر چیز کو کنڑول کر سکتا ہے لیکن ہم اس کے کنڑول

"۔میں نہیں ہیں

خضر کو دیکھ کر نہیں لگتا کہ وہ ڈر گزوالے کیس میں ہماری"

کسی بھی طرح کی مدد کرے گا۔ہمیں خود ہی کچھ نہ کچھ کرنا

"۔ہو گا

کیا مطلب ؟ہم خضر کو ان سب چیزوں میں شامل نہیں"

۔کریں گے ؟"معصومہ نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا

نہیں، خضر کو ہم ہر چیز میں شامل کریں گے لیکن اسے"

بتائیں گے کچھ بھی نہیں! ہم اسے دبئی کا ڈون قبول کریں

گے اور اس کی مدد سے ہم وہ کریں گے جو ہم کرنا چاہتے

ہیں۔"

"۔۔۔مطلب بظاہر ہم اس کے لیے کام کریں گے اور"

ہاں! ہم اس کے سامنے اس کے بن کر رہیں گے، جیسا وہ"

چاہے گا ویسا کریں گے۔ لیکن اس کی مدد سے ہم وہ سب بھی

کریں گے جو ہمیں کرنا چاہیے۔ ہمیں خضر کو یقین دلانا ہو گا

کہ یارم کی موت کو قبول کر کے ہم آگے بڑھ چکے ہیں۔

ہمیں اسے بتانا ہو گا کہ ہم نے اسے یارم کی جگہ قبول کر لیا

ہے۔"

"یہ مشکل ہو گا لیلیٰ!" شارف سر اٹھائے سامنے موجود یارم

کی قبر دیکھ رہا تھا۔

آسان تو یارم کی موت کو قبول کرنا بھی نہیں تھا شارف، "

وہ بھی تو ہم نے کیا ہے نا؟ تو پھر خضر کو قبول کرنا تو صرف

ایک ڈرامہ ہے۔ ہم خضر کو بتائیں گے دھوکے کا انجام کیا

ہوتا ہے۔ یارم کی کرسی پر یا تو خود یارم کاظمی ہو گا یا کوئی

"! نہیں ہو گا

تم کہنا کیا چاہتی ہو لیلیٰ؟ صاف صاف کہو، "شارف جیسے

۔اس کی بات کا مطلب سمجھ کر بھی نہ سمجھا تھا

میں خضر احمد کی موت چاہتی ہوں! ایسے غدار دوست کا نہ ہونا بہتر ہے۔ میں اتنی بھی لاچار عورت نہیں ہوں جو دو بچیوں کا بوجھ نہ اٹھا سکوں۔ میری بیٹیوں کو ایسے باپ کی ضرورت نہیں اور نہ ہی ایسے انسان کی میری زندگی میں کوئی جگہ ہے۔ یارم کی قبر کے ساتھ اس کی قبر بنائیں گے ہم۔۔۔" وہ مضبوط لہجے میں بول رہی تھی۔ شارف جتنا شاکڈ تھا معصومہ اتنی ہی بے یقین تھی

"مجھ ہے مطلب میرا! لیلیٰ گی پاؤں کر نہیں کچھ سب یہ میں

میں اتنی ہمت نہیں کہ میں یارم سر کے آفس میں دوبارہ

قدم رکھ سکوں۔"

"مطلب تم نے پھر سے یہ سب کچھ چھوڑنے کا فیصلہ کرلیا

ہے؟" شارف نے غصے سے اسے دیکھ کر کہا۔

"ہاں! میں یہ سب کچھ چھوڑنا چاہتی ہوں۔ میں ان سب

چیزوں میں شامل نہیں ہونا چاہتی۔ میرے لیے ایک

نقصان ہی بہت بڑا ہے۔ اللہ تم دونوں کو تم دونوں کے

مقصد میں کامیاب کرے، ان شاءاللہ تم لوگ کامیاب

ٹھہرو گے۔"

"لیلیٰ، تم اس وقت ہمارا ساتھ نہیں چھوڑ سکتیں! معصومہ

کو غصہ آیا تھا۔

"میں تم لوگوں کے ساتھ ہوں لیلیٰ، لیکن میں تمہاری

طرح بہادر نہیں ہوں۔ خضر احمد کا مقابلہ نہیں کر سکتی اور نہ

ہی میں کسی کی دشمن بننا چاہتی ہوں۔"

ہم اس کے دشمن نہیں بنے، وہ ہمارا دشمن بنا ہے،""""

شارف بھی یقیناً اس کے اس فیصلے سے خوش نہیں تھا۔

"کیا فرق پڑتا ہے شارف! حقیقت تو یہی ہے نا کہ وہ ہمارا

دشمن ہے۔اور جب دشمن کا سامنا کرنے کی ہمت نہ ہو تو

راستہ بدل دینا چاہیے۔"

"اوہ، تو تم یہ کہنا چاہتی ہو کہ تم خضر احمد کو یارم کاظمی کی جگہ

پر قبول کر چکی ہو؟"لیلیٰ کے انداز میں ہلکا سا طنز تھا۔

"دبئی قبول کر چکا ہے، انڈر ورلڈ قبول کر چکا ہے، تو ہم کون

ہوتے ہیں نہ قبول کرنے والے؟ یارم کاظمی ختم ہو چکا ہے،

اس کا وجود منوں مٹی تلے دب چکا ہے، اس حقیقت سے تم بھی انکار نہیں کر سکتی۔ خضر کو ہرا بھی دیا تو بھی کیا ہو جائے گا؟ اس کی جگہ کوئی اور آ جائے گا۔ یارم کاظمی کی جگہ پر قبضہ کرنے والے لوگ کم نہیں ہیں۔ آج ایک، کل دوسرا۔ تم نہ بھی اسے ختم کرو تو بھی جلد ہی خضر احمد کی موت کی خبر ہمیں مل جائے گی۔ میں چلتی ہوں، شارف کو زویا کے پاس چھوڑ کر آئی تھی، اس نے اسے تنگ کر رکھا ہو گا، "وہ کہتے

ہوئے وہاں سے باہر جانے لگی تھی۔ شارف نے بے یقینی

سے اسے دیکھا تھا، وہ سچ مچ میں اس کا ساتھ چھوڑ گئی تھی

مطلب صاف تھا، معصومہ ایک اچھی بیوی تھی، ایک اچھی

بہن، ایک اچھی ماں تھی، لیکن وہ یارم کی ایک اچھی ساتھی

نہیں تھی۔ وہ یارم کے ہوتے ہوئے بھی اسے چھوڑ کر چلی

گئی تھی اور آج اگر یارم نہیں تھا تو بھی اس کے لیے کچھ

نہیں کرنا چاہتی تھی۔ اس کے لیے ہر چیز سے زیادہ اہم اس

کا بچہ، اس کا شوہر، اس کی بہن تھی جن پر وہ کسی طرح کی

مصیبت آنے ہی نہیں دینا چاہتی تھی۔ وہ شارف کو روک

نہیں سکتی تھی لیکن وہ خود رک جاتی تھی۔ ہر بار کی طرح

اس دفعہ بھی ساتھ چھوڑ کر جا رہی تھی۔ وہ بہت دفعہ کہہ

چکی تھی اسے ایک عام زندگی چاہیے، ان سب سے الگ وہ

ایک عام انسان کی طرح زندگی گزارنا چاہتی ہے۔ وہ کسی مافیا

گینگ کا حصہ نہیں رہنا چاہتی۔

اس کی زندگی کا مقصد صرف صدیق کے قاتلوں سے انتقام لینا تھا، اور صدیق کے قاتلوں کے مرنے کے بعد اس کی کوئی خواہش نہ تھی یارم کے گینگ میں مزید رہنے کی۔ لیکن وہ ایک شارپ مائنڈڈ لڑکی تھی۔ ہر چیز کو بہت اچھے طریقے سے سمجھ جاتی تھی، سچ جھوٹ کی پہچان رکھتی تھی۔ اس کی حاضر دماغی پر یارم بہت زیادہ امپریس ہوا تھا۔ اس کی ذہانت کو دیکھتے ہوئے ہی یارم نے اسے اپنی ٹیم کا حصہ بنایا تھا۔ اور

پھر بعد میں وہ صرف یارم کی ٹیم کا حصہ نہیں بلکہ اس کی ٹیم

کا بہت اہم ممبر بن چکی تھی۔ سیکرٹ میٹنگز میں اس کا ہونا

لازم تھا۔ یارم ہر چیز میں اسے شامل کرنے لگا تھا۔ یارم کا

کہنا تھا کہ اس کا دماغ عام انسان کے مقابلے میں زیادہ تیزی

سے کام کرتا ہے۔ جن پوائنٹس کو وہ نظرانداز کر دیتے ہیں،

معصومہ ان پوائنٹس میں بھی کوئی نہ کوئی نکتہ تلاش کر لیتی

تھی۔ اسی لیے یارم اسے اہم کہتا تھا۔ یارم اسے اپنے گینگ کا

ماسٹر مائنڈ کہتا تھا۔ وہ کام کے معاملے میں ہمیشہ دماغ کو حاضر

رکھتی تھی، وہ ہمیشہ دماغ سے سوچتی تھی اور شاید یہی وجہ

تھی کہ وہ یارم کی موت کو ان سب کے مقابلے میں جلدی

۔ قبول کر چکی تھی اور خضر کو دبئی کا ڈون بھی

OOOOOOOO

وہ آفس میں داخل ہوتے ہی راگاو کے آنے کا انتظار کرنے

لگا تھا۔ وہ آنے والا تھا۔ وہ آج آفس بہت جلدی آگیا تھا لیکن

اب اسے لگ رہا تھا کہ وہ بیکار آیا ہے۔ آج سنڈے تھا۔ اس کا ارادہ ہاسٹل جا کر عنایت اور مہر سے ملنے کا تھا۔ تھوڑی دیر انہیں اپنے ساتھ گھمانے کے لیے لے کر جاتا تو ان کا مائنڈ فریش ہو جانا تھا۔ لیکن راگا واب تک نہیں آیا تھا اور اب اسے غصہ آرہا تھا۔ اگر اس نے جلدی نہیں آنا تھا تو اسے یہاں بلانے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ اس نے گہری سانس لیتے ہوئے اپنا موبائل اٹھا کر درک کو کال کی تھی

کیوں فون کیا؟" دوسری طرف سے ہمیشہ کی طرح لٹھ مار"

انداز تھا۔

رویام کا پوچھنے کے لیے۔اسے بخار تھا، تم نے مجھے بتایا"

کیوں نہیں؟ تم کل اسے ہاسپٹل لے کر گئے تھے درک، کم

سے کم مجھے تو بتا سکتے ہو،" اس نے غصے سے پوچھا تھا۔وہ

اسے رویام سے بے خبر کیسے رکھ سکتا تھا؟

میرا موڈ نہیں تھا تمہیں کچھ بھی بتانے کا۔ قاتل، سفاک، "

غدار آدمی! تمہارے کالے سائے سے بھی رویام کو دور

رکھنا چاہتا ہوں میں۔اور تم ہوتے کون ہو مجھ پر نظر رکھنے

والے؟ کس کو لگایا ہوا ہے تم نے میرے پیچھے؟" وہ بولا

۔نہیں پھنکارا تھا

درک! وہ میرے لیے عزیز ہے، وہ میری روح کا بیٹا"

"۔ہے

وہی روح جس کو اپنی آنکھوں کے سامنے مرتے دیکھ کر تم" نے کچھ نہ کیا؟ وہی روح جس کے شوہر کو مٹانے چلے تھے، جسے بیوہ کرنا چاہتے تھے تم؟ وہی روح جسے اپنے ہاتھوں سے قبر میں اتارا ہے تم نے؟ خضر احمد میری بات کان کھول کر سن لو! مجھے اتنا ہی آزماؤ جتنی میں اجازت دوں۔ اور جتنا ہو سکے رویام سے دور رہو۔ کوئی تعلق نہیں ہے تمہارا رویام سے اور نہ ہی میں کوئی تعلق رہنے دوں گا۔ میں رویام کو

بتاؤں گا کہ کس طرح اس کے باپ کو دھوکہ دیا ہے تم

نے۔ تم رویام کی محبت کے قابل نہیں ہو۔ وہ معصوم کہتا

ہے 'بابا کے پاس نہ سہی مجھے خضر نانا کے پاس لے چلو'۔ ذرا

سوچو اگر اسے پتہ چل گیا کہ جس شخص کو وہ اپنا نانا کہتا ہے

وہی اس کے والدین کا قاتل ہے تو کیا ہو گا؟ خضر احمد مجھے

مجبور مت کرو کہ میں اتنی سی عمر میں اس کے دماغ میں یہ

ڈال دوں کہ تم کتنے سیاہ دل ہو۔ مجھے مجبور مت کرو کہ میں

اسے بتادوں کہ اس کے باپ اور اس کی ماں کا قاتل کون

ہے،" وہ غصے سے کہتا فون بند کر چکا تھا جب اچانک ہی

دروازے سے راگا واندر داخل ہوا۔ خضر نے اپنے کوٹ کا

اگلا بٹن بند کرتے ہوئے کرسی کی پشت سے ٹیک لگاتے

ہوئے سامنے کھڑے آدمی کو دیکھا تھا۔

OOOOOOOOO

خضر خاموشی سے بیٹھا تھا جبکہ راگا و نہ جانے کیا کیا بول رہا

تھا۔ وہ بس کسی بھی طریقے سے دبئی میں ایک بہت بڑی

مقدار میں ڈرگز لانا چاہتا تھا جس کے لیے دبئی کے ڈون کی

اجازت ہونا ضروری تھی اور خضر اس چیز کی اجازت نہیں

دے سکتا تھا۔ جبکہ سامنے بیٹھا راگا و احسان جتا رہا تھا کہ کس

طرح اس نے اسے دبئی کا ڈون بنایا ہے اور وہ اسی کے خلاف

جا رہا ہے۔ وہ کب سے بیٹھا یہی ساری باتیں کر رہا تھا جبکہ

خضر بالکل خاموش بیٹھا ہوا تھا جیسے وہ اس چیز کے بارے

میں بات کرنا ہی نہ چاہتا ہو۔ وہ جانتا تھا جب تک اس کی

مرضی نہیں ہو گی یہاں کچھ نہیں ہو سکے گا اور وہ ہر گز دبئی

کو برباد نہیں ہونے دے سکتا تھا۔ اس نے حکومت کرنے

کے لیے دبئی کی کرسی چنی تھی۔ اگر دبئی کے سارے لوگ

ہی گمراہی کے راستے پر چلے جائیں گے، ڈر گز اور زنا کے

راستے پر چلے جائیں گے، تو وہ حکومت کس پر کرے گا؟ اگر

کوئی بھی نارمل انسان اس کے سامنے ہو گا ہی نہیں تو اس کو

ڈون بننے کا کیا فائدہ؟

"خضر! یہ لوگ بہت خطرناک ہیں، تم سمجھنے کی کوشش

نہیں کر رہے ہو۔ تمہیں یہ سب کچھ عام لگ رہا ہے لیکن یہ

سب کچھ کافی زیادہ کریٹیکل ہے، یہ کافی الجھی ہوئی چیزیں

ہیں۔ تم یہ مت سوچو کہ سب کچھ میں کر رہا ہوں، میرے

آگے بھی بہت کچھ ہے، میرے پیچھے بھی بہت کچھ ہے۔"

تو دبئ ہی کیوں؟ تم کہیں اور بھی تو شروع کر سکتے ہو؟ یہ"

ڈر گز جو تم یہاں لانا چاہتے ہو کہیں اور لے جاؤ۔ تمہارے

پاس اور بہت سارے بڑے ممالک ہیں جہاں پر تم یہ سب

"۔۔۔؟ کچھ کر سکتے ہو، دبئ کیوں

کیونکہ اصل خوف کی تحریر دبئ سے شروع ہوتی ہے۔"

"۔یارم کاظمی کا خوف مٹانا ہوگا

یارم کاظمی کا نہیں راگاو، دبئی کے ڈون کا خوف مٹانا ہو گا۔"

یعنی کہ تم میرے پاور میں آنے سے پہلے ہی میری پاور کو

ختم کر دینا چاہتے ہو؟ اور تمہیں لگتا ہے کہ میں اس معاملے

میں تمہارا ساتھ دوں گا؟ تمہیں انڈرورلڈ کی حکومت

چاہیے تھی وہ تمہارے پاس ہے، لیکن مجھے دبئی پر حکومت

کرنی ہے۔ اس لیے میری طرف سے تم انکار سمجھو، "وہ

جیسے بات ہی ختم کر گیا تھا کہ اچانک اس کا فون بجا

اگنور مت کرو اس کال کو، بہت ضروری ہے یہ کال" تمہارے لیے۔ تمہیں لگتا ہے کہ یہ سب کچھ آسان ہے لیکن یہ آسان نہیں ہے خضر، یہ سب کچھ بہت مشکل ہے۔" وہ اسے دیکھتے ہوئے عجیب سے انداز میں بولا تو خضر نے جلدی سے اپنے فون کی طرف ہاتھ بڑھایا تھا۔ راگاو کا انداز بتا رہا تھا کہ سچ میں یہ سب کچھ بہت ہی مشکل ثابت ہونے والا ہے۔

"سر! ہاسٹل میں فائرنگ ہوئی ہے۔ سننے میں آیا تھا کہ ہاسٹل میں کسی انڈرورلڈ مافیا کی بیٹیاں ہیں۔ یہاں ہاسٹل میں بہت برے طریقے سے فائرنگ کی گئی ہے۔ نہ جانے ڈون کی بیٹیاں کون ہیں لیکن یہاں آپ کی بچیاں بہت زیادہ ڈر گئی ہیں، پولیس انہیں لے جارہی ہے،" فون پر کوئی بندہ اسے انفارم کررہا تھا جبکہ وہ سامنے بیٹھے راگا وکو دیکھ رہا

تھا جو ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ نگاہیں اس پر جمائے

ہوئے تھا۔

"کیا ہوا؟ تمہاری بیٹیاں تو ٹھیک ہیں نا؟ انہیں گولی تو نہیں

لگ گئی؟ میں نے منع بھی کیا تھا لیکن ان لوگوں نے پھر بھی

اپنی ہی کی۔ میں نے کہا تھا نا، میری نہیں چلتی ان پر، وہ لوگ

اپنی مرضی کے مالک ہیں۔ وہ سب کچھ کر سکتے ہیں، جس کو

چاہیں اسے مار سکتے ہیں، جسے چاہیں اسے بچا سکتے ہیں۔

تمہاری معصوم بیٹیاں تو فضول میں بیچ میں پس گئی ہیں، ان کا تو کوئی قصور بھی نہیں تھا۔ میں نے منع کیا تھا، بتایا تھا معصوم بچیاں ہیں، ہمارا ان کے ساتھ کوئی لینا دینا نہیں ہے، کوئی دشمنی نہیں ہے۔ ہمارا سارا سسٹم خضر کے ساتھ ہے اور خضر ہمارا دشمن نہیں بلکہ ہمارا دوست ہے، دبئی کا ڈون بن گیا ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ ہمارے راستے میں رکاوٹ ڈالے گا، لیکن نہیں وہ لوگ میری بات سننے کو

تیار ہی نہیں ہیں۔اب تم یہاں سے تب تک نہیں جا سکتے جب تک تم ان پیپرز پر سائن نہیں کرو گے۔ ہمیں لیگل پرمیشن چاہیے تمہاری طرف سے، تم تو جانتے ہو دبئ کا ڈون ان لیگل کام بھی لیگل طریقے سے کرتا تھا۔تو جب تک تم ان پیپرز پر سائن نہیں کرو گے تب تک کہیں جا نہیں سکو گے،" وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا تو خضر جو اپنی کرسی سے اٹھا تھا واپس بیٹھتے ہوئے اپنا موبائل اٹھانے لگا

اس نے جلدی سے لیلیٰ کے نمبر پر کال کی تھی جو دوسری

طرف سے فوراً ہی ریسیو کر لی گئی۔ ''مہر اور عنایت کے

ہاسٹل پر فائرنگ ہوئی ہے، جلدی سے جلدی وہاں پہنچو اور

ان دونوں کو وہاں سے لے کر نکلو۔ میں لوکیشن سینڈ کر رہا

ہوں تمہیں،'' اس نے کہہ کر فون بند کر دیا تھا۔ دوسری

طرف سے لیلیٰ نے کیا کہا اس نے سنا نہیں تھا۔ ہاں لیکن

سامنے بیٹھا آدمی اب اسے خطرناک لگ رہا تھا۔ اس نے

یارم کاظمی کو مارنے میں ایک لمحہ لگایا تھا تو وہ اس کی بیٹیوں کو

؟مارنے میں کتنا وقت لگاتا

کہاں سائن کرنا ہے ؟"اس نے غصے سے پوچھا تھا، جب "

راگاو نے فوراً ہی فائل نکال کر اس کے سامنے رکھی تھی۔

خضر نے جلدی سے پیپر پر اپنے سائن کرتے ہوئے یہ معاملہ

رفع دفع کیا تھا۔ہاں، جو بھی تھا وہ اپنی فیملی پر رسک نہیں

لے سکتا تھا۔وہ دبئ کے لیے اپنی بیٹیاں نہیں مار سکتا تھا۔

دبئی کی حکومت لاکھ عزیز تھی، لیکن اسے اپنی بیٹیوں سے

۔زیادہ عزیزاور کچھ نہیں تھا

○○○○○○○○○

وہ جتنا جلدی ہو سکے اتنا جلدی گھر پہنچا تھا۔گھر آتے ہی اس

کی پہلی نظر صوفے پر بیٹھی لیلیٰ پر پڑی تھی جبکہ اس کی

دونوں بیٹیاں سامنے ہی بیٹھی تھیں۔وہ بہت خوفزدہ لگ

رہی تھیں، یقیناًہاسٹل میں ہونے والی فائرنگ نے انہیں ڈرا

دیا تھا۔ یہ فائرنگ کیوں ہوئی تھی، یہ خضر سمجھ چکا تھا۔ وہ لوگ اپنا کام کروانے کے لیے اب سیدھا سیدھا اس کی فیملی کو ٹارگٹ کر رہے تھے۔

"عنایت! مہر! میری بچیاں، تم لوگ ٹھیک ہو نا؟" وہ اندر داخل ہوتے ہوئے وہیں زمین پر بیٹھ گیا تھا، جبکہ وہ دونوں بھاگتے ہوئے اس کے سینے سے آ لگی تھیں۔

بابا! وہاں بہت زور سے فائرنگ ہوئی، اتنی چیخیں تھیں، "

ہم لوگ بہت چلائے۔ اتنے زیادہ لوگ تھے وہاں پر، ٹیچر

نے ہمیں دیکھنے نہیں دیا، اتنی بڑی بڑی گاڑیاں آئی تھیں

وہاں پر۔ وہ سب لوگ ہاتھوں میں ریوالور پکڑے فائرنگ

کر رہے تھے۔ آپ کو پتہ ہے وہاں کسی کی بھی ڈیتھ ہو سکتی

تھی! ہاسٹل کی ایک ٹیچر کو گولی بھی لگی ہے، پتہ نہیں وہ

ٹھیک ہوں گی کہ نہیں، "مہر پریشانی سے اسے سب کچھ بتا

رہی تھی جبکہ وہ ان دونوں کو اپنے سینے سے لگائے اس ٹراما

سے نکالنے کی کوشش کر رہا تھا۔ لیلیٰ نے صرف گھر پر لا کر

بٹھا دیا تھا، کسی طرح کی ہمدردی کے الفاظ یا حوصلہ نہیں دیا

تھا۔ خضر ان دونوں کو سنبھالتے ہوئے ریلیکس کرنے کی

کوشش کرنے لگا تھا لیکن وہ بہت زیادہ ڈری ہوئی تھیں۔

خضر نے بہت مشکل سے ان دونوں کو سنبھالا اور پھر انہیں

ان کے کمرے میں لے جا کر تھوڑی دیر میں سلا دیا۔ وہ باہر

۔ نکلا تو لیلیٰ اب بھی وہیں صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی

اسے اس وقت لیلیٰ کی لاپرواہی پر غصہ آ رہا تھا۔ وہ اس سے

غصہ تھی، ناراض تھی، یہ الگ بات تھی لیکن مہر اور عنایت

صرف خضر کی بیٹیاں تو نہ تھیں، وہ کم سے کم انہیں دلاسہ تو

دے سکتی تھی، انہیں بتا سکتی تھی کہ ان کی ماں کے ساتھ

ہیں۔ لیلیٰ نے ہمدردی کے لیے بھی کوئی الفاظ استعمال نہ کیے

تھے، بس انہیں ہاسٹل سے لا کر اپنا فرض نبھا گئی تھی۔ خضر

کو اس کی لاپرواہی پر غصہ آ رہا تھا۔ وہ شروع سے ہی سخت

دل تھی لیکن اس کا یہ مطلب تو نہیں تھا کہ اسے اپنی بچیوں

کی بھی پرواہ نہ ہو۔ اور پھر وہ طلاق کا مطالبہ بھی کر رہی تھی،

اس کنڈیشن میں وہ اس سے طلاق لینے کے بعد دونوں

بیٹیاں اپنے پاس رکھنا چاہتی تھی۔

آج جس طرح عنایت اور مہر ڈری ہوئی تھیں، وہ ایسی غلطی کرنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔ گورنمنٹ آف دبئ نے کبھی بھی بچیاں خضر کے حوالے نہیں کرنی تھیں اور لیلیٰ اگر اس پر غفلت کا کیس کر دیتی تو اس کے لیے اچھا خاصا بڑا مسئلہ بن سکتا تھا۔ لیلیٰ ایک اچھی ماں نہیں تھی اور نہ ہی کبھی بن سکتی تھی، اور اس بات کا احساس اسے دلانا بے حد ضروری تھا۔

OOOOOOOO

"لیلیٰ! بچیاں اتنی ڈری ہوئی ہیں، ایٹ لیسٹ تم انہیں

سنبھال تو سکتی تھیں نا؟ بس انہیں ہاسٹل سے گھر لے آئی، کیا

اتنا ہی فرض تھا تمہارا؟ وہ اتنی ڈری ہوئی تھی، کانپ رہی

تھی، تمہیں احساس تک ہے کہ تم ان کی ماں ہو؟ تمہارے

سامنے تمہاری بچیاں رو رہی ہیں، تڑپ رہی ہیں اور تم بیٹھ

کر تماشا دیکھ رہی ہو!"

وہ بے حد غصے میں باہر آتے ہوئے اس سے بازپرس کرنے

لگا تھا، جبکہ لیلیٰ نے ایک نظر اسے دیکھا پھر ریلیکس ہوتی

ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔

ہاں، ریلی سوری! مجھے اپنی بچیوں کو سہارا دینا چاہیے تھا، "

انہیں ریلیکس کرنا چاہیے تھا کہ ایسا دوبارہ نہیں ہوگا،

حالانکہ میں جانتی ہوں کہ اب یہ روز ہوگا۔ ہر روز ہماری

بچیوں پر حملہ ہوا کرے گا، ہر روز ان کی جان کو خطرہ ہوا

کرے گا۔ جب جب لوگوں کو پتہ چلے گا کہ دبئی کے ڈون

خضر احمد کی بیٹیاں یہاں ہیں یا وہاں ہیں، لوگ انہیں مارنے

کی کوشش کریں گے۔ تمہیں دھمکانے کے لیے، تمہیں

ڈرانے کے لیے میری بچیوں پر آئے دن حملے ہوں گے۔ نہ

جانے کون سی گولی میرے بچیوں کے سینے پر لگے گی اور وہ

دنیا سے ہی رخصت ہو جائیں گی۔ پینک مت ہو خضر! اور نہ

ہی مجھ پر چلانے کی ضرورت ہے۔"

مجھے سچ میں کوئی فرق نہیں پڑتا کہ تمہیں میری کسی بات"

سے دکھ ہوتا ہے، افسوس ہوتا ہے یا تم مجھ پر افسوس کر رہے

ہو، کیونکہ تمہارے فضول کے جذبات کی وجہ سے میں

حقیقت بیان کرنا چھوڑ نہیں سکتی۔اور تمہیں اس حقیقت کو

قبول کرنا ہو گا کہ تم دبئی کے ڈون بنے ہو، یارم کاظمی نہیں

بنے جو اپنی ہر سانس کے ساتھ روح اور رویام کی حفاظت

کرے گا۔ یہاں دبئی میں بچہ بچہ جانتا ہے کہ خضر احمد کی

بیٹیاں کہاں ہیں۔ارے! تم اپنی بیٹیوں کو حفاظت نہیں

دے سکتے، تم دبئی کی حفاظت کیا کرو گے؟"

"وہ یارم کاظمی تھا۔خضر احمد! اگر اس کی ایک نظر دبئی پر

ہوتی تھی تو دوسری نگاہ وہ ہمیشہ اپنی فیملی پر رکھتا تھا۔ابھی تو

چار دن نہیں ہوئے تمہیں کرسی سنبھالے ہوئے اور

تمہاری بیٹیوں پر جان لیوا حملے ہو رہے ہیں، تم کیا دبئی کے

ڈون بنو گے؟ یہ پورا انڈر ورلڈ ہے خضر احمد! پورا انڈر ورلڈ

ایک جنگل ہے اور اس جنگل کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا دبئی ہے جو تمہارے سامنے پیش کیا گیا ہے۔ یارم انڈر ورلڈ پر حکومت کر رہا تھا، ہر چیز سنبھال رہا تھا اور تم سے چار دن تک دبئی نہ سنبھالی گئی!"

"تف ہے تم پر خضر احمد! تم کیا دبئی کے ڈون بنو گے؟ تم تو اپنی ہی فیملی کی حفاظت نہیں کر سکتے۔ اور کیا کہا تم نے، میں نے تمہاری بیٹیوں کو سنبھالا نہیں؟ کیا کرنا چاہیے تھا مجھے؟

انہیں بتانا چاہیے تھا 'بیٹا! یہ غلط فہمی کی بنا پر ہوا، دوبارہ ایسا

نہیں ہو گا، تم لوگ بالکل محفوظ ہو، تم دبئی کے ڈون کی

بیٹیاں ہو، کوئی تمہارا کچھ نہیں اکھاڑ سکتا' وغیرہ وغیرہ؟ کیا

کرنا چاہیے تھا مجھے؟ اپنی بیٹیوں کو جھوٹی امیدیں دینی چاہیے

تھیں؟ انہیں جھوٹے دلاسے دینے چاہیے تھے؟ انہیں بتانا

چاہیے تھا کہ ان کا باپ بہت بڑا آدمی ہے؟"

ان کا باپ بہت پہنچی ہوئی چیز ہے، دبئی کا ڈون ہے؟"

ارے! بھیک میں دیا گیا ہے تمہیں دبئی۔ انڈر ورلڈ کے

جنگل کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا تمہارے آگے بھیک کے طور پر

ڈالا گیا ہے تاکہ تم اپنا منہ بند کر کے بیٹھ جاؤ۔ وہ لوگ انڈر

ورلڈ پر اپنا قبضہ جما رہے ہیں۔ تمہیں اب تک سمجھ نہیں آئی

کہ تمہارا برین واش کر کے وہ لوگ انڈر ورلڈ پر قبضہ کر چکے

ہیں اور تم دبئی کی حکومت کو رو رہے ہو؟"

ارے بے وقوف بنایا ہے ان لوگوں نے تمہیں۔ دبئی ال"

لیگل چیزوں میں سب سے آگے ہے، اگر یہاں یارم نہ ہو تو

ہر چیز کی شروعات یہاں سے ہوتی ہے۔ اسی لیے دبئی پر ان

کا قبضہ ہونا بے حد ضروری تھا، لیکن یارم نے دبئی کے انڈر

ورلڈ مافیا کو بہت پہلے ہی اپنے مطابق کر لیا تھا۔ یہاں یارم

کے جانے کے بعد بھی ڈون یارم ہی رہے گا کیونکہ اس جگہ

کی حکومت کبھی بھی کسی باہر کے ڈون تک جا ہی نہیں سکتی۔

یارم کی ٹیم کے ہی کسی ممبر کو وہ یہاں پر رکھ سکتے ہیں کیونکہ

یہاں ہر چیز میں پیپر ورک ہے۔ یہاں پر تم اپنی مرضی سے

سانس بھی نہیں لے سکتے خضر احمد! یارم کو ہٹا کر تمہیں

بنانے کی وجہ یہ ہے کہ تم ان کی مرضی سے سانس لو گے،

ان کی مرضی سے بھونکو گے،ان کی مرضی سے دم ہلاؤ گے

"کیونکہ تم ان کے کتے بن چکے ہو!

کس چیز کے لیے انکار کیا تھا تم نے، بتاؤ ذرا مجھے؟ یقیناً تم "

نے کسی چیز پر سائن کرنے سے انکار کیا ہوگا تب ہی تمہاری

بیٹیوں کے ساتھ یہ ہوا ہے۔ کیا لگتا ہے تمہیں، ڈون بن کر

اپنی مرضی سے کچھ کر سکو گے؟ نہیں خضر احمد! تم کچھ بھی

نہیں کر پاؤ گے کیونکہ یہاں پر ہر کام پیپر ورک ہوتا ہے۔

تمہیں ہر چیز کے لیے سگنیچر کرنے ہوں گے اور یہ لوگ

"۔ وہاں پر سائن کروائیں گے جہاں وہ کروانا چاہتے ہیں

تمہیں یاد ہے خضر؟ یارم کہتا تھا انڈر ورلڈ ایک شطرنج ہے "

اور یارم اس شطرنج کا راجہ ہے۔اور راجہ کی موت کے بعد

ہر چیز تمہارے ہاتھ آچکی ہے لیکن تم پوری طرح سے بے

بس ہو۔وہ لوگ تمہارے سائن کے محتاج ہیں اور تم ان کے

ہر قدم پر ایک نئی موت مرو گے کیونکہ تم یارم کاظمی نہیں

ہو جو ہر چیز کو ہینڈل کر سکتا ہو۔ تم نہیں کر سکتے خضر احمد! تم

اپنی فیملی اور دبئی کو ایک ساتھ نہیں چلا سکتے۔ تمہیں تیار

ہونا ہو گا، ہر قدم پر وہ لوگ بندوق تمہاری بیٹیوں کے سر پر

رکھیں گے کیونکہ وہ لوگ تمہیں ڈون بنانے سے پہلے ہی

تمہاری کمزوری کو جان چکے ہیں۔ وہ جانتے ہیں خضر احمد اپنی

بیٹیوں کے لیے جان بھی دے دے گا۔"

"ایک سائن کیا چیز ہے؟ ابھی یہ ڈرگز کا کیس جو میں

تمہارے پاس لے کر آئی تھی، میں یقین سے کہہ سکتی ہوں

کہ اس کے پیچھے بھی انڈرورلڈ ہو گا۔ انڈرورلڈ کا راجہ

کون؟ راگا وشریواستو! ہاں وہی جس کے کتے تم بن گئے ہو۔

تم جانتے ہو یارم اور تم میں کیا فرق ہے خضر؟ یارم نے دبئ

میں ہونے والی ان لیگل ایکٹیوٹیز کو خود پر بھی حاوی نہیں

ہونے دیا تھا۔ یہاں دبئ میں کچھ بھی غلط ہونے سے پہلے

بھی یارم کے سائن چاہیے ہوتے تھے، یعنی کہ انڈرورلڈ کا

راجہ یارم کاظمی تھا پورے انڈر مافیا میں کچھ کروانے کے

لیے دبئ کے ڈون یعنی یارم کا غلام تھا۔"

"انہوں نے تمہیں حکومت نہیں دی خضر احمد، ان لوگوں

نے تمہیں غلامی دی ہے! صرف اور صرف ایک سائن اور

سب کچھ ان کی مرضی کے مطابق ہو گا۔ اور تمہیں کیا لگتا

ہے، تمہیں ہی ڈون کیوں بنایا گیا؟ کیا ان کے پاس اور لوگ

نہیں تھے دبئی پر حکومت کرنے کے لیے؟ تھے خضر احمد،

بہت تھے! لیکن یارم کاظمی نے اپنی ہی ٹیم کے کسی ٹرسٹڈ

ممبر کو اپنے مرنے کے بعد حکومت دینی تھی۔ تمہیں کیا لگتا

ہے، تمہیں ڈون ان لوگوں نے بنایا ہے؟ نہیں خضر احمد!

تمہیں ڈون بہت پہلے یارم کاظمی بنا چکا تھا اور تم نے اس کے

ساتھ کیا کیا؟"

وہ اسے آئینہ دکھاتی بولے جا رہی تھی جبکہ خضر خاموشی

سے اسے سن رہا تھا۔ وہ لیلیٰ کی باتوں کو زیادہ اپنے سر پر سوار

نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن وہ اتنا سمجھ چکا تھا کہ اب آنے والا

وقت اس کے لیے مشکل ہونے والا ہے۔ ہر طرف ال

لیگل ایکٹیوٹی روکنے کے لیے وہ کچھ کر نہیں سکے گا۔ وہ دبئ کا

ڈون تو بن گیا تھا لیکن دبئ کو بچانا اس کے بس میں نہیں تھا۔

ہاں، وہ اپنی بیٹیوں کو اپنی آنکھوں کے سامنے مرتے نہیں

دیکھ سکتا تھا۔ وہ لوگ ہر دفعہ اس کی کمزوری کو استعمال کر

سکتے تھے اور پھر وہ لوگ اس پر اس حد تک حاوی تھے کہ وہ

چاہنے کے باوجود بھی عنایت اور مہر کو کسی سیف جگہ پر بھیج

نہیں سکتا تھا۔ آنے والا وقت اس کے لیے نئے امتحان پیدا

کر رہا تھا۔ یارم دنیا سے تو جا چکا تھا لیکن جاتے جاتے اس کے

لیے بڑے مسئلے بنا چکا تھا۔ اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ

اب وہ کیا کرے۔ اس وقت اسے مشورے دینے والا منوں

مٹی تلے جا سویا تھا، اور اب اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔ وہ

بالکل اکیلا ہو چکا تھا۔

oooooooooo

آج لیلیٰ اپنے کمرے میں سوئی ہوئی تھی جبکہ خضر اپنی

بیٹیوں کے ساتھ ان کے روم میں تھا جب اس کا فون بجا۔

آدھی رات کو کس کا فون آ سکتا تھا؟ اس نے بیڈ کے ٹیک

لگائے گھڑی کی طرف دیکھا تھا جو رات کے ساڑھے تین بجا

رہی تھی۔ اس نے سیدھا ہوتے ہوئے موبائل اٹھایا تو اس پر

راگاو کی کال آ رہی تھی۔ یہ راگاو اسے آدھی رات کو فون

کیوں کر رہا تھا؟ اس نے پریشانی سے سوچتے ہوئے فون اٹھا

لیا تھا۔

ہاں راگاو! کیا ہوا؟ یہ کس ٹائم فون کر رہے ہو تم مجھے؟"

خیریت تو ہے نا؟" اس نے پریشانی سے کہا تھا، جبکہ دوسری

طرف راگاو تو جیسے اسے پھاڑ کھانے کو تھا۔

دھوکے باز، غدار آدمی! تم تو کہہ رہے تھے کہ یارم کے "

بعد اس کے ہر طرح کے فارم کے مالک تم بن جاؤ گے، تو

تمہارے سگنیچرز میچ کیوں نہیں ہو رہے ؟" وہ غصے سے

غرایا تھا۔

کیا مطلب ہے تمہاری اس بات کا؟ کیسے سگنیچرز میچ "

نہیں ہو رہے ؟" وہ سیدھا ہوتے ہوئے پریشانی سے پوچھنے

لگا۔

خضر! میرے ساتھ ڈبل گیم کرنے کی کوشش مت کرنا۔"

تم نے کہا تھا کہ یارم کے ہر کام کے مالک تم ہو۔اب یارم

کے بعد تم ڈون ہو، یارم کے بعد ہر چیز تمہارے ہاتھ میں

ہے تو پھر تمہارے سائن میچ کیوں نہیں ہو رہے ؟"اس نے

پھر سے غصے سے اپنا سوال دہرایا تھا۔

"ریلیکس ہو جاؤ، راگاو، میں آ رہا ہوں۔ ہو سکتا ہے سائن

کرنے میں کوئی مسئلہ آ گیا ہو، میں دوبارہ سے سائن کر دوں

گا۔ اٹس او کے پریشان مت ہو، میں آتا ہوں،"اس کے غصے

کو دیکھتے ہوئے خضر فوراً ہی بستر سے باہر نکلا تھا۔ عنایت اب

بھی خوفزدہ تھی جبکہ وہ اسے یوں خوف کے زیر اثر چھوڑ کر

جانا نہیں چاہتا تھا۔ وہ نرمی سے اس کا ماتھا چومتے ہوئے

دونوں بیٹیوں کو اپنی باہوں میں بھرنے لگا تھا۔ ان دونوں

کو اٹھائے وہ اپنے کمرے میں آیا، لیلیٰ کے ساتھ اس کے پہلو

میں لٹانے لگا تو لیلیٰ کی آنکھ کھل گئی تھی۔

"میں ایک ضروری کام کے سلسلے میں باہر جا رہا ہوں، تم پلیز

ان کا خیال رکھنا۔ عنایت بہت ڈری ہوئی ہے، اس وقت

اسے تمہاری ضرورت ہے۔ خدا کے لیے اس وقت یارم کی

ٹیم ممبر بننے کے بجائے ایک ماں بن کر سوچ لو، وہ سچ میں

بہت زیادہ خوفزدہ ہے،" خضر نے منت بھرے لہجے میں کہا

تو لیلیٰ اٹھ کر بیٹھ گئی تھی، جبکہ عنایت نیند میں بھی اس کے

گرد اپنی باہوں کا حصار بنا چکی تھی۔ لیلیٰ نے اسے اپنے ساتھ

لگاتے ہوئے مہر پر اپنا دوسرا ہاتھ رکھا تھا اور پھر خاموشی

سے دوبارہ لیٹ گئی۔ خضر سے بات کرنا تو دور وہ اس کی شکل

تک دیکھنے کی روادار نہیں تھی، جبکہ وہ خاموشی سے کمرے

سے نکل گیا۔

آدھی رات کو کہاں گیا تھا، کیوں گیا تھا، لیلیٰ کو جاننے میں

بالکل دلچسپی نہیں تھی۔اپنی طرف سے وہ ہر طرح سے اس

سے قطع کلام کر چکی تھی۔وہ یہاں رہنے کے لیے بھی

تقریباً ایک ڈیڑھ ہفتے کے بعد آئی تھی۔اتنے دنوں سے وہ

معصومہ کے ساتھ اس کے گھر پر رہ رہی تھی اور خضر جانتا تھا

آج یہاں رہنے کی وجہ بھی یقیناً عنایت اور مہر ہی تھیں،

ورنہ وہ اس کا گھر بھی چھوڑنے کا ارادہ رکھتی تھی۔ لیکن پھر

اسے یاد تھا کہ یہ گھر خضر احمد کا نہیں بلکہ یارم کاظمی کا تھا جو

اس نے انہیں شادی کے تحفے کے طور پر دیا تھا۔ اس گھر پر

لیلیٰ کا پورا حق تھا اور وہ اپنا حق چھوڑنے والوں میں سے نہیں

تھی۔

○○○○○○○○

خضر آفس کے اندر داخل ہوا ہی تھا کہ راگاو نے ایک زور دار

دھکا اسے مارتے ہوئے اسے پیچھے کی طرف گرایا تھا۔اس

نے غصے سے اس کی طرف دیکھا تھا، وہ اس پر ہاتھ نہیں اٹھا

سکتا تھا۔

"اب تم حد سے زیادہ بڑھ رہے ہو!" وہ غصے سے اسے دھکا

دیتے ہوئے آکر اپنی سربراہی کرسی پر بیٹھا تھا جبکہ راگاو تو

اسے مارنے کو دوڑ رہا تھا۔

دھوکے باز! تم نے کہا تھا ہر چیز تمہارے کنٹرول میں ہے، "

ہر چیز کو تم سنبھال رہے ہو لیکن یہاں پر تمہارے سائن ہی

میچ نہیں ہو رہے۔ میں نے ہر کوشش کر ڈالی، تمہارے آئی

ڈی کارڈ تک کی کاپی ڈالی وہاں پر لیکن میری کمپلین منظور ہی

نہیں ہوئی۔ یہ چیز سمجھ رہے ہو؟ تم جانتے ہو کتنا نقصان ہو

رہا ہے مجھے، کروڑوں کا! اور میں اپنا نقصان برداشت نہیں

کروں گا۔ خضر احمد! سائن کروان پیپرز پر اور ابھی کے ابھی

مجھے منظور کروا کر دو،" وہ غصے سے پاگل ہوتے ہوئے بولا

تھا جبکہ خضر نے فوراً ہی پین نکالتے ہوئے ان پر دوبارہ سائن

کیے۔

رکو، میں خود کوشش کرتا ہوں،" اس نے کہتے ہوئے"

لیپ ٹاپ اپنے سامنے کرتے ہوئے اپنے سائن ملانے کی

کوشش کی تھی لیکن ہر دفعہ 'ان میچ' آرہا تھا۔ ایسا کیوں ہو رہا

تھا، وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا۔ ہر دفعہ اسکرین پر بس 'رونگ ڈیٹیلز' شیئر ہو رہی تھیں اور اوپر ایک کوڈ لکھا ہوا آ رہا تھا۔

"The underworld is a deadly game of chess."

خضر بار بار یہ لائن پڑھ رہا تھا اور ہر دفعہ اسے پڑھتے ہوئے وہ عجیب طرح کی الجھن کا شکار ہو رہا تھا۔ یہ سب کچھ یارم نے بنایا تھا، تو پھر اس کوڈ کا کیا مطلب تھا؟ آخر وہ کہنا کیا چاہتا

تھا؟ وہ بار بار سکینچر کرنے لگا لیکن ہر دفعہ یہی کوڈ اس کے

سامنے آجاتا۔ کیا مطلب تھا اس چیز کا؟

انڈر ورلڈ شطرنج کا ایک موت نما کھیل ہے۔ "کیا مطلب"

تھا اس چیز کا؟ وہ حیرت سے اسکرین پر چلنے والا کوڈ دیکھ رہا

تھا۔

"یہ یار م کاظمی کا کوئی کھیل ہے اور تم اس کے ہر کھیل کے

ساتھی تھے، بتاؤ اس کا کیا مطلب ہے؟ مجھے دھوکہ دینے کی

کوشش مت کرنا خضر، ورنہ میں تمہیں جان سے مار ڈالوں

گا!" وہ غصے سے اسے دیکھتے ہوئے بولا تھا، جبکہ خود خضر کا

اپنا دماغ بھی جیسے کام کرنا چھوڑ چکا تھا۔ وہ سمجھ ہی نہیں پا رہا

تھا کہ سامنے اسکرین پر چلنے والے اس کوڈ کا کیا مطلب

ہے۔

راگاو! میں نہیں جانتا اس کا کیا مطلب ہے۔ یار م نے ایسا"

کیوں لکھا؟ وہ مجھ سے کیا کہنا چاہتا ہے، میں کچھ بھی نہیں

جانتا،" وہ پریشانی سے اسے دیکھتے ہوئے بولا، تبھی راگاو نے

ایک زوردار مکا اس کے منہ پر دے مارا تھا۔

○○○○○○○○○

ممّا ٹوسٹ، ماما پراٹھا وہ دونوں اپنی فرمائشیں ظاہر کر رہی تھی

جب کے لیلی غصے سے آٹا گوندھتے ہوئے کبھی ایک کی تو

کبھی دوسری کی فرمائش پوری کر رہی تھی۔

مجھ سے نہیں ہوتی تم لوگوں کی فرمائشیں پوری کھانا بنانے

کے لیے نہیں بنی ہوں میں دیکھو میرے سارے نیلز

خراب ہوگئے ہیں وہ غصے سے انہیں گھورتے ہوئے بولی

حالانکہ پچھلے ایک ڈیڑھ مہینے سے اسے اپنے نیلز کا ہیئر کٹ

کا یا پھر کسی بھی دوسری چیز کا ہوش رہا ہے ہی نہیں تھا ۔

او میری بیوٹی فل سی ماما کے ہاتھ خراب ہوگئے مہرنے بڑے

پیار سے اس کے ہاتھوں کو تھامتے ہوئے اپنے لبوں سے لگایا

تو لیلی نے اس کی چاپلوسی پر فوراً اپنے ہاتھ پیچھے کھینچ لیے تھے

۔

اپنے باپ جیسی ہیں دونوں کیسے ڈرامے کرتی ہیں جیسے میں تو

انہیں جانتی ہی نہیں وہ غصے سے پیچھے کو پلٹتی جلدی جلدی

پیڑا بنا کر مہر کے لیے پراٹھا بنانے لگی تھی جب اچانک ہی

دروازہ کھلا تھا ۔

بابا یہ آپ کو کیا ہوا اپ کو کسی نے مارا بابا وہ دونوں بھاگ کر

اس کے پاس جاتے سوالوں کے ایک لمبی لسٹ کھڑی کر چکی

تھی جبکہ لیلی کچن سے جھانکتے ہوئے دروازے کی طرف

دیکھنے لگی جہاں وہ کافی بری حالت میں تھا لیلی کو حیرت ہوئی

تھی دبئی کا ڈون مار کھا کے آیا ہے ۔

کیا ہوا ہے تمہیں یہ کیا حالت بنا کر رکھی ہوئی ہے تم نے کسی

نے مارا ہے تمہیں وہ باہر آتے ہوئے سوال جواب کا سلسلہ

شروع کر چکی تھی ۔

"The underworld is a deadly

game of chess."

اس کوڈ کا مطلب جانتی ہو تم۔۔۔۔! اس نے بنا اس کے

سوال کا جواب دیے لیلی کو دیکھتے ہوئے سوال کیا تو اس نے

۔ کندھے اچکائے تھے

لیلی یار م نے مرنے سے پہلے ہر لیگل نیٹ ورک پر یہ کوڈ ڈالا

۔ ہے

اور جب تک یہ کوڈ نہیں ہٹتا تب تک ہم کچھ بھی نہیں کر

سکیں گے۔ساری رات میں اور راگا و بیٹھے رہے صرف یہ

جاننے کے لیے کہ آخر اس چیز کا مطلب کیا ہے اور آخر کار

اس چیز کا مطلب یہ نکلا ہے کہ یارم کے بعد یارم کے نیٹ

ورک کا کیپٹن میں نہیں ہوں ۔

میرا کوئی بھی سگنیچر میچ نہیں ہو رہا کوئی بھی چیز اپروو نہیں

ہو رہی میرے ائی ڈی کارڈ سمیت ہر طرح کے لیگل ریکارڈ

ریجیکٹ ہو گئے ہیں ہر دفعہ یہ کوڈ لکھا ہوا آتا ہے جس کا

مطلب کوئی نہیں جانتا ۔

وہ پریشانی سے اسے دیکھتے ہوئے بتانے لگا تھا کہ لیلی خود بھی

حیران تھی ایسا کیسے ہو سکتا تھا یارم کے چلے جانے کے بعد

یارم کے سارے نیٹ ورک کا کیپٹن تو خضر ہی تھا ۔

کیونکہ وہ اس کی ہر چیز کو سمجھتا تھا یارم کی سانسوں سے زیادہ

قریب تھا وہ انسان تو ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ یارم نے اپنی ٹیم

میں سے کسی کو اپنا کیپٹن بنایا ہی نہ ہو ۔

یار م ہم چاروں کے علاوہ اور کسی پر یقین نہیں کرتا تھا میں

اس کی لیڈی ڈون تھی۔ معصومہ اس کی مائنڈ پارٹنر اور

شارف اس کا پلانر۔اس کے انڈر ورلڈ نیٹ ورک کے کیپٹن

تم ہی تھے تمہارے علاوہ اور کون ہو سکتا ہے وہ باہر کے کسی

انسان پہ یقین کر ہی نہیں سکتا ہم چاروں کے علاوہ اس کا

کوئی پانچواں پارٹنر تھا ہی نہیں تو ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ

تمہارے سگنیچر وہاں میچ نہ ہوں اور تم نے تو کئی دفعہ یارم

کے غیر موجودگی میں سگنیچر کیے ہیں نا۔

وہ اسے یاد کروانے لگی تھی یہ بات لیلی کے لیے بھی حیرت

انگیز تھی کہ خضر کیپٹن تھا ہی نہیں کیپٹن کوئی اور تھا اور ایسا

ممکن ہی نہیں تھا یارم جب کہیں باہر ہوتا یا پھر وہ روح اور

رویام کے ساتھ کسی اور ملک چلا جاتا تو پیچھے ہر طرح کا کام

خضر سنبھالتا تھا اسی کے سگنیچر سے ہر طرح کے کام ہوتے

تھے وہ یارم کا کیپٹن تھا تو پھر

"The underworld is a deadly

game of chess."

کا کیا مطلب تھا۔ اگر خضر کیپٹن نہیں تھا تو پھر کیپٹن کون تھا

؟

یارم نے اپنے نیٹ ورک پر یہ کوڈ لگایا تھا اور وہ لوگ جانتے

تھے یارم بے وجہ کچھ بھی نہیں کرتا تھا اس چیز کا کچھ تو

مطلب تھا۔ لیکن کیا وہ لوگ سمجھ نہیں پا رہے تھے ۔

خیر تم چھوڑو ان سب باتوں کو میں خود ہی کوئی نہ کوئی حل

نکال لوں گا میں دیکھ لوں گا مجھے کیا کرنا ہے بچوں نے ناشتہ

کر لیا وہ اسے اس ٹاپک سے ہٹاتے ہوئے پوچھنے لگا تو لیلی نے

ایک نظر مہر اور عنایت پر ڈالی تھی جو کچن کے ٹیبل پر بیٹھ

کے کھانا کھا رہی تھی ۔

ہاں میں نے ان کو ٹوسٹ اور جیم دیا تھا لیکن ان کے نخرے

اب ان کے لئے پراٹھے بنا رہی ہوں ۔۔ تمہارے لیے بناؤں

وہ نہ جانے کیا سوچ کر بولی تو خضر کے لبوں پر ہلکی سی

مسکراہٹ آئی تھی ۔

اگر تمہارے ناخن خراب نہ ہوتو میں تمہارا شکر گزار رہوں

گا۔وہ مسکرا کر بولا تو لیلی بنا مسکرائے ہی ہاں میں سر ہلاتی

کچن کی طرف چلی گئی تھی لیلی واپس گھر آگئی تھی اس کے

لیے اتنا ہی کافی تھا جب سے گھر چھوڑ کر گئی تھی یہ گھر بھی

اسے کاٹنے کو دوڑتا تھا جب اسے ہوش آیا تب اسے بس یہی

پتہ تھا کہ خضر کی وجہ سے یارم کی موت ہوئی ہے خضر نے یہ

سب کچھ کروایا ہے وہ خضر کی شکل تک نہیں دیکھنا چاہتی

تھی جبکہ اس کے ہوش میں آنے سے پہلے ہی وہ عنایت اور

مہر کو ہاسٹل بھیج چکا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ ڈون بننے کے بعد

سب سے زیادہ خطرہ اس کی فیملی کو ہی ہو گا لیکن لیلیٰ نے

ہسپتال سے گھر آنے سے انکار کر دیا تھا اس کا کہنا تھا کہ وہ

کسی قاتل کے گھر نہیں جانا چاہتی ۔

اس کے بعد وہ ایک ہفتے تک معصومہ کے گھر پر رکی تھی۔

اس کے بعد وہ سامان لینے گھر آئی تھی اور پھر وہ ایک ہفتے

تک ہوٹل میں رہی تھی اس کے بعد وہ پھر سے معصومہ اور شارف کے گھر رک گئی تھی وہ واپس گھر نہیں آئی تھی جب سے یارم کی موت ہوئی تھی وہ کل پہلی رات ہی گھر پر رکی تھی ۔

اور یہ بھی سچ تھا کہ خضر کو ان سب چیزوں کی پرواہ نہیں تھی کیونکہ وہ کوئی عام لڑکی نہیں تھی وہ لیڈی ڈیول تھی وہ اپنی عزت اور جان کی حفاظت خود کر سکتی تھی ۔

ہاں لیکن اسے اپنے گھر پر دیکھ کر اب خضر کو سکون آ چکا تھا وہ

اس کے سامنے تھی وہ گھر واپس آ چکی تھی یہ بڑی بات تھی

۔

میرے کارڈز رینیو ہونے ہیں اپنا کارڈ رکھ دینا مجھے پارلر جانا

ہے۔ وہ فریش ہونے کمرے میں جانے لگا جب اسے پیچھے

سے لیلیٰ کی آواز سنائی دی تھی ۔

وہ پہلے بھی پارلر کے لیے اپنی جیب سے خرچہ نہیں کرتی

تھی خضر نے فوراً اپنی جیب سے کارڈ نکالتے ہوئے سامنے

ٹیبل پر رکھا تھا۔اسے خوشی ہو رہی تھی کہ لیلیٰ آہستہ آہستہ

چیزوں کو سمجھنے لگی تھی وہ پہلے جیسی ہو رہی تھی۔اور شاید

سب کچھ پہلے جیسا ہو سکتا تھا یارم کے چلے جانے سے ان کی

پرسنل لائف پر کوئی فرق نہیں پڑنے والا تھا اور اگر لیلیٰ ہر

وقت اس کی بچیوں کے ساتھ رہتی تو وہ ٹینشن سے دور بھی

ہو سکتا تھا بس کہ ایک دفعہ سگنیچر والا مسئلہ حل ہو جائے

اور اسے

"The underworld is a deadly

game of chess."

کا مطلب سمجھ میں آجائے سب کچھ اس کے مطابق ہونا تھا

۔

اس وقت خضر فریش ہونے لگا ذہن پہ اب بھی راگا وہی سوار

تھا وہ عام انسان نہیں تھا وہ سگنیچر کے لیے کسی بھی حد تک

جا سکتا تھا وہ اپنا کام رکنے نہیں دے سکتا تھا ۔

یارم کے نیٹ ورک کے ڈاکومنٹس نکالنا آسان کام نہیں تھا

اس میں تقریبا 10 دن لگ جانے تھے اور 10 دن تک

راگا و شریوا ستو اور اس کی جان سولی پر ٹنگی رہنے والی تھی ۔

خیر جو بھی تھا اب تو اسے انتظار کرنا ہی تھا ۔

OOOOOOOO

دن 10 دن کا انتظار کرنا ہوگا دبئی میں اپنا کام شروع 10

کرنے کے لیے پہلے ایک مہینے تک ٹرخا کے رکھا اس خضر

نے ہر چیز نارمل ہونے دو نارمل ہونے دو اور اب جب سب

کچھ نارمل ہو چکا ہے تب اس کمینے کے سائن ہی میچ نہیں ہو

رہے ہیں اتنے بڑے نیٹ ورک کا کنگ یارم کاظمی تھا اور

اس نے کسی کو کیپٹن بنایا ہی نہیں ۔

وہ غصے سے پاگل ہو رہا تھا جب کہ سامنے بیٹھا بلیک تھری

پیس میں چاقو کو اپنی انگلیوں میں گھماتا آدمی اس کی بے

چینیاں دیکھ رہا تھا ۔

ریلیکس راگا و ریلیکس اتنا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں

ہے ہم دبئی سے ہی اپنا کام شروع کریں گے کیونکہ ہم نے

شروعات یہیں سے کرنی ہے پہلے یارم کاظمی کا دبئی ڈوبے گا

اور پھر باقی سب کچھ بعد میں ہو گا آہستہ آہستہ ہم نے خضر

کے کہنے پر پورا ایک مہینہ انتظار کیا ہے ۔

تو دس دن اور سہی جب تک خضر کے سائن میچ نہیں ہو

جاتے تب تک ہم کچھ نہیں کر سکتے اور ہمیں خود ہی اس چیز

کو سمجھنا ہے دس دن میں یارم کے سارے لیگل ڈاکومنٹس

باہر نکل آئیں گے ہم خود ہی دیکھ لیں گے کہ یارم نے کیپٹن

کس کو بنایا ہے یارم کی ٹیم میں صرف چار ہی لوگ تھے اور

وہ چاروں آپس میں کپل تھے ۔

یہ لڑکی معصومہ شارف ۔۔۔۔"اس لڑکی کا دماغ بہت چلتا

ہے یہ وہاں سے سوال نکالتی ہے جہاں سے تک ہی نہیں بنتی

اور یہ اس کا شوہر یارم کاظمی کا لیفٹ ہینڈ یارم کاظمی کے ہر

کام پہ یہ نظر رکھتا ہے یارم کس طرح سے کام کرتا ہے کیا

کرتا ہے یارم کے کام کے بعد ثبوت مٹانا یا پھر ثبوت اکٹھے

کرنا اس کا کام ہے یارم کا خبری بھی یہی ہے یارم کو ہر طرح

کی خبر اس کے تھرو ملتی ہے اس بندے کا نیٹ ورک اتنا بڑا

ہے کہ وہ پوری دنیا میں کیا ہو رہا ہے ایک وقت میں جانتا ہے

اور پھر یہ لڑکی لیلی

یہ یارم کاظمی کا سب سے چالاک مہرہ تھی اسے لیڈی ڈیول

بھی کہا جاتا ہے وہ سکرین پر موجود چاروں تصویروں پر

دائرے گھما رہا تھا۔ جب کہ وہ خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا

۔

یہ لڑکی خضر احمد کی بیوی ہے خضر احمد بہت چاہتا ہے اسے

بہت محبت کرتا ہے ان دونوں کی دو بیٹیاں بھی ہیں یہ لڑکی

جتنی چالاک ہے یارم کے جانے کے بعد اتنی کمزور ہو چکی

ہے اس کے بس میں کچھ بھی نہیں۔ اگر میں تمہیں آسان

الفاظ میں سمجھانے کی کوشش کروں تو اس سارے کھیل

میں اس وقت اگر کوئی سب سے زیادہ بے بس ہے تو وہ یہی

لیڈی ڈیول ہے ۔

اور اس کے بعد آتا ہے خضر احمد یارم کاظمی کا دائیں ہاتھ ، یعنی

کہ یارم کا کیپٹن اور پیپرز پر یہ کیپٹن ثابت ہی نہیں ہو رہا پتہ

کرلو راگاویہ یارم کی کوئی چال ہے سب کچھ خضر کے ہاتھ

میں ہے ہر چیز کر سکتا ہے وہ لیکن وہ کچھ کر نہیں پارہا یارم

نے اس طرح سے اپنا کھیل کھیلا ہے کہ ہم اس کے مرنے

کے بعد بھی کچھ بھی نہیں کر پا رہے وہ اسے دیکھتے ہوئے کہہ

رہا تھا جب کہ راگا وپریشان سکرین پر موجود ان چاروں کی

شکلیں دیکھ رہا تھا ۔

یارم کا ایک اور آدمی بھی ہے صارم وہ ایک پولیس والا ہے،

وہ پولیس والا کافی زیادہ ایماندار قسم کا آدمی ہے اس نے کبھی

کوئی غلط کام نہیں کیا لیکن سننے میں آیا ہے کہ یارم کا ظمی

کے ساتھ اس کی بہت دوستی تھی ۔

جب خضر یہ سب کچھ کر رہا تھا میرا مطلب ہے جب وہ یارم

کو اپنے کھیل میں پھنساتے ہوئے اسے میرے پاس لا رہا تھا

تب یہ صارم نام کا آدمی چالاکی سے یارم کے ہر قدم پر نظر

رکھے ہوئے تھا وہ جانتا تھا خضر کب کہاں کیا کر رہا ہے خضر

کی ہر چیز پر اس کی گہری نگاہ تھی ۔

اور پھر جہاں میں نے خضر کو کہا تھا یارم کو لانے کے لیے

وہاں یہ آدمی پہلے ہی پہنچ گیا تھا وہ تو شکر ہے کہ میری

نگاہوں میں آگیا میں نے اس کی بری حالت کردی تھی

یہاں تک کہ اس کے پیر کی ہڈی بھی توڑدی تھی میں تو اسے

جان سے مار ڈالنے والا تھا لیکن خضر نے بولا کہ اسے مارنے کا

کوئی فائدہ نہیں ہے وہ صرف ایک انسپیکٹر ہے اور کچھ بھی

نہیں ان کی زندگیوں میں وہ زیادہ اہمیت نہیں رکھتا سوائے

اس کے کہ وہ یارم کا دوست ہے ۔

اور اسے بھی یہاں دبئی وہی آدمی لے کر آیا تھا جو یارم اور

خضر کو یہاں لے کر آیا تھا بس اس سے زیادہ اس پولیس

والے سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے لیکن مجھے لگ رہا ہے کہ

وہ بھی کہیں نہ کہیں ان سب چیزوں میں شامل ہے۔

خاموشی سے پتہ کرواؤ ہمیں کوئی رسک نہیں لینا چاہیے اگر

یہ پانچواں آدمی یارم کی ٹیم کا حصہ ہے تو اس کی بھی

معلومات نکالو اور یارم کاظمی کے اس سالے کو بھی چھوڑنے

کی ضرورت نہیں ہے، وہ بھی اس کھیل میں بڑا مہرہ ثابت ہو

سکتا ہے ہم اسے بھی اگنور نہیں کر سکتے وہ آدمی اسے دیکھتے

ہوئے بولا تھا اس کے ہاتھ میں مسلسل چاقو گھوم رہا تھا کبھی

دائیں طرف سے کبھی بائیں طرف سے وہ اپنے کام میں

بہت ایکسپرٹ تھا ۔

جب کہ راگاو مسلسل اس کے ہاتھ کو ہلتے ہوئے دیکھ رہا تھا

بہت کچھ تھا جو اس کے دماغ میں چل رہا تھا وہ پانچواں آدمی

اگنور کرنے کے قابل نہیں تھا اب اس نے صارم پر بھی اپنی

گہری نظر رکھنی تھی اس نے فوراً ہی اپنا موبائل فون نکالتے

ہوئے اپنے کسی خاص آدمی کو میسج کیا تھا صارم کو بھی اگنور

نہیں کیا جا سکتا تھا تو ممکن تھا کہ یارم کاظمی کا کیپٹن وہی ہو

شاید اس نے اپنے نیٹ ورک کے لیے اسے خاص طور پر چنا

ہو شاید اسے خضر پر پہلے سے ہی شک ہو اسی لیے اس نے

کسی ایسی ایماندار انسان کو اپنے نیٹ ورک کا کیپٹن بنا دیا ہو

اس کے دماغ نے جس طرح سے کام کیا تھا وہ فوراً ہی اس کام

پر عمل کرنے لگا تھا تھوڑی ہی دیر میں اس نے اپنے سارے

لوگوں کو نظر رکھنے کے لیے حکم جاری کر دیا تھا ۔

OOOOOOOOO

صارم اپنے چھوٹے موٹے کام نپٹا کر گھر کی طرف جا رہا تھا

جب اچانک ہی اس کے سامنے دو بڑی کالی گاڑیاں آ کر رکی

اس نے حیرت سے ان گاڑیوں کو دیکھا تھا جیسے پہچاننے کی

کوشش کررہاہوان میں سے ایک گاڑی یارم کے آفس کی

لگ رہی تھی جبکہ دوسری گاڑی سے وہ کچھ انجان تھا شاید

خضر ہوگا اس نے سوچتے ہوئے آگے قدم بڑھائے ہی تھے

جب اچانک ہی چار پانچ لوگ گاڑی سے نکلتے ہوئے جیسے اس

کی طرف بڑھتے اس کے منہ پر کچھ رکھ چکے تھے ۔

اس نے کنٹرول کرنے کی کوشش کی تھی لیکن پھر بھی وہ

نہیں کنٹرول کر سکا تھا ان لوگوں نے کافی آسانی سے اسے

زیر کر لیا تھا۔ وہ ہاتھ پیر چلانے لگا تا کہ لوگوں کے مقصد کو

جان سکے اتنا تو صاف ظاہر تھا کہ یارم کے آفس کی گاڑی ان

لوگوں کے ساتھ تھی تو یقینا خضر بھی تھا لیکن وہ گاڑی سے

نکلا نہیں تھا ان لوگوں نے کافی تیزی سے اسے گاڑی پر سوار

کیا تھا اور پھر گاڑیاں پوری سپیڈ سے اگے بڑھ چکی تھی خضر

نے ایک نظر اپنے ساتھ بیٹھے راگاو کو دیکھا تھا ۔

تم لوگوں کو لگتا ہے کہ وہ صارم ہو سکتا ہے لیکن مجھے نہیں

لگتا صارم دوست ضرور تھا لیکن اتنا عزیز دوست وہ کبھی بھی

نہیں رہا کہ یارم اپنا نیٹ ورک اس کے نام سے چلائے یہ

صرف غلط فہمی ہے اور کچھ بھی نہیں اسے کوئی نقصان مت

پہنچانا ۔

اس نے راگا و کو دیکھتے ہوئے جیسے حکم دیا تھا جبکہ اس کی بات

سن کر راگا و ہلکا سا مسکرایا ۔

میں اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا رہا صرف ایک چھوٹا سا کام

ہے جو کرنا ہے بس تھوڑی سی معلومات لینی ہے اس کا انگوٹھا

اور سگنیچرز لینے ہیں تھوڑے اس کے لیگل پیپرز چیک

کرنے ہیں اور بس اتنا ہی یقین کرو اس سے زیادہ اور کچھ بھی

نہیں کریں گے ہم چھوڑ دیں گے اس کو اب 10 دن تک ہم

تمہارے انتظار میں بیٹھے نہیں رہ سکتے ہمارا کام رکا ہوا ہے ۔

دبئی میں ڈرگز انٹر کرنے کے لیے ہمیں دبئی کے ڈون کی

اجازت کی ضرورت ہے اور تم ڈون بننے کے بعد ہماری کسی

طرح کی کوئی مدد نہیں کر رہے ہو جو کہ ہمارے لیے ایک

بہت بڑا نقصان ہے اور ہم مزید نقصان نہیں اٹھا سکتے اس

کے بعد ہمارا نیکسٹ ٹارگٹ تمہارا وہ دوست شارف ہو گا

اس کے بعد شارف کی بیوی معصومہ اور اس کے بعد تمہاری

بیوی بھی ان سب چیزوں میں شامل ہو گی ۔

لیلیٰ کے ساتھ کسی طرح کی بد تمیزی نہیں کرو گے میں خود

اسے لے آؤں گا وہ سائن کر دے گی تم لوگ اس کے لیگل

پیپرز چیک کر لینا وہ غصے سے بولا تھا ۔

ہم تو کسی کے ساتھ بد تمیزی نہیں کریں گے ویسے ان سب

چیزوں میں یارم کا وہ سالہ بھی شامل ہو گا اور سننے میں آیا

ہے کہ یارم کی کوئی بہن بھی ہے ترکی یا اٹلی میں، کیا نام ہے

اس کا ہاں حیام، اس کی منہ بولی بہن بھی تو اس کے نیٹ

ورک کی کیپٹن ہو سکتی ہے ۔

یارم اپنے کاموں میں کبھی معصوم لوگوں کو شامل نہیں کرتا

راگا و یہ صرف تمہاری غلط فہمی ہے خضر نے ایک اور

کوشش کی تھی اسے سمجھانے کی جبکہ وہ بے نیازی سے

گاڑی آگے بڑھا لے گیا ۔

ooooooo

کیا مطلب لیلیٰ یارم کا کیپٹن خضر نہیں ہے؟ شارف بے یقینی

سے چائے کا کپ ہاتھ میں لیے اسے دیکھ رہا تھا جبکہ لیلیٰ

کندھے اچکاتے ہوئے معصومہ کے ہاتھ سے چائے کا کپ

تھام چکی تھی۔

مجھے خضر نے خود بتایا ہے کہ اس کے سگنیچرز کیپٹن کے

سگنیچرز سے میچ ہی نہیں ہوئے، اتنا ہی نہیں وہ لوگ خضر

کے سارے ڈاکومنٹس بھی چیکنگ کے لیے دے چکے ہیں

۔ دس دن میں ان کو جواب ملے گا

لیکن ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟ خضر ہی تو کیپٹن تھا، یارم کے بعد

ہر طرح کا فیصلہ اسی کے ہاتھ میں تھا۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں

۔ ہے کہ خضر کے سگنیچرز میچ نہ ہوں

مجھے خود نہیں پتا، ہر چیز خضر کے ہاتھ میں تھی تو ایسا کیسے

ممکن ہے کہ خضر کے سگنیچرز میچ ہی نہ ہوں اور سب سے

مزے کی بات یہ ہے کہ خضر کو خود بھی نہیں پتہ کہ اگر وہ کیپٹن نہیں ہے تو پھر کیپٹن کون ہے؟ یارم کی ٹیم میں صرف ہم چار لوگ تھے، ہمارے علاوہ یارم کسی اور پر ٹرسٹ نہیں کرتا تھا، ہاں وہ صارم لیکن صارم بھی ہمارا کیپٹن نہیں ہو سکتا۔

خیر اس کی طبیعت پوچھنے کے لیے میں صبح سے اسے فون کر

رہا ہوں اس کی کال نہیں لگ رہی، صارم کے ذکر پر شارف

نے اسے بتایا تھا۔

ہاں ہو سکتا ہے کہیں مصروف ہو، لگ جائے گی کال، تم فکر

مت کرو پتہ کرو کہ یارم کا کیپٹن کون ہے۔ویسے مجھے لگتا

نہیں کہ ہم تینوں میں سے کوئی ہو سکتا ہے، میرا مطلب ہے

ٹھیک ہے ہم یارم کے لیے ٹرسٹڈ تھے لیکن خضر سے زیادہ

نہیں، جتنی محبت وہ صارم اور خضر سے کرتا ہے اتنی ہم سے نہیں کرتا تھا، جتنا وہ ان پر ٹرسٹ کر سکتا تھا اتنا ہم پر نہیں کر سکتا تھا، میں جانتی ہوں یارم مجھ پر بھی بہت ٹرسٹ کرتا ہے لیکن پھر بھی خضر کے مقابلے میں ہر گز نہیں۔ لیلیٰ اسے دیکھتے ہوئے بولی تھی جبکہ اس کی ساری باتیں سچ ہی تھیں، یارم سب سے زیادہ ٹرسٹ خضر اور صارم پر کرتا تھا، خضر اس کا رائٹ ہینڈ تھا جبکہ صارم سب کچھ جاننے کے باوجود

بھی یارم کے دماغ کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا، صارم بے شک

اس کے لیے اعتبار کے قابل تھا لیکن اپنے مافیا ورک کو اس

نے کبھی بھی صارم کے ساتھ شیئر نہیں کیا تھا اور نہ ہی وہ

اسے کیپٹن بنا سکتا تھا تو پھر ان پانچوں کے علاوہ آخر وہ چھٹا

انسان کون تھا جسے یارم نے کیپٹن بنایا تھا ۔

کہیں وہ کیپٹن روح تو نہیں ؟ اچانک ہی معصومہ کے ذہن

میں خیال آیا تھا ۔

نہیں یارم ان کاموں میں کبھی بھی روح کو شامل نہیں

کرے گا، وہ روح پر کوئی خطرہ منڈرانے ہی نہیں دے سکتا

تھا ۔

یارم کو روح سے عشق تھا۔ وہ ہر حد تک جا سکتا تھا لیکن روح

کو خطرے میں ڈالنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا

۔

تو پھر؟ معصومہ کا سوال اب بھی وہی تھا جس کا جواب نہ تو

۔ شارف کے پاس تھا اور نہ ہی لیلیٰ کے پاس

پھر یہ کہ ہمیں پتہ لگانا ہو گا کہ آخر وہ چھٹا انسان کون ہے؟

ساری انفارمیشن نکلواؤ، اس سے پہلے کہ وہ لوگ یارم کے

۔ کیپٹن تک پہنچیں، ہمیں یارم کے کیپٹن تک پہنچنا ہو گا

ہاں لیلیٰ تم بالکل ٹھیک کہہ رہی ہو، اس سے پہلے کہ یارم سر

کی ساری مافیا انفارمیشن ایسے کمینوں کے ہاتھ لگے ہمیں پہلے

ہی ان ساری چیزوں کو ہٹا دینا چاہیے، ہمیں پتہ کرنا ہو گا کہ

۔ آخر سر کا کیپٹن کون تھا

ہاں ہمیں پتہ کرنا ہو گا معصومہ ! اور جہاں تک مجھے لگتا ہے وہ

انسان یارم کے لیے بہت خاص تھا، یعنی کہ ہمیں یارم کے

اپنے، اس کے خاص لوگوں میں ڈھونڈنا ہو گا اگر ہم نہیں تو

۔۔۔۔ ؟ پھر آخر کون

میں نکلتی ہوں۔ سوچ رہی ہوں خضر کے ساتھ کچھ دن بنا کر رکھوں، ممکن ہے کہ جو کچھ بھی اس کے آس پاس ہو رہا ہے اس کی ساری معلومات ہمیں ملتی رہیں، میں کل سے واپس گھر جا چکی ہوں، خضر کے ساتھ بالکل نارملی بات کر رہی ہوں، خضر کو اس بات کا یقین دلانا ہے کہ میں یارم کی موت کو بھلا کر اس کے ساتھ ایک نارمل سی زندگی کی شروعات کرنا چاہتی ہوں، اگر میں نے خضر کو اس بات کا

یقین دلادیا تو پھر خضر مجھ پر یقین کرے گا اور راگا و کے

بارے میں ہر طرح کی انفارمیشن ہمیں دے گا، ایک بات تو

طے ہے جس دن یہ آدمی میرے سامنے آیا میں اسے جان

سے مار ڈالوں گی ۔

لیلیٰ اٹھ کر کھڑی ہوتے ہوئے بولی تھی جبکہ شارف بھی اس

کے ساتھ ہی اٹھا تھا ۔

تم ٹھیک کہتی ہو لیلیٰ ہمیں خضر سے بہت ساری معلومات مل

سکتی ہیں، سب سے اہم بات یہ ہے کہ خضر ان لوگوں کے

ساتھ ہے، ان لوگوں کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا ہے، ان کے

بارے میں سب کچھ جانتا ہے۔

ہمیں خضر پر نظر رکھنی ہو گی، اس کے ہر قدم پر نظر رکھنی

ہو گی، خضر ان لوگوں کی پوری پوری مدد کرے گا یہ جاننے

میں کہ آخر کیپٹن کون ہے، اس سے پہلے کہ خضر اور وہ لوگ

کیپٹن تک پہنچیں ہمیں کیپٹن تک پہنچنا ہو گا، ہمیں جاننا ہو گا

کہ یارم اتنا ٹرسٹ آخر کس پر کر سکتا ہے، ہم لوگوں کے

علاوہ بھی اگر کوئی ایسا انسان تھا تو ہمیں اس کے بارے میں

کچھ بھی پتہ کیوں نہیں؟

شارف اسے دروازے تک چھوڑنے کے لیے آیا تھا، آتے

ہوئے بھی اس کی باتیں یہی تھیں جبکہ اسے اپنا خیال رکھنے کا

کہتی لیلیٰ واپس گھر کی طرف گئی تھی۔

اس نے سوچ لیا تھا اب وہ یارم کے قاتلوں کو آسانی سے

نہیں چھوڑے گی، وہ ان کو ان کے انجام تک پہنچائے گی اور

اس چیز میں اسے بے شک خضر کے ساتھ واپس اپنا رشتہ ہی

کیوں نہ بنانا پڑے۔ہاں اس کے پاس یہی ایک راستہ تھا خضر

سے معلومات لینے کا، خضر کو اپنے ساتھ کا یقین دلانے کا

اس کے لیے ضروری تھا خضر کو یہ سمجھانا کہ اس کے لیے

خضر اور اپنے بچوں سے زیادہ اہم اور کچھ نہیں ہے۔اور اگر

وہ اسے اس بات کا یقین دلانے میں کامیاب ہو گئی تو پھر وہ

خضر کو اپنی مرضی کے مطابق چلا سکتی تھی ۔

یہ بات حقیقت ہے کہ خضر احمد اب اس کے دل سے اتر چکا

تھا۔ لیکن یارم کے لیے وہ آج بھی کچھ بھی کرنے کو تیار تھی

۔

OOOOOOO

مما اب تو ہم ہاسٹل نہیں جائیں گے تو پھر ہم کیوں پڑھائی کر

رہے ہیں؟ مہر اپنی نوٹ بک بند کرتے ہوئے لیلیٰ کو دیکھنے

لگی تھی جب خضر اندر داخل ہوا تو عنایت بھاگ کر اس کی

طرف چلی گئی ۔

عنایت کے بچے واپس آؤ یہاں، ابھی کے ابھی مجھے یہ

سارے سوال حل کر کے دو، یہ مت سوچنا کہ تم لوگ

ہاسٹل سے گھر آگئی ہو تو تم لوگوں کی پڑھائی ختم ہو گئی ہے،

ایگزیمز ہونے والے ہیں، خبر دار جو تم لوگوں نے ذرا سی

بھی لاپرواہی کی، اور خضر خبر دار جو تم نے ذرا بھی لاڈ د کھایا،

میں نے تمہاری بھی ہڈیاں توڑ دینی ہیں ۔

وہ غصے سے اس کے پیچھے آتی ہوئی عنایت کو اس سے الگ

کرتی، اسے تقریباً اٹھا کر پھینکنے والے انداز میں وہیں واپس

بٹھا چکی تھی جبکہ خضر ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ ان کے

ساتھ ہی آکر بیٹھ گیا تھا، لیلیٰ کو پرانے روپ میں دیکھ کر اسے

خوشی ہو رہی تھی ۔

کیوں ظلم کر رہی ہو لیلیٰ وہ چار دن چھٹیاں انجوائے کرنا چاہتی

ہیں تو کرنے دو نا، ویسے بھی یہ کتابیں چاٹ کر کیا ہی حاصل

ہونا ہے انہیں ۔

ہاں تم ڈال دو یہ ساری باتیں ان کے دماغ میں، خضر!

پڑھائی نہیں کریں گی تو کل دنیا کو فیس کیسے کریں گی؟

بابا بھی زیادہ پڑھے لکھے نہیں ہیں۔ لیلیٰ ابھی ٹھیک سے خضر

کو پڑھائی کا فائدہ سمجھا ہی نہیں سکی تھی کہ مہر نے بڑے

مزے سے کہہ دیا۔

اسی لیے تو میرے ہاتھ سے مار کھاتا ہے تمہارا باپ، اگر

میری طرح پڑھا لکھا ہوتا تو مجھ سے ڈرتا تھوڑی۔۔۔۔"لیلیٰ

نے جیسے قصہ ہی ختم کر دیا تھا، مطلب اس کی بہادری کا

ریزن اس کا پڑھا لکھا ہونا تھا، مہر اور عنایت دونوں نے منہ

کھولے خضر کی طرف دیکھا تھا ۔

جو ہلکا سا سر کھجاتا 'ہاں' میں سر ہلا گیا تھا ۔

اوہو بابا پھر تو آپ کو بھی پڑھائی کرنی چاہیے تھی، اگر آپ

پڑھے لکھے ہوتے تو مما آپ سے ڈرتی، پر ابھی بھی کچھ نہیں

بگڑا، یہ لیں میری بک اور پڑھائی کریں، آج ہم نے ماما کو

اس چیپٹر کا ٹیسٹ دینا ہے ۔

عنایت فوراً اس کی گود میں بیٹھتے ہوئے اپنی کتاب اسے تھما

چکی تھی جبکہ خضر نے بے بسی سے ایک نظر لیلیٰ کی طرف

دیکھا تھا، اس کی بیٹیاں بالکل لیلیٰ جیسی تھیں، اگر ایک دفعہ

کسی بات کے پیچھے لگ جائیں تو مرتے دم تک اس بات کا

پیچھا نہیں چھوڑتی تھیں اور اب اگر انہوں نے اپنے باپ کو

پڑھانے کا فیصلہ کر لیا تھا تو مطلب صاف تھا کہ وہ پڑھا کر ہی

دم لینے والی تھیں، جبکہ لیلیٰ کو تو مزہ ہی آگیا تھا مہر کی بات

سن کر ۔

ہاں خضر پڑھائی کرو، میں تمہیں بھی پڑھا دوں گی بس فیس

تھوڑی زیادہ لگے گی۔ باقی اب تم دبئی کے ڈون ہو پیسہ تو

تمہارے پاس کم ہو گا نہیں، چلو اسی خوشی میں آج ڈنر باہر

ہو گا، ویسے بھی میرے نیلز خراب ہوتے ہیں، میں آج ہی

نیلز ایکسٹینشن کروا کے آئی ہوں ۔

وہ جیسے قصہ ہی ختم کر گئی تھی۔ جبکہ لیلیٰ کو اس قدر نارمل

دیکھ کر خضر بھی ہلکا سا مسکرا دیا تھا، یہ انقلاب کیسے آیا تھا وہ

نہیں جانتا تھا لیکن لیلیٰ بالکل نارمل تھی اور لیلیٰ کو اتنا نارمل

دیکھ کر وہ پر سکون ہو گیا تھا، اس کی بیٹیوں کی زندگی

ڈسٹرب نہیں ہو رہی تھی، اس کے گھر میں کوئی مسئلہ نہیں

ہو رہا تھا، اس کے علاوہ اسے چاہیے ہی کیا تھا۔

ہاں اس کے لیے اتنا ہی کافی تھا۔

چلو کوئی بات نہیں تم لوگ تیاری کر لینا میں تھوڑی دیر

سونے جا رہا ہوں۔ تب تک تم ان لوگوں کو پڑھا لو پھر ڈنر

باہر کریں گے اور پلے لینڈ بھی چلیں گے۔

اس نے مہر اور عنایت کا ماتھا چومتے ہوئے ان سے وعدہ بھی

کر لیا تھا جس پر وہ "یاہو" کا نعرہ لگاتی اب دل سے پڑھائی

کرنے لگی تھیں کیونکہ جانتی تھیں کہ اگر وہ پڑھائی نہیں

کریں گی تو لیلیٰ نے ان کے سارے پلان پر پانی پھیر دینا تھا،

ان کی ہٹلر ماں سچ مچ میں ہی ہٹلر تھی جس کی مرضی کے

خلاف وہ کوئی کام نہیں کرتی تھیں، لیلیٰ کی مرضی کے

خلاف تو خضر بھی کبھی کچھ نہیں کرتا تھا ۔

وہ دونوں ایک دفعہ پھر سے پڑھائی میں مصروف ہو گئی تو لیلیٰ

نے فون اٹھا کر شارف کے نمبر پر کال کی تھی ۔

شارف صارم کے بارے میں کچھ پتہ چلا؟ میں نے تقریباً

صبح سے کوئی 20 دفعہ اسے کال کرلی ہے اس کا فون ہر دفعہ

بند آرہا ہے۔

نہیں لیلیٰ میں بھی بہت دفعہ کوشش کرچکا ہوں، ایون میں

تو پولیس اسٹیشن اور اس کے گھر سے بھی ہو کر آیا ہوں۔ اللہ

خیر کرے پتہ نہیں مجھے کیوں لگ رہا ہے صارم کا اس طرح

سے غائب ہونا نارمل نہیں ہے۔

شارف نے پریشانی سے کہا تھا جبکہ لیلیٰ خود بھی اس کی بات

سن کر پریشان ہو گئی تھی کہیں کوئی بڑا مسئلہ نہ ہو جائے ۔

پتہ کرواؤ شارف، یہ بات اگنور کرنے والی نہیں ہے ۔

ہاں میں پتہ کروا رہا ہوں، تم ابھی یہاں آسکتی ہو کیا؟ ہم

دونوں مل کر اسے ڈھونڈتے ہیں ۔

نہیں میں بچوں کو پڑھا رہی ہوں، اس کے بعد میرا ارادہ خضر

کے ساتھ رات کو ڈنر پر جانے کا ہے ۔

لیلیٰ آر یو سیر یس؟ وہ اس کی بات کاٹ گیا تھا۔

ہاں شارف، میں نے تمہیں بتایا تھانا۔ اسے کچھ یاد دلانے لگی تھی۔

ہاں بتایا تھا لیکن اتنی جلدی؟ خضر کو شک نہیں ہوا۔۔۔؟

وہ مجھ پر شک نہیں کر سکتا، تم فکر مت کرو، میں سب کو سنبھال لوں گی، تم صارم کو ڈھونڈو اور جیسے ہی اس کے بارے میں کوئی خبر ملتی ہے مجھے انفارم کرو۔

ہاں ٹھیک ہے میں تمہیں انفارم کر دوں گا، اس نے کہتے ہوئے فون بند کیا تھا جبکہ لیلیٰ ایک دفعہ پھر سے مہر اور عنایت کی کتابوں پر جھک گئی تھی ۔

○○○○○○○○

صارم کی آنکھ کھلی تو اس نے اپنے آپ کو ایک کرسی پر بندھے ہوئے پایا تھا ۔

اس نے خود کو چھڑانے کی ہلکی سی کوشش کی تھی لیکن

رسیاں کافی ٹائٹ باندھی گئی تھیں، تب نگاہ ہاتھ کے انگوٹھے

پر گئی تھی جہاں پر ہلکی سی سیاہی لگی ہوئی تھی، صاف لگ رہا

تھا کہ اس کے انگوٹھے کو استعمال کیا گیا ہے لیکن کس کام

کے لیے؟ اس سوچ نے اس کا دماغ گھما کر رکھ دیا تھا۔

اس نے نگاہ اٹھا کر سامنے دیکھا جہاں ایک آدمی کھڑا تھا جسے

دیکھتے ہی اس کا خون جیسے کھول اٹھا تھا۔

راگاوشریواستو!"اس نے غصے سے اس کا نام پکارتے"

ہوئے اس پر جھپٹنا چاہا تھا جب اس نے ایک زوردار لات

اس کے کندھے پر مارتے ہوئے اسے واپس کرسی پر بٹھایا

تھا، پیچھے کی طرف گرتے ہوئے وہ اچھا خاصا زور سے پیچھے

۔ دیوار کے ساتھ لگا تھا

میں تمہیں جان سے مار ڈالوں گا، وہ غصے سے چلایا تھا لیکن

۔ کرسی پر بندھے ہونے کی وجہ سے وہ کچھ نہ کر پایا

ریلیکس ریلیکس ! تمہارا اتنا غصہ ہونا بنتا نہیں ہے، مجھے بس

چھوٹا سا کام ہے جس کی وجہ سے میں تمہیں یہاں لے کر آیا

ہوں، میری تمہارے ساتھ کوئی دشمنی نہیں ہے، تمہارا

انگوٹھا استعمال کر چکا ہوں مجھے کوئی فائدہ نہیں ہوا، مجھے

تمہارے سگنیچرز چاہئیں۔ تمہاری جیب سے آئی ڈی کارڈ

نکال کر ہم چیکنگ کر چکے ہیں، صرف تمہارا ایک سائن

چاہیے، میں ان میں سے کچھ چیزیں چیک کرنا چاہتا ہوں، وہ

اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگا تھا جبکہ وہ اب تک چھٹپٹا رہا تھا ۔

ریلیکس ہو جاؤ صارم، تمہارے اس طرح سے چھٹپٹانے پر

تم اس مصیبت سے نکل نہیں جاؤ گے، یہاں سے نکلنے کے

لیے تمہیں میرا ایک کام تو کرنا ہی ہو گا، یقین کرو تم میرے

کسی کام کے نہیں ہو ۔

میں صرف ایک چھوٹی سی چیز چیک کرنے کے لیے تمہیں

"۔۔۔ یہاں پر لایا ہوں، پلیز

میں تمہاری جان نکال دوں گا، وہ غصے سے دھاڑا تھا، یقیناً وہ

اس کی کوئی مدد نہیں کرنا چاہتا تھا، اس کی آنکھوں کے

۔ سامنے یارم کا بے جان وجود آیا تھا

وہ بھلا نہیں سکتا تھا یارم کی موت کو، اس آدمی نے یارم کو

خود کو ختم کرنے پر مجبور کر دیا تھا، یہ آدمی ایک سائیکو تھا

جس کی کوئی مدد کرنے کے بارے میں وہ سوچ بھی نہیں

سکتا تھا ۔

صرف ایک چھوٹا سا سائن ہی کرنا ہے تم نے۔ ویسے تو مجھے

یقین ہے کہ تمہارا سائن میرے کسی کام کا نہیں ہوگا لیکن

پھر بھی میں ایک چھوٹی سی کوشش کرنا چاہتا ہوں اگر تم

ساتھ دے دو تو، ورنہ۔۔۔ اس نے کہتے ہوئے سامنے ٹی

وی پر ایل ای ڈی اسکرین آن کر دی تھی جہاں پر اس کے

گھر کے اندر کا منظر نظر آ رہا تھا ۔

اس کی بیٹی سامنے کھیل رہی تھی جبکہ عروہ صائم کو کندھے

سے لگائے گھوم رہی تھی، شاید وہ اسے سلانے کی کوشش

کر رہی تھی ۔

کتنی پیاری ہے تمہاری فیملی، چھوٹی سی، کیوٹ سی، اگر تم

نہیں چاہتے کہ تمہاری فیملی کے ساتھ کچھ بھی ہو تو

۔۔۔؟

مجھے کچھ نہیں چاہیے تم سے سوائے ایک سائن کے، اور

یقین کرو تمہارا سائن میرے کسی کام کا نہیں ہے اس بات کا

مجھے یقین ہے لیکن وہ خضر ہے ناوہ کہتا ہے کہ تم یارم کے

کافی عزیز دوست تھے بس اس لیے تمہارا ایک سگنیچر

چاہیے، یقین کرو تمہاری فیملی بالکل محفوظ رہے گی، وہ کاغذ

اس کے سامنے رکھتے ہوئے اس کے ہاتھ میں زبردستی پین

تھمانے لگا تھا۔

لگتا ہے تمہیں میرے ٹیلنٹ پر شک ہے، تمہارے گھر کے

اندر سے اگر تمہارے بچے غائب ہو جائیں تو۔۔۔۔"

میں کر رہا ہوں سائن! اس سے پہلے کہ وہ کوئی شدید دھمکی

دے، صارم بول پڑا تھا جبکہ وہ ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ

اس کی کرسی سیدھی کر کے پیپر اس کے سامنے رکھ چکا تھا

جس پر صارم نے فوراً ہی سائن کر دیے تھے، ہاں اپنی فیملی پر

وہ کسی طرح کا رسک لینے کو تیار نہیں تھا ۔

وہ یہاں آکر کمزور ہو جاتا تھا اور یہی اس کی سب سے بڑی

کمزوری تھی، اس کے لیے اس کی فیملی سے زیادہ عزیز اور

کچھ بھی نہیں تھا، یہی وجہ تھی کہ دشمن اکثر اس کی اس

کمزوری کو استعمال کر لیتے تھے ۔

اسے یارم کی اسٹریٹیجیز سمجھ میں نہیں آتی تھیں، وہ اپنی

فیملی کو پروٹیکٹ کرتا تھا، وہ پورے دبئی کو پروٹیکٹ کرتا تھا،

وہ انڈرورلڈ مافیا کو اپنی انگلیوں پر نچاتا تھا، ہر چیز کو وہ ہینڈل کر

لیتا تھا، کسی میں اتنی ہمت ہی نہیں ہوتی تھی کہ کوئی اس کی

فیملی کی طرف آپاتا، اور صارم یہاں ہمیشہ ہی بے بس ہو جاتا

تھا، وہ بھی اس معاملے میں یارم کا مقابلہ نہیں کر پایا تھا اور نہ

ہی وہ کبھی کرنا چاہتا تھا، ہاں لیکن اپنی فیملی کی سیکیورٹی کو

بہتر بنانے کے بارے میں وہ اب سے ہی سوچ رہا تھا کہ کوئی

بھی اس کی فیملی کا نام لے کر اسے بلیک میل نہ کر سکے۔

کھول دو انسپیکٹر صاحب کو، انہیں باہر تک چھوڑ کر آؤ، مزید

ہمیں ان سے کوئی کام نہیں ہے۔ وہ اپنے آدمیوں کو کہتا

وہاں سے نکل چکا تھا جبکہ وہ لوگ صارم کو کھولتے خود بھی

اس آدمی کے پیچھے چلے گئے تھے، اب اپنا سر ہاتھوں میں

دباتے ہوئے وہ وہاں سے اٹھا، تیزی سے اس جگہ سے نکلا

تھا، باہر آنے پر پتہ چلا کہ وہ ایک عام سے لوہا اسٹور یا لڑنے

کی جگہ تھی جہاں پر اس طرح کے غنڈے اپنے کام نکلوا لیتے

تھے ۔

وہ جانتا تھا اب اسے یہاں سے کچھ نہیں ملنا، اسی لیے

خاموشی سے واپس اپنے گھر کی طرف نکل گیا تھا ۔

○○○○○○○○

اس کی آنکھ اپنے موبائل کی رنگ ٹون سن کر کھلی تھی،

آنکھیں کھولتے ہوئے اس نے اپنے موبائل کو اپنے قریب

کیا تو اوپر راگا و کا نام چمک رہا تھا، کچھ بیزاریت سے اس نے

موبائل کان سے لگایا تھا ۔

انسپیکٹر کا نام ونشان کچھ بھی میچ نہیں ہوا، نہ سگنیچر نہ اس

کا انگوٹھا اور نہ ہی کوئی اور انفارمیشن، اس کو چھوڑ دیا ہے ہم

نے۔آج معصومہ کو لے کر آنا ہے ۔

معصومہ کو تم نہیں میں خود لے کر آؤں گا،اسے سمجھا کر میں

اپنے ساتھ لے کر آؤں گا،وہ سائن کر دے گی اور اس کی

ساری انفارمیشن بھی،اس کے ساتھ کسی بھی طرح کی کوئی

بدتمیزی مت کرنا،وہ غصے سے بولا تھا ۔

میں نے تو صارم کے ساتھ بھی کوئی بدتمیزی نہیں کی ہے،

تم لے کر آجاؤ اسے پھر ہم سگنیچرز وغیرہ کروا لیتے ہیں،

میرا مقصد صرف اور صرف یارم کے کیپٹن کا پتہ کرنا ہے

۔

ہاں ٹھیک ہے میں لے کر آجاتا ہوں تم پلیز خود سے کچھ

مت کرنا۔اس نے سیدھے ہو کر بیٹھتے ہوئے منت

بھرے انداز میں کہا،تو دوسری طرف سے ایک بھرپور

قہقہے کی آواز سنائی دی تھی ۔

خضر احمد! مجھے سمجھ نہیں آرہا تمہیں دبئی پر حکومت کرنی

تھی یا صرف ان لوگوں پر جن کے ساتھ کچھ برا ہوتے تم

دیکھ نہیں سکتے، خیر جیسی تمہاری مرضی بالکل ویسا ہی ہوگا،

معصومہ کو لے کر آجانا ہم نے یہ کام آج ہی کرنا ہے، اس

کے بعد تمہاری بیوی اور پھر یارم کا وہ لیفٹ ہینڈ شارف ۔

ہاں ٹھیک ہے میں آج ہی لیلیٰ سے بھی بات کرلوں گا ۔

تم ریلیکس رہو، فون بند کرتے ہوئے اس نے ایک دفعہ پھر

سے اپنی ساری باتیں دہرائی تھیں، جس سے بور ہوتے

ہوئے راگاو نے فون بند کر دیا تھا ۔

OOOOOOO

ماما مجھے بھی لپسٹک لگاؤ، لیلیٰ تقریباً اپنی تیاری مکمل کر چکی

تھی جب اچانک ہی مہر نے ایک نیا شوشہ چھوڑ دیا، وہ انہیں

بالکل میک اپ نہیں کرنے دیتی تھی لیکن وہ بچیاں تھیں،

ان دونوں میں میک اپ کا شوق ہونا ایک نارمل سی بات

تھی اور پھر سب سے اہم بات وہ لیلیٰ کی بیٹیاں تھیں اس

طرح کا کوئی شوق ان میں نہ ہونا بنتا ہی نہیں تھا ۔

کم آن ڈیر ڈاٹرز ! بیبیز میک اپ نہیں کرتے ۔

لیکن بابا تو سن بلاک لگاتے ہیں، وہ اچانک بولی تھی ۔

ہاں تو بابا بے بی تھوڑی ہیں، عنایت نے اسے گھور کر کہا ۔

نہیں بابا بے بی نہیں ہیں لیکن ہماری طرح وہ بھی ماما کے بے

بی ہی ہیں، تم نے سنا نہیں کتنی دفعہ ماما کہتی ہیں "او کم آن

خضر بے بی ایسے کرو، ایسے مت کرو"۔ مہر پوری طرح سے

اسے لیلیٰ کا ایکشن کرتے ہوئے دکھا رہی تھی جبکہ کمرے

کے اندر داخل ہوتا خضر جہاں اپنی بیٹی کے انداز پر حیران ہوا

تھا وہیں لیلیٰ تو باقاعدہ اسے گھورنے لگی تھی ۔

اوہاں میں تو بھول ہی گئی بابا بھی ماما کے بے بی ہیں، وہ سر پہ

ہاتھ مارتے ہوئے بولی جب کہ لیلیٰ نے حیرت سے

دروازے پر کھڑے خضر کو دیکھا تھا، اب وہ اپنی بیٹیوں کو

کیسے سمجھاتی کہ وہ تو طنزیہ انداز میں اسے بے بی کہتی تھی نہ

کہ اسے اپنا بچہ مانتی تھی اس لیے۔

خضر میرا بے بی نہیں ہے گرلز، وہ تم لوگوں کا باپ ہے۔اور

میں تم لوگوں کو میک اپ نہیں کروا رہی ہوں، ہاں لیکن

سن بلاک لگوادوں گی اس سے مجھے مسئلہ نہیں ہے، جتنا

میک اپ خضر بے بی کرتا ہے اتنا ہی میک اپ میں تم دونوں

کو بھی کرواسکتی ہوں، وہ سن بلاک اٹھاتے ہوئے ہاتھ پر ملتی

ان کے منہ پر لگانے لگی تھی جبکہ لپسٹک نہ لگنے کا افسوس

جہاں ان دونوں کو کھائے جارہا تھا وہی خضر کو بے بی کہنے پر

وہ دونوں "کھی کھی" شروع کرچکی تھیں۔

تیار ہو تم لوگ؟ چلو نکلتے ہیں، میں نے پلے لینڈ کی ٹکٹس آن

لائن ہی بک کروالی ہیں ۔

لیلیٰ کا یقیناً اگلا سوال یہی ہونے والا تھا کہ ٹکٹس کا کیا ہوا، سو

خضر نے پہلے ہی اسے جواب دے دیا جس پر ریلیکس ہوتی

لیلیٰ اپنا بلش آن تیز کرنے لگی تھی، ایک تو وہ اتنی حسین تھی

کہ ذرا سا میک اپ کرتی آسمان سے اتری کوئی حور ہی لگنے

لگتی تھی اور آج تو اس نے مکمل تیاری کرنے کے بعد ڈارک

بلو کلر کی سلیو لیس ڈریس بھی پہن رکھی تھی جس کے اوپر

اس نے اونی فلفی مفلر نما دوپٹہ لیا ہوا تھا جو صرف اور صرف

اس کے بازوؤں کو ہلکا سا کور کر رہا تھا ۔

یقیناً اس کا مقصد صرف اور صرف فیشن کرنا تھا، وہ سردی

سے بچانے کے لیے تو ہرگز نہیں تھا، سردی سے بچنے کے

لیے یقیناً خضر کی موٹی جیکٹ ہی واپسی پر کام آنے والی تھی

۔

ہاں وہ لیلیٰ تھی، اسے فرق نہیں پڑتا تھا کہ اس کا شوہر سردی

سے مرتا ہے یا ٹھٹھرتا ہے، اس کا جیکٹ واپسی پر لیلیٰ کے ہی

ہاتھ چڑھنا تھا کیونکہ یہ لیلیٰ کا اصول تھا جسے خضر نے ہر قیمت

پر فالو کرنا تھا، یہ رومینٹک بھی لگتا ہے اور شوہر کی کیئر بھی

نظر آتی ہے، وہ اس کی کیئر کرے نہ کرے یہ میٹر نہیں کرتا

تھا ۔

یہ والا جیکٹ مت پہننا وائٹ پہنو وہ زیادہ پیارا لگے گا، وہ اپنا

جیکٹ نکال کر پہننے لگا تھا جب اس نے اچانک ہی اسے ٹوک

دیا، ٹوکنے کا مقصد یہی تھا کہ تمہارا بلو کلر کا جیکٹ بعد میں

ہرگز میری ڈریس کے ساتھ سوٹ نہیں کرے گا اور لیلیٰ کا

فیشن خراب ہو جائے یہ تو اسے منظور ہی نہیں تھا ۔

خضر نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے وائٹ جیکٹ نکال لی تھی

۔

ویسے لیلیٰ اگر تم نے یہ سویٹر جیکٹس وغیرہ پہننے ہی نہیں

ہوتے تو پھر خریدتی کیوں ہو؟ پہننے تو تم نے میرے ہی

ہوتے۔۔۔۔" وہ ابھی بول ہی رہا تھا جب آئینے میں اسے

۔ خود کو گھورتے پایا

مذاق کر رہا ہوں جان! سب کچھ تمہارا ہی ہے، جو مرضی

پہنو، تو یہ جیکٹ ٹھیک لگ رہا ہے؟ تو میں یہی پہن کر چلتا

ہوں ویسے بھی میرے کپڑوں کے ساتھ سوٹ بھی کر رہا

ہے۔ وہ اور کیا ہی کہہ سکتا تھا، جیکٹ پہنتے ہوئے وہ باہر نکلنے

لگا جب لیلیٰ نے پوری طرح سے گھوم کر اس پر نظر ڈالی تھی

۔

جوتے بدل لو۔ ایک مہینے میں نہ جانے کون سے زمانے کے

آدمی بن گئے ہو تم، ایک مہینہ گھر پر نہیں رہی تو فیشن نام کی

کوئی چیز تمہارے اندر ڈھونڈنے سے نہیں مل رہی، بیکار

آدمی! جاؤ یہ جوتے بدلو، جو گرز پہنو آفس نہیں جا رہے ہو

تم، وہ غصے سے اس کے جوتوں کو دیکھتے ہوئے بولی تھی جبکہ

خضر نے ایک نظر اپنے جوتے دیکھے تھے اور پھر فوراً ہی

۔ الماری کے نچلے حصے سے جوگرز نکالنے لگا

تب یہ لیلیٰ اپنے میک اپ کو آخری ٹچ دے کر اپنی گرلز

۔ گینگ کو باہر آنے کا اشارہ کر چکی تھی

ooooooo

تم ٹھیک ہو صارم؟ کہاں تھے تم؟ میں ہر جگہ تمہیں ڈھونڈ

ڈھونڈ کر تھک گیا تھا، میں تو پریشان ہو گیا تھا کہ کوئی مسئلہ تو

نہیں ہو گیا، آخر گئے کہاں تھے تم؟ تمہارے آفس، گھر، ہر

جگہ تمہیں ڈھونڈا۔

وہ ابھی گھر کی حدود میں داخل ہی ہوا تھا جب شارف تیزی

سے اندر سے نکلا تھا۔

ہاں میں ٹھیک ہوں، مجھے وہ خضر کے لوگوں نے اٹھایا تھا،

کچھ سگنیچرز کروانے تھے، کوئی پیپر ورک میں مسئلہ آگیا

ہے، مجھے پوری بات سمجھ میں تو نہیں آئی شارف لیکن اتنا

سمجھ میں آچکا ہے کہ خضر کو دبئی کا ڈون بنانے سے انہیں

کوئی فائدہ نہیں ہو رہا، وہ شارف کا ہاتھ تھام کر اندر جانے

کے بجائے اسے ایک طرف لے کر آیا تھا جبکہ اس کی بات

سن کر شارف سر ہلا گیا، اتنی معلومات تو اسے مل ہی چکی

تھیں۔

ہاں یہی بات ہے اور وہ لوگ اب ہم سے سگنیچر کروا رہے

ہیں یہ جاننے کے لیے کہ آخر اگر خضر کیپٹن نہیں ہے تو پھر

کیپٹن کون ہے؟ مجھے خود بھی سمجھ میں نہیں آ رہا کہ آخر

کیپٹن ہو کون سکتا ہے؟ یارم کی ہر چیز خضر ہینڈل کرتا تھا اور

اگر یارم آگے پیچھے کہیں پر بھی جاتا تو پیچھے سے خضر کے ہی

سگنیچرز چلتے تھے، پھر آخر کون ہو سکتا ہے جسے یارم نے

؟اپنی ہر چیز کا کیپٹن بنا دیا ہو

ہمیں یہ جاننا ہو گا اس سے پہلے کہ وہ لوگ کیپٹن تک پہنچیں

۔ ہمیں کیپٹن تک پہنچنا ہو گا۔ شارف اسے دیکھتے ہوئے بولا

ہاں یہ نہ ہو کہ وہ کیپٹن کو نقصان پہنچانے کی کوشش کریں،

کیا تم بھی نہیں ہو؟ صارم نے حیرت سے پوچھا تھا جس پر

شارف نے صرف کندھے اچکائے، ابھی تک تو وہ جانتا بھی

نہیں تھا کہ یہ معاملہ کیسا تھا، وہ خود کو کیپٹن تو ہرگز نہیں

سمجھ سکتا تھا ۔

اگر یارم کے لیے خضر یقین کے قابل نہیں تھا تو شارف بھی

ہرگز نہیں ہو سکتا تھا یعنی کہ وہ انسان کوئی اور ہی تھا ۔

وہ لوگ سب سے پہلے یارم کے آس پاس کے لوگوں سے

معلومات نکال رہے ہیں، میں تو یقیناً نہیں ہو سکتا، ہو سکتا

ہے لیلیٰ لیکن خضر سے زیادہ تو لیلیٰ بھی نہیں ۔

ہمیں پتہ کرنا ہوگا شارف، یہ نہ ہو کہ یہ لوگ اس تک پہنچ

کر نقصان پہنچادیں، ویسے مجھے کہنا تو نہیں چاہیے کہ یارم

اس طرح کی کوئی غلطی کر سکتا ہے لیکن رویام یارم کے بعد

اس کی ہر چیز کا اصل حقدار ہے ۔

تو کیا وہ رویام کے ہاتھ سے سگنیچر کروائے گا؟ شارف نے

اس کی بے وقوفانہ سی بات پر رویام کے ہاتھ کا سائز دکھاتے

ہوئے طنزیہ لہجے میں کہا تھا، ہاں وہ دونوں ایک ساتھ ہوں

اور ایک دوسرے پر طنز نہ کریں ایسا تو ممکن ہی نہیں تھا ۔

اسے سگنیچر کرنا نہیں آتا، صارم کے منہ بنانے پر وہ جیسے

بات ہی ختم کر گیا ۔

اسے ہاتھ سے سگنیچر کرنا نہیں آتا لیکن اس کے انگوٹھے

سے انگوٹھا لگانا تو آتا ہی ہو گا نا ۔

وہاں وہ سیف ہے صارم، میں نہیں چاہتا کہ وہاں جا کر ہم

کوئی پرابلم کریئیٹ کریں، وہ لوگ اس کا بہت اچھے طریقے

سے خیال رکھ رہے ہیں ۔

اگر ہم اس کے سامنے جائیں گے تو وہ ڈسٹرب ہو گا ۔

ہاں میں سمجھ سکتا ہوں لیکن ہمیں کچھ تو کرنا ہی ہو گا نا، وہ

لوگ تورو یام کو نقصان پہنچانے سے بھی پیچھے نہیں ہٹیں

گے ۔ صارم نے پریشانی سے کہا تھا ۔

تم ٹھیک کہتے ہو، ہم سب ایک دفعہ اپنے سگنیچرز چیک

کروالیں،اس کے بعد ہم رویام کو زیادہ اچھے طریقے سے

پروٹیکٹ کرپائیں گے،ان لوگوں نے سب سے پہلے تم پر

حملہ کیا ہے ہو سکتا ہے اگلا نمبر میرا یا لیلیٰ کا ہو ۔

باقی میں معصومہ کو بھی سمجھا دیتا ہوں،اب وہ لوگ ہمیں آ

کر اٹھائیں یا ہم خود ان کے پاس جائیں فرق نہیں پڑتا، وہ اسے

دیکھتے ہوئے بولا تھا جبکہ صارم بھی اس کی پلاننگ کو پوری

طرح سے سمجھ چکا تھا ۔

○○○○○○○○○

نہیں یہاں ہر چیز سیف ہے، میں ہر چیز پر نظر رکھے ہوئے

ہوں، تم فکر مت کرو اگر یہاں پر کوئی آیا نا تو منہ کی کھا کر

جائے گا، وہ فون کان سے لگاتے ہوئے آگے بڑھ رہا تھا،

ایک ہاتھ میں ننھا سا ہاتھ پکڑا ہوا تھا جبکہ دوسرے ہاتھ میں

۔ اس کے کھانے پینے کی چھوٹی چھوٹی ہزاروں چیزیں

ماموں۔۔۔"لومی تت دیا" (رومی تھک گیا) وہ فون کان

سے لگائے اپنی فرسٹریشن نکال رہا تھا جب اسے رومی کی

آواز سنائی دی، اس نے جلدی سے اسے زمین سے اٹھاتے

ہوئے اپنے کندھے سے لگایا تھا جبکہ شونو کی رسی بھی لمبی کر

۔ دی تھی تاکہ وہ آسانی سے ان کے پیچھے بھاگ سکے

بس میں تمہیں یہی بتانا چاہتا تھا کہ وہ لوگ رومی پر شک کر سکتے ہیں اور تم پر بھی، ایسے میں اپنی کیئر کرنا اور رومی کا بھی بہت سارا خیال رکھنا۔

ڈونٹ وری! رومی بالکل ٹھیک ہے میرے پاس، اسے میں کچھ نہیں ہونے دوں گا اور جہاں تک بات ہے میری تو تم فکر ہی مت کرو میں ہر چیز ہینڈل کر لوں گا، تم لوگ اپنا خیال

رکھنا اور جیسے ہی کچھ پتہ چلتا ہے مجھے فوراً سے بتانا، باقی میں

ہر چیز ہینڈل کر لوں گا ۔

وہ فون بند کرتے ہوئے جیب میں ڈالتا تیز قدموں سے

آگے بڑھنے لگا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا یہاں پر بھی اس کے ہر

قدم پر خضر کے لوگوں کی نظر ہے۔اور سچ تو یہ تھا کہ وہ

رویام پر خضر کا سایہ بھی نہیں پڑنے دینا چاہتا تھا ۔

چاکلیٹ کھائے گا بھانجے ؟رومی کی گردن پر لب رکھتے

ہوئے سوال کرنے لگا تو اس نے فوراً سے پیچھے ہٹتے ہوئے

۔ اپنے ننھے سے ہاتھ سے ننھی سی گردن صاف کی تھی

(تھاؤں دا" (کھاؤں گا"

میلا شونوبی تھائے دا" (میرا شونو بھی کھائے گا) وہ دوبارہ"

اس کے کندھے کے ساتھ لٹکتے ہوئے بولا تھا جب کہ اس

کے حکم پر سر کو خم دیتا وہ فوراً ہی سامنے والے اسٹور میں

گھس گیا تھا ۔

"وہ) کدھر ہے ؟(اونلی ٹوپری کی کدھر اے" اونلی ٹوپلی تی تدھر اے

فٹ سے بڑے سائز کی دو چاکلیٹس نکالتے ہوئے کاؤنٹر پر

رکھنے لگا تھا جب اس نے اچانک ہی اسے یاد دلایا تھا کہ گھر

میں ایک اور انسان بھی موجود ہے ۔

او سوری سوری غلطی ہو گئی، ایک تو جب سے تو آیا ہے نا

میرے پاس میں سب کچھ بھولتا جا رہا ہوں۔ تیری مامی کو

بھی۔۔۔ وہ سرگوشی نما انداز میں دوبارہ فریج کھولنے لگا تھا

۔

بھول داؤ بھول داؤ اب شے بو میلی اے "(بھول جاؤ بھول "

جاؤ اب سے وہ میری ہے)

واہ بھانجے! سعودیہ آکر بھی ٹھرکی پن نہیں چھوڑا، ابھی

سے اتنی بڑی مامی پر دل اٹکا ہے تیرا؟ یہ دیکھ کتنی خوبصورت

جارہی ہے، قریب سے اسے پاس سے گزرتی ایک چھوٹی سی

لڑکی کی طرف اشارہ کیا تھا۔

اے تو شوٹی بتی اے" (یہ تو چھوٹی بچی ہے) اس نے فوراً"

سے منہ کے ڈیزائن بناتے ہوئے کہا تو درک نے اسے گھورا

تھا، انداز ایسا تھا جیسے خود 25 سال کا نوجوان ہے۔

اگر وہ چھوٹی بچی ہے تو تو بھی کوئی بہت بڑا ہے؟ تیری اتج کی

ہے، خود ابھی انڈے سے نکلا نہیں وہ چھوٹی بچی لگ رہی

ہے، وہ اس کے گال چومتے ہوئے اسٹور سے باہر نکلا تھا جب

۔ اس نے ایک دفعہ پھر سے اپنا گال زور سے رگڑا تھا

معاف کر دے شہزادے! اب نہیں کس کرتا تجھ کو، اتنے

بھی زور سے مت رگڑ اس چھوٹے سے گال کو ریڈ ہو جائے

گا۔ پھر تیری مامی کو جواب دینا پڑے گا مجھے۔ وہ اسے ایک

دفعہ پھر سے اٹھا کر اپنے کندھے پر ڈالتا اپنے گھر کی طرف جا

رہا تھا۔ تقریباً دو مہینے سے وہ یہیں سعودیہ میں ہی تھے

پری کی عمرے کی خواہش تھی، وہ اس کی اس خواہش کو پورا

کرنے کے لیے اسے یہاں اپنے ساتھ لانے والا تھا جب

یارم کے ساتھ وہ حادثہ پیش آگیا، اس کے بعد وہ فوراً ہی

رویام کو اپنے ساتھ لے آیا تھا، وہ ہر گز رویام کو اس ماحول

میں نہیں رہنے دے سکتا تھا، عمرے کی سعادت حاصل

کرنے کے بعد اس نے پری کو یہاں کے ایک اچھے ڈاکٹر

سے چیک کروایا تو یہاں کے ڈاکٹرز نے پری کی بیماری کو جڑ

سے ختم کرنے کا یقین دلایا۔

تھیلیسیمیا کبھی ختم نہیں ہو سکتی تھی لیکن پھر بھی وہ پری

کے علاج میں کسی طرح کی کوئی کوتاہی نہیں کرتا تھا۔

کہنے کو پری ٹھیک تھی، ایک نارمل زندگی گزار رہی تھی،

اس کی کوئی بھی بیماری اس کی زندگی پر حاوی نہیں ہوتی تھی

لیکن پھر بھی وہ کوئی رسک نہیں لے سکتا تھا، اسے پری بہت

پیاری تھی بلکہ پری تو اس کی کل کائنات تھی جس کے لیے

وہ کچھ بھی کر سکتا تھا، یہی وجہ تھی کہ یہ امید ملتے ہی کہ اس

کی بیماری جڑ سے ختم ہو سکتی ہے وہ اس کا علاج یہیں سے

کروانے لگا تھا فی الحال رویام کو لے کر واپس دبئی جانے کا

بھی اس کا کوئی ارادہ نہیں تھا، رویام یہاں خوش تھا ان کے

ساتھ، وہ نہیں چاہتا تھا کہ رویام واپس جائے۔ بہتر تھا وہ

۔ اسے اس ماحول سے جتنا ہو سکے اسے دور رکھیں

اور اب جو اسے یہ پتہ چلا تھا کہ خضر اور اس آدمی کے لوگ

جلد ہی یہاں پر آنے والے ہیں رویام اور اس کی تلاش میں،

یہ اس کے لیے پریشانی والی بات تھی، وہ رویام پر کوئی رسک

نہیں لے سکتا تھا اور نہ ہی وہ یارم کے بیٹے کو کسی دشمن کی

۔ نظر میں آنے دے سکتا تھا

اور انہی ساری چیزوں کو سوچتے ہوئے اس نے ایک اور

بہت بڑا فیصلہ کر لیا تھا۔

○○○○○○○○

خضر تم مجھے یہاں لے کر کیوں آئے ہو ہم تو گھر جا رہے تھے

نا وہ اسے اپنے ساتھ آفس لے کر آیا تھا اور یہاں آنے پر وہ

اس کے سامنے خوب الجھنے کے ڈرامے کر رہی تھی حالانکہ

وہ جانتی تھی کہ خضر یہاں اسے لے کر کیوں آیا ہے۔

لیلیٰ میں نے تمہیں بتایا تھا نایارم کے کیپٹن کا فیصلہ نہیں ہو پا

رہا ہم سمجھ نہیں پارہے کہ یارم کا کیپٹن کون ہے اس لئے

یارم کی ساری ٹیم کے سگنیچرز اور فنگر پرنٹس لیے جارہے

ہیں تاکہ ہر چیز کلیئر ہو کر سامنے آسکے تمہیں یہاں اسی

سلسلے میں لے کر آیا ہوں تمہارے بھی فنگر پرنٹس اور

سگنیچرز لے لیں ۔

اسے دیکھتے ہوئے بتانے لگا تھا اس نے کسی طرح کا جھوٹ

نہیں بولا تھا اتنا تو وہ بھی سمجھتا تھا کہ لیلیٰ ان سب چیزوں

سے انجان نہیں ہے اس سے جھوٹ بولنے سے یا اسے بے

وقوف بنانے سے اسے کوئی فائدہ نہیں ہونے والا تھا ۔

پلیز موڈ اف مت کرو دیکھو یہ سب کچھ ضروری ہے میرے

لیے تمہارے لیے ہمارے بچوں کے فیوچر کے لیے ۔ اور یہ

بہت لمبا چوڑا کام نہیں ہے بس ایک چھوٹا سا سگنیچر اور فنگر

پرنٹس ہی ہیں وہ اسے لیے آفس میں داخل ہوا تو سامنے

کرسی پر اس راگاو بیٹھا نظر آیا تھا اس کا خون جیسے کھول اٹھا

اسے دیکھ کر اسے راگاو سے اتنی نفرت تھی اس سے شاید وہ

بیان بھی نہیں کر سکتی تھی نفرت تو خضر سے بھی تھی اور وہ

بھی نا قابل بیان تھی لیکن اس وقت وہ کچھ اور سوچے

ہوئے تھی ۔

تم یہاں اسے لے کر آئے ہو آج تو ہم معصومہ کو لانے

والے تھے نہ وہ کچھ الجھا تھا جبکہ وہ اسے سیدھا پرنٹر کے پاس

لے کر آیا تھا ۔

ہم نے سوچا پہلے لیلیٰ سے کام کروا لیتا ہوں چلو جلدی کرو

لیلیٰ فنگر پرنٹس کرنے ہیں اور یہاں ان پیپرز پر سگنیچر

کرنے ہیں بہت لمبا کام نہیں ہے ہماری ٹیم کے جتنے بھی

لوگ ہیں سب کچھ چیک کرنے کے بعد شاید ہمیں سعودیہ

جانا پڑے گا وہ اس سے تھوڑے سے اشارے کے ساتھ ہی

بتا چکا تھا کہ ان کا اگلا شک درک یا پھر شاید رویام پر ہے

رویام پر کیوں وہ توبچہ تھا وہ رویام کو ان سب چیزوں میں

شامل کیسے کر سکتا تھا ۔

خضریارم اتنا بے وقوف ہر گز نہیں ہے کہ وہ اپنے کسی بھی

کام کے لیے رویام کو کیپٹن بنائے گا ۔

وہ اسے دیکھتے ہوئے سمجھانے لگی تھی جب کہ وہ اسے دیکھ

کر ہلکا سا اس کے گال پر ہاتھ تھپتھپایا گیا تھا ۔

میں جانتا ہوں لیکن یہ صرف ایک فارمیلٹی ہے جو ہم پوری

کریں گے میں جانتا ہوں یارم نے رویام کو ان سب چیزوں

میں شامل نہیں کیا ہوگا ہم صرف اس کے انگوٹھے کا نشان

لیں گے۔ تم جانتی ہو جس انسان پر ہم شک نہیں کر سکتے

یارم اسی کو ہر چیز میں سب سے اول پر کھڑا کر دیتا تھا وہ اسے

دیکھتے ہوئے سمجھانے لگا تھا وہ یارم کی ذہانت کو غلط انداز میں

دیکھ رہا تھا وہ سمجھ رہی تھی لیکن وہ ایک بچے کو لے کر ایسا

سوچ سکتا ہے لیلٰی کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا ۔

اگر رویام کو کسی بھی طرح کا نقصان پہنچا تو ٹھیک نہیں ہو گا

بہتر ہے اس سے دور رہو اس کا ان سب چیزوں سے کوئی

تعلق نہیں ہے وہ بچہ ہے وہ تو سمجھتا بھی نہیں ہے ان سب

چیزوں کو درک اور پری بہت مشکل سے اسے اس چیز کو

ایکسیپٹ کرنے کے لیے تیار کر رہے ہیں کہ اس کے والدین

نہیں رہے ہیں تمہیں اسے بالکل بھی ڈسٹرب نہیں کرنا

چاہیے خضر وہ اسے سمجھا رہی تھی جبکہ خضر نے صرف ہاں

میں سر ہلاتے ہوئے سامنے پرنٹر پر اس کا ہاتھ رکھا تھا ۔

اب اپنا بائیو میٹرک کر وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا تو لیلیٰ ہاں

میں سر ہلاتے اس کے کہے کے مطابق کام کرنے لگی تھی

پیپر پر سائن کرتے ہوئے فوراً ہی اس کے سگنیچرز ملانے کی

کوشش کی تھی لیکن سامنے سکرین پر مسلسل ایرر لکھا ہوا آ

رہا تھا ۔

اور پھر یارم کا کوڈ،

یہ آدمی بہت چلاک تھا بہت چالاک تھا اس نے ہر چیز کو

ہماری سوچ سے بہت بڑا سیٹ کیا تھا تم تو ہیکر ہو نا لیلیٰ اگر تم

اس کام میں میری مدد کرو تو میں تمہیں عربوں دے سکتا

ہوں تم یارم کے لاکر کو ہیک کر سکتی ہو۔اس کے لیے میں

تمہیں تمہاری منہ مانگی قیمت دوں گا ۔

وہ چھری اٹھاؤ میرے شوہر کو مار و میرے بچوں کو مار و یا پھر

میرا قتل کر دو یقین کرو راگا و لیلیٰ کی زندگی پر رتی برابر فرق

نہیں پڑے گا مجھے یہاں بٹھاؤ میری زبان کاٹو میرے ناخن

اکھاڑو میرے جسم کا ایک ایک حصہ الگ کر دو پھر بھی لیلیٰ

کبھی یارم سے بے وفائی نہیں کرے گی۔مجھے بلیک میل

کرنے کے بارے میں سوچنا بھی مت ام لیلیٰ دنیا ہیک کر

سکتی ہے لیکن یارم کاظمی کی انفارمیشن کسی کو نہیں دے سکتی

ہے

اور مجھے بلیک میل کرنے کے لیے تمہارے پاس کچھ بھی

نہیں ہے یقین کرو نہ تو مجھے میری بیٹیوں سے اتنی محبت ہے

اور نہ ہی شوہر سے سوان شارٹ میری کوئی کمزوری ہے ہی

نہیں مجھے نہ تو اپنی زندگی سے پیار ہے اور نہ ہی اپنی زندگی

میں کسی ایسے انسان سے اتنی محبت ہے کہ اس کی وجہ سے

میں مجبور ہو جاؤں ام لیلیٰ کی کوئی کمزوری نہیں وہ پر سکون

انداز میں کہتی کمرے سے نکل گئی تھی جبکہ حضر نے ایک

نظر سامنے کھڑے راگاو کو دیکھا تھا ۔

راگاو بات سنو میری میں بہت مشکل سے اپنے لائف کو

نارمل کرنے کی کوشش کر رہا ہوں یہ بات سچ ہے کہ لیلیٰ کو

اس دنیا میں کوئی انسان مجبور نہیں کر سکتا اس کے لیے اہم

یارم کاظمی تھا اگر یارم کاظمی نہیں تو اسے فرق نہیں پڑتا دنیا

جیتی ہے یا مرتی ہے اسے اپنی کوک سے جنم دی اولاد سے

اتنی محبت نہیں کہ کوئی اسے اولاد کے نام پر بلیک میل کر

سکے تو اس طرح کے کوئی سوچ بھی مت پالنا کہ تم لیلیٰ کو

بلیک میل کر سکتے ہو اسے ان سب معاملوں سے دور ہی

رہنے دو

وہ اسے سمجھاتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا تھا جبکہ راگاو

نے غصے سے بند دروازے کو دیکھا تھا

○○○○○○○○○

اگر تو مجھے پہلے بتا دیتے کہ یہ آدمی وہاں ہو گا تو میں وہاں کبھی

نہیں جاتی وہ غصے سے اس کی گاڑی میں بیٹھی ہوئی تھی جبکہ

خضر ڈرائیونگ سیٹ سنبھالتا گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا ۔

مجھے نہیں پتہ تھا لیلیٰ وہ وہاں پر ہو گا مجھے اندازہ ہی نہیں تھا

میں تو صرف تمہیں وہ فنگر پرنٹس اور بائیو میٹرک سگنیچر

کے لیے ساتھ لے کر گیا تھا اگر مجھے پتہ ہوتا تو میں تمہیں

کل اپنے ساتھ لاتا وہ اسے سمجھاتے ہوئے یقین دلانے کی

کوشش کرتا گاڑی کی سپیڈ بڑھا گیا تھا ۔

مجھے شارف کے گھر اتار دو وہ اچانک سے بولی تو خضر نے

حیرت سے اسے دیکھا تھا ۔

وہ معصومہ کہہ رہی تھی آج شام کا کھانا ایک ساتھ کھائیں

کہ اس نے کچھ ایکسپیریمنٹل بنایا ہے، اب شارف کو تو وہ کچھ

کھلا نہیں سکتی وہ بیمار ہے سو آج کل اس کی بکری میں بنی

ہوئی ہوں خضر کے حیرت سے خود کو دیکھنے پر وہ ریلیکس سے

موڈ میں بولی تھی ۔

اچھا لگ رہا ہے تم لوگ اب بھی ایک دوسرے کے بالکل

ویسے ہی ساتھ ہو جیسے پہلے تھے بس مجھے نکال دیا ہے بیچ سے

۔ وہ دکھ سے بولا تھا

تمہاری اپنی غلطیاں ہیں خضر لیکن میں تمہاری غلطیوں کو بار

بار دہرانا نہیں چاہتی اور نہ ہی میں وہ سب کچھ یاد کر کے خود

کو کوئی اذیت پہنچانا چاہتی ہوں تم نے مجھ سے میرا سب سے

خاص دوست چھینا ہے اور یہ بات میرے لیے نا قابل

برداشت ہے ۔

اور اس سب کے بعد بھی میں تمہارے ساتھ ایک نارمل

زندگی جینے کی کوشش کر رہی ہوں اپنے لیے اپنی فیملی کے

لیے پلیز یہ ساری باتیں کر کہ دوبارہ میرا دھیان اس طرف

مت دلاؤ جس بارے میں سوچنا بھی نہیں چاہتی اس کا

انداز سمجھانے والا تھا ۔

وہ سب کچھ تو ٹھیک ہے لیلیٰ لیکن کیا تم دوبارہ سے کام نہیں

کرو گے میرا مطلب ہے کیا ہم دوبارہ ایک ٹیم بن کر ایک

ساتھ نہیں رہیں گے ۔

میں اور تم ساتھ ہیں خضرا اگر تمہیں کبھی محسوس ہو کہ

تمہیں کسی کام کے لیے میری ضرورت ہے تو میں تمہاری

ہیلپ کر دوں گی لیکن شاید پہلے کی طرح کام کرنا آسان

نہیں رہے گا مجھے وقت کی ضرورت ہے سب چیزوں کو

۔ ایکسیپٹ کرنے کے لیے

لیلیٰ یقین کرو یہ سب کچھ میں نے ہمارے لیے کیا ہے

"۔۔۔ تمہارے لیے اپنے بچوں کے لیے

تمہاری کوئی بھی صفائی تمہارے گناہ کا موازنہ نہیں کر سکتی

ہے تم نے یارم کو مار اروح کو مارا تمہارا یہ گناہ کبھی مٹ نہیں

سکتا بے شک تم کتنے الفاظ ضائع کر لو لیکن حقیقت بدل

نہیں سکتے تم نے ایک معصوم بچے سے اس کے ماں باپ

چھین لیے تم نے دبئ سے اس کا ڈون چھین لیا تم نے دبئ

سے اس کا محافظ چھین لیا تم نے انڈر مافیا کو آزاد کر دیا

تم نے اپنے دوست کو دھوکہ دیا اور یہ بات میرے لیے

بھلانا فی الحال ممکن نہیں ہے میں کوشش کر رہی ہوں

نارمل ہونے کی مجھے کوشش کرنے دو اس سے زیادہ مجھ

سے اور کوئی امید مت رکھو۔بس یہیں اتار دو مجھے تمہیں

دیکھ کر شارف اور معصومہ کو اچھا نہیں لگے گا وہ جیسے ہی

شارف کے گھر کا موڑ مڑا تھا لیلیٰ نے اسے اگے آنے سے منع

کر دیا ۔

تم نے کافی ہائی ہیل پہنی ہے اتنے دور تک چل کر جاؤ گی تو

پیروں میں درد ہو جائے گا ۔

کم ان خضر تم انپوسیبل باتیں کیوں کرتے ہو ایسا پہلے کبھی

ہوا ہے کیا جواب ہو گا ۔

وہ گاڑی سے اترتے ہوئے بولی تھی جبکہ خضرا سے بتا نہیں

سکا تھا کہ وہ زندگی کے ہر قدم پر اس کے ساتھ چلنا چاہتا ہے

اس نے خاموشی سے گاڑی وہیں سے موڑلی تھی جبکہ لیلیٰ

آگے کی طرف قدم بڑھاتی شارف کے گھر کی طرف چلی

گئی تھی ۔

جب وہاں صارم کی بھی گاڑی دیکھی، وہ انہیں میسج کر کے

پہلے ہی بتا چکی تھی کہ خضر اسے اپنے ساتھ یارم کے آفس

میں لے کر گیا ہے تاکہ اس کے سگنیچرز وغیرہ لے سکے

اب یہ پتہ کیسے چلے گا کہ اس کے سگنیچرز میچ ہوئے ہیں یا

نہیں ویسے تو کمپیوٹر پر چمکتے کوڈ کو وہ دیکھ چکی تھی اسے اندازہ

تھا کہ اس کا سگنیچر میچ نہیں ہوا لیکن ڈاکومنٹس آئی ڈی کارڈ

اور بائیو میٹرک پرفارمنس پر شاید کچھ میچنگ ہو گیا ہو کچھ

کہا نہیں جا سکتا تھا لیکن یارم اسے اپنا کیپٹن چنے گا اس بات

کی اسے ہرگز امید نہیں تھی ۔

یقیناًاب ان لوگوں نے اس کے بعد معصومہ یا شارف کو

ٹارگٹ کرنا تھا گھر کے اندر داخل ہوتے ہوئے اس نے

صوفے پر بیٹھے صارم اور شارف کو دیکھا تھا جبکہ معصومہ

کچن میں کچھ کر رہی تھی وہ ان کے پاس آکر بیٹھتی انہیں

ساری تفصیل بتانے لگی تھی ۔

اب انتظار اس چیز کا تھا کہ کب اس ڈاکومنٹ کا رزلٹ آئے

گا ۔

اور اسے یقین تھا وہ خضر سے اس چیز کی معلومات نکال لے

گئی خضر اسے یقینا خود ہی بتادے گا کہ اس کے سگنیچرز میچ

ہوئے ہیں یا نہیں۔ بس اسے خضر کا اعتبار جتنا ہو گا، وہ یارم کا

ٹاپک ختم کرنا چاہتی تھی لیکن وہ خود ہی اس بارے میں بات

کرنے لگا تو اس نے بھی اپنا غصہ چھپایا نہیں تھا۔ لیکن بعد

میں اسے احساس ہوا تھا کہ اسے خضر سے اس طرح سے

بات نہیں کرنی چاہیے یہ طریقہ ان کے بنے بنائے پلان پر

پانی پھیر سکتا تھا ۔

وہی چاروں نے بیٹھ کر آگے کی پلاننگ طے کی تھی اور ساتھ

ہی درک کو بھی بتایا تھا کہ وہ کس طرح سے ان سب چیزوں

سے محفوظ رہے گا ان کا ارادہ درک کو یہ سمجھانے کا تھا کہ وہ

رویام کو کہیں اور لے کر چلا جائے کیونکہ اگر رویام ان کی

نظر میں آگیا تو وہ بار بار رویام کو تنگ کر سکتے تھے اور خضر

اس معاملے میں ان کا ساتھ دینے والا ہرگز نہیں تھا درک

نے انہیں یہ بھی بتایا تھا کہ خضر کسی بھی طرح سے رویام کو

ساتھ لے جانے دینے کو تیار نہیں تھا یہ تو پری تھی جس نے

خضر کی منتوں کی تھی کہ وہ رویام کا خیال بہت اچھے طریقے

سے رکھ سکتی ہے اور پری تو جانتی بھی نہیں تھی کہ خضر نے

کیا کیا ہے درک نے خود بھی اسے کچھ نہیں بتایا تھا نہ جانے

کیا سوچ کر خضر نے اسے رویام کو اسے اپنے ساتھ لے

جانے کی اجازت دے دی تھی رویام بھی اس کے ساتھ

کنفرٹیبل تھا ورنہ ان کے لیے بہت بڑے مسئلے بن سکتے تھے

۔

ظاہر ہے خضر اپنی بیٹیوں کی حفاظت نہیں کر پا رہا تھا وہ یارم

کے بیٹے کی حفاظت کس طریقے سے کرتا رویام ہر وقت

درک کے ساتھ رہتا تھا درک اس کو لے کر ایک لمحے کے

لیے بھی لاپرواہ نہیں ہوتا تھا ۔

اور یہ بھی سچ تھا کہ وہ رویام کے معاملے میں سوائے درک

کے اور کسی پر اعتبار نہیں کر سکتے تھے خضر نے جو کچھ کر دیا

تھا اس کے بعد تو اب چانس ہی نہیں تھی کہ وہ رویام کے

معاملے میں کسی بھی طرح کی لاپرواہی کر دیں وہ یہی چاہتے

تھے کہ درک رویام کو لے کر کسی اور محفوظ جگہ پر چلا جائے

کسی ایسی جگہ پر جہاں اس کے ہونے کی خبر نہ ہو لیکن یہ بات

جان کر انہیں ایک اور جھٹکا لگا تھا کہ وہ لوگ ہر جگہ درک پر

بھی نظر رکھے ہوئے ہیں رویام کو بے شک وہ ان سارے

معاملات سے دور رکھ رہے ہیں لیکن پھر بھی وہ ان کی نظر

سے دور نہیں ہے ۔

یقیناً ان لوگوں نے جلد ہی رویام تک پہنچ جانا تھا اور پھر

رویام کو بھی ان سب چیزوں کا سامنا کرنا پڑتا، وہ رویام کو اسی

لیے تو ان سب چیزوں سے دور رکھ رہے تھے تاکہ ان

لوگوں کا سایہ بھی وہ اس پر نہ پڑنے دے ۔

چلو میں نکلتی ہوں میں نے خضر کو یہی کہا تھا کہ میں یہاں

۔ صرف معصومہ کا کھانا کھانے کے لیے آئی ہوں

۔ وہ اٹھتے ہوئے بولی تو صارم بھی اس کے ساتھ ہی اٹھا تھا

۔ میں تمہیں ڈراپ کر دیتا ہوں

نہیں تم مجھے ڈراپ کرنے مت چلو تمہیں میرے ساتھ

دیکھ کر اسے شک ہو جائے گا وہ اسے دیکھتے ہوئے سمجھانے

۔ لگی تو اس نے صرف ہاں میں سر ہلایا تھا

ٹھیک ہے اگر تمہیں ایسا لگتا ہے تو میں تمہارے ساتھ نہیں چلتا لیکن ساتھ نکل تو سکتے ہیں نا وہ دروازے سے باہر نکلنے کی بات کر رہا تھا جس پر لیلیٰ نے کندھے اچکائے وہ دونوں ایک ساتھ ہی باہر نکلے تھے لیکن باہر آتے ہی دونوں نے اپنی اپنی راہیں الگ کرلی تھی۔

OOOOOOOOO

کیسا رہا تمہارا ڈنر وہ جیسے ہی گھر میں داخل ہوئیوہ وہی اپنی

بیٹیوں کے ساتھ مصروف تھا اسے دیکھتے ہی مسکرا کر سوال

کرنے لگا ۔

بتایا تھا نا معصومہ کا ایکسپیریمنٹ چیک کرنے جا رہی ہوں

کیسا ہی ہو سکتا ہے تم سناؤ سیدھے گھر ہی آئے تھے یا کہیں

اور بھی گئے۔ وہ ایک دفعہ پھر سے خود کو نارمل کرنے کی

کوشش کرنے لگی ۔

نہیں میں تو سیدھا گھر ہی آیا ہوں کب سے ان کے ساتھ بیٹھ

کر یہ کارٹون والی باربی سٹوری دیکھ رہا ہوں ۔

گریٹ کچھ کھانے کے لیے بنایا ہے یا میرے انتظار میں بیٹھے

رہے اس نے ایک نظر اسے دیکھا تھا پھر کچن کی طرف قدم

بڑھا دی گئ ۔

بنایا نہیں پستا منگوایا تھا تمہارا حصہ کچن میں پڑا ہے ۔

تم بگاڑ رہے ہو ان دونوں کو وہ کہتے ہوئے کچن میں ہی چلی

گئی تھی جب خضر اس کے پیچھے پیچھے آیا ۔

لیلیٰ ہم میں سب کچھ ٹھیک ہے ناوہ کچن میں اس کے پیچھے

آتے ہوئے اچانک سے کہنے لگا تو لیلیٰ نے پلٹ کر اسے دیکھا

تھا کولڈ ڈرنک اپنے لبوں سے لگاتے ہوئے اس نے ہاں میں

سر ہلایا تھا ۔

ہاں سب کچھ ٹھیک ہے تمہیں میرے انداز سے لگ رہا ہے

کچھ خراب ہے وہ اس سے سوال کرنے لگی تو وہ اس کی مزید

قریب آگیا ۔

تمہاری خاموشی مجھے ڈرا رہی ہے لیلیٰ وہ سچ بول رہا تھا یا شاید

لیلیٰ کا بدلہ ہوا انداز وہ ایکسیپٹ نہیں کر پا رہا تھا ۔

زیادہ مت سوچو خضر سب کچھ ٹھیک ہے وہ نرمی سے اس

کے گال پہ اپنے ہاتھ رکھتے ہوئے بولی تو وہ ہلکا سا مسکراتا اگلے

ہی لمحے اس کے چہرے پر جھکا تا اس کے لبوں پہ اپنے لب

رکھتے ہوئے اس نے آہستہ سے لیلیٰ کو مزید اپنے قریب کیا

تھا

میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں لیلیٰ بہت زیادہ تم میری زندگی

میں آئی سب سے خوبصورت لڑکی ہو، وہ بے حد محبت سے

کہتا ہے اس کے چہرے پر جھکتے ہوئے اس کے چہرے کے

تمام تر نقوش کو اپنے لبوں سے چومنے لگا تھا جبکہ لیلٰی

خاموشی سے کھڑی اسکے لمس کو برداشت کر رہی تھی ۔

خضر یہ کوئی جگہ ہے رومانس کرنے کی اس کے سینے پہ ہاتھ

رکھتے ہوئے وہ اسے خود سے ذرا پیچھے ہٹاتے ہوئے بولی تھی

۔

جب تم سامنے ہوتی ہو تب کوئی جگہ کوئی مقام میٹر نہیں

کرتا بس تمہارا ہونا ضروری ہے وہ کہتے ہوئے دوبارہ اس کے

لبوں پر جھک گیا تھا اس کا انداز نرمی لیے ہوئے تھا جبکہ لیلیٰ کو

۔ اس وقت اس کا لمس کانٹے کی طرح چپ رہا تھا

کیا ہوا، اس کے ساتھ نہ دینے پر اس کے چہرے کو یوں ہی

تھامے سوال کرنے لگا تھا

مہر اور عنایت کبھی بھی کچن میں آسکتی ہیں۔ بچوں کی طرح

۔ ایکٹ مت کرو میں یہاں بالکل بھی کنفرٹیبل نہیں ہوں

وہ اسے خود سے دور کرتی تیزی سے کچن سے نکل گئی تھی

جب کہ خضر خاموشی سے اسے جاتے ہوئے دیکھتا اپنے

موبائل پر آنے والی کال پر مصروف ہوا تھا

OOOOOOOO

لیلیٰ آئی نیڈ یور ہیلپ، مجھے تمہاری مدد کی تھوڑی سی"

ضرورت پڑے گی، دیکھو جیسے تمہارے ان لوگوں نے

سائن اور فنگر پر نٹس وغیرہ لیے ہیں، اسی طرح معصومہ اور

شارف کے بھی لینے ہیں کیونکہ تمہارے فنگر پرنٹس کہیں پر

بھی میچ نہیں ہو رہے ہیں۔ ہمیں یارم کا لاک ڈیٹا اوپن

کرنے کے لیے اس چیز کی بہت ضرورت ہے۔ میرے کہنے

پر تو شارف آئے گا نہیں اور میں کسی طرح کی سختی ان پر کرنا

نہیں چاہتا، تم تو جانتی ہی ہو گی ہم نے صارم کو کس طرح

سے سڑک سے اٹھایا ہے، میں ویسا کچھ بھی شارف یا

معصومہ کے ساتھ نہیں کرنا چاہتا اور دن بدن یہ کام لٹکتا جا

رہا ہے، ہمیں صرف فنگر پرنٹس اور سگنیچر کی ضرورت

ہے۔"

"مطلب تم چاہتے ہو کہ میں شارف اور معصومہ کو وہاں

آفس میں لے کر آؤں یارم کے لاک ڈیٹا کو اوپن کرنے

کے لیے؟ ٹھیک ہے کوئی مسئلہ نہیں ہے میں لے آؤں گی،

لیکن تمہارے سگنیچرز ابھی تک میچ نہیں ہوئے؟ میرا

مطلب ہے تمہاری ڈیٹیل وغیرہ چیک کی جارہی تھی تو کیا

اب تک پتہ نہیں چلا کہ یارم کا کیپٹن کون ہے؟" لیلیٰ نے

معصومیت کی انتہا کرتے ہوئے اس سے سوال کیا تھا جبکہ

۔ خضر نے اس کے طنز کو سمجھے بغیر نفی میں سر ہلایا تھا

نہیں کچھ بھی پتہ نہیں چل سکا اب تک اور وہ سارے کام"

کمپلیٹ ہونے میں تقریباً 10 دن لگ جائیں گے، زیادہ

وقت بھی لگ سکتا ہے، ایسے میں ان لوگوں کو جس جس پر

شک ہے وہ سب کو چیک کرنا چاہتے ہیں۔ کیا تم شارف اور

معصومہ کو لے آؤ گی؟" اس نے بات کو واپس اسی پوائنٹ پر

۔ لایا تھا جس پر لیلیٰ نے ہاں میں سر ہلا دیا

" ٹھیک ہے میں لے آؤں گی ان لوگوں کو کوئی مسئلہ نہیں

ہے، کب تک لے کر آنا ہے؟" وہ اپنے بالوں میں برش

۔ چلاتے ہوئے اس سے سوال کرنے لگی

" کل ہی لے کر آ جاؤ، صبح فرسٹ ٹائم یہ کام ہو جائے تو بہت

بہتر رہے گا۔" وہ پرسکون انداز میں کہتا آہستہ سے اس کا

ہاتھ تھام کر برش لے کر سائیڈ پر رکھتا اسے اپنے قریب

کرنے لگا ۔

"ان سب چیزوں کی وجہ سے تم مجھ سے بہت دور ہو گئی ہو

لیلیٰ اور یقین کرو میں تمہیں خود سے دور کبھی بھی نہیں کرنا

چاہتا، تم میرے لیے بہت خاص ہو، بلکہ سب سے خاص ہو،

محبت سے زیادہ اہم اور کچھ نہیں ہوتا۔" وہ نرمی سے اس کا

چہرہ تھامتے ہوئے جیسے اسے اپنی محبت کا یقین دلانے لگا تھا

۔

"۔۔۔ خضروہ مہر اور عنایت"

"وہ اپنے کمرے میں ہیں ٹی وی دیکھ رہی ہیں، انہیں بالکل

بھی انٹرسٹ نہیں ہے یہ بات جاننے میں کہ روم میں ان

کے ماما پاپا کیا کر رہے ہیں۔"اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے وہ

۔ آہستہ سے اسے اپنے قریب کر گیا تھا

ہم گیدرنگ کر رہے ہیں میرا مطلب ہے شارف نے بلایا"

ہے، شارف کے ٹھیک ہونے کی خوشی میں ایک چھوٹی سی

پارٹی رکھی ہے صارم نے اپنے گھر پر، میں انوائٹڈ ہوں۔"

وہ آہستہ سے اس کے سینے پر ہاتھ رکھتے اسے خود سے دور

کرتے ہوئے بولی تھی۔

"او گریٹ ! تم پارٹی پر جا رہی ہو ؟ یس، تمہیں جانا چاہیے،

مجھے نہیں بلایا ان لوگوں نے ؟" وہ ذرا فاصلہ بناتے ہوئے

بولا تو لیلیٰ نے غصے سے اسے دیکھا تھا ۔

"تمہیں کیوں بلاتے وہ لوگ وہاں پر ؟" اس نے الٹا سوال

کیا ۔

ہم دوست ہیں لیلیٰ اس نے جیسے سمجھانے کی کوشش کی"

تھی جبکہ لیلیٰ نے جس انداز میں اسے دیکھا تھا وہ اپنی بات

مکمل بھی نہ کر سکا ۔

"تو اچھا! تم ان کے دوست ہو؟ دوست ایسے ہوتے ہیں

یقین کرو ایسے دوست ان لوگوں کو ہرگز نہیں چاہیے۔ خیر

میں وہاں جا کر شارف سے اس بارے میں بات بھی کرلوں

گی اور معصومہ اور شارف کے ساتھ صبح یارم کے آفس ہی آ

جاؤں گی۔ یہ یارم کا نہیں تمہارا آفس ہے، وہ کیا ہے نا

عادت تھی نا یارم کا آفس کہنے کی تو عادت چھوٹتے چھوٹتے

ٹائم لگ جائے گا پر فکر مت کرو ہو جائے گی۔ خیر میں نکلتی

ہوں پارٹی کے لیے لیٹ ہو رہی ہوں۔"

"بن تو موڈ نہیں بات کوئی تھا بٹ اور کچھ موڈ تمہارا تو نو آئی

ہی جاتا ہے، تمہارا کیا خیال ہے؟" وہ نرمی سے اس کے پاس

آتے ہوئے آہستہ سے اس کے پیروں پہ اپنے پیر رکھ کر

اس کے گال پر اپنے لب رکھ گئی تھی، خضر کو ایسی امید ہر گز

نہیں تھی، ہاں لیکن اس کے یوں پاس آنے پر وہ سارے

گلے شکوے بھلا کر ہلکا سا مسکرا دیا تھا۔

"تھینک یو۔" وہ دل سے بول رہا تھا جبکہ اپنے

گال پر اس نے بے حد محبت سے ہاتھ رکھا تھا جب لیلیٰ ہلکی

سی مسکراہٹ کے ساتھ کمرے سے نکل گئی تھی۔

تھینک یو کے بچے! ایک دفعہ کلیئر ہی کروں گی۔"وہ"

جلدی سے سیڑھیوں سے اترتی دروازے تک جاتے ہوئے

بڑبڑائی تھی، پھر پلٹ کر دیکھا تو وہ اب بھی وہیں کمرے کے

دروازے پر کھڑا اسے جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا ۔

شاید اسے امید تھی کہ وہ اسے اپنے ساتھ چلنے کے لیے کہے

گی لیکن لیلیٰ ایسا کچھ بھی نہیں کہنے والی تھی، اس نے ہلکی سی

مسکراہٹ کے ساتھ ہاتھ ہلا کر اسے بائے کیا تو خضر نے بھی

ہاتھ ہلایا تھا، پھر آہستہ سے چلتے ہوئے وہیں سیڑھیوں کی

گرل پر رکا۔

اندر کچھ عجیب سا ہو رہا تھا، وہ اپنے اندر کی فیلنگز کو سمجھ نہیں

پا رہا تھا، وہ نہیں جانتا تھا اس کا دل اتنا دکھی کیوں تھا، اس نے

جو کچھ کیا تھا بالکل ٹھیک کیا تھا اپنے بچوں کے لیے، اپنے

فیوچر کے لیے، اس سے بہتر اور کچھ نہیں ہو سکتا تھا، تو پھر

اسے سکون کیوں نہیں تھا؟ گہری سانس لیتے ہوئے اس نے

مہر اور عنایت کو بیڈ پر بیٹھے ٹی وی کی طرف متوجہ پایا تھا، پھر

خود کو پر سکون کرتے ہوئے سامنے والے کمرے میں چلا گیا

تھا، اس کا ارادہ تھوڑی دیر اپنی بیٹیوں کے ساتھ وقت

گزارنے کا تھا ۔

○○○○○○○○

شکل تو ایسی بنا رہا تھا جیسے خدانخواستہ ہم اس کے ساتھ کچھ

غلط کر رہے ہیں، اس انسان کو اپنے کیے کا احساس تک نہیں

ہے۔" لیلیٰ ان سب کے بیچ میں بیٹھی بتا رہی تھی جب

اچانک عروہ کچن سے باہر نکلی تو انہوں نے اپنی بات وہیں

ختم کر دی تھی۔

بہت اچھا لگا آپ سب لوگ یہاں آئے، امید نہیں تھی"

خضر بھائی سے کہ وہ اس طرح کا کچھ کریں گے۔ میرا تو دل

ہی نہیں مانتا کہ انہوں نے ایسا کیا ہے۔" وہ ان سب کے

سامنے کھانا رکھتے ہوئے دکھ سے بول رہی تھی، یقین تو اب

تک نہیں آرہا تھا کہ یارم مر چکا ہے لیکن وہ اپنی آنکھوں

سے اس کا جنازہ دیکھ چکے تھے، اپنی آنکھوں سے اس کی قبر

دیکھ چکی تھی بلکہ کتنی دفعہ اس کی قبر پر ہو کر آئی تھی، آج

بھی ہر روز وہ روح اور یارم کی قبر پر جا کر سورہ فاتحہ اور

یاسین پڑھتی تھی ۔

بس جب دل میں کھوٹ آجائے تب یہ سب کچھ ہوتا ہی "

ہے عروہ، یقین تو ہمیں بھی نہیں آرہا کہ یارم کا سب سے

وفادار ساتھی اس کے ساتھ ایسا کر سکتا ہے۔ تم لوگ کھانا

کھاؤ میں نے تمہیں یہ ساری باتیں کرنے کے لیے یہاں

نہیں بلایا، شارف ٹھیک ہو چکا ہے اسے اپنے قدموں پر چلتے

دیکھ کر خوشی ہو رہی ہے، یارم کے دشمنوں سے انتقام لینے

کے لیے اس کا بالکل ٹھیک ہونا بہت ضروری ہے۔" وہ

شارف کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا تو شارف ہلکا سا

مسکرایا تھا ۔

تمہاری آنکھیں اب کیسی ہیں؟ ٹھیک سے نظر آنا شروع

ہوا ہے یا اب بھی مزید علاج کی ضرورت ہے؟" وہ اسے

دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

"علاج تو ہوگا لیکن لینسز سے کافی بہتری آئی ہے، بالکل ہی

دھندلا پن آگیا تھا آنکھوں میں، پر ڈاکٹر نے امید دلوائی ہے

کہ میری آنکھیں ٹھیک ہوجائیں گی۔ خیر کل میں اور

معصومہ یا رم کے آفس جائیں گے، ہمارے فنگر پرنٹس اور

سگنیچرز وغیرہ ہوں گے۔ لیلیٰ کو خضر نے کہہ کر بھیجا ہے

کہ ہمارا وہاں جانا ضروری ہے، لیلیٰ کے فنگر پرنٹس بھی میچ

نہیں ہوئے، خضر کے بھی نہیں اور تمہارے بھی نہیں، اب

دیکھتے ہیں ہم دونوں کے میچ ہوتے ہیں یا نہیں، اگر ہم

دونوں کے بھی میچ نہ ہوئے تو پھر ان کا شک سیدھا درک پر

جائے گا اور اگر درک کے میچ نہ ہوئے تو شاید وہ رویام کی

طرف آئیں گے، اس سے پہلے کہ وہ لوگ رویام کو کوئی

نقصان پہنچائیں ہمیں وہاں جانا ہو گا ۔"

" ویسے تو درک کے ہوتے ہوئے کوئی ڈر نہیں ہے لیکن ہم

پھر بھی رویام پر کوئی رسک نہیں لیں گے ۔" وہ اسے دیکھتے

ہوئے کہنے لگا تو صارم نے ہاں میں سر ہلایا تھا جبکہ عروہ کے

بولنے کی وجہ سے وہ سب لوگ کھانے کی طرف متوجہ

ہوئے تھے ۔

ooooooo

لیلیٰ رات کو گھر واپس نہیں آئی تھی بلکہ وہ ابھی ابھی آفس

میں داخل ہوئی تھی، ویسے تو خضر کافی دیر تک رات اس کا

انتظار کرتا رہا تھا، اسے لگا تھا شاید وہ گھر واپس آنے والی ہے

پھر اس نے دو تین دفعہ اسے فون کرنے کے بارے میں

بھی سوچا تھا لیکن فون کیا نہیں، اب اسے شارف اور

معصومہ کے ساتھ آفس میں داخل ہوتے دیکھ وہ فوراً اُس کی

طرف متوجہ ہوا تھا۔

لیلیٰ تم کہاں تھی؟ تم رات کو گھر واپس نہیں آئی، کم سے "

کم تم بتا کر تو جاتی کہ تم گھر واپس نہیں آؤ گی، میں تمہارا

انتظار کرتا رہا۔" اس کے اندر آنے پر وہ فوراً بولا تھا

ہاں میں واپس آنے والی تھی لیکن پھر شارف نے کہا کہ وہ "

زیادہ ڈرائیو نہیں کر سکتا سو میں اس کے ساتھ اس کے گھر

چلی گئی تھی، تمہیں بتایا تھا نا اس کی آئیز کا پرابلم ابھی ٹھیک

نہیں ہوا، شاید آنکھیں ٹھیک ہونے میں کافی وقت درکار

ہے۔ خیر تم نے بلایا تھا میں ان دونوں کو لے آئی ہوں۔"

اس نے دروازے کے قریب شارف اور معصومہ کی طرف

اشارہ کیا تھا، اس کی آنکھوں میں کوئی مسئلہ تھا خضر کو یہ بات

پتہ نہیں تھی ۔

کیا ہوا ہے تمہاری آنکھوں کو؟"اس نے پریشانی سے پوچھا"

تو شارف نے غصے سے اسے دیکھا تھا پھر اگنور کرتے ہوئے

سامنے رکھی کرسی پر آکر بیٹھ گیا ۔

میری آنکھوں کو کیا ہوا ہے یہ تمہیں جاننے کی ضرورت "

نہیں، بتاؤ کہاں پر سائن کرنے ہیں۔" وہ اسے دیکھتے ہوئے

کہنے لگا،اس کی آنکھیں بالکل نارمل لگ رہی تھیں بس

آنکھوں کا رنگ تھوڑا الگ تھا شاید اس نے لینز لگائے تھے،

اس نے بنا کچھ کہے فوراً ہی پیپرز نکال کر اس کے سامنے

رکھے تھے ۔

تم سائن کرو معصومہ تب تک تم یہاں فنگر پرنٹس دو ۔""

وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا تو معصومہ نے آگے بڑھتے ہوئے

اس کے کہے کے مطابق سامنے پرنٹر پر اپنا ہاتھ رکھا تھا ۔

ان دونوں نے کسی طرح کا سوال نہیں کیا تھا اور ان کی اتنی

خاموشی خضر کو تھوڑا سا حیران ضرور کر گئی تھی لیکن بنا کچھ

بھی بولے ان دونوں نے باری باری اپنا کام کیا اور پھر آفس

سے باہر نکل گئے تھے، نہ تو خضر سے کچھ کہا تھا نہ ہی اس سے

کچھ پوچھا تھا جبکہ لیلیٰ اب تک آفس میں ہی تھی۔

"تمہارا کام ہو گیا، ہم لنچ کرنے والے ہیں، اگر کچھ اور باقی

ہے تو بتا دو۔" وہ اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگی تو خضر نے نفی

میں سر ہلایا تھا۔

اوکے ٹھیک ہے پھر شام کو ملتے ہیں۔" وہ کہتے ہوئے باہر"

۔ جانے لگی تو خضر نے اسے پکار لیا تھا

لیلیٰ تم اس آفس سے بھاگنے کیوں لگی ہو؟ یہیں پر تم سارا"

سارا دن کام کرتی تھی، اب تم نے بالکل یہاں آنا جانا ہی

چھوڑ دیا ہے اور شارف اور معصومہ بھی یہاں نہیں آرہے،

کیا وہ لوگ اب یہ کام نہیں کرنا چاہتے؟ اس دن تم لوگ

کسی ڈرگز کے کیس کے بارے میں بات کر رہے تھے پھر

"۔دوبارہ تم لوگوں نے اس سلسلے میں کچھ کہا ہی نہیں

پتہ نہیں شارف نے انٹرسٹ نہیں دکھایا اور معصومہ"

سب کچھ بھول چکی ہے، اور شاید یارم کے بغیر میرا یہاں کام

کرنا ممکن نہیں اور اب تم کہو گے میں نے یارم کا نام کیوں

"۔لے لیا، تمہیں تو یقیناً اس کا نام بھی پسند نہیں ہو گا نا

آئی تھنک مجھے وقت چاہیے خضر، میں اتنی جلدی ان سب "
چیزوں میں دوبارہ شامل نہیں ہو سکتی، باقی ہم ڈیول کی ٹیم
ہیں، ہم نے کام کرنا ہی ہے، اس بات سے فرق نہیں پڑتا کہ
ڈیول کون ہے۔" وہ اسے دیکھ کر کہتی کمرے سے نکل گئی
تھی جبکہ اس کی بات نے اسے سر کھجانے پر مجبور کر دیا تھا کیا
سچ میں فرق نہیں پڑتا تھا کہ ڈیول کون ہے؟ کیا ان کے لیے
آسان تھا یارم کی جگہ کسی اور کے لیے کام کرنا؟ شاید نہیں،

شاید اسی وجہ سے لیلیٰ اب تک ان سب چیزوں کو قبول نہیں

کر پا رہی تھی ۔

خیر وہ اسے ڈسٹرب نہیں کرنا چاہتا تھا، اگر لیلیٰ تھوڑا وقت

اپنے ساتھ گزارنا چاہتی تھی تو اسے کوئی اعتراض نہیں تھا،

اسے بس ایک نارمل زندگی چاہیے تھی لیلیٰ کے ساتھ اپنی

فیملی کے ساتھ، وہ اپنا فیوچر بہترین کرنا چاہتا تھا اور اس کے

مطابق اس نے کچھ غلط نہیں کیا تھا ۔

OOOOOOOO

خضر ان میں سے کوئی بھی سگنیچر میچ نہیں ہو رہا اور نہ ہی "

فنگر پرنٹس میچ ہو رہے ہیں اس لاکر پر، کسی چیز میں اگر اس

کی یہ ٹیم انوالو نہیں ہے تو پھر اس نے یہ ٹیم رکھی ہوئی کیوں

تھی؟ تم سب لوگ سب کے سب لوگ بیکار ہو، کسی کام

نہیں آئے ہو میرے۔ مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا، کچھ سمجھ

نہیں آرہا کہ یہ سب کچھ ہو کیا رہا ہے ! وہ دوست تھا نا

تمہارا؟ جگری یار تھا تمہارا، تمہارے بغیر تو وہ کوئی کام ہی

نہیں کرتا تھا، ہر کام کے لیے تم سے مشورہ لیتا تھا تو تمہارے

فنگر پرنٹس میچ کیوں نہیں ہو رہے؟ اس کے مرنے کے بعد

یہاں کے کیپٹن تم ہو، تمہیں کیپٹن بنایا گیا تھا تو تمہارے

سگنیچرز کیوں نہیں چل رہے ہیں؟ ہم کوئی بھی کام کیوں

نہیں کر پا رہے؟ یارم کے مرنے کے بعد بھی اس کی ہر چیز

وہیں پر ہے، ہم اتنے بے بس کیوں ہو گئے ہیں خضر؟ تم

کیوں کچھ نہیں کر پا رہے؟" وہ غصے سے پاگل ہوتا اسے

جھنجھوڑنے لگا تھا جبکہ خضر خود حیران تھا، معصومہ، صارم،

لیلیٰ، شارف، کسی ایک بھی انسان کے فنگر پرنٹس میچ نہیں

ہوئے تھے، کسی ایک بھی انسان کے سگنیچرز نہیں چلے

تھے یارم کے کیپٹن کے لیے، تو پھر آخر یارم کا کیپٹن کون

تھا؟ اگر یارم کی پوری ٹیم میں اس نے کسی بھی انسان پر اتنا

بھروسہ نہیں کیا تھا کہ اس کو اپنی ٹیم کا کیپٹن بنا دے تو پھر

آخر کیپٹن تھا کون؟ وہ بری طرح سے الجھا ہوا تھا ۔

جب دماغ میں درک کا خیال آیا، نہیں، درک ان کی ٹیم کا

آدمی نہیں تھا وہ باہر کا انسان تھا، یارم کسی باہر والے پر یقین

نہیں کر سکتا تھا ۔

لیکن شاید اس کے ساتھ یارم کا سب سے قریبی رشتہ تھا تو

ممکن تھا کہ یارم نے ان سے زیادہ اس پر بھروسہ کر لیا ہو، یا

ہو سکتا ہے یارم کو خضر پر شک ہو گیا ہو اسی لیے یارم نے

درک کو ان سب چیزوں کا انچارج کر دیا ہو، وہ بری طرح

اپنی سوچ میں الجھا ہوا تھا جبکہ راگاو غصے سے اسے گھور رہا تھا

۔

درک کے علاوہ اور کوئی نہیں ہو سکتا، مجھے یقین ہے درک"

ہی ہو گا، یارم کا سب سے قریبی رشتہ درک کے ساتھ ہی

تھا۔ "اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگا تو غصے میں راگاو نے اپنے سر

۔ کے بال نوچے تھے

تو ٹھیک ہے، چلو اب اسے لے کر آؤ، کہاں ہے وہ اس"

۔ وقت؟ بتاؤ مجھے۔" وہ اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگا

وہ عمرہ کرنے کے لیے سعودی عرب گیا تھا، وہاں پر اسے "

پتہ چلا کہ پری کا علاج ممکن ہے، آج کل وہ وہاں پر اپنی بیوی

کا علاج کروا رہا ہے، تقریباً ایک مہینے سے وہ وہیں پر ہے،

یارم کا بیٹا رویام اور اس کا پالتو کتا بھی ان کے ساتھ ہی

ہے۔" وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا تو راگاو نے حیرت سے اسے

دیکھا تھا۔

یارم کاظمی کا بیٹا تمہارے پاس نہیں ہے؟" وہ اسے دیکھتے"

ہوئے بے حد غصے سے بولا تھا۔

نہیں وہ درک کے پاس ہے، درک روح کا بھائی ہے،"

رویام کو سنبھالنا میرے بس سے باہر تھا اس لیے میں نے اسے اس کے ساتھ بھیج دیا۔"

روح کا بھائی یعنی کہ یارم کی بیوی کا بھائی، یعنی تمہارا بھانجا؟"

تو تم میرے ساتھ کوئی ڈبل گیم تو نہیں کر رہے؟" وہ غصے سے اسے گھورتے ہوئے کہنے لگا۔

راگاو میں تمہیں دھوکہ کیسے دے سکتا ہوں ؟ عجیب "

بیوقوفانہ سوال کر رہے ہو تم مجھ سے ، اگر میں نے تمہیں

دھوکہ ہی دینا ہوتا تو میں یہ سب کچھ کرتا ہی کیوں ؟ مجھے دبئ

پر حکومت کرنی ہے ، یارم کی جگہ اپنا نام بنانا ہے ، میں چاہتا

ہوں کہ انڈر ورلڈ کے نام پر اگر لوگ کسی کو یاد رکھیں تو وہ

خضر احمد ہو یارم کاظمی نہیں ، مجھے دبئ پر حکومت کرنی ہے ۔

میں تمہیں دھوکہ کیوں دوں گا ؟" وہ اسے دیکھتے ہوئے کہنے

لگا تو اس نے ایک نظر اسے دیکھا تھا، پھر ہلکی سی مسکراہٹ

کے ساتھ نفی میں سر ہلا گیا۔

تو پھر یہ آدمی واپس کب تک آئے گا؟" وہ سوال کرنے لگا"

۔

"کچھ کہا نہیں جا سکتا شاید پری کے علاج کے بعد۔"

تو پھر تو اس کے لیے بہت وقت لگ جائے گا۔" وہ اسے"

دیکھتے ہوئے بولا تو خضر نے ہاں میں سر ہلا یا تھا۔

اٹس اوکے! ہم لوگ چلتے ہیں وہاں۔"راگاو نے فیصلہ

۔کرتے ہوئے کہا تو خضر کندھے اچکا گیا تھا

○○○○○○○

کیا مطلب تم سعودیہ جا رہے ہو؟یوں اچانک کیسے؟"

سوچو، تم نے سعودیہ جانے کے بارے میں کہیں درک کے

لیے تو نہیں سوچا؟"اس نے جیسے ہی گھر میں قدم رکھا خضر

۔کو جلدی جلدی سامان پیک کرتے ہوئے دیکھا تھا

لیلیٰ یہ میری مجبوری ہے۔ ہمارے پاس سچ میں اتنا ٹائم "

نہیں ہے کہ ہم 10 دن تک سارے ڈاکومنٹس کلیئر ہونے

کا انتظار کریں۔ ہمیں پہلے جاننا ہے کہ یارم کا کیپٹن کون

ہے؟ اگر میں نہیں ہوں تو آخر کون ہو سکتا ہے یارم کا

کیپٹن؟ اگر 10 دن کے بعد میں یارم کا کیپٹن نہ نکلا اور

ڈیٹیلز ساری فیل ہو گئیں تو ہمارے لیے بہت مسئلہ بن

جائے گا۔ سارا کام رکا ہوا ہے، بہت کچھ کرنا ہے ہم نے، اسی

لیے میر ادرک کے پاس جانا بہت ضروری ہے۔"اس کا

انداز سمجھانے والا تھا، حالانکہ لیلیٰ نے زیادہ کچھ پوچھا نہیں

تھا لیکن پھر بھی اس نے تفصیل سے جواب دیا تھا ۔

شاید اسے عادت تھی لیلیٰ کو ہر چیز تفصیل سے بتانے کی،

لیکن لیلیٰ نے اس بات کو کوئی اہمیت ہی نہیں دی تھی، وہ اس

کی کوئی مجبوری نہیں سمجھنا چاہتی تھی اور نہ ہی اسے اس کی

مجبوریوں سے کوئی خاص فرق پڑتا تھا۔اسے اگر کسی چیز سے

فرق پڑتا تھاتو وہ صرف یہی تھا کہ اس نے دھوکے بازی کی

تھی اور اب وہ اپنے دھوکے میں کامیاب نہیں ہو پا رہا تھا،

۔ اس لیے بوکھلایا ہوا تھا

ہاں ٹھیک ہے تو چلے جاؤ، میں کہاں تمہیں منع کر رہی"

ہوں۔ اگر تمہارا جانا ضروری ہے تو اٹس اوکے، تم ضرور

جاؤ۔" وہ کہتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئی تھی جبکہ لیلیٰ

کے اتنے ٹھنڈے ری ایکشن پر ایک لمحے کے لیے وہ حیران

ہوا تھا، پھر نظر انداز کرتے ہوئے اپنے چند کپڑے بیگ میں

ڈالنے لگا تھا ۔

لیلیٰ اپنا موبائل لے کر نیچے جا چکی تھی۔ اس نے خضر کو نہ تو

منع کیا تھا اور نہ ہی اسے کوئی فرق پڑا تھا۔ وہ ہر چیز کو نظر

انداز کر رہی تھی جیسے اسے کسی چیز سے کوئی سروکار ہی نہ

ہو، اگر وہ یہ کہے کہ وہ نارمل ہو رہی تھی تو یہ لیلیٰ کا نارمل

انداز ہرگز نہیں تھا۔ وہ ہر چیز کو تفصیل سے جاننے کی عادی

تھی، اسے ہر چیز ڈیٹیل میں بتانا ضروری ہوتی تھی ورنہ وہ

طرح طرح کے سوال کرتی تھی، لیکن اب اس نے ہر چیز

سے کنارہ کر لیا تھا۔اسے خضر کی کسی بات سے کوئی فرق ہی

نہیں پڑ رہا تھا ۔

oooooooo

اس کا مطلب ہوا کہ ہماری ڈیٹیلز بھی میچ نہیں ہوئیں، نہ "

تو ہمارے بائیو میٹرک کسی کام آئے ہیں اور نہ ہی سگنیچرز

وغیرہ، فنگر پرنٹس بھی ضائع ہو چکے ہیں۔ یعنی کہ خضر کیپٹن

نہیں ہے اور ہماری ٹیم کے اندر کوئی اور بھی نہیں، یارم نے

کسی اور کو کیپٹن بنایا ہوا تھا جو اب خضر کے لیے مصیبت بن

رہا ہے۔ وہ درک کے پاس جا رہا ہے تو ٹھیک ہے لیکن اگر

اس کا ارادہ رویام کو نقصان پہنچانے کا ہے تو پھر سمجھ لو کہ ہر

"۔ چیز کو ہینڈل کرنے کی ضرورت ہے

ہمیں ساتھ ہی اس کے سعودی عرب جانا ہو گا لیلیٰ، اور "

کوئی راستہ نہیں ہے۔" شارف نے ہر مسئلے کا حل پیچھا کرنا

قرار دیا تھا جبکہ لیلیٰ کو بھی کچھ ایسا ہی لگ رہا تھا، اسی لیے

شارف کی کال بند کرتے ہی وہ اپنے اور شارف کے لیے

سعودیہ کی ٹکٹ بک کروانے لگی تھی۔ اس کا ارادہ مہر اور

عنایت کو عروہ کے پاس چھوڑنے کا تھا، ساتھ ہی ساتھ اس

۔ نے صارم کو بھی میسج کر کے بتا دیا تھا

○○○○○○○○

تمہیں کسی طرح کی ہیلپ کی ضرورت ہے تو آئی کین"

ہیلپ یو۔ میرے خیال میں تم نے وہاں جا کر فیشن سے ہر

طرح کا ناطہ توڑ لینا ہے۔" وہ جو اپنی سا کس ملا کر بیگ میں

رکھنے لگا تھا، لیلیٰ کو دروازے سے جھانکتے دیکھ کر ہلکا سا مسکرا

دیا ۔

مجھے لگتا ہے مجھے تمہاری مدد کی ضرورت ہے اگر تم کرنا"

چاہو تو۔" وہ بیگ دوبارہ سے کھول کر پوری طرح بیڈ پر الٹا

چکا تھا۔ اسے اچھا لگا تھا، چلو لیلیٰ کو کسی بات کی تو فکر تھی۔

لیلیٰ نے ایک نظر اسے دیکھا تھا پھر خود ہی الماری سے اس

کے کپڑے نکالنے لگی تھی، ساتھ ہی ساتھ اس کی فیشن

ایڈوائس بھی جاری ہو چکی تھی۔

لیلیٰ کا انداز عجیب تھا، کبھی وہ بالکل نارمل ہو جاتی تھی پہلے کی طرح تو کبھی ہر چیز سے جیسے تعلق ہی توڑ دیتی تھی۔ کبھی لیلیٰ میں وہی پرانی لیلیٰ کی جھلک نظر آنے لگتی تو کبھی ایسا لگتا تھا جیسے خضر کے ساتھ اس کا کوئی تعلق ہی نہیں۔ یہ لمحے اس کے لیے امتحان بن رہے تھے، وہ اسے سمجھ نہیں پا رہا تھا بلکہ شادی کے چھ سالوں میں بھی وہ اسے مکمل نہیں سمجھ پایا تھا۔

اسے سمجھنا مشکل تھا لیکن خضر کو یقین تھا کہ وہ اسے سمجھتا

ہے، اسے جانتا ہے، لیکن لیلیٰ کا یہ انداز اس کے لیے بالکل نیا

روپ اختیار کیے ہوئے تھا۔

"کتنے دن کے لیے جا رہے ہو؟ اسی حساب سے تمہاری

پیکنگ کروں۔" وہ اسے دیکھ رہا تھا جب لیلیٰ نے اچانک

سوال کیا۔

دو یا تین دن کے لیے۔ تم میرا ایک کام کر سکتی ہو؟"اس"

کے اچانک پوچھنے پر اسے جواب دے کر وہ پھر سے سوال

کرنے لگا۔ لیلیٰ نے ایک نظر اسے دیکھا تھا پھر سامان پیک

۔ کرنے میں مصروف ہو گئی

جس طرح سے تم نے شارف کو اور معصومہ کو منایا ہے"

میرے ساتھ کوپریٹ کرنے کے لیے، کیا تم درک سے بھی

کہہ سکتی ہو؟ وہ میری بات نہیں مانے گا اور نہ ہی آسانی سے

میرے ہاتھ آئے گا۔"

"صرف درک؟" اس نے اسے دیکھتے ہوئے سوال کیا تھا۔

وہ جانتا تھا کہ یقیناً وہ رویام کی بات کر رہی ہے لیکن رویام

ایک چھوٹا سا بچہ تھا، وہ کیسے سوچ سکتی تھی کہ وہ رویام کو

کوئی نقصان پہنچائے گا؟ وہ صرف یارم کا نہیں روح کا بھی

بچہ تھا اور روح کی طرف سے جو بے احتیاطی اس سے ہوئی

تھی وہ اسے دوبارہ کرنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں

سکتا تھا۔ اسے روح اپنی جان سے زیادہ عزیز تھی، وہ اسے بچا

نہیں پایا تھا ۔

ان سب چیزوں میں روح کا دنیا سے جانا اس کے لیے ایک

بہت بڑی ناکامی تھی لیکن لیلیٰ نے کبھی اس بات کو قبول

نہیں کرنا تھا کہ وہ اپنی بیٹیوں سے کہیں زیادہ روح سے

محبت کرتا تھا۔روح اس کی پہلی بیٹی تھی جسے اس نے سچ میں

۔ اپنی اولاد مانا تھا

لیلیٰ مجھ پر یقین کرو،ان سب معاملوں سے رویام بہت دور"

ہے،وہ ایک چھوٹا سا بچہ اس معاملے میں ہماری کیا مدد کر

سکتا ہے؟نہ تو اس کے فنگر پرنٹس ہمارے کام آسکتے ہیں اور

نہ ہی وہ فی الحال سگنیچر کرنے کے قابل ہے۔اور یارم اتنا

بیوقوف نہیں تھا کہ اتنے بڑے بڑے معاملات میں اپنے

۔ بیٹے کو شامل کرتا۔"اس کا انداز سمجھانے والا تھا

ٹھیک ہے، میں درک سے بات کرلوں گی۔"وہ بس اتنا"

کہہ کر اپنے کام میں مصروف ہوچکی تھی جبکہ خضر نے مزید

کچھ بھی نہ کہتے ہوئے اپنے جانے کی تیاری شروع کردی

تھی۔جب لیلیٰ کو موبائل پر میسج آیا،اس نے میسج چیک کیا

تھا،اس کی ٹکٹس کنفرم ہوچکی تھیں۔اس نے میسج صارم اور

شارف کو فارورڈ کر دیا تھا۔ جس فلائٹ سے خضر یہاں سے

سعودیہ کے لیے روانہ ہونے والا تھا اسی فلائٹ سے وہ تینوں

بھی جا رہے تھے ۔

لیکن وہ خضر کو ہرگز اس چیز کے بارے میں پتہ نہیں چلنے

دے سکتے تھے اسی لیے جیسے ہی خضر نے یہاں سے نکلنا تھا،

لیلیٰ نے بچوں کو عروہ کے گھر چھوڑ کر شارف کو پک کرنا تھا

۔معصومہ ان کے ساتھ نہیں جا رہی تھی کیونکہ معصومہ نے

جیسے ہر چیز سے ہی کنارہ کشی کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا، شارف

نے اس کے اس فیصلے میں اس کا ساتھ دینے کا سوچ لیا تھا۔ تو

پھر لیلیٰ نے بھی کسی طرح کا کوئی اعتراض نہیں کیا تھا۔ یہ

اس کا اپنا فیصلہ تھا، اگر یارم کے بعد وہ یہ سارے کام نہیں

۔ کرنا چاہتے تھے تو اسے بھی کوئی اعتراض نہیں تھا

لیلیٰ میں نکل رہا ہوں۔" وہ ابھی فون رکھ کر سائیڈ ہوئی ہی

تھی جب اچانک ہی اسے خضر کی آواز سنائی دی تھی۔ اس

نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ اسی طرح ہاتھ میں بیگ پکڑے

ہوئے گھر سے نکل رہا تھا۔

ہاں ٹھیک ہے تم جاؤ، اپنا خیال رکھنا۔" وہ دروازے تک "

اس کے ساتھ آئی تھی جبکہ وہ مسکرا کر اسے خدا حافظ کرتا

وہاں سے نکل چکا تھا۔

ooooooo

لیلیٰ یاد رکھنا ہم نے خضر کو کانوں کان خبر نہیں ہونے دینی" کہ ہم اس کے پیچھے آرہے ہیں۔" وہ لوگ جہاز میں بیٹھے تھے جبکہ خضر کی سیٹ آگے کی طرف تھی۔ وہ لوگ بالکل خاموشی سے اپنا کام کر رہے تھے، انہیں یقین تھا کہ خضر نہیں جانتا کہ وہ بھی اسی جہاز میں سعودیہ کے لیے نکل رہے ہیں۔

تم فکر ہی مت کرو، اسے کانوں کان خبر نہیں لگے گی، بس"

تم کوئی غلطی مت کرنا اور یہ پولیس والا کوئی غلطی نہ کر

دے۔"اس نے پچھلی سیٹ پر بیٹھے صارم کی طرف اشارہ

کیا تھا جو خود کو پوری طرح سے ہوڈی میں کور کیے ہوئے تھا

۔ لیکن وہ اس پر یقین نہیں کر سکتے تھے

میں کوئی غلطی نہیں کروں گا، تم لوگ اس طرح بیٹھ کر"

میرے خلاف باتیں کرنا بند کرو۔"صارم نے پیچھے سے

ہاتھ اٹھایا تو ان دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھ کر نفی میں

۔ سر ہلایا تھا، تب جہاز اڑنے کی اناؤسمنٹ کر دی گئی

خضر کے ساتھ کون کون جا رہا ہے؟" اس نے لیلیٰ سے "

۔ پوچھا تھا جس پر اس نے کندھے اچکا دیے

میں یقین سے نہیں کہہ سکتی لیکن وہ باگڑ بلا لگتا ہے ساتھ "

ہی آیا ہے، جہاں خضر جاتا ہے وہ اس کے پیچھے پیچھے آتا ہے۔

وہ خضر پر بھی یقین نہیں کرتا، اس نے خضر کو یارم کی

پوزیشن دی ہی اس لیے ہے تاکہ وہ خضر کو اپنی مرضی کے مطابق چلا سکے اور خضر بیوقوف کہیں کا، نہ جانے اس آدمی کو کیا بنا کر بیٹھا ہوا ہے۔ خیر اس آدمی کی حقیقت جب خضر کے سامنے آئے گی تب وہ بہت پچھتائے گا، لیکن فی الحال ہم نے یہ جاننا ہے کہ آخر یارم کا کیپٹن ہے کون؟"

ویسے تمہیں کیا لگتا ہے کہ درک کو اس نے کیپٹن بنایا"

ہو گا؟ مجھے نہیں لگتا۔ "شارف نے کئی دفعہ کی ہوئی بات

دہرائی تھی۔

لگتا تو مجھے بھی نہیں ہے لیکن جب تک سب کچھ کلیئر نہ ہو"

جائے تب تک ہم کچھ کر نہیں سکتے، سو ریلیکس رہو، آج

دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا، پتہ چل جائے گا کہ

آخر یارم نے کس کو اپنی جگہ کیپٹن بنایا ہے۔ خضر نہیں تو پھر

کون ؟ اگر وہ ہم پر یقین نہیں کر سکتا تو یقین تو وہ درک پر بھی

نہیں کر سکتا کیونکہ درک تو اس کی ٹیم میں بھی نہیں تھا۔

یقین کر و وہ جو کوئی بھی ہو گا ہم میں سے کوئی بھی نہیں ہو گا

"۔

"ہاں تم ٹھیک کہتی ہو، دیکھ لیتے ہیں آخر کون ہو سکتا ہے۔

بس ان لوگوں کا دھیان رویام کی طرف نہ جائے، میں نہیں

چاہتا کہ ان لوگوں کا سایہ بھی اس معصوم پر پڑے۔"

"اسی لیے تو ہم جا رہے ہیں نا شارف! اگر ان لوگوں نے

رویام کو ان سب چیزوں میں شامل کیا تو میں تو لحاظ نہیں

کروں گی۔"

"کوئی لحاظ نہیں کرے گا، ڈونٹ وری! اگر ان لوگوں کا

دھیان رویام کی طرف گیا تو ہمیں ایکشن لینا ہوگا۔" شارف

نے اسے دیکھتے ہوئے کہا تھا جبکہ لیلیٰ خاموشی سے سیٹ کی

پشت سے ٹیک لگا گئی تھی۔

OOOOOOOO

"کہاں ملے گا درک؟" وہ جیسے ہی سعودیہ ایئرپورٹ پر

اترے تھے اس نے پہلا سوال خضر سے یہی کیا تھا۔

"میں نے اس پر نظر رکھی ہوئی ہے، میرے لوگ اس کے

بارے میں سب کچھ جانتے ہیں۔ تم بالکل بے فکر ہو جاؤ،

چلو ہم کل صبح تک درک کے پاس ہوں گے۔"

کل صبح تک کیوں؟ ابھی کیوں نہیں؟ ہمارے پاس وقت "

نہیں ہے خضر، بات کرنے کے لیے پہلے ہی بہت سارا وقت

برباد ہو چکا ہے۔" وہ غصے سے اسے دیکھ کر بولا تھا

میں سمجھتا ہوں راگاو، لیکن اس طرح اچانک سے ہم "

درک کے پاس تو نہیں جا سکتے نا، درک کو پہلے سمجھانا ہو گا

کہ ہم یہاں کیوں آئے ہیں، وہ اس طرح سے ہمارے ساتھ

کوپریٹ نہیں کرے گا۔ "

کوپریٹ نہیں کرے گا تو پھر زبردستی اٹھا لیں گے باقیوں "

کی طرح! مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے، میں صرف تمہاری

دوستی کے چکر میں ان لوگوں کے ساتھ نرمی سے پیش آ رہا

ہوں۔" وہ غصے سے بولا تھا

کل تک کا ویٹ کر لو، میں ایک دفعہ اس سے مل کر اسے "

سمجھاؤں گا، اگر وہ مان گیا تو ٹھیک ہے، ہمارے لیے بھی

آسانی ہو گی۔ اگر نہیں مانا تو تم اپنی مرضی سے جو چاہو وہ کر

لینا۔" خضر نے معاملہ ہی ختم کر دیا تھا۔ راگاو نے سختی سے

اسے دیکھا تھا پھر کندھے اچکا گیا، اس کے پاس اور کوئی راستہ

نہیں تھا خضر کی بات ماننے کے علاوہ۔ وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا

اور یہ بات وہ بہت اچھے طریقے سے جانتا تھا کہ درک ان کی

ٹیم کا حصہ نہیں ہے اور وہ کسی بھی چیز کا لحاظ نہیں رکھے گا۔

اسے کوئی فرق نہیں پڑتا اس بات سے کہ یارم کے لوگ کیا

چاہتے ہیں اور کیا نہیں، وہ اپنی مرضی کا مالک ہے اور وہ اپنی

مرضی ہی کرے گا۔ پھر اس نے سن رکھا تھا کہ وہ کافی زیادہ

ضدی بھی ہے، ہو سکتا تھا وہ ضد پر اترے تو ان کی کسی بھی

بات کو ماننے سے انکار کر دے۔ وہ رسک نہیں لینا چاہتے

تھے، خاص کر تب جب سب کچھ یارم کے کیپٹن پر ڈیپینڈ

کرتا تھا، اگر وہ یارم کا کیپٹن نکل آیا تو ان کے لیے بہت مسئلہ

بن سکتا تھا۔

ٹھیک ہے جو کرنا ہے کرو، جلدی کرو، میرے پاس بالکل" ٹائم نہیں ہے۔ میں جلد سے جلد یہ مسئلہ حل کرنا چاہتا ہوں، میرا کروڑوں اربوں کا کاروبار رکا ہوا ہے صرف اور صرف یارم کے ایک کوڈ کی وجہ سے۔ مجھے لگا تھا کہ تم یارم کی ہر چیز کو ہینڈل کرتے ہو لیکن تمہارے ہاتھ میں تو کچھ نہیں ہے، ایک نمبر کے لوزر ہو تم۔ پتا نہیں یارم کاظمی نے تمہیں اپنی ٹیم میں رکھا ہی کیوں تھا، انتہائی یوز لیس اور بیکار

انسان ہو تم، میرے کسی کام کے نہیں، نہ جانے وہ آدمی تم

سے کیا کرواتا تھا؟ اگر وہ تمہاری انسلٹ کرتا تھا تو تم انسلٹ

کے قابل ہو خضر احمد، مجھے افسوس ہے کہ میں نے تم پر یقین

کیا۔ تمہاری جگہ وہ شارف اگر میری باتوں میں آجاتا تو یقین

کرو وہ تم سے زیادہ قابل تھا۔"

وہ یہ کہہ کر آگے بڑھ گیا تھا جبکہ خضر بس مٹھیاں بھینچے اسے

گھورتا رہا۔ اسے یارم کے لفظوں پر اعتراض تھا کہ یارم اسے

ذلیل کرتا تھا، اس کی انسلٹ کرتا تھا، اگر دیکھا جائے تو راگاو

بھی کچھ اور نہیں کر رہا تھا۔

OOOOOOO

تم لوگ یہاں کیا کر رہے ہو؟" وہ حیرانگی سے اپنے"

دروازے پر کھڑے ان تینوں کو دیکھ رہا تھا جو اسے راستے

سے ہٹاتے ہوئے اندر گھستے سیدھے رویام کو اپنی باہوں میں

اٹھائے گھمانے لگے تھے۔ شارف نے تو آتے ہی اسے ہوا

میں اچھالنا شروع کر دیا تھا جبکہ لیلیٰ نے زوردار کس سے اس

کے گال خراب کر دیے تھے ۔

صارم نے بھی اسے اپنے ساتھ لگا کر خوب سارا پیار کیا تھا

جبکہ رویام تو اپنے گال صاف کرنے میں مصروف ہو چکا تھا

۔

میرا پیارا بچہ ! مس یو سو مچ ۔" شارف بار بار اسے اپنے "

ساتھ لگاتے ہوئے بول رہا تھا جبکہ ان سب کو یہاں دیکھ کر

وہ بھی بہت خوش تھا، لیکن درک خوش نہیں تھا۔اس کا

بالکل ارادہ نہیں تھا رویام کو ان سب کے ساتھ دوبارہ سے

اٹیچ کروانے کا۔اتنی مشکل سے وہ رویام کو خود کے ساتھ

بزی کر رہا تھا، ایسے میں ان سب کا آجانا رویام کو دوبارہ

ڈسٹرب کر سکتا تھا۔اتنی مشکل سے تو اس نے ان سب کو

رویام کی باتوں سے نکالا تھا کہ وہ سب لوگ پھر سے حاضر ہو

گئے تھے۔اب تو رویام کے لیے بھی مشکل ہو جاتی ان کے

۔۔۔ جانے پر

تمہیں فون پر سب کچھ بتایا تو تھا، اسی چکر میں یہاں آئے "

ہیں۔ خضر آیا ہے اس لیے ہمیں آنا پڑا۔ "وہ کب سے انہیں

۔ گھور رہا تھا جب صارم اسے دیکھ کر بولا تھا

۔ اس کی بات سن کر درک نے آنکھیں گھمائی تھیں

مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا اور نہ ہی میں ان لوگوں کی کوئی"

بھی بات ماننے والا ہوں۔"

وہ شارف کی گود سے رویام کو نکال چکا تھا۔

"تم۔ یہ ہماری مجبوری ہے ہم اس سے پیچھے نہیں ہٹ سکتے

نے زیادہ کچھ نہیں کرنا بس ان کی بات ماننی ہے، ان کے

ساتھ جانا ہے، فنگر پرنٹس اور سگنیچرز کرنے ہیں، ہمیں

بھی پتہ چل جائے گا کہ آخر یارم کا کیپٹن کون ہے۔"

"کم آن یار! تم لوگوں کو سچ میں لگتا ہے کہ یارم نے مجھے اپنا

کیپٹن بنایا ہو گا؟ میں اس کی ٹیم کا حصہ بھی نہیں ہوں، میرا

ان سب چیزوں سے کوئی تعلق بھی نہیں ہے۔ تم لوگ بیکار

میں یہاں آئے ہو۔"

"تم نہیں ہو سکتے لیکن یہ تو ہو سکتا ہے نا۔" صارم نے اس

کی بات کاٹتے ہوئے اس کا دھیان رویام کی طرف دلایا تھا

۔

اگر رویام کی طرف کسی نے آنکھ اٹھا کر دیکھا تو میں ان کی "

آنکھیں نوچ لوں گا۔ میں لحاظ نہیں رکھوں گا کسی بھی بات

کا۔" وہ غصے سے بولا تو رویام نے حیرانگی سے اس کا چہرہ دیکھا

۔ تھا جبکہ وہ رویام کو تھام کر اپنے سینے سے لگا گیا

رویام کو ان سب چیزوں میں شامل نہیں کرنا ہم نے، کسی "

قیمت پر نہیں کرنا۔ میں ان لوگوں کو رویام تک پہنچنے ہی

نہیں دوں گا۔" وہ رویام کو خود میں چھپائے ضدی انداز میں

بول رہا تھا جیسے اس کے رویام کو چھپا لینے سے وہ رویام کو ان

سے دور رکھنے میں کامیاب ہو جائے گا۔

"ہم بھی یہاں اسی لیے آئے ہیں درک، تا کہ رویام پر ان کی

نگاہیں اٹھنے سے پہلے ان کی آنکھیں نوچ سکیں۔" لیلیٰ اسے

دیکھتے ہوئے بولی تھی۔ جب کہ درک اپنے موبائل پر آنے

والی کال پر ایک لمحے کے لیے حیران ہوا تھا۔

OOOOOOO

درک! میں خضر بات کر رہا ہوں۔ اس وقت میں سعودیہ

میں ہوں اور میں تم سے ملنا چاہتا ہوں۔ مجھے تم سے ایک

ضروری کام ہے، مجھے تمہارے سگنیچر چاہئیں اور فنگر

پرنٹس بھی۔ میرے خیال میں اب تک لیلیٰ شارف اور

صارم تمہیں اس بارے میں بتا چکے ہوں گے۔ مجھ سے پہلے

وہ لوگ تم تک پہنچ چکے ہیں، یقیناً اس وقت تک ساری

صورتحال سے وہ تمہیں آگاہ کر چکے ہوں گے۔" اس نے

جیسے ہی فون کان سے لگایا تھا اسے دوسری طرف سے خضر

کی آواز سنائی دی تھی۔

خضر جانتا تھا لیلیٰ شارف اور صارم یہاں پر آئے ہوئے ہیں،

یہ بات ان سب کے لیے حیران کن ثابت ہوئی تھی۔ درک

نے ایک نظر ان تینوں کو دیکھا تھا۔

"ہاں! یہ تینوں مجھ سے مل چکے ہیں اور بتا چکے ہیں کہ

تمہیں میرے فنگر پرنٹس اور سگنیچرز کی چاہ ہے۔"

ہم کسی طرح کا کوئی میس کری ایٹ نہیں کریں گے۔"

تمہیں آنے کی ضرورت نہیں، میں خود ہی وہاں آجاؤں گا۔

زیادہ لمبا کام نہیں ہے، تمہارے صرف دس منٹ لگ جائیں

گے، میں تمہیں یقین دلاتا ہوں اس کے بعد میں تم لوگوں

کو بالکل ڈسٹرب نہیں کروں گا۔" خضر نے جیسے وعدہ کیا تھا

۔

نہیں! تمہیں یہاں آنے کی ضرورت نہیں میں خود آ"

جاؤں گا۔ کہاں آنا ہے بتادو؟" درک نے فوراً انکار کیا تھا، وہ

نہیں چاہتا تھا کہ خضر رویام سے ملے۔

نہیں درک! میں تمہارے پاس آنا چاہتا ہوں، مجھے رویام"

سے ملنا ہے۔" اس نے خود ہی وہ بات کہہ دی تھی۔

کوئی ضرورت نہیں ہے! خبردار جو اس طرف آئے۔ نہ تو"

رویام تم سے ملنا چاہتا ہے اور نہ ہی میں چاہتا ہوں کہ تم

روہام سے ملو۔ میں روہام کو تمہاری شکل بھی نہیں دکھانا

چاہتا، جتنا ہو سکے اس سے دور رہو۔"

"درک تم ایسا نہیں کر سکتے، روہام کا میرے ساتھ بھی

تعلق ہے۔"

"کوئی تعلق نہیں ہے تمہارا روہام کے ساتھ! اور جتنا ہو

سکے اس سے دور رہو تو ہی تمہارے لیے بہتر رہے گا

ورنہ۔۔۔"

میرے خیال میں ہم فون پر بات کر کے وقت برباد کر"

رہے ہیں، میں صبح تم سے ملنے تمہارے گھر آؤں گا۔"اس

نے کہتے ہوئے فون ہی بند کر دیا تھا جبکہ درک نے غصے سے

۔ فون صوفے پر پٹخا تھا

اگر وہ میرے سامنے آیا تو میں اسے اپنے ہاتھوں سے مار"

ڈالوں گا، کمینہ سالہ۔۔۔"وہ غصے سے بولا تھا جبکہ لیلیٰ نے

آہستہ سے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس کے غصے

کو کم کرنا چاہا تھا۔

"تم میرے ہاتھوں بیوہ ہو گی۔" وہ اسے گھور کر بولا تو لیلیٰ

نے بھی پلٹ کر اسے گھورا۔ عجیب آدمی تھا، وہ اس کے

ساتھ ہمدردی کر رہی تھی اور اوپر سے وہ اسے ہی آنکھیں

دکھا رہا تھا۔

ویسے بھی مجھے ایسا شوہر چاہیے بھی نہیں! اگر تم نے مجھے "
بیوہ نہیں کیا نا، تو دو چار دنوں میں میں خود ہی بیوہ ہونا چاہوں
گی۔ میں تمہیں یہ سنہرا موقع دے رہی ہوں کہ مار ڈالو
میرے شوہر کو، ورنہ کچھ دنوں میں وہ میرے ہاتھوں مارا
جائے گا اور میرے ہاتھوں جو اس کو موت آئے گی وہ زیادہ
قصائی نما ہو گی۔" وہ اسے گھور کر کہتی، اس کے ہاتھ سے
۔ رو یام کو لیتی باہر چلی گئی تھی

رویام اسے کیا کیا بتا رہا تھا جبکہ اسے اپنے ساتھ لگائے نہ

جانے کیوں لیلیٰ کو رونا آرہا تھا۔ ابھی تک تو وہ اپنی ہی باتوں

میں مگن تھا، کبھی مہر اور کبھی عنایت کا ذکر کر رہا تھا۔ اگر

اس نے اپنے ماں باپ کا ذکر کر دیا تو وہ کیا جواب دے گی؟

یہ سوچ کر اسے اور رونا آرہا تھا۔

○○○○○○○

صبح کا سورج ابھی طلوع ہوا ہی تھا کہ دروازے پر دستک

ہوئی ۔

پری نے باہر نکلتے ہوئے دروازہ کھولا تو سامنے ہی خضر کو کھڑا

پایا۔ اس کے ایک ہاتھ میں کوئی مشین نما چیز تھی جبکہ

دوسرے ہاتھ میں فائل پکڑی ہوئی تھی ۔

کیسی ہو پری ؟ طبیعت کیسی ہے تمہاری ؟" وہ مسکراتے "

ہوئے بولا تھا۔ پہلے کل رات لیلیٰ، شارف اور صارم کا آنا اور

اب خضر کو دیکھ کر اسے حیرانگی ہوئی تھی، لیکن پھر

مسکراتے ہوئے وہ حال چال پوچھتی اسے اندر آنے کا راستہ

دے چکی تھی۔

"میں ٹھیک ہوں خضر بھائی! آپ کیسے ہیں؟ آپ ان

لوگوں کے ساتھ کیوں نہیں آئے؟" وہ اسے دیکھتے ہوئے

سوال کرنے لگی۔ یارم اور روح کو کس نے مارا، اس بات

کے بارے میں وہ کچھ بھی نہیں جانتی تھی۔ تبھی خضر کے

ساتھ اس کا رویہ بالکل نارمل تھا۔نہ ہی درک نے اسے کچھ

بتایا تھا کیونکہ ایسی باتیں اس کی طبیعت خراب کر سکتی تھیں،

۔ اسی لیے درک نے یہ سب چھپا کر رکھا تھا

ان لوگوں نے مجھے بتایا نہیں کہ وہ یہاں آرہے ہیں۔میں"

تو یہ بھی نہیں جانتا تھا کہ وہ یہاں سعودیہ آئے ہوئے ہیں۔

خیر رومی کہاں ہے؟"وہ مسکرا کر اندر داخل ہوتا اس سے

۔ سوال کرنے لگا

رومی جانو تو ابھی تک آیا ہی نہیں!" وہ اسے دیکھتے ہوئے"

۔ معصومیت سے بولی تھی جبکہ خضر ایک لمحے کے لیے کھٹکا

۔ کہاں سے نہیں آیا؟" اس نے حیرانگی سے پوچھا"

جوگنگ سے! درک اور وہ دونوں جوگنگ کرنے گئے"

ہوئے ہیں، ابھی تک ان کی واپسی نہیں ہوئی۔ ہو سکتا ہے

تھوڑی دیر میں واپس آجائیں۔ لیلیٰ بھی سو رہی ہے، شارف

بھائی اور صارم بھائی بھی ان کے ساتھ ہی گئے ہوئے ہیں۔

میرے خیال میں واپسی میں ابھی 15،20 منٹ لگ جائیں

گے تب تک میں آپ کے لیے چائے بناتی ہوں۔"

وہ پر سکون انداز میں اسے بتاتی کچن کی طرف جانے لگی تھی

جب ہی اسے سامنے والے کمرے سے لیلیٰ نکل کر باہر آتی

نظر آئی۔

"ہیلو ڈیئر وائفی! کیسا رہا تمہارا سفر؟ اگر تم مجھے بتا دیتی تو

یقین کرو میں تمہارے لیے فرسٹ کلاس ٹکٹ بک کروا

دیتا۔" وہ اسے گھور کر بولا تھا جبکہ لیلیٰ نے اس کے طنز پر کسی

طرح کاری ایکشن نہ دیتے ہوئے کچن کی طرف قدم بڑھا

دیے تھے۔ ویسے بھی خضر اس کے بارے میں کیا سوچتا

ہے، اس بات کی پرواہ لیلیٰ کو کبھی نہیں رہی تھی ۔

"لیلیٰ! میں تمہارے لیے چائے بنا دوں؟" پری نے اسے

دیکھتے ہوئے پوچھا ۔

نوڈارلنگ! میں خود بناؤں گی۔یہ کس کے لیے بنارہی"

ہو؟"اس نے پہلے ہی چولہے پر چڑھی چھوٹی دیگچی دیکھتے

ہوئے پوچھا۔

"یہ خضر بھائی کے لیے چائے بنارہی ہوں۔"

"ضرورت نہیں ہے زبردستی کے مہمانوں کو پوچھنے کی،

اتنے بھی خاص کوئی مہمان نہیں ہیں۔"وہ اونچی آواز میں

بولی تھی۔ انداز صاف سنانے والا تھا، خضر نے آنکھیں

گھمائیں۔

"ایسے کیوں کہہ رہی ہو؟ تم دونوں میں لڑائی ہوئی ہے

کیا؟" وہ چائے کپ میں انڈیلتے ہوئے سوال کرنے لگی۔

"لڑائی نہیں، جنگ ہوئی ہے۔ خیر چھوڑو، جن باتوں کا

تمہیں نہیں پتہ ان میں کیا الجھنا۔" خضر خود بھی کچن میں

آتے ہوئے اس کے ہاتھ سے چائے کا کپ لیتے ہوئے بولا

تھا، جبکہ پری تو ان کی باتوں پر سچ مچ الجھ کر رہ گئی تھی ۔

جب اچانک ہی باہر سے ان تینوں کے واپس آنے کا شور بلند

ہوا ۔

وہ چائے کا کپ وہیں رکھتا تیزی سے باہر نکلا، اس کا ارادہ

رو یام سے ملنے کا تھا لیکن صرف وہ تینوں ہی اندر داخل

ہوئے تھے۔رویام ان کے ساتھ نہیں تھا اور نہ ہی شونو

۔ (کتا) ساتھ تھا

رویام کہاں ہے؟''اس نے سامنے کھڑے درک سے"

۔ پوچھا

کون رویام؟ کیا ہم کسی رویام کو جانتے ہیں گائز؟''اس نے"

پیچھے کھڑے شارف اور صارم کو مخاطب کیا، جنہوں نے

۔ درک کے انداز میں ہی کندھے اچکا دیے

"یہ ایک انتہائی واہیات حرکت ہے! میں یہاں صرف

رویام سے ملنے کے لیے آیا تھا۔" اس نے غصے سے ان تینوں

کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم یہاں اپنا وہ فضول سا کام کروانے آئے ہو۔ فائل دو اور

پرنٹر بھی۔ میرے پاس سچ میں اتنا فالتو وقت نہیں ہے جو

میں تم پر برباد کروں گا۔ میں تمہیں اپنی آنکھوں کے سامنے

شاید دو یا ڈھائی منٹ تک ہی برداشت کر سکتا ہوں۔"

درک نے سامنے صوفے پر پڑی فائل کو کھولا اور پھر بنا کچھ پڑھے تیزی سے اس پر سگنیچر کرتے ہوئے بائیو میٹرک مشین کھولنے لگا۔

وہ خود ہی اس پر کام کرنے لگا تھا، خضر نے نہ تو آگے آنے کی کوشش کی اور نہ ہی اس سے کچھ کرنے کے لیے کہا۔ وہ رویام سے ملنا چاہتا تھا، یہ جاننا چاہتا تھا کہ وہ ٹھیک ہے یا نہیں، لیکن درک نے اس سے یہ حق بھی چھین لیا تھا۔

یہ تم نے ٹھیک نہیں کیا، اس کے لیے پچھتاؤ گے تم!" وہ

۔ اس کے ہاتھ سے مشین اور فائل لیتے ہوئے غصے سے بولا

اب اگر تم نے دوبارہ اپنی شکل مجھے یہاں دکھائی تو تم "

پچھتاؤ گے خضر احمد! تمہیں مار کر مجھے کبھی افسوس نہیں

ہو گا، یاد رکھنا کسی زمانے میں تم میرے دوست تھے لیکن

آج تم سے زیادہ نفرت مجھے کسی سے نہیں ہے۔ باہر کا راستہ

اس طرف ہے، دھکے مار کر نکالنا بھی آتا ہے مجھے۔" اس نے

دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے انتہائی غصے اور

بدتمیزانہ لہجے میں کہا۔پری حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی۔

خضر نے ایک نظران سب کو دیکھااور پھر خاموشی سے گھر

سے نکل گیا۔

جبکہ اس کے پیچھے ہی تیزی سے درک بھی نکل کر سامنے

والے فلیٹ میں گیا۔

روحی میرے جانو! میں اب بھی تمہیں ڈھونڈ لوں گا۔" وہ"

سامنے والے فلیٹ میں داخل ہوتا جلدی سے صوفے کے

پیچھے سے روحی کو نکال چکا تھا۔

اب ماموں چھپیں گے روحی ڈھونڈے گا!" وہ مزے سے"

کہتے ہوئے بولا جس پر درک مسکرا کر اسے زور سے گلے

لگاتے ہوئے ہاں میں سر ہلا گیا۔

ہاں! مگراب اپنے فلیٹ میں، یہ دوسرے لوگوں کا فلیٹ"

ہے۔" وہ اس کے کان میں سرگوشی کرتا اسے اٹھائے وہاں

سے باہر بھاگتا فوراً اپنے فلیٹ میں داخل ہوا۔ رومی

۔ کھلکھلاتے ہوئے پیچھے بھاگتے شونو کو دیکھ رہا تھا

درک نے خود ہی فلیٹ میں داخل ہونے سے پہلے رویام کو

سامنے والے خالی فلیٹ میں چھپنے کے لیے کہہ دیا تھا۔ وہ

نہیں چاہتا تھا کہ خضر کی نظر رویام پر پڑے۔ شارف اور

صارم کا بھی یہی کہنا تھا کہ جتنا ہو سکے خضر سے رویام کو دور

رکھا جائے۔

لیلی صارم اور شارف کافی پریشان تھے لیکن رویام یہاں

بہت پرسکون تھا۔ وہ روح اور یارم کا نام تک نہیں لے رہا تھا

جیسے ان لوگوں سے اس کا کوئی واسطہ ہی نہ ہو۔ ان تینوں کو

سمجھ نہیں آرہا تھا کہ آخر رویام اپنے ماں باپ کو یاد کیوں

نہیں کر رہا؟ لیلیٰ کو لگا تھا کہ وہ یارم یا روح کے بارے میں

پوچھے گا، لیکن وہ اپنی ہی مستیوں میں لگا رہا۔ یہ چیز لیلیٰ کے

لیے کافی حیران کن تھی ۔

ooooooo

"کیا مطلب یہ بھی میچ نہیں ہوا؟ ایسا کیسے ہو سکتا ہے راگاو

درک کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے جس کے لیے ہم کہہ

سکیں کہ وہ یارم کا کیپٹن ہو سکتا ہے۔" وہ پریشانی سے کہہ رہا

تھا۔ مشین بار بار چل رہی تھی، سب کے فنگر پرنٹس اور

سگنیچرز چیک کیے جا رہے تھے لیکن کوئی بھی ایسا نہیں نکلا

جس کا ڈیٹا میچ کر جائے۔ یارم کا پاسورڈ اب بھی اوپن نہیں

ہو رہا تھا اور مافیا نیٹ ورک سے اس کا کوڈ ریموو نہیں ہوا تھا

۔

اور کوئی انسان؟ کوئی ایک انسان ایسا جو یارم کے بعد ان "

ساری چیزوں کو کنٹرول کر سکتا ہو؟ سوچو! تم نہیں، تمہاری

ٹیم کا کوئی انسان نہیں، تو پھر کون ہو سکتا ہے؟ یارم کا بیٹا؟

یارم کا بیٹا کہاں ہے ؟" راگاو نے اچانک سوال کیا تو خضر نے

۔ پریشانی سے اسے دیکھا

نہیں راگاو ! یارم کا بیٹا صرف ڈھائی سال کا ہے، اسے ان "

سب چیزوں کی سمجھ نہیں ہے۔ وہ ان ساری چیزوں سے

بہت دور ہے۔" خضر نے اسے سمجھانے کی کوشش کی،

لیکن راگاو کو اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا کہ بچہ

ڈھائی سال کا ہے یا پچیس سال کا۔اس نے سوچ لیا تھا کہ

۔ اب وہ رویام کے فنگر پرنٹ اور سگنیچر لے گا

اسے سائن کرنا نہیں آتا اور وہ بچہ ہے، وہ کیا فنگر پرنٹس "

دے گا؟ کم آن راگاو! تم تو بالکل ہی دماغ سے سوچنا چھوڑ

چکے ہو۔ تمہیں لگتا ہے ایک بچے کو یارم ان ساری چیزوں

میں گھسیٹے گا؟" خضر کسی بھی طرح سے اس کا دھیان رویام

۔ سے ہٹانا چاہتا تھا

مجھے فرق نہیں پڑتا! اس بچے کو لے کر آؤ، مجھے اس کے "

فنگر پرنٹس چیک کرنے ہیں۔ سگنیچر نہ سہی لیکن انگوٹھا تو لگا

ہی لے گا۔" راگا واپنی بات سے پیچھے ہٹنے کو تیار نہیں تھا۔

خضر نے غصے سے اسے دیکھا لیکن اس وقت وہ بالکل بے

بس تھا ۔

ٹھیک ہے، میں کچھ کرتا ہوں، مجھے ایک دفعہ درک سے"

بات کرنی ہوگی، اسے منانا ہوگا۔"خضر نے کہا تو راگاو نے

۔ اسے گھور کر دیکھا

تمہیں لگتا ہے میں کسی کی اجازت لوں گا؟ اگر میں نے کہہ"

دیا ہے تو وہی ہوگا جو میں چاہتا ہوں۔ میرے پاس اتنا فالتو

وقت نہیں ہے جو تمہارے اس سٹوپڈ سے دوست پر برباد

کروں۔ اس کا دماغ ویسے بھی آسمانوں پر ہے، مجھے فرق

نہیں پڑتا وہ کیا سوچتا ہے۔ چار گھنٹوں کے بعد اسے لے کر

اس کے گھر جاؤ، بلکہ تم مت جاؤ، تم تو جیسے ان لوگوں کے

غلام ہو، میں خود جاؤں گا۔ اور خضر احمد! اگر تم نے دبئی پر

حکومت کرنی ہے تو غلاموں والی فطرت چھوڑ دو۔ میں نے

تمہیں دبئی کا راجہ بنایا ہے لیکن تم اب بھی ان لوگوں کے

ساتھ رشتہ داریاں نبھا رہے ہو، اور یہ رشتہ داریاں تمہیں

بہت مہنگی پڑ سکتی ہیں۔"

وہ غصے سے کہتا اپنے لوگوں کو اشارہ کرتا وہاں سے نکل پڑا۔

مطلب صاف تھا کہ وہ رویام کا ڈیٹا لینے کے لیے درک کے

گھر جا رہا تھا۔ خضر نہ چاہتے ہوئے بھی ان کے ساتھ جانے پر

مجبور ہو گیا تھا ۔

یہ بات تو طے تھی کہ درک نے اپنی مرضی سے یہ سب کچھ

نہیں ہونے دینا تھا اور راگا و پیچھے ہٹنے کو تیار نہ تھا۔ اس کے

لیے انڈر ورلڈ پر اپنا سکہ منوانا اہمیت رکھتا تھا، اسے کوئی فرق

نہیں پڑتا تھا کہ سامنے بچہ ہے یا بڑا۔اسے یقین تھا کہ اگر

درک نے انہیں روکا تو راگاوا نہیں نقصان پہنچانے میں ذرا

وقت نہیں لگائے گا۔اگر وہ یارم کاظمی کو اتنی آسانی سے

موت دے سکتا ہے تو باقی لوگ تو اس کے سامنے کچھ بھی

نہیں تھے۔

خضر نہیں چاہتا تھا کہ کسی کا جانی نقصان ہو، لیکن یہ لوگ

سمجھنے کو تیار نہیں تھے۔اسے امید تھی کہ وہ درک کو

سمجھانے میں کامیاب ہو جائے گا کہ اسے صرف رویام کے

انگوٹھے کا نشان چاہیے، اس کے علاوہ وہ اسے کوئی نقصان

نہیں پہنچائیں گے۔ لیکن راگاو کے جانے سے مسئلہ بن سکتا

تھا کیونکہ سب جانتے تھے کہ وہی یارم اور روح کا قاتل

ہے۔ وہ اس پر اور اب خضر پر بھی یقین نہیں کر سکتے تھے۔

خضر نے جس طرح ان کا یقین توڑا تھا، وہ اب ان کے اعتبار

کے قابل نہیں رہا تھا۔ لیکن فی الحال وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا،

۔ وہ راگاو کے ساتھ جانے پر مجبور تھا

○○○○○○○

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے گھر میں قدم رکھنے کی؟"

اچانک گھر کے اندر داخل ہوتے اس آدمی کو دیکھ کر درک کا

تو جیسے دماغ ہی گھوم کر رہ گیا تھا۔ وہ اسے نہیں جانتا تھا لیکن

خضر کے آگے وہی چل رہا تھا۔ اس وقت خضر پوری طرح

سے اس کے کنٹرول میں تھا اور اس شخص سے وہ سب لوگ

ہی نفرت کرتے تھے۔ جس طرح اچانک لیلیٰ راگا کو دیکھ

کر اٹھ کر کھڑی ہوئی تھی، درک سمجھ گیا تھا کہ یہ وہی کمینہ

آدمی ہو سکتا ہے ۔

"دیکھو لڑکے! میری تمہارے ساتھ کوئی دشمنی نہیں ہے

بلکہ مجھے تمہارے ساتھ کوئی مطلب بھی نہیں ہے۔ بس

ایک چھوٹا سا کام ہے، اپنا کام کر کے میں چلا جاؤں گا۔ اس

بچے کو لے کر آؤ، کیا نام ہے اس کا؟ رویام یارم کاظمی کا بیٹا۔

اسے لے کر آؤ یہاں پر، مجھے اس سے بات کرنی ہے۔ بالکل

چھوٹا سا کام ہے، اس کا ننھا سا انگوٹھا اس پیپر پر لگوانا ہے اور

اس کے چھوٹے سے ہاتھ کا پرنٹ اس مشین پر چاہیے۔ فکر

مت کرو، کوئی بڑا کام نہیں ہے بس دو تین منٹ لگیں گے

اور میرا کام ہو جائے گا، میں یہاں سے چلا جاؤں گا۔ نہ اس

بچے کے ساتھ میری کوئی دشمنی ہے اور نہ ہی تم لوگوں کے

ساتھ، بس ایک ننھا سا کام کرنا ہے، اس بچے کو لے آؤ۔ میں یہاں بالکل نہیں رکوں گا۔" وہ اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگا تھا، جبکہ درک نے غصے سے اسے ایک زوردار دھکا مارتے ہوئے اس کے منہ پر ایک زوردار مکا جڑ دیا تھا۔ خضر نے اسے روکنے کی کوشش کی تھی لیکن درک کو کنڑول کرنا اس کے بس سے باہر تھا۔ راگا دور جا کر گرا تھا اور اس کے

ساتھ ہی اس کے سارے لوگ الرٹ ہوتے ہوئے درک

۔ پر بندوقیں تان چکے تھے

ریلیکس! ریلیکس بوائز، پیچھے ہٹ جاؤ۔ وہ غصے میں ہے، "

کوئی بات نہیں، اس کا غصہ کرنا بنتا ہے۔ میں بس ایک چھوٹا

سا کام کروں گا اور چلا جاؤں گا، مجھے ان لوگوں کے ساتھ

کوئی دشمنی نہیں کرنی۔ "راگاو نے اپنے لوگوں کو پیچھے ہٹنے

کے لیے کہا تھا، جبکہ صارم اور شارف نے بڑی مشکل سے

درک کو قابو کر کے پیچھے کیا تھا ورنہ یقیناً اس نے اس آدمی کو

ایک لمحے میں جان سے مار ڈالنا تھا۔اور راگاو کا کمزور جسم کم

سے کم درک کے آگے کچھ نہ تھا، وہ اسے مسل کر رکھ دیتا

۔

خضر! سمجھاؤ اسے، تمہارا جاننے والا ہے، دوست ہے"

تمہارا، تم بہتر طریقے سے اسے سمجھا سکتے ہو۔" وہ پیچھے ہٹتے

ہوئے خضر سے بولا تھا، جبکہ خضر نے آگے بڑھ کر اسے

سمجھانا چاہا لیکن جس انداز میں درک اسے گھور رہا تھا، یقیناً

۔ اسنے اب خضر کا لحاظ بھی نہیں کرنا تھا

OOOOOO

رویام باہر نہیں آئے گا وہ ابھی سو رہا ہے اسے ڈسٹرب کوئی

۔ نہیں کر سکتا، "وہ غصے سے بولا تھا

کوئی بات نہیں ہم اس کے جاگنے کا انتظار کر لیں گے ہم "

کوئی اسے ڈسٹرب کرنے تھوڑی نہ جا رہے ہیں درک، ہم

باہر یہیں بیٹھیں گے جب تک وہ جاگ نہیں جاتا اسے کوئی

ڈسٹرب نہیں کرے گا۔" اس سے پہلے کہ راگاو کچھ بھی کہتا

۔ خضر بول پڑا تھا

کیا مطلب اب ایک چھوٹے سے بچے کے جاگنے کا انتظار"

کریں گے ہم؟" راگاو نے غصے سے سوال کیا تھا جبکہ خضر

۔ نے گھور کر اسے دیکھا تھا

تو کیا تم اس کی نیند خراب کرو گے؟ تم ایک چھوٹے سے "

"؟ بچے کی نیند خراب کرو گے؟ تمہیں شرم نہیں آئے گی

پری کو تو غصہ ہی آ گیا تھا، ایک تو وہ لوگ بن بلائے مہمان

بن کر آئے تھے، اوپر سے نہ تو خضر کی بات کو اہمیت دے

رہے تھے اور نہ ہی درک کی بات کو، اوپر سے گھر پر آ کر

درک سے لڑائی کر رہے تھے اور اوپر سے وہ رویام کی نیند

۔ خراب کرنے کی بات کر رہے تھے

اس نے زندگی میں کبھی کسی پر غصہ نہیں کیا تھا لیکن اپنے

۔رومی کی نیند خراب ہونے کے ذکر پر ہی اسے غصہ آگیا تھا

نہیں پری! اس کی نیند کوئی خراب نہیں کرے گا ہم ویٹ "

کریں گے اس کے جاگنے کا، جب وہ جاگ جائے گا تب آرام

سے ہم کام کر کے چلے جائیں گے،" خضر نے معاملہ

۔سلجھانے کی کوشش کی تھی

ہاں بالکل ہم اس کی نیند خراب نہیں کریں گے اگر وہ سو"

رہا ہے تو یہ تو اور بھی اچھی بات ہے ہم نے بس انگوٹھا ہی تو

لگانا ہے،" راگاو نے مسئلہ ہی حل کر دیا تھا۔

رومی جب سو رہا ہوتا ہے تب اس کے آس پاس کوئی نہیں"

جاتا، خضر یہ بات بہت اچھے طریقے سے جانتا ہے،" لیلیٰ نے

خضر کو گھورتے ہوئے کہا تھا جبکہ صوفے پر بیٹھے خضر نے

ایک نظر پیچھے کھڑے راگاو کو دیکھ کر ہاں میں سر ہلایا تھا۔

"کیا مطلب ہم ایک چھوٹے سے بچے کے جاگنے کا انتظار

کریں گے ؟ خضر چھوٹا سا کام ہے ہم بنا اسے جگائے بھی تو کر

سکتے ہیں۔"

"تمہارا دماغ خراب ہے ؟ تم اس کا ہاتھ پر نٹنگ پوائنٹ پر

رکھو گے ، اسے کرنٹ لگ سکتا ہے ، وہ ڈر سکتا ہے۔ وہ

صرف ڈھائی سال کا ہے ، اس طرح کا کوئی ڈرا گر اس کے

دل میں بیٹھ گیا تو ہمارے لیے مسئلہ ہو جائے گا، نہیں ہر گز

نہیں،" شارف نے سمجھانا چاہا تھا۔

"راگا وہیں، ہم ویٹ کرتے ہیں! فائن لائک سیر یسلی

صوفے پر بیٹھتے ہوئے غصے سے بولا تھا۔

"تمہیں یہاں بیٹھنے کے لیے کس نے کہا؟ اور تم نے کیا

اسے اپنے باپ کا گھر سمجھ لیا ہے؟ اٹھو اس صوفے سے! تم

ہر گز اس قابل نہیں ہو کہ تمہیں یہاں بٹھایا جائے۔ اگر تم

لوگوں نے انتظار کرنا ہے رومی کے جاگنے کا تو وہاں

دروازے کے باہر کھڑے ہو کر کرو، "وہ غصے سے انہیں

گھور کر بولا تھا، وہ لحاظ کرتا بھی تو کیوں؟ نہ تو اسے کسی کا ڈر تھا

اور نہ ہی اس نے دبئی کے ڈون کے سامنے دبنا تھا۔

ہاں ٹھیک ہے باہر جا رہے ہیں، "اس سے پہلے کہ راگا و کچھ "

بھی کہتا خضر اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ وہ در ک سے کوئی پنگا نہیں لینا

چاہتا تھا، اس کا ارادہ سب کچھ سکون سے کرنے کا تھا لیکن

درک ہر چیز پر اعتراض اٹھا رہا تھا، اسی لیے وہ کچھ بھی کہے

بغیر دروازے کے باہر آگیا تو راگا و کو بھی نہ چاہتے ہوئے

اپنے لوگوں کے ساتھ دروازے سے باہر نکلنا پڑا تھا جبکہ لیلیٰ

نے دروازہ ان کے منہ پر بند کیا تھا۔

ooooooo

تمہاری بیوی کی یہ حرکتیں اسے جان سے ہاتھ دھونے پر"

مجبور کر رہی ہیں۔"راگاو کو اس کی یہ حرکت بہت بری لگی

تھی۔

"فلحال ہمیں کوپریٹ کرنا ہوگا، ہم یہاں تماشہ کرنے کے

لیے نہیں آئے ہیں۔ تمہیں اگر یہ لگتا ہے کہ ہم درک کے

ہوتے ہوئے رویام تک آسانی سے پہنچ سکتے ہیں تو یہ تمہاری

غلط فہمی ہے، وہ باکسنگ میں بلیک بیلٹ چیمپئن ہے۔ میں

اس کا مقابلہ فائٹنگ میں ہر گز نہیں کر سکتا اور تمہیں اگر یہ

لگتا ہے کہ تم یہ گولی بندوقوں سے کچھ کر سکتے ہو تو یہ بھی

تمہاری غلط فہمی ہے، یہ علاقہ پوری طرح سے پولیس کے

انڈر آتا ہے۔ یہاں پر ہونے والی چھوٹی سے چھوٹی الیگل

ایکٹیوٹی پولیس کی نظر میں ہے، ہم بہت برے طریقے سے

پھنس سکتے ہیں، "اس کا ارادہ اسے سمجھانے کا تھا جبکہ راگاو

آنکھیں گھماتا وہیں باہر کھڑا ہو گیا تھا۔ اسے یقین نہیں آرہا

تھا کہ وہ ایک ڈھائی سال کے چھوٹے سے بچے کی نیند پوری

ہونے کا انتظار کر رہا تھا تا کہ اس کے فنگر پرنٹس اور انگوٹھے کا

نشان لے سکے، زندگی میں پہلی دفعہ اس نے خود کو اتنا بے

بس محسوس کیا تھا۔ یارم کاظمی کو قتل کرتے ہوئے بھی اس

کو کوئی مسئلہ پیش نہیں آیا تھا لیکن اس کے چھوٹے سے

چوزے سے ایک چھوٹا سا انگوٹھے کا نشان لینے کے لیے اسے

اتنے مسئلے پیش آرہے تھے۔

جبکہ اندر اس کے رشتہ داروں کے نخرے ختم نہیں ہو رہے

تھے، وہ ایک فلیٹ کے باہر کھڑے فضول میں اپنا وقت

برباد کر رہے تھے۔

کب تک یہ سب کچھ ختم ہو گا؟" اس نے غصے سے خضر کو"

دیکھتے ہوئے پوچھا۔ وہ سامنے والے فلیٹ کی دیوار کے

ساتھ خاموشی سے کھڑا اس دروازے کو گھور رہا تھا جو

تھوڑی دیر پہلے لیلیٰ نے اس کے منہ پر بند کیا تھا۔

مجھے نہیں پتہ رومی کتنی دیر میں جاگتا ہے، جب تک وہ"

جاگ نہیں جاتا تب تک ہمیں انتظار ہی کرنا ہو گا کیونکہ اس

کے علاوہ ہم اور کچھ نہیں کر سکتے۔ پلیز میرا دماغ پہلے ہی

بہت خراب ہے تم اور خراب مت کرو،" وہ اسے دیکھتے

ہوئے کہتا اپنا سر دیوار کے ساتھ لگاتا آنکھیں بند کر گیا تھا

جبکہ راگاو بھی اس کے ساتھ ہی آکر رک گیا، اس کے علاوہ

وہ کر ہی کیا سکتا تھا۔

○○○○○○○

انہیں یہاں باہر کھڑے تقریباً دو سے ڈھائی گھنٹے ہو چکے تھے، وہ لوگ تقریباً دوپہر کے دو بجے یہاں آئے تھے اور اب تقریباً ساڑھے پانچ بج رہے تھے۔ اندر سے کسی بچے کے اچھلنے کودنے کی آواز آ رہی تھی، یقیناً وہ رویام ہی تھا۔ اس نے ایک نظر راگا و کو دیکھا تھا جبکہ راگا و اسے دیکھتا تیزی

سے دروازے کی طرف آتا ایک زوردار لات مار کر دروازہ

کھول چکا تھا۔

اگر بچہ جاگ گیا تھا تو ہمیں بتایا کیوں نہیں؟" وہ غصے سے "

درک کو دیکھتے ہوئے غرایا تھا۔

تم ہو کیا؟ تمہاری اوقات کیا ہے جو میں تمہیں کچھ بتاؤں "

گا؟" درک نے رویام کو اپنے کندھے پر ڈالتے ہوئے سوال

کیا تھا جو اپنی ننھی آنکھوں سے اسے دیکھتا مسکرایا تھا۔

خضر نانو!"خضر کو دیکھتے ہی وہ درک کی باہوں میں مچلنے لگا"

تھا،درک کو نہ چاہتے ہوئے بھی اسے چھوڑنا پڑا تھا جبکہ

۔زمین پر اترتے ہی وہ بھاگ کر خضر کے سینے میں جا سمایا تھا

میرا پیارا بچہ میری جان، کیسے ہو؟"خضر اس کے دونوں"

۔گال چومتے ہوئے پیار سے پوچھنے لگا تھا

تیت اوں آپ کشے او(ٹھیک ہوں آپ کیسے ہو؟)"وہ پیار"

سے اس کے گالوں کو دونوں ہاتھوں میں لیتا سوال کرنے لگا

تھا جبکہ خضر نرمی سے اسے تھام کر اپنے سینے سے لگاتا اس

سے پیار کرنے لگا۔

"ارے واہ یہ تو بڑا پیارا بچہ ہے، آخر اولاد کس کی ہے؟ خیر

ہم ٹائم ویسٹ نہیں کرتے جو کام کرنے آئے ہیں وہ کرتے

ہیں،" راگاو نے ایک نظر رویام کی طرف دیکھا تھا جو خضر

کے پاس کافی آسانی سے آگیا تھا، اب اسے اپنا کام اور بھی

آسان لگنے لگا تھا۔اس نے جلدی سے اپنے ہاتھ میں موجود

۔پرنٹر نکالا تھا تاکہ وہ اس پر رویام کا ہاتھ رکھ سکے

"رومی جانو! آپ نے یہاں اپنا ہاتھ رکھنا ہے، بس چھوٹو سا

کام ہے ابھی ہو جائے گا، "وہ پیار سے اسے سمجھانے لگا تھا۔

جبکہ راگا واس کا ہاتھ تھامتے ہوئے پرنٹر پر رکھنے ہی لگا تھا کہ

۔وہ فوراً ہی اس کی گود میں مچلنے لگا

لومی توشوشو آدیا(رومی کو سو سو آگیا)" وہ فوراََ ہی اس کی"

باہوں سے باہر نکلتے ہوئے واش روم کی طرف بھاگ گیا تھا

۔جبکہ راگاو نے غصے سے خضر کو دیکھا تھا

بچہ ہے وہ،"خضر نے بات ہی ختم کر دی تھی جبکہ راگاو"

سمجھ چکا تھا کہ رویام کے معاملے میں خضر اس کا ساتھ دینے

کو بالکل تیار نہیں ہے، خضر چاہتا ہے کہ رویام کے ساتھ

بالکل بھی سختی نہ کی جائے۔راگاو نے اوپر آسمان کی طرف

دیکھتے گہری سانس لی تھی پھر ہلکا سا مسکرا کر ہاں میں سر ہلا دیا

تھا، وہ خضر کو اپنے خلاف نہیں کرنا چاہتا تھا ۔

لیکن یہ بھی سچ تھا کہ اس معاملے میں خضر اس کا ساتھ دینے

کو تیار نہیں تھا، جس طرح باقی سب کے معاملے میں اس

نے کسی طرح کا اعتراض نہیں اٹھایا تھا، وہیں رویام پر وہ کسی

طرح کی سختی کرنے کو تیار نہیں تھا ۔

"میلا شونو تید را اے (میرا شونو کدھر ہے؟)" واش روم

سے باہر نکلتے ہوئے اس نے ٹیبل پر پڑے ٹشو باکس سے چند

ٹشو نکالتے ہوئے اپنے ننھے گیلے ہاتھ صاف کیے تھے

جب اچانک ہی اسے خیال آیا کہ اس کا شونو یہاں موجود

نہیں ہے۔

"شاید باہر بالکونی کی طرف ہے،" درک نے پر سکون انداز

میں اسے جواب دیا تھا جبکہ وہ واپس خضر کی طرف آنے کے

بجائے باہر بالکونی کی طرف بھاگا تو راگاو تیزی سے اس کی

طرف گیا تھا۔

"بے بی وہ سب کچھ آپ بعد میں کر لینا پہلے اس مشین پہ

ہاتھ رکھ دو، میری جان ادھر آ جاؤ ہم یہ چھوٹا سا کام کر رہے

تھے پھر آپ اپنی مرضی سے جو مرضی کر لینا۔" راگاو نے

تیزی سے اسے پک کر کے اسے واپس خضر کے پاس لانا چاہا

تھا جب اگلے ہی لمحے رو یام نے بری طرح اس کی باہوں

میں مچلنا شروع کر دیا، اس سے پہلے کہ راگاو کچھ بھی اور

کرتا، درک نے تیزی سے اسے گردن سے پکڑ کر پیچھے کی

طرف کھینچا تھا۔

وہ زیادہ کمزور نہیں تھا لیکن پھر بھی درک کے کھینچنے پر وہ

پیچھے کی طرف جا کر گرا تھا۔

میں نے کہا میرے بھانجے کو ہاتھ مت لگانا ورنہ تمہارا ہاتھ "

جڑ سے اکھاڑ دوں گا، میری بات سمجھ نہیں آئی تھی؟"

درک بولا نہیں دہاڑا تھا جبکہ رویام باہر کی طرف بھاگ گیا

تھا۔

"چھوٹا سا کام کرنا تھا مجھے،" وہ غصے سے اسے دیکھ کر بولا۔

"جب تک رویام کی مرضی نہیں ہو گی تم اس سے کوئی کام

نہیں کروا سکتے۔ اسے مناؤ پیار سے، اگر وہ راضی ہوتا ہے تو

ٹھیک ہے، اگر اس کا دل راضی نہیں ہے ان سب چیزوں

کے لیے تو یہ مشین اٹھاؤ اور دفع ہو جاؤ یہاں سے۔ ورنہ مجھے

اور بھی بہت سارے طریقے آتے ہیں تم لوگوں کو یہاں

سے بھیجنے کے،" درک کے انداز سے صاف ظاہر تھا کہ وہ

رویام کی مرضی کے خلاف کچھ نہیں ہونے دینے والا جبکہ

وہ بچہ اس کے ہاتھ ہی نہیں آرہا تھا۔اس نے ایک نظر خضر کو

دیکھا تھا۔

"ہم اس کے ساتھ کوئی زبردستی نہیں کررہے درک، ہم

بس ایک چھوٹا سا کام کریں گے اور رویام اپنی مرضی سے ہی

کرے گا،"اس کا انداز سمجھانے والا تھا جبکہ راگا و مٹھیاں

بھینچ کر غصے سے کبھی خضر کو تو کبھی درک کو دیکھ رہا تھا۔

ایک بچے کی مرضی کے مطابق اب انڈر ورلڈ مافیا چلے گا؟

○○○○○○○○

میلا شونونی مل را (میرا شونو نہیں مل رہا)"وہ بالکونی سے باہر

آتے ہوئے درک کو ہونٹ باہر لٹکا کر بولا تھا۔

ابھی مل جائے گا بیٹا، کہاں جائے گا ابھی میں ڈھونڈتا"

ہوں،" درک اس کا چھوٹا سا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھامتے

ہوئے واپس بالکونی کی طرف آیا تھا لیکن شونو یہاں سچ میں

نہیں تھا۔

ماموں میلا شونو (ماموں میرا شونو!)" وہ ہونٹ مروڑتے"

ہوئے درک سے کہنے لگا تھا جبکہ وہ اسے اگلے ہی لمحے تھام

کر اپنی باہوں میں اٹھا چکا تھا۔

ارے میری جان وہ تمہارے ساتھ چھپن چھپائی کھیل رہا"

ہو گا، یہیں کہیں چھپ گیا ہو گا، ہم دونوں مل کر ڈھونڈیں

گے اپنے رومی کے شونو کو، ابھی مل جائے گا،" وہ اسے

اٹھائے واپس آیا تھا لیکن یہاں پر اسے کہیں بھی شونو نظر

نہیں آرہا تھا اور شونو کو نہ دیکھ کر رومی نے ابھی رونا شروع

کر دینا تھا ۔

"اب کیا ہو گیا ہے؟ کس کو ڈھونڈ رہا ہے یہ بچہ؟" راگاو نے

غصے سے پوچھا تھا۔

"وہ ایک چھوٹا سا پپی ہے شونو، اس کا پٹ ہے، وہ کہیں گم ہو

گیا ہے،" خضر نے اسے دیکھتے ہوئے بتایا تھا۔

"کیا مطلب کتے کا بچہ ڈھونڈ رہے ہیں یہ لوگ؟" اس نے

درک کی طرف اشارہ کیا تو رویام نے غصے سے اسے گھور کر

دیکھا تھا۔

بہ توتانی میلا شونوا ے (وہ کتا نہیں میرا شونو ہے!)"وہ"

۔اتنے غصے سے بولا تھا کہ راگاو بھی اسے دیکھتا رہ گیا

اسے کتا مت کہو رومی کو پسند نہیں ہے،"درک نے اسے"

دیکھتے ہوئے کہا تھا جبکہ راگاو نے غصے سے آنکھیں میچتے

۔ہوئے رویام کو دیکھا

ہاں جی بیٹا! میں نہیں کہہ رہا تمہارے پپی کو کتا، تم ڈھونڈ "

لو اسے کوئی مسئلہ نہیں ہے ہم ویسے بھی انتظار کر رہے ہیں

۔اور کرلیں گے ،" وہ جیسے خود پر صبر کرتے ہوئے بولا تھا

اتنے زیادہ ڈرامے تو باقی لوگوں نے نہیں کیے تھے جتنا یہ

چھوٹا سا بچہ کر رہا تھا، اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ

زبردستی اس بچے کے ہاتھ کو مشین پر رکھ دے لیکن وہ ایسا

نہیں کر پا رہا تھا، ایک تو خضر اس کا ساتھ نہیں دے رہا تھا

جبکہ دوسری طرف درک سے بھی اسے عجیب ساخوف

محسوس ہورہا تھا، ان دونوں کے برعکس شارف آرام سے

صوفے پر لیٹا ہوا تھا جبکہ صارم اپنے موبائل پر مصروف

تھا ۔

لیلیٰ کے انداز میں بھی سکون جھلک رہا تھا وہ بھی سامنے رکھے

صوفے پر آرام سے بیٹھی ہوئی تھی جبکہ خضر کے ساتھ

ساتھ وہ سارے لوگ کھڑے تھے، ان کو کسی نے بیٹھنے کے

لیے بھی نہیں پوچھا تھا۔

"کتنی دیر چلے گا یہ ڈھونڈنے والا کونسیپٹ؟" اس نے خضر

کو دیکھتے ہوئے سوال کیا جس نے کندھے اچکائے تھے۔

"اگر اتنا مسئلہ ہے تو تم شونو کو ڈھونڈنے میں اس کی ہیلپ

کر دو، اس کا کام جلدی ہو جائے گا تو تم لوگ آسانی سے اسے

فنگر پرنٹس کے لیے منا سکو گے، "لیلیٰ نے راگا و کو دیکھتے

ہوئے کہا تھا۔

تم سب لوگ ڈھونڈو اس کتے کے بچے کو! "اس نے پیچھے"

کھڑے اپنے تقریباً پانچ لوگوں کو حکم جاری کیا تھا جو اگلے

ہی لمحے پورے گھر میں کتے کو ڈھونڈنے میں لگ گئے تھے۔

"بوس ایسا لگتا ہے گھر کے اندر کوئی کتا ہے ہی نہیں یہ لوگ

ہمیں بیوقوف بنا رہے ہیں۔" اس کے ایک آدمی نے ہر

طرف ڈھونڈنے کے بعد آکر راگاو کو بتایا تھا۔

"نہیں ایسا نہیں ہے رویام کا ڈوگی ہے وہ ہر وقت رویام کے

ساتھ ہوتا ہے،" خضر خود ہی بول پڑا تھا جبکہ راگاو کھڑے

کھڑے تھک چکا تھا۔

تو پھر ڈھونڈو اس کتے کو! وہ درک لے کر کہاں گیا ہے اس "

بچے کو؟ کہیں غائب تو نہیں کر دیا اس نے؟" وہ فوراً ہی

بالکونی کے دروازے کی طرف قدم بڑھائے تھے، کہیں

درک اسے لے کر باہر تو نہیں نکل گیا۔

لیکن ایسا نہیں تھا وہ وہیں بالکونی میں کھڑا اسے بہلانے کی

کوشش کر رہا تھا جبکہ وہ چھوٹا سا کتا درک کے ہاتھ میں تھا۔

اگر یہ کتا مل گیا تھا تو کم سے کم بتا تو سکتے تھے۔"راگاو نے

۔غصے سے درک کو دیکھتے ہوئے کہا

یہ تتانی میلاشونواے (یہ کتا نہیں میرا شونو ہے!)"وہ پھر"

سے غصے سے بپھر کر بولا تو راگاو نے فوراً اپنے کانوں کو ہاتھ

۔لگایا تھا

اوو میرا بچہ ریلی سوری! غلطی سے نکل گیا، وہ کیا ہے نا"

تمہارے دوست کا نام میں ٹھیک سے نہیں جانتا، چلو آؤ

ادھر انکل کے پاس میں آپ کو ایک گیم سکھاتا ہوں۔

میرے پاس ایک بہت ہی مزے کی گیم ہے جو کھیل کر آپ

کو بہت مزہ آئے گا،" وہ درک کے پاس آتے ہوئے

زبردستی رویام کو اپنی گود میں منتقل کر چکا تھا جبکہ رویام اس

کے پاس نہیں آنا چاہتا تھا، وہ واپس درک کے پاس جانے کی

کوشش کرنے ہی لگا تھا کہ اس سے پہلے ہی وہ اسے بالکونی

کے دروازے سے اندر لے آیا۔

بہت مزے کی گیم ہے، آپ اس پہ ہاتھ رکھو گے نا تو دیکھنا "

آپ کے ہاتھ والی لائن چمکے گی، یہ بہت ہی مزے کا کھیل

ہے آپ کو اچھا لگے گا،" وہ بڑے پیار سے اسے بہلاتے

ہوئے اندر داخل ہو تا خضر کے ہاتھ سے پرنٹنگ پوائنٹ لے

کر رویام کا ہاتھ اس کے اوپر رکھ چکا تھا۔

دیکھو گرین کلر کی لائٹ اچھی لگ رہی ہے نا؟ مزہ آرہا ہے "

نا؟ آپ کے ہاتھ کے نیچے کچھ وائبریٹ ہو رہا ہے ہے نا؟"

وہ بڑے پیار سے رویام کو اٹھائے اس سے باتیں کر رہا تھا

جبکہ پر نٹنگ پوائنٹ پر ہاتھ رکھ کے خود رویام کو بھی مزہ

آنے لگا تو وہ فوراً کھلکھلا اٹھا تھا۔

فرشے (پھر سے!)" اس نے کھلکھلاتے ہوئے دوبارہ "

پرنٹنگ پوائنٹ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا تھا جس سے پہلے والی

ویریفیکیشن رک گئی تھی۔

"ارے بے بی یہ کیا کر دیا آپ نے ؟"اس نے پریشانی سے

پرنٹنگ پوائنٹ کو دیکھتے ہوئے رویام کو خضر کے حوالے کیا

تھا ۔

"وہ" (انکل رومی پھر سے کھیلے گا) انتل لومی فرشے تھیلے دا

اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگا تھا جبکہ راگاونے مسکراتے ہوئے

وریفیکیشن کینسل کرتے اس کا ننھا سا ہاتھ پھر سے تھاما تھا ۔

جب پرنٹنگ پوائنٹ پر کوئی پرابلم شو ہونے لگی، مشین پر بار

بار ریڈ کلر کے سگنل شو ہونے لگے تھے۔

"یہ کیا ہو گیا؟" خضر نے پریشانی سے پرنٹنگ پوائنٹ چیک

کیا تھا لیکن بار بار وہ ریڈ سگنلز ہی شو کرنے لگی تھی۔

"بیٹری پرابلم شاید، کوئی بات نہیں ہم اب رومی جانو کے

انگوٹھے کا نشان لیں گے۔" وہ پیار سے اس کے گالوں کو

چھونے لگا تھا جب اس نے اس کے ہونٹ پر زور سے مکا

دے مارا۔اس کے ننھے سے ہاتھ کا مکاراگاو کے ہونٹوں پر

۔کافی زور سے لگا تھا، شاید راگاو کو ایسی کوئی امید نہیں تھی

دندی کشی مت تلوانتل لومی بیبی تے پالے پالے دال"

دنڈے اوتے ہیں (گندی کس مت کروانکل رومی بے بی

کے پیارے پیارے گال گندے ہوتے ہیں)"وہ اس کے

گال پر ہاتھ رکھتے اسے اپنے آپ سے دور کرنے لگا تھا جبکہ

اس کے انداز پر اپنا غصہ کنٹرول کرتے ہوئے وہ مسکرایا،

شاید زندگی میں پہلی دفعہ وہ کسی بچے سے اتنی نرمی سے بات

کر رہا تھا۔

"او آئی ایم ریلی سوری! مجھے تو پتہ ہی نہیں تھا کہ رو یام بے

بی کے پیارے پیارے سے گال ایسے گندے ہو جاتے ہیں،

کوئی بات نہیں اب انکل کوئی غلطی نہیں کریں گے، چلو آؤ

آپ کا یہ انگوٹھا ہم پیپر پر لگاتے ہیں۔" وہ آہستہ سے اسے

زمین پر اتارتے ہوئے پیپر کھولنے لگا تھا جب وہ فوراً ہی اپنا

ہاتھ چھڑاتے ہوئے سامنے کمرے کی طرف بھاگ گیا۔

"انکل پہلے رومی بے بی کے ساتھ بھاگم بھاگ کھیلو پہلے مجھے پکڑو"

(انکل پہلے رومی بے بی کے ساتھ بھاگم بھاگ کھیلو، پہلے مجھے

پکڑو!)" رومی فوراً ہی وہاں سے بھاگتے ہوئے سامنے والے

کمرے کے بیڈ کے نیچے جا چھپا تھا۔اس نے پیپر وہیں پھینکتے

ہوئے تیزی سے اس کے پیچھے کمرے میں جانا چاہا تھا۔

اس بچے کی تو۔۔۔" وہ غصے سے بولا تھا جب پیچھے سے

اسے درک کے گلے کی کھنکھار سنائی دی تھی، اس نے ایک

نظر درک کو دیکھا تھا جو سینے پہ ہاتھ باندھے اسے گھور رہا تھا

اور ساتھ ہی ساتھ وہ اس کے پیچھے پیچھے قدم اٹھاتا کمرے

تک بھی آگیا تھا یعنی اسے شک تھا کہ وہ رویام پر غصہ کرے

گا یا اس سے کچھ کہے گا، ایسی کنڈیشن میں وہ ہر گز اسے

چھوڑنے والا نہیں تھا۔ اسے لگ رہا تھا جیسے درک نے خود

ہی پلاننگ کر کے اس بچے کو اسے اتنا تنگ کرنے کے لیے

کہا ہو ورنہ کیا تک بنتی تھی ؟ایک چھوٹے سے بچے نے اسے

نانی یاد کروادی تھی ۔

"میں پیار سے ہینڈل کروں گا،"اس نے درک کو دیکھتے

ہوئے کہا تھا جبکہ وہ سینے پہ ہاتھ باندھتا وہیں دروازے کے

پاس کھڑا ہو گیا تھا۔جس انداز میں وہ اسے گھور رہا تھا اسے

یقین تھا کہ ابھی یہ بلیک بیلٹ چیمپئن اس کی ہڈی پسلی ایک

کردے گا۔

اسے اب سچ مچ میں اس پر غصہ آرہا تھا، یہ بچہ سچ مچ میں اس

کے صبر کا امتحان ہی لے رہا تھا، وہ اس کے پیچھے کمرے میں

آتا ہر طرف سے اسے نکالنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن وہ

چھوٹا سا بلا کبھی بیڈ کے ایک کونے میں تو کبھی دوسرے

کونے میں چلا جاتا۔اس نے اپنے لوگوں کو بلاتے ہوئے

ایک طرف سے اپنے آدمی کو اندر بھیجا تھا جبکہ دوسری

طرف سے خود وہ بیڈ کے نیچے گھس کر رویام کو نکالنے لگا

تھا۔

پکڑ لیا! اب کوئی مستی نہیں، چلو جلدی سے اپنا یہ انگوٹھے"

کا نشان دے دو،" وہ اسے زبردستی پکڑ کر باہر لاتے ہوئے

بولا تھا جبکہ رویام کا ابھی بھی مستیاں کرنے کا موڈ تھا۔

بس بیٹا اور مستی نہیں بس آپ نے چھوٹا سا کام کرنا ہے،''''

وہ زبردستی اسے باہر لاتا اس کا انگوٹھا سیاہی میں ڈبوتے

ہوئے سامنے پیپر پر لگا گیا تھا جبکہ اپنا انگوٹھا گندا ہونے پر

رویام نے رونا شروع کر دیا تھا اور اپنے باپ کی طرح اسے

بھی گندگی سے انتہائی نفرت تھی۔

اس کے رونے پر اگلے ہی لمحے درک اسے اپنی گود میں اٹھاتا

اپنا زوردار مکا راگاو کے منہ پر دے مارا تھا۔

"میں نے اسے کچھ نہیں کہا!" اس نے اپنے ہونٹ سے

نکلتے خون کو صاف کرتے ہوئے جیسے درک کو صفائی دینے

کی کوشش کی تھی کیونکہ وہ دوبارہ اس کی طرف بڑھ رہا تھا۔

"دفع ہو جاؤ یہاں سے!" وہ غصے سے پھنکارا تھا جبکہ رویام

اپنا ہاتھ کا انگوٹھا اسے دکھا رہا تھا جو سیاہی لگنے کی وجہ سے گندا

ہو گیا تھا اور اپنے باپ کی طرح اسے بھی گندگی سے انتہائی

نفرت تھی۔

میری جان ابھی ماموں آپ کا ہاتھ دھلوائیں گے،"وہ پیار

سے اسے چومتے ہوئے اسے اٹھائے واش روم میں لے گیا

تھا۔

جبکہ خضر کے ساتھ وہ سارے لوگ وہاں مزید رکے نہیں

تھے،پرنٹنگ پوائنٹ ویسے بھی آف ہوچکا تھا پتہ نہیں اس

پر رویام کا ہاتھ ویریفائیڈ ہوا ابھی تھا یا نہیں،ہاں لیکن پیپر پر

اس کے انگوٹھے کا نشان مل گیا تھا جو یقیناً ان کے کام آسکتا

تھا، ایسے میں مزید وہاں رکنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا، یہ علاقہ

۔ان کے لیے بالکل بھی سیف نہیں تھا

جبکہ خضر بھی مزید وہاں نہیں رکنا چاہتا تھا اسی لیے وہ لوگ

۔اپنا کام کر کے جلدی ہی وہاں سے نکل چکے تھے

○○○○○○○

انگوٹھے پر کچھ لکیریں ہی نہیں ہیں، فنگر پرنٹ تو میچ ہی نہیں

ہو رہا، اس کا انگوٹھا بالکل صاف تھا۔ چھوٹے بچے کے فنگر

پرنٹس کسی ڈاکومنٹ پر کیسے ہو سکتے ہیں؟فنگر پرنٹس کا تو

ابھی اس کے ہاتھ پر کوئی سسٹم ہی نہیں ہے، اس کے ہاتھ

کی لکیریں بالکل صاف ہیں اور انگوٹھا بالکل بھی میچ نہیں ہو

رہا۔"

ایک آدمی کمپیوٹر پر بیٹھا اسے تفصیل سے بتا رہا تھا جبکہ خضر

نے غصے سے اپنے بال نوچ لیے تھے۔ وہیں راگاو نے بندوق

اٹھا کر سامنے دیوار پر لگی ساری فوٹوز کو فائر نگ کر کے نیچے

گرا دیا تھا ۔

" ساری محنت بیکار ہو گئی ! سب کچھ بیکار چلا گیا، سب کچھ

ہوتے ہوتے رہ گیا ۔ "

" ہمیں اس بچے کا بائیو میٹرک کرنا ہو گا، ہو سکتا ہے اس سے

کوئی حل نکل آئے ۔ پرنٹنگ پوائنٹ آف ہونے کی وجہ سے

کچھ نہیں ہو سکا، ہمیں دوبارہ اس بچے سے ملنا ہو گا۔" سامنے

۔کمپیوٹر پر بیٹھے آدمی نے انہیں سمجھانا چاہا

نہیں ہو سکتا! کچھ نہیں ہو سکتا۔ یہ بچہ ہمارا دماغ خراب کر"

چکا ہے۔ میں نے پہلے ہی بہت مشکل سے اس بچے کے ساتھ

صبر کیا، اب دوبارہ نہیں ہو سکتا۔ اس کا وہ ماموں جس طرح

گھورتا ہے، ایک لمحہ نہیں لگائے گا قتل کرنے میں۔" راگاو

اسے دیکھتے ہوئے بولا تھا، جبکہ خضر نے نہ جانے کیوں راگاو

کے لہجے میں ایک عجیب سا خوف محسوس کیا تھا۔ کیا وہ

درک سے ڈر گیا تھا؟

یارم کو قتل کرنے والا راگا ودرک سے خوفزدہ تھا؟ خضر کو

سمجھ نہیں آیا تھا کہ ایسا کیوں ہے۔ درک کی پرسنلٹی

خطرناک تھی وہ سمجھ سکتا تھا، لیکن وہ راگا و جیسے آدمی کو ڈرا

سکتا ہے ایسا اسے کبھی نہیں لگا تھا۔ لیکن اس کے لب و لہجے

سے صاف ظاہر تھا کہ وہ درک سے خوفزدہ ہو گیا ہے۔

"میری انفارمیشن کے مطابق درک ہر شام رویام کو لے کر پاس والے پارک میں جاتا ہے، تھوڑی دیر وہیں پر اس کے ساتھ گزارتا ہے۔ ہم وہاں جا سکتے ہیں، ہمارے لیے کافی آسانی ہو گی۔ ہم وہاں آسانی سے اپنا کام کر سکیں گے۔ تم نے ہی اس بار رویام سے پر نٹنگ پوائنٹ پر اس کے ہاتھوں کا پرنٹ لینا ہے۔" راگا واسے دیکھتے ہوئے بولا

اب جو بھی کرو گے تم ہی کرو گے! میں کم سے کم اس بچے" کے آس پاس نہیں ہونے والا۔ مجھے نہ تو وہ بچہ پسند آیا ہے اور نہ ہی اس بچے کی فضول حرکتیں۔ نہ جانے کیوں سر پر چڑھایا ہوا ہے اس بچے کو؟ اتنا چھوٹا سا بچہ ہے اور حرکتیں دیکھو اس کی، دماغ خراب کر دیا ہے اس نے میرا۔ میں اس طرح کے نخرے برداشت نہیں کر سکتا۔" راگا وصاف انکار کر رہا تھا۔ رویام کے خلاف بات سنتے ہوئے خضر کی

آنکھوں میں عجیب سا غصہ تیرتے دیکھ کر راگاو نے خود کو

پرسکون کیا۔

کم آن خضر! مت بھولو کہ وہ بچہ یارم کاظمی کا ہے اور تم "

یارم کاظمی کے دشمن ہو۔اس نے تمہیں ذلیل کیا،اس کی

جگہ حاصل کرنے کے لیے تم نے اس کے خلاف پلاننگ

کی،اب اس کے بچے کے لیے تمہارے اندر اتنی نرمی کیوں

ہے؟"

کیونکہ وہ صرف اس کا بچہ نہیں ہے، وہ میری روح کا بچہ "

ہے، میری بھانجی کا بیٹا ہے ! آج میری بھانجی اس دنیا میں

نہیں ہے، اس بات کا افسوس مجھے ساری زندگی کھاتا رہے

گا۔ اپنی اولاد سے زیادہ محبت تھی مجھے روح سے، اس کا دنیا

سے چلے جانا میرے لیے زندگی کی سب سے بڑی ناکامی

ہے۔ یہ بات یاد رکھنا اور رویام اس کی آخری نشانی ہے، جس

پر میں کسی طرح کا کوئی خطرہ منڈرانے نہیں دے سکتا، "وہ

۔اسے گھورتے ہوئے بولا تھا

اوکے اوکے بابا! ریلیکس۔ میں نہیں کہہ رہا اسے کچھ "

بھی۔وہ تمہارے لیے خاص ہے مطلب میرے لیے بھی

خاص ہے۔ فکر مت کرو، اس بچے کو میں کچھ نہیں کہوں گا،

بس ایک دفعہ پھر سے ہمیں جانا ہو گا، "وہ اسے دیکھتے ہوئے

بولا تو خضر نے صرف ہاں میں سر ہلایا۔ آج شام ہی انہوں

نے پارک میں ملنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

OOOOOOOO

اگلے دن وہ لوگ تقریباً دو ڈھائی بجے کے آس پاس ہی

پارک میں آ گئے تھے۔ چاروں طرف ہی ان کے لوگ پھیلے

ہوئے تھے۔ انہیں یقین تھا کہ رویام کو لے کر درک یہاں

ضرور آئے گا۔ تقریباً شام کے پونے چار بجے کا ٹائم تھا جب

درک، لیلیٰ اور شارف سچ مچ ہی رویام کو لے کر پارک میں آ

چکے تھے۔ وہ سب ایک دوسرے کے ساتھ مصروف تھے

۔جبکہ رویام اپنے شونو کے ساتھ کھیل رہا تھا

وہ چاروں سامنے ایک چھوٹے سے ڈیسک پر بیٹھے ہوئے تھے

جبکہ درک کا پورا دھیان رویام کی طرف ہی تھا۔ وہ ہر

تھوڑی دیر میں اٹھ کر رویام کے ساتھ کھیلنے لگتا یا پھر بیٹھ کر

اسے دیکھنے لگتا۔ وہ ایک لمحے کے لیے اس پر سے دھیان

نہیں ہٹا رہا تھا، اور جب تک دھیان نہ ہٹ جائے تب تک

وہ رویام سے کام لے نہیں سکتے تھے۔ جس طرح راگاو

درک سے خوفزدہ تھا، یقیناً وہ اسی لیے آگے نہیں بڑھ رہا

تھا۔

OOOOOO

"رویام نے جو تنگ کیا ہے ان لوگوں کو، قسم سے مزہ آگیا۔"

اب پتہ کیسے چلے گا کہ رویام کا فنگر پرنٹ ان کے پیپر سے

میچ ہوا یا نہیں؟ میرا مطلب ہے ہمیں کیسے پتہ چلے گا کہ

رو یام ہی یارم کا کیپٹن ہے یا نہیں؟" لیلیٰ کافی کنفیوز سی

۔درک سے پوچھ رہی تھی

پتہ نہیں، لیکن کچھ نہ کچھ تو پتہ کرنا ہی پڑے گا۔لیلیٰ!"

تمہیں شاید پھر سے خضر کا اعتبار جیتنے کی کوشش کرنی پڑے

گی، ہمیں اپنے آپ پتہ نہیں چلے گا،" شارف نے لیلیٰ کو

۔دیکھتے ہوئے کہا تھا جس پر اس نے غصے سے اسے گھورا

اب کیا کرنا پڑے گا؟ یہ آسان نہیں ہے۔ میرا نہیں خیال"

کہ خضر دوبارہ کبھی مجھ پر یقین کر پائے گا۔ تم نے دیکھا نہیں

کل اس کی آنکھوں میں کتنی بے اعتباری تھی؟ شاید وہ پہلے

یقین کر لیتا لیکن اب نہیں، لیکن پھر بھی کوشش کر رہی

ہوں کہ میں انکار ہرگز نہیں کرنے والی، ڈونٹ وری۔ خضر

کو اپنی باتوں میں لگانا میرے لیے بالکل مشکل نہیں ہے،"

۔لیلیٰ کو شاید کوئی اور طریقہ بھی پتہ تھا

ابھی لیلیٰ ان کے ساتھ باتوں میں مصروف تھی جب اچانک

کچھ عجیب سا محسوس ہوا۔اس نے سامنے لان کی طرف

دیکھا تھا جہاں نہ تو شونو تھا اور نہ ہی رویام۔۔۔

"رومی کہاں گیا؟"لیلیٰ نے پریشانی سے درک کو دیکھتے

ہوئے سوال کیا تھا، جو رویام کو وہاں نہ پا کر فوراً اٹھ کر کھڑا

ہو گیا تھا۔شونو بھی وہاں کہیں نہیں تھا۔

رویام کہاں چلا گیا؟" وہ پریشانی سے آگے پیچھے دیکھنے لگا"

تھا۔ بلکہ دیکھنے کیا لگا تھا وہ تو بے چین سا ہو گیا تھا۔ شارف

بھی اٹھ کر جلدی سے آگے پیچھے دیکھنے لگا لیکن رویام وہاں

۔۔۔ کہیں نہیں تھا، تو انہیں ملتا کہاں

یا اللہ رومی کہاں چلا گیا؟" لیلیٰ کی تو جیسے جان لبوں میں"

اٹک گئی تھی۔ وہ پاگلوں کی طرح ادھر ادھر دوڑنے لگے

تھے لیکن رویام انہیں کہیں نہیں مل رہا تھا۔ اچانک رویام کا

غائب ہو جانا کوئی معمولی بات نہیں تھی۔ انہیں رویام کو ہر قیمت پر ڈھونڈنا تھا۔ وہ پاگلوں کی طرح ہر طرف اسے ڈھونڈنے لگے لیکن رویام کا دور دور تک کوئی اتہ پتہ نہیں تھا۔ وہاں پارک میں بہت سارے بچے اور بڑے تھے جو آپس میں مصروف تھے، لیکن شونو یا رویام کا کوئی سراغ نہ تھا۔

ان لوگوں نے کچھ نہ کچھ گڑبڑ کی ہے! کہیں وہ لوگ"

رویام کو اٹھا کر تو نہیں لے گئے؟ اگر ایسا کچھ ہوا تو یہ لوگ

میرے ہاتھوں مریں گے،" شارف غصے سے پھنکار رہا تھا۔

۔لیلیٰ کا پہلا شک بھی خضر اور راگاو کی طرف ہی گیا تھا

OOOOOOOO

رویام اچانک ہی سامنے سے غائب ہو گیا تھا۔ وہ گیا کہاں

تھا؟ کچھ سمجھ نہیں آیا تھا۔ شارف، لیلیٰ اور درک سامنے ہی

بیٹھے ہوئے تھے، اچانک رویام کا غائب ہو جانا کوئی عام بات نہیں تھی۔ خضر پریشانی سے انہیں دیکھنے لگا تھا جو خود بھی ہر طرف رویام کو ڈھونڈ رہے تھے۔ کیا رویام اپنی مرضی سے کہیں ادھر ادھر ہو گیا تھا یا ان لوگوں کی نظر سے چھپنے کی کوشش کر رہا تھا؟ ہو سکتا ہے وہ ان لوگوں کے ساتھ "چھپن چھپائی" کھیل رہا ہو۔ کچھ بھی ہو سکتا تھا۔ شونو کوئی عام کتا نہ تھا، وہ رویام کی چھوٹی بڑی ہر بات کو سمجھ جاتا تھا اور

اس کے کہنے پر چھپ بھی جایا کرتا تھا۔ ممکن تھا کہ وہ کھیلتے

ہوئے کہیں چھپ گئے ہوں۔ خضر زیادہ دیر ان لوگوں کی

پریشانی کو دیکھ نہیں سکا تھا، تیزی سے نکل کر وہ خود بھی ہر

طرف رویام کو ڈھونڈنے لگا۔

"رویام ابھی یہاں پر تھا، اچانک کہاں گیا؟ ہو سکتا ہے وہ

ادھر ادھر کہیں چھپ گیا ہو،" خضر نے ان لوگوں کو

مخاطب کیا، جس پر شارف نے تیزی سے اس کے پاس آکر

اسے ایک زوردار دھکا دیا۔

"اسے؟ تم نے اسے کہاں غائب کیا ہے؟ رویام کہاں ہے

غائب کر کے تم ہمارے سامنے معصوم بن رہے ہو؟ تمہیں

سچ میں لگتا ہے خضر کہ ہم تم پر یقین کریں گے؟ بتاؤ رویام

کہاں ہے؟" وہ غصے سے پاگل ہوتا اس کے منہ پر تابڑتوڑ مکے

مارنے لگا۔

شارف ریلیکس ہو جاؤ! میں کہہ رہا ہوں نا ہم نے اسے "

غائب نہیں کیا۔ وہ یہیں کہیں ہو گا۔ وہ کہیں نہیں جا سکتا، وہ

چھوٹا بچہ ہے، شاید وہ شونو کے ساتھ کھیلتے ہوئے ادھر ادھر

ہو گیا ہو گا ہمیں اسے ڈھونڈنا چاہیے۔ یہ جگہ اتنی بھی سیف

نہیں ہے۔ مجھ پر شک بعد میں کر لینا پہلے ہمیں رویام کو

ڈھونڈنا ہو گا، وہ اس طرح سے غائب کیسے ہو سکتا ہے؟ تم

لوگ یہاں سامنے بیٹھے ہوئے تھے، کیا تمہیں لگتا ہے کہ

تمہارے بیٹھے ہوتے میں اسے یہاں سے کہیں لے جاؤں گا؟ میرے سارے لوگ بھی یہیں پر ہیں، راگاو بھی یہیں ہے اور جن پانچ لوگوں کو ہم ساتھ لائے ہیں وہ بھی یہیں ہیں۔ رویام کہیں نہیں ہے، یقین کرو! اگر ہم نے رویام کو غائب کیا ہوتا تو صرف رویام غائب ہوتا، شونو نہیں۔ شاید وہ پارک میں کہیں گم ہو گیا ہو گا، ہمیں اسے ڈھونڈنا چاہیے،"

۔خضر نے اسے سمجھانا چاہا

خضر کی پریشانی دیکھتے ہوئے درک نے مزید کچھ کہے بغیر رویام کو آوازیں دینا شروع کر دیں، لیکن مسلسل پکارنے پر بھی شونو اور رویام کا کوئی اتہ پتہ نہ تھا۔ اچانک ہی وہ پارک سے کہیں گم ہو گئے تھے۔

کہیں کسی نے رویام کو کڈنیپ تو نہیں کر لیا؟" لیلیٰ پریشانی" سے بولی۔

لیلیٰ! ایسے کیسے ہماری آنکھوں کے سامنے کوئی اسے غائب"

کر دے گا؟ ہم سامنے تھے اس کے، وہ ایک لمحے میں غائب

نہیں ہو سکتا۔ وہ یہیں کہیں ہو گا،" درک نے یقین سے کہا،

جبکہ شارف کی حالت خراب ہونے لگی تھی، وہ ہر طرف

اسے ڈھونڈ رہا تھا۔

خضر بھی پریشانی سے اسے ڈھونڈ رہا تھا اور راگاو کی اپنی جان

اٹکی ہوئی تھی۔ اس کا سارا کام رکا ہوا تھا اور وہ بچہ ہی غائب

ہو گیا تھا جس سے اسے تھوڑی سی امید تھی۔ایسا کیسے ہو سکتا

تھا؟نہ تو درک نے اسے غائب کیا تھا اور نہ ہی خضر نے،تو

آخر رویام گیا تو گیا کہاں ؟اس طرح اچانک اس کا غائب ہو

۔جانا معمولی بات نہیں تھی

وہ لوگ پورے پارک میں پھیل چکے تھے جبکہ صارم بھی

تھوڑی دیر میں وہاں آچکا تھا۔دیکھتے ہی دیکھتے تقریباً ایک

گھنٹہ گزر چکا تھا اور رویام کہیں نہیں مل رہا تھا۔رویام اکیلا

غائب نہیں تھا بلکہ اس کا کتا بھی گم ہو چکا تھا۔ رویام ایک

بہت خوبصورت بچہ تھا اور سعودیہ میں بچوں کی کڈنیپنگ

کے کیسز بھی بہت تیزی سے چل رہے تھے۔ لیکن اگر

کوئی رویام کو کڈنیپ کرتا تو اس کے کتے کو ساتھ میں کیوں

لے جاتا؟ یہ بات سوچنے والی تھی۔ صارم کا کہنا تھا کہ یہ

پولیس کیس ہے اور انہیں یہاں کی پولیس سے رابطہ کرنا

چاہیے ہمیں دیر نہیں کرنی چاہیے۔ جب صارم کی بات کو

اہمیت نہ ملی تو اس نے خود ہی پولیس کو کال کر کے بلا لیا۔

پولیس بھی رویام کو ڈھونڈنے میں مصروف ہو گئی لیکن

رویام کو گم ہوئے تقریباً چھ گھنٹے ہو چکے تھے اور اس کا اب

تک کہیں کوئی سراغ نہیں ملا تھا۔

○○○○○○○○○○

رویام کا کہیں کوئی اتہ پتہ نہیں چل رہا تھا پولیس ہر طرف

اسے ڈھونڈ رہی تھی لیکن ناکامی ہی ہاتھ آ رہی تھی صارم

پولیس کے ساتھ تھا جبکہ شارف اور درک اپنی طرف سے

کوشش کر رہے تھے پری نے رو رو کر اپنی حالت خراب کر

لی تھی جبکہ لیلیٰ کی بھی اب حالت خراب ہو رہی تھی اسے

ڈھونڈ ڈھونڈ کر وہ تھک چکی تھی ایسے کیسے ہو سکتا تھا رویام

ان کی آنکھوں کے سامنے سے کیسے غائب ہو سکتا تھا یہ بات

تو ممکن ہی نہیں تھی تھوڑی دیر پہلے وہ ان کے سامنے کھیل

رہا تھا پھر اچانک ہی وہ کہیں چلا گیا۔

اور اس معاملے میں خضر جھوٹ نہیں بول رہا تھا جس طرح

وہ پریشان تھا صاف ظاہر تھا کہ رویام اس کے پاس نہیں ہے

اور پھر جتنے بھی لوگ ان کے ساتھ تھے وہ سارے وہاں

موجود تھے ان کے ہوتے ہوئے رویام ویسے بھی غائب

نہیں ہو سکتا تھا لیکن اگر رویام غائب ہوا تھا تو مطلب صاف

تھا کہ کسی نے اسے اغوا کر لیا تھا ورنہ پارک کا چپا چپا وہ چھان

چکے تھے لیلیٰ کو سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیا کرے اس کی حالت

خراب ہو رہی تھی یہ سوچ سوچ کر کہ رویام غائب ہو چکا

ہے۔

جبکہ لیلیٰ کو سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کرے خود کو وہ بے بس

محسوس کر رہی تھی یارم جا چکا تھا روح جا چکی تھی اور اب

رویام بھی کہیں گم ہو گیا تھا وہ روح اور یارم کی آخری نشانی

کو بھی کھو چکے تھے اللہ نہ کرے کہ رویام کے ساتھ کچھ غلط

ہوا ہو یہ سوچ بھی اس کی جان لے رہی تھی۔

رویام کہیں سے بھی واپس آجائے صحیح سلامت ان کی

آنکھوں کے سامنے انہیں اور کچھ نہیں چاہیے تھا رویام کو

ڈھونڈ ڈھونڈ کر وہ لوگ تھک چکے تھے لیکن اس کا کہیں

کوئی اتہ پتہ نہیں مل رہا تھا پولیس مسلسل تلاش میں تھی

یہاں تک کہ صارم نے پورے سعودیہ کی پولیس کو ایکٹو کر

دیا تھا۔

لیکن رویام کی کوئی خبر نہیں آرہی تھی تھک ہار کر لیلیٰ نے

بھی بیٹھ کر رونا شروع کر دیا تھا ۔

لیلیٰ یہ کیا حرکت ہے تم اس طرح سے کیوں رو رہی ہو مل "

جائے گا رویام ،" خضر پتہ کرنے کے لیے آیا تھا کہ رویام ملا یا

نہیں جب لیلیٰ کو وہیں صوفے پر بری طرح سے بیٹھے روتے

ہوئے دیکھا ۔

پیچھے ہٹو یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے سنا تم نے یہ سب "

تم نے کیا ہے مجھے یقین ہے رویام تمہارے پاس ہے رویام

اس طرح سے غائب ہو ہی نہیں سکتا تم نے ہی اسے کہیں

غائب کیا ہے اور وہ تمہارے گھٹیا دوست جس کے ساتھ

مل کر تم نے یارم کو مروایا کیا چاہتے ہو تم رویام کو بھی مروانا

چاہتے ہو اسے بھی راستے سے ہٹانا چاہتے ہو؟" وہ غصے سے

پاگل ہوتی اس کے گریبان کو جھنجھوڑ چکی تھی جبکہ خضر اس

کے شک پر افسوس بھی نہیں کر پایا تھا کیونکہ جو کچھ وہ کر چکا

تھا اس کے بعد ایسا شک ایک معمولی سی بات تھی ۔

"لیلیٰ پلیز سمجھنے کی کوشش کرو رویام میرے لیے بھی بہت

اہم ہے وہ اس طرح سے گم ہوا ہے یقین کرو میری بھی جان

جا رہی ہے یہ سوچ کر ہم اس کے بارے میں پتہ کر رہے

ہیں ہم کہیں سے بھی اسے ڈھونڈ کر نکالیں گے پلیز تم

ریلیکس ہو جاؤ ۔"

وہ پیار سے اسے سمجھانے کی کوشش کرنے لگا تھا لیکن اس وقت وہ کچھ بھی نہیں سمجھنا چاہتی تھی اس وقت اس کے سر پر جنون سوار تھا اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ خضر کو جان سے مار ڈالے۔

خضر کے ساتھ اس وقت یہاں کوئی بھی نہیں آیا تھا یقیناً اس کے باقی سارے لوگ رویام کو ڈھونڈنے میں مصروف تھے

لیکن نہ جانے کیوں اسے بار بار لگ رہا تھا خضر کچھ تو جانتا ہے

۔کچھ تو ہے جو اس سے چھپا ہوا ہے

"خضر اگر تم نے رویام کو غائب کیا ہے تو یقین مانو میں

تمہاری جان نکال دوں گی،" وہ اسے گھورتے ہوئے بولی

تھی رو رو کر اس کی آنکھیں انتہائی سرخ ہو رہی تھی جبکہ

۔خضر صوفے سے اٹھ گیا تھا

میں بس یہ پتہ کرنے آیا تھا کہ رویام ملا ہے یا نہیں میرے "

خیال میں مجھے واپس جانا چاہیے۔اگر رویام کے بارے میں

کچھ بھی پتہ چلے تو مجھے انفارم کر دینا پلیز،" وہ اسے سمجھاتے

ہوئے وہاں سے نکل پڑا تھا جبکہ لیلیٰ نہ جانے کیا سوچ کر اس

کے پیچھے ہی باہر نکلی تھی۔

○○○○○○○

لیلیٰ کہاں ہے ؟"گھر کے اندر داخل ہوتے درک نے "

۔سب سے پہلا سوال پری سے یہی کیا تھا

پتہ نہیں تھوڑی دیر پہلے خضر بھائی آئے تھے ان کے ساتھ "

لڑ جھگڑ کر وہ ان کے پیچھے ہی کہیں نکلی تھی میرے پوچھنے پر

اس نے کچھ نہیں بتایا بس کہہ دیا کہ وہ خضر کے ساتھ جا رہی

ہے حالانکہ میں نے کھڑکی سے دیکھا تھا وہ ان کے ساتھ

نہیں گئی بلکہ ان کے پیچھے پیچھے گئی ہے جیسے ان سے چھپ

"۔ کر جا رہی ہو

وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی تھی جبکہ شارف نے پریشانی سے

در کی طرف دیکھا تھا اور پھر اگلے ہی لمحے وہ دونوں بھی

فلیٹ سے نکل پڑے تھے وہ نہیں چاہتے تھے لیلیٰ خود کو کسی

مصیبت میں پھنسا لے لیکن جس طرح وہ خضر کے پیچھے گئی

تھی ممکن تھا کہ وہ اپنے لیے خود ہی کوئی مصیبت تیار کر

لے۔

اس وقت لیلیٰ کا دماغ پوری طرح سے خراب تھا وہ کچھ بھی

کر سکتی تھی ممکن تھا کہ وہ اپنے ساتھ رویام کے لیے

بھی کوئی مسئلہ پیدا کر دے نہ جانے کیوں ان سب کو لگ رہا

تھا کہ رویام کے بارے میں خضر کچھ نہ کچھ ضرور جانتا ہے۔

OOOOOOOO

لیلیٰ آہستہ آہستہ اس کے پیچھے آرہی تھی جبکہ خضر نے دو

تین دفعہ پیچھے کسی کو محسوس کر کے پیچھے کی طرف دیکھا تھا

لیکن وہ لیلیٰ کو آسانی سے پکڑ نہیں پایا تھا وہ بہت آسانی سے

اس کی نگاہوں سے چھپ گئی تھی جبکہ وہ اپنے فلیٹ میں

آتے ہوئے اپنے سارے لوگوں سے کسی طرح سے رابطہ

کرنے کی کوشش کرنے لگا تا کہ رویام کی خیریت جان سکے،

فلیٹ کے اندر آتے ہی اس نے اپنا وائی فائی کنیکٹ کر لیا تھا

اس کا نمبر ایکٹو ہو چکا تھا اس کے ساتھ ہی اس نے واٹس ایپ

پر ہر طرف رویام کی گمشدگی کی خبر ڈال دی تھی کسی بھی

طرح سے اسے رویام کے بارے میں جاننا تھا وہ ابھی اپنے

سورسز سے رویام کے بارے میں پوچھنے کی کوشش کر رہی رہا

تھا جب اچانک ہی کسی نے اس کے سر پر زوردار ڈنڈا مارا

تھا۔

اس نے پلٹ کر دیکھا تو لیلیٰ کے ہاتھ میں کوئی لوہے کی چیز تھی خضر کو اپنے سر سے ہلکا سا خون نکلتا محسوس ہوا تھا لیکن سر گھومنے کی وجہ سے وہ زیادہ کسی چیز کو سمجھ نہیں پایا تھا۔ اس کے زمین پر گرتے ہی اس نے خضر کا موبائل اٹھاتے ہوئے اس کے وائی فائی کا پاسورڈ نکالا تھا اپنے موبائل پر نیٹ کنیکٹ کرتے ہوئے اس نے فوراً ہی درک کو کال ملائی تھی۔

یہ کمینہ آدمی سمجھتا ہے کہ ہم بیوقوف ہیں ابھی یہ کسی کو"

فون کر کے پوچھ رہا تھا کہ رویام خیر خیریت سے اس کے

پاس پہنچ گیا یا نہیں میں نے خود اس کے منہ سے سنا ہے یہ

فون پر کسی کنگ نامی آدمی سے بات کر رہا تھا۔اسی کے گھر کا

وائی فائی کنیکٹ کر کے تمہیں کال کر رہی ہوں میں تمہیں

لوکیشن سینڈ کر رہی ہوں جلدی سے یہاں پہنچو،تب تک

میں چیک کرتی ہوں کہ آخر یہ کنگ نامی آدمی ہے کون اور

اس نے ہمارے رویام کو کیوں غائب کیا ہے۔" وہ فون بند

کرتے ہوئے خضر کا موبائل چیک کرنے لگی تھی جب

اچانک ہی خضر نے اس کے پیر پر اپنی ٹانگ مارتے ہوئے

اس کے ہاتھ سے فون چھینا تھا اس سے پہلے کہ وہ کچھ بھی

سمجھ پاتا یا مزید لیلیٰ کے سامنے کوئی ہوشیاری دکھا پاتا لیلیٰ نے

ایک گھما کر لات اس کے منہ پر ماری تھی اب کی دفعہ خضر

اپنے ہوش سنبھال نہیں پایا تھا وہ زمین پر گرتا اگلے ہی لمحے

بے ہوش ہو چکا تھا جبکہ اس کا موبائل فون لاک ہو گیا تھا۔

"شٹ اب کیسے پتہ چلے گا اس کا پاسورڈ، اس کا پاسورڈ تو لگ

ہی نہیں رہا پچھلے ہفتے تک تو یہی تھا،" وہ بار بار اس کا پاسورڈ

چیک کرنے لگی تھی لیکن ہر دفعہ آگے سے پاس ورڈ غلط

ہونے پر فون ایک گھنٹے کے لیے لاک ہو گیا تھا اس نے غصے

سے اس کا فون سامنے صوفے پر پٹخا تھا اور پھر ایک زوردار

ملکہ اس کے بے ہوش وجود پر مارتے ہوئے اسے گھسیٹ کر

بستر کی طرف لے جانے لگی تھی اتنی آسانی سے تو اسے

چھوڑنے والی نہیں تھی اسے سمجھ آچکا تھا کہ خضر جانتا ہے

کہ آخر رومی کہاں ہے۔

اور اگر خضر جانتا تھا تو پھر اس کا جاننا لازمی تھا۔

○○○○○○○

دستک ہوتے ہی اس نے دروازہ کھول دیا تھا سامنے شارف

درک اور صارم تھے ان تینوں کو اندر آنے کا اشارہ کرتی وہ

دروازہ بند کر چکی تھی۔

لیلیٰ ہمارے پاس ٹائم نہیں ہے ہم رویام کو ڈھونڈ رہے ہیں"

اور تم یہاں اس گھر میں آکر چھپ گئی ہو کیا یہ خضر کا فلیٹ

ہے؟" وہ اسے دیکھتے ہوئے سوال کرنے لگا جبکہ وہ انہیں

اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتے ہوئے اسے بیڈ روم کی طرف

لے کر گئی تھی جہاں ایک بیڈ پر خضر بندھا ہوا تھا۔

اس کے بیگ سے اس کے بیلٹ نکال کر اس نے خضر کو بیڈ

کے ساتھ بہت ہی برے طریقے سے بندھ کر رکھا ہوا تھا۔

میں اس کا پیچھا کرتے کرتے یہاں آئی تو یہاں گھر کے اندر"

داخل ہوتے ہی اس نے کسی کنگ نامی آدمی کو فون کر کے

اس سے پوچھا تھا کہ رویام خیریت سے اس کے پاس پہنچا اور

پھر جب اسے میرے بارمیں پتہ چلا تو اس کے بعد ہوشیاری

دکھا کے اس نے اپنے موبائل کی سکرین آف کر دی فون

لاک ہونے کی وجہ سے دوبارہ کھل ہی نہ سکا۔ ورنہ میں جان

جاتی کہ آخر یہ کنگ نامی آدمی کون ہے اس کا لاک کھولنا

آسان نہیں ہے ورنہ میں ہیکنگ سے اسے کھول لیتی اگر

میرے پاس کمپیوٹر یا لیپ ٹاپ ہوتا تو میں فوراً ہی ساری

ڈیٹیل نکال لیتی۔ لیکن افسوس کہ یہ آدمی میری سوچ سے

تھوڑا زیادہ چالاک نکلا لیکن کوئی بات نہیں ہوش میں آئے

گا تو ہمیں بتا ہی دے گا۔ ویسے میں اس کے لیے سوپ بنا

رہی ہوں اسے مشروم کا سوپ کافی پسند ہے۔" وہ پر سکون

سے انداز میں بولی تو شارف نے اسے گھور کر دیکھا تھا۔

"تمہارا دماغ خراب ہے لیلیٰ؟ خضر کو مشروم سے الرجی

ہے،" شارف نے جیسے اسے بہت پتے کی بات بتائی تھی۔

اوہ ریلی! تمہیں لگتا ہے اس کی بیوی ہوتے ہوئے یہ بات"

۔مجھے پتہ نہیں ہو گی؟"لیلیٰ نے گھور کر اسے دیکھا تھا

اگر پتہ ہے تو تم ایسا کیوں کر رہی ہو اس کی طبیعت خراب"

ہو جائے گی،"سانس روک سکتی ہے اس کی، نہ جانے کیوں

۔درک کو اس پر ترس آیا تھا

مرے گا نہیں فکر نہ کرو بیوہ نہیں ہو گی تمہاری دوست،"

ویسے بھی یہ مر بھی جائے تو مجھے افسوس نہیں ہو گا میرا

سوپ خراب نہ ہو جائے میں چیک کر کے آتی ہوں تب تک

تم لوگ نظر رکھو اس پر ہوش میں آئے تو مجھے انفارم کر

دینا،" وہ کہتے ہوئے کچن کی طرف چلی گئی تھی جبکہ خضر کے

منہ پر اچانک شارف نے پانی پھینک دیا تھا۔

اتنی سردی میں اس طرح کی حرکتیں اچھی نہیں"

شارف،" درک نے اسے گھور کر کہا تھا۔

"تم اس پر ایسے ترس کھا رہے ہو جیسے تم اس کے ساتھ ملے

ہوئے ہو،" شارف کا انداز ایسا تھا جیسے ہر انسان پر ہی شک

کر رہا ہو ویسے بھی خضر کے دھوکے کے بعد وہ سب پر ہی

شک کرتا تھا۔

"تو تم لوگ کیا چاہتے ہو میں اس کے سینے میں چھرا کھونپ

کر بتاؤں کہ میں اس کے ساتھ نہیں ہوں؟ حد ہوتی ہے کسی

چیز کی، مجھے سمجھ نہیں آتا جب اس طرح کا کچھ ہوتا ہے تم

"لوگ بچوں کی طرح ری ایکٹ کیوں کرتے ہو؟"

اس نے آگے بڑھتے ہوئے خضر کے منہ پر ہلکے ہلکے تھپڑ

مارے تھے تاکہ وہ نیند سے جاگ سکے جبکہ پانی پڑنے کی وجہ

سے پہلے ہی وہ پوری طرح ہوش و ہواس میں آچکا تھا۔

اٹھ جا بھائی ورنہ اب تیری بیوی نے مشروم کا سوپ بنایا"

ہے وہ تیری حالت مزید خراب کرے گا،" درک نے اس

۔کے چہرے کو جھنجھوڑتے ہوئے اسے انفارم کی تھی

اپنے موبائل کا پاسورڈ بتاؤ،" شارف اس کا فون اس کے "

سامنے لے کر آتے ہوئے بولا تھا جبکہ وہ آنکھیں کھول ایک

۔ نظر فون کو دیکھتا درک کے ہاتھ سے اپنا جبڑا چھڑوا چکا تھا

۔کھولو مجھے یہاں سے،" اس نے غصے سے کہا تھا"

جب تک فون کا پاسورڈ نہیں بتاؤ گے تب تک کھولنا تو دور"

کی بات سانس بھی نہیں لینے دیں گے کم آن یار ابھی تک تو

ہم نے تمہارے ساتھ کچھ کیا ہی نہیں ہے جتنا برا تم کر چکے

ہو اس کے بعد تو تمہیں ان ساری چیزوں سے کوئی مسئلہ ہی

نہیں ہونا چاہیے ویسے پاسورڈ بتا دو ورنہ پاسورڈ تو ہم کسی اور

طریقے سے بھی نکلوا لیں گے لیکن اگر لیلیٰ نے تمہیں

مشروم کا سوپ پلا دیا تو اس کے بعد تمہاری کیا حالت ہو گی

تم بہت اچھے طریقے سے جانتے ہو، "اس نے دروازے

سے داخل ہوتی لیلیٰ کی طرف اشارہ کیا تھا جس کے ہاتھ میں

ایک ٹرے تھا ٹرے کے اوپر ایک باؤل تھا جس میں مشروم

کا سوپ تھا جو اس کی حالت خراب کرنے کے لیے کافی تھا۔

مجھے مشروم سے الرجی ہے، "اس نے لیلیٰ کو گھور کر بتایا تھا"

جیسے وہ یہ بات بھول گئی ہو۔

کوئی بات نہیں کبھی کبھی الرجک چیزیں ٹرائی کرنی چاہیے"

اور میں نے تمہارے لیے بہت پیار سے سوپ بنایا ہے خضر

ڈارلنگ ویسے بھی جب سے دبئ کے ڈان بنے ہو میں نے

تمہارے لیے کچھ بھی اسپیشل نہیں کیا اسی بہانے دیکھو نا

تمہارے لیے کچھ اسپیشل ہو گیا یقیناً تمہیں پسند آیا ہو گا۔اب

تم یہ سوپ پیو گے یا پھر پاسورڈ بتاؤ گے؟"وہ اس کے پاس

آتے ہوئے بولی تھی۔

کھولو مجھے ورنہ۔۔۔" وہ غصے سے بولا تھا جب اچانک ہی"

اس نے سوپ کا چمچ بھر کر اس کے منہ میں ڈال دیا۔اس

سے پہلے کہ وہ سوپ کو باہر پھینک پاتا شارف نے اس کی

گردن کو اوپر کی طرف اٹھا کر زبردستی اسے سوپ نگلنے پر

مجبور کر دیا تھا۔

درک تھوڑا سا پیچھے ہٹ گیا تھا وہ ان لوگوں کے پرسنل

میٹرز میں کبھی بھی نہیں بولتا تھا اس وقت بھی اس کا کوئی

ارادہ نہیں تھا وہ صرف یہ جاننا چاہتا تھا کہ رویام کہاں ہے۔

موبائل کا پاسورڈ بتاؤ گے یا پھر اور کھلاؤں؟ خضر بے بی لگتا"

ہے تمہیں میرے ہاتھ کا سوپ کچھ زیادہ ہی پسند آگیا ہے

آئی تھنک تمہیں سارا ہی پی لینا چاہیے،" وہ زبردستی اس کا

منہ کھولتے ہوئے بڑے بڑے چمچ بھرتے ہوئے اس کے

منہ میں ڈالنے لگی تھی جبکہ جس طرح شارف نے اس کا

چہرہ اوپر کی طرف اٹھایا ہوا تھا وہ نہ چاہتے ہوئے بھی اسے

نگلنے پر مجبور تھا۔

لیکن اچانک ہی گردن میں کچھ اٹکنے کی وجہ سے اسے شدید

کھانسی ہوئی تھی ان دونوں نے اس پر ترس نہیں کھایا تھا

شدید کھانسی کی وجہ سے اس کی آنکھوں سے تیزی سے پانی

بہنے لگا تھا شارف کی طرف سے پڑنے والے زبردست

ملکوں نے اس کی حالت مزید خراب کر دی تھی جب اچانک

اس کے فون پر کنگ نامی آدمی کی کال آنے لگی۔

"اووائو! ادھر تم نے نہیں بتایا لیکن دیکھو نا تمہارے کنگ

نے خود ہی کال کر دی ہم خود ہی جان جائیں گے کہ کنگ

کون ہے اور رویام اس کے پاس کیوں ہے،" وہ اسے گھور کر

کہتی کال اٹینڈ کر کے اپنے کان سے لگا چکی تھی۔

ہیلو مسٹر کنگ ! تم جو کوئی بھی ہو رویام کو واپس صحیح "

سلامت یہاں بھیج دو ورنہ تمہاری میں وہ حالت کروں گی

جو تم زندگی بھر یاد رکھو گے سانس لینے کو ترسو گے اگر

ہمارے رومی پہ ذرا سی خراش بھی آئی تو میں تمہاری وہ

حالت کروں گی کہ اپنی موت پر خود ہی بیٹھ کر رونے لگو گے

تم جانتے نہیں ہو مجھے ام لیلیٰ نام ہے میرا ہڈیوں کا سرمہ

بنانے میں ماہر ہوں میں ۔۔۔۔!"

وہ موبائل کان سے لگائے غصے سے بولی تھی جبکہ دوسری

طرف سے مسلسل خاموشی تھی اس نے ایک نظر خضر کو

دیکھا تھا اور پھر اگلے ہی لمحے اس کے منہ پر زوردار تھپڑ

دے مارا جیسے کنگ کا غصہ اسی پر نکال رہی ہو۔

جبکہ خضر خاموشی سے اسے گھور رہا تھا اس کی طرف سے

کسی طرح کا جواب نہیں ملا ہاں لیکن خضر کی سانسیں اٹکنے

لگی تھی عجیب سی تکلیف سے اس کی حالت خراب ہونے لگی

تھی اسے سانس لینے میں دشواری ہونے لگی تو لیلیٰ نے چہرہ

پھیر لیا تھا اسے اس انسان پر ترس نہیں کھانا تھا۔ وہ اس کو

نظرانداز کرتی پلٹی ہی تھی جب اسے اپنے کانوں میں عجیب

۔ سی آواز سنائی دی

ام لیلیٰ خضر احمد۔۔۔زندگی کچھ بھی نہیں ہے سوائے "

شطرنج کے کھیل کے، یہ وہ کھیل ہے جس میں اگر بادشاہ مر

بھی جائے تو ملکہ ساری سلطنت سنبھال لیتی ہے نہ کہ وہ

وزیر اور غلاموں پر ڈیپینڈ ڈر ہتی ہے۔" اسے اپنے کانوں

میں بھاری سی آواز سنائی دے رہی تھی وہ بہت کوشش کے

۔بعد بھی اس آواز کو پہچان نہیں پا رہی تھی

مطلب۔۔۔۔"اس نے اس آدمی کی باتوں میں بری"

۔طرح سے الجھتے ہوئے پوچھا تھا

"Underworld is a deadly game

of chess."

"یہ ایک پہیلی ہے اس کا مطلب تم خضر سے پوچھنا"۔

اسے سرگوشی سنائی دی تھی پھر فون بند ہو گیا اس نے

حیرت سے بند سکرین کو دیکھا تھا پھر خضر کو جس کی حالت

خراب ہو رہی تھی۔

اس کی سانسیں تیز ہو رہی تھی ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی بھی

سانس اس کی آخری سانس ہو گی لیلیٰ نے بے چینی سے

جلدی سے اس کے بیلٹ کھولنا شروع کیے تھے۔

آنکھیں کھولو تمہیں کچھ نہیں ہو گا میں تمہیں کچھ نہیں "

ہونے دوں گی اس پہیلی کو سولو کیے بغیر تو تم مر نہیں سکتے،

خضر احمد "وہ غصے سے اس کے چہرے کو جھنجھوڑنے لگی تھی

لیکن خضر ہوش وہواس سے بیگانہ ہو چکا تھا شارف اور

درک بھی تیزی سے خضر کی طرف آئے تھے جس طرح

لیلیٰ بے قرار ہوئی تھی شارف بھی تیزی سے اس کی مدد

کرنے لگا تھا وہ لوگ جتنا جلدی ہو سکے خضر کو ہسپتال

پہنچانے کی کوشش کرنے لگے تھے کیونکہ لیلیٰ کو اتنی بات

سمجھ آچکی تھی کہ یارم کے اس کوڈ کا مطلب صرف خضر

جانتا ہے۔

OOOOOOO

وہ جتنا جلدی ہو سکے خضر کو لے کر ہسپتال پہنچے تھے،

الرجک کیس کو فوراً ہی ایکسیپٹ کر لیا گیا تھا۔ وہ سب لوگ

خضر کے لیے پریشان تھے، سارے راستے خضر کو ہوش میں

لانے کی کوشش کی جاتی رہی تھی لیکن پہلے تواس کی سانس

پوری طرح سے بپھری تھی اس کے بعداس کی حالت

خراب ہوگئی۔بے ہوش ہونے کے بعداسے دوبارہ ہوش

آیاہی نہیں تھااور نہ وہ نارمل ہواتھا، مشروم نے اس کی

حالت سچ میں بہت زیادہ بگاڑدی تھی اوراس کے ساتھ ایسا

ہی ہوتاتھا،اسے بچپن سے ہی مشروم سے الرجی تھی۔

اور یہ بات ہر کوئی جانتا تھا، کبھی کسی نے مشروم سے بنی کوئی

بھی چیز اس کو نہیں دی تھی، اس کی حالت خراب ہو جاتی

تھی یہاں تک کہ سانس سینے میں اٹک جاتی تھی، سانسوں پر

دباؤ پڑ جاتا تھا۔ لیلیٰ خاص احتیاط کرتی تھی کہ اگر وہ کہیں باہر

بھی کچھ کھانے کے لیے جائیں تو مشروم شامل نہ ہو۔

حالانکہ دبئی کے ریسٹورنٹ میں اکثر چیزوں میں مشروم

وافر مقدار میں پائی جاتی تھی لیکن لیلیٰ ہمیشہ سے اس چیز کی

احتیاط کرتی تھی۔ آج اس نے جان بوجھ کر اسے مشروم

کھلائی تھی تاکہ وہ جان سکے کہ آخر کنگ کون ہے۔

اس وقت بھی وہ اسی چیز میں بری طرح سے الجھی ہوئی تھی،

خضر کو مرتے دیکھنا بھی اس کے بس سے باہر تھا اور اس

وقت خضر کی جان بچانا بھی بے حد ضروری تھا۔ فون پر وہ

آدمی جو بھی تھا اس نے کہا تھا کہ اس پہیلی کا مطلب خضر

جانتا ہے، یعنی کہ خضر یہ بھی جانتا ہے کہ یہ یارم کا کیپٹن

کون ہے اور اگر وہ سب کچھ جانتا ہے تو پھر وہ یارم کے کیپٹن

کو ڈھونڈ کیوں رہا ہے؟ آخر یہ سب کچھ کیا ہے؟ وہ بری

طرح سے پریشان تھی۔

"ان کی حالت بہت زیادہ خراب ہے، انہیں بہت زیادہ

مقدار میں الرجی ڈوز دی گئی ہے، ہمیں ان کا معدہ صاف

کرنا ہو گا۔" ڈاکٹر نے باہر نکلتے ہوئے انہیں تفصیل سے بتایا

تھا۔

معدہ کیوں صاف کرنا ہو گا؟ کوئی زہر خدانخواستہ تھوڑی نہ "

دے دیا ہے اسے جو اس کی حالت اتنی خراب ہو جائے

گی؟" لیلیٰ پریشانی سے بولی تھی۔ معدہ تو اسی کنڈیشن میں

۔ صاف کیا جاتا تھا جب انسان زہر کھا لے

الرجک انسان کے لیے الرجک چیز زہر سے کم نہیں ہوتی"

میم! انہوں نے مشروم کھایا ہے جس سے ان کے پورے

جسم میں الرجی پھیل چکی ہے، ہمیں ان کا معدہ صاف کرنا

ہو گا۔" ڈاکٹر عربی میں کہتا آگے بڑھ چکا تھا جب کہ لیلیٰ سر

۔پکڑ کر رہ گئی تھی

وہ ٹھیک ہو جائے گا لیلیٰ، پریشان مت ہو۔" شارف نے "

اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے اسے سمجھانا چاہا، وہ لیلیٰ

۔کی پریشانی کو فی الحال تو اس کی محبت ہی سمجھ رہا تھا

ٹھیک نہیں ہوتا تو کوئی بات نہیں، میں اسے ٹھیک کر لوں "

گی بس اسے ہوش آجائے، وہ بتا دے کنگ کون ہے اور اس

پہیلی کا مطلب کیا ہے، باقی تھوڑی بہت خدمت کر لوں گی،

آخر میرا شوہر ہے، اٹس او کے۔ ایسے گھور کیوں رہے ہو

مجھے؟ بیوہ نہیں ہونا اور ویسے بھی اگر میں بیوہ ہوگئی تو میں

اچھے اچھے کپڑے نہیں پہن پاؤں گی، آئی ہیٹ وائٹ کلر۔

مجھے اس سے کوئی ہمدردی نہیں ہے بس میں نہیں چاہتی کہ

وہ مر جائے، بے شک ساری زندگی کوما میں پڑا رہے لیکن

زندہ رہے۔ آخر کار وہ میرا شوہر ہے۔" ان دونوں کو خود

سے دور پا کر وہ سچویشن کو اپنے حساب سے کنٹرول کرنے لگی

تھی جبکہ وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے کندھے اچکا گئے

تھے۔

لیلیٰ نے ہر گز اپنی محبت کا اظہار نہیں کرنا تھا یہ بات وہ

دونوں ہی جانتے تھے، لیکن وہ دونوں ہی جانتے تھے کہ اس

وقت اسے خضر کی فکر ہو رہی ہے، وہ خضر کو کچھ ہوتے نہیں

دیکھ سکتی تھی۔اس نے جو بھی کیا تھا بے شک غلط تھا لیکن وہ

خضر سے محبت کرتی تھی اور اس بات سے وہ بے شک انکار

۔ کرے، جھٹلا نہیں سکتی تھی

OOOOOOOO

کیسا ہے خضر؟ زندہ تو ہے نا؟" صارم ہسپتال میں داخل"

۔ ہوتے ہوئے درک سے پوچھنے لگا تھا

ابھی تک تو زندہ ہے، ڈاکٹر اس کا علاج کر رہے ہیں۔ تم بتاؤ"

تمہاری پولیس فورس نے اب تک رویام کے بارے میں

کچھ پتہ لگایا ہے یا نہیں؟" شارف نے اس کے پاس آتے

ہوئے پوچھا تھا جس پر اس نے فوراً نفی میں سر ہلایا تھا۔

وہ لوگ کوشش کر رہے ہیں، کچھ نہ کچھ پتہ چل جائے گا۔"

پولیس اپنی پوری کوشش کر رہی ہے، کچھ نہ کچھ ہو جائے

گا۔ ہم لوگ راگاو کے ہر مومنٹ پر نظر رکھے ہوئے ہیں،

اگر اس نے رویام کو کہیں غائب کیا ہوا تو وہ ہماری نظروں

سے بچ نہیں سکے گا۔ تم لوگ بس یہ بتاؤ کہ خضر کی کیا حالت

ہے؟"

"ابھی کچھ کہا نہیں جا سکتا، ڈاکٹر علاج کر رہے ہیں، معدہ

وغیرہ صاف کیا جا رہا ہے۔ ڈاکٹر کے مطابق مشروم اس کے

لیے زہر سے کم نہیں تھا جو اس کے جسم سے نکالنا بے حد

ضروری ہے۔"

حد کرتی ہے لیلیٰ! اس طرح کی بیوقوفی کرنے کی کیا تک "
بنتی تھی؟ اب لیلیٰ پر کیس ہو سکتا ہے اس چیز کا۔ خیر وہ سب
کچھ تو ہم دیکھ رہے ہیں، بس رویام کے بارے میں کچھ پتہ
چل جائے، یہ ٹینشن دور ہو جائے تو مسئلہ حل ہو جائے گا۔
ویسے اگر لیلیٰ نے اسے مرنے کے لیے مشروم کھلا ہی دیا تھا
تو یہاں ہسپتال لانے کی کیا تک؟ لیلیٰ کا سویا ہوا پیار تو نہیں

جاگ آیا اس کے لیے؟" صارم وہیں بینچ پر بیٹھتے ہوئے

سوال کرنے لگا تھا۔

" نہیں ایسا کچھ نہیں ہے، لیلیٰ کے مطابق خضر جانتا ہے کہ

آخر یارم کا کیپٹن کون ہے، وہ ہم سے چھپا رہا ہے۔ ہر چیز کی

خبر ہونے کے باوجود وہ خاموش ہے، ہمارے ساتھ بھی

ڈبل گیم کر رہا ہے اور شاید ان لوگوں کے ساتھ بھی۔ خیر

اسے ہوش آئے تو پوچھتے ہیں، فی الحال تو پریشانی بنی ہوئی

ہے، دعا کرو کوئی حل نکل آئے، وہ بچ جائے۔ زندہ... اسے

مرتے ہوئے نہیں دیکھ سکوں گا میں۔" شارف اس کے

پاس بیٹھتے ہوئے کہنے لگا۔

" نہیں مرے گا تم فکر مت کرو، میں ڈاکٹر سے بات کر کے

آتا ہوں۔" وہ اٹھتے ہوئے بولا تو شارف نے سر ہلا دیا

رویام گیا کہاں تھا؟ کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔ان لوگوں کو دیکھ

کر لگتا نہیں تھا کہ ان لوگوں نے رویام کو غائب کیا ہے، تو

رویام کہاں تھا؟

"مجھے لگتا ہے مجھے رویام کو ڈھونڈنے جانا چاہیے، تم یہیں

رکو لیلیٰ کے پاس ہسپتال میں،" شارف درک کو دیکھ کر بولا

تو اس نے نفی میں سر ہلایا۔

نہیں تمہیں اتنی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے، وہ"

جہاں بھی ہو گا ٹھیک ہو گا، میرا مطلب ہم مل کر اسے

ڈھونڈیں گے نا بعد میں۔ فی الحال یہاں خضر کی حالت بہت

خراب ہے اور تمہیں اکیلے جانا بھی نہیں چاہیے، تمہیں

رات کو ٹھیک سے نظر بھی نہیں آتا۔" وہ اس کے پاس بیٹھنے

لگا تو شارف نے گھور کر اسے دیکھا تھا۔ وہ رویام کے معاملے

میں اتنی بے حسی کیسے دکھا سکتا تھا؟ اور پھر جس انداز میں

اس نے بات کو پلٹا تھا نہ چاہتے ہوئے بھی وہ درک پر دوبارہ

۔شک کرنے پر مجبور ہو گیا تھا

ملے ہوئے ہو نا تم ان لوگوں کے ساتھ ؟ تمہارا انداز ہی بتا"

رہا ہے کہ کچھ گڑبڑ ہے۔ غصہ آ رہا تھا نا تمہیں اس وقت

بھی؟ صاف صاف بتاؤ چکر کیا ہے ؟ بہت برداشت کر لیا

تمہیں، اب ایک پل بھی برداشت نہیں کروں گا، جلدی

سے بتاؤ کیا خبر ہے ؟ خبر دار جو کوئی بھی جھوٹ بولا ! "

شارف کا غصے سے برا حال ہو رہا تھا۔ یہاں وہ رویام کی ٹینشن میں پاگل ہو رہا تھا اور وہاں اس کے سگے ماموں کو اس کی پرواہ ہی نہیں تھی۔ جس طرح وہ بے حس لگ رہا تھا کچھ تو گڑبڑ تھی۔ وہ پہلے بھی دو تین دفعہ درک کے انداز میں کچھ عجیب محسوس کر چکا تھا، اب تو اسے پورا یقین ہو چکا تھا کہ معاملہ جتنا سیدھا لگ رہا ہے اتنا ہے نہیں، کچھ تو ایسا ہے جو درک جانتا ہے اور وہ لوگ نہیں۔

یار شارف! کیا مسئلہ ہے؟ پتہ نہیں تم بات کو کہاں سے "

کہاں لے کر چلے جاتے ہو، میں بس یہ کہہ رہا ہوں کہ تمہارا

اتنی رات گئے کہیں باہر جانا ٹھیک نہیں ہے۔ تمہاری آنکھ کا

بھی مسئلہ ہے، ہر چیز اتنی آسان نہیں ہے جتنی تمہیں نظر آ

رہی ہے، اب سب کچھ پہلے جیسا نہیں رہا، ہر چیز کے لیے

محتاط رہنا پڑے گا اور وہ لوگ بھی کوئی عام لوگ نہیں ہیں۔

اگر وہ لوگ یار م کو مار سکتے ہیں تو کیا کچھ نہیں کر سکتے؟

تمہیں خود اپنی فکر کرنی چاہیے، ہم سب مل کر ڈھونڈیں

گے ناروِیام کو،" وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا تھا جب کہ شارف

اب بھی اس کا گریبان چھوڑنے کو تیار نہیں تھا۔اس کے

لفظوں میں اسے سچائی محسوس نہیں ہو رہی تھی

"کچھ تو گڑبڑ ہے، تمہارے الفاظ تمہارے انداز سے میچ

نہیں کر رہے، تم مجھ سے کچھ چھپا رہے ہو اور اگر تمہیں لگتا

ہے کہ تم مجھ سے کچھ چھپا سکتے ہو تو یہ صرف تمہاری غلط

فہمی ہے جو میں جلد ہی دور کر دوں گا۔" وہ غصے سے اس کا

گریبان چھوڑتا وہاں سے اٹھ کر لیلیٰ کی طرف آنے لگا جو

خضر کے کمرے کے باہر خاموشی سے کھڑی چھوٹے سے

شیشے سے اندر دیکھ رہی تھی۔

ooooooo

لیلیٰ تم یہیں رہو خضر کے ساتھ، میں سوچ رہا ہوں میں "

رومی کو ڈھونڈنے کے لیے جاتا ہوں، ہمیں یہ معاملہ نظر

انداز نہیں کرنا چاہیے۔میں رویام پر کسی طرح کا کوئی رسک نہیں لے سکتا۔ خضر کو کب تک ہوش آئے گا کچھ کہا نہیں جا سکتا، جب تک وہ ٹھیک نہیں ہو جاتا تب تک وہ کچھ بتانے کے قابل نہیں ہو گا اور ایسے میں اگر رومی کے ساتھ کچھ غلط ہو گیا تو..." وہ اس سے آگے کچھ بول بھی نہیں پایا تھا جب ۔لیلیٰ نے پوری طرح سے اس کی طرف رخ کیا

ہاں ٹھیک ہے تم جاؤ رومی کو ڈھونڈنے کے لیے، میں بھی"

تمہارے ساتھ آنا چاہتی ہوں لیکن یہ نہ ہو کہ خضر کو ہوش

میں آنے سے پہلے وہ لوگ کہیں غائب کر دیں۔ خضر بہت

کچھ جانتا ہے شارف! مجھے نہیں لگتا کہ ہمیں خضر سے اپنی

نظریں ہٹانی چاہئیں۔ تم ایسا کرو صارم اور درک کو اپنے

ساتھ لے جاؤ، میں یہیں پر ہوں۔ ہر چیز کا خیال رکھو اور

رو یام کو ڈھونڈو جتنا ہو سکے جلدی۔ اللہ نہ کرے رومی کو

کچھ بھی ہو، وہ ہمارے پاس روح اور یارم کی آخری نشانی

ہے، اس پر ذرا سی بھی آنچ آئی تو میں برداشت نہیں کر پاؤں

گی۔" وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی تھی، جب کہ شارف نے

محبت سے اسے تھام کر اپنے ساتھ لگایا۔

"تم، اسے کچھ نہیں ہوگا، میں اسے کچھ نہیں ہونے دوں گا،

خضر کے پاس رہو۔ یہ کمینہ جیسا بھی ہے، جو بھی ہے، اسے

مرتے ہوئے دیکھنا میرے بس کی بات نہیں۔" وہ اس کے

کندھے کو تھپتھپاتے ہوئے وہاں سے نکلا، صارم کو اپنے

پیچھے آنے کا اشارہ کرتے ہوئے وہ آگے بڑھ گیا۔ جبکہ

درک وہیں پر بیٹھا ہوا تھا، لیلیٰ نے ایک نظر اسے دیکھا، ایک

لمحے کے لیے خیال آیا تھا کہ وہ ان کے ساتھ کیوں نہیں گیا،

لیکن ڈاکٹر کے باہر آنے کی وجہ سے وہ پوری طرح سے ڈاکٹر

کی طرف متوجہ ہو گئی۔

○○○○○○○

اب تک رویام کو ہر طرف ڈھونڈ رہے تھے، ایسی کوئی جگہ

نہ تھی جہاں وہ لوگ رویام کو ڈھونڈ نہ چکے ہوں۔اس شہر کا

کوئی حصہ باقی نہ بچا تھا جہاں پولیس اس وقت موجود نہ ہو۔

رویام کی تصویر کے ساتھ وہ لوگ ہر جگہ رویام کو ڈھونڈ چکے

تھے۔جب اچانک ہی صارم کو اپنے موبائل پر ایک ویڈیو

موصول ہوئی تھی۔

ویڈیو میں ایک چھوٹا سا بچہ مکہ مدینہ کے صحن میں بھاگ رہا

تھا۔اس ویڈیو کو دیکھ کر اسے ایک عجیب سا سکون ملا تھا،اس

نے فوراً اشارف کی طرف ویڈیو کی اسکرین کی تھی، جسے اس

نے فوراً ہی تھام لیا تھا۔

"تو رویام مکہ مدینہ میں ہے؟"اس نے حیرت سے موبائل

پکڑ کر دیکھا تھا، یہ ویڈیو پرانی بھی تو ہو سکتی تھی۔ہاں وہ پری

اور درک کے ساتھ عمرہ کر چکا تھا۔ لیکن وہ ویڈیو پرانی ہر گز

نہیں لگ رہی تھی کیونکہ ویڈیو کے نیچے تقریباً دو گھنٹے پہلے کی ٹائمنگ شو ہو رہی تھی، ساتھ میں ویڈیو کے اوپر والی لائن پر وقت اور ڈیٹ لکھی ہوئی تھی۔ صاف ظاہر ہے یہ ویڈیو آج کی تھی۔

"ایسا کیسے ہو سکتا ہے صارم؟ اسے مکہ مدینہ لے کر کون گیا؟ مکہ تو یہاں سے تقریباً ایک ڈیڑھ گھنٹے کے فاصلے پر ہے۔" وہ اسے دیکھتے ہوئے حیرت سے پوچھنے لگا تھا

ہمیں چل کر دیکھنا ہو گا اور کوئی راستہ نہیں ہے، نکلتے"

ہیں۔" وہ اسے دیکھتے ہوئے اپنے موبائل کو ہاتھ میں لیتا فوراً

ہی اپنی ٹیم کو الرٹ کرنے لگا تھا، جبکہ شارف پریشانی سے

۔ہاں میں سر ہلاتا اس کے ساتھ جانے کو تیار ہو گیا تھا

اتنے سال دبئی میں رہتے ہوئے اسے اب تک ایک دفعہ بھی

عمرہ کرنے کی سعادت نصیب نہیں ہوئی تھی، شاید اللہ

پاک نے اسے یوں ہی اپنے گھر بلانا تھا۔ وہ معصومہ کے

ساتھ عمرہ کرنا چاہتا تھا، اگلے سال تک اس نے پلاننگ بھی کرلی تھی اور وہ اگلے سال آنے والا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا اس کا عمرہ اس طرح سے نہیں ہو سکتا۔ عمرہ کے لیے ایک پراپر نیت ہوتی ہے، ایک مقصد ہوتا ہے۔ یہ اس کا عمرہ نہیں تھا، بس دیدارِ کعبہ تھا، شاید وہ خوش قسمت تھا

رویام کی خبر نے اس کے دل کو جھنجھوڑ دیا۔ وہ کچھ لمحوں کے لیے سوچ میں ڈوبا رہا، کہ بے شک اللہ نے اسے اپنے گھر کا

دیدار کرنے کا موقع دیا، مگر حقیقت میں وہ صرف ایک

مسافر تھا، بغیر نیت کے، بغیر مناسک کے، بس ایک لمحے

کے روحانی خیال میں مگن۔ وہ کعبہ کے سفر پر نکل رہا تھا

ooooooo

انہیں یہاں پہنچتے زیادہ وقت نہیں ہوا تھا۔ حرم شریف تک

کے لیے بالکل دس منٹ کے فاصلے پر بس نے انہیں اتارا تھا

جہاں سے انہیں حرم کی بڑی مینار نظر آ رہی تھی، دل پر ایک

عجیب سی کیفیت طاری ہوئی تھی۔ کبھی کبھی خدا اس طرح

بھی بلا لیتا ہے اپنے گھر میں۔

صارم اور شارف دونوں بیت اللہ کی طرف قدم بڑھا رہے

تھے۔ ہر قدم کے ساتھ دل میں ایک عجیب سا سکون اور

حیرت طاری ہو رہی تھی۔ کعبہ کے سامنے کھڑے ہوتے

ہی ایسا محسوس ہوا جیسے وقت رک گیا ہو، ہر آواز دھیمی پڑ

گئی، اور ارد گرد کی ہلچل بس ایک پس منظر بن گئی۔ آنکھیں

اس عظمت پر جم گئی تھیں، دل میں عاجزی اور خوش قسمتی کا احساس موجزن تھا۔ وہ بس کھڑے رہے، دیکھتے، محسوس کرتے اور اپنے اندر ایک خاموش دعائی کیفیت کو محسوس کر رہے تھے — کوئی نیت نہیں، کوئی عبادت نہیں، بس ایک لمحے کی روحانیت، اتفاق کی خاص نعمت۔

ہوا میں اذان کی گونج تھی، لیکن سب کچھ دور دور تک خاموش سا لگ رہا تھا۔ دلوں میں ایک عجیب سی گرمائش اور

سکون تھا، جیسے اللہ نے بس ایک نظر سے انہیں خوش

قسمت ٹھہرا دیا ہو۔ وہ آہستہ آہستہ اندر خانہ کعبہ کے صحن

کی طرف قدم اٹھانے لگے تھے۔

صارم اور شارف بیت اللہ کے صحن میں داخل ہوئے تو دل

میں ایک عجیب سا سکون اور حیرت طاری ہو گئی۔ کعبہ کا

دیدار، اس کی عظمت، اور ارد گرد کی گہری خاموشی نے

انہیں جھنجھوڑ دیا۔ اتنے میں اذان کی گونج صحن میں پھیلی، ہر

لفظ ان کے دل کو چھو رہا تھا، اور وہ بس رک کر سنتے رہے۔

دل میں عاجزی اور شکر کے جذبات اُبھرتے گئے، جیسے یہ

لمحہ اللہ کی خاص عنایت ہو۔

ان کے قدم خود بخود نمازی صفوں کی طرف بڑھ گئے۔ وہ

دونوں باجماعت، دل کی خاموش نیت کے ساتھ، اللہ کے

حضور سجدے میں جھک گئے۔ ہر رکعت، ہر سجدہ، ہر دعا

کے لمحے میں وہ خود کو خوش قسمت محسوس کر رہے تھے،

بس اللہ کی رحمت کے زیرِ سایہ۔ نماز کے بعد وہ دونوں صحن

میں کچھ دیر کھڑے رہے، ایک دوسرے کی آنکھوں میں

وہی عاجزی اور سکون دیکھ رہے تھے، اور دل میں ایک نیا

عزم جاگا — اب وہ رویام کو تلاش کرنے کے لیے روانہ

ہوں گئے

اسی نیت کے ساتھ اس نے آہستہ سے نماز ختم کرتے ہوئے

سامنے کی طرف نگاہیں اٹھا کر دیکھا تو ایک لمحے کے لیے

نگاہیں رک سی گئی تھیں۔ وہ حیرانی سے سامنے دیکھ رہا تھا،

رویام کو اپنے کندھے سے لگائے، احرام باندھے چلتا وہ اور

کوئی نہیں بلکہ یارم کاظمی تھا!

ہاں وہ یارم تھا، وہ ایک لمحے میں اسے پہچان گیا تھا۔ دعا کے

لیے اٹھائے ہاتھوں کو اپنے چہرے پر پھیرتا وہ تیزی سے اٹھ

کر اس کی طرف بھاگا تھا لیکن لوگوں کی بھیڑ میں وہ اچانک

ہی کہیں غائب ہو گیا۔

"صارم! صارم! میں نے یارم کو دیکھا ہے یہاں، میں نے

اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے! اس نے رویام کو اپنے کندھے

پر اٹھایا ہوا تھا، میں نے دیکھا ہے یارم کو!" جو اس کے یوں

اچانک بھاگنے پر اس کے پیچھے آیا تھا، حیرت سے اس کی بات

سننے لگا۔

"یہاں پر؟" اس نے بے یقینی سے پوچھا۔

یارم زندہ ہے! یارم زندہ ہے صارم! میں نے اسے اپنی" آنکھوں سے دیکھا ہے! میں یہاں اس خوبصورت پاکیزہ مقام پر کسی غلط فہمی کا شکار نہیں ہو سکتا، صارم میں نے یارم کو دیکھا ہے، میں نے دیکھا ہے اسے!" وہ پورے یقین سے کہہ رہا تھا جب کہ صارم خاموشی سے اسے سن رہا تھا جیسے اس کی بات کو سمجھنے کی کوشش کر رہا ہو۔ پھر بنا کچھ بولے صارم سر ہلاتے ہوئے اس کے ساتھ یارم کو ڈھونڈنے کی

کوشش کرنے لگا تھا، لیکن وہ بس ایک لمحہ تھا یا کچھ اور، وہ

بس ایک نگاہ ہی ڈال پایا تھا اس پر، پھر وہ کہیں غائب ہو گیا۔

OOOOOOO

"ڈاکٹر! خضر کا کیا حال ہے؟ اس کی طبیعت کیسی ہے اب؟

اس کی کنڈیشن کچھ بہتر ہوئی؟ میرا مطلب ہے الرجی ڈوز

اس کے جسم سے نکالنے میں اور کتنا وقت لگ سکتا ہے؟"

ان کا معدہ واش کر دیا گیا ہے، وہ پہلے سے کافی بہتر حالت میں ہیں اب ان کی جان خطرے سے باہر ہے۔ لیکن پھر بھی، یہ جانتے ہوئے بھی کہ انہیں کسی چیز سے اتنی شدید قسم کی الرجی ہے کہ ان کی سانس رک جاتی ہے، آپ نے انہیں یہ چیز کھلائی کیوں؟" ڈاکٹر اسے دیکھتے ہوئے عربی زبان میں سوال کرنے لگا تھا، جبکہ لیلیٰ نے ایک نظر اسے دیکھا تو پھر آنکھوں میں آنسو لے آئی۔

مجھے نہیں پتہ تھا، سچ میں نہیں پتہ تھا کہ میرے شوہر کو"

اس طرح کی کوئی شدید الرجی ہے۔ وہ کیا ہے کہ ہماری ارینج

میرج ہے، ابھی ہماری شادی کو بس کچھ دن ہوئے ہیں۔

مجھے تو مشروم بہت زیادہ پسند ہے تب ہی میں نے مشروم کا

سوپ بنا لیا اپنے پینے کے لیے، لیکن مجھے تھوڑی نہ پتہ تھا کہ

انہیں الرجی ہو گی۔ میں نے انہیں بھی دے دیا۔ انہیں اچھا

لگا تو انہوں نے تھوڑا زیادہ پی لیا لیکن مجھے اندازہ نہیں تھا کہ

ایسا کچھ ہو جائے گا۔"اس نے ضرورت سے زیادہ ہی اوور

ایکٹنگ کر دی تھی جبکہ اس کے قریب آتا درک حیرت سے

اسے دیکھنے لگا۔ اتنی محبت تو اسے کسی زمانے میں خضر سے

نہیں ہو سکتی تھی کہ وہ اس کے لیے آنسو بہائے۔

آئی ایم ریلی ریلی سوری! مجھے اندازہ نہیں تھا کہ آپ نیو لی"

میریڈ ہیں۔ مجھے بہت افسوس ہوا، فکر نہ کریں آپ کے

شوہر بالکل ٹھیک ہو جائیں گے، ان کا معدہ پراپرلی صاف کر

دیا گیا ہے۔اب کوئی بھی چیز ان کے جسم کے اندر کسی طرح

کی کوئی پرابلم کری ایٹ نہیں کرے گی۔آپ آئندہ خاص

خیال رکھیے گا کہ مشروم سے بنی کوئی بھی چیز انہیں نہ کھلائی

جائے ورنہ انہیں سانس لینے میں بھی دشواری ہو سکتی ہے

جیسا کہ آپ نے دیکھا۔بس ایک چھوٹی سی الرجی آپ کے

جسم پر کتنے برے طریقے سے اثر انداز ہو سکتی ہے،آپ

احتیاط کریں آئندہ ایسی کوئی غلطی مت کیجیے گا۔فی الحال وہ

ٹھیک ہیں، خطرے سے باہر ہیں، ہم نے ان کا معدہ پوری

طرح سے صاف کر دیا ہے، ہو سکتا ہے انہیں ایک ڈیڑھ

گھنٹے میں ہوش بھی آجائے۔"

آپ فکر نہ کریں وہ بالکل ٹھیک ہو جائیں گے۔" ڈاکٹر"

اسے دیکھتے ہوئے آہستہ سے اس کے سر پہ ہاتھ رکھتا آگے

بڑھ گیا تھا جبکہ اس نے گہرا سکون کا سانس لیتے ہوئے

درک کو دیکھا تھا جو حیرت سے اس کی ایکٹنگ دیکھ رہا تھا۔

"مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے کہ خضر کی حالت دیکھ کر تمہیں
سچ مچ میں رونا آرہا ہے؟ آئی نو، آئی نو، جتنا مرضی دکھاوا کرو
پیار کہیں نہ کہیں تو ہے ہی۔ اگر تمہیں تھوڑا بہت برا لگ رہا
ہے اپنی اس حرکت پر تو تھوڑی سی شرمندہ ہو جاؤ، سچ میں
کوئی فرق نہیں پڑتا میں کون سا کسی کو بتاؤں گا،" وہ اسے
دیکھتے ہوئے بولا تو لیلیٰ نے اسے گھور کر دیکھا۔

یار لیلیٰ آئی ایم سیریس! میں سچ میں کسی کو نہیں بتاؤں گا،"

ہم دونوں اچھے دوست ہیں۔ میں نے کبھی تمہارے

سیکرٹس ریویل نہیں کیے ہیں، یہ بھی نہیں کروں گا۔ اگر

تمہیں خضر کے لیے برا لگ رہا ہے تو یو کین کرائے یار، میرا

کندھا ہے، تم یہاں سر رکھ کر رو بھی سکتی ہو میں کسی کو نہیں

پتہ چلنے دوں گا۔" وہ جیسے وعدہ کر رہا تھا جبکہ لیلیٰ کی آنکھیں

تپنے لگی تھیں۔

اگر تم نہیں چاہتے کہ یہ صوفہ اٹھا کے میں تمہارے سر پر"
مار کر تمہارا سر پھوڑ دوں تو بہتر ہو گا کہ اسی صوفے پر جا کر
بیٹھ جاؤ تم!" وہ غصے سے اسے گھور کر بولی تھی، جبکہ اس نے
زمین کے ساتھ اٹیچ وہ ڈیسک دیکھا تھا جسے کم سے کم لیلیٰ
نہیں اٹھا سکتی تھی، ہاں لیکن وہ اکھاڑ سکتی تھی۔ وہ اسے چیلنج
کر کے اپنے لیے کوئی مصیبت کھڑی نہیں کرنا چاہتا تھا اس

لیے کندھے اچکا کر ڈیسک پر بیٹھا تھا جبکہ لیلیٰ بھی اس کے

پاس ہی آ کر بیٹھ گئی۔

"ایک بات بتاؤں؟ برا تو نہیں مناؤ گی؟" وہ اچانک سے بولا۔

تو لیلیٰ نے پھر سے اسے گھورا۔

"گھور لو پہلے، تم مجھے گھور لو کہ اس میں پی ایچ ڈی کرتے

کرتے کمپارٹ نہ آ جائے تمہاری۔"

بکواس بند کرو جو کہنا ہے کہو۔"اس کی بک بک پر وہ اکتا کر"

بولی تھی۔

تم جتنا مرضی اس بات کو جھٹلا لو لیکن تمہیں خضر سے "

بہت پیار ہے، بے شک وہ کبھی زندگی میں ظاہر نہ کرو لیکن

پیار ہے اور بہت ہے۔وہ شخص تمہارے لیے بہت خاص

ہے۔اگر اسے کچھ بھی ہو گیا نا تو شاید مر جاؤ گی تم، سچ کہہ رہا

ہوں یقین نہ آئے تو آزما کر دیکھ لو۔فی الحال خضر ٹھیک ہے،

اسے کچھ نہیں ہوا، بچ گیا ہے وہ، لیکن آئندہ ایسا مت کرنا ورنہ خضر بعد میں مرے گا اور تم پہلے۔ بے شک تم اپنے جذبات کا اظہار نہیں کرتی ہو، خود کو بہت زیادہ تیس مار خان سمجھتی ہو لیکن ہو نہیں۔ خضر احمد تمہاری طاقت ہے، اس کے ہونے یا نہ ہونے سے تمہیں فرق پڑتا ہے، تم مانو یا نہ مانو وہ تمہارے لیے خاص ہے، بہت خاص ہے"۔

اوکے ٹھیک ہے، اب گھورنا بند کرو، تمہارے لیے کافی"

لے کر آتا ہوں، پی کر اچھا محسوس کرو گی،" وہ اس کے

مسلسل گھورنے پر اس کے قریب سے اٹھ کر وہاں سے چلا

گیا تھا، جبکہ لیلیٰ نے اس کے جاتے ہی اپنی جیب سے ٹشو

نکال کر آنکھیں صاف کی تھیں۔ شاید وہ ٹھیک کہتا تھا، خضر

احمد اس کے لیے بہت کچھ تھا، لیکن وہ کبھی اظہار نہیں کر

سکتی تھی، وہ مر کر بھی کبھی اسے نہیں بتا سکتی تھی کہ خضر

احمد اس کے لیے اہمیت رکھتا ہے۔

OOOOOOO

"اسے کوین کبھی غلاموں اور وزیر پر ڈیپینڈ نہیں رہتی۔"

اپنے کانوں میں ایک دفعہ پھر سے آواز سنائی دی تھی۔ وہ

اس آواز کو نہیں پہچانتی تھی لیکن یہ لہجہ اسے کسی کی یاد دلا

رہا تھا۔ کون تھی کوین اور غلام کون تھے؟ وزیر کون تھا؟

اس شطرنج کے پیادے کون تھے ؟ کہانی کیا تھی ؟ راجہ کے

مرنے کے بعد سلطنت ملکہ کے ہاتھ جاتی ہے لیکن ملکہ

کون تھی ؟ کیا وہ آدمی یارم کی بات کر رہا تھا ؟

انڈر ورلڈ کی اس شطرنج کا کنگ یارم کاظمی تھا تو کیا اس کی

کوین روح تھی ؟ یعنی کہ انڈر ورلڈ کی ملکہ روح تھی ؟ لیکن

ایسا کیسے ممکن تھا، روح کو تو کچھ بھی نہیں آتا تھا، جو کچھ نہیں

کر سکتی تھی وہ کوین نہیں بن سکتی تھی۔ انڈر ورلڈ اگر شطرنج

کی بساط تھی تو پھر انڈر ورلڈ کی ملکہ روح نہیں ہو سکتی تھی۔

وہ آدمی وزیر کسے کہہ رہا تھا؟ کیا خضر وزیر تھا؟ اور وہ پیادے

کون تھے؟ شارف وڈرک؟

"ہم لوگ تمہارے لیے جان دے سکتے ہیں یارم!

تمہارے ایک ہی اشارے پر ہم لوگ مر سکتے ہیں، اس بات

کی گارنٹی میں تمہیں دیتی ہوں۔ اگر تم نہیں تو ہمارا نیٹ

ورک ختم ہو جائے گا۔"

کیوں ختم ہو جائے گا لیلی؟ تم ہو نا میرا نیٹ ورک سنبھالنے "

کے لیے۔ اگر یارم کاظمی نہیں رہا تو لیلیٰ ہر چیز کو ہینڈل کر

لے گی۔ ڈیول کے بعد لیڈی ڈیول ہر چیز کو ہینڈل کرے

گی۔ تم کوین ہو میرے نیٹ ورک کی، میرے بعد ہر چیز

تمہارے ہاتھ آئے گی۔ میں تمہیں اپنے نیٹ ورک کی رانی

بناؤں گا۔ یہاں کا راجہ میں ہوں، میری زندگی میں میری

کوین میری روح ہے لیکن انڈر ورلڈ کی کوین تم بنو گی۔

کیونکہ جتنے اچھے سے تم ہر چیز کو ہینڈل کرو گی اتنا کوئی نہیں

کر سکتا۔ خضر نے تو میرے مرنے پر رونے بیٹھ جانا ہے، تم

پر یقین ہے مجھے لیلیٰ! تم مجھے کبھی کسی امتحان میں شکست

کھاتی نظر نہیں آؤ گی۔"

اسے اپنے کانوں میں یارم کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

دیوار کے ساتھ سر لگائے وہ خاموشی سے اس پہیلی کو

سلجھانے کی کوشش میں لگی تھی۔ اس کا ہاتھ بری طرح

کانپ رہاتھا، کیاوہ جو سمجھ رہی تھی وہ صحیح تھا؟اس نے اپنے

ہاتھ میں مضبوطی سے پکڑے خضر کے موبائل کو دیکھا تھا۔

اس نے گہری سانس لیتے ہوئے خضر کے موبائل پر پاسورڈ

لگاناشروع کیا تھا۔

لیلیٰ! میں موت پر شک کر سکتا ہوں لیکن خضر پر نہیں۔""

اسے یارم کی آواز سنائی دی تھی۔اسکرین پر لگااس کا پاسورڈ

غلط ہو گیا تھا۔اس نے گہری سانس لیتے ہوئے اب کی دفعہ

لکھا تھا، اگلے ہی لمحے موبائل اس 'Devil Kazmi'

کی آنکھوں کے سامنے انلاک ہو چکا تھا!

"آئی ہیٹ یو خضر احمد! آئی ہیٹ یو! تم اعتبار کے قابل ہی

نہیں، میں خود تمہیں جان سے مار ڈالوں گی!" وہ غصے سے

کہتی اگلے ہی لمحے کمرے کے اندر داخل ہوئی تھی۔ بیڈ پر

بے جان پڑا خضر احمد شاید اب بھی مشکل سے سانسیں لے

رہا تھا جب اس نے غصے سے اس کے منہ سے آکسیجن ماسک

اتارتے ہوئے زوردار مکہ اس کے پیٹ پر دے مارا تھا ۔

ڈاکٹر نے کہا تھا ابھی اسے ہوش میں آنے میں ایک دو گھنٹے

لگ جائیں گے لیکن اس کا مکہ کھاتے ہی وہ ہوش میں آگیا

تھا ۔ وہ اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھے بری طرح کھانسنے لگا تھا ۔

جب لیلیٰ نے پوری شدت سے ایک مکہ اس کے منہ پر دے

مارا تھا ۔ پھر اس نے آگے پیچھے ہر طرف دیکھتے ہوئے بنا اس

پر ترس کھائے سامنے پڑا ابڑا سا میڈ یسن ہینگر اٹھایا تھا۔اس

سے پہلے کہ وہ اس کے سر پر مار کر اس کے سر سے گندا خون

نکالتی،اچانک ہی کمرے میں بہت سارے ہسپتال کے

لوگ داخل ہو گئے تھے۔

"یہ، چھوڑو مجھے! میں اسے جان سے مار ڈالوں گی آج،

میرے ہاتھ سے بچ نہیں سکتا! درک میں کہہ رہی ہوں

چھوڑو مجھے، میں تمہاری بھی جان نکال دوں گی، تم بھی ملے

ہوئے ہوا اس سب چیزوں میں! میں بھی کھوں رویام غائب

ہے اور تم یہاں اتنے مزے سے بیٹھے ہم سب کا تماشا دیکھ

رہے ہو؟ یہ آدمی آج میرے ہاتھوں مرے گا! ہم یہاں

یارم کی موت پر رو رو کر پاگل ہو رہے ہیں اور یہ آدمی ہمارا

مذاق اڑا رہا تھا مزے کر رہا تھا

" وہ غصے سے اپنا آپا کھو چکی تھی، وہ ہینگر سچ مچ میں خضر کے

سر پر مار چکی تھی۔ اس کا غصے سے دماغ پوری طرح کام کرنا

چھوڑ چکا تھا جب اس کی نظر درک کے پینٹ پر گئی، اس نے

اگلے ہی لمحے اس کا ریوالور (پسٹل) کھینچ لیا تھا۔ وہ سب جو

اسے چھڑوانے کی کوشش میں تھے، اس کے ہاتھ سے گولی

چلنے پر فوراً سے پہلے اس سے دور ہوئے تھے، جبکہ وہ خضر پر

نشانہ باندھ کر گولیاں چلاتی چلی گئی تھی۔

خضر جو ابھی ابھی ہوش و حواس کی دنیا میں واپس آیا تھا، لیلیٰ

کو اس پاگل انداز میں دیکھتے ہوئے اسے یاد ہی نہیں رہا تھا کہ

وہ بیمار ہے، وہ بس اپنی جان بچانے کی کوشش کر رہا تھا ورنہ

اس کی پاگل بیوی نے سچ مچ میں اس کی جان نکال دینی تھی۔

خضر کو اس وقت اپنی جان سے زیادہ عزیز اور کچھ نہیں تھا،

یہ عورت اسے جان سے مار سکتی تھی، اس کی بچیوں کو یتیم کر

سکتی تھی، اسے فرق نہیں پڑتا تھا کہ وہ خود بیوہ ہو سکتی تھی،

لیکن یہاں خضر کو اپنی جان جاتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

وہ کبھی ایک طرف تو کبھی دوسری طرف بھاگ رہا تھا اسے

بس کیسے بھی لیلیٰ سے اپنی جان بچانی تھی۔

OOOOOOO

وہ پاگلوں کی طرح خضر کو مارے جا رہی تھی، نہ تو اسے اس

کے مرنے کی پرواہ تھی اور نہ ہی جینے کی، بس وہ اسے اس

کے کیے کی سزا دے رہی تھی۔

لیلیٰ! کیا کر رہی ہو تم یار؟ وہ مر جائے گا۔" درک نے"

اسے روکنے کی کوشش کی تو اس نے گھور کر درک کو دیکھا

تھا۔ وہ اگلے ہی لمحے اس کا بازو چھوڑ کر پیچھے ہٹا تھا جب اس

نے ایک دفعہ پھر سے ہاتھ میں پکڑا پستول گھما کر خضر کی

طرف پھینکا تھا جو سیدھا اس کے سر پر جا لگا۔

ظالم عورت !" وہ سر پہ ہاتھ رکھتا چلایا تھا، جب لیلیٰ نے "

آگے بڑھتے ہوئے اسے بالوں سے پکڑ کر اگلے ہی لمحے اسے

جھنجھوڑ ڈالا تھا ۔

تمہاری یہ ہمت ؟ تم نے مجھے عورت کہا !" وہ غصے سے اس "

کے پیٹ کے بیچ و بیچ مکہ مار گئی تھی ۔ اسی وقت راگا اور اس

کے لوگ وہاں آ گئے تھے ۔

پاگل ! کیا کر رہی ہو تم ؟ تمہارا دماغ خراب ہے، وہ تمہارا"

شوہر ہے، اس بات کا تو احساس کر لو۔" راگاو نے اسے پیچھے

دھکا دینے کی کوشش کی تھی جب درک نے اس کا بازو پکڑ

۔ کر اسے ایک طرف کر دیا

چلو یہاں سے، ہم تمہیں ان پاگلوں کے بیچ میں نہیں چھوڑ"

سکتے۔ تمہارا علاج کسی اور ہسپتال سے ہو جائے گا، لیکن

تمہاری یہ حالت کس نے کی؟ تمہارا خون بہہ رہا ہے !"

راگاو نے خضر کو دیکھتے ہوئے فکر کا اظہار کیا تھا، جبکہ وہ

گھومتے سر کے ساتھ راگاو کے ساتھ قدم اٹھاتا ہوا باہر نکل

گیا تھا۔

میں اسے جان سے مار ڈالوں گی! جان سے مار ڈالوں گی"

اسے!" وہ غصے سے کہتی اس کے پیچھے جانے لگی تھی جب

درک نے اسے روکنے کی کوشش کی تو وہ اسے بھی دھکا مار

گئی تھی۔

ہسپتال کے اندر اتنا زیادہ میس کری ایٹ کرنے کی وجہ "

سے آپ کو اریسٹ کیا جا رہا ہے۔ آپ نے کسی پر جان لیوا

حملہ کیا ہے، ہسپتال کی طرف سے آپ پر رپورٹ ہوئی

ہے۔ چلیں ہمارے ساتھ۔" سامنے کھڑے پولیس والے

نے عربی میں اسے اپنے ساتھ چلنے کا حکم دیا تھا۔ وہ ایک نظر

اسے دیکھتے ہوئے پیچھے درک کو ڈھونڈنے لگی تھی لیکن

درک تو یہاں کہیں نہیں تھا۔

الو کا پٹھا! جب بھی اس کی ضرورت ہوتی ہے یہ کمینہ "

غائب ہو جاتا ہے۔" وہ غصے سے کہتی پولیس کے ساتھ چلنے

کو تیار ہو گئی تھی۔ یہ اتنی بڑی مصیبت نہیں تھی، وہ خود

اسے حل کر سکتی تھی، لیکن درک کہاں گیا تھا؟ اب تو اسے

یقین ہو چکا تھا کہ وہ ہر چیز سے واقف ہے، اسے سب کچھ پتہ

ہے، اس کھیل میں وہ بھی برابر کا شریک تھا۔ خیر، اس کی

مرمت وہ واپس آکر کرنے والی تھی، فی الحال تو اسے ان

پولیس والوں کے ساتھ جانا تھا۔

OOOOOOOOO

وہ دونوں حرم کے مقام پر ہر جگہ یارم کو ڈھونڈ رہے تھے۔

شارف نے یارم کو دیکھا تھا تو مطلب صاف تھا کہ وہ جھوٹ

تو نہیں بول سکتا تھا، اور پھر یہ جگہ ہی ایسی تھی جہاں جھوٹ

بولنے کا کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔

کیا تم نے رویام کو بھی ساتھ دیکھا ہے؟" صارم اس کے"

ساتھ باہر آتے ہوئے سوال کرنے لگا تھا۔

ہاں، رویام ساتھ تھا، شاید اس نے روح کا ہاتھ تھاما ہوا تھا"

لیکن اس طرف میری نظر نہیں گئی، میں نے یارم کو دیکھا

ہے، اس کے کندھے پر رویام تھا۔ اور میں کسی غلط فہمی کا

شکار نہیں ہوا ہوں، مجھے یقین ہے کہ وہ یارم ہی تھا۔" وہ

اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگا، انداز یقین دلانے والا تھا۔

مجھے تم پر یقین ہے شارف، وہ یارم ہی ہو سکتا ہے۔ یارم کو" کوئی عام انسان اس طرح سے نہیں مار سکتا، کوئی دو ٹکے کا غنڈہ اٹھ کر یارم کی جان نہیں لے سکتا۔ ہمارے سامنے جھوٹی کہانی بنائی گئی ہے، ہمیں گمراہ کیا گیا ہے، لیکن کیوں...؟ کیا خضر اس بارے میں جانتا ہے؟" صارم کے دماغ میں جیسے کچھ کلک ہوا تھا۔ شارف نے اسے ایک نظر دیکھا۔

تم کہنا کیا چاہتے ہو؟ کیا تمہیں یہ لگتا ہے کہ یہ خضر اور یارم "
کی کوئی پلاننگ ہے؟" شارف اب بھی حیران تھا۔
مجھے لگ رہا ہے کہ کوئی بہت بڑی پلاننگ کی گئی ہے جو "
ابھی تک ہم سمجھ نہیں پا رہے، لیکن کوئی بات نہیں سب
سمجھ میں آجائے گا۔ لیکن اگر یہ سب پلان کا حصہ ہے اور
یارم نے ہمارے جذبات کے ساتھ کھیلا ہے تو یہ بہت غلط
بات ہے۔" اس کے ساتھ ہی باہر کی طرف قدم بڑھاتے

ہوئے وہ بولا تھا، جب شارف کو اپنے دل میں بھی کچھ عجیب
سا چبھتا ہوا محسوس ہوا ۔

"ہاں تم بالکل ٹھیک کہہ رہے ہو، اگر یہ کسی پلان کا حصہ
ہے تو انہوں نے بہت غلط کیا ہے، ہمارے جذبات کے
ساتھ کھلواڑ کیا گیا ہے۔ میں یارم کو کبھی معاف نہیں کروں
گا اور اس خضر کی تو ہڈیاں توڑ دوں گا۔" وہ غصے سے بولا تھا
جب سامنے سے آتے ایک عربی نے انہیں روک لیا ۔

تم دونوں کے دوست نے تم دونوں کے لیے تحفے بھجوائے"
ہیں۔ یہ تمہارا ہے اور یہ تمہارا۔ تھوڑی دیر پہلے ہی وہ حرم
سے نکلا ہے، اپنے بچے اور بیوی کو لے کر عمرے کی نیت سے
یہاں آیا تھا۔ یہ تحفے تم دونوں کو دینے کے لیے کہا ہے۔" وہ
آدمی مسکرا کر کہتا آگے بڑھ گیا تھا، جبکہ شارف اور صارم
نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا تھا، اب تو کوئی شک باقی
نہ رہا تھا۔

یہ گفٹ یقیناً ہمیں یارم نے بھجوائے ہیں، کچھ نہ کچھ ضرور" سگنل ہو گا اس میں۔ چلو کسی سائیڈ پر چلتے ہیں، یہاں لوگ بہت زیادہ ہیں۔" وہ اسے باہر نکلنے کا کہنے لگا کیونکہ حرم میں دوبارہ سے عمرے کا سلسلہ شروع ہونے لگا تھا اور رش بہت زیادہ ہو چکا تھا۔ جلد سے جلد یہاں سے نکلنا تھا، لوگوں کی بھیڑ سے نکل کر وہ ایک سائیڈ کی طرف آنے گئے تھے۔

○○○○○○○○○○

شارف نے وہاں آتے ہی فوراً ڈبے کو اوپن کرنا شروع کیا

تھا۔ آخر یارم اس کے لیے کیا تحفہ بھیج سکتا ہے؟ اس نے

پریشان ہوتے ہوئے پورا ڈبہ کھولا تھا۔ اسے یارم کے تحفے

کی خوشی نہیں تھی کیونکہ اسے یقین تھا کہ یارم نے ایسا کوئی

۔ تحفہ نہیں بھیجا ہو گا جو اس کے لیے خوشی کا سبب بنے

یا اللہ! "اس نے اپنی گود میں پڑے ہوئے ڈبے کو نیچے "

پھینک دیا تھا جس میں سے بہت سارے بلیڈ نکلے تھے اور

سارے ہی بلیڈ خون سے لت پت تھے، کچھ اپنی اصل

شناخت کھو چکے تھے۔ڈبے کے بیچ و بیچ ایک عجیب سا حصہ

تھا،ایسا لگ رہا تھا جیسے کسی دائرے کا حصہ ہے۔شارف نے

آہستہ سے خون میں لت پت اس حصے کو اٹھا کر اپنی مٹھی

میں لیا تھا۔

"یہ تو کسی پزل کا پارٹ لگ رہا ہے۔کوئی جگہ محسوس ہو رہی

تھی، پانی کے نزدیک... یا کوئی جزیرہ لگ رہا ہے۔"وہ ہاتھ

میں لیے اس چھوٹے سے ڈیجیٹ کو دیکھ رہا تھا۔ صاف لگ رہا

تھا کہ وہ کوئی جگہ ہے لیکن ایک کونے کی طرف سے وہ سمجھ

نہیں پا رہا تھا کہ وہ کیا ہے۔

"یہ کوئی جزیرہ ہی ہو گا، تم اپنے گفٹ میں دیکھو یارم نے

تمہارے لیے کیا بھیجا ہے۔" وہ صارم کے ڈبے کی طرف

متوجہ ہوا، جس نے فوراً ڈبہ کھولنا شروع کیا۔

یہ کیا؟ یہ تو سفید کپڑا ہے!" وہ کپڑا ہاتھ میں نکالتے ہوئے "

شارف کو دیکھنے لگا تھا۔ "ویٹ! اس کے اندر ایک چٹ ہے

اور تمہارے جیسا ایک ڈیجیٹ بھی۔" اس کپڑے کو نکالتے

۔ ہوئے وہ چٹ نکالنے لگا تھا جس پر کچھ تحریر لکھی ہوئی تھی

صارم! یہ کپڑا سنبھال کر رکھ لو، آگے بہت خون خرابہ "

ہونے والا ہے، صفائی تم سے کرواؤں گا۔ خود کو تیار کر لو۔ "

۔اس نے تحریر پڑھتے ہوئے شارف کی طرف دیکھا تھا

شاید اس لئے ڈیجیٹ چیک کر لیں۔" وہ جیسے یارم کی"

طرف سے صفائی دیتے ہوئے اس کے ڈبے میں موجود

ڈیجیٹ نکال کر اپنے والے ڈیجیٹ کے ساتھ اٹیچ کرنے لگا

تھا۔ یہ اتفاق تھا یا کچھ اور، وہ دونوں ڈیجیٹ فوراً ہی ایک

دوسرے کے ساتھ جڑ گئے تھے۔

اس میں شاید کوئی میگنٹ ہے، اور یہ کوئی جزیرہ ہی"

ہے۔"اس نے دونوں ڈیجیٹس کو آپس میں جوڑتے ہوئے

۔صارم کو دیکھا

تم ٹھیک کہہ رہے ہو! لیکن یہ جگہ کون سی ہے؟ ہمیں پتہ"

لگانا پڑے گا، لیکن اس سے پہلے ہمیں واپس لیلیٰ کے پاس

"۔جانا ہوگا تاکہ لیلیٰ اور درک کو بتا سکیں

درک کا تو نام مت لینا، اسے سب کچھ پتہ ہے۔" صارم"

۔غصے سے دہاڑا تھا

ہاں، یقیناً اسے سب کچھ پتہ ہو گا لیکن لیلیٰ کو تو بتانا پڑے"

۔گا۔" شارف کے کہنے پر صارم نے ہاں میں سر ہلایا تھا

oooooooooo

وہ تمہاری بیوی پاگل ہو گئی تھی کیا؟ خضر! وہ تمہاری جان"

لینے کی کوشش کر رہی تھی۔ وہ تمہیں جان سے مار ڈالتی اگر

ہم وہاں وقت پر نہ پہنچتے۔" راگا واسے سہارا دیتے ہوئے

کرسی پر بٹھا رہا تھا۔

"شکریہ تم لوگوں نے میری جان بچائی، اسے دورے پڑتے

ہیں۔ شکریہ وقت رہتے آنے کے لیے ورنہ یقیناً وہ مجھے جان

سے مار ڈالتی۔"

"اٹس او کے خضر، مجھے جیسے ہی پتہ چلا کہ تم پر جان لیوا حملہ

ہوا ہے اور تم ہسپتال میں ہو، میں فوراً وہاں پہنچ گیا۔ شکر ہے

تمہارے موبائل کا ٹریکر چل رہا تھا ورنہ ہسپتال پہنچنا شاید

"۔آسان نہ ہوتا

ہاں، شاید لیلیٰ میرا فون بھی ہسپتال لے گئی تھی۔میرا فون"

کہاں ہے؟"اس نے دماغ پر زور ڈالتے ہوئے راگاوسے

۔پوچھا تھا

مجھے نہیں پتہ، میں نے تمہارا فون کہیں نہیں دیکھا۔اس"

وقت تمہاری بیوی پاگل ہو رہی تھی، میں صرف تمہاری

جان بچانے کا سوچ رہا تھا۔ میں تمہارا فون نہیں لایا اور نہ ہی

مجھے خیال تھا فون کے بارے میں۔ کیوں؟ فون میں کچھ

امپورٹنٹ تھا؟ یارم کے ریلیٹڈ کچھ تھا کیا؟" وہ اپنے مطلب

کی بات پوچھنے لگا۔

"نہیں، یارم کے ریلیٹڈ تو کچھ بھی نہیں تھا لیکن پھر بھی

میرا فون میرے یوز کے لیے ہے، مجھے ضرورت پڑ سکتی

ہے۔" وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا تھا

اٹس او کے، نیا فون لے لو تم، کوئی عام آدمی نہیں دبئی کے "

ڈون ہو۔ ایک فون کے لیے اتنا بھی کیا پریشان ہونا۔ "وہ

۔اسے دیکھتے ہوئے بولا تو خضر ہلکا سا مسکرایا تھا

تمہیں یہ بات سکون دیتی ہے نا کہ تم دبئی کے ڈون ہو؟""

اس کے مسکرانے پر راگا واچانک بولا۔ خضر نے سر پیچھے کی

۔طرف گراتے ہوئے ہلکی سی آنکھ دبائی تھی

"بہت سکون دیتی ہے، اتنا سکون دیتی ہے کہ دل خوش ہو جاتا ہے۔"

"آپ کے لیے پارسل آیا ہے سر۔" دروازے پر ہلکی سی دستک دیتے ہوئے راگاو کے آدمی نے اس کی طرف دیکھا۔

"میرے لیے پارسل؟ یہاں پر؟ خضر کے بارے میں تو کسی کو نہیں پتہ کہ وہ یہاں ہے۔" راگاو نے اس آدمی کے ہاتھ سے وہ پارسل لیا تھا۔

میں دبئی کا ڈون ہوں راگاو، بہت لوگوں کو میرے بارے "

میں پتہ ہے۔ خیر، اگر تم کچھ پرسنل نہیں رکھنا چاہتے تو اسے

کھول کر چیک کر لو۔ "خضر کی بات پر راگاو نے نفی میں سر

۔ ہلاتے ہوئے پارسل اس کی طرف اچھالا تھا

تم اپنا خیال رکھنا۔ میرے لوگ ابھی اس بچے کو ڈھونڈ "

رہے ہیں، پتہ نہیں وہ بچہ کہاں غائب ہو گیا۔ مجھے تو لگتا ہے

یارم کے ہمارے علاوہ اور بھی دشمن ہیں جنہوں نے اس

بچے کو غائب کر دیا ہے، یا مجھے پھر یارم کے اس سالے پر بھی

بہت زیادہ شک ہے۔"

"شک نہیں، ڈر ہے تمہیں اس کا۔ وہ ایک عام سا آدمی ہے،

مافیا سے اس کا کوئی تعلق بھی نہیں ہے لیکن تم اس کے

سامنے کانپ رہے تھے۔ مجھے یقین نہیں آیا، یارم کاظمی کو

قتل کرنے والا آدمی درک کے سامنے کانپ رہا تھا۔"

نہیں، میں ڈر نہیں رہا تھا خضر، لیکن نہ جانے اس کی"

آنکھوں میں کیا تھا۔ اس کی آنکھیں بہت سرخ تھیں، ایک

عجیب سی دہشت تھی اس کی آنکھوں میں۔ شاید تم اس چیز

کو مانتے نہیں ہو گے لیکن میری کنڈلی میں لکھا ہے کہ

گردن پر تل والے شخص کے ہاتھوں میری موت ہو گی، اور

اس کی گردن پر تل ہے اور وہ مجھ سے بے تحاشہ نفرت بھی

کرتا ہے۔" وہ بول ہی رہا تھا جب خضر کا قہقہہ کمرے میں

گونجا۔اس کا قہقہہ اتنا بلند تھا کہ راگا وخاموش ہو کر شرمندہ

ہو گیا۔

"تمہیں میری بات بہت فنی لگ رہی ہو گی لیکن یہ سچ ہے

خضر!اس کی گردن پر تل کا نشان ہے اور میری موت کسی

ایسے ہی آدمی کے ہاتھوں ہونے والی ہے۔بس شاید اسی وجہ

سے میں اس سے گھبرا گیا تھا۔"

میں بس، یہ نہیں کہہ سکتا کہ اللہ تمہیں ہدایت دے لیکن "

یہ کافی فنی تھا، کافی زیادہ۔ وہ ستے باز (ستوں کا کام کرنے

والا) ہے، قاتل نہیں، فکر مت کرو۔ اگر تمہاری موت

ہوئی تو میرے ہاتھوں ہو گی۔" وہ آنکھ دبا کر بولا تو راگاو نے

بھی قہقہہ لگایا۔

ملتا ہوں تم سے، اپنا خیال رکھنا۔ ٹھیک ہو جاؤ، ابھی بہت "

کچھ کرنا ہے۔ صرف ہمارا ایک سائن میچ نہ ہونے کی وجہ

سے دیکھو کہاں پھنس گئے ہیں ہم۔ کنگ نے مجھے لاسٹ

وارننگ دی ہے، اگر اب بھی کچھ نہ ہو سکا تو ہمارے لیے

بہت مسئلہ بن جائے گا۔" وہ اسے اب بہت اہم معاملات

بتانے لگا تھا۔

"تم مجھے کنگ سے کب ملواؤ گے؟" خضر نے اچانک سوال

کیا۔

ایک دفعہ یارم کے سارے نیٹ ورک اوپن ہو جائیں،"

میں خود تمہیں اس سے ملوانے لے کر چلوں گا۔وہ کسی پر

یقین نہیں کرتا،اور تب تک تم پر بھی یقین نہیں کر سکتا

جب تک یارم کاظمی کا پورا نیٹ ورک ہمارے سامنے نہ آ

جائے فی الحال تو دبئی کے اندر ڈر گز لانے کے لیے ہمیں

بہت محنت کرنی پڑ رہی ہے ،ہم پہلے ہی سٹیپ پر پھنس چکے

ہیں۔"

اس میں میرا کوئی قصور نہیں ہے، لیکن میں تم سے وعدہ"

کرتا ہوں کہ اب زیادہ دن تک یہ سب کچھ نہیں چلے گا۔

رویام کو ڈھونڈو، رویام کے غائب ہونے کا مطلب یہی ہے

کہ اس نیٹ ورک کے پیچھے ہر چیز اسی کے ہاتھ میں ہے۔ وہ

چھوٹا سا بچہ ہے لیکن یارم نے اپنا سارا نیٹ ورک اسی کے

حوالے کیا ہے تب ہی تو وہ غائب ہے"۔

ہاں، شک تو مجھے بھی اس بچے پر ہی ہے، بے شک وہ بچہ "

معصوم ہے، کچھ نہیں سمجھتا لیکن یارم کاظمی تو معصوم نہیں

تھا نا؟ اس نے ہر چیز اپنے بیٹے کے حوالے کی ہے تاکہ بڑا ہو

کر وہی اس نیٹ ورک پر راج کرے، لیکن ایسا ہم ہونے

نہیں دیں گے۔ اس بچے کو ڈھونڈ کر لانا ہوگا کہیں سے

بھی..." وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا تھا جبکہ خضر نے ہاں میں

سر ہلایا۔

ٹھیک ہے، تم آرام کرو میں تم سے پھر ملتا ہوں۔" وہ آدمی

کہتے ہوئے باہر کی طرف قدم بڑھا گیا، جبکہ خضر پاس پڑا وہ

چھوٹا سا ڈبہ دیکھ رہا تھا جس میں اس کے لیے کچھ آیا تھا۔

اسے اٹھا کر کھولتے ہوئے اس نے اس کے بیچ میں چھوٹے

چھوٹے کاغذ کے ٹکڑے دیکھے اور انہی ٹکڑوں میں ایک

عجیب سا ڈیجیٹ بھی تھا۔

مجھے تمہاری پہیلیاں سمجھ میں نہیں آتیں۔" وہ دانت پیس کر رہ گیا۔

OOOOOOOOO

"چاچی! آپ اتنا غصہ کیوں ہو رہی ہیں؟ سب کچھ ٹھیک تو ہے نا؟" مہر کچن میں کھڑی تھی جبکہ معصومہ وہیں تیز تیز برتن پٹک رہی تھی، ساتھ ہی ساتھ ان لوگوں کے لیے نوڈلز بنانے کی تیاری بھی جاری تھی۔

"چاچی! آپ اتنا اپسیٹ کیوں ہو رہی ہیں؟ سب کچھ ٹھیک

تو ہے نا؟" عنایت بھی اندر آتے ہوئے اس سے پوچھنے لگی

تھی۔ آج تک معصومہ کو اتنا غصہ کرتے ان لوگوں نے

دیکھا ہی کہاں تھا، وہ تو ان کی پیاری سی چاچی تھی جو ہر وقت

ہنستے مسکراتے رہتی تھی۔

"میں کسی کے لیے امپورٹنٹ نہیں ہوں مہر! کوئی مجھ سے

پیار نہیں کرتا۔ تم جانتی ہو عنایت؟ وہ سب لوگ سعودیہ

چلے گئے اور مجھے کسی نے بتایا بھی نہیں۔" وہ مزید برتن پٹکتے

ہوئے ان دونوں کو اپنا پرابلم بتانے لگی تھی۔

"ہائے اللہ! سچ میں یہ تو بہت غلط بات ہے۔اس طرح

اچانک ان لوگوں کو آپ کو چھوڑ کر نہیں جانا چاہیے تھا۔"

"اگر میں ان کے لیے امپورٹنٹ ہوتی تو وہ مجھے چھوڑ کر

نہیں جاتے۔ وہ لوگ مجھے پاگل سمجھتے ہیں، بیوقوف سمجھتے

ہیں۔ ان لوگوں کو لگتا ہے کہ مجھے کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔

بیوقوف! عقل کے اندھے! ان لوگوں کا دماغ کام ہی نہیں

کر رہا۔ اتنی سی بات ان لوگوں کو سمجھ نہیں آرہی کہ اگر وہ

لوگ نیٹ ورک کو اوپن نہیں کر پارہے تو یارم سر کہیں نہ

کہیں موجود ہیں"۔

"یہ لیلی، شارف اور تمہارے باپ خضر احمد کو لگتا ہے کہ وہ

بہت سمارٹ ہیں، انہیں پوری دنیا سمجھ میں آجاتی ہے، لیکن

الو کے پٹھے اتنا نہیں سمجھ پا رہے کہ یہاں پر یارم سر کی قبر

تک ان لوگوں کی غیر موجودگی میں بنی ہوئی ہے۔ ان

بد دماغوں کو اتنی سمجھ نہیں ہے کہ یارم کاظمی ہے وہ، اسے

کوئی نھتو خیرا نہیں مار سکتا۔ اور روح؟ روح یارم کاظمی کی

کوین ہے، اس کی طرف کوئی آنکھ اٹھا کر دیکھے تو یارم سر اس

کی آنکھیں نوچ لیں۔ بیوقوف بیٹھ کر رو رہے ہیں"

عقل نام کی کوئی چیز نہیں ہے ان میں! ہم رویام کو بچائیں"

گے۔ عقل کے اندھوں کو اتنا سمجھ میں نہیں آ رہا کہ اگر

رویام کو یہاں سے دور کیا گیا ہے تو کہیں نہ کہیں اس کے

پیچھے یارم سر کا پلان ہو گا۔ تمہیں پتہ ہے؟ یارم سر کے

پلان میں آسانی کرنے کے بجائے یہ لوگ رونا دھونا کر کے

اس کو ڈیفیکلٹ بنا رہے ہیں۔ اور وہ لیلیٰ جو خود کو بہت بہادر

سمجھتی ہے، اب تک اتنا نہیں سمجھ پا رہی کہ اگر یارم سر کے

نیٹ ورک کو کوئی اتنا سا بھی نقصان نہیں پہنچا پایا تو یہ سب

کچھ یارم سر کا پلان ہے۔"

وہ اونچی آواز میں چلاتے ہوئے ان لوگوں کو بتا رہی تھی۔

ان دونوں کی سمجھ میں اس کی کوئی بات نہیں آ رہی تھی،

لیکن اپنی چاچی کا غصہ کنڑول کرنے کے لیے مہر بھاگ کر

پانی لے کر آئی تھی جبکہ عنایت دروازے پر ہونے والی

دستک کے لیے بھاگ کر گئی تھی۔

تم لوگوں کو بتاؤں؟ مجھے یار م سر کے مرنے پر بالکل رونا"

نہیں آیا۔ جانتی ہو کیوں؟ کیونکہ مجھے پتہ ہے کہ وہ زندہ

ہیں۔ یہ نہیں ہے کہ وہ میرے سامنے آئے ہیں لیکن میں

اپنی عقل کا استعمال کر رہی ہوں۔ ہاں جب شارف رو رہا تھا

تو تھوڑی سی ایموشنل میں بھی ہو گئی تھی کہ اللہ نہ کرے

ایسا کچھ ہو جائے، یہ سب کچھ کہیں نہ کہیں کسی پلان کا حصہ

ہو گا لیکن یار م سر کو کچھ نہیں ہو سکتا، مجھے یقین ہے "۔

آئی ایم سوری، لیکن تمہارا باپ خضر احمد صرف ایک لوزر "

ہے، وہ صرف پلان بنا سکتا ہے۔ میرا شوہر شارف صرف

اس پلان کو کامیاب بنانے والا ہے اور وہ لیلیٰ؟ وہ صرف ہیکر ہے۔ باقی اس سے اسٹائل کروالو، اس کے علاوہ وہ کچھ نہیں کر سکتے۔" وہ اچانک سے بولی تو ہاتھ میں ڈبہ پکڑے عنایت نے اسے گھورا، جبکہ نوڈلز پلیٹ میں لا کر باہر رکھتی ہوئی مہر کی نگاہیں بھی عجیب سے انداز میں اٹھی تھیں۔ ہاں، وہ دونوں باپ کے خلاف سن سکتی تھیں لیکن ماں کے خلاف ہرگز نہیں۔

اور آپ کیا ہیں یہ بھی بتا دیجیے؟"عنایت نے اپنی پوری

طاقت لگا کر مشارف کو صوفے سے نیچے اتارا تھا، اور اسے

اتارتے اتارتے وہ خود بھی قالین پر الٹی ہو چکی تھی، پھر اسے

گھسیٹتے ہوئے وہ زبردستی کرسی پر بٹھانے لگی۔ وہ موٹو کسی

سے اٹھایا ہی نہیں جاتا تھا سوائے معصومہ کے، کیونکہ اس

کے حساب سے اس کا بیٹا ہیلدی تھا، موٹا ہرگز نہیں۔

میں ذہین ہوں!"معصومہ نے گردن اکڑا کر جواب دیتے"

۔ہوئے عنایت کے ہاتھ سے وہ گفٹ پکڑ لیا تھا

اب پتہ نہیں اس ڈبے میں کیا آ گیا ہو گا؟"وہ پورے ڈبے"

کو کھولنے لگی۔ایک چھوٹا سا پزل باکس وہیں پر ڈھیر ہو چکا تھا

۔جس کے ساتھ ایک چھوٹی سی چٹ بھی تھی

'My intelligent girl, just solve it

and come to me.'

اس نے چٹ پر لکھی ہوئی تحریر پڑھتے ہوئے سعودیہ کا ٹکٹ

دیکھا تھا۔ اس پر اس کا نام اور تقریباً دو گھنٹے بعد کی فلائٹ کی

ڈیٹیلز تھی۔ اس نے پزل کے پیچز ملانا شروع کر دیے۔

تقریباً ایک ڈیڑھ منٹ لگا تھا، اس نے اس پزل کو سالو

کرتے ہوئے ٹکٹ کو دیکھا۔ گفٹ کی طرح اوپن ہوتا ایک

چھوٹا سا ڈیجیٹ اس کے سامنے آ چکا تھا جسے وہ اگلے ہی لمحے

اٹھا چکی تھی۔

یہ کیا ہے؟" وہ کنفیوز ہوتی اسے دیکھنے لگی۔ "یارم سر کا"

سگنل! سر مجھے سعود یہ بلا رہے ہیں۔" وہ جیسے ایک لمحے میں

اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔ تبھی اچانک اس کے موبائل پر بیل

بجی۔اس نے بھاگ کر موبائل اٹھایا، اسکرین پر چمکتا میسج

چیک کیا:

"You are the sharpest mind in

my team. That’s why you’re

here. I don’t care how the world sees you. What matters is—you matter to me. Stop worrying about others. Khizar, Sharif and Laila don’t come close to your intellect. Masooma... you are

special to me. And that is

enough. I’m proud of you."

وہ اپنے موبائل پر آتی تحریر پڑھ رہی تھی، نہ جانے کیوں

اب اس کی آنکھوں میں آنسو آنے لگے تھے۔ وہ نہیں روئی

تھی، اتنا سب کچھ ہو جانے کے باوجود بھی وہ نہیں روئی

تھی، لیکن اب اسے رونا آرہا تھا اور بہت آرہا تھا۔

گرلز! تم لوگوں کو عروہ آپی کے گھر چھوڑنا ہے اور"

مشارف کا بھی خیال رکھنا۔مجھے سعودیہ جانا ہے، مجھے یارم

سر نے بلایا ہے۔"اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے اس نے

ٹیبل پر بیٹھے ان تینوں کو دیکھا جو مزے سے نوڈلز انصاف کر

رہی تھیں۔مہر اور عنایت نے کندھے اچکائے تھے جبکہ

۔مشارف اپنے ہونٹ باہر لٹکانے لگا تھا

موٹو! رونا بند کر، اگر تجھے جہاز میں بٹھایا تو جہاز اڑ ہی نہیں "

۔پائے گا۔" معصومہ اسے دیکھتے ہوئے بولی

ہاں گر جائے گا بیچارہ جہاز کیونکہ تم کافی ہیلدی ہو نا۔" مہر "

بھی اسے دیکھتے ہوئے بولی تھی، جبکہ مشارف نوڈلز کی چمچ

اپنے منہ میں ڈالتا حیرت سے ان لوگوں کو دیکھ رہا تھا۔ انداز

ایسا تھا جیسے ان کی باتوں پر یقین کر رہا ہو۔ ہاں وہ یقین کر چکا

تھا کہ وہ اتنا زیادہ پاور فل بچہ ہے کہ جہاز کو بھی روک سکتا

ہے، اس نے اپنی پاور پر فخر سے گردن اکڑائی تھی، جبکہ

معصومہ اپنے جانے کی تیاری کر رہی تھی۔

OOOOOOOOOO

وہ آرام سے جیل میں بیٹھی ہوئی خضر کا موبائل استعمال کر

رہی تھی۔ شکر ہے اس سے فون وغیرہ چھینا نہیں گیا تھا۔

ہاں، ہنگامہ کرنے کی وجہ سے اسے جیل میں بند کر دیا گیا تھا

اور اگلے 24 گھنٹے تک اسے جیل میں ہی رہنا تھا۔ خیر اسے

پرابلم نہیں تھی، وہ آرام سے بیٹھی ہوئی تھی جب اچانک ہی

تھانے کا دروازہ کھلا۔

"آپ کی ضمانت کردی گئی ہے۔" سامنے کھڑے یونیفارم

افسر نے اسے عربی میں بتایا۔ اس نے حیرت سے منہ کھولا۔

"اوواؤ! کس نے ضمانت کی ہے میری؟" وہ اسے دیکھتے

ہوئے سوال کرنے لگی۔

معلوم نہیں، کسی کا فون آیا تھا۔ آپ جا سکتی ہیں اور یہ آپ "

کے لیے پارسل آیا ہے۔ "اس نے تھانے کا دروازہ کھولتے

ہوئے ایک پارسل اس کی طرف بڑھایا جسے لیلیٰ نے فوراً

تھام لیا۔ "تھینک یو!" اس پولیس والے کا شکریہ ادا کرتے

ہوئے اس نے باہر کی جانب قدم بڑھائے۔

"اب یہ کیا آگیا ہے ؟" وہ تھانے سے باہر نکلتے ہوئے ہاتھ

میں پکڑا پیکٹ کھولنے لگی۔ یہ پیکٹ شاید ہی اسے سمجھ آنا تھا

۔لیکن دیکھنے میں کوئی برائی نہیں تھی

"خضر احمد! اب تم بے شک مجھے اچھے گفٹ بھیج دو

لیکن میں آسانی سے تمہیں معاف نہیں کرنے والی۔اس کی

سزائیں تمہیں ضرور دوں گی اور ایسی سزا دوں گی جو ساری

زندگی یادر کھو گے۔ تمہاری ایسی کی تیسی! تم نے مجھ سے

اتنی بڑی بات چھپائی۔ تمہارا تو میں وہ حال کروں گی کہ

مرتے ٹائم پانی بھی نہیں مانگو گے تم، اور تمہیں اپنے ہاتھوں

سے ماروں گی۔ پہلے شاید تم بچ گئے لیکن اب تمہارے زندہ

بچنے کے چانسز بالکل ختم ہو چکے ہیں۔ مجھے یقین ہے اب

تمہیں جان سے مارے بغیر مجھے سکون نہیں آئے گا، اور

اپنے سکون کے لیے میں کسی بھی حد تک جا سکتی ہوں، اتنا تو

تم جانتے ہی ہو مجھے۔" وہ خود سے باتیں کرتے ہوئے پیکٹ

کھولنے لگی تھی۔

اسے یہی لگ رہا تھا کہ خضر نے اسے کوئی چیز بھیجی ہے، شاید

کوئی گفٹ وغیرہ 'سوری' کے لیے، لیکن نہیں اس میں کچھ

اور ہی تھا۔ اس نے پیکٹ کو اپنے ہاتھ پر الٹایا تو اس میں سے

ایک ڈیجیٹ نکل کر اس کے ہاتھ میں آیا۔

"یہ کیا ہے ؟"اس نے حیرانگی سے ڈیجیٹ الٹا پلٹا کر دیکھا،

جس پر ایک ریت نما جگہ بنی ہوئی تھی اور سائیڈ پہ چھوٹا سا

'5' لکھا ہوا تھا۔ یعنی کہ یہ کسی پزل کا پانچواں حصہ تھا۔ وہ

کنفیوز سی اس چیز کو چیک کرنے لگی، اسے سمجھنا اس کے

لیے کافی مشکل تھا۔

"یہ کیا چیز ہے ؟" وہ پریشانی سے اسے دیکھنے لگی تھی، پھر

کنفیوز ہوتی اسے اپنی جیب میں ڈالتے ہوئے وہاں سے نکلی۔

اس کا ارادہ درک کے گھر جانے کا تھا۔ سب سے پہلے اس نے درک کی چمڑی ادھیڑنی تھی؛ پولیس اسے پکڑ کر لے جا رہی تھی اور وہ کہیں غائب ہو گیا تھا۔ انتہائی واہیات حرکت کی تھی اس نے۔ ویسے بھی اس سے زیادہ امید تو نہیں رکھتی تھی وہ، تھا ہی بے وفا انسان جو کبھی بھی ان کے کام نہیں آ سکتا تھا، لیکن پھر بھی ایسے ٹائم پر تو وہ اس سے امید کر رہی

سکتی تھی کہ وہ اسے آ کر بچائے گا، لیکن وہ الو کا پٹھا تو بھاگ

گیا تھا۔

اور وہ یہ بہانہ بھی نہیں کر سکتا تھا کہ وہ طارق یا طاہر کی وجہ

سے بھاگ گیا ہے، کیونکہ طاہر دبئی میں تھا نہ کہ سعودیہ...

○○○○○○○

لیلیٰ سیدھی درک کے گھر آئی تھی جہاں پری بڑی خاموشی

سے بیٹھی ہوئی تھی۔

شکر ہے! کوئی تو رویام کی خبر ملی۔" وہ اسے دیکھتے ہوئے"

۔اٹھ کھڑی ہوئی تھی جس پر لیلیٰ نے اسے گھور کر دیکھا

تم مجھے ایسے کیوں گھور رہی ہو لیلیٰ؟ جیسے مجھ سے کوئی"

غلطی ہو گئی ہے؟ کیا ہوا ہے؟" وہ اسے دیکھتی ہوئی بڑی

۔معصومیت سے بولی تو لیلیٰ کی گھوریاں اور بڑھ گئی تھیں

"کیا ہوا ہے لیلی؟ سب کچھ ٹھیک تو ہے نا؟ مجھے تم سے ڈر

لگ رہا ہے۔ پلیز ایسے مجھے مت گھورو تم مجھے ڈرا رہی ہو۔"

وہ سچ مچ میں خوفزدہ ہو گئی تھی۔

"رویام کہاں ہے؟" وہ سینے پہ ہاتھ باندھے اس سے سوال

کرنے لگی تھی۔

وہ تو غائب ہو گیا نا! کسی نے اس کو کڈنیپ کر لیا، تمہیں "

نہیں پتا؟" وہ اسے دیکھتے ہوئے الٹا اس سے سوال کرنے لگی

۔ تو لیلیٰ نے عجیب سے انداز میں ہاتھ پر ہاتھ بجایا تھا

ارے ہاں! میں تو بھول ہی گئی تھی کہ رویام تو اغوا ہو گیا "

ہے، ہم سب اسے ڈھونڈ رہے ہیں اور تم اس کے لیے بہت

زیادہ پریشان ہو، رائٹ؟ تمہیں تو نیند بھی نہیں آ رہی ہو گی،

بھوک بھی نہیں لگ رہی ہو گی اور یہ نوڈلز کی پلیٹ شاید

تمہارے فرشتوں نے چٹ کی ہو گی کیونکہ تمہ

تمہاری تو رومی کی وجہ سے بھوک پیاس ختم ہو گئی ہے نا؟"

وہ سامنے رکھی پلیٹ کی طرف دیکھتے ہوئے بولی تو پری نے

ایک نظر اسے دیکھا تھا، پھر ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ

اگلے ہی لمحے وہاں سے بھاگتے ہوئے اپنے روم کی طرف

جانے لگی۔

"شرافت سے یہاں پر واپس آجاؤ پری کی بچی! ورنہ میں نے

اس بات کا بھی لحاظ نہیں کرنا کہ تم بیمار ہو۔" وہ اتنے غصے

سے دہاڑی تھی کہ پری فوراً ہی الٹے قدم واپس آتی وہیں

صوفے پر بیٹھ گئی تھی۔

"ارے ہاں! میں تو بھول ہی گئی تھی کہ میں بیمار ہوں، مجھے

کوئی کیا ہی کہہ سکتا ہے۔ میں ایک معصوم بیمار انسان ہوں

جس کی طبیعت خراب رہتی ہے، میرا تو وزن بھی بہت گرتا

ہے، تمہیں تو پتہ ہے نہ؟ میرا خون بھی چینج ہوتا ہے!" وہ

وہیں صوفے پر الٹی پالتی مار کر بیٹھتے ہوئے کولڈ ڈرنک اٹھا

کر اپنے لبوں سے لگا گئی تھی۔

"رویام کہاں ہے؟" وہ اس کی ساری بک بک کو نظرانداز

کرتی سوال کرنے لگی تھی۔

پہلے کی بات کر رہی ہو یا اب کی؟" کولڈ ڈرنک کی بوتل"

اپنے لبوں سے اتارتے ہوئے اس نے اس کی طرف بڑھائی

تھی، جسے لیلیٰ نے تھام کر اپنے لبوں سے لگایا تھا۔

واؤ یار! مجھے لگا نہیں تھا کہ تم میرا جھوٹا پی لو گی، مجھے لگ رہا"

تھا تمہارا اسٹینڈرڈ بہت ہائی ہے، مطلب نخروں والا، لیکن

اتنی بھی بری نہیں ہو تم۔" وہ دانت دکھاتے ہوئے بولی تو

لیلیٰ نے اسے گھورا تھا۔

"او سوری! اس وقت تم غصے میں ہو اور مجھے تمہیں مزید

بالکل بھی غصہ نہیں دلانا۔ رومی کہاں ہے، یہ سوال کر رہی

تھی نا تم؟" تو تم مجھے بتاؤ تم پہلے کی بات کر رہی ہو یا اب کی

"اوہ! تو مطلب تم پہلے اور اب کی ساری انفارمیشن رکھتی

ہو؟ تو پہلے کہاں تھا جناب؟ پہلے یہ بتا دیجیے پھر ابھی کی

معلومات لیتے ہیں۔" وہ سینے پہ ہاتھ باندھے اب بھی اسے

گھورے جا رہی تھی۔

"پچھلے ڈیڑھ مہینے سے وہ اپنے والدین کے ساتھ تھا، اسی

سامنے والے فلیٹ میں۔ وہی جہاں روم میں چھپا تھا، وہ

ہمارے ساتھ نہیں اپنے والدین کے ساتھ ہی رہتا تھا۔ اور

پھر یارم بھائی اور روح عمرہ کرنے چلے گئے تو رومی کو میں

نے اپنے پاس رکھ لیا تھا۔"

"تو اس کے بعد رومی یہاں پر تھا؟ اور کل رومی کڈنیپ ہو

گیا؟"

میرا مطلب ہے یارم بھائی اسے اپنے ساتھ لے گئے،"

عمرے کے بعد وہ مدینہ جانے والے ہیں اور وہاں سے شاید

وہ کہیں اور جانے والے ہیں کسی آئی لینڈ پر، تو اس لیے وہ

رومی کو اپنے ساتھ لے گئے، ورنہ میں اور درک یہاں بہت

مزے میں تھے۔"

مجھے پہلے ہی پتہ تھا یہ سب کچھ یارم کی پلاننگ ہو گی۔ لیکن"

ایک منٹ! اگر یارم یہیں پر تھا سعودیہ میں اتنے وقت سے

تو پھر وہ رومی کو تمہارے پاس چھوڑ کر مکہ کیوں گیا تھا؟

مطلب وہ اسے لاسٹ موومنٹ پر اگر اپنے ساتھ لے کر جا

"؟سکتا ہے تو پہلے کیوں نہیں

شونو کی وجہ سے !رومی شونو کے بغیر نہیں رہ سکتا اور شونو"

کو وہ مدینہ لے کر نہیں جا سکتے تھے۔"اس نے فوراً ہی وجہ

بتا دی تھی۔وجہ سن کر لیلیٰ حیران نہیں ہوئی تھی بلکہ اب

۔اپنی بے وقوفی پر ماتھا پیٹنے کا دل کر رہا تھا

"اب کہاں ہے رومی، روح اور یارم ؟" اس نے اپنا غصہ

کنڑول کرتے ہوئے اس سے سوال کیا تھا۔

"اب وہ مدینہ گئے ہیں، وہاں سے وہ کسی آئی لینڈ پر جانے

والے ہیں، لیکن کہہ رہے تھے کہ جانے سے پہلے وہ تم سب

کو کچھ بھیجیں گے جس کی مدد سے تم سب لوگ ان کے پاس

پہنچ جاؤ گے۔اب وہ چیز کیا ہے یہ مجھے نہیں پتہ، میں اتنی

بھی انٹیلیجنٹ نہیں ہوں، جتنا پتہ تھا اتنا بتادیا۔"

وہ کندھے اچکا کر بولی تھی جبکہ لیلیٰ نے پھر سے اسے گھورا

تھا۔

"دیکھو لیلیٰ! مجھے گھورنا بند کرو، میں ایک معصوم سی لڑکی

ہوں جس کی طبیعت خراب ہے، تمہیں شرم نہیں آتی ایک

بیمار لڑکی کو اس طرح سے گھورتے ہوئے؟"

میں نے اس بیمار لڑکی کا منہ توڑ دینا ہے پری! تم بھی ان"

سب کے ساتھ ملی ہوئی تھی؟اور تمہارا وہ شوہر کہاں

ہے؟"

وہ تم سے بچنے کے لیے اس بلڈنگ کے سب سے اوپر"

والے فلور کی ٹینکی میں چھپ کر بیٹھے ہوئے ہیں۔"وہ اسے

دیکھتے ہوئے درک کی لوکیشن بتا چکی تھی۔

بیوہ ہونے کے لیے تیار ہو جاؤ... "وہ کولڈ ڈرنک کی بوتل"

اس کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے فلیٹ سے نکل چکی تھی،

جبکہ پری نے سائیڈ دراز میں پڑے ہوئے چپس کے پیکٹ کو

نکال لیا تھا۔اللہ جانے ان لوگوں نے کیا کرنا تھا، لیکن ان

لوگوں کے چکر میں وہ درک سے چھپ چھپ کر چپس اور

۔کولڈ ڈرنک پینا چھوڑ نہیں سکتی تھی

○○○○○○○○○○

"درک! میں جانتی ہوں کہ تم یہاں ٹینکی کے اندر چھپ

کر بیٹھے ہوئے ہو۔ تمہاری بیوی تمہارے بارے میں

سارے راز اگل چکی ہے، تو بہتر ہو گا کہ تم خود ہی باہر نکل آؤ

اور ان سب چیزوں کے پیچھے کی وجہ بتاؤ، ورنہ میں نے

تمہاری وہ حالت کرنی ہے کہ پری تمہیں پہچان بھی نہیں

پائے گی۔"

وہ ٹیرس کا دروازہ کھول کر وہاں داخل ہوئی تو یہاں بڑی بڑی ٹینکیاں نظر آئی تھیں، شاید تین یا چار ٹینکیاں تھیں۔ اب اتنی ساری ٹنکیوں میں وہ ہر گزدرک کو تلاش نہیں کر سکتی تھی اسی لیے اس نے اونچی آواز میں اسے وارن کیا، تو وہ ۔اسے سیکنڈ والی ٹینکی سے نکلتا نظر آیا تھا

"یہ مت سمجھنا کہ میں تم سے ڈر گیا ہوں، میں یارم کی کوین سے نہیں ڈرتا، لیکن تم پریشان ہو کر مجھے ڈھونڈنے کے

لیے یہاں تک آئی ہو تو مجھے تم پر ترس آ گیا۔" وہ ٹینکی سے

نیچے کودتا ہوا کافی فاصلے پر دروازے کے پاس گیا تھا، کیونکہ

جس انداز میں وہ پیچھے سے بندوق نکال رہی تھی اسے پتہ تھا

وہ زندہ نہیں بچے گا اور وہ ہرگز اس لڑکی کے ہاتھوں مرنا

نہیں چاہتا تھا۔ اسی لیے اس پر تھوڑا سا احسان جتاتے ہوئے

۔وہ باہر نکل کر وہاں سے بھاگنے کا ارادہ رکھتا تھا

لیکن اس سے پہلے کہ وہ وہاں سے بھاگتا، لیلیٰ گولیاں چلا چکی

تھی۔اس کی بندوق کی گولیوں سے بچتے ہوئے اس نے

اچھی خاصی اچھل کود کر دی تھی، لیکن دروازے تک پہنچتے

ہی اسے احساس ہو گیا کہ یہاں آتے ہی دروازے کو لیلیٰ تالا

لگا چکی ہے۔

ہو گیا تمہارا بندر ناچ؟ تو اب ذرا یہاں آ کر مجھے اپنے پلان"

کے بارے میں بتاؤ، میں نہیں چاہتی کہ تمہاری موت

میرے ہاتھوں ضائع ہو جائے۔" بندوق اس پر تانے وہ بولی

تھی۔

لیلیٰ! ضائع تو زندگیاں ہوتی ہیں نا؟" وہ پریشانی سے بولا"

تھا۔

یس ڈیئر درک! ضائع زندگیاں ہوتی ہیں، لیکن میں نہیں"

چاہتی کہ تمہاری موت کا مجھے کوئی فائدہ نہ ہو، اس لیے پہلے

"۔تم مجھے سب کچھ بتاؤ گے اس کے بعد اس دنیا سے جاؤ گے

"کم آن لیلیٰ! تمہیں مجھ پر فوکس کرنے کے بجائے یارم

کے سگنل کی طرف فوکس کرنا چاہیے۔"

"کون سا سگنل؟" وہ جو ایک اور گولی چلانے کا ارادہ رکھتی

تھی، اس کی بات پر ذرا سا الجھی تھی۔

"کیا مطلب؟ کیا یارم نے تمہیں سگنل نہیں دیا؟ کیا

تمہارے پاس کسی ڈیجیٹ کا پرزہ نہیں آیا؟ میرا مطلب ہے

کوئی پزل تمہیں نہیں بھیجا گیا کسی جزیرے کا؟" وہ اسے

دیکھتے ہوئے سوال کرنے لگا تو لیلیٰ کو پولیس اسٹیشن کے باہر

۔ملا وہ ڈیجیٹ یاد آیا تھا

تمہیں اس کے بارے میں کیسے پتہ چلا؟"اس نے حیرانگی"

۔سے پوچھا تھا

یارم نے مجھے بتایا تھا، تبھی تو میں نے آرڈر پر وہ پزل بنوایا"

تھا۔اس پزل کے پانچ حصے ہیں اور وہ پانچ لوگوں کے پاس

بھیجے گئے ہیں۔وہ جڑیں گے تبھی تم لوگوں کو پتہ چلے گا کہ

یارم نے تم لوگوں کو کہاں پر بلایا ہے۔ میرا مطلب ہے یارم نے اس ڈیجیٹ میں وہ لوکیشن رکھی ہے۔ اب تم یہ مت پوچھنا کہ یہ سب کچھ ڈیجیٹ کے تھرو کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ وہ کیا ہے نا، تم لوگوں کا ایکسٹرا دماغ درک سے زیادہ ہی ایکسٹرا اچلتا ہے۔"

"یارم کی ٹیم نے یارم کے غائب ہونے پر یارم کا کام سنبھالنے کے بجائے، یارم کے مافیا کے کیپٹن کو جاننے میں

زیادہ دلچسپی دکھائی اور زیادہ تر بیٹھ کر رونا دھونا کیا، تو ایسے

میں تم لوگ یارم کے اعتبار کے قابل نہیں رہے۔ اس لیے

"۔ اس نے اس انداز میں تم لوگوں کو اس لوکیشن پر بلایا ہے

۔ لوکیشن کون سی ہے؟" وہ بے قراری سے بولی تھی"

وہ تو تم سب لوگ ڈیجیٹ جوڑو گے تو پتہ چلے گا نا؟ مجھے تو"

"۔ بس یارم نے ڈیجیٹ بنوانے کا حکم دیا تھا جو میں نے کر دیا

فائن! تم پہلے دن سے جانتے تھے یارم زندہ ہے؟" وہ

اسے گھورتے ہوئے بولی تواب کی دفعہ درک نے صرف

کندھے اچکا دیے۔

"مجھے سیدھے طریقے سے پوری بات بتاؤ ورنہ میں نے

تمہاری جان لے لینی ہے۔" وہ غصے سے بولی تھی۔

"اوکے، اسٹارٹنگ سے بتاتا ہوں۔ وہ سب کچھ خضر اور یارم

کی پلاننگ تھی۔ خضر گاڑی میں ہی یارم کو سب کچھ بتا چکا تھا

کہ وہاں پر، اس لوکیشن پر کیا ہونے والا ہے۔ وہیں پر یارم اور خضر سر اپنی پلاننگ مکمل کر چکے تھے۔ وہ دونوں جاننا چاہتے تھے کہ انڈر ورلڈ مافیا کے سب ڈان غائب کہاں ہو رہے ہیں؟ گینگسٹرز کو کیوں مارا جا رہا ہے؟ اچھے برے کام کرنے والے سارے ہی ڈان ایسی پر اسرار موت مر رہے ہیں؟ کیوں"

جب وہ وہاں پر پہنچے تو سب کچھ پہلے سے ہی پلان کے تحت "

ہونے والا تھا۔ لیکن تم لوگ ہو ہی ایکسٹرا اسمارٹ، اور تم

لوگوں سے بھی زیادہ ایکسٹرا اسمارٹ وہ صارم ہے جو یارم

سے بھی پہلے اس لوکیشن پر پہنچ گیا، یہ پتہ کر کے کہ خضر

اسے دھوکہ دے رہا ہے۔ اف کورس، جب وہ پہلے پہنچ گیا

تھا تو ان لوگوں نے اس کے آگے ٹھمکے تو لگانے نہیں تھے،

سوا سے مار پیٹ کر اس کی حالت بگاڑ دی۔ اور پھر اس سے

"۔ بھی بڑا اکانٹ کر دیا ہمارے ایکسٹرا اسمارٹ شارف نے

کیا مطلب؟ میں کچھ سمجھی نہیں...!" وہ جس انداز میں بتا"

۔ رہا تھا، لیلیٰ کو اور زیادہ غصہ آ رہا تھا

یس! یارم کاظمی کی ٹیم، تم لوگوں کو سمجھ کچھ آتا ہی کہاں"

ہے؟ مائی ڈیئر لیلیٰ! یارم کا سارا پلان تم لوگوں نے

بگاڑ دیا۔ اگر وہاں پر کچھ یارم کے پلان کے مطابق نہیں ہوا

تھاتووہ تم لوگوں کی انٹری تھی۔ تم لوگوں کو وہاں اس کے

پیچھے جانے کی ضرورت کیا تھی؟ اگر خضر اور یارم دونوں

ایک ساتھ جارہے تھے تو اتنی سی بات تم لوگوں کے دماغ

میں نہیں جارہی تھی کہ وہ کسی وجہ سے ہی وہاں جارہے

ہیں؟ تم، تمہارا وہ بیسٹ فرینڈ شارف اور اس شارف کی

پاگل بیوی معصومہ، اور تم سب کی اماں دا گریٹ یارم کاظمی

کی بیوی، سب اتنے بیوقوف ہو کہ یارم کے پیچھے پیچھے چلے

گئے۔"

"اب یارم کے پلان کا تو بیڑا غرق ہو گیا وہاں پر، کیونکہ

صارم نے پہلے ہی وہاں جا کر سب چیزوں کی بربادی نکال

دی تھی۔ ان لوگوں نے صارم کو خوب مار پیٹ کر اس کی

حالت بگاڑ دی تھی۔ جب یارم اور خضر وہاں پہنچے تو یارم نے

صرف دیکھنا تھا کہ آخر وہ آدمی ہے کون جو یہ سب کچھ کر رہا

ہے، اور یارم اس راگاو کے بچے کو وہیں پر ختم کر دیتا، لیکن

شارف وہاں روح، تمہیں اور معصومہ کو لے کر پہنچ گیا۔

یارم وہاں بے بس ہو گیا کیونکہ وہ اپنی روح کو کچھ بھی ہوتے

نہیں دیکھ سکتا تھا۔ ہاں! میری بہن، بیوقوفوں کی سردارنی،

اپنے ماموں پر شک کر رہی تھی۔"

اور تم! تمہیں تو کچھ کہہ ہی نہیں سکتا۔ تم نے اگر اپنے "

سول میٹ پہ یقین نہیں کیا تو اور تم کسی پر کیا ہی یقین کرو

گی؟"

یعنی کہ وہاں پر جو کچھ ہوا وہ سب ڈرامہ تھا؟ یارم اور خضر "

ڈرامہ کر رہے تھے؟" وہ بے چینی سے اس سے سوال

کرنے لگی تھی۔ وہ ہر چیز کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی،

اس پہیلی کو سلجھانا چاہتی تھی، جبکہ سامنے کھڑا درک بازو

۔سینے پر باندھے اسے دیکھتے ہوئے کندھے اچکا گیا

ڈرامہ ہی تھا سب کچھ، جب تک اس راگاو کا چاقو روح کی"

گردن پر نہیں آیا تھا۔ جانتی ہو؟ جب اس نے روح کی

گردن پر چاقو دیکھا اس کی جان نکل گئی تھی۔ یارم کی زندگی

خطرے میں آگئی تھی۔ سب کچھ یارم کے پلان کے مطابق

ہو رہا تھا، لیکن جب روح کو اس نے وہاں دیکھا نا، تو سب

پلان دھرا کا دھرا رہ گیا۔ شارف کی زندگی کی سب سے بڑی

غلطی وہ روح کو وہاں لے کر گیا جہاں اس کا کوئی کام نہیں

تھا۔"

"تم لوگ یہ جانتے ہوئے بھی کہ روح یارم کی کمزوری ہے،

اسے ایسی خطرناک جگہ پر کیسے لے کر جا سکتے تھے؟ کچھ بھی

ہوتا، یارم کسی بھی کنڈیشن میں ہوتا، یارم نے واپس لوٹ کر

تو اس کے پاس ہی آنا تھا۔ تم سب لوگ مقابلہ کر سکتے تھے،

اپنے لیے لڑ سکتے تھے، اپنی زندگی کے لیے لڑ سکتے تھے،

لیکن یارم نہیں لڑ سکتا تھا۔ کیونکہ اس کی زندگی کی گردن پر

چاقو رکھا گیا تھا، یارم کی سانسیں اسی لمحے تھم چکی تھیں جب

"۔اس نے ان سب چیزوں میں روح کو دیکھا

سب کچھ پہلے سے پلان تھا۔ یارم کو بلٹ پروف جیکٹ "

میں نے دیا تھا۔ وہ ایک ایسا جیکٹ تھا جس سے نہ تو کوئی چاقو

زخمی کر سکتا تھا اور نہ ہی کوئی گولی اس جیکٹ کے اندر جا سکتی

تھی، بلکہ وہ اتنی زیادہ لیئرنگ والا جیکٹ تھا کہ گولی اس کے لیئرز میں ہی پھنس رہی تھی۔ یارم کو کوئی گولی لگی ہی نہیں، لیکن روح کو ہونے والے زخم سچے تھے۔ ہم ہر چیز سنبھال رہے تھے، سب کچھ ہو رہا تھا، لیکن تم لوگوں کی ایک غلطی نے ہر چیز کو بگاڑ دیا۔"

خضر، یارم کو پہلے ہی بتا چکا تھا کہ وہ آدمی کیا کرنے والا ہے۔ یہ اس کنگ نامی انسان کا پلان تھا کہ یارم کو کوئی نہیں

مار سکتا جب تک وہ خود کو خود ختم نہ کر دے، اس لیے اس

راگاو نے خوف سے کانپتے ہوئے یارم کو اپنے آپ کو خود ختم

کرنے کے لیے کہا تھا۔ اسے یارم کو مارنے کا حکم ہی نہیں

تھا، یارم اپنے آپ کو خود مار سکتا ہے۔ انڈر ورلڈ کا ڈون،

دبئی کا مافیا کنگ، انڈر ورلڈ کو اپنے اشاروں پر نچانے والے کو

کوئی آسانی سے مار نہیں سکتا، یہ بات اس کے دشمن بھی

جانتے ہیں، لیکن ان کی نظر یارم کی کمزوری پر پڑ چکی تھی "۔

روح کو وہاں دیکھ کر ان لوگوں کا کام اور بھی آسان ہو گیا۔"

یارم کوئی چالاکی نہ کر سکے اس لیے انہوں نے روح کو پکڑ کر

اسی کے سر پر بندوق رکھ دی۔ یارم کو امید نہ تھی کہ وہ

لوگ کوئی وعدہ نبھائیں گے، وہ پہلے ہی جانتا تھا کہ حالات

کچھ بھی کیوں نہ ہو جائیں تم لوگوں کو نقصان ضرور پہنچایا

جائے گا۔ ان لوگوں نے شارف کو مارا پیٹا، جانتی ہو کیوں؟

صرف تم لوگوں کے وہاں آجانے کی وجہ سے۔ اگر یارم تم

لوگوں کو ساتھ نہیں لا رہا تھا تو مطلب صاف تھا کہ وہاں

تمہارا کوئی کام نہیں ہے۔ تم لوگ پیچھے پیچھے آ گئے، ان

لوگوں نے معصومہ کو بھی مارا، تمہیں بھی اور شارف کو

بھی۔ اور شارف کی تو حالت خراب کر دی تھی ان لوگوں

نے مار مار کر، اس کو آگ پر کھڑا کر دیا۔"

"تم تو صرف اس لیے بچ گئی کیونکہ تم خضر کی بیوی ہو، ورنہ

تمہاری حالت اس سے بھی خراب ہوتی۔ خضر نے بہت

مشکل سے تم سب کو بچا کر وہاں سے نکالا تھا، لیکن صارم کوما میں چلا گیا۔ اور شارف کی تو حالت اتنی خراب ہو گئی تھی کہ اس کا زندہ بچنا ہی مشکل ہو گیا تھا۔ یارم کی حالت اس دن دیکھنے والی تھی۔ جہاں روح زندگی اور موت سے لڑ رہی تھی، وہیں صارم کا بھی ڈاکٹر نے جواب دے دیا کہ وہ بھی زندہ نہیں بچ سکتا۔"

"میں نے زندگی میں پہلی دفعہ تم لوگوں کی وجہ سے یارم کو کمزور دیکھا۔ ہاں روح اس کی کمزوری ہے، وہ روح کے بغیر جی نہیں سکتا لیکن تم سب بھی اس کے لیے بہت خاص ہو، وہ تم لوگوں کو کسی مصیبت میں نہیں پھنسانا چاہتا تھا لیکن تم لوگ بیوقوفوں کے سردار بھی ہو۔ اتنے بڑے مافیا گینگ کا حصہ ہونے کے بعد بھی تم لوگوں کی عقل گھٹنوں میں ہے۔"

خضر پر شک تھا تم لوگوں کو کہ خضر یارم کی جگہ لینے کی"

کوشش کرے گا؟ یارم کاظمی جو اپنی سانسوں سے زیادہ خضر

پر یقین رکھتا ہے، کہتا ہے کہ زندگی اس کا ساتھ چھوڑ سکتی

ہے لیکن اس کا یار نہیں! اس انسان پر تم لوگ شک کر رہے

تھے؟"

"سب کچھ یارم کی مرضی کے مطابق ہو رہا تھا لیکن تم

لوگوں کی ایک بیوقوفی کی وجہ سے سب کچھ یارم کے ہاتھ

سے نکل گیا۔ جانتے ہو؟ یارم کو 8 گھنٹے تک مرنے کی

ایکٹنگ کرنی پڑی۔ 8 گھنٹے تک وہ روح کا خون بہتے ہوئے

دیکھتا رہا۔" وہ غصے سے بولے جا رہا تھا، اس وقت وہ لیلیٰ کو

۔آئینہ دکھانے کا ارادہ کر چکا تھا

وہ راگا واس بات کا یقین کر کے کہ یارم مر چکا ہے، وہاں"

سے اٹھا تھا۔ وہ بھی خضر کے ہزار دفعہ منتیں کرنے پر۔ وہ

لوگ تو یارم کے ساتھ تم سب کو بھی مار ڈالنا چاہتے

تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ صرف لیلیٰ کو زندہ چھوڑیں گے کیونکہ

وہ دبئی کے نئے ڈون کی بیوی ہے، باقی کسی کو نہیں۔ میں نے

دیکھا ہے خضر کو اس راگاو کے پیروں میں بیٹھتے ہوئے، تم

لوگوں کی زندگی کے لیے روتے ہوئے، تڑپتے ہوئے کہ ان

لوگوں کو چھوڑ دو، ان کا کوئی قصور نہیں ہے۔ انہی لوگوں کو

تو دکھانا ہے کہ میں ڈون بن گیا ہوں، انہی لوگوں کو تو دکھانا

ہے کہ میں یارم کی جگہ لے چکا ہوں۔ خضر نے کہا کہ اس کو

دنیا کو نہیں دکھانا کہ وہ ڈون ہے، اسے صرف یارم کے

"۔ گینگ کو دکھانا ہے کیونکہ اس کی پوری دنیا یہ گینگ ہے

آٹھ گھنٹے کے بعد اس بے رحم شخص کو ترس آیا تھا، آٹھ"

گھنٹے کے بعد جا کر خضر نے تم لوگوں کو ہسپتال پہنچایا تھا۔ اور

ہم نے اپنے اگلے مشن پر کام کرنا تھا۔ شاید تم لوگ وہاں

نہیں آتے تو یارم کسی نہ کسی طریقے سے تم لوگوں کو ہر چیز

بتا دیتا لیکن تم لوگ تو بہت ایکسٹرا اسمارٹ ہونا، ہر چیز میں

"۔انگلیاں ڈالنا بہت ضروری ہے تم لوگوں کا

یارم کو منظر سے غائب ہونا تھا کیونکہ وہ جاننا چاہتا تھا کہ "

اتنے لوگوں کے مرنے اور غائب ہونے کے پیچھے کس کا

ہاتھ ہے، وہ اس آدمی کے بارے میں جاننا چاہتا تھا لیکن اس

کی ٹیم ہی کمزور نکلی۔ پھر یارم نے فیصلہ کیا کہ تم لوگوں کو

اس مشن کا حصہ نہیں بنایا جائے گا۔ یارم نے فیصلہ کیا کہ

اس کی ٹیم چھوٹے چھوٹے معاملات کو ہینڈل نہیں کر سکتی،

سو اس مشن کا حصہ میں بنا، خضر بنا۔ ہم نے راتوں رات

روح کو سعودیہ کے ہسپتال میں شفٹ کر دیا۔ تمہیں دو دن

کے بعد ہوش آیا تو تم نے سب سے پہلے یارم کے بارے

میں پوچھا تھا۔ وہ سب کچھ ڈرامہ ہم نے صرف اور صرف

اس راگا وار اس کے کنگ تک پہنچنے کے لیے کیا تھا۔ وہ

"۔ قبریں جھوٹی ہیں، ان قبروں میں کچھ بھی نہیں ہے

پھر رومی؛ وہ نہیں رہ سکتا تھا اپنے ماں باپ کے بغیر۔ ہمیں "

رویام کو کسی بھی طریقے سے وہاں سے نکالنا تھا، سو تم

لوگوں کو پتہ ہی ہے، میں اور پری ویسے بھی عمرے کی نیت

سے اپنے ٹکٹس وغیرہ بک کروا چکے تھے، ہم لوگوں نے

سعودیہ آنا تھا۔ ہم رویام کو بھی اپنے ساتھ لے آئے۔ اسے

واپس ہم لے کر جا نہیں سکتے تھے کیونکہ اس کو روح اور

یارم کے ساتھ رہنا تھا۔ایسے میں ہم نے یہاں لا کر رویام کو

"۔یارم کے حوالے کر دیا

تم بار بار فون کرتی تھی، بار بار ویڈیو کال پر رویام کو"

دکھانے کے لیے کہتی تھی،اسی لیے یارم نے ہمارے فلیٹ

کے سامنے والا فلیٹ لے لیا تاکہ تم لوگوں کو شک نہ ہو اور

جس طرح سب کچھ پلان ہے ویسا ہی ہوتا رہے۔ تم فون پر

رویام سے بات کرتی تھی، ہم رویام کو کہتے تھے کہ وہ اپنے

والدین کا ذکر نہیں کرے گا تم لوگوں سے، تم لوگوں سے

زیادہ تو وہ بچہ سمارٹ ہے۔" وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا تو اب

کی دفعہ لیلیٰ نے سر جھکا لیا تھا۔

"لیکن اتنی سب چیزوں کے بعد بھی تم لوگوں کو سکون

نہیں ملا۔ یارم کا کیپٹن نہیں مل رہا کسی کو، تو تم لوگ خود بن

گئے تیس مار خان اور یارم کا کیپٹن ڈھونڈنا شروع کر دیا!

لائک سیریسلی؟ اتنے بیوقوف ہو تم لوگ کہ تم لوگوں کو

اب بھی پتہ نہیں چلا کہ یہ سب کچھ یارم کر رہا ہے؟"

"دبئی میں کچھ بھی ال لیگل ہونے سے پہلے، ذرہ بھی ملنے

سے پہلے یارم کی اجازت درکار ہے۔ کیا یہ بات تمہیں پہلے

پتہ نہیں تھی لیلی؟ تمہیں سب کچھ پتہ ہے ہمیشہ سے۔ تم یہ

بھی جانتی ہو کہ اگر یارم وہاں نہیں ہو گا تو سب کچھ خضر

سنبھالے گا۔ کیا تک بنتی ہے کہ خضر کا پاسورڈ نہ لگے؟ اور

تمہیں یہ بھی پتہ ہے کہ یارم کی مرضی کے خلاف اس کا مافیا

نیٹ ورک کوئی نہیں کھول سکتا، تو اتنی عقل سے پیدل ہو

تم کہ تمہارے ذہن میں یہ بھی نہیں آیا کہ اسے یارم کے

بعد صرف تم کھول سکتی ہو، وہ بھی اپنی سیکرٹ ہیکنگ ٹرکس

لگا کر؟"

"کیا تمہیں یاد نہیں جب تم انٹرنیشنل ہیکنگ ٹرک سیکھ رہی

تھی تب تم یارم کے نیٹ ورک پر سیکھ رہی تھی؟ یارم نے

خود تمہیں اپنا نیٹ ورک ہیک کرنا سکھایا تھا۔ یارم نے کہا تھا

تم کوین ہو تمہیں ہر چیز پتہ ہونی چاہیے۔ یارم نے کہا تھا وہ

تمہیں اپنے انڈر ورلڈ مافیا کی لیڈی ڈان بنائے گا۔ کم آن!

لیڈی ڈون ہو تم، تم لیڈی ڈیول ہو لیلیٰ! یارم کی ٹیم کی سب

"سے کمزور ممبر نکلی کون تم لیلیٰ تم، کچھ نہیں ہو۔

جانتی ہو؟ میں اور یارم جب یہاں سعودیہ میں تھے، روز"

یہاں چھت پر آکر بیٹھتے تھے، ایک دوسرے سے باتیں

کرتے تھے اور وہ مجھے تمہاری ساری باتیں بتاتا تھا۔ وہ کہتا تھا

دیکھنا تم لیلیٰ کو سب کچھ پتہ چل جائے گا اور لیلیٰ... !" وہ کچھ

کہتے کہتے رک گیا تھا، جبکہ لیلیٰ کو لگا کہ اب اگر اس نے کوئی

سخت لفظ بول دیا تو وہ مزید اپنے پیروں پر کھڑی نہیں رہ سکے

گی۔

ہاں وہ کیسے بھول گئی تھی کہ اپنی ہیکنگ کے سٹارٹ میں ہی

اس نے یارم کا نیٹ ورک ہیک کیا تھا۔ یارم نے خود اسے

اپنے نیٹ ورک کی ہیکنگ سکھائی تھی۔اس کے نیٹ ورک

کو لیلیٰ کے سوااور کوئی کھول ہی نہیں سکتا تھا،ہاں کیپٹن بھی

نہیں، خضر بھی نہیں، کوئی نہیں کھول سکتا تھا، صرف وہ

کھول سکتی تھی اور اگر وہ کھول لیتی تو شاید اسے سب پچھ پتہ

چل جاتا۔

لیکن اسے کچھ بھی پتہ نہیں چل سکا کیونکہ وہ بیوقوف تھی،

ایڈیٹ تھی، دماغ سے پیدل تھی! اسے خود پر غصہ آرہا تھا

اور غصے میں جب کسی چیز پر بس نہ چلا اس نے وہیں پر پڑے

پائپ تو کبھی ٹینکی کو کک مارنا شروع کر دیا تھا، یہاں تک کہ

لوہے کا پائپ بھی غصے سے اکھاڑنے لگی تھی۔ بس نہیں چل

رہا تھا کہ اس سو منزلہ بلڈنگ سے نیچے کود کر اپنی جان دے

دے۔ زندگی میں پہلی دفعہ وہ شرمندگی کی اتنی گہرائیوں

میں تھی۔ وہ یارم سے نظریں کیسے ملائے گی؟ اور یارم کو

کیسے بتائے گی کہ وہ فیل ہو گئی ہے؟

وہ زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھی اونچی آواز میں رونے لگی

تھی، جبکہ اس کے اس ری ایکشن پر در ک خاموشی سے

پیچھے کھڑا اسے دیکھنے لگا تھا۔ شاید اس کی مینٹل کنڈیشن اب

ٹھیک نہیں تھی، وہ آہستہ سے چلتا اس کے پیچھے رک گیا تھا۔

ہاں اس کا غصہ کرنا نارمل تھا لیکن رونا نارمل نہیں تھا۔

"تم بہت گلٹ فیل کر رہی ہو، لیکن میں اس وقت تمہارے

لیے کچھ نہیں کر سکتا۔ تم نارمل فیل کرو تو نیچے آجانا، میں

نیچے جا رہا ہوں۔" وہ اپنی بات مکمل کرتا وہاں سے چلا گیا تھا

۔ جبکہ لیلیٰ وہیں بیٹھی کتنی ہی دیر روتی رہی

○○○○○○○○

لیلیٰ اب تک نیچے کیوں نہیں آئی درک؟" پری کافی"

پریشانی سے بار بار دروازے تک آ رہی تھی۔ درک نے

واپس آکر اسے بتایا تھا کہ لیلیٰ کو اس وقت تنہائی کی ضرورت

ہے۔ یارم کے بارے میں سب کچھ جاننے کے بعد وہ کافی

زیادہ ڈسٹرب ہے۔اس نے پری کو اوپر نہیں جانے دیا تھا،

بس اسے یہ بتایا تھا کہ وہ اس وقت بہت زیادہ مینٹل

۔اسٹریس کا شکار ہے اور اوپر بیٹھی رو رہی ہے

پری! وہ عام لڑکیوں جیسی نہیں ہے اور نہ ہی اس کے "

جذبات تمہارے جیسے ہیں جو رو نا دھونا کر کے نیچے آجائے

گی۔وہ خود کو کمپوز کرے گی، سچویشن کے لیے اپنے آپ کو

ریڈی کرے گی، پھر نیچے آئے گی۔ اسے وقت کی ضرورت

ہے۔" اس کا انداز سمجھانے والا تھا

لیکن درک! یارم بھائی کو کچھ بھی نہیں چھپانا چاہیے تھا۔"

لیلیٰ انہیں لے کر کتنی پوزیسو ہے، یہ بات وہ خود بھی بہت

اچھے طریقے سے جانتے ہیں۔" وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی تو

درک نے صرف ہاں میں سر ہلایا تھا۔

ویسے درک! آپ سے ایک بات پوچھوں...؟" وہ اسے

دیکھتے ہوئے سوال کرنے لگی تو درک وہیں صوفے پر بیٹھ گیا

تھا، پری اس کے پاس ہی آکر بیٹھ گئی۔

"کیا لیلیٰ یارم بھائی سے محبت کرتی تھی؟ جب یارم بھائی کی

شادی روح سے نہیں ہوئی تھی؟ مجھے ایسا لگتا ہے وہ آج بھی

ان سے محبت کرتی ہے۔" اس نے اندازہ لگاتے ہوئے ایک

نظر دروازے کی طرف دیکھا تھا جہاں دروازے کے

قریب اسے شارف اور صارم کھڑے نظر آئے۔ پیچھے

تھوڑے فاصلے پر سرخ آنکھیں لیے اسے لیلیٰ بھی کھڑی

۔ نظر آئی تو اس نے اپنی بات وہیں پر ختم کر دی تھی

آہستہ سے اندر قدم رکھتی ہوئی وہ پری کے سامنے آرکی تو

۔پری اٹھ کر کھڑی ہوتی نگاہیں جھکا گئی تھی

لیلیٰ! آئی ایم سوری، میرا وہ مطلب نہیں تھا..."وہ اس"

کے انداز سے اندازہ لگا چکی تھی کہ یقیناً لیلیٰ اس کی بات سن

چکی ہے۔ جبکہ لیلیٰ اس کے انداز پر ہلکا سا مسکرائی تھی

تمہارا مطلب کچھ بھی ہو پری، لیکن تمہارے سوال کا"

جواب میں تمہیں ضرور دوں گی۔ہاں! میں آج بھی یارم

کاظمی سے محبت کرتی ہوں، لیکن میری محبت تم لوگوں کی

سمجھ میں نہیں آئے گی۔اس لیے میں تمہیں اس چیز پر کوئی

جواب نہیں دے پاؤں گی۔" وہ ہلکا سا مسکرا کر اب شارف

اور صارم کو دیکھنے لگی تھی جو ابھی مکہ سے واپس آئے تھے۔

"یارم کا سگنل ملا تم لوگوں کو؟" اس نے ان دونوں کی

طرف دیکھتے ہوئے سوال کیا تو شارف اور صارم دونوں نے

ہاں میں سر ہلایا تھا۔

"ہاں! یہ یارم نے مجھے فضول سا کپڑا بھیجا ہے صفائی کے لیے اور اس کے ساتھ ہی ایک ڈیجیٹ۔" صارم نے اپنا ڈیجیٹ دکھایا تھا۔

"اور مجھے خون آلود بلیڈز کے ساتھ یہ ڈیجیٹ ملا۔" شارف نے اپنا ڈیجیٹ لیلیٰ کی طرف پھینکا تو لیلیٰ نے فوراً ہی اپنی جیب سے اپنا ڈیجیٹ نکالتے ہوئے ان دونوں ڈیجیٹس کے ساتھ ملایا تھا۔ وہ جیسے ایک مکمل جزیرے کی تصویر بننے لگی تھی۔

ان تینوں نے ایک دوسرے کو دیکھا، وہ پانچ حصوں کی کوئی

چیز تھی، یعنی دو حصے مسنگ تھے۔

"دو لوگ اور ہیں جن کے پاس یہ ڈیجیٹ ہے۔ ایک تو خضر

ہو گا یقیناً۔" لیلیٰ نے سوچتے ہوئے کہا تھا۔

جبکہ معصومہ کی طرف تو جیسے ان تینوں کا دھیان ہی نہیں گیا

تھا۔ وہ تینوں ایک دوسرے کی طرف دیکھتے یہ سوچنے میں

مصروف تھے کہ آخر پانچواں انسان کون ہو سکتا ہے۔

درک! کیا تمہارے پاس ہے؟" لیلیٰ نے پلٹ کر درک کو

دیکھا جس نے فوراً نفی میں سر ہلایا تھا۔

میرا یارم کاظمی سے یا اس کے گینگ سے کیا تعلق ہے؟"

سوچو، کس کے پاس ہو سکتا ہے؟ تم لوگوں کی ٹیم میں بس

تم لوگ تو نہیں ہو، کوئی اور بھی ہے جسے تم اپنے ساتھ لے

کر نہیں آئے۔" اس نے دروازے کی طرف اشارہ کرتے

ہوئے کہا تو تینوں نے بے ساختہ نگاہیں معصومہ کی طرف

دوڑائی تھیں جو ہاتھ میں بیگ لیے، دوسرے ہاتھ میں پکڑا

ڈیجیٹ اچھال رہی تھی۔

"سرپرائز! لگا نہیں تھا نا کہ میں یہاں آؤں گی؟ تم لوگوں کو

لگا ہوگا کہ فالتو ممبر تھی، اچھا ہوا جو دبئی میں چھوڑ دی وغیرہ

وغیرہ، لیکن وہ کیا ہے نا کہ یار م سر کے لیے میں بہت زیادہ

امپورٹنٹ ہوں، سو یہ ڈیجیٹ نمبر فور میرے پاس ہے۔"

اس نے لیلیٰ کی طرف ڈیجیٹ اچھالتے ہوئے اسے شرمندہ

کرنا چاہا تھا۔

تم امپورٹنٹ ہو، بہت امپورٹنٹ ہو۔" شارف کا انداز"

منانے والا تھا۔

ہاں! تمہارے لیے امپورٹنٹ ہوں، تمہارے بچے کے"

لیے بھی امپورٹنٹ ہوں، لیکن اس ٹیم کے لیے نہیں، ورنہ

تمہیں میرا نام یاد کرتے ہوئے زیادہ وقت نہیں لگتا۔"

"پانچواں ڈیجیٹ خضر سر کے پاس ہے، زیادہ سوچنے کی

ضرورت نہیں ہے۔ خضر سر سے کسی طریقے سے رابطہ کر

کے ڈیجیٹ لو اور یہاں پر جو لوکیشن، جزیرے کی تصویر بن

رہی ہے، وہیں ہمیں یارم صاحب ملیں گے، کیونکہ یارم سر

نے خود ہی مجھے میسج کر کے بتایا ہے کہ وہ میرا انتظار کر رہے

ہیں۔"

ناراض ہو؟" شارف نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے"

۔سوال کیا تو معصومہ نے مسکرا کر نفی میں سر ہلایا تھا

مجھے فرق نہیں پڑتا کہ میں تم لوگوں کے لیے کیا ہوں،"

لیکن یارم سر کے لیے امپورٹنٹ ہوں،اس سے زیادہ

میرے لیے کچھ بھی اہم نہیں ہے شارف۔ تم لوگ مجھے

اگنور کرو یا پھر ہر چیز سے نکال باہر کر دو، مجھے کوئی فرق نہیں

پڑتا۔ میرے لیے یہ بات اہمیت رکھتی ہے کہ یارم سر نے

مجھے 'خاص' کہا ہے۔" وہ ہلکا سا آنکھ دبا کر بولی تو شارف

مسکرا دیا تھا۔ وہ یارم کے لیے خاص تھی تو سب کے لیے

۔خاص تھی، اب کچھ کہنا سننا ضروری ہی نہیں تھا

○○○○○○○○○

یار! وہ لوگ خضر کو اپنے ساتھ لے کر جا چکے ہیں، اب وہ"

لوگ ہمیں تو خضر سے ملنے نہیں دیں گے اور یقیناً پانچواں

حصہ خضر کے پاس ہی ہو گا۔ یعنی کہ ہم یارم سے کہاں ملیں

گے، یہ ہمیں بس اس ڈیجیٹ سے ہی پتہ چل سکتا ہے۔"

صارم دائیں بائیں گھومتے یہی سب سوچ رہا تھا، جبکہ

معصومہ اور لیلیٰ پری کو بیچ میں بٹھائے ہر تھوڑی دیر کے بعد

اسے گھور رہی تھیں، جو خواہ مخواہ ان کی گھوریوں میں پھنس

چکی تھی۔ جبکہ دوسری طرف ہر تھوڑی دیر بعد صارم اور

شارف کی عجیب سی گھوریوں پر درک بھی اریٹیٹ ہو رہا

تھا۔

"اوئے! میری بیوی کو گھورنا بند کرو، وہ بھی اس گندے

انداز میں تو بالکل ہی بند کردو۔ غلطیاں اپنی ہیں تم لوگوں کی

اور گھور تم لوگ میری بیوی کو رہے ہو۔ اسے ایسے دیکھ کر

ڈرانے کی ضرورت نہیں ہے۔" پری، جوہر تھوڑی دیر کے

بعد بڑی معصومیت سے سامنے بیٹھے درک کو دیکھ کر شکایتی

انداز میں چہرہ جھکا رہی تھی، اب کی دفعہ اس سے برداشت

نہ ہوا تھا، وہ ایک بیمار انسان کو اس طرح سے کیسے گھور سکتے

تھے؟

"بک بک کرنے کی ضرورت نہیں ہے زیادہ۔ آج ہم اتنے

مسئلے میں جو پھنسے ہوئے ہیں نا، وہ صرف اور صرف تمہاری

وجہ سے پھنسے ہیں۔ یار حد ہوتی ہے! کم سے کم تم ہمیں

اشارہ تو دے سکتے تھے نا...؟" صارم گھور کر بولا تھا جس پر

۔درک نے طنزیہ مسکراہٹ منہ پر سجالی

مسٹر! میرے منہ لگنے کی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ اگر"

تم لوگ میرے منہ لگے نا تو میں تم لوگوں کو کہیں منہ

دکھانے کے قابل نہیں چھوڑوں گا۔اپنی غلطیاں ہم پر

تھوپنے کی ضرورت نہیں ہے، تم لوگ ہو ہی نکمے! اگر تم

لوگ سچ میں ویسے ہی ہوتے جیسے یارم کاظمی تم لوگوں کو

دیکھنا چاہتا تھا تو یقین کرو یہاں بیٹھے فضول کی سوچیں پالنے

کے بجائے تم لوگ اس وقت خضر کے پاس ہوتے۔ یارم

کاظمی کی ٹیم کب سے سوچنے لگی کہ یہ کیسے ہو گا، وہ کیسے

ہو گا؟ وہ جب کچھ کرنے پر نکلتے ہیں تو راستے خود بخود بنتے

ہیں، لیکن افسوس کہ اب یہ باتیں بھی تم لوگوں کو مجھے بتانی

پڑ رہی ہیں، ورنہ تم لوگوں کو تو یارم کو رونے کے علاوہ اور

کسی کام پر فوکس ہی نہیں ہے۔"

درک کا انداز صاف طنزیہ تھا، وہ اب بھی طنز کے تیر

برسانے سے باز نہیں آرہا تھا جب لیلیٰ اچانک ہی اٹھ کھڑی

ہوئی۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو، ہمیں یہاں وقت برباد کرنے کے

بجائے خضر کے پاس جانا چاہیے۔ یہ نہ ہو کہ یارم مدینہ سے

واپس بھی آجائے اور ہم لوگ یہاں ہاتھ پر ہاتھ دھرے

بیٹھے یہ سوچتے رہیں کہ آگے کیا ہوگا۔ چلو خضر سے ملنے چلتے

ہیں، کیسے ملنا ہے کیوں ملنا ہے وہ راستے میں سوچ لیں

گے۔" وہ ان تینوں کو دیکھتے ہوئے باہر کی راہ لینے لگی تو

شارف، صارم اور معصومہ فوراً ہی اس کے پیچھے وہاں سے

نکلے تھے۔

"تھوڑی سی عقل واپس کام کرنے لگی ہے لگتا ہے لیلیٰ کے

اندر، وہ 'پرانی لیلیٰ' آہستہ آہستہ انسٹال ہو رہی ہے۔" اس

نے پری کے پاس صوفے پر آکر بیٹھتے ہوئے اسے بتایا،

۔ساتھ ہی اسے اپنے سینے سے لگا لیا تھا

وہ ایسے گھور گھور کر دیکھ رہے تھے مجھے، آپ نے کچھ "

نہیں بولنا؟" وہ معصومیت سے اس کے سینے میں سر چھپاتے

ہوئے بولی تو درک نے بھی عجیب سی نگاہوں سے اسے

۔گھورا تھا

چوزی! میں تمہیں معصوم کہتا ہوں اس کا یہ مطلب نہیں"

ہے کہ تم معصوم ہی بن جاؤ، تم کتنی 'معصوم' ہو میں بہت

اچھے طریقے سے سمجھتا ہوں، اس لیے نو مور ڈرامہ" وہ

نرمی سے اس کا چہرہ تھامتے ہوئے پوری شدت سے اس کے

گال پر بوسہ دیتا اسے پھر سے اپنے سینے میں چھپا گیا۔

میں معصوم ہوں!" وہ اس کے سینے سے سر نکالتی بڑی"

پیار سے بولی تھی۔

ہاں! میرا بچہ بہت معصوم ہے، میرا کیوٹ سا بے بی" وہ

پیار سے اس کے گال کھینچ کر اب کی دفعہ دونوں گالوں پر

اپنے لبوں کی مہر لگا گیا۔

میں ہاسپٹل نہیں جاؤں گی! آپ کو پتہ ہے پچھلی دفعہ جو"

ڈاکٹر نے مجھے یہاں بازو پہ انجیکشن لگایا تھا نا، اتنا زیادہ

انفیکشن ہو گیا تھا، یہاں سے یہاں تک نیل بن گیا تھا۔ پتہ

ہے پھر کتنے دن مجھے درد رہا؟ آپ کو پتہ ہے نا مجھے رات کو

بھی درد ہوا تھا بعد میں؟" وہ اسے دیکھ رہی تھی، معصومیت

اور بھولے پن کی انتہائیں پار کرنے لگی تھی۔ وہ جس طرح

رومانٹک ہو رہا تھا یہ اچھا موقع تھا اس سے اپنی باتیں منوانے

کا۔

درک اس کے گالوں کو چھوڑتے ہوئے اس کی گردن پر

جھکا، وہاں اپنی محبت کی شدتیں بکھیر رہا تھا، جب پری نے

موقع پر چوکا مارتے ہوئے اپنی نیکسٹ اپائنٹمنٹ کی بات کی

تھی۔ جس پر درک نے آہستہ سے اس کی گردن سے چہرہ

نکالتے ہوئے اسے دیکھا۔

"ایسی کی تیسی اس ڈاکٹر کی! اب وہ تمہیں انجیکشن نہیں

لگائے گا، اس دفعہ ہم ڈرپ لگوائیں گے۔ اور فکر مت کر،

اگر اس دفعہ درد ہوا نا تو میں اس ڈاکٹر کا منہ توڑ دوں گا۔" وہ

نرمی سے اس کے چہرے پر جھکتے ہوئے اسے ایک مصیبت

سے نکال کر دوسری میں ڈال گیا تھا۔

یعنی کہ سوئی تو دونوں کنڈیشن میں ہی اس کے بدن کے آر

پار ہونے والی تھی۔ کیا فائدہ تھا؟ ایک چھوٹی سوئی سے بچ کر

وہ بڑی سوئی کے نیچے آگئی تھی۔ وہ سر ہلاتے ہوئے بڑ بڑا

رہی تھی جب درک نے نرمی سے اس کے نازک سے بدن

کو اپنی باہوں میں اٹھایا تھا۔

"چوزی! میں نے کتنی دفعہ کہا ہے، میری جان یہ بڑ بڑاہٹ

والا والیوم تھوڑا اونچا رکھا کرو، میرے کان کی حسین اتنی

بھی تیز نہیں ہیں۔" وہ اسے بیڈ روم میں لاتے ہوئے، بیڈ پر

لٹاتا اس پر جھکا تھا۔

آپ بالکل بھی اچھے نہیں ہیں، یہی کہہ رہی ہوں میں۔""

وہ منہ بسور کر بولی تھی جس پر درک نے اپنی شرٹ کے بٹن

کھولتے ہوئے کندھے اچکائے تھے۔

"یہ تو میں پہلے سے جانتا ہوں، کوئی نئی بات کیا کرو۔ بلکہ

نہیں، پرانی باتیں ہی بہتر ہیں۔ آؤ میں تمہیں بتاتا ہوں میں

کتنا برا ہوں۔" وہ کہتے ہوئے اس کا بازو کھینچ کر اسے اپنی

باہوں میں بھرتا اگلے ہی لمحے اس کے لبوں کو اپنے لبوں میں

قید کر گیا تھا۔اس کے بڑبڑاتے لب رک گئے تھے، جبکہ

درک کی محبتیں آہستہ آہستہ شدت میں بدلتی جا رہی

تھیں۔

OOOOOOOOO

تمہیں پکا یقین ہے کہ خضر اسی ہسپتال میں ہے؟" وہ ایک "

۔ ہسپتال کے اندر داخل ہوتے ہوئے لیلیٰ سے پوچھنے لگا تھا

نہیں! مجھے پکا یقین تو نہیں ہے لیکن وہ لوگ خضر کو کسی "

اچھے ہاسپٹل میں لے کر گئے تھے اور سعودیہ کا سب سے

۔ اچھا ہاسپٹل یہی ہے۔" لیلیٰ نے اپنے اندازے سے کہا تھا

جب اچانک سامنے موبائل پر کسی سے بات کرتے گارڈ پر

نظر پڑی تھی، وہ چاروں اگلے ہی لمحے راہداری میں ہی کہیں

غائب ہو گئے تھے۔ وہ آدمی راگاو کا آدمی تھا

لیلیٰ کاؤنٹر کے پیچھے تھی جبکہ معصومہ راہداری کے ایک

کونے کی سائیڈ پہ چھپی ہوئی تھی۔ شارف وہیں پر اسٹریچر پر

لیٹ چکا تھا، جبکہ صارم اپنے چہرے پر ماسک لگاتے ہوئے

اسٹریچر کو کھینچنا شروع کر چکا تھا۔ انداز ایسا تھا جیسے شارف

اس کی بیوی ہے جس کے مرنے کے ڈر سے خوفزدہ ہو کر وہ

اسے ہسپتال میں گھما رہا ہے۔

"یہ کہاں لے کر جا رہے ہو اسے تم؟ اسے آگے کی طرف

لے کر نہیں جا سکتے، وہاں وی آئی پی ایریا ہے، اسپیشل

پیشنٹس ہیں۔" اس گارڈ نے اچانک ہی اسٹریچر پر ہاتھ

رکھتے ہوئے تیزی سے آگے بڑھ کر صارم کو روکا تھا جس

کے چہرے پر ماسک تھا۔ وہ عربی میں اس سے بات کر رہا

تھا، انداز ایسا تھا جیسے اسے سامنے والے کاؤنٹر کی طرف

۔جانے نہیں دے گا

او ہو! میری بیوی بہت بیمار ہے، اسے آگے لے کر جانا ہے"

ڈاکٹر کے پاس۔" صارم کے منہ میں جو آیا وہ بولتا چلا گیا تھا

۔جبکہ چادر کے نیچے شارف نے دانت پیسے تھے

یہ عورت نہیں لگ رہی!" اس آدمی نے شک سے"

۔اسٹریچر پر چادر کے نیچے پڑے پیشنٹ کو دیکھا تھا

تم نے میری عورت پر غلط نظر اٹھائی، میں تمہارا سر قلم کر "

دوں گا!" ایک لمحے کے لیے تو صارم کی سانسیں رک گئی

تھیں کہ کہیں یہ شارف کے پردے کو ہٹا نہ دے، لیکن پھر

اگلے ہی لمحے جھپٹنے والے انداز میں وہ اس کی گردن تک

پہنچا تھا۔

میرا وہ مطلب نہیں تھا، میں تو صرف بات کر رہا ہوں، کیا"

مسئلہ ہے تمہاری وائف کے ساتھ ؟" وہ آدمی شاید نہیں،

بلکہ یقیناً شک کی بنا پر ہی اس سے بات کر رہا تھا۔

"وارڈ، ہو، نرس ہو؟ تم کون ہو؟ بلکہ مسئلہ ہے! ہاں مسئلہ؟ مسئلہ

بوائے ہو، ڈاکٹر ہو؟ کیا ہو تم ہوتے کون ہو مجھ سے سوال

کرنے والے؟ تم اس ہسپتال میں کسی بھی پوزیشن پر نہیں

ہو تو مجھ سے سوال کرنے کا کوئی حق نہیں رکھتے۔ میرا راستہ

چھوڑو، مجھے اپنے پیشنٹ کو آگے لے کر جانا ہے۔" صارم

نے گھبراہٹ پر قابو پاتے ہوئے کہا تھا۔

"ٹھیک ہے، پہلے مجھے اپنی بیوی کی شکل دکھاؤ، مجھے یہ

عورت نہیں لگ رہی اور ویسے بھی تم اپنی بیوی کو بوٹ پہنا

کر لے کر آئے ہو؟" اس نے چادر کے کونے سے نکلے

بوٹس کی طرف اشارہ کیا تھا جس پر صارم نے گھور کر

شارف کو دیکھا تھا۔بیو قوفی کی بھی انتہا تھی !اگر بستر پر لیٹ

۔ہی گیا تھا تو کم سے کم بوٹ تو اتار دیتا

ہٹو ہٹو !کیا ہوا ہے پیشنٹ کو؟"اچانک ہی سامنے والی"

راہداری سے فُل ہاسپٹل یونیفارم میں نکلتی معصومہ نے

آگے بڑھتے ہوئے اس سے پوچھا تھا۔وہ گارڈ شاید نہیں،

یقیناً معصومہ کو پہچان نہیں پایا تھا اسی لیے ڈاکٹر کے آنے پر

۔دو قدم پیچھے ہٹ گیا

ڈاکٹر! ڈاکٹر میری بیوی کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہے"

اور یہ آدمی راستے میں کھڑا ہو گیا ہے، مجھے میری بیوی کو

آگے نہیں لے کر جانے دے رہا۔"

"وی آئی پی ایریا ہے میڈم! وہاں پر وی آئی پی پیشنٹ ہے،

اس طرح کسی کو بھی وہاں نہیں جانے دیں گے۔ ہمیں

ہمارے صاحب نے منع کیا ہوا ہے۔" وہ گارڈ عربی میں پاس

کھڑی ڈاکٹر کو سمجھانے لگا تھا۔

یہ ہاسپٹل گورنمنٹ کا ہے، تمہارے صاحب کا نہیں۔"

کوئی بھی وی آئی پی پیشنٹ اتنی اہمیت نہیں رکھتا کہ ہسپتال

میں آتے دوسرے پیشنٹ کی اہمیت کم ہو جائے۔ ہٹو مجھے

اس پیشنٹ کو چیک کرنا ہو گا۔ تم اس پیشنٹ کو سامنے والے

کمرے میں لے کر جاؤ۔" اس نے وی آئی پی کمرے کے

بالکل سامنے والے کمرے کی طرف صارم کو اشارہ کیا تھا،

جس پر وہ فوراً ہاں میں سر ہلاتا اسٹریچر کو کھینچتے ہوئے ادھر

لے جانے لگا تھا۔

"اور مسٹر! بہتر ہو گا کہ باقی پیشنٹ پر دھیان دینے کے

بجائے آپ اپنے پیشنٹ پر دھیان دیں۔ یہ ہسپتال آپ کے

باپ کا نہیں ہے۔" وہ غصے سے پیر پٹختی آگے بڑھ چکی

تھی، جبکہ اس آدمی نے حیرت سے اس ڈاکٹر کو دیکھا تھا۔

اس سے پہلے جتنے بھی ڈاکٹر اس سے بات کر رہے تھے بہت

زیادہ احترام سے کر رہے تھے، بلکہ ان لوگوں کو وی آئی پی

پروٹوکول دے رہے تھے۔ لیکن یہ ڈاکٹر ایک تو اسے پہلی

دفعہ نظر آئی تھی کل سے اب تک، اور دوسری بات اس

نے بالکل بھی انہیں کوئی اہمیت نہ دی تھی۔

کہیں یہ ان لوگوں کی کوئی چال تو نہیں؟" اس نے ہلکا سا"

اپنے دماغ پر زور ڈالتے ہوئے سوچا تھا۔" وہ لوگ یہاں

کیوں آئیں گے؟ ان کا تو خضر سر سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے

اور ان کی بیوی تو انہیں مارنا چاہتی ہے۔ کیا مجھے راگا و سر کو

بتانا چاہیے؟ "اس نے سوچتے ہوئے اپنا موبائل نکالا تھا، پھر

۔ خود ہی نفی میں سر ہلاتا فون اندر رکھ گیا

دو منٹ سکون کا سانس بھی نہیں لینے دیں گے۔ ایک دو"

کش لگا کر پھر فون کرتا ہوں انہیں" وہ اپنی جیب میں موجود

۔ سگریٹ کی ڈبی پر ہاتھ رکھتا ہسپتال سے نکلنے لگا تھا

○○○○○○○○○○

ہسپتال کی راہداری بالکل خالی تھی، بیچ بیچ میں کچھ اسٹاف

کے لوگ اور پیشنٹ آجا رہے تھے لیکن اب لیلیٰ بے فکر ہو

کر وہاں پر گھوم سکتی تھی۔ سامنے وی آئی پی ایریا تھا، وی آئی

پی ایریا میں صرف ایک ہی کمرہ تھا جس میں ایک ہی پیشنٹ

تھا، وہ اندازہ لگا چکی تھی کہ یقیناً وہاں پر خضر ہی ہو گا۔

"یقیناً تم لٹکا کر سولی پہ جان ہماری! خضر احمد ہے بات کیا

یہاں اندر آرام کر رہے ہو۔ تمہارے آرام کی ایسی کی

تیسی! یقین کرو اگر اچھے کپڑے پہننے کا شوق نہ ہوتا تو تمہیں

اپنے ہاتھوں سے قتل کر دیتی۔ لیکن میری قسمت بھی

دیکھو، جسے زندگی میں سب سے زیادہ اوپر پہنچانے کا شوق

ہے، وہی میرا شوہر ہے۔ اگر تم مر گئے تو سب سے زیادہ

نقصان تو میرے فیشن کو ہو گا۔ اور لیلیٰ سب کچھ کر سکتی ہے

لیکن آؤٹ آف فیشن نہیں ہو سکتی۔"

تم میری تکلیف کبھی نہیں سمجھ پاؤ گے، کبھی بھی نہیں"

خضر احمد۔ کاش تم میرے شوہر نہ ہوتے! کاش میں چھ سال

پہلے تمہیں اپنی زندگی میں شامل کرنے سے پہلے ایگریمنٹ

پر یہ سائن کروا دیتی کہ تمہارا قتل میں کبھی بھی کر سکتی ہوں

اور تمہارے دنیا سے جانے سے میرے فیشن پر کوئی اثر

نہیں پڑے گا! لیکن نہیں، تم میرے شوہر ہو، یعنی کہ میری

زندگی کے رنگ ہو، میری زندگی کی رونق ہو، میرا اسولہ

سنگھار ہو، تو تمہیں کچھ نہیں ہوگا۔ لیکن آئی پرامس یو میں

تمہیں ایسی زندگی دوں گی کہ تم ہر پل کے ساتھ مرنے کی

دعائیں مانگو گے، لیکن میں تمہیں پھر بھی مرنے نہیں دوں

گی کیونکہ آفٹر آل تم میرے ہسبینڈ ہو، میرے پتی

پرمیشور، میرے سولہ سنگھار وغیرہ وغیرہ سب کچھ تم ہی

ہو۔ لیکن تم کہاں ہو؟ میری آنکھیں تمہیں دیکھنے کے لیے

ترس گئی ہیں مائی ڈیئر ہبی ویئر آر یو

وہ ہسپتال میں ہر طرف گھومتے جیسے خود سے ہی باتیں کر
رہی تھی، پھر اس وی آئی پی روم کے آگے آکر رک گئی۔
ایک نظر پیچھے راہداری کی طرف دیکھا جہاں دور دور تک
کوئی نہیں تھا۔ پھر ایک بھی لمحہ ضائع کیے بغیر ہی دروازہ
کھول کر اندر گھس گئی تھی۔ اچانک کسی کے اندر آنے پر
ایک لمحے کے لیے خضر چونکا تھا، پھر آنکھوں میں خوف سا

لہرایا۔اس نے بڑی مشکل سے اپنے ہونٹوں کو مسکراہٹ

۔کی شکل دینے کی کوشش کی تھی

OOOOOOOOO

تم نے مجھے کہاں پھنسادیا ہے؟میں کیسے ملوں گاان لوگوں"

سے؟کیسے ڈیجیٹ جوڑیں گے ہم؟تم تک کیسے پہنچیں گے؟

یارم!وہ لوگ میری جان کے دشمن بنے ہوئے ہیں،میں

ان کے سامنے آیاتو وہ میرا قتل کردیں گے۔"وہ فون کان

سے لگائے ہسپتال کے اسی بیڈ پر پڑا تھا۔ راگاو نے باہر اپنا

ایک گارڈ چھوڑ رکھا تھا جبکہ رویام کی تلاش اب تک جاری

تھی۔

اپنی بیوی کو تم نے خود ضرورت سے زیادہ سر پر چڑھایا ہوا"

ہے خضر! میرے سامنے اس کا رونا رونا بند کر دو۔ اور

دوسری بات، اگر مجھ سے ملنے کی خواہش ہے تو ڈیجیٹ

کمپلیٹ کر کے اس جگہ پہنچ جانا۔ مزید 18 گھنٹے ہیں تم

لوگوں کے پاس، اس کے بعد میں یہاں سے نکل جاؤں

گا۔" یارم نے اتنی بات کہہ کر فون بند کر دیا تھا

پچھلے چار گھنٹے سے خضر بھی ہسپتال کے بستر پر ہی بے حال

پڑا تھا۔ لیلیٰ نے جو مشروم اسے دیا تھا وہ تو اس کے جسم سے

نکال دیا گیا تھا، لیکن اس کے بعد جو لیلیٰ نے اس کا ٹریٹمنٹ

کیا تھا وہ اب تک اس کی حالت خراب کیے ہوئے تھا۔ لیلیٰ کا

بس نہیں چلا تھا کہ اس کی ایک ایک ہڈی اور مہرے کا حق ادا

کرے، اس نے اس کے سر پر جو راڈ ماری تھی اس کی وجہ

سے بھی اس کے سر پر اچھا خاصا بڑا زخم آیا ہوا تھا۔

اسے یقین تھا کہ اپنی خونخوار بیوی کی وجہ سے وہ جلد ہی اس

دنیا سے رخصت ہونے والا ہے۔ سر میں شدید تکلیف کے

باوجود بھی وہ ہسپتال میں ان لوگوں کے سامنے یہ ڈرامہ کر

رہا تھا کہ یارم کے لوگ اب اسے جان سے مارنے کی

کوشش کر رہے ہیں۔ راگا کو یہی سمجھ میں آیا تھا کہ ان

لوگوں نے اپنا غصہ اور فرسٹریشن نکالنے کے لیے خضر پر

جان لیوا حملہ کرتے ہوئے اس کی جان لینے کی کوشش کی

ہے۔

خضر کے موبائل فون کی لوکیشن ٹریس کر کے وہ ہسپتال پہنچ

چکے تھے جو لیلیٰ کے پاس تھا۔یہ بھی اچھی بات تھی کہ فون

کے بارے میں کسی نے زیادہ کچھ نہیں پوچھا تھا۔اس نے

خود ہی فون کو لے کر تھوڑا بہت ڈرامہ کر کے سامنے کر دیا

تھا تاکہ مسئلہ زیادہ بڑا نہ بنے، جبکہ اس کا فون اب بھی لیلیٰ

کے پاس ہی تھا۔

اسے یہاں موبائل فون کی اشد ضرورت ہے" کہہ کر اس"

نے راگاو سے ایک نیا موبائل منگوالیا تھا جس پر ہر طرح کا

ٹریکنگ سسٹم اس نے ہیکنگ ٹرک سے بند کرنے کے بعد

یارم کو کال کی تھی جو آگے سے اسی کو سنا رہا تھا۔ نہ جانے کیا

ہونے والا تھا، وہ خاموشی سے بستر پر پڑا آگے کی سچویشن کو

سوچ رہا تھا جب دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہوئی تھی۔

اسے دیکھ کر ایک لمحے کے لیے وہ خوفزدہ ہوا تھا۔ ہاں!

اسے اپنی بیوی کا کوئی بھروسہ نہ تھا، اس کا بس چلتا وہ یہیں پر

اسے شہید کر دیتی۔ کوئی بھی اور آتا تو اسے یقین تھا کہ اس

کی جان بچ جاتی، لیکن لیلیٰ آئی تھی یعنی کہ وہ مرنے والا تھا۔

یارم نے کہا تھا وہ لوگ خود ہی اس تک پہنچنے کی کوشش

کریں گے، تو کیا وہ سب کچھ سچ جان کر یہاں تک آئے

تھے؟ لیلیٰ جان چکی تھی، وہ اس کے انداز سے ہی اندازہ لگا چکا

تھا لیکن باقی سب ...

دیکھو لیلیٰ! اب مجھے مار نا مت، میری حالت بہت خراب "

ہے۔ اب اگر تم نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا تو یاد رکھنا زندگی میں

کبھی فیشن نہیں کر پاؤ گی۔ میں جاتے جاتے وصیت لکھ کر

جاؤں گا کہ میرے مرنے کے بعد میری بیوی کو کوئی اچھی

ڈریس نہ پہننے دی جائے۔"اس نے سنگین ترین دھمکی

دے ڈالی تھی۔

یہ سوچے بغیر کہ اس کی یہ دھمکی سامنے والے کے غصے کو

مزید بھڑکا سکتی ہے، وہ ایک جھٹکے میں اس کے پاس آتے

ہوئے اس کی گردن دبوچ چکی تھی۔ جبکہ خضر کو صاف لگ

رہا تھا کہ اب وہ دوسری سانس نہیں لے سکے گا۔

اس کا دل تیز تیز دھڑک رہا تھا، جبکہ لیلیٰ کے ہاتھ کی گرفت

اس کی گردن پر تیز ہو رہی تھی۔ جس شدت سے وہ اس کی

گردن دبا رہی تھی اسے یقین تھا کہ موت بے حد قریب

ہے، جب نگاہیں بے ساختہ اس کی شرٹ کے کھلے بٹنوں

سے ٹکرائیں، اس کی سانس جیسے سینے میں اٹکنے لگی تھی۔ یہ

لڑکی ہمیشہ اس کے لیے امتحان بن کر سامنے آتی تھی لیکن

آج تو قیامت بن کر آئی تھی۔

خضر احمد آخری سانسیں لے رہا تھا، مگر سامنے کھڑی دنیا کی

سب سے حسین ترین عورت نے اس کے تمام سوئے

ہوئے جذبات کو انگڑائی لے کر بیدار کر دیا تھا۔اب اسے

سمجھ نہیں آرہا تھا کہ پہلے موت کو قبول کرے، یا اس

عورت کو اپنی باہوں میں سمیٹ کر ایک بار پھر زندگی کو جی

لے۔

○○○○○○○

لیلیٰ سوری! منہ سے نکل گیا،"اس نے معذرت کا جھنڈا

لہرانے کی کوشش کی تھی جبکہ گردن پر دباؤ بڑھ رہا تھا۔

"سوری کی ایسی کی تیسی! تمہارے منہ سے ضرورت سے

زیادہ ہی فضول چیزیں نکلتی ہیں خضر احمد! آج تمہارا منہ میں

ہمیشہ کے لیے بند کر دوں گی،" وہ اس کی گردن پر مزید دباؤ

ڈالتے ہوئے مزید اس کی طرف جھکی تھی۔ خضر کے

جذبات میں جیسے تلاطم مچ چکا تھا۔

لیلیٰ! میں قسم کھا کے کہہ رہا ہوں میرا کوئی قصور نہیں ہے"

یار، مجھے معاف کر دو۔ یہ سب کچھ یارم کاظمی کا کیا کرایا

ہے۔ پلیز یار! میری جان مت لو، میں تمہاری بچیوں کا باپ

ہوں۔ اسی بات پر ترس کھا لو،" وہ اپنی نگاہیں اس کے

حسین سراپے سے چراتے ہوئے دہائیاں دے رہا تھا لیکن

اس عورت کو سمجھانا جیسے اس کے بس میں تھا ہی نہیں۔ وہ

مزید اس کے اوپر آتے ہوئے اس کے جذبات کو بھڑکا رہی

تھی۔ پتہ نہیں گلا دبنے سے اس کی جان جاتی یا نہ جاتی، لیکن

خضر کو یقین تھا کہ تھوڑی دیر مزید اگر یہ عورت اس کے

اوپر سے نہ ہٹے تو وہ اس کی قربت کے لیے پاگل ہو جائے گا۔

وہ ہسپتال میں اس طرح کا کوئی رومانٹک سین کری ایٹ

نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن لیلیٰ کو شاید یہ بات وہ سمجھا بھی نہیں

سکتا تھا، اسی لیے معذرت کا جھنڈا زور و شور سے لہرانے کی

کوشش کر رہا تھا۔

تم اتنے اوپر کیوں جارہے ہو؟ سمجھ نہیں آرہا میں تمہیں "

مارنے کی کوشش کررہی ہوں؟ایک جگہ ٹک کر بیٹھے رہو،

تمہاری بار بار گردن اٹھانے کی وجہ سے میرے ناخن ٹوٹے

تو میں تمہاری گردن توڑ دوں گی۔یہ مت سمجھنا تمہارے

مرنے کے بعد تمہیں چھوڑ دوں گی۔اگر تمہاری وجہ سے

میرے فیشن سینس پر کسی بھی طرح کا کوئی نقصان ہوا تو

موت کے بعد بھی موت ملے گی، تمہیں بار بار زندہ کر کے

ماروں گی،" وہ مزید اس کی گردن دباتے ہوئے بولی۔

ٹھیک تبھی اچانک ہی خضر نے اس کے دونوں ہاتھوں کو

اپنے ہاتھوں کی گرفت میں لیا اور ایک جھٹکے سے اس کے

ہاتھوں کو اپنی گردن سے کھولتا اسے اپنے قریب کھینچ گیا

تھا۔

تم ایک پاگل، ایک بے وقوف اور ایک سنکی عورت ہو جس"

نے اس طرح کے حالات میں بھی سامنے والے کا جینا حرام

کر دینا ہے۔ تمہیں خضر احمد اس لیے نہیں دیا گیا کہ اسے

پاگل کر کے مار ڈالو،" وہ ایک جھٹکے میں اسے بیڈ پر پھینکتا،

اس کے دونوں بازوؤں کو اپنے ہاتھوں میں قید کرتے

ہوئے ایک جھٹکے سے اس پر سایہ فگن ہوا تھا۔

اچانک ہونے والی افتاد پر وہ بری طرح سے بوکھلا گئی تھی،

اسے امید نہ تھی کہ خضر اس طرح کی کوئی حرکت کرے

گا۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھ پاتی یا کوئی ایکشن لیتی،

خضر اگلے ہی لمحے اس کے ہونٹوں پر جھکتا اس کے لبوں کو

۔اپنی شدید قید میں لے گیا تھا

وہ دیوانگی سے اس کے لبوں کے ساتھ لپٹا اب اپنی اور اس کی

سانسیں یکجا کرنے لگا تھا۔ انداز انتہائی شدت لیے ہوئے

تھا۔ وہ اپنے لبوں کو اس کے لبوں پر حرکت دیتا اسے سانس

لینے کی بھی مہلت نہیں دے رہا تھا، جبکہ لیلیٰ نے اس کے

سینے پر زور زور سے مکے برسانا شروع کر دیے تھے لیکن

اس کی گرفت بہت سخت تھی، اس کی گردن پر بھی اور

لبوں پر بھی۔

وہ دیوانگی سے اس کے لبوں کو چومتا جیسے اس کی سانسیں

کھینچ رہا تھا۔ لیلیٰ کو اب سچ مچ میں اپنی سانسیں رکتی ہوئی

محسوس ہونے لگی تھیں۔اس نے پوری شدت سے اپنے

ناخن اس کی گردن پر دے مارے تھے لیکن مجال تھی جو

سامنے والے پر رتی برابر بھی اثر ہوا ہو۔وہ اس کے ہاتھوں

کو اپنی گردن سے ہٹاتے ہوئے اس کی انگلیوں کو بری طرح

اپنی انگلیوں میں مسلتا،اس کے لبوں کو آزاد کیے بغیر اپنی اور

اس کی سانسیں ایک کر گیا تھا۔

لیلیٰ اس کی باہوں میں بری طرح سے مچل کر رہ گئی تھی،

لیکن خضر کو جیسے یہ موقع دوبارہ نہیں ملنا تھا۔بے تابی سے

چومتے ہوئے وہ اس کے لبوں کو آزاد کرتا اس کی گردن پر

جھکا تھا جب لیلیٰ نے غصے سے اسے پیچھے ہٹاتے ہوئے پورا

زور لگا کر اپنے بازو چھڑانے کی کوشش کی تھی۔جس میں

ناکام ہوتے ہوئے وہ شیرنی کی طرح پھنکارتی اس کی گردن

پر اپنے دانت گاڑ گئی تھی۔اس طرح کا میٹھا درد جیسے خضر کو

مزید بے قابو کر گیا تھا۔اس کی شیرنی ضرورت سے زیادہ ہی

بپھر چکی تھی۔

اس کے بازو چھوڑتے ہی اس نے اسے ایک جھٹکے سے کھینچ

کر اپنے سینے سے لگایا اور اس کے دونوں بازوؤں کو پیچھے کی

طرف موڑتے ہوئے بالکل اسی کے انداز میں اس کی گردن

پر اپنے دانت گاڑ گیا تھا۔ تھوڑی ہی دیر میں بستر کی حالت

اتھل پتھل ہو چکی تھی۔ان کا رومانس انسانوں والا نہیں بلکہ

جانوروں والا کہنا بہتر رہے گا۔ لیکن اس جانوروں والے

رومانس میں بھی خضر کی بے قراریاں عروج پر تھیں۔ وہ

اسے کھینچ کر ایک دفعہ پھر سے اس کے ہونٹوں کو پوری

شدت سے قید کر چکا تھا جبکہ لیلیٰ سمجھ چکی تھی کہ اس

درندے سے بچنے کے لیے اب اس کے پاس ایک ہی راستہ

ہے۔اس نے پوری شدت سے اپنے دانت اس کے نچلے

لب پر گاڑ دیے تھے۔

اس نے جیسے اپنی تمام تر شدت اس کے ہونٹوں پر صرف

کر دی تھی۔ اس کے نچلے لب کو دانتوں میں دبائے اس نے

جیسے کچل ڈالا تھا کہ نچلے لب سے نکلتا ہوا خون اس کے منہ

میں ایک عجیب سا ذائقہ گھول گیا تھا۔ جب اچانک دروازہ

کھلا، وہ دونوں جیسے ہوش کی دنیا میں واپس آئے

لیکن اس سے پہلے کہ وہ دونوں سیدھے ہوتے، جس رفتار

سے دروازہ کھلا تھا اسی رفتار میں بند ہوا تھا اور وہ تینوں ہی

کمرے سے باہر نکل گئے تھے۔لیلیٰ کی سانس سینے میں ہی

اٹک چکی تھی، جبکہ پیچھے کو ہٹتے ہوئے خضر نے اپنے نچلے

لب سے نکلتے خون کو صاف کیا تھا۔

"انہوں نے زیادہ کچھ نہیں دیکھا، یہی کہنا کہ ہم لڑ رہے

تھے اور تم نے میرے ہونٹ پر مکہ مار دیا، اس بات پر یقین

کر لیں گے۔ اگر کہو گی کہ تم مجھے کس کر رہی تھی تو یقین مانو

وہ آنکھوں دیکھا بھی قبول نہیں کریں گے،"خضر نے جیسے

بہت پوائنٹ کی بات کی تھی، جب لیلیٰ نے سچ مچ میں پوری

شدت سے مکہ اس کے ہونٹوں پر دے مارا تھا۔

○○○○○○○

راہداری پوری طرح سے صاف دیکھ کر ان لوگوں کو یقین

ہو گیا تھا کہ وہ گارڈ جو تھوڑی دیر پہلے ہی یہاں کھڑا تھا، وہاں

نہیں ہے۔ وہ تینوں ہی وی آئی پی کمرے کے بالکل سامنے

والے کمرے سے باہر جھانک رہے تھے۔ راستہ بالکل

صاف تھا لیکن لیلیٰ کہاں تھی؟ شاید خضر کے پاس؟ نہیں،

۔اتنی جلدی وہ وہاں نہیں جا سکتی تھی

مگر وہ لیلیٰ کے آنے کا انتظار نہیں کر سکتے تھے۔انہیں جلد

سے جلد خضر تک پہنچنا تھا اور پانچویں ڈیجیٹ کے بارے میں

بات کرنی تھی۔یارم سے ملنے کا یہ ایک موقع وہ ہاتھ سے

جانے نہیں دے سکتے تھے۔اسی لیے وہ تیزی سے اس

کمرے سے نکلتے وی آئی پی کمرے کا دروازہ کھولتے ہوئے

اندر داخل ہوئے ہی تھے کہ سامنے کا نظارہ دیکھ کر ایک بھی

لمحہ ضائع کیے بغیر دروازہ بند کر کے باہر نکل گئے تھے۔ وہ

تینوں ایک دفعہ پھر سے سامنے والے کمرے میں گھسے

ہوئے تھے۔

"شاید ہم نے جو دیکھا ہے ویسا کچھ نہیں تھا۔ آئی تھنک ہمیں

کوئی غلط فہمی ہوئی ہے،" سب سے پہلے شارف بولا تھا

کیونکہ وہ یقین ہی نہیں کر سکتا تھا کہ اتنا سب کچھ ہونے کے

بعد بھی لیلیٰ واپس خضر کے پاس جا سکتی ہے۔ پاس جانا الگ

بات تھی، لیکن اتنے پاس جانا؟ نہیں نہیں، انہیں کوئی غلط

فہمی ہوئی تھی۔ اور شاید یہ غلط فہمی صرف شارف کو ہوئی

تھی، اس نے ایک نظر صارم کو دیکھتے ہوئے سوچا تھا جو خود

۔ بھی شاید اسی کشمکش میں تھا کہ یہ غلط فہمی تھی یا حقیقت

کیا میری آنکھوں نے جو کچھ دیکھا ہے تمہاری آنکھوں "

نے بھی وہی دیکھا ہے؟" اس نے بے یقینی سے شارف کی

طرف دیکھتے ہوئے سوال کیا تھا، جس نے آہستہ سے ہاں

میں سر ہلایا۔ جبکہ صارم نے تو معصومہ کی طرف دیکھا ہی

نہیں تھا۔ لیکن شارف نے ایک نظر اسے دیکھا تھا

"ہمیں وہیں رکنا چاہیے تھا، ہمیں غلط فہمی ہوئی ہے۔ ہمیں

اس طرح دروازہ بند کرکے نہیں آنا چاہیے تھا۔ میں مان ہی

نہیں سکتی کہ لیلیٰ اس طرح خضر سر کے پاس جا سکتی ہے۔

پیار محبت کچھ بھی ہو لیکن جو خضر سر نے کیا ہے وہ بھلا یا

نہیں جا سکتا۔ لیلیٰ انہیں جان سے مار سکتی ہے لیکن ان کے

اتنے پاس نہیں جا سکتی، "معصومہ نے یقین سے کہا تھا

ہمیں وہیں رکنا چاہیے تھا، "صارم نے بھی معصومہ کی"

بات کی تصدیق کی تھی، جس پر شارف نے طنزیہ انداز میں

۔ گردن ہاں میں ہلائی تھی

ہاں بالکل! ہمیں پوری فلم دیکھ کر آنا چاہیے تھا۔ یار حد"

کرتے ہو تم لوگ! اتنی بڑی بات نہیں۔ جب کہ ہمیں پتہ

چل چکا ہے کہ سب کچھ یارم اور خضر کی پلاننگ تھی تو ہو

سکتا ہے خضر ہی لیلیٰ کے ساتھ فری ہو گیا ہو، "شارف نے

کہا

اتنی خضر کی اوقات کہ وہ لیلیٰ کے ساتھ فری ہو جائے؟"

لیلیٰ اس کا منہ نہ توڑ دے؟ بیٹا جب تک لیلیٰ کی مرضی نہ ہو

تب تک کچھ نہیں ہو سکتا، "صارم نے طنز جیسے اس کے منہ

پر دے مارا تھا۔

"مطلب آپ کہنا کیا چاہتے ہیں صارم؟ کہ لیلیٰ خود ہی خضر کے پاس گئی ہے؟"

"نہیں نہیں ایسا نہیں ہو سکتا، ہمیں غلط فہمی ہوئی ہے۔ وہ ہر گز خضر کو کس نہیں کر رہی تھی، ہماری آنکھوں نے غلط دیکھا ہے،" وہ فوراً نفی میں سر ہلاتے ہوئے بولی تھی۔ جبکہ صارم اس کی اس قدر کھلی گفتگو پر نگاہیں ادھر ادھر گھمانے لگا تھا۔ وہی شارف نے اسے گھورا تھا

کیا ہے؟ گھور کیوں رہے ہو؟ وہ دونوں صرف کس ہی کر"

رہے ہیں، اتنی بڑی بات نہیں ہے۔ اس بات پر کیا بچوں کی

جان لو گے؟ ہو سکتا ہے خضر سر ہی آپے سے باہر ہو گئے

ہوں،" معصومہ نے لیلیٰ کو بالکل بری الذمہ کیا تھا۔

جبکہ ان تینوں نے ہی دیکھا تھا کہ جو کچھ بھی ہو رہا تھا وہ لیلیٰ

کی طرف سے ہو رہا تھا، خضر کی طرف سے نہیں؛ وہ بے

چارہ تو بے حال سا بستر پر پڑا تھا، وہی اس کے اوپر چڑھی ہوئی

تھی۔ وہ اس بات سے انکار ہی نہیں کر سکتے تھے کہ جو منظر

وہ دیکھ کر آئے تھے وہ پوری طرح سے لیلیٰ کو ہی گناہگار

ثابت کر رہا تھا نہ کہ خضر کو۔ خضر تو کسی معصوم بلی کی طرح

اپنا آپ بچا رہا تھا۔

"اگر تم لوگوں کی تبصرہ میٹنگ کمپلیٹ ہو گئی ہو تو آجاؤ، اس

سے پہلے کہ وہ گارڈ واپس آجائے، "لیلیٰ نے غصے سے ان کی

طرف دیکھ کر دروازہ بجایا تھا

نہیں، ہماری تبصرہ میٹنگ تو اوور ہو جائے گی، تمہاری"

رومانٹک میٹنگ میں کوئی خلل نہ پڑ جائے اس لیے یہاں

کھڑے ہیں،"شارف نے بھی جیسے بھگو کر جوتا اس کے منہ

پر دے مارا تھا۔

وہ میرے ساتھ فری ہو رہا تھا،"اس نے غصے سے پیر پٹختے"

اپنی صفائی دی تھی۔

لیلیٰ! ہمارے پاس آنکھیں ہیں، ہم خود اپنی آنکھوں سے "

دیکھ سکتے ہیں۔اور کوئی تمہارے ساتھ فری ہو جائے اور تم

اس کا منہ نہ توڑو، ایسا ممکن ہی نہیں،" صارم نے بھی اس

کے قریب سے گزرتے ہوئے شاید بھیگا ہوا جوتا ہی مارنے

کی کوشش کی تھی، جبکہ معصومہ کو اس نے پہلے ہی گھور کر

خاموش کر دیا تھا۔

کم آن یار! میں تو تمہارے حق میں ہی بول رہی تھی،" وہ"

معصومیت سے اسے دیکھتی اس کے قریب سے گزرتی

سامنے والے کمرے میں گھس گئی تھی جہاں خضر آرام سے

۔بیڈ پر لیٹا ہوا تھا اور بیڈ کی حالت بھی اب قدرے بہتر تھی

○○○○○○○○○

تم لوگوں کے پرسنل مومنٹ ڈسٹرب کرنے کے لیے"

ریلی سوری،" صارم اس کے پاس آتے ہوئے ہلکا سا مسکرا

کر بولا تھا، جس پر خضر نے ہلکی سی مسکراہٹ پاس کی تھی

۔وہی لیلیٰ نے آنکھیں گھمائی تھیں

میں نے کہا نا ہم ایسا کچھ نہیں کر رہے تھے، کوئی پرسنل"

مومنٹ نہیں چل رہا تھا ہمارے بیچ میں، "لیلیٰ نے اسے گھور

۔کر صحیح کرنا چاہا

لیلیٰ ہم اندھے نہیں ہیں۔ خیر خضر! جیسا کہ تم جانتے ہی"

ہو، تو لمبی چوڑی بات نہیں کرتے۔ یار م کا ڈیجیٹ ہے

تمہارے پاس؟" صارم نے لیلیٰ کو شرمندہ کرتے ہوئے

۔خضر سے سوال کیا تھا

تمہیں نہیں لگتا کہ تمہیں کمرے کا دروازہ بند کرکے اس"

طرح کی بات پوچھنی چاہیے؟" وہ اپنی جیب سے کچھ نکالتے

۔ہوئے بولا تو شارف نے فوراً ہی دروازہ بند کردیا تھا

یہ ہے ڈیجیٹ، پانچواں حصہ۔ویسے مجھے لگا تھا تم لوگ"

معافی مانگو گے،" وہ حصہ ان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہنے

لگا تو ایک دوسرے کو دیکھتے ہوئے وہ جیسے اس کی بات کو ہی

نظر انداز کر گئے تھے۔

"او یار! یہ تو بحیرۂ احمر ہے، سعودیہ میں ہی۔" شارف حصے کو

ملاتے ہی سمجھ گیا تھا کہ یارم نے ان لوگوں کو کہاں بلایا

ہے۔

"ہاں، ہمیں یہیں پر یارم سے ملنا ہوگا اور اب ہمارے پاس

زیادہ وقت نہیں ہے۔ اگر ہم لوگ یارم سے نہیں مل پائے

تو یارم یہاں سے کہیں اور چلا جائے گا۔ ہمیں جلد سے جلد

۔اس جگہ پر پہنچنا ہو گا، "خضرا نہیں دیکھتے ہوئے کہنے لگا تھا

لیکن خضر! تم تو بیمار ہو، تمہاری حالت ہر گز ایسی نہیں ہے"

کہ تم وہاں جا سکو، "شارف کو پہلی دفعہ اس کا احساس ہوا تو

۔خضر کے لبوں پر تلخ مسکراہٹ آئی تھی

تمہیں میری فکر کب سے ہونے لگی؟ شارف یہ یارم کا"

بلاوا ہے، جانا تو پڑے گا ہی۔ ویسے بھی بیگم کے دیے ہوئے

گھاؤ ہیں، انہیں بھرتے وقت لگے گا،" وہ شاید لیلیٰ کو

شرمندہ کرنا چاہتا تھا۔ یہ الگ بات تھی کہ لیلیٰ نے شرمندہ

ہونا سیکھا ہی نہیں تھا۔

"ابھی تو تمہیں زخم دیے ہی نہیں ہیں خضر احمد! تمہارے

ساتھ وہ کروں گی جو قیامت تک یاد رکھو گے۔ بتاؤ آگے کیا

کرنا ہے؟" وہ اسے گھور کر بولی تھی۔

کیا بات ہے! تم لوگ مجھ سے پوچھ رہے ہو کہ تم لوگوں"

کو آگے کیا کرنا ہے؟ حالانکہ تم لوگ تو میری ٹیم کا حصہ بننا

ہی نہیں چاہتے تھے،"خضر کو جیسے موقع مل گیا تھا انہیں

تنگ کرنے کا۔

اگر تم نہیں چاہتے کہ میں تمہارا منہ توڑ دوں تو سیدھے"

طریقے سے بتاؤ آگے ہم نے کیا کرنا ہے؟"لیلیٰ غصے سے

بولی تھی، جبکہ باقی تین اب تک شرمندگی والا سیکشن پورا

نہیں کر پائے تھے، خضر جیسے بھگو بھگو کر مار رہا تھا۔

ہاں، اس وقت تو اس کا مقابلہ صرف لیلیٰ ہی کر سکتی تھی۔

"چلو نکلتے ہیں، ٹائم نہیں ہے ہمارے پاس۔ جلد سے جلد

یارم تک پہنچنا ہوگا۔ اگر یارم سے نہیں ملے تو وہ نکل جائے

گا۔"

وہ انہیں دیکھتے ہوئے کہنے لگا تھا جبکہ شارف سر ہلاتا

دروازے کی طرف بڑھا ہی تھا کہ باہر اس نے راگاو کے

گارڈز کو کھڑے دیکھا۔ لیکن اس دفعہ گارڈ ایک نہیں بلکہ

چار پانچ تھے۔

"شارف مسئلہ بن گیا، باہر تو راگاو کے گارڈ کھڑے ہیں،"

واپس آتے ہوئے انہیں بتانے لگا تھا۔

"ان لوگوں کے ہوتے ہوئے ہم خضر کو یہاں سے ساتھ

لے کر کیسے جائیں گے؟" صارم بھی الجھ کر رہ گیا تھا۔

"کوئی نہ کوئی حل تو نکالنا ہو گا نہ، کچھ تو کرنا ہی ہو گا اور ویسے

بھی یہ خود اپنے لوگوں کو کہہ سکتا ہے کہ اب یہ ٹھیک ہے،

یہ واپس جانا چاہتا ہے،" لیلیٰ جیسے مسئلے کا حل خضر کی طرف

سے ہی چاہتی تھی۔

اس سے پہلے کہ خضر کچھ سوچ پاتا، دروازہ کھول کر اچانک

راگا واندر داخل ہوا۔ایک لمحے کے لیے وہ سب لوگ ہی

خاموش ہو گئے تھے۔

○○○○○○○

خوش آمدید! خوش آمدید! تم سب لوگ یہاں پر کیا کر "

رہے ہو؟ ارے مسز خضر! آپ بھی یہاں پر ہیں؟ لگتا ہے

خضر کو مارنے کی کوئی کسر باقی رہ گئی تھی جو پوری کرنے کے

لیے یہاں تشریف لے آئی ہیں، "اس نے سب سے پہلا

وار لیلیٰ پر ہی کیا تھا۔

لیلیٰ کا دل تو چاہا تھا کہ وہ اس آدمی کا منہ توڑ کر رکھ دے لیکن

شاید یہ منہ توڑنے کا صحیح وقت نہیں تھا، اسی لیے خاموشی

سے اسے گھورتی رہی۔

"راگاو کچھ مت کہو، وہ مجھ سے معافی مانگنے آئی ہے۔ اسے

اپنی غلطی کا احساس ہے، "خضر نے راگاو کی جانب دیکھتے

ہوئے کہا تھا۔اس دوران اس نے لیلیٰ کو دیکھنے کی غلطی نہیں

کی تھی ورنہ وہ آنکھوں ہی آنکھوں میں قتل کرنے کا ہنر

بھی رکھتی تھی۔

"یہ شرمندہ لگ تو نہیں رہی،"خضر کی بات سے امپریس

ہوتے ہوئے اس نے لیلیٰ کی طرف دیکھا تھا جو سینے پہ ہاتھ

باندھے فل ایٹیٹیوڈ کے ساتھ کھڑی تھی۔

مجھے تمہیں کچھ بھی بتانے کی ضرورت نہیں ہے مسٹر!"

میں یہاں اپنے ہسبینڈ کے لیے آئی ہوں تمہارے لیے

نہیں، شارف جاؤ خضر کے ڈسچارج پیپرز تیار کرواؤ۔ میں

خود اپنے شوہر کا خیال رکھ سکتی ہوں،" اس نے خضر والے

بہانے کو ہی کنفرم کیا تھا کیونکہ اس وقت وہ فوراً کوئی اور

بہانہ سوچ نہیں سکتی تھی۔ خضر کے پاس آتے ہوئے اس

نے آہستہ سے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تو خضر نے

ضرورت سے زیادہ فری ہوتے ہوئے اس کی کمر کے گرد

اپنے بازو حائل کرتے اس کے ساتھ اپنا سر لگایا تھا۔ وہ اسے

گھور کر رہ گئی تھی لیکن خضر کو تو سچ مچ میں ہی جیسے موقع مل

چکا تھا لیلیٰ کے قریب رہنے کا۔

"گریٹ! اگر تم دونوں میں سب کچھ ٹھیک ہو رہا ہے تو یہ

بہت اچھی بات ہے۔ لیکن آئی ایم ریلی سوری بھابھی

صاحبہ! خضر فی الحال جا نہیں سکتا، اس کی طبیعت ٹھیک نہیں

ہے۔اور دوسری بات میں آپ پر اتنا یقین نہیں کر سکتا کہ

آپ کے ساتھ خضر کو بھیج دوں۔وہ کیا ہے نہ کہ اس سے

پہلے خضر کی یہ جو حالت ہوئی ہے وہ آپ کی وجہ سے ہی ہوئی

ہے۔آپ نے اسے زہر دے کر مارنے کی کوشش کی،جب

نہیں مرا تو آپ نے ہسپتال میں آکر اسے مارنے کی کوشش

کی۔آپ اعتبار کے لائق نہیں ہیں۔لگتا ہے دبئی کا نیا ڈان

آپ کو پسند نہیں آیا،" راگاوکا تو جیسے سارا دھیان ہی لیلیٰ کی

طرف آگیا تھا اور کسی کو نہ تو دیکھ رہا تھا نہ اہمیت دے رہا تھا

مجھے یقین ہے،" خضر فوراً بولا تھا جبکہ راگاوا سے دیکھ کر رہ

گیا تھا۔

" تمہارا دماغ خراب ہے خضر؟ تم اس لڑکی پہ یقین کیسے کر

سکتے ہو؟ اس نے تمہیں مارنے کی کوشش کی تھی۔ یہ سب

لوگ ہی تمہارے دشمن ہیں، ''اب کی دفعہ راگاو نے سب

۔کی طرف اشارہ کیا تھا

اس کے ہاتھوں مر بھی جاؤں تو بھی کوئی افسوس نہیں۔وہ''

کیا ہے نا میں نے ویسے بھی اسی کے ہاتھوں مرنا ہے۔میں

جتنا بھی بچنے کی کوشش کرلوں، جس طرح تمہارے وہ کیا

کہہ رہے تھے تم؟ ہاں، کنڈلی پر لکھا ہے کہ کوئی گردن پہ

تل والا آدمی تمہیں قتل کرے گا، بالکل اسی طرح میری

کنڈلی میں بھی لکھا ہے کہ ایک خوبصورت حسینہ جو میرے

نکاح میں ہے، میرے قتل کی وجہ بنے گی۔"

اور پھر بھی تم اسی کے ساتھ جانا چاہتے ہو؟" وہ بے یقینی"

سے بولا تھا۔

اگر قتل ہونا ہی نصیب میں لکھا ہے تو پھر بھاگنے سے کیا ہی"

ہو جائے گا؟ اور ویسے بھی اگر قاتل اتنا حسین ہو تو قتل

ہونے میں بھی مزہ آئے گا،" اس کا سارا دھیان ہی لیلیٰ کی

طرف تھا۔اس وقت وہ اچھا خاصا بے شرم بنا ہوا تھا۔

حالانکہ وہ اپنے جذبات کسی کے سامنے اس طرح بیان نہیں

کرتا تھا لیکن آج تو خضر احمد، خضر احمد تھا ہی نہیں بلکہ کوئی

چھچھورا عاشق لگ رہا تھا۔

مجھے میری بیوی کے ساتھ جانا ہے،"اس نے راگاو کو"

دیکھتے ہوئے حکم سنایا تھا۔

"خضر تم سمجھنے کی کوشش نہیں کر رہے، یہ لوگ تمہارے

دوست نہیں ہیں،" اس نے اپنے لفظوں پر زور دیا تھا۔

"راگا وپلیز! ہم پہلے ہی بہت پریشان ہیں، ہمیں رو یام نہیں

مل رہا۔ اس کی ٹینشن ابھی ختم نہیں ہو رہی کہ خضر یہاں

ہسپتال میں پڑا ہے۔ لیلیٰ سے غلطی ہوئی ہے اور اس نے خضر

سے معافی مانگ لی ہے۔ تم ہر چیز کو بہت بڑھا چڑھا کر پیش

کر رہے ہو،" اب کے شارف کو بیچ میں بولنا پڑا تھا۔

"ہاں، کیونکہ اب تم لوگ اس کے دوست نہیں ہو، میں

اس کا دوست ہوں اور میں اس کا بھلا چاہتا ہوں،" اس نے

بتانا ضروری سمجھا تھا۔

"ٹھیک ہے، اگر تم اس کا بھلا چاہتے ہو تو کرو بھلا! ہم چلے

جاتے ہیں یہاں سے۔ میری ہی غلطی ہے جو یہاں آگئی،"

لیلیٰ غصے سے پیر پٹختے ہوئے خضر کے بازو اپنے گرد سے

کھولنے لگی تھی۔

"یار تمہارے ساتھ مسئلہ کیا ہے؟ شادی کے سات سالوں

میں پہلی دفعہ اس نے مجھ سے سوری بولا ہے، بیچ میں ہڈی

بن کر آ گئے ہو! میرے اور میری بیوی کے معاملے میں

بولنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس نے سوری بول دیا میں

نے معاف کر دیا۔ تمہیں نہیں پتا اس نے مجھے سات سالوں

کے بعد سوری بولا ہے۔ اب اس کی دوسری سوری بھی

شاید چھ سات سالوں کے بعد ہی آئے گی،" وہ فوراً بیڈ سے

اٹھتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھا تھا جہاں سے وہ سب

لوگ باہر نکل گئے تھے۔

شاید وہ راگاو کے سامنے مزید تماشہ نہیں کرنا چاہتے تھے

لیکن خضر تو جیسے بالکل پاگل ہی ہو گیا تھا۔ وہ اپنی بیوی کا اس

قدر دیوانہ تھا راگاو کو ہرگز اندازہ نہیں تھا۔ اس کی بیوی نے

اسے جان سے مارنے کی کوشش کی تھی اور پھر بھی وہ اسی

کے پیچھے جارہا تھا۔

وہ دنیا کی آخری عورت نہیں ہے جس کے پیچھے اتنے پاگل

ہو رہے ہو،" وہ دروازہ کھولے بڑی مشکل سے کھڑا تھا۔

"میرے لیے وہ دنیا کی آخری عورت ہے۔ نہ اس سے پہلے

کوئی آئی ہے اور نہ ہی اس کے بعد کوئی میری زندگی میں آ

سکتی ہے۔ خضر احمد کے سارے جذبات صرف اور صرف

امِ لیلیٰ کے لیے ہیں، آئندہ یہ بات مجھے دہرانی نہ پڑے، "وہ

کہتے ہوئے اپنے قدم آگے کی طرف بڑھا تھا۔ وہ لیلیٰ کو پکار

چکا تھا۔

"سوری جان سوری ڈارلنگ! میں آؤں گا تمہارے ساتھ۔

تم راگاو کی باتوں پر زیادہ دھیان مت دو۔ رویام کو ڈھونڈنے

میں بھی میں تم لوگوں کی مدد کروں گا بس تم میرے ساتھ

نارمل ہو جاؤ،" وہ اس کے پیچھے آتے ہوئے راگاو کو سنا رہا تھا

جبکہ راگاو حیران تھا۔

وہ جانتا تھا کہ وہ اپنی بیوی سے محبت کرتا ہے، لیکن وہ اپنی بیوی کا ایسا دیوانہ ہے اس بات کا احساس اسے آج پہلی دفعہ ہی ہو رہا تھا۔ خضر اسے ہمیشہ سے ایک بہت ہی میچور قسم کا انسان لگا تھا، وہ جانتا نہیں تھا کہ وہ بھی پیار محبت جیسے چکروں میں پڑا ہوا ہو گا لیکن یہاں تو کہانی کچھ اور ہی سامنے آ رہی تھی۔ وہ اپنی بیوی کا ایسا دیوانہ تھا کہ اس کے جان لیوا

حملے تک کو اگنور کر گیا تھا۔ راگاو کے لیے یہ بات کافی

پریشان کن تھی۔

اس کی بیوی نے اسے جان سے مارنے کی کوشش کی تھی اور

اس میں کوئی شک نہیں تھا۔ اس نے اسے زہر دیا تھا جو اس

کے پورے جسم میں پھیل چکا تھا۔ اس کے بعد ہسپتال میں

اس پر گولیاں چلائی تھیں، جب گولیاں چلا کر مارنے میں

ناکام ہو گئی تو اس کے سر پر راڈ مار دی تھی۔ اس کا ارادہ ہر

قیمت پر اسے قتل کرنے کا تھا لیکن اس سب کے باوجود بھی

وہ اس کے پیچھے دیوانوں کی طرح جا رہا تھا۔اس طرح کی

۔محبت سے تو وہ توبہ ہی کرتا تھا

میرے ڈسچارج پیپرز تیار کرواؤ ابھی اور اسی وقت! میں"

ان لوگوں کے ساتھ جاؤں گا رویام کو ڈھونڈنے کے لیے۔

ان میں سے کوئی بھی نہیں جانتا کہ رویام کہاں ہے۔رویام

غائب ہے، اللہ نہ کرے اس کے ساتھ کچھ غلط ہو گیا ہو،"وہ

تھوڑی دیر میں واپس آتے ہوئے ڈاکٹر سے کہنے لگا تھا جس

پر راگاو نے صرف کندھے اچکائے تھے۔اس کے علاوہ وہ کر

ہی کیا سکتا تھا جب خضر خود ہی اس لڑکی کے ہاتھوں مرنے کو

تیار تھا۔

"ایک دفعہ پھر سے سوچ لو، وہ تمہارے دوست نہیں ہیں،

وہ تمہیں جان سے مارنا چاہتے ہیں،" نہ جانے کیوں اسے پھر

خضر پر ترس آگیا تھا۔

مجھے کچھ نہیں ہو گا۔ مجھے اپنا گھر بھی بسانا ہے اور رو یام کو"

بھی ڈھونڈنا ہے۔ دبئ پر حکومت ایسے ہی نہیں کر پاؤں گا۔

پلیز میرے ڈسچارج پیپرز تیار کرواؤ مجھے نکلنا ہے،" وہ اسے

۔دیکھتے ہوئے بولا تو راگاو نے ہاں میں سر ہلایا تھا

○○○○○○

میری مانو تو ان کے ساتھ مت جاؤ،" وہ ساری کارروائی"

پوری کرنے کے بعد اس کے پاس آیا تھا جبکہ وہ بے چینی

سے باہر نکلنے کے انتظار میں تھا جہاں وہ چاروں کھڑے اس کا

انتظار کر رہے تھے۔

"میرا جانا بہت ضروری ہے راگاو! تم سمجھنے کی کوشش کرو"

"رویام میرے لیے بہت امپورٹنٹ ہے، وہ میرا نواسہ ہے،"

وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا تو راگاو نے سر سے پیر تک اسے

دیکھا تھا جیسے اس کی بات پہ یقین نہ ہو۔

روح میری بھانجی ہے، میرا مطلب ہے تھی... پتہ نہیں"

تمہیں یہ بات بار بار کیوں بتانی پڑتی ہے،" جس انداز میں وہ

اسے دیکھ رہا تھا، خضر کو بولنا پڑا۔

"ہاں میں جانتا ہوں، تو تم نے فیصلہ کر لیا جانے کا؟ وہ لوگ

اعتبار کے قابل نہیں ہیں، وہ ایک دفعہ تمہیں مارنے کی

کوشش کر چکے ہیں،" راگا نے یاد دلایا۔

یار راگاو بار بار ایک ہی بات کیوں دہرا رہے ہو تم؟ میں"

جانتا ہوں وہ مجھے مارنے کی کوشش کر چکی ہے۔ میری بیوی

ہے وہ، ان سب چیزوں سے پہلے بھی کئی دفعہ مجھے مارنے کی

کوشش کر چکی ہے، میرے لیے یہ نئی بات نہیں تھی،"

اس کا انداز سمجھانے والا تھا۔

اب کی دفعہ راگاو کندھے اچکا گیا تھا، اگر وہ خود ہی موت کے

منہ میں جانا چاہتا تھا تو وہ کیا کر سکتا تھا۔

"ٹھیک ہے تمہاری مرضی ہے، ایک دوست ہونے کے ناطے میرا فرض تھا تمہیں سمجھانا لیکن تم خود ہی مرنا چاہتے ہو تو میں تمہیں کیا کہہ سکتا ہوں،" وہ اس سے کہہ کر وہاں سے واک آؤٹ کر گیا تھا جبکہ خضر آنکھیں گھماتا باہر کی طرف نکلا جہاں وہ لوگ اس کے منتظر تھے۔

○○○○○○

"ارے واہ! تم تو آ گئے، مجھے تو لگا نہیں تھا کہ تمہیں تمہاری

دوسری بیوی سے ذرا فرصت ملے گی۔ لیکن خیر... آخر

تمہاری دوسری بیوی نے تمہیں چھوڑ ہی دیا،" جیسے ہی وہ

باہر نکلا تھا، لیلیٰ نے ترخ کر کہا تھا جس پر خضر اچھلا تھا۔

"استغفر اللہ! دوسری بیوی کہاں سے آ گئی میری؟ میں تو

ایک ہی کے ہاتھوں مر رہا ہوں، میرا مطلب ہے میں تو ایک

ہی پر مر رہا ہوں،" وہ پریشانی سے بولا تھا، وہ ایک ہضم نہیں

کر پا رہا تھا دوسری کا وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔

"اچھا! لیکن راگا کو ضرورت سے زیادہ ہی تمہاری پرواہ

ہے۔ میرا مطلب ہے تمہاری بیوی ہونے کے ناطے مجھے

تمہاری اتنی فکر نہیں تھی جتنی فکر اسے تمہاری کھائے جا

رہی ہے، سو مجھے لگا ہو سکتا ہے مجھے بتائے بغیر تم نے اس

طرح کا کوئی فیصلہ کر لیا ہو،" لیلیٰ نے طنز کیا۔

کم آن لیلیٰ! میں اگر دوسرا فیصلہ کروں گا بھی تو وہ کوئی" عورت ہو گی، ڈیش۔۔۔" وہ ابھی بول ہی رہا تھا جب لیلیٰ نے زوردار مکہ اس کے منہ پر دے مارا تھا۔ وہ اپنی بات مکمل نہیں کر پایا تھا جبکہ اس کے لبوں پر جہاں سے مسکراہٹ ہٹی تھی وہیں صارم اپنی ہنسی چھپاتا گاڑی کی ڈرائیونگ سیٹ سنبھال گیا تھا۔

کوئی دوسری عورت نہیں آئے گی خضر احمد! تم ساری"

زندگی مجھے ہی برداشت کرو گے، میری جگہ پر کسی کو لانے کا

سوچنا تو دور، اگر تم نے اپنی زندگی میں کسی دوسری عورت

کے بارے میں سوچا بھی تو تمہارے دماغ کے اندر جھانک

کر تمہارے سارے خیالات ہی قتل کر ڈالوں گی،" وہ

وارن کر رہی تھی جبکہ خضر اپنی ناک سہلاتا بڑی مشکل سے

ہاں میں سر ہلا گیا تھا۔

"اوکے اب چلیں، یارم ہمارا انتظار کر رہا ہو گا،" صارم کے

لہجے میں ایک عجیب سی خوشی جھلک رہی تھی جسے محسوس کر

کے وہ سب گاڑی میں سوار ہوئے تھے۔

شاید یہ خوشی بیان سے باہر تھی، وہ یارم سے ملنے جا رہے

تھے یہ سوچ ہی جیسے نئی زندگی دے رہی تھی۔

OOOOOOOO

کم سے کم گاڑی تو اچھی سی لے کر آنا چاہیے تھی نہ! اگر"

جانتے تھے کہ ہم یار م سے ملنے کے لیے جا رہے ہیں تو اس

طرح کا کھٹارہ لانے کی ضرورت کیا تھی؟"شارف کا غصے

سے برا حال ہو رہا تھا،ان کی گاڑی بیچ راستے پر رک گئی تھی۔

کم آن یار! مجھے تھوڑی پتہ تھا کہ یہ گاڑی ایسی نکلے گی۔"

مجھے تو سعودیہ کی پولیس نے سب سے بیسٹ گاڑی پرووائڈ

کی تھی، "صارم خود بھی غصے سے گاڑی کے ٹائر کو کک

مارتے ہوئے بولا۔

گائز پلیز! لڑنے کا وقت نہیں ہے، کسی لفٹ کا انتظام کرو،"

ہمیں جلد سے جلد آئی لینڈ پہنچنا ہو گا ورنہ اگر یارم ایک دفعہ

نکل گیا نا تو پھر ہو سکتا ہے ہماری اس کے ساتھ ملاقات

تقریباً دو ڈھائی مہینے کے بعد ہو،" خضر نے سمجھاتے ہوئے

کہا تھا جبکہ وہ چاروں حیرت سے اسے دیکھنے لگے تھے۔

کیا مطلب؟ دو ڈھائی مہینوں کے بعد کیوں؟" لیلیٰ پریشانی"

۔سے سوال کرنے لگی

وہ اپنے ہنی مون پر جا رہا ہے نا،" خضر انہیں دیکھتے ہوئے"

۔بولا تھا جبکہ وہ ایک دوسرے کو دیکھ کر رہ گئے تھے

۔تو دبئی کا کیا ہو گا؟" لیلیٰ نے پریشانی سے سوال کیا تھا"

دبئی کا ڈون تمہارا شوہر ہے لیلیٰ!" خضر نے ہلکے سے"

کندھے اچکائے تھے۔ وہ دوسری دفعہ اس کے منہ پر مکہ

مارنے کی خواہش پوری نہیں کر پائی تھی کیونکہ اس کی ناک

پہلے ہی سو جھی ہوئی تھی۔

"کم آن یار! تم لوگ اتنے ڈھیلے کیوں ہو سمجھ میں نہیں

آتا۔ تم لوگوں کو ابھی یارم کی پلاننگ سمجھ نہیں آئی؟ اسے

روح رو یام کے ساتھ کوالٹی ٹائم سپینڈ کرنا تھا اسی لیے تو ہم

یہ سب کچھ کر رہے ہیں،" وہ مزے سے بولا تھا جبکہ وہ

چاروں اب بھی اسے گھور رہے تھے۔ایک گہری سانس

۔لیتے ہوئے خضر نے آسمان کی طرف دیکھا

اوکے فائن! پورے ورلڈ میں انڈر ورلڈ ختم کرنے کی"

سازش کی جارہی ہے۔مافیا ختم کرنے کی کوشش کی جارہی

تھی،پورا مافیا ورلڈ جڑ سے مٹانے کی کوشش کی جارہی ہے۔

کنگ نام کا ایک آدمی ہے جو مافیا ورلڈ پر حکومت کرنا چاہتا

ہے،ان شارٹ یارم کی جگہ لینا چاہتا ہے۔بہت سارے

چھوٹے موٹے ڈونز اور مافیا گینگز کو ختم کر کے وہ مافیا ورلڈ میں اپنی دہشت چھوڑ رہا تھا۔ پھر اسے احساس ہوا کہ جب تک یارم کاظمی ہے تب تک وہ کچھ نہیں کر سکتا۔ وہ یارم کے اسٹائل میں لوگوں کو ختم کر رہا تھا، جس طرح یہاں یارم کی کہانیاں چل رہی تھیں وہی کہانیاں اب کنگ کے نام کی چلنے لگی ہیں۔"

ایک منٹ! اگر وہ یارم کی جگہ لینا چاہتا ہے تو پھر سارا مافیا"

ختم کیوں کر رہا ہے؟ میرا مطلب ہے اگر اس کا مقصد انڈر

ورلڈ پر حکومت کرنا ہے تو اگر مافیا ختم کر دے گا، انڈر ورلڈ

ختم کر دے گا تو وہ حکومت کس پر کرے گا؟" لیلیٰ حیرانگی

سے پوچھنے لگی۔

"وہ اپنی دہشت پھیلانا چاہتا ہے، فیمس ہونا چاہتا ہے۔ اسے

لگتا ہے یارم کاظمی بیوقوف ہے جو انڈر ورلڈ پر حکومت

کرنے کے باوجود دنیا سے چھپ کر بیٹھا ہوا ہے۔ یارم کا نام سب جانتے ہیں لیکن اس کے چہرے سے کوئی واقفیت حاصل نہیں کر پایا۔ وہ آدمی شہرت چاہتا ہے، وہ دنیا میں اپنی پہچان چاہتا ہے۔ یارم کاظمی کی طرح وہ اپنا ڈر ہر کسی کے دل میں اتارنا چاہتا ہے لیکن یارم کی طرح چھپ کر نہیں بلکہ سامنے آکر۔ اپنی دہشت پھیلانے کے لیے اس نے مافیا گینگز کو ختم کرنا شروع کر دیا، جو اس کے ساتھ نہیں

آنا چاہتا وہ مار اجا رہا ہے۔ کئی ڈون غائب ہو رہے ہیں، انڈر

ورلڈ کے بہت سارے لوگ ایسے غائب ہیں جیسے کبھی تھے

ہی نہیں۔ اس آدمی کا مقصد صرف اور صرف اپنا خوف پیدا

کرنا ہے، جو اس کی بات نہیں مانے گا وہ اسے مار رہا ہے۔

لیکن وہ سمجھ گیا تھا کہ اس کے ڈر سے کہیں زیادہ یہاں یارم

کاظمی کا ڈر ہے، اسی لیے اس نے ہر چیز کو پسِ پشت ڈال کر

سب سے پہلے یارم کو راستے سے ہٹانے کا فیصلہ کیا۔"

اس کا مقصد انڈر ورلڈ میں حکومت کرنا ہے اور انڈر ورلڈ "

میں حکومت کرنے کے لیے یارم کو راستے سے ہٹانا بے حد

ضروری تھا لیکن مسئلہ یہ ہے کہ وہ خود سامنے نہیں آرہا۔

اسے سامنے لانے کے لیے ہمیں یارم کو سامنے سے ہٹانا پڑ

رہا ہے،" وہ اسے دیکھتے ہوئے پوری بات تفصیل سے بتارہا

تھا جبکہ لیلیٰ کو ایسا محسوس ہوا جیسے کوئی ان کا پیچھا کر رہا ہے۔

اچھا چھوڑو ان باتوں کو... تمہیں درد تو نہیں ہو رہا نا؟ میں"

نے سر پہ بہت زور سے مارا تھا،" وہ آہستہ سے اس کے سر پہ

ہاتھ رکھتے ہوئے بولی تو وہ چاروں حیرت سے اسے دیکھنے

لگے تھے جیسے لیلیٰ سے اس طرح کی کسی بات کی امید ہی نہ

تھی۔

کیا ہوا بے بی؟ زیادہ زور سے لگ گیا؟ آئی ایم ریلی سوری،"

تمہیں پتہ ہے نا میں ایسا نہیں کرنا چاہتی تھی، تم حرکتیں

ایسی کرتے ہو کہ پھر مجھے اس طرح غصہ آجاتا ہے،" وہ پیار

سے اس کے ماتھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے بول رہی تھی جب

۔ خضر نے الٹا اس کے سر پہ ہاتھ رکھا

لیلیٰ! تمہیں بخار وغیرہ تو نہیں ہے نہ؟ یہ تھوڑی تھوڑی"

دیر کے بعد تمہیں دورے کیوں پڑ رہے ہیں؟" وہ پریشانی

سے اس سے پوچھنے لگا تھا جس پر لیلیٰ نے آنکھیں گھمائی

۔ تھیں

خضر احمد! مجھے لگ رہا ہے کہ کوئی ہمارا پیچھا کر رہا ہے، ایسا"

لگ رہا ہے کہ جیسے ہم مسلسل کسی کی نظروں کے حصار میں

ہیں، بس اسی لیے... ورنہ تم جانتے ہو کہ اس وقت میرا

"۔ تمہارے منہ لگنے کا بالکل دل نہیں کر رہا

یہ تمہارے ہونٹ پہ زخم کیسے ہوا؟ میں نے تو تھوڑی دیر"

پہلے تمہاری ناک توڑی تھی نہ؟" وہ اس کے ہونٹ پر

موجود چھوٹا سا زخم دیکھتے ہوئے بولی تھی جبکہ شارف،

معصومہ اور صارم نے ایک دوسرے کو دیکھتے نفی میں سر ہلاتے گاڑی ٹھیک کرنے کے لیے ہاتھ پیر مارنا شروع کر دیے تھے۔

"یہ بھی تمہاری ہی کرم نوازی ہے، تمہارے علاوہ میرا کوئی کچھ نہیں اکھاڑ سکتا ڈارلنگ! تم نے ہی ہسپتال میں میرے ساتھ۔۔۔۔۔"

اوہاں ! یاد آگیا مجھے۔ زیادہ معصوم بننے کی ضرورت نہیں"

ہے، تمہاری حرکت کا جواب دیا تھا میں نے،" وہ فوراً پیچھے

ہٹتے ہوئے کہنے لگی۔

"کاش میری اس طرح کی ہر حرکت کا تم اسی طرح سے

جواب دو، میں تو چاہتا ہوں کہ اس طرح کے زخم مجھے

ہوتے ہی رہیں،" وہ کافی خوش لگ رہا تھا۔

"ہمیں، فضول باتیں بند کرو، جلدی سے گاڑی ٹھیک کرو

جلد سے جلد نکلنا ہو گا۔ پتہ نہیں یار م کیسا ہو گا، اتنے وقت

سے اس سے ملے نہیں میری نا حالت عجیب سی ہو رہی

ہے۔"

"وہ"، میں سمجھ سکتا ہوں، بس تھوڑی دیر میں ہم ملیں گے

اس کو دیکھتے ہوئے نرمی سے اس کا ہاتھ تھام کر اسے اپنے

ساتھ لگا گیا تھا۔

مجھ سے زیادہ فری ہونے کی ضرورت نہیں ہے،''وہ غرا''

۔کر بولی تھی

میں تمہیں ایموشنل سپورٹ دینے کی کوشش کر رہا''

۔ہوں،''خضر کا انداز سمجھانے والا تھا

میں نے مانگی تم سے ایموشنل سپورٹ؟ نہیں نا؟ تو پھر''

زیادہ مہان بننے کی ضرورت بھی نہیں ہے، پیچھے ہٹو! خبردار

جو میرے ساتھ فری ہونے کی کوشش کی۔ یہ جو حرکت تم

نے ہسپتال میں کی ہے نا، اس کا حساب میں تم سے بعد میں

لوں گی۔ فی الحال تو تمہارے اور بہت سارے حساب نکلتے

ہیں لیکن یارم سے ملنے سے پہلے میں تمہارے ساتھ کچھ بھی

برا نہیں کرنا چاہتی"۔

وہ احسان کرنے والے انداز میں بولی تھی جبکہ خضر صارم کی

طرف متوجہ ہوا تھا، جس کے ساتھ ایک آدمی کھڑا گاڑی

ٹھیک کر رہا تھا۔ زیادہ وقت نہیں لگا تھا، تقریباً کوئی 15-

20منٹ میں ان کی گاڑی ٹھیک ہو چکی تھی اور گاڑی ٹھیک

ہوتے ہی ان کا سفر شروع ہو گیا۔

ابھی تقریباً دو گھنٹے کا سفر باقی تھا، انہیں ڈر تھا کہ کہیں ان

کے وہاں پہنچنے سے پہلے یارم چلا نہ جائے۔ ورنہ شاید یہ

ملاقات کبھی مکمل ہی نہ ہوتی۔ ایک بات تو طے تھی، جب

تک یارم اپنے پلان میں پوری طرح کامیاب نہ ہو جائے وہ

ہر گز ان لوگوں سے ملنے نہیں آنے والا تھا۔ یعنی یارم سے

ملنے کا بس یہی ایک موقع تھا جو وہ کھونا نہیں چاہتے تھے۔

○○○○○○○○

راگا وخاموشی سے کمرے میں داخل ہوا تھا، اندھیرے

کمرے میں آتے ہوئے اسے عجیب سا خوف محسوس ہو رہا

تھا۔ اندر کوئی میوزک بج رہا تھا، پیانو کی آواز پورے ہال میں

گونج رہی تھی اور پورا کا پورا ہال اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔

آؤ راگاو! اتنی دیر لگادی آنے میں؟ میں کب سے"

تمہارے آنے کا انتظار کر رہا تھا،" وہ دروازے کی طرف

دیکھے بغیر بولا، پیانو پر اس کی انگلیاں تیزی سے چل رہی

تھیں جبکہ راگاو نے گہرا سانس لیتے ہوئے اس کی طرف

قدم بڑھائے تھے اور تھوڑے فاصلے پہ جا کر رک گیا۔

"کنگ ! مجھے کچھ گڑبڑ لگ رہی ہے، کچھ ہے جس سے ہم

انجان ہیں، کچھ ایسا ہے جو ہماری سمجھ سے باہر ہے۔ مجھے لگ

رہا ہے جیسے ہم نے کوئی غلطی کی ہے۔"

"اتنا سب کچھ ہو جانے کے باوجود بھی وہ خضر ان لوگوں

کے ساتھ چلا گیا، حالانکہ کرنا تو اسے ایسا چاہیے تھا کہ ان کی

شکل بھی کبھی نہ دیکھتا۔ لیکن سمجھ نہیں آیا یہ اس طرح سے

کیوں چلا گیا حالانکہ وہ لوگ اسے جان سے مارنا چاہتے ہیں۔

وہ اس کے دوست نہیں بلکہ دشمن تھے پھر بھی خضر ان کے

"۔ساتھ جانے کو تیار ہو گیا

وہ بے حد آہستہ آواز میں بات کر رہا تھا، تیز لہجہ کنگ کو پسند

نہیں تھا اس کے ہاتھ اب بھی پیانو پر تیزی سے چل رہے

۔تھے

کنگ! مجھے لگ رہا ہے کہ ہم نے خضر پر یقین کر کے غلطی"

کی ہے، کچھ ایسا ہے جو خضر ہم سے چھپا رہا ہے۔جب وہ جانتا

ہے کہ وہ لوگ اسے مارنا چاہتے ہیں، اسے بار بار مارنے کی

کوشش کرتے ہیں پھر بھی وہ ان کے ساتھ چلا گیا۔ وہ لڑکی

اس کی بیوی ہے لیکن وہ لڑکی یارم کا سب سے اہم مہرہ بھی

تھی۔ وہ لڑکی جان دے سکتی ہے لیکن یارم کاظمی کے

خلاف نہیں جاسکتی۔ یہ جانتے ہوئے بھی خضر اس پر اعتبار کر

رہا ہے؟ وہ لڑکی اسے زہر دے کر مارنے کی کوشش کر چکی

ہے، وہاں ہسپتال میں بھی وہ اسے جان سے مار ڈالتی اگر

پولیس وہاں نہ آتی تو... مجھے سمجھ نہیں آرہا خضران لوگوں پر

اعتبار کیسے کر سکتا ہے؟" وہ بولے جارہا تھا جبکہ کنگ پیانو پر

ہاتھ چلاتا بڑی مہارت سے اسے بجارہا تھا۔

خوبصورت میوزک کی دھن پورے ہال میں گونج رہی

تھی۔ Spotlight صرف اور صرف اسی کو فوکس

کیے ہوئے تھی۔اسے پسند تھا پورا فوکس خود پر ہونا۔وہ اس

کی باتوں کو بہت غور سے سن رہا تھا لیکن جواب دینے کے

بجائے اس وقت وہ اپنا پسندیدہ کام کرنے میں مصروف تھا۔

"وہ میوزک بجاتے اتنا نہیں سوچتے، اتنا نہیں سوچتے"

ہوئے بالکل اسی انداز میں بولا تھا۔اس کے انداز میں ذرا

برابر چینج نہ آیا تھا، نہ میوزک بجتے ہوئے اس کی انگلیاں

رک رہی تھیں اور نہ ہی اس کا فوکس میوزک سے ہٹ رہا

تھا۔

مجھے خضر پر شک ہو رہا ہے کنگ!" وہ جیسے اب باقاعدہ اپنا"

۔شک بیان کر گیا تھا، کنگ کی انگلیاں پیانو پر رک گئی تھیں

کنگ کا رکنا راگاؤ کو بھی پریشان کر گیا تھا۔ وہ بہت زور سے

قہقہہ لگاتے ہوئے ہنسا تو اس کی آواز پورے ہال میں گونجنے

۔لگی تھی

راگاؤ! تمہیں اب تک صرف خضر پر شک ہو رہا ہے؟"

صرف شک؟ اور یہاں مجھے دیکھو میں دوبارہ سے یارم

کاظمی کو موت کی نیند سلانے کی پلاننگ کر رہا ہوں،" وہ

پیانو بجاتے ہوئے ایک دفعہ پھر سے اپنے کام کی طرف

متوجہ ہو گیا تھا جبکہ یارم کا نام سنتے ہی راگاو کے بائیں جانب

دل تیزی سے دھڑکا تھا۔

"یہ... یارم کاظمی؟" اس کے لہجے کی لڑکھڑاہٹ پر اس

کے ہاتھ پیانو پر رکے تھے۔ اس نے تیکھی نظروں سے پلٹ

کر اسے دیکھا تھا۔ اس کے چہرے پر ہمیشہ کی طرح نقاب

تھا۔ شیر کی مشابہت رکھنے والا وہ چہرہ اسے ہمیشہ خوف میں مبتلا کر دیتا تھا۔ آج تک اس نے کنگ کی شکل نہیں دیکھی تھی۔ وہ سیاہ لباس پہنتا تھا اور لباس کے اوپر اس کے چہرے پر ہمیشہ ایک نقاب تھا، شیر کا نقاب۔ وہ خود کو جنگل کا راجہ کہتا تھا، وہ خود کو انڈر ورلڈ کا کنگ کہتا تھا۔ اس کے مطابق ۔ شیر ہر چیز کا بادشاہ ہے، وہ خود کو شیر کہتا تھا

ارے! تم تو یارم کاظمی کے نام پر کانپنے لگے۔ بہت جلد وہ"

تمہارے سامنے ہو گا تب تمہاری کیا حالت ہو گی؟" وہ ایک

نظر اسے دیکھتا اپنی کرسی گھماتے ہوئے پوری طرح اس کی

طرف متوجہ تھا۔

یارم کاظمی تو مر گیا نا؟" اس نے جیسے ہمت جمع کرتے"

ہوئے یہ الفاظ کہے تھے۔ ایک دفعہ پھر سے کنگ کا قہقہ اسے

خوف میں مبتلا کر گیا تھا۔

اوہ ہوراگاو! تم بچے ہو، سچ میں بچے ہو۔ تمہیں کیا لگا تنی"

جلدی انڈرورلڈ کا ڈون ختم ہو جائے گا اور سب کچھ ہمارے

مطابق ہو جائے گا؟ نہیں راگاو نہیں! وہ 15 سال سے

یہاں حکومت کر رہا ہے، 15 سال سے وہ انڈرورلڈ کو اپنی

انگلیوں پر نچا رہا ہے۔ تمہیں لگتا ہے وہ اتنی جلدی ختم ہو

جائے گا؟ اتنی جلدی۔۔۔؟؟" اس کا انداز سوالیہ تھا لیکن

سوال کے بیچ میں جیسے وہ خود اسے جواب بھی دے رہا تھا کہ

یارم کاظمی زندہ ہے۔

"میں نے خود اسے اپنے ہاتھوں سے مارا ہے کنگ! خود اپنے

ہاتھوں سے اس نے اپنے آپ کو ختم کیا ہے۔اس کی بیوی

میرے پاس تھی،اس کی بیوی کی گردن میں میں نے چاقو

مارا تھا،وہ مر گئی تھی! ہاں مجھے یاد ہے وہ مر گئی تھی۔یارم

کاظمی وہاں میرے سامنے خود کو ختم کر رہا تھا،وہ مر گیا تھا

کنگ!"راگاو سوچنا تک نہیں چاہتا تھا کہ یارم زندہ ہے جبکہ

اس کے لب و لہجے میں لڑکھڑاہٹ کنگ محسوس کر چکا تھا۔

فکر مت کرو! تم اس کے ہاتھوں نہیں مرو گے، ریلیکس"

ہو جاؤ،" وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا تھا جبکہ راگاو کے ہاتھ

کانپنے لگے تھے۔ اگر کنگ نے کہہ دیا تھا کہ یارم کاظمی زندہ

تھا تو مطلب وہ زندہ تھا۔ لیکن کیسے؟ کیسے ممکن تھا؟ ایسا

ممکن ہی نہیں تھا، اس نے یارم کو مار ڈالا تھا، یارم مر چکا تھا،

تو پھر وہ واپس کیسے آ سکتا تھا؟ بس یہ ایک سوال اسے پریشان

کر گیا تھا۔

○○○○○○○○

کنگ کے کمرے سے باہر نکل کر بھی اسے جیسے سکون نہیں

تھا، بس ایک ہی بات دماغ میں گونج رہی تھی کہ یارم کاظمی

زندہ ہے۔

یہ بات کنگ کو کیسے پتہ چلی تھی ؟اس نے جاننے کی کوشش

نہیں کی تھی، فی الحال اس کی ذہنی اذیت کے لیے بس یہی

الفاظ کافی تھے کہ وہ زندہ ہے۔وہ کیسے زندہ بچا تھا؟کس نے

بچایا تھا اسے ؟وہ کچھ نہیں جانتا تھا بس یہ پتہ تھا کہ وہ زندہ

ہے۔وہ سب لوگ کسی خاص جگہ جا رہے تھے تو کیا وہ لوگ

یارم سے ملنے جا رہے تھے ؟

وہ کنگ کے کمرے سے باہر نکلتے ہوئے یہی سب کچھ سوچ رہا تھا، اس وقت اس کے ذہن میں سوائے یارم کے اور کچھ بھی نہیں تھا۔ یارم کاظمی کیسے زندہ بچ گیا تھا آخر کیسے؟ اس کی دکھتی رگ اس کے ہاتھوں میں تھی تو کیسے بچ گیا تھا وہ؟ اس نے اس کی بیوی مار ڈالی تھی، ہاں اس نے اس کی سب سے بڑی کمزوری، اس کی بیوی کو مار ڈالا تھا

اس نے سن رکھا تھا کہ یارم کاظمی کی سب سے بڑی کمزوری

اس کی محبت ہے، اس کی بیوی ہے، اگر وہ لڑکی مر گئی تو یارم

کاظمی بھی زندہ نہیں بچے گا۔ تو اگر اس نے اس کی بیوی مار

ڈالی تھی تو یارم کاظمی کیسے زندہ تھا؟ یہ سوال اسے الجھائے

ہوئے تھے۔

خضر نے مجھے دھوکہ دیا ہے، خضر نے میرے ساتھ"

غداری کی ہے، یہ سب کچھ اسی کا کیا کرایا ہے۔ یہ اس کی

پلاننگ ہو گی، خضر اور یارم نے مل کر ہمیں بیو قوف بنایا

ہے۔ میں نے اس پر یقین کیا تھا اور اس نے میرے ساتھ کیا

کیا؟ میں نے اسے دبئ کا ڈون بنایا اور اس نے میرے ہی پیٹھ

پیچھے، میرے ہی خلاف اتنی بڑی سازش رچی۔"

"خضر! تم نے جو میرے ساتھ کیا ہے اس سے بہت زیادہ

خراب اب تمہارے ساتھ ہونے والا ہے۔ میں تمہیں جان

سے مار ڈالوں گا! تم نے میرے ساتھ غداری کی ہے۔

تمہیں یہ دھوکہ ساری زندگی یاد رہے گا، ساری زندگی تم

سکون کی سانس نہیں لو گے، ایک دفعہ تو میرے ہاتھوں

یارم کاظمی بچ گیا لیکن اب کی دفعہ نہیں بچے گا۔ میں جان

سے مار ڈالوں گا تم لوگوں کو! تم لوگوں کی پلاننگ میں

کامیاب نہیں ہونے دوں گا۔ وہ دنیا سے چھپ کر بیٹھا ہے،

اب چھپا ہی رہے گا، میں ختم کر دوں گا اسے۔"

وہ جلدی سے لیپ ٹاپ آن کرتا خضر کی لوکیشن ٹریس

کرنے لگا تھا۔اس نے خضر کے پیچھے اپنے لوگ بھی لگائے

ہوئے تھے۔ خضر تک پہنچنا اس کے لیے ناممکن نہیں تھا۔

موبائل ٹریس کرتے ہوئے اسے تھوڑی ہی دیر میں اس کی

لوکیشن مل گئی تھی۔ خضر کا فون خضر کے پاس نہیں تھا بلکہ

وہ لیلیٰ کے پاس تھا، یہ بات وہ بہت اچھے طریقے سے جانتا

تھا۔

میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا خضر! اور اس دفعہ تم"

سب مروگے، کسی ایک کو بھی زندہ نہیں چھوڑوں گا میں۔

میں آرہاہوں تم لوگوں کی موت بن کر،" وہ غصے سے پاگل

ہوتے ہوئے بولا تھا۔

اس نے اپنے گارڈز کو فون کرتے ہوئے انہیں الرٹ رہنے

کے لیے کہا تھا۔ وہ اس دفعہ یہ قصہ ہی تمام کردینا چاہتا تھا۔

اس نے سوچ لیا تھا کسی ایک کو بھی زندہ نہیں چھوڑے گا۔

یارم کا بیٹا غائب نہیں ہوا تھا بلکہ یارم کے بیٹے کو غائب کیا گیا

تھا، یہ سب کچھ ان کی پلاننگ تھی اور وہ یہ سمجھتا رہا کہ خضر

اس کا ساتھ دے رہا ہے صرف اس لیے کیونکہ وہ اسے دبئی

کا ڈون بنا رہا تھا۔

وہ آگے بھی خضر پہ یقین کر سکتا تھا لیکن خضر نے جو کچھ کیا

تھا اس کے بعد وہ یقین کے قابل نہیں رہا تھا۔ وہ جلدی سے

وہاں سے نکلنے لگا تھا جب اسے پیانو کی آواز تیز ہوتی محسوس

ہوئی۔ اس کے قدم ایک لمحے کے لیے رکے تھے

پیانو بجانا کنگ کا پسندیدہ کام تھا۔ وہ دنیا سے چھپا ہوا تھا، کسی

کے سامنے نہیں آتا تھا لیکن پھر بھی وہ شہرت چاہتا تھا۔ یارم

کے نام کی شہرت اسے چاہیے تھی، یارم کے نام کا خوف

اسے چاہیے تھی، یارم کی حکومت اسے چاہیے تھی، اسے

یارم کی جگہ چاہیے تھی۔ اسے ہر وہ چیز چاہیے تھی جو یارم کی

تھی۔اور سچ تو یہ تھا کہ راگاو کو بھی ہر وہ جگہ چاہیے تھی جو

یارم کی تھی۔

لیکن شاید ایسا ممکن نہیں تھا کیونکہ کنگ کے ہوتے ہوئے

یارم کی جگہ راگاو کو کبھی نہیں مل سکتی تھی، کبھی بھی نہیں

مل سکتی تھی۔وہ جانتا تھا کنگ کوئی عام انسان نہیں تھا۔وہ

کنگ کے خلاف کچھ سوچ ہی نہیں سکتا تھا،وہ خضر نہیں تھا

جو پیٹھ پیچھے اتنی بڑی پلاننگ کر سکتا۔وہ جانتا تھا کنگ کے

آگے وہ کچھ نہیں ہے بلکہ کنگ کے آگے تو پورا انڈر ورلڈ مافیا

بھی کچھ نہیں تھا۔ صرف یارم کاظمی تھا جسے وہ ختم کر دینا

چاہتے تھے۔

ان کی زندگی کی رکاوٹ بس یارم کاظمی ہی تھا۔ اگر یارم

کاظمی راستے سے ہٹ جاتا تو شاید کوئی مسئلہ رہتا ہی نہیں۔

اور وہ اس مسئلے کو ختم کرنا چاہتے تھے۔ وہ یارم کی حکومت،

یارم کی سلطنت ختم کرنا چاہتے تھے بلکہ وہ کر چکے تھے لیکن

ایک دفعہ پھر سے یارم کاظمی کی پلاننگ ان پر بھاری پڑ گئی

تھی۔وہ کہاں تھا کہاں نہیں،وہ نہیں جانتا تھا لیکن اس نے

سوچ لیا تھا اس دفعہ وہ یارم کاظمی کو زندہ واپس نہیں آنے

دینے والا تھا۔انڈرورلڈ سے اس نام کو ختم کر دینا چاہتا تھا،

اس نام کی دہشت ختم کرنا چاہتا تھا،ڈیول کا نام ونشان مٹا دینا

چاہتا تھا۔اور یہی کرنے کے لیے وہ نکل پڑا تھا۔اب تو یا یارم

کاظمی نے رہنا تھا یا راگاو نے، دونوں میں سے کسی ایک نے تو

۔ مٹنا ہی تھا۔ اور اس کا پورا ارادہ یارم کو ختم کرنے کا تھا

○○○○○○○○

وہ لوگ فائنلی اس جزیرہ نما جگہ پر پہنچ چکے تھے۔ اس جگہ

کے چاروں طرف بڑے بڑے درخت لگے ہوئے تھے

جبکہ سینٹر میں میدان نما جگہ خالی تھی جہاں کچھ لوگ اپنے

۔ کھیلوں میں مصروف تھے ہر طرف پانی ہی پانی تھا

انہیں اس آئی لینڈ پر آنے کے لیے سمندری کشتی کا استعمال

کرنا پڑا تھا ۔

پتہ نہیں یارم نے انہیں اس جگہ پر کیوں بلایا تھا یہ کافی آباد

جزیرات تھا کافی سارے لوگ یہاں اپنی سیر و تفریح میں

مصروف تھے۔ جس جگہ کی تصویر ان سارے ڈیجٹ کی مدد

سے بنی تھی وہ اس وقت وہیں پر موجود تھے جہاں وہ ریڈ کلر

کا ڈاٹ تھا جو ان ساری تصویروں کو آپس میں جوڑ رہا تھا ریڈ

کلر کا وہ نشان اصل میں کسی گراؤنڈ کا نشان تھا۔اور وہ سب

لوگ اس وقت اسی گراؤنڈ میں یارم کا انتظار کر رہے تھے

ویسے تو وہ وقت رہتے وہاں پہنچ آئے تھے لیکن یارم کا اب

تک یہاں کوئی نام و نشان نہیں تھا ۔

یارم اب تک کیوں نہیں آیا ہم کسی غلط جگہ تو نہیں پہنچ گئے

یارم تو کبھی انتظار نہیں کرواتا تھا۔وہ ہر طرف نگاہیں گھما

رہے تھے۔جب یارم دور دور تک کہیں نہیں تھا ۔

وہ وقت سے پہلے کیوں آئے گا جب اس نے پہلے ہی بتا دیا

ہے کہ ایک بج کے 55 منٹ پر ہم نے یہاں آنا ہے تو وہ

اپنے وقت پر ہی آئے گا لیلیٰ ہم یہاں تین منٹ جلدی پہنچے

ہیں خضر نے اسے دیکھتے ہوئے گھڑی کی طرف اشارہ کیا تھا

جس پر لیلیٰ نے فوراً ہی اپنی کلائی میں بندھی گھڑی کو دیکھا

جس پر ایک پچپن ہونے میں تین منٹ باقی تھے یہ تین

منٹ بھی کسی قیامت سے کم نہ تھے۔

وہ لوگ امید چھوڑ چکے تھے کہ کبھی اب یارم سے دوبارہ

سامنا ہوگا وہ تو سوچتی تھی کہ قیامت کے دن ہی اب شاید وہ

یارم کو دیکھ سکے کہ ہاں یہ حقیقت تھی کہ وہ یارم کی موت

کو قبول کر چکی تھی اب صرف تین منٹ کے فاصلے پر وہ اس

سے دور تھا یہ بات اسے کافی بے قرار کیے ہوئے تھی جبکہ

شارف کا بھی کچھ ایسا ہی حال تھا یہ تین منٹ بھی تین

صدیوں سے کم نہیں لگ رہے تھے ۔

اور ادھر جو صارم اس کی قبر پر روز جا کر پھول چڑھاتا تھا

۔ یارم کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھنے کے لیے اتنا بے قرار

تھا کہ حد نہیں، بے قرار تو معصومہ بھی تھی لیکن اس یقین

کے ساتھ کہ کہیں نہ کہیں سے یہ یارم کبھی نہ کبھی واپس آ

جائے گا بے شک اس نے اپنی آنکھوں کے سامنے اس کی

قبر دیکھی تھی لیکن پھر بھی وہ آج تک اس بات پہ یقین

نہیں کر پائی تھی کہ یارم کسی کے ہاتھوں مر سکتا ہے اسے

یقین تھا کہیں نہ کہیں سے وہ لوٹ آئے گا اور وہ لوٹ آیا تھا

۔

ان کی نگاہیں سامنے کی طرف بندھی ہوئی تھی جہاں سے

ایک کالی جیپ آتی نظر آئی تھی ان کے لبوں پر آہستہ آہستہ

مسکراہٹ کھیلنے لگی تھی دور سے ہی وہ پہچان چکے تھے کہ وہ

گاڑی یارم کی ہے اس کے گاڑی چلانے کا بھی ایک اپنا ہی

انداز تھا وہ پہچانا جا سکتا تھا یا وہ لوگ اتنے عرصے سے اس کے

ساتھ تھے کہ اس کے قدموں کی آہٹ بھی پہچان جاتے

تھے گاڑی ان کے سامنے آکر رکی تو سب سے پہلے خضر ہی

آگے بڑھا تھا ۔

گاڑی سے نکلتے ہوئے اس نے اپنا کالا چشمہ اتار کر اندر کی

طرف پھینکتے ہوئے خضر کو اپنے ساتھ لگایا تھا ۔

ٹھیک ہو تم یہ کیا حالت بنا کے رکھی ہوئی ہے تم نے وہ اس

کے سر پہ بندھی پٹی کو دیکھتا پریشانی سے بولا تھا جبکہ خضر نے

مسکرا کر نفی میں سر ہلایا۔

ارے ٹھیک ہوں میں یار کچھ نہیں ہوا یہ لوگ رونے والے

ہو گئے ہیں پہلے ان سے مل لو باقی باتیں ہم بعد میں کریں

گے اس نے اس کا دھیان باقی سب کی طرف دلایا تھا جو

خاموشی سے کھڑے تھے ایسا شاید پہلی دفعہ ہی ہو رہا تھا کہ

کوئی بھی یارم کی طرف تھوڑا سا بڑھنے کی ہمت نہیں کر پا رہا

تھا وہ سب بے یقینی سے اسے دیکھ رہے تھے ۔

نہیں ان سب سے تو میں مل ہی لوں گا لیکن تمہاری حالت

اتنی خراب کیوں ہے تم تو کہہ رہے تھے سب ٹھیک ہے لیلیٰ

نے ہلکی پھلکی مرمت کی ہے تمہاری یہاں تو تمہاری حالت

زیادہ خراب لگ رہی ہے یہ سر پر تو اچھا خاصا زخم ہے

تمہارے، مسز لیلیٰ میں جانتا ہوں تمہاری عقل کام کرنا چھوڑ

دیتی ہے لیکن پھر بھی تم اسے مارنے کی کوشش کروگی

مطلب جان سے مارنے کی کوشش کروگی یہ جانتے ہوئے

بھی کہ اس کی الرجی کتنی سٹرانگ ہے تم نے اس کو مشروم

کھلایا یارم بے یقینی سے اس کے پاس آتا سوال کررہا تھا وہ تو

پہلے آتے ہی حساب لینے پہ آگیا تھا نہ ان سے مل رہا تھا نہ ہی

ان سے ان کی حالت پوچھ رہا تھا آتے ہی گولہ باری شروع

کردی تھی اس نے جبکہ وہ بے یقینی سے اسے دیکھ رہے تھے

جیسے اب تک یقین ہی نہ کر پائے ہوں کہ وہ ان کے سامنے

کھڑا ہے ۔

مجھے گھور کیا رہی ہو تم سے بات کر رہا ہوں میں لیلیٰ تمہارا

دماغ کام کرتا ہے یا نہیں کرنا کیا چاہتی تھی مارنا چاہتی تھی

جان سے اسے ایٹ لیسٹ اس بات کا تو خیال کرتی کہ وہ

تمہاری بیٹیوں کا باپ ہے تم کیا کرنے جا رہی تھی تم اپنی

بیٹیوں سے ان کے باپ کو چھیننے کی کوشش کر رہی تھی وہ

اسے دیکھتے ہوئے بولا تھا جبکہ لیلیٰ اس کی باتوں پر دھیان

دیے بغیر ہی اچانک ہی پھوٹ پھوٹ کر روتی اس کے سینے

سے لگ گئی تھی ۔

رونے کے لیے نہیں کہہ رہا ہوں میں لیلیٰ میں تم سے ایک

سوال پوچھ رہا ہوں مجھے اس کا جواب دو یہ رونا دھونا تم بعد

میں بھی کر سکتی ہو کہیں جا نہیں رہا ہوں میں یہیں پر ہوں وہ

سختی سے بولا تھا جبکہ اس کے سوال کو نظرانداز کرتی وہ تڑپتی

اس کے سینے پر سر رکھے روئے جا رہی تھی یارم نے گہری

سانس لیتے ہوئے خضر کی طرف دیکھا تھا جو سر جھکائے

مسکرانے میں مصروف تھا جبکہ تھوڑے فاصلے پر شارف

بھی اپنے چہرے کو آنسوؤں سے تر کر چکا تھا اسے دیکھتے ہی

یارم نے گہری سانس لیتے ہوئے اپنا دوسرا بازو پھیلایا تھا

جس پر وہ فوراً ہی آگے بڑھتا اس کے سینے سے لگ گیا ۔

اب وہ دونوں اس کے سینے سے لگے بری طرح سے رونے

میں مصروف تھے ان کے رونے کی آواز اسے بری طرح

سے ڈسٹرب کر رہی تھی جبکہ معصومہ تھوڑے فاصلے پر

کھڑی آنسو صاف کر رہی تھی صارم کا بھی حال کچھ ایسا ہی

تھا اس نے صارم کو سخت نگاہوں سے گھورا تو وہ ہلکا سا مسکرا

دیا تھا ۔

دو بچوں کے باپ ہو کر روتے اچھے نہیں لگو گے تم اس نے

صارم کو گھور کر خاموش کروایا تھا جس پر ہاں میں سر ہلاتے

اس نے اپنی انگلی سے اپنے آنسو صاف کیے تھے جبکہ اس کی

بات پر معصومہ ہنس پڑی تھی ۔

ہو گیا تم لوگوں کا رونا دھونا ختم لیلیٰ ذرا فاصلے پر ہوئی تو

شارف نے ہاں میں سر ہلایا تھا جبکہ ان دونوں کو چھوڑ کر وہ

صارم اور معصومہ کی طرف آیا تھا صارم کے ساتھ بغلگیر

ہوتے ہوئے اس نے معصومہ کو اپنے ساتھ لگایا ۔

اس پوری ٹیم میں صرف تم ہی ایک کام کی انسان ہو مجھے لگتا

ہے مجھے خضر کو اپنے پلان میں شامل کرنے کے بجائے

تمہیں کرنا چاہیے تھا یقین مانو یہ پلان جیسے میں چاہتا تھا بالکل

ویسے ہی حل ہوتا لیکن میں غلط تھا ۔

میں اب تک گروپ کی سب سے زیادہ انٹیلیجنٹ گرل لیلٰی

کو سمجھتا تھا اور سب سے بڑا پلان میکر خضر کو لیکن مجھے

احساس ہوا ہے کہ اس پلان میں مجھے تمہیں شامل کرنا

چاہیے تھا وہ معصومہ کو اپنے ساتھ لگائے بولا۔

جب کہ جہاں خضر نے شرمندگی سے سر جھکایا تھا وہی لیلٰی

بھی کافی شرمندہ لگ رہی تھی باقی شارف کو خود ہی پتہ تھا

کہ وہ یارم کے کسی بڑے پلان کا حصہ نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ

بہت زیادہ ایموشنل تھا چھوٹی سے چھوٹی بات پر اس کا رونا

دھونا شروع ہو جاتا تھا شاید وہ کسی مضبوط پلان کے لیے تھا

ہی نہیں،

وہ ہر چیز برداشت کر سکتا تھا ہر پلین کو کامیاب بنا سکتا تھا

لیکن جب بات یارم پر آجائے تو وہ بالکل زیرو ہو جاتا تھا اور

ان سب چیزوں میں شاید شارف کو شامل نہ کرنے کی وجہ

یہی تھی کہ یارم کے معاملے میں وہ کمزور تھا۔

یہ کیسی پلاننگ تھی جس میں ہمیں ہی شامل نہیں کیا گیا میرا

مطلب ہے اگر ایسا کوئی گیم تم لوگ کھیلنے والے تھے تو کم

سے کم ہمیں بتا تو دیتے مجھے خضر نے سب کچھ بتایا ہے لیکن

پھر بھی تم جانتے ہو ہم اتنا بڑا نقصان قبول نہیں کر سکتے لیلیٰ

نے اب کی دفعہ شرمندگی ایک طرف رکھتے ہوئے اس سے

کہنا چاہا تھا ۔

یقین کرو اگر تم لوگ اتنی بڑی بے وقوفی نہیں کرتے تو میں

تم لوگوں سے کچھ بھی نہیں چھپاتا لیکن اس چیز کے دوران

مجھے یہ تو پتہ چل گیا ہے کہ میری ٹیم ماشاءاللہ کتنی قابل ہے

یعنی۔

آگے تم لوگ میرے کسی پلان میں حصے دار بننا پسند نہیں

کروگے میں اپنے آپ کو اس ٹیم کے بل بوتے پر انڈر ورلڈ کا

کنگ سمجھتا تھا تم لوگوں کی بدولت وہ ان کی طرف اشارہ

کرتے ہوئے سر جھکاتا نفی میں سر ہلا گیا تھا جیسے اپنی بات پر

خود ہی شرمندگی محسوس کر رہا ہو وہ چاروں ایک دوسرے

کو دیکھ کے سر جھکا گئے تھے اس دفعہ خضر بھی شامل تھا

۔ کیونکہ جیسا وہ چاہتا تھا ویسا کچھ بھی نہیں ہوا تھا

یار ہم قبول نہیں کر پا رہے تھے تمہاری موت کو لیلیٰ نے

۔ جیسے بہت بڑا ریزن دیا تھا

لیلیٰ میں نے تم سے کیا کہا تھا یارم کاظمی اپنی موت پر شک کر

سکتا ہے لیکن خضر پر نہیں اور تم نے کیا کیا، میں تمہیں اس

پلان سے کئی دن پہلے سے ہی باخبر کر رہا تھا کہ میرے لیے

خضر کیا ہے میں تو تمہیں ہر دوسرے تیسرے دن خضر کی

اہمیت جتاتا تھا ۔

میں تمہیں بتاتا تھا کہ وہ میرے لیے کتنا اہم ہے میری ہر چیز

میں اس کا کتنا حصہ ہے میں تمہیں ہر چیز سے آگاہ کرتا تھا

اٹھتے بیٹھتے میں تمہیں بتاتا تھا کہ خضر میرے لیے کیا ہے

کیوں بتاتا تھا کیا تم نہیں جانتی خضر میرے لیے کیا ہے کیا

تمہیں اس کی اہمیت کا اندازہ نہیں تھا بولو جب جب میں نے

خضر کو ڈانٹ کر باہر نکالا کیا میں نے تمہیں نہیں بتایا تھا کہ

خضر میرے لیے کتنا اہم ہے وہ اسے گھورتے ہوئے سوال

کرنے لگا تھا جبکہ لیلیٰ سر جھکا گئی تھی ہاں یہ حقیقت تھی یارم

بار بار اسے بتاتا رہا تھا جب جب اس نے خضر کو بد تمیزی کر

کے کمرے سے باہر نکالا جب خضر نے اس سے ڈانٹ کھائی

یارم نے اسے الگ کر کے بتایا تھا کہ وہ اس کے لیے کتنا

خاص ہے ۔

شاید یہی وجہ تھی کہ یارم کے ڈیتھ پلان سے پہلے خضر کی بار

بار ہونے والی انسلٹ پر لیلیٰ زیادہ غور نہیں کر سکی تھی وہ ہر

دفعہ ان چیزوں کو نظر انداز کر دیتی تھی کیونکہ اس کے بعد

یارم ہر دفعہ ہی اسے بتاتا تھا کہ خضر اس کے لیے کتنا اہم ہے

ایسا کبھی نہیں ہوا تھا کہ اس نے لیلیٰ سے خضر کی اہمیت شیئر

۔نہ کی ہو

۔۔۔۔؟ وہ سب کچھ تو ٹھیک ہے یارم لیکن

لیکن کیا لیلیٰ لیکن کیا اتنا سب کچھ ہونے کے بعد بھی مجھے

تمہیں الگ سے بتانے کی ضرورت تھی کہ میں کچھ پلان کر

رہا ہوں۔ تم لوگ اتنے بے وقوف ہو کہ مجھے بتائے بغیر تم

خضر کا پیچھا کر رہے تھے خضر کیا کرتا ہے کہاں آتا جاتا ہے

کس سے ملتا ہے تم ہر چیز میں خضر پر نظر رکھے ہوئے تھے

رائٹ وہ اسے گھور کر بولا تو لیلیٰ نے ہاں میں سر ہلایا تھا

حقیقت ہی تو تھی وہ ہر چیز میں خضر پر نظر رکھے ہوئے تھی

خضر کی ایک ایک بات پر وہ غور کر رہی تھی اور شارف کو

بھی اس نے اپنے ساتھ شامل کیا ہوا تھا کچھ حد تک معصومہ

کو بھی اس نے بتادیا تھا کہ خضر کچھ پلاننگ کر رہا ہے اگر اس

نے نہیں بتایا تھا تو یارم کو کہ یہ سوچ کر کہ اس کا دوست

اسے دھوکہ دے رہا ہے یارم کو برا محسوس ہو گا ۔

یارم ہم خضر کے بدلے ہوئے انداز نوٹ کر رہے تھے وہ ہر

وقت تمہارے بارے میں کچھ نہ کچھ الٹا سیدھا بولتا رہتا تھا

اور کہتا تھا کہ دبئی کا ڈان تو وہ بھی بن سکتا ہے ہر چیز کو وہ بھی

کنڑول کر سکتا ہے اس نے کئی دفعہ یہ بات کہی تھی اور پھر

اس کی آئے دن آنے والی فون کالز پر بھی میری نظر تھی وہ

کسی سے بات کرتا تھا اور کہتا تھا کہ وہ یارم کو دھوکہ نہیں

دے گا لیکن ایک جگہ آکر خضر نے کہا کہ وہ بادشاہ بنے گا

دبئی کا کنگ بنے گا وہ دبئی میں یارم کی جگہ لے گا ۔

مجھے یہ لگا تھا کہ تم برا محسوس کرو گے یہ سوچ کے کہ تمہارا

بچپن کا دوست جو در حقیقت تمہارے نیٹ ورک کی ریڑھ

کی ہڈی ہے وہ تمہیں دھوکہ دے رہا ہے تو تم بہت ٹوٹ جاؤ

گے تمہیں تکلیف ہو گی تمہیں اس تکلیف سے بچانے کے

لیے میں نے خود ان سب چیزوں کو سمجھنے کی کوشش کی

لیکن میں نہیں جانتی تھی کہ یہ سب تمہاری اور خضر کی

پلاننگ ہے اگر تم لوگ بتادیتے تو ۔۔۔۔۔"

تو جو کچھ ہم چاہتے تھے وہ کبھی نہیں ہوتا لیلیٰ اگر میں تم

لوگوں سے کچھ چھپا رہا ہوں تم لوگوں کو کسی چیز میں شامل

نہیں کر رہا تو مطلب صاف ہے کہ وہ پلان تم لوگوں کا ہے

ہی نہیں اس چیز سے تم لوگوں کو کوئی سروکار ہونا ہی نہیں

چاہیے لیکن نہیں تم لوگوں نے تو اسی چیز میں گھسنا ہوتا ہے

اپنی غلطیوں کو قبول کرو نہ کہ دوسروں پر ڈالو خضر نے جو کیا

میرے کہنے پر کیا لیکن تم لوگوں نے جو کیا اپنی مرضی سے

اپنی من مانی سے کیا ۔

اور تم لوگ اس قابل ہی نہیں ہو کہ تمہیں میں اپنے کسی

پلان کا حصہ بنا سکوں پہلے میں نے سوچا تھا صارم کو ان سب

چیزوں میں شامل کر لیتا ہوں لیکن پھر مجھے خیال آیا کہ بے

شک وہ ایک اچھا پولیس والا ہے لیکن ایک کمزور باپ اور

ایک کمزور شوہر ہے ۔

اگر بات اس کے بیوی بچوں پر آئی تو وہ کمزور پڑ جائے گا جیسے

وہ ہمیشہ کمزور پڑ جاتا ہے اس کی کمزوری سے ہر کوئی واقف

ہے۔اسی لیے میں نے صارم کو ان سب چیزوں میں شامل

نہیں کیا اور تم لوگوں کو شامل نہیں کیا اس بات پر تو الگ

سے مجھے نفل ادا کرنے پڑیں گے کہ اللہ پاک نے مجھے تم

لوگوں کی جہالت سے بچالیا ۔

اب آپ سب کے لیے کلیپنگ کرنے کے لیے بہت بڑے

ایونٹ کا انتظام کیا جائے یا آپ کو یہیں پہ اپریشیٹ کر دیا

جائے وہ پلٹ کر اسے دیکھنے لگا تو خضر جوان سب کو ڈانٹ

پڑنے پر خوش ہو رہا تھا اب ذرا سیدھا ہو کر کھڑا ہو گیا یعنی کہ

بخشش اس کی بھی نہیں ہونی تھی ۔

یارم دیکھو توان لوگوں نے میری کیا حالت کر دی ابھی دو

مہینے نہیں ہوئے اور مرنے والا ہو گیا ہوں میں تم جانتے

تک نہیں ہو میں نے کیا کیا برداشت کیا ہے خضر نے مسکین

شکل بنائی تھی جس پر یارم نے اسے گھور کر دیکھا تو وہ فوراً سر

جھکا گیا تھا ۔

اور شارف تم اس نے اب کی دفعہ شارف کی طرف دیکھا

جس کی آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو تھے یارم نے ایک

سرد سانس اندر کی طرف کھینچتے ہوئے اسے گھورا تھا پھر

آگے بڑھتے ہوئے اسے اس کے بازو سے پکڑتے سامنے

والے بینچ کی طرف لے کر گیا ۔

شارف میرے بچے میں زندہ ہوں لیکن پھر بھی تو مجھے رونا

چاہتا ہے تو یہاں بیٹھ کے اچھے سے رو لے پھر ہم بات

کرتے ہیں جس بارے میں کر رہے ہیں ویسے بھی تیرا رونا تو

زیادہ ضروری ہے نا تو آرام سے سارے آنسو ختم کر لے ۔

وہ اسے گھورتے ہوئے زبردستی بینچ پر بٹھانے لگا تھا جبکہ وہ

آنکھوں میں شکوہ لیے اسے دیکھتا اگلے ہی لمحے اس کا ہاتھ

جھٹکتے ہوئے اس کے سینے سے لگ گیا تھا۔اب کی دفعہ اس

کے آنسو دھارے کے روپ اختیار کر چکے تھے۔

یار م تم ہمارے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہو دیکھو ہماری کیا

حالت ہو گئی ہے ایک تمہارے نہ ہونے سے ہم لوگ کتنے

کمزور کتنے بے بس ہیں اندازہ لگا سکتے ہو تم۔ تم مر گئے جانتے

ہو یہ سوچ کتنی بھیانک ہے یہ سوچ ہی ہماری جان لینے کے

لیے کافی ہے یارم کیا تم نہیں جانتے تم ہمارے لیے کیا ہو وہ

بری طرح سے روتے ہوئے اسے بتانے لگا تھا جبکہ یارم جو

یہاں صرف اور صرف ان لوگوں کو آئینہ دکھانے اور ان

لوگوں کی اچھی خاصی عزت افزائی کرنے آیا تھا خود بھی

گہری سانس بھر کر رہ گیا وہ شارف کے لیے ہی نہیں بلکہ

باقی سب کے لیے بھی کیا اہمیت رکھتا تھا وہ بہت اچھے سے

جانتا تھا شاید اس دفعہ کچھ زیادہ ہی ہو گیا تھا ان کے ساتھ وہ

زندگی کے اس موڑ کے لیے ہر گز تیار نہ تھے آج یارم کو

اندازہ ہو گیا تھا کہ اس کے بنا وہ لوگ کچھ بھی نہیں ہیں ان

لوگوں کو زندگی جینا سکھانے کے لیے یارم کا ہونا بہت

ضروری تھا بہت زیادہ ضروری تھا یارم کے بنا شاید ان کے

لیے یہ زندگی بہت مشکل ہونے والی تھی شارف کو اپنے

ساتھ لگائے وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ وہ اب اسے ڈانٹے یا

چپ کروائے ۔

بس کرو شارف اور کتنا روگے زندہ ہوں میں یار اتنا تو میرے

مرنے پر نہیں روئے تھے جتنا مجھے زندہ دیکھ کر رو رہے ہو وہ

اس کے پاس بیٹھتے ہوئے کہنے لگا تھا جبکہ شارف کے آنسو

تھے جو ختم ہونے میں نہیں آ رہے تھے اسے دیکھ کر جہاں

لیلیٰ نے بھی پھر سے رونا شروع کر دیا وہاں معصومہ بھی اب

حوصلہ ہارنے لگی تھی ۔

میں جانتا ہوں میں تم لوگوں کے لیے کتنا اہم ہوں بتانے کی

ضرورت نہیں ہے اور نہ ہی یہ رونے دھونے کی ضرورت

ہے اب اگر میں نے تجھے روتے ہوئے دیکھا نا تو بہت پٹے گا

میرے ہاتھ سے اسے کسی طرح سے چپ ہوتے نہ دیکھ کر

اب کی دفعہ یارم نے ذرا سختی سے اسے ڈانٹا تھا جس پر وہ اور

بھی زیادہ رونے لگا یارم سر پر ہاتھ مار کر رہ گیا تھا ۔

تو پیار کے قابل ہی نہیں ہے، صاف کر اپنی شکل ورنہ میں

بھول جاؤں گا کہ تو دو مہینے کے بعد مجھ سے مل رہا ہے۔ وہ

اس کی گردن کو ہلکے سے دبوچتے ہوئے بولا تھا جس پر وہ

روئی روئی آنکھیں صاف کرتا، ہلکا سا مسکرا دیا تھا ۔

مار لو یار جتنا مارنا چاہتے ہو مار لو لیکن آئندہ ہمارے ساتھ اس

طرح کا گیم مت کھیلنا ہم نہیں برداشت کر سکتے یارم نہیں

رہ سکتے تمہارے بغیر۔۔۔۔"شاید تمہاری روح تم سے

بہت محبت کرتی ہو گی لیکن جتنی محبت ہم کرتے ہیں نا اتنی

روح بھی نہیں کر سکتی وہ اسے دیکھتے ہوئے کچھ زیادہ جذباتی

انداز میں بولا تھا اس کی دفعہ یارم کے ڈمپل ہلکے سے نمایاں

ہوئے تھے ۔

میری بیوی کے پیار کا مقابلہ کرے گا تو وہ اسے ہلکا سا گھور کر

بولا تو شارف کھل کر ہنسا تھا۔

مقابلہ نہیں کر رہا سچ بتا رہا ہوں ہم تم سے بہت پیار کرتے

ہیں یار م اس نے یقین دلانے والے انداز میں کہا تھا۔

اچھا بس کر دے مجنوں کی اولاد اگلی دفعہ غائب ہوتے ہوئے

تجھے ساتھ لے کر جاؤں گا اب رونا دھونا بند کر، بات بات پر

بیٹھ کر رونا مت شروع کر دیا کر تجھے تو بندہ ٹھیک سے ڈانٹ

بھی نہیں سکتا ۔

وہ اس کے قریب سے اٹھتے ہوئے واپس ان کے سامنے آ کر

رکا تو وہ سب الرٹ ہوئے تھے ۔

آگے کیا کرنا ہے یار م خضر نے اسے دیکھتے ہوئے سوال کیا

تھا ۔

باقی کیا کرنا ہے وہ سب کچھ بعد میں دیکھا جائے گا پہلے مجھے

ذرا لیلیٰ سے حساب کتاب کرنا ہے میرے دوست پر گولی

کیوں چلائی تم نے اسے زہر دے کر مارنے کی کوشش کیوں

کی اس کے سر پر یہ زخم کیوں ہے مجھے ہر سوال کا جواب

چاہیے وہ اسے گھورتے ہوئے بولا تو لیلیٰ ساری توپوں کا رخ

اپنی طرف دیکھ کر پریشان ہوئی تھی۔

وہ خضر کے ساتھ کیا کچھ نہ کر جاتی تھی آج تک یارم کبھی

بھی ان دونوں کے بیچ میں نہیں بولا تھا اسے امید نہ تھی کہ

وہ اس طرح کا کوئی بھی سوال کرے گا جبکہ اسے اتنے

سیریس انداز میں لیلیٰ سے سوال جواب کرتے دیکھ اب کی

طرف خضر بھی پریشان ہوا تھا یارم یہ معاملہ اگنور کرنے کو

تیار نہیں تھا ۔

"یارم مجھے لگا اس نے تمہیں ۔۔۔۔

تمہیں کیا لگا کیا نہیں اس چیز سے مجھے کوئی مطلب نہیں ہے

لیلیٰ مجھے بس اس سوال کا جواب دو کہ تم نے خضر کو مارنے کی

کوشش کیوں کی تم جانتی تھی نہ کہ خضر کو مشروم سے الرجی

ہے اور یہ الرجی اس کی سانس بند کر سکتی ہے اسے مار سکتی

ہے وہ موت سے صرف کچھ انچ کے فاصلے پر تھا وہ اسے

گھورتے ہوئے کہنے لگا تو لیلیٰ نے سر جھکا یا تھا۔ جس پر اگلے

ہی لمحے وہ اس کے قریب آتا اس کا چہرہ ٹھوڑی سے پکڑ کر

اونچا کر چکا تھا ۔

ڈیول کی ٹیم اتنی کمزور نہیں ہے کہ وہ ڈیول کی آنکھوں میں

آنکھیں ڈال کر جواب نہ دے سکے مجھے جواب چاہیے لیلیٰ

کیوں خضر کو جان سے مارنے کی کوشش کی تم نے ۔۔۔ "

اس نے مجھ سے جھوٹ بولا اس نے مجھے دھوکے میں رکھا وہ

جذباتی ہونے لگی تھی ۔

اس نے تم سے جھوٹ بولا اس نے تمہیں دھوکے میں رکھا

یہ بات تمہیں بعد میں پتہ چلی تھی پہلے تم نے اس کو مارنے

کی کوشش کی اس کو زبردستی سوپ پلایا شارف نہیں جانتا

تھا کہ وہ سوپ کتنا خطرناک ہے وہ نہیں جانتا تھا کہ اس سے

خضر کی سانس رک سکتی ہے لیکن تم جانتی تھی۔ وہ اب کی

دفعہ بہت غصے سے بولا تھا جبکہ اس نے ایک نظر شارف کو

دیکھا تھا شارف کو اندازہ تھا کہ خضر کو الرجی ہے اسے یہی لگا

تھا زیادہ سے زیادہ اسے خارش سٹارٹ ہو جائے گی یا پھر

ممکن تھا کہ جسم پر ہلکی پھلکی الرجی ہو جاتی اسے ہر گز اندازہ

نہیں تھا کہ مشروم خضر کے لیے جان لیوا حد تک خطرناک

ہے ورنہ شاید وہ کبھی بھی اس کام میں لیلیٰ کا ساتھ نہ دیتا۔

تم جانتی تھی کہ خضر کی جان جا سکتی ہے تم اس کی بیوی ہو

اس کی رگ رگ سے واقف ہو سب کچھ جانتی ہو اس

بارے میں تو تم نے یہ قدم اٹھانے کے بارے میں کیسے

سوچ لیا کیا لگا تھا کہ خضران سب چیزوں کے بعد زندہ بچ

جائے گا ۔۔۔"

وہ اسے دیکھتے ہوئے سوال کر رہا تھا اس کی نیلی آنکھوں میں

آج بلا کا غصہ تھا اور وہ سارا غصہ صرف اور صرف لیلیٰ کے

لیے تھا اتنا وہاں کھڑا ہر انسان سمجھ چکا تھا ۔

ہاں میں نے اسے جان سے مارنے کی کوشش کی مجھے غصہ تھا

کہ اس نے تمہیں مار ڈالا مجھے غصہ تھا اس نے تمہیں دھوکہ

دیار و یام غائب ہو گیا تھا اس کا کہیں کوئی پتا نہیں لگ رہا تھا وہ

ہمارے پاس تمہاری آخری نشانی تھا اس پر کوئی رسک لے

نہیں سکتی تھی میں اسی لیے خضر کو جان سے مارنے کی

کوشش کی اور شاید مار بھی دیتی اگر حقیقت میرے سامنے

نہ کھلتی تو، اب کی دفعہ لیلیٰ جیسے کھل کر سامنے آگئی تھی اگر

یارم سچ سننا چاہتا تھا تو سچ تو یہی تھا کہ اس نے خضر کو اسی لیے

جان سے مارنے کی کوشش کی تھی تاکہ وہ یارم کا بدلہ لے

سکے ۔

تمہیں پتہ ہے میرے نیٹ ورک کا کوئی پاسورڈ نہیں ہے وہ

اسے گھورتے ہوئے بولا تو اب لیلیٰ کی نگاہیں پوری طرح

جھک گئی تھیں ۔ بہت عرصہ تو نہیں گزرا تھا بس کچھ سال

پہلے ہی یارم نے کہا تھا وہ اپنے نیٹ ورک سے ہر طرح کا

لاکر ہٹادے گا تاکہ اسے سوائے لیلیٰ کے اور کوئی نہ کھول

سکے۔

یار م اس وقت اتنی زیادہ ٹینشن تھی اتنی زیادہ پریشانی تھی کہ

مجھے خیال ہی نہیں آیا کہ اس لاکر کو صرف میں کھول سکتی

ہوں۔وہ جیسے بے بسی کی انتہا پر تھی۔

لیکن سب کے باوجود بھی تمہیں خضر کو مارنے کا خیال آگیا

اس کی جان لینے کا خیال آگیا تمہیں یہ یاد آگیا کہ اسے کس

چیز سے الرجی ہے کون سی چیز اسے موت کے منہ تک پہنچا

سکتی ہے وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے غصے سے غرایا تھا ۔

ہاں کیونکہ اس وقت میرے دماغ میں بدلہ چل رہا تھا اور

کچھ بھی نہیں اور ویسے بھی میں نے خضر سے معافی مانگ لی

ہے اس سے پوچھ لو اب کہ یارم کا غصہ کم ہوتے نہ پا کر لیلیٰ

نے خضر کو بیچ میں گھسیٹا تھا ۔

ہیں معافی کب مانگی تم نے خضر تو جیسے جھٹکا کھا کر سیدھا ہوا

تھا ۔

معافی کب مانگی تم نے ؟"خضر کو جیسے جھٹکا لگا تھا جس پر"

لیلیٰ نے گھور کر اسے دیکھا تھا ۔

مانگی تھی میں نے معافی !"اس نے اس کے بازو پر زور"

سے اپنے ناخن مارتے ہوئے اسے اشارہ کیا تھا کہ وہ اس کا

ساتھ دے ۔

تم اسے دوبارہ ہرٹ کر رہی ہو لیلیٰ اور اب میں یہ"

۔ برداشت نہیں کروں گا" یارم غصے سے بولا تھا

نہیں یارم وہ مجھے ہرٹ نہیں کر رہی بس یاد کروا رہی ہے"

ہاں مجھے یاد آیا اس نے مجھ سے سوری بولا تھا بلکہ اس نے پیر

۔ "پکڑ کر مجھ سے معافی مانگی تھی

او پلیز! میں نے پیر پکڑ کر نہیں مانگی تھی بس دور دور سے"

۔ معافی مانگی تھی سچ بتاؤ خضر" اس نے گھور کر کہا

ہاں اس نے معافی مانگی تھی "اب خضر نے جان چھڑانے

والے انداز میں بات ختم کرنی چاہی تو یارم کو خود کو گھورتے

ہوئے پایا۔

"اس نے معافی مانگی ہے یارم اور میں نے معاف کر دیا اب

بیوی ہے میری، میری بچیوں کی ماں ہے میں کب تک

ناراض رہ سکتا ہوں "اس کا انداز سمجھانے والا تھا ۔

اس نے معافی مانگی اور تم نے معاف کر دیا؟ اتنا ہی آسان"

ہے نہ یہ سب کچھ ! میں معاف نہیں کر رہا اسے، تم نے

میرے دوست کو جان سے مارنے کی کوشش کی لیلیٰ اور

میرے لیے یہ بات معمولی نہیں ہے تمہیں ایک دفعہ خیال

نہیں آیا کہ وہ تمہارا شوہر ہے تمہاری بچیوں کا باپ ہے وہ

ہمارے لیے کتنا اہم ہے؟ کیا یہ ایک معمولی سی بات ہے

جسے تم لوگ میرے سامنے ختم کرنے کی کوشش کر رہے

ہو؟"اس کے لہجے میں سختی تھی مطلب صاف تھا کہ وہ لیلیٰ

کو آسانی سے معاف کرنے کو تیار نہیں تھا اور ویسے بھی یہ

کوئی معمولی بات تو نہ تھی جسے اگنور کیا جا سکتا، لیلیٰ اب کی

دفعہ سر جھکا گئی تھی سچ تھا اس نے خضر کو جان سے مارنے کی

کوشش کی تھی ۔

"یارم اگر مجھے اندازہ ہوتا کہ یہ سب کچھ تمہاری پلاننگ ہے

تو ۔۔۔"

تو بھی لیلیٰ تم خضر کو مارنے کی کوشش کی مجھے یقین نہیں آتا"

ایسا بھی کیا ہو گیا تھا کہ تم نے اپنی زندگی کو نظر انداز کر دیا تم

نے یہ بات نظر انداز کر دی کہ وہ کوئی معمولی انسان نہیں

ہے وہ تمہارے بچوں کا باپ ہے وہ تمہارا شوہر ہے تمہاری

زندگی میں سب سے زیادہ اہمیت اس کی ہونی چاہیے ایسی

بھی کون سی قیامت آگئی تھی کہ تم ہر چیز کو اگنور کر بیٹھی ۔"

ٹھیک ہے قیامت نہیں تھی یار م؟اس نے تمہیں مارنے"

کی کوشش کی، ہمارے ذہن میں یہ بات ڈالی گئی کہ یہ تمہارا

دشمن ہے کیا تمہارے لیے یہ معمولی بات ہے کہ اس نے

تمہیں دھوکہ دیا اور تمہاری جگہ ہتھیانے کی کوشش کی کیا

یہ فراڈ ایک اتنی چھوٹی سی بات تھی جسے ہم اگنور کر دیتے؟

کیا میں ہر چیز بھلا کر اس کے ساتھ ایک نئی زندگی کی

شروعات کر دیتی؟اس نے تمہاری جان لینے کی کوشش کی

ہے یارم اس نے تمہیں مارنے کی کوشش کی تھی ہمیں یہ

دکھایا گیا کہ یہ تمہارا دشمن ہے اور جو تمہارا دشمن ہے وہ میرا

دشمن ہے۔"

"نہیں لیلیٰ میرا تمہارے ساتھ ایسا کوئی رشتہ نہیں ہے جو

میرا دشمن وہ میرا دشمن ہے ہاں لیکن جو خضر کا دشمن ہے وہ

تمہارا دشمن ہونا چاہیے اگر خضر کہے کہ یارم اس کا دشمن

ہے تو تمہیں حق بنتا ہے کہ اپنے شوہر کے لیے تم مجھے مار ڈالو

۔میں تمہاری ہر چیز کو اگنور کرتا تھا یہ سوچ کر کہ تمہاری

زندگی میں میری بہت اہمیت ہے تو میرے لیے کچھ بھی کر

سکتی ہو لیکن تم خضر کو مارنے کی کوشش کر سکتی ہو تم نے ذرا

برابر فکر نہ کی کہ اس کی موت ہو سکتی ہے یہ جانتے ہوئے

بھی وہ سوپ اس کے لئے کتنا خطرناک ہے تم نے اتنی گری

ہوئی حرکت کی یہ جانتے ہوئے بھی کہ خضر کو سانس نہیں

آئے گی تو تم نے اپنی شوہر کی سانسیں مشکل میں ڈال دی

لیلیٰ" وہ پھر دہارا تھا جب کہ ایک لمحے کے لیے خضر کے

لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھری تھی یہ بات تو اسے بھی

تکلیف دے گئی تھی کہ لیلیٰ نے سب کچھ جانتے ہوئے بھی

اسے مارنے کی کوشش کی تھی ہاں وہ مشروم اس کے لیے

اتنا خطرناک تھا کہ اس کی سانسیں تنگ ہو چکی تھی وہ سانس

نہیں لے پا رہا تھا وہ ایسا محسوس کر رہا تھا جیسے زندگی کے

آخری لمحات ہیں، گاڑی میں اس نے اس کا سر اپنی گود میں

رکھا ہوا تھا وہ لمحہ اس کے لیے کیا تھا شاید کوئی نہیں جانتا تھا

محبت انسان کو بہت بڑے امتحان میں ڈال دیتی ہے اور یہ سچ

تھا کہ لیلیٰ کی محبت نے خضر کو ہمیشہ امتحان میں ڈالا تھا۔اور

۔ لیلیٰ نے کبھی اس بات کی پرواہ نہیں کی تھی

یار م تم میرے لیے اہم ہو۔۔۔سب سے زیادہ تم سے "

زیادہ اہم میرے لیے کچھ نہیں ہے کچھ بھی نہیں" لیلیٰ کی

آنکھوں میں آنسو تھے وہ اسے اس کی اہمیت بتانا چاہتی تھی

۔جبکہ یارم نے اب کی دفعہ سر جھٹک دیا تھا

"مجھے یہ اہمیت نہیں چاہیے لیلیٰ جس میں انسان رشتوں کی

اہمیت بھول جائے۔" وہ سچ مچ میں پریشان لگ رہا تھا لیلیٰ کی

اس حرکت نے جیسے اسے سچ میں مایوس کر دیا تھا۔ وہ کتنا ہی

برا کیوں نہ کر دے ایک ٹیم ہوتے ہوئے ایک دوسرے کو

نقصان نہیں پہنچا سکتے تھے لیلیٰ کو خضر پر یقین کرنا چاہیے تھا

بہت یقین کرنا چاہیے تھا۔ لیلیٰ نے اس پر یقین نہ کر کے اپنے

رشتے کو بے مول کیا تھا اپنے پاک رشتے کا تقدس خراب کیا

تھا۔ اور اس کی یہ غلطی معافی کے لائق نہیں تھی بے شک

خضر اسے معاف کر دے ۔

لیلیٰ میں جانتا ہوں تمہاری نظر میں اس بات کی کوئی اہمیت "

نہیں ہے اور مجھے ایسی فضول بات کرنی بھی نہیں چاہیے

لیکن آئی تھنک تمہیں اب اپنی زندگی میں آگے بڑھنا

چاہیے۔ یارم اپنی زندگی میں بہت آگے بڑھ چکا ہے اور تم

اس کی زندگی میں کبھی بھی کچھ بھی نہیں تھی اب چھ سال

گزر چکے ہیں تمہاری شادی ہو چکی ہے تمہارے بچے ہیں۔ تم

اب تک یارم کے لیے اس طرح کی فیلنگز رکھتی ہو یہ کافی

عجیب بات ہے" صارم نے نہ جانے کیا سوچ کر کہا تھا جب

کہ لیلیٰ اسے دیکھ کر رہ گئی، جھٹکا تو خضر کو بھی لگا تھا جب کہ

یارم خود بھی حیرانگی سے صارم کو دیکھ رہا تھا ۔

کیا مطلب ؟ کیا کہنا چاہتے ہو تم ؟" وہ بے یقینی سے اسے "

دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی اس کی بات وہ سمجھ چکی تھی وہ یہی

کہہ رہا تھا کہ لیلیٰ آج بھی یارم سے محبت کرتی ہے خضر سے

نہیں، آج بھی یارم اس کے لیے اتنا اہم ہے کہ وہ اس کے

لیے اپنے شوہر اور اپنے بچوں کو اگنور کر سکتی ہے ۔

میں سیدھی سی بات کر رہا ہوں اپنی زندگی میں آگے بڑھو "

کہاں پھنسی ہوئی ہو تم ؟ ا گر تم نے خضر کے ساتھ ایک نئ

زندگی کی شروعات کی ہے تو تم ایک ہی جگہ پر کیوں پھنسی

ہوئی ہو؟ آگے کیوں نہیں بڑھ رہی ہو تم؟ ساری زندگی

پڑی ہے۔"

"صارم کیا بکواس کر رہے ہو تم؟" یارم نے غصے سے اس کی

بات کاٹی تھی جبکہ صارم خوف سے ہی دو قدم پیچھے ہٹ گیا

تھا۔ وہ لوگ بات کو غلط رخ دے چکے تھے، خضر نے آہستہ

سے لیلیٰ کا بازو پکڑ کر اسے اپنے قریب کیا تھا۔جواب تک بے یقین کھڑی تھی۔

"ایک منٹ خضر پلیز!"جس طرح سے خضر نے اسے کھینچ کر پیچھے کیا تھا یقیناً وہ کوئی بحث نہیں چاہتا تھا لیکن لیلیٰ کو لگنے والا جھٹکا اتنا شدید تھا کہ وہ اس بات کو اگنور کر ہی نہیں سکتی تھی۔

مجھے بات کلیئر کرنے دو خضر مجھے جاننا ہے وہ کیا کہنا چاہتا"

ہے! صارم کیا مطلب ہے تمہاری اس بات کا؟ تم یہ کہنا

چاہتے ہو کہ میں یارم سے محبت کرتی ہوں؟ ہاں میں کرتی

ہوں یارم سے محبت، اس میں کوئی جھوٹ نہیں ہے اور اس

میں کچھ غلط بھی نہیں ہے۔ میں کرتی ہوں محبت، کیوں نہ

کروں محبت؟ اس شخص نے مجھے زندگی دی ہے مجھے پہچان

دی ہے جہاں پر عورت کے جسم کو خریدا اور بیچا جاتا ہے وہاں

سے نکال کر مجھے اپنی ٹیم کا ایک خاص ممبر بنایا ہے، تمہیں

کیا لگتا ہے عورت مرد سے صرف اسی وجہ سے محبت کر سکتی

ہے تاکہ اسے اپنی زندگی میں شامل کرے، اسے اپنا شوہر

بنائے، اسے اپنے بچوں کا باپ بنائے؟ نہیں انسپکٹر صارم

ملک، نہیں تم غلط ہو۔ تم بہت غلط ہو یار م میرے لیے بہت

اہم ہے بہت زیادہ اہمیت رکھتا ہے وہ میری زندگی میں لیکن

اس کی اہمیت کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ مجھے اپنی زندگی میں

چاہیے یا میں اس سے شادی کرنا چاہتی ہوں یا اس کے ساتھ

گھر بسا کر اس کے بچے پیدا کرنا چاہتی ہوں۔ وہ میرے لیے

اہم ہے کیونکہ وہ میرا مسیحا ہے اس نے مجھے دوزخ سے نکال

کر جنت نما زندگی دی ہے اس نے مجھے وہاں سے نکالا جہاں

سے کسی کے نکلنے کی امید ہی نہیں تھی۔ جانتے ہو اس نے

میرے لیے کیا کیا ہے؟ نہیں تم نہیں جانتے۔ آج سے 16

سال پہلے اس نے 16 سال کی ایک لڑکی کو ایک دہکتے

لاوے سے نکالا تھا وہ گندگی میں آج بھی نہیں بھلا سکتی

جہاں میرے آس پاس ساری لڑکیاں بے لباس تھیں۔ تم

جاننا چاہتے ہو نا یارم میرے لیے کیا ہے؟ تو سنو میں تمہیں

بتانا چاہتی ہوں کہ یارم کاظمی میرے لیے سب کچھ ہے

سب کچھ! خضر بھی یارم کی جگہ نہیں لے سکتا کیونکہ خضر

احمد میری محبت ہے میرا شوہر ہے لیکن یارم کاظمی میرے

لیے میری زندگی ہے۔ میرے بابا مجھ سے بہت پیار کرتے

تھے بہت زیادہ میرے بغیر سانس تک نہیں لیتے تھے

۔میرے بابا کہتے تھے کہ وہ میری شادی کسی ایسے انسان

سے کروائیں گے جو بالکل ان کی طرح میرا خیال رکھے گا

۔میرے بابا میرے لیے ہیرو تھے صارم لیکن وہ مجھے بچا

نہیں سکے۔ان ساری لڑکیوں میں مجھے بھی اغوا کر کے اس

گندگی میں ڈال دیا گیا وہاں سے مجھے بچانے والا یارم کاظمی تھا

میرے خوابوں کو پورا کرنے والا یارم کاظمی تھا جب یارم

میری زندگی میں آیا تھا تب خضر صرف اس کا ایک دوست

تھا اور کچھ بھی نہیں۔ میں ٹین ایجر تھی جذبات بدلنے لگے

یارم اچھا لگنے لگا وجہ یہ تھی کہ یارم نمایاں تھا خضر سے کہیں

زیادہ۔ مجھے اس میں اپنا باپ نظر آنے لگا جیسے میرا باپ

میری حفاظت کرتا تھا بالکل اسی طرح وہ میری حفاظت

کرنے لگا۔ جیسے جیسے میں بالغ ہوتی گئی مجھے لگنے لگا کہ میں

اس انسان کو پا سکتی ہوں۔ قسمت کے بارے میں نہ سوچتے

ہوئے میں نے اپنی زندگی میں آگے بڑھنے کے لیے یارم کی

طرف متوجہ ہونا شروع کردیا یارم کو اپنی طرف متوجہ کرنا

شروع کردیا لیکن نہیں اس کی زندگی میں روح کا ساتھ لکھا

تھا۔میں کچھ عرصے تک روح کی موجودگی کو قبول نہیں کر

پائی لیکن آہستہ آہستہ مجھے احساس ہوگیا کہ یارم نے صرف

روح کو چاہا ہے۔یارم کی زندگی میں کوئی اور آیا تو مجھے کسی

اور کی محبت کا بھی احساس ہوا خضر احمد میری زندگی میں

شامل ہوا۔ پھر مجھے پتہ چلا محبت والی محبت تو میں نے صرف

خضر سے کی ہے۔ یارم سے جو محبت میں کرتی ہوں وہ وہ والی

محبت نہیں ہے جو میں نے خضر سے کی۔ خضر کی محبت انمول

ہے الگ ہے لیکن میں یارم کی محبت سے بھی انکاری نہیں

ہوں۔ تم نے کہا میں آگے نہیں بڑھ پائی صارم ملک؟ میں

بہت آگے بڑھ چکی ہوں۔ اتنی آگے بڑھ چکی ہوں کہ

میرے اور خضر کے بیچ میں آئی سانس کو بھی دوسری سانس

نہ لینے دوں۔ لیکن یارم کاظمی کی محبت کو اگنور کر دوں اتنی

بھی آگے نہیں بڑھی میں، یارم اہم ہے میرے لیے میں

کرتی ہوں اس سے پیار میں کیوں نہ کروں اس نے مجھے

زندگی دی ہے جہنم سے نکالا ہے مجھے میں کرتی ہوں اس

سے محبت آخری سانس تک کروں گی اور اگر اس کے لیے

مجھے خود کو ختم کرنا پڑا تو میں وہ بھی کر دوں گی۔ مجھے نہیں

بتانا دنیا کو چلا چلا کر کہ مجھے اپنے شوہر سے محبت ہے مجھے

نہیں دنیا کو بتانا کہ میرا شوہر میرے لیے اہمیت رکھتا ہے۔

میں کبھی رکی تھی ہی نہیں صارم ملک میں نے زندگی میں

ہمیشہ آگے بڑھنے کے بارے میں سوچا ہے جب مجھے یقین

ہو گیا نا کہ وہ شخص کبھی میرا نہیں ہو سکتا میں نے پلٹ کر

اسے اس نظر سے کبھی دیکھا بھی نہیں۔ کیوں دیکھتی میں

صارم ملک جب میری زندگی میں وہ سب کچھ تھا جو مجھے

چاہیے تھا؟ میں نے اپنی محبت سے دستبردار ہو کر یارم کے

بارے میں ایک آخری دفعہ سوچا تھا تو مجھے پتہ ہے کیا نظر

آیا؟ میں یارم کو کبھی اپنے شوہر کے روپ میں دیکھنا ہی نہیں

چاہتی تھی میں نے کبھی اسے اپنا لائف پارٹنر سمجھ کر محبت

کی ہی نہیں، میری محبت الگ تھی بہت الگ تھی میں اس کو

اپنی زندگی میں شامل نہیں کرنا چاہتی تھی میں اس کے لیے

اہمیت حاصل کرنا چاہتی تھی میں چاہتی تھی کہ یارم کی

زندگی میں میرا خاص مقام ہو اور میرا خاص مقام مجھے تب

بھی مل گیا جب میں اس کی زندگی میں کچھ بھی نہیں تھی

تب بھی میں اس کی زندگی میں بہت کچھ تھی، یہ بات میں

جانتی ہوں جب مجھے میری اہمیت کا اندازہ ہو گیا میں خود ہی

اس بات کو قبول کر چکی تھی کہ مجھے یارم کبھی بھی شوہر کے

روپ میں چاہیے ہی نہیں تھا مجھے یارم چاہیے تھا ایک

دوست بن کر، ایک مینٹور بن کر، ایک باپ بن کر، ایک

بڑے بھائی بن کر، ایک ساتھی بن کر مجھے یارم سے ہر رشتے

کے لحاظ سے محبت تھی۔ محبت ہے! ہاں لیکن میں نے کبھی

بھی اسے اپنے جیون ساتھی کے روپ میں نہیں دیکھا کیوں

کہ اس روپ میں مجھے خضر احمد مل گیا تھا اور جانتے ہو خضر

احمد سے زیادہ اچھا شوہر اس پوری دنیا میں کوئی نہیں ہے جو

اپنی بیوی کے لیے کچھ بھی کر سکتا ہے اس کے نخرے اٹھا

سکتا ہے تم بھی اس کے جیسے کبھی نہیں بن سکتے خضر سے

اچھا شوہر اس دنیا میں کوئی نہیں ہے کوئی بھی نہیں! یارم

کاظمی ہو گا روح کا دیوانہ لیکن جتنی محبت خضر احمد لیلیٰ سے

کرتا ہے اتنی کوئی نہیں کر سکتا یارم کاظمی ہو گا اس دنیا کا

سب سے بہترین عاشق لیکن وہ بہترین شوہر نہیں ہے، وہ

بحیثیت شوہر کبھی خضر احمد کا مقابلہ نہیں کر سکتا کیوں کہ

یارم کاظمی دنیا کے لیے بیسٹ ہے اور خضر احمد، امی لیلیٰ کے

لیے خضر احمد بیسٹ ہے۔ وہ تمہارے لیے نہیں میرے

لیے بیسٹ ہے اور مجھے اپنی زندگی میں سوائے اس کے اور

کوئی نہیں چاہیے لیکن یارم کاظمی میرے لیے اتنی اہمیت

رکھتا ہے کہ اگر اس کے لیے مجھے اپنا آپ بھی مٹانا پڑے تو

میں مٹادوں گی اور یاد رکھنا خضر احمد میرے لیے سب کچھ

ہے میرا اپنا آپ بھی میرے لیے خضر ہی ہے۔میں یارم

کاظمی کی وفا پر خضر احمد کو بھی قربان کر سکتی ہوں۔میں نے

اسے مارنے کی کوشش کی سب نے دیکھا سب نے باتیں

سنائیں کہ میں کیسی بیوی ہوں جو اپنے ہی شوہر کا قتل کرنے

جا رہی تھی لیکن مجھے خود پر یقین تھا کہ میں خضر کو کچھ نہیں

ہونے دوں گی اس کی سانسیں رکی تھیں سب نے دیکھا

لیکن اس کے ساتھ میری سانسیں رکی ہوئی تھیں یہ کسی

نے نہیں سمجھا مجھے خود پر یقین تھا صارم کہ اگر خضر پہ میں

مصیبت لاؤں گی تو اس مصیبت کو مٹاؤں گی بھی میں ہی۔

اگر اس دن خضر کو کچھ ہو جاتا تو شاید میں خود کو کبھی معاف

نہ کر پاتی شاید میں خود کو ختم کر دیتی۔ لیکن یہ ساری بات

میں تمہیں کیوں بتا رہی ہوں؟ تم ہو کون؟ تم ہو کیا؟ اور تم

ہوتے کون ہو مجھ سے سوال کرنے والے؟" اب لیلیٰ کا

غصہ اس کے کنٹرول سے باہر ہوا تھا اس سے پہلے کہ وہ

صارم پر کوئی حملہ کر دیتی خضر نے فوراً ہی اسے پکڑ کر اپنے

شکنجے میں لے لیا تھا ۔

بس بس میری شیرنی! اس نے غلطی سے پوچھ لیا اس کو"

تھوڑی پتہ ہے کچھ بھی اور تمہیں کسی کو کچھ بتانے کی

ضرورت ہی نہیں ہے میں ہوں نا، سب جانتا ہوں۔ تمہیں

کسی کو صفائی دینے کی ضرورت نہیں ہے کوئی کچھ نہیں ہے

۔ صحیح صرف وہ ہے جو میری لیلیٰ کہتی ہے باقی سب غلط ہے

۔میں مانتا ہوں نا اس بات کو باقی تمہیں کسی کو بتانے کی

ضرورت نہیں ہے کہ یارم کاظمی تمہاری زندگی میں کیا ہے

۔" وہ پیار سے اسے تھام کر اپنے ساتھ لگاتے ہوئے

زبردستی خود میں بھینچے ہوئے تھا کیونکہ جس طرح وہ صارم

کو دیکھ رہی تھی ممکن تھا کہ وہ کچھ نہ کچھ کر دیتی ۔

"ریلیکس ہو جاؤ لیلیٰ لیکن یہ مت سوچنا کہ اتنی ساری بکواس

کر کے تم نے جو کیا وہ سہی ہو جائے گا جو تم نے کیا وہ غلط تھا

اور وہ غلط ہی رہے گا اپنی غلطیاں نظر انداز نہیں کر سکتی تم

خیر مجھے اس بات کا جواب دو کہ تم معصومہ کو اپنے ساتھ

لے کر یہاں کیوں نہیں آئے تھے؟"اب کی دفعہ سوال

۔ بھی بدل چکا تھا اور یارم کا لہجہ بھی

۔ معصومہ نے ذرا سی گردن اکڑائی تھی

"اس کی ضرورت نہیں تھی یارم یہ یہاں آکر کیا کرتی ویسے

بھی بچے اکیلے تھے بچوں کے پاس کسی نہ کسی کو تو ہونا

"۔ضروری تھا

"اوہ ریلی شارف؟ تمہیں لگتا ہے کہ معصومہ میری ٹیم میں

تم لوگوں کے بچے سنبھالنے کے لیے ہے؟" یارم کا لہجہ بدلا

تھا جب کہ شارف نے سر جھکالیا تھا۔

"مجھے تم لوگوں کو یہ ایک ہی بات کتنی دفعہ بتانی پڑے گی کہ

تم چاروں میری ٹیم کا حصہ ہو" اس نے سب کو نظرانداز

کرتے ہوئے ان چاروں کو گھورا تھا۔

بچے اس کے ساتھ خوش رہتے ہیں اور اس کا یہاں کوئی کام "

نہیں تھا" شارف نے ج اس معاملے کو سلجھانے کی کوشش

کی تھی لیکن جس طرح یارم اسے گھور رہا تھا وہ جانتا تھا وہ غلط

۔ کرچکا ہے اسے معصومہ کو یہاں لانا چاہیے تھا

شارف مجھے سمجھ نہیں آتا تم اور لیلیٰ خود کو کیا سمجھتے ہو "

مطلب معصومہ کا یہاں کوئی کام نہیں تھا خضر کو تم لوگ

مارنے کی کوشش کر رہے تھے اور اس پولیس والے کو

ساتھ میں ایسے ہی لٹکایا ہوا ہے "اس نے صارم کو بھی بیچ

میں شامل کیا تھا۔"تم لوگ مجھے یہ بتاؤ کہ اس کا یہاں کیا

کام تھا جب تم دونوں کے لیے معصومہ اہم نہیں ہے خضر کو

تم جان سے مارنا چاہتے ہو تو اس کو ساتھ میں لانے کا فائدہ

---!"

مجھے تمہارے گروپ کی فکر ہو رہی تھی "اس نے جتاتے "

ہوئے کہا ۔

تم اپنی نوکری کی فکر کیا کرو صارم! تم پچھلے ڈیڑھ مہینے"

تک کوما میں رہے ہو نوکری جوائن کیے تمہیں چار دن ہوئے

تھے پھر تم بنا کسی کو بتائے دبئی سے سعودیہ آ گئے ہو، تمہیں

پتہ ہے تمہیں نوکری سے نکالا جا رہا ہے بلکہ کہاں پتہ ہو گا تم

نے تو اپنی نوکری چھوڑ کر گینگسٹر زاور ڈون کی ٹیم جوائن کر

لی ہے۔ خیر تمہارا ان سب چیزوں سے کوئی واسطہ نہیں ہے

تو تم سے میں بات بھی نہیں کروں گا لیکن ان لوگوں کو بتانا

ضروری ہے میری ایک بات کان کھول کر سن لو تم چاروں

میرے لیے کوئی اہمیت نہیں رکھتے ہو اگر تمہیں یہ لگتا ہے نا

کہ لیلیٰ خضر سے زیادہ اہم ہے یا خضر شارف سے زیادہ اہم

ہے یا تم لوگوں میں سے کوئی بھی معصومہ کو خود سے کم

سمجھتا ہے، میرے لیے کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ تم لوگوں

کے بنا بھی میں بہت اچھے سے یہ انڈر ورلڈ چلا سکتا ہوں مجھے

سمجھ نہیں آتا کہ تم جیسے ڈبے نما ٹیم میں نے رکھی ہوئی

کیوں ہے تم جیسے ڈبوں کو صرف بجایا جا سکتا ہے تم سے کوئی

کام نہیں لیا جا سکتا۔" وہ ضرورت سے زیادہ ہی توہین آمیز

الفاظ استعمال کر رہا تھا لیکن مجال تھی جوان لوگوں کو شرم

آئی ہو۔

"اچھا نا یار م بس کرو نا اتنے دنوں کے بعد ہم ملے ہیں تم تو

ٹھیک سے بات بھی نہیں کر رہے ہر ٹائم ڈانٹنا ڈانٹنا ضروری

تھوڑی نا ہوتا ہے" اب خضر نے معاملہ ختم کرنے کی

کوشش کی تھی ان سب کی شامت آئی ہوئی تھی وہ کب

تک برداشت کرتا لیکن جس انداز میں یارم نے اب کی دفعہ

اسے دیکھا وہ دانت دکھاتا پیچھے ہٹ گیا تھا جبکہ لیلیٰ نے اس

کے گھورنے پر فوراً ہی خضر کے پیچھے چھپتے ہوئے خود کو

پوری طرح اس کے پیچھے ہی کر لیا تھا۔اور اب خضر بیچارہ

بیسٹ شوہر خود کو کہلوا ہی چکا تھا تو لیلیٰ کو اس کی نظروں سے

بچانے کی کوشش بھی پوری پوری کر رہا تھا یہ الگ بات تھی

کہ یارم کی نظروں سے بچنا آسان نہیں تھا ۔

تم لوگوں کا حساب ہو گا سب کا حساب ہو گا لیکن وقت "

آنے پر فی الحال آگے کیا کرنا ہے اس کی پلاننگ کرنی ہے۔

جب سے یہ حادثہ ہوا ہے روح پوری طرح سے ٹھیک نہیں

ہے اسے ہر وقت لگتا ہے کہ کوئی ہمارا پیچھا کر رہا ہے کوئی

ہمیں مارنا چاہتا ہے وہ ابھی تک اس ٹروما سے باہر نہیں نکلی

کہ کبھی بھی کوئی بھی میری جان لے سکتا ہے وہ اب بھی ڈر

جاتی ہے میں اسے پراپر وقت دینا چاہتا ہوں ہر چیز کو سمجھنے

کے لیے اسے ڈر سے باہر نکالنے کے لیے۔اس کی چوٹیں

بھی ٹھیک نہیں ہوئیں اس دن چاقو کافی اندر تک چلا گیا تھا

اللہ پاک کا کرم ہے کہ اس کی گردن کی نس نہیں کٹی ورنہ

اگر اسے کچھ ہو جاتا تو سب کچھ ختم ہو چکا ہوتا خیر ابھی وقت

لگے گا ہر چیز کو کور کرنے میں اس وقت صرف اور صرف

روح کو وقت دینا چاہتا ہوں اسے میری ضرورت ہے میں

کسی بھی طرح ان معاملات میں نہیں پڑنا چاہتا یہ معاملہ تم

لوگ حل کرو، ان لوگوں کی نظر میں یارم کاظمی مر چکا ہے

۔شاید ان کو پتہ ہے کہ میں زندہ ہوں لیکن یہ بات اہمیت

نہیں رکھتی اہمیت یہ رکھتا ہے کہ وہ لوگ کیا کرنا چاہتے ہیں

ان لوگوں کا مقصد کیا ہے۔انڈر ورلڈ مافیا کے ساتھ ان

لوگوں کی دشمنی کیا ہے اور کنگ نامی یہ آدمی باہر کیوں نہیں

آتا یہ چھپا ہوا کیوں ہے؟ ہمارے مطابق یارم کاظمی کی

موت کے فوراً بعد ہی اس نے منظر عام پر آجانا تھا لیکن ایسا

نہیں ہو سکا جس کے پیچھے کی وجہ کہیں نہ کہیں یہ بات ہے

کہ اس کو پتہ ہے کہ میں زندہ ہوں جب تک میں مر نہ

جاؤں شاید تب تک وہ باہر نہیں نکلے گا اسے یقین دلانا ہو گا

کہ یارم مر چکا ہے۔ جو اپنے آپ میں ایک مشکل کام ہے

جب تک وہ باہر نہیں آئے گا تب تک شاید ہم اس کو مٹا بھی

نہیں سکیں گے۔ میں نے سوچا تھا خضر کو ان کے ساتھ شامل

کر کے پتہ لگا لوں گا کہ آخر یہ کنگ کون ہے جس نے

میرے پرانے سارے دشمنوں کو اپنے ساتھ شامل کر کے

اپنی ایک ٹیم بنائی ہے لیکن تم لوگوں کی بے وقوفیوں کی وجہ

سے ہم اس چیز میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ میرا ارادہ تم

لوگوں کو آنے والے چھ مہینے تک رلانے کا تھا مجھے لگا تھا کہ

تم لوگ میری موت کو بھول کر آگے بڑھ گئے لیکن نہیں

تم لوگوں نے وہی کیا جو تم لوگوں کو نہیں کرنا چاہیے تھا،

یارم کاظمی کی ٹیم ہونے کے ناطے تم لوگوں کو اس چیز کا

مقابلہ کرنا چاہیے تھا آنے والے حالات کے لیے تیار ہونا

چاہیے تھا لیکن تم لوگ جیسے کہ میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں تم

لوگوں کو صرف بجایا جا سکتا ہے تم لوگوں سے کام نہیں لیا جا

سکتا۔" وہ اچھا خاصا مایوس تھا جب کہ بار بار خود کو ڈبے

کھلوانے پر اب ان کو برا لگ رہا تھا۔

تو اب آگے کیا کرنا ہے؟" شارف نے ہمت کر کے پوچھا"

تھا ۔

" تم لوگوں کو واپس جانا ہے اور کوشش کرنی ہے کہ ایک

نارمل زندگی گزارو۔ مجھے نہ تو فون کرنے کی ضرورت ہے

نہ ہی میرا ذکر کرنے کی ضرورت ہے یہی سمجھو کہ میں مر

گیا ۔۔۔"

یارم۔۔۔"وہ سب جیسے تڑپ کر ایک ساتھ بولے تھے"

۔ یارم نے غصے سے انہیں گھورا تھا

"یہی سمجھو کہ میں تین چار مہینے کی چھٹی پر چلا گیا ہوں حد

ہوتی ہے۔یہ انڈرورلڈ کی ٹیم ہے۔اب شکل کیا دیکھ رہے

ہو آؤ ملو مجھ سے مجھے نکلنا ہے۔"وہ انہیں گھورتے ہوئے

بولا تو وہ تیزی سے سارے اگلے ہی لمحے اس سے چپک گئے

۔ تھے

میرے بعد انڈر ورلڈ کا ڈون خضر ہے ہر چیز اس کے "

مطابق ہو گی اس کی ساری باتیں ماننا ٹھیک ہے لیلیٰ ؟" اس

نے باقی سب کو گھورتے ہوئے اینڈ پر لیلیٰ کو بھی دیکھا تھا

جس نے فوراً ہاں میں سر ہلایا ۔

" اپنا خیال رکھنا میں رابطہ کرتا رہوں گا ۔" وہ کہتے ہوئے

گاڑی کی طرف بڑھا تھا ایک سکون تھا ان کے چہروں پر وہ

سب مسکرا رہے تھے یارم کو بھیج کر شارف نے آہستہ سے

معصومہ کا ہاتھ تھام کر اپنے لبوں سے لگایا تو اس نے گھور کر

اسے دیکھا تھا ۔

آئی ایم سوری، آئی لو یو۔" جبکہ معصومہ مسکرا کر اس کے "

گرد اپنا حصار بنا گئی تھی ۔

تم ناراض ہو مجھ سے ؟" خضر کو اپنے کان کے بے حد "

قریب آواز سنائی دی تھی ہاں وہ اونچی آواز میں سوری ہرگز

نہیں بولنے والی تھی وہ جانتا تھا ۔

میں تم سے کبھی ناراض نہیں ہو سکتا۔" وہ ادھر ہی بات

ختم کر گیا تھا ۔

گڈ! ناراض ہونا بھی مت تمہیں پتہ ہے مجھے منانا نہیں آتا"

یہ تمہارا کام ہے۔" وہ منہ بنا کر بولی تو خضر نے اسے تھام کر

اپنے قریب کر لیا تھا جب کہ ان چاروں کو ایک دوسرے

میں مصروف پا کر صارم کو عروہ کی کمی محسوس ہونے لگی

تھی ۔

○○○○○○○

پری کو پوری وارفتگی سے اپنی باہوں میں قید کیے وہ گہری نیند میں اترا ہوا تھا جب محسوس ہوا کہ دروازے پر کوئی مسلسل بیل کر رہا ہے۔ بڑی مشکل سے آنکھیں کھولتے ہوئے اس نے ایک نظر پری کو دیکھا تھا جو اس کے سینے میں پوری طرح سے چھپی ہوئی تھی۔

دروازے پر کوئی ہے، زور و شور سے دروازہ بج رہا ہے""""

پری نے ہلکی سی آنکھ کھولتے ہوئے اس کے گرد اپنا حصار

۔بناتے اسے بہت پتے کی بات بتائی تھی

وہ تو مجھے بھی پتہ ہے، آواز مجھے بھی آرہی ہے، تم مجھے "

بتانے کے بجائے خود جا کے دروازہ کھول بھی تو سکتی تھی نا؟

یا میری باہوں سے اٹھنے کا دل نہیں کر رہا؟" وہ پیار سے اس

کے چہرے کو سہلاتا، اس کے لبوں پر نرم سا بوسہ دے گیا

تھا۔

میری حالت ہے باہر جانے والی؟" اس نے درک کی"

شرٹ کی طرف اشارہ کیا تھا جو اس وقت اس کے جسم پر

تھی۔

میری بھی حالت نہیں ہے جانے والی جانے من! جو بھی"

ہے خود ہی دروازہ کھٹکھٹا کر واپس چلا جائے گا، کھولنے

کی ضرورت ہی نہیں ہے" وہ مزے سے کہہ رہا تھا اور پری

کو مزید اپنا حصار میں قید کر چکا تھا۔ شرٹ لیس باڈی پر سکس

پیکس کافی پر کشش لگ رہے تھے، پری ہر گزا سے اس

حالت میں باہر نہیں بھیج سکتی تھی ورنہ نمائش ہو جاتی اور پھر

نظر لگ جاتی، اور وہ ہر گزا اپنے شوہر کو کسی کی نظر نہیں لگانا

چاہتی تھی۔ ویسے بھی درک کے مطابق آج سب لوگوں

نے دبئ واپس چلے جانا تھا نہ کہ یہاں واپس آنا تھا، تو پھر کوئی

جاننے والا تو ہر گز دروازے پر نہیں ہو گا، اسی لیے وہ بھی

ریلیکس ہو گئی تھی جب دروازے پر ایک دفعہ پھر سے

پوری شدت سے دستک ہوئی تھی۔اب نہ صرف گھنٹی بج

رہی تھی بلکہ دروازہ بھی پورے زور و شور سے کھٹکھٹایا جا رہا

تھا۔

"اف! یار یہ کون ہے جو سکون کا سانس نہیں لینے دے رہا؟

دیکھ کر آنا پڑے گا۔جاؤ جا کے چیک کرو، تمہارا کوئی پارسل

نہ آگیا ہو" وہ لیٹے ہوئے ہی بولا تھا، جب سے وہ سعودیہ آئی

تھی آن لائن شاپنگ کچھ زیادہ ہی کر رہی تھی ۔

میں نہیں جارہی، مجھے نیند آرہی ہے" وہ چہرہ پھیرتی اس"

کی پناہوں سے نکلتی خود پر کمبل ڈال گئی تھی۔ درک کو نہ

چاہتے ہوئے بھی اٹھنا پڑا تھا ۔

شرٹ پہن کر جائیں، باہر کوئی لڑکی ہوئی تو؟" وہ جیسے ہی"

دروازے تک پہنچا تھا پری فوراً بولی تھی ۔

"یہاں کون سی لڑکی ہو گی؟ اور ویسے بھی میری شرٹ تو تم

نے پہنی ہوئی ہے، اتار کر دو میں پہن لیتا ہوں" وہ مزے

سے بولا تھا۔

"ہاں! دنیا کے غریب ترین انسان کے پاس ایک ہی تو

شرٹ ہے، اس کے بغیر تو گزارا ہی نہیں ہے نا؟ چلے جائیں

ایسے ہی، کریں نمائش اپنی باڈی کی، مجھے کیا؟" وہ منہ بناتی

دوبارہ کمبل میں قید ہوگئی تھی جبکہ وہ نفی میں سر ہلاتے

ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا تھا۔

○○○○○○○○○

"درک کے بچے دروازہ کھولو! آدھے گھنٹے سے تمہارے

دروازے پر کھڑے ہیں، خدا کے لیے اب تو ٹانگوں میں

بھی درد ہونے لگا ہے۔دروازہ کھولو ورنہ اب توڑ کر اندر آنا

پڑے گا" شارف نے دونوں ہاتھ مکے کی صورت میں

دروازے پر مارے تو اگلے ہی لمحے دروازہ کھل گیا تھا۔

میرے باپ کی ملکیت نہیں ہے، کرائے کا گھر ہے،"

دروازہ ٹوٹ جاتا تو بل کیا تم ادا کرتے؟ کب سے دروازہ

بجائے جا رہے ہو، بس ٹوٹنے کی ہی کسر رہ گئی تھی" وہ انہیں

سنا رہا تھا جبکہ وہ اسے ایک سائیڈ پہ کرتے اندر داخل ہوتے

ہی صوفوں پر جا کر گر گئے تھے۔

کھانا لگا یار! بہت بھوک لگی ہوئی ہے، جان نکل رہی ہے"

بھوک سے۔اب اگر مزید دس منٹ میں کھانا نہیں ملا تو میں

مر جاؤں گا" صارم نے اسے دیکھتے ہوئے کہا تھا جس پر وہ

۔دونوں ہاتھ اپنی کمر پر رکھتا انہیں گھورنے لگا تھا

"مانا درک تم بہت ہینڈسم ہو، لیکن پھر بھی یقین کرو میں

اپنی بہن کے شوہر پر کوئی غلط نظر نہیں ڈالنا چاہتی، تم کپڑے

۔پہن سکتے ہو" معصومہ نے اسے ٹوک دیا تھا

واؤ! کافی ہاٹ ہو تم، لیکن میں ابھی ابھی اپنے شوہر کی"

تعریف کر کے آئی ہوں تو مجھے فی الحال اتنے پیارے نہیں

لگ رہے۔"لیلیٰ نے بھی بھرپور نگاہ اس پر ڈالی ہوئی تھی

۔جس پر خضر نے اسے گھورا تھا

کیا ہے؟ گھور کیوں رہے ہو؟ بول تو رہی ہوں کہ ابھی"

ابھی اپنے شوہر کی تعریف کر کے آئی ہوں، تمہارے علاوہ

کوئی اچھا نہیں لگتا بنا شرٹ کے، ڈونٹ وری"وہ آنکھ دبا کر

بولی تھی۔"کھانے کا انتظام ہو جائے گا؟"خضر نے اس کی

طرف دیکھتے ہوئے سوال کیا تو اس نے فوراً نفی میں سر ہلا یا

تھا۔

"تم لوگ یہاں واپس کیوں آئے ہو؟ میرا مطلب ہے تم

لوگ تو جانے والے تھے نا؟آج یہ سب کچھ کلیئر ہوتا تو تم

لوگوں نے واپس دبئی کے لیے نکلنا تھا، یہاں آنے کا کیا

فائدہ؟ دیکھو، مجھے اور میری بیوی کو پرائیویسی چاہیے، ہم

تقریباً دو تین دن سے کافی زیادہ ڈسٹرب ہو گئے ہیں، اتنی

ڈسٹربنس کافی ہوتی ہے، راستہ اس طرف ہے، تم لوگ

ہوٹل سے کچھ کھا لینا" اتنی مشکل سے تو اس کی بیوی ہاتھ لگی

تھی، وہ ہرگز ان لوگوں کو کباب میں ہڈی بنتے نہیں دیکھنا

چاہتا تھا، اسی لیے دروازے کی طرف اشارہ کیا تھا لیکن مجال

تھی جو ان لوگوں نے اس کی بات کو کوئی اہمیت دی ہو۔

ہم کھانا مانگ رہے ہیں، تم ہمیں گھر سے نکال رہے ہو؟"

کتنے بے مروت ہو تم! بھوک لگی ہوئی ہے، کم از کم ہمارے

کھانے کا تو انتظام کرو۔ ویسے بھی بچے عروہ کے پاس ہیں تو

کوئی ٹینشن نہیں ہے واپس جانے کی، کوئی کام تھوڑی نہ کرنا

ہے ہم نے وہاں جا کر۔ اچھا ہی ہے نا، کچھ دن یہاں

تمہارے پاس رہیں گے۔"

کچھ دن؟ میں ایک سیکنڈ نہیں رہنے دوں گا" وہ صارم کی

بات کاٹتے ہوئے بولا تھا۔

"دیکھو یار! میں اور میری بیوی اکیلے رہنے کے عادی ہیں،

ہمیں تم لوگوں کو اپنے ساتھ نہیں رکھنا۔ اگر تم لوگوں نے

رہنا ہے تو سامنے یارم کا فلیٹ ہے، تم لوگ وہاں رک سکتے

ہو کچھ دن تک ہمیں اعتراض نہیں، لیکن ہماری پرائیویسی کو

تم ہرگز ڈسٹرب نہیں کر سکتے۔ ہماری ایک پرسنل لائف

ہے جس میں تم لوگوں کی کوئی جگہ نہیں" وہ ضرورت سے

زیادہ بے مروتی دکھارہا تھا جبکہ شور سن کر پری باہر آگئی

تھی۔

بھیگے بالوں پر دوپٹہ ترتیب سے لیے وہ سرخ رنگ کی فراک

میں غضب ڈھارہی تھی۔ درک کو تو اپنے دل کی دھڑکنیں

اپنے کانوں میں سنائی دے رہی تھیں اسے دیکھ کر، لیکن وہ

اس کے لیے ہرگز نہیں آئی تھی۔

اررے آپ سب لوگ واپس آگئے؟ در ک تو کہہ رہے "

تھے کہ اب آپ سے ملنا ممکن نہیں ہے اور آپ دو مہینوں

کے بعد دبئ میں ہی ملیں گے۔ بہت خوشی ہوئی کہ آپ

لوگ آگئے ہیں، میں بھی نا بہت بور ہوتی ہوں یہاں پہ، اگر

آپ کو دبئ میں کوئی کام نہیں ہے تو کچھ دن کے لیے یہیں

میرے پاس ہی رک جائیں نا۔ ویسے بھی یارم بھائی تو

گھومنے کے لیے گئے ہوئے ہیں، ان کے ہوتے ہوئے ہی

آپ کام کریں گے نا" وہ معصومہ کے پاس آکر بیٹھتی ہوئی

انہیں آفر کرنے لگی تھی جس پر ان سب نے عجیب سی

نظروں سے درک کو دیکھا تھا۔

"کیوں نہیں! میں بھی درک کو یہی کہہ رہی تھی، اب اگر

ہم آہی گئے ہیں تو کچھ دن رہ لیتے ہیں۔ یارم کی ٹینشن ختم ہو

گئی، پریشانی ہر طرح کی ختم ہو چکی ہے، دبئی میں کوئی کام بھی

نہیں ہے کرنے والا تو تم لوگوں کے ساتھ تھوڑا وقت گزار

کے جاتے ہیں" معصومہ فوراً سے اس کے گرد اپنا حصار بناتی

اسے اپنے قریب کر گئی تھی۔

یہ لوگ نہیں رہ سکتے یہاں پر، ان لوگوں کو کام ہے، ویلے "

فارغ نہیں ہیں ہماری طرح جو کہیں بھی گھومنے کے لیے

نکل جائیں گے۔ مصروف لوگ ہیں، صارم پولیس میں ہے

اور اس کو وہاں دبئی کی پولیس ڈھونڈ رہی ہے، میرا مطلب

ہے اس کو وہاں جا کر کام کرنا ہے، فارغ انسان نہیں ہے یہ،

سرکاری ملازم ہے۔اور خضراب کوئی معمولی بندہ نہیں ہے،

یہ دبئی کا ڈون ہے،انڈر ورلڈ مافیا کا ہونے والا کنگ ہے،اس

کو وہاں جانا ہے،بہت کچھ ہینڈل کرنا ہے۔دبئی میں ہزار

طرح کے غلط کام ہو سکتے ہیں جو اس نے دیکھنے ہیں،اس نے

سمجھنے ہیں۔یہ ہماری طرح ویلے لوگ نہیں ہیں،یہ سب

اس کی ٹیم ہے جس کی اس کو ضرورت ہوتی ہے ہر وقت،یہ

ہمارے ساتھ نہیں رہ سکتے۔بے بی گرل،ان لوگوں کو جانا

ہو گا، تم انہیں زبردستی مت روکو، یہ تمہارا دل رکھنے کے

لیے کہتے ہیں کہ ہم یہاں تمہارے پاس رہیں گے لیکن پیچھے

ان کے کام کا کتنا نقصان ہو گا؟ سو میری چوزی، ہم انہیں

نہیں روکیں گے، یہ جائیں گے بلکہ ابھی جائیں گے۔ نکلو

ادھر سے، وہ رہا راستہ!"

اتنے دنوں سے میری زندگی حرام کر رکھی ہے تم لوگوں "

نے، میں تم لوگوں کو ایک سیکنڈ اپنے گھر پر برداشت نہیں

۔کروں گا" وہ ساری مروت بالائے طاق رکھ چکا تھا

ایسے تو مت کہیں نا، وہ ہمارے دوست ہیں، ہماری اپنی ،

۔"فیملی ہے

نہیں بنانا ہم نے ان کو فیملی، یہ لوگ مصروف ہیں، یہ "

لوگ واپس جائیں گے" وہ پری کی بات کاٹتے ہوئے بولا تھا

جبکہ وہ سارے مسکراتے ہوئے سکون سے الٹی پالتی مارے الٹے سیدھے لیٹے ان کی چھوٹی سی لڑائی کو انجوائے کر رہے تھے۔

"ویسے اتنا بھی زیادہ کام نہیں ہے، لیکن اگر تم زبردستی بھیجنا چاہتے ہو تو ہم چلے جائیں گے" معصومہ نے معصومیت کی انتہا کی تھی۔

ارے نہیں! آپ کوزبردستی کوئی نہیں بھیج رہا، آپ"

لوگ کہیں نہیں جارہے، یہیں پر رک رہے ہیں ہمارے

پاس۔اور آپ یارم بھائی کے فلیٹ میں بھی نہیں رک سکتے

کیونکہ وہ لوگ اپنا فلیٹ بند کر کے گئے ہیں" وہ فوراً بولی

تھی۔

ارے یار! یہ لوگ یہاں نہیں رک سکتے، چھوٹا سا فلیٹ"

ہے، ایک بیڈروم ہے، کہاں رکیں گے یہ لوگ؟! اگر ان کو

رکنا ہے تو سامنے یا رم والے فلیٹ کا تالا توڑ دیں، کیا فرق پڑتا

ہے؟ بے بی ہمارا فلیٹ بہت چھوٹا ہے، اتنے سارے لوگوں

کو ہم یہاں نہیں رکھ سکتے۔ دیکھو تو صحیح، صرف ٹی وی

لاؤنج میں یہ آکر بیٹھے ہیں تو ٹی وی لاؤنج میں بیٹھنے کی جگہ

نہیں رہی، اور اتنے سارے لوگوں کو ہم سلائیں گے کہاں؟

یہ رو یام تھوڑی ہیں جسے ہم اپنے بیچ میں سلالیں گے" وہ

سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا، اپنے اور پری کے درمیان

سے تو وہ رویام کو بھی نکال کر رات کو یارم کے فلیٹ میں

چھوڑ کر آتا تھا، وہ اتنے سارے لوگوں کو کیسے برداشت

کرتا؟ ہاں، پری اور اپنے بیچ میں تو اسے کوئی بھی برداشت نہ

تھا ۔

"یا خدایا! کتنے ڈرامے کر رہا ہے یہ آدمی، اب ہم نہیں رک

سکتے یہاں پر" شارف فوراً اٹھا تھا ۔

شکر ہے غیرت آگئی، دروازہ اس طرف ہے "وہ فوراً بولا"

۔جبکہ پری نے اس کے سینے پر ہلکا سا ہاتھ مارا تھا

نہیں! آپ لوگ کہیں نہیں جا رہے، آپ لوگ یہیں پر "

رکیں گے، خبردار جو کسی نے بھی جانے کی بات کی۔ میں

نے کہہ دیا آپ لوگ یہیں رک رہے ہیں تو بس آپ لوگ

یہیں پر رک رہے ہیں، بات ختم "وہ جیسے حکم سنا چکی تھی۔

در ک انہیں گھورتا ہوا پیر پٹختا کمرے میں چلا گیا تھا، مطلب

صاف تھا کہ اب کچھ نہیں ہو سکتا، یہ لڑکی اس سے اپنی بات منوانا سیکھ چکی تھی اور درک کو ہمیشہ کی طرح آج بھی یہی لگ رہا تھا کہ اس نے پری کو ضرورت سے زیادہ ہی سر پر چڑھا لیا ہے، اب وہ اس کی معصوم چوزی ہر گز نہیں تھی اور نہ جانے کتنے دن تک یہ لوگ اس کے سر پر نچانے والے تھے۔

○○○○○○○

درک کمرے سے باہر نکلا تو پری کو کچن میں معصومہ اور لیلیٰ کے ساتھ بزی پایا۔ لیلیٰ کام تو ہرگز نہیں کر رہی تھی، بس آرام سے ٹیبل پر التی پالتی مارے بیٹھی ہوئی تھی۔ سامنے کرکٹ میچ چل رہا تھا جس پر شارف زمین پر بیٹھا، خضر صوفے پر لیٹا اور صارم سنگل صوفے پر بیٹھا پوری طرح میچ کی طرف متوجہ تھا۔

کب تک شور مچانے کا ارادہ ہے تم لوگوں کا؟ میں سونا چاہتا"

۔ہوں "اس نے لہجے کو کافی تیز رکھا تھا

رات کو کبڈی میچ کھیل رہے تھے تم جواب سونا چاہتے "

ہو؟ سونے کے لیے رات ہوتی ہے اور ساری رات ہماری

سفر میں گزری ہے لیکن اس کے باوجود بھی ہم بالکل بھی

کوئی ڈرامے نہیں کر رہے تھکاوٹ کے، بلکہ آرام سے بیٹھ

کر کھانا تیار ہونے کا انتظار کرتے ہوئے ٹی وی دیکھ رہے

ہیں۔ فکر مت کرو، ہم بالکل بھی ان مہمانوں جیسے نہیں ہیں

جو سر پر آکر ڈنڈے بجاتے ہیں۔"

لیکن خالی ڈبوں کی طرح بجتے تو ہو! ویسے یار م نے تم"

لوگوں کو ڈبے ہی کہا تھا نا؟ میرا مطلب ہے تم لوگوں کی

مثال دی ہے، خالی ڈبے جو صرف آواز کرتے ہیں۔ ٹھا ٹھا

ڈم ڈم۔۔۔ میں ذرا واک کر کے آتا ہوں" وہ ان کی بات

کاٹتے ہوئے مزے سے کہتا باہر نکل گیا تھا جبکہ وہ تینوں

ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے، کیا وہ انہیں طعنے مار کر گیا

تھا؟ اسے۔ کیسے پتہ کہ یارم نے ان لوگوں کو خالی ڈبے بولا

ہے؟

یہ درک یارم کے ایک ایک لمحے کی خبر رکھتا ہے،۔ یارم"

کی دم بنا ہوا ہے۔ اس کو زیادہ اہمیت دینے کی ضرورت نہیں

ہے، کھاؤ پیو مزے اڑاؤ۔ واپسی تو ہم بھی ایک ہفتے کے بعد

ہی کریں گے، جب تک اسے اس کے کیے کی سزا نہ مل

جائے تب تک آسانی سے چھوڑنا نہیں ہے اسے، پتہ نہیں

اپنے آپ کو سمجھتا کیا ہے؟ اگر یارم نے اس کو اپنے پلان

میں شامل کیا ہوا تھا تو اس کا یہ مطلب تھوڑی نہ ہے کہ وہ ہم

سے یارم کی موجودگی چھپائے گا؟ جب تک انتقام پورا نہ ہو

تب تک ہم واپس نہیں جائیں گے" وہ جیسے اپنے پلان پر

ڈٹے ہوئے تھے۔

ہاں وہ سب کچھ تو ٹھیک ہے، لیکن ہم رات کو رہیں گے "

کہاں ؟ میرا مطلب ہے رہنا تو بہت مشکل ہو جائے گا نا،

یہاں تو صرف ایک ہی بیڈ روم ہے اور اس صوفے پر سویا

نہیں جا سکتا ۔"

" یارم کا فلیٹ ہے نا" صارم مزے سے بولا تھا ۔

" ہاں یارم کا فلیٹ ہے لیکن وہ بھی اتنا بڑا نہیں ہے، وہاں

بھی ایک ہی بیڈ روم ہے، چھوٹا سا اوپن کچن اور یہ اتنا سا

لاؤنج۔میں دروازہ توڑ کے دیکھ کے آیا ہوں" صارم نے

۔پریشانی سے بتایا تھا

پری لڑکیوں کے ساتھ ایڈجسٹ کرے گی اور ہم لوگ"

۔درک کے ساتھ "خضر نے آنکھ دبا کر کہا تھا

ہاں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے" صارم نے پرسکون ہو کر"

۔صوفے سے ٹیک لگاتے ہوئے میچ کی طرف دھیان دیا تھا

OOOOOOOO

"یہ سب کیا ہے؟نوڈلز، نمکو۔۔۔چوری چوری یہ سب کچھ

کھاتی ہو تم پری؟"اس نے کچن کا ایک سیکرٹ ڈراز کھولا تھا

جسے پری کب سے کھولنے سے منع کر رہی تھی لیکن جیسے ہی

وہ کھلا، بہت کچھ باہر نکل آیا تھا۔

"ہاں تو ہر وقت دوائیاں کھا کھا کے طبیعت خراب ہو جاتی

ہے میری، کچھ تو چاہیے ہوتا ہے جو میری طبیعت ٹھیک

کرنے کے کام آئے"وہ بڑی معصومیت سے بولی تھی۔

"ارے اس سے تمہاری طبیعت ٹھیک ہوتی ہے؟اس سے

طبیعت اور خراب ہوتی ہے! کیا درک جانتا ہے اس بارے

میں؟ یقیناً نہیں جانتا ہو گا، اسے میں بتاتی ہوں کہ تم کیا کرتی

رہتی ہو بے وقوف لڑکی" معصومہ پریشانی سے سارے

پیکٹ چیک کر رہی تھی۔

"نہیں وہ کچھ نہیں جانتے، یہ میرا اور میرے رومی بے بی کا

سیکرٹ ہے، میرا مطلب ہے میں اور وہ دونوں جب درک

کے ساتھ شاپنگ کرنے گئے تھے ناتب ہم اس بہانے سے

لے کر آئے تھے کہ وہ سب کچھ رویام کھائے گا، لیکن

رویام تو میرا پارٹنر ہے نا، تو ہم دونوں نے مل کر یہ گیم کھیلا

ہے"۔

وہ اسے دیکھتے ہوئے بتا رہی تھی جبکہ معصومہ کو جہاں غصہ آ

رہا تھا وہیں لیلیٰ کو مزہ آرہا تھا۔

"پری! تم نے ہر چیز کو مذاق بنایا ہوا ہے، وہ تمہارے علاج

کے لیے کہاں کہاں خوار نہیں ہو رہا اور تم پھر سے وہی

ساری حرکتیں کر رہی ہو؟ یہ جانتے ہوئے بھی کہ یہ ساری

چیزیں تمہارے لیے کس قدر خطرناک ہیں، تم کچھ سمجھنے کی

کوشش ہی نہیں کرتی، ہر بار اپنی منمانی کرنی ہوتی ہے۔ تم

نے حالت دیکھی ہے اپنی؟ دن بدن وزن گر رہا ہے، کمزور

ہوتی جا رہی ہو، اپنا نہیں تو کم سے کم اس کا تو خیال کرو جو

تمہارے پیار میں اس حد تک آگے آگیا ہے۔ صرف تم ہی

ہو اس کی زندگی میں، کوئی نہیں ہے تمہارے علاوہ، تم خاص

ہو اس کے لیے اسی لیے وہ اتنا کچھ کرتا ہے، تم اسے دھوکے

میں نہیں رکھ سکتی۔ یہ ساری چیزیں تمہارے لیے نارمل

ہیں، معمولی سمجھتی ہو تم ہر چیز کو لیکن یہ معمولی نہیں ہے، یہ

اس کے لیے اس کے جذبات ہیں، اس کی محبت ہے جو

تمہاری نظر میں کوئی اہمیت نہیں رکھتی" وہ غصے سے پیکٹ

۔ڈسٹ بن میں پھینکتے ہوئے کہنے لگی تھی

ایسامت بولو آپ! ان کی محبت میرے لیے بہت اہمیت "

رکھتی ہے، بس کبھی کبھی ہی تو کھاتی ہوں، میں کون سا روز

کھاتی ہوں؟ اور میں جانتی ہوں وہ مجھ سے بہت محبت کرتے

ہیں اور ان کی زندگی میں سوائے میرے کوئی نہیں ہے،

لیکن سارا سارا دن دوائیاں بھی تو نہیں کھا سکتی نا؟ اور مجھے

لگتا ہے درک کو نہ کہیں نہ کہیں پتہ ہے ان سب چیزوں کے بارے میں، کیونکہ صبح کا ناشتہ تو وہی بناتے ہیں نا۔ وہ مجھے ناشتہ بنانے کے لیے کبھی کچن میں نہیں آنے دیتے، اب ایسا تو ہو نہیں سکتا کہ درک سے کوئی بھی چیز چھپی ہوئی رہے"

وہ سر جھکائے بتا رہی تھی لیکن یہ کنفرم نہیں تھا کہ وہ جانتا ہے، اسی لیے وہ یہاں بے گناہ تو ہرگز ثابت نہیں ہو رہی تھی۔

پری یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے، اگر وہ جانتا ہے تو"

تمہیں خود ہی شرم کر لینی چاہیے تھی۔ آج کے بعد تم یہ

سب کچھ نہیں کھاؤ گی جو تمہاری صحت کے لیے اچھا نہیں

ہے۔ آج میری بات سمجھ لو، اپنا نہ سہی اس کا خیال کرو، اس

کے لیے بس تم ہی اہمیت رکھتی ہو، اس کی زندگی میں صرف

تم ہی ہو۔ اگر تمہیں کچھ ہو گیا یا تم لوگوں کا ساتھ ٹوٹ گیا تو

سب سے زیادہ درک کی زندگی پر فرق پڑے گا، وہ ہمیشہ سے

اکیلا رہا ہے، ایک دفعہ پھر سے اکیلا ہو جائے گا۔ اپنی نہ سہی اس کی فکر کرو، تمہاری اس بیماری کا علاج شاید کسی کے پاس نہیں ہے۔ ڈاکٹر نے کہا تھا تمہارا ڈر ختم ہو جائے گا تو تم بالکل نارمل ہو جاؤ گی، لیکن تمہارا ڈر کبھی ختم ہی نہیں ہوا، ہر چیز سے ڈرتی ہو تم، ہر چیز سے خوفزدہ ہو جاتی ہو، کسی طرح کا صدمہ تم برداشت نہیں کر سکتی۔ جانتی ہو درک جانتا تھا کہ تمہارے لیے کسی بھی طرح کا صدمہ برداشت کرنا ممکن

نہیں ہے، اسی لیے اس نے یارم سر کی موت کو تم سے نہیں

چھپایا۔ وہ بات جو ہماری ٹیم میں کوئی نہیں جانتا تھا، وہ بھی

تمہیں پتہ تھی، جانتی ہو کیوں؟ کیونکہ تمہارا ہونا اس انسان

کے لیے ضروری ہے، بہت ضروری ہے۔ اسے سمجھنے کی

کوشش کرو، ہم صرف اسے تنگ کرنے کے لیے یہاں

آئے ہیں، بلکہ یوں سمجھو کہ اس سے بدلہ لینے کے لیے

آئے ہیں کہ اس نے ہم سے اتنی بڑی بات چھپائی، لیکن

تمھیں اسے اس طرح سے تنگ کرنے کا کوئی حق نہیں ہے، یاد رکھنا!" وہ سارے پیکٹس بن میں پھینک چکی تھی۔ جبکہ پری خاموشی سے منہ بناتی واپس بیٹھ گئی تھی کیونکہ معصومہ آج اپنی مرضی سے کچھ بنانے میں مصروف تھی، اس لیے پری صرف اس کی ہیلپ کرنے کے لیے بیٹھی ہوئی تھی جبکہ لیلیٰ ہیلپ کے نام پر صرف بڑی نفاست سے کھیرے کاٹ کر رکھ چکی تھی۔ اس سے زیادہ اس سے امید نہ کی

جائے، یہ اس نے پہلے ہی کہہ دیا تھا، اس کے نیلز خراب ہو

سکتے تھے۔ویسے بھی خضر کو پیٹتے ہوئے اس کا ایک نیل

ٹوٹ بھی گیا تھا، وہ خضر کے موبائل پر آس پاس کے سیلونز

۔چیک کر چکی تھی جہاں سے وہ اپنے نیلز ٹھیک کرو اسکے

○○○○○○○

یہ تم کچن میں کیا کر رہی ہو؟ آج کا کھانا تم بنا رہی ہو کیا؟""

وہ کچن میں داخل ہوتے معصومہ سے کہنے لگا۔نہ جانے وہ

کون کون سی چیزیں لے کر آیا تھا، سامنے ٹیبل پر رکھتے

ہوئے وہ معصومہ کے پاس ہی کھڑا ہو گیا۔

ہاں میں نے سوچا میری بہن روز اتنا سارا کام کرتی ہے تو"

آج میں اس کی ہیلپ کر دیتی ہوں، چھوٹی سی دعوت ہے،

تم بھی انوائٹڈ ہو" وہ اسے دانت دکھاتے ہوئے بولی تو

درک نے بالکل اسی کے انداز میں دانتوں کی نمائش کرتے

ہوئے پری کو دیکھا تھا جو منہ بنائے کھڑی تھی۔

اوئے میری چوزی کا منہ کیوں بنا ہوا ہے؟ تم نے اسے کچھ "

۔ کہا تو نہیں؟" اس نے معصومہ کو گھور کر کہا تھا

بہت کچھ کہا ہے، تمہاری بیوی کو بڑی سخت قسم کی ڈانٹ "

پڑ رہی ہے بڑی اماں سے، میرا مطلب ہے بڑی بہن

سے۔۔۔اوہو ہو! یہ کیا ہے؟" لیلیٰ نے درک کو جہاں پری

کی شکل بننے کی وجہ بتائی تھی وہی پیکٹ سے میگی نکال کر

۔اسے دکھاتے ہوئے معصومہ کو حیران کر گئی تھی

یہ مہنگی ہے، میری بیوی شوق سے کھاتی ہے۔ صرف دو"

پیکٹ رہ گئے تھے، میں نے سوچا ختم ہو جائیں اس سے پہلے

لے آتا ہوں، کیوں؟" درک نے بالکل نارمل سے انداز

میں پوچھا تھا جبکہ وہ دونوں پہلے پری کو اور اب درک کو

دیکھنے لگی تھیں۔

یہ توان ہیلدی ہے نا؟ اور یہ تو تم سے چھپ چھپ کر یہ"

سب کچھ کھا رہی ہے تو تمہیں کیسے پتہ؟" معصومہ کو سچ مچ

حیرانگی ہوئی تھی۔

کم آن! پری مجھ سے کچھ بھی چھپا کر نہیں کھا سکتی، ہر چیز"

میری نظر میں رہتی ہے۔ تمہیں سچ میں لگتا ہے کہ مجھے پتہ

نہیں چلتا کہ میری بیوی کیا کھاتی ہے کیا نہیں؟ یہاں آنے

کے بعد تقریباً پانچ دفعہ ہم رویام کے ساتھ شاپنگ پر گئے

ہیں، میری بیوی کی یہ اسپیشل چیزیں شامل تھیں ضروری

سامان میں۔ ویسے تو رومی کے مطابق وہ سب کچھ رومی کا

سامان تھا، لیکن رویام کو بنا کر دینے والی ہستی خود صرف

بناتے ہوئے لبوں پر زبان پھیرتی ہو گی؟ ایسا تو ممکن نہیں

ہے نا۔ اور ویسے بھی میں نے ڈاکٹر سے پوچھا ہے، یہ اس

کے لیے زیادہ خطرناک نہیں ہے اگر یہ دو تین دن کے بعد

کھائے تو۔ اور اس دراز کا لاک میں دو تین دن کے بعد ہی

کھلا چھوڑتا ہوں" وہ مزے سے بولا تو جہاں پری اسے گھور

کر رہ گئی تھی، وہیں اس کی چالاکی پر لیلیٰ اور معصومہ بھی

حیران تھیں۔

کم آن یار! مجھے پتہ ہے میری بیوی کو کیا پسند ہے کیا"

نہیں۔اس کی من پسند چیزوں کا خیال رکھنا میرا فرض ہے۔

ہاں میں جانتا ہوں کبھی کبھی یہ تھوڑی اوور ہو جاتی ہے،

لیکن اب بیمار ہونے کا مطلب یہ تو نہیں ہے کہ انسان اپنی

۔"من پسند چیزوں سے دور ہو جائے

تمہیں پتہ ہے کبھی کبھی اس کی طبیعت اتنی خراب ہو جاتی"

ہے کہ یہ کھانا نہیں کھاتی، اس وقت ہم نوڈلز پر ہی گزارا

کرتے ہیں۔ رائٹ چوزی؟" وہ اس کے پاس آتے ہوئے

آہستہ سے اس کا چہرہ تھوڑی سے پکڑ کر اوپر کرتے ہوئے

بولا تو اس نے فوراً اثبات میں سر ہلایا تھا، چہرے پر زندگی

سے بھرپور مسکراہٹ تھی۔

"ہاں نا! میں نے بھی یہی بولا تھا نا آپ کو کہ انہیں کچھ نہ

کچھ بیچ میں پتہ ہے، لیکن نہیں، آپ تو مجھے درس اور

بھاشن دینے لگ گئی دیکھا میرے شوہر کو سب کچھ پتہ ہے!

ٹھیک ہے آپ لوگ نا اپنی بھاشن بازیاں اپنے پاس رکھیں۔

آئی لو یو درک! آپ اس ورلڈ کے سب سے بیسٹ ہسبینڈ

ہو اور آپ سے اچھا کوئی نہیں ہے" وہ اس کے گرد اپنے

بازوؤں کا حصار بناتی ہوئی اونچی آواز میں بول رہی تھی، جبکہ

اس کا ماتھا چومتا وہ مزے سے اس کی نازک باہوں میں اپنا

۔ کسرتی وجود فٹ کرنے کی کوشش کر رہا تھا

○○○○○○○

شدتِ یارم

حصہ تین، قسط نمبر نو

○○○○○○○

ام دتدر دارے ہے ("ہم کدھر جارہے ہیں انکل؟")

رویام رسل کی گود میں بیٹھا سوال کر رہا تھا، جبکہ رسل اس

وقت اپنے پرائیویٹ جیٹ کو ہوا میں اڑاتا انہیں کسی اور ہی

دنیا میں پہنچائے جارہا تھا۔

ہم جا رہے ہیں بہت دور سمندر کے بیچ میں "اس نے نرمی

سے رویام کو دیکھتے ہوئے جواب دیا تھا، جس نے اس کے

جواب پر اپنے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ لیا۔

(شمندر تے بیت می تو مچھاں اوں دی اول بت بلی شاک بی)

سمندر کے بیچ میں تو مچھلیاں ہوں گی اور بہت بڑی شارک

بھی!" وہ اپنی دونوں باہیں پھیلاتے ہوئے اسے بتانے لگا

تھا۔

ہاں بالکل! سمندر میں بہت ساری مچھلیاں اور شارک "

ہوتی ہیں، لیکن تم انہیں تنگ کرنے تھوڑی جا رہے ہو، تم تو

وہاں اپنے گھر جاؤ گے نا" رسل نے نرمی سے اس کا گال

چومتے ہوئے کہا تو رویام نے فوراً اپنا ننھا سا ہاتھ اپنے گال پر

رکھ لیا تھا۔ اور جس انداز میں اسے گھورا تھا، رسل سمجھ گیا

تھا کہ اس کا کس اسے پسند نہیں آیا ۔

ان دادر تید راے شمندر می ("ان کا گھر کدھر ہے سمندر

میں ؟") وہ اسے دیکھتے ہوئے سوال کرنے لگا جس پر رسل

۔نے صرف اثبات میں سر ہلایا تھا

اول ہمالادر شمندر تے بار "اور ہمارا گھر سمندر کے باہر ؟")

رویام ٹھوڑی کے نیچے اپنی چھوٹی سی انگلی رکھتے ہوئے دوبارہ

۔سوال کرنے لگا

جی بالکل! آپ کا گھر سمندر کے باہر ہے اور مچھلیوں کا گھر "

سمندر کے اندر ہے"۔

مینج وہ ہمالی نیبر ہے ("مینز وہ ہماری نیبر ہیں") رویام اس کی

بات کاٹتے ہوئے بولا تو اب کی دفعہ ساتھ بیٹھے رفیل کی ہنسی

چھوٹ گئی تھی۔

ہاں بالکل رویام! مچھلیوں کا گھر تمہارے گھر کے پاس میں "

ہے، کبھی تم ان کے گھر جانا کبھی وہ تمہارے گھر آجائیں،

۔"امید ہے تم اچھے سے اپنے نیبرز کا خیال رکھو گے

اوتے می ان تا کال رتھوں دالیتن دب بو ہما لے در)

آئے دے تب ام ان تو تھانے می تیا دے دے وہ تائے

پتی ہے، میلی ماما تو شارت ممانوں تو تائے پلاتی اے اور شات

(می کو کیزبی دیتی اے

اوکے، میں ان کا خیال رکھوں گا، لیکن جب وہ ہمارے گھر"

آئیں گے تب ہم ان کو کھانے میں کیا دیں گے؟ وہ چائے پیتی

ہیں؟ میری مما تو سارے مہمانوں کو چائے پلاتی ہیں اور

ساتھ میں کوکیز بھی دیتی ہیں" رویام نے پھر سے سوچتے

ہوئے سوال کیا تھا۔

اب وہ تو مچھلیوں کو پتہ ہوگا نا کہ وہ تمہاری مہمان نوازی"

ایکسیپٹ کرتی ہیں یا نہیں، ویسے مجھے لگتا ہے مچھلیاں کوکیز

کھالیں گی کیونکہ اگر ہمارا ڈبلیو مرم کے ہاتھ کی بنی چاٹ کھا

سکتا ہے تو مچھلیوں کو کوکیز کھانے میں کیا ہی قباحت ہو

گی"۔ رفیل نے دماغ پر زور ڈالتے ہوئے اسے بہت پتے کی

بات بتائی تھی۔

جبکہ رویام یہ سوچ کر خوش ہو رہا تھا کہ سمندر میں

اب مچھلیاں بھی اس کی دوست ہوا کریں گی۔ اس نے سوچ

لیا تھا وہ ساری فش سے دوستی کر لے گا اور پھر ان کے ساتھ

پارٹی بھی کرے گا۔ شونو کے ساتھ بھی سب کی دوستی کروا

دے گا۔ بہت ساری رنگ برنگی مچھلیاں دیکھنے کے لیے وہ

بے تاب ہو گیا تھا جبکہ کائزان کاظمی کا پرائیویٹ جیٹ اس

وقت ان لوگوں کو ان کے مقام تک پہنچا رہا تھا۔

روح اور یارم دونوں پیچھے پرائیویٹ سائیڈ پر تھے جبکہ رویام

ان کے ساتھ کیپٹن روم میں جہاز چلانا سیکھ رہا تھا۔

○○○○○○○○

"یارم تو کھلی آنکھ کی روح "! گڈ مارننگ ؟ اٹھ گیا میرا بچہ

اس کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ خود کو عجیب سی جگہ پر محسوس

کرتے ہوئے اس نے ایک نظر یارم کو دیکھا جو اس کے

ماتھے کو چومتا اس کے ساتھ ہی بیڈ پر بیٹھا تھا۔ وہ فوراً سیدھی

ہوئی تھی۔

"یارم یہ کون سی جگہ ہے؟ ہم کہاں ہیں؟" اس نے دیوار پر

لگے پردے کو ہٹانا چاہا تو اگلے ہی لمحے اس نے نیچے کی طرف

دیکھا تھا، وہ آسمانوں میں تھے۔

"ہم کہاں جا رہے ہیں؟ ہم جہاز میں ہیں؟" وہ بے یقینی کی

حالت میں تھی۔

"اپنے گھر! میں نے تمہیں کہا تھا نا تیار رہنا ہم نے نکلنا ہے۔

میں گیا تو تم سو رہی تھی، رومی نے بولا میری مما کو تنگ مت

کرو میری مما تھکی ہوئی ہے، پھر کیا؟ رومی کی مما کو آہستہ

سے اپنی باہوں میں بھرا اور اپنے ساتھ لے آیا" وہ پیار سے

اس کے لبوں کو چومتا ہوا اسے تفصیل بتا رہا تھا جبکہ روح

حیران تھی کیا وہ اتنی گہری نیند سوئی تھی کہ یارم اسے اٹھا کر

اپنے ساتھ جہاز میں لا چکا تھا اور اسے پتہ بھی نہ چلا۔

"پتہ نہیں میری آنکھ کیسے لگ گئی، ان دوائیوں کی وجہ سے

بہت غنودگی ہوتی ہے۔ پتہ نہیں میرا بیٹا اکیلا کیا کرتا رہا ہو

گا؟آپ کتنی دیر میں واپس آئے؟"آپ مل آئی سب سے

وہ پریشانی سے پوچھنے لگی تھی۔ گزشتہ دو مہینوں سے اس کا

زخم تو تقریباً بھر چکا تھا لیکن یارم اس کی صحت پر کوئی رسک

نہیں لے رہا تھا، وہ اب تک میڈیسن یوز کر رہی تھی جس کی

۔وجہ سے نیند بہت زیادہ آتی تھی

ہاں میری جان! میں مل آیا ہوں ان سب سے، وہ سب "

ٹھیک ہیں۔ تمہیں بہت سارا پیار دے رہے تھے۔ مجھے زندہ

دیکھ کر ان کا ری ایکشن ویسا ہی تھا جیسا ہونا چاہیے تھا، بچوں

کی طرح رو رہے تھے لیکن میں نے بہت اچھے سے سمجھا دیا،

پیمپر پہنا کر منہ میں فیڈر بھی دے دیا تھا" وہ مذاق سے بولا

تو روح اسے دیکھ کر رہ گئی تھی جبکہ اس کے یوں گھورنے پر

وہ مسکرایا۔

" روح بے بی ناراض مت ہو نکمے ہیں وہ سب لوگ لیکن

اب ٹھیک ہیں سب سے مل کر آرہا ہوں میں۔ تمہیں ساتھ

لے کر چلتا لیکن میں نہیں چاہتا کہ تم پر کسی کی نظر بھی

پڑے، ابھی تو بالکل بھی نہیں جب تک تم بالکل ٹھیک نہیں

ہو جاتی" وہ اسے پیار سے سمجھاتے ہوئے اس کے بال پیچھے

کی طرف کرنے لگا تھا۔ یہ حقیقت ہی تو تھی، روح کی ذرا سی

چوٹ ٹھیک ہونے میں کتنے دن لگ جاتے تھے۔ اس سے

پہلے بھی روح کو ذرا سی چوٹ لگتی تو کتنے دن لگ جاتے تھے

اسے ٹھیک ہونے میں، یا پھر یارم کو اسے ٹھیک ماننے میں۔

اور اس وقت بھی روح بظاہر بالکل ٹھیک تھی لیکن یارم کے

لیے وہ تب تک ٹھیک نہیں ہو سکتی تھی جب تک گردن

سے اس کا نشان بالکل ختم نہ ہو جائے۔

بابا اپ تو پتا اے دہاں ام دا رے ہے وہاں ہالے نیبر زمی

مچھاں رہتی ہے("بابا آپ کو پتہ ہے جہاں ہم جا رہے ہیں

وہاں ہمارے نیبر زمیں مچھلیاں رہتی ہیں؟")رو یام اندر

داخل ہوتے ہوئے سیدھا یارم کے پاس آتا اسے بتانے لگا تھا

۔جبکہ اس کے پیچھے پیچھے ہی شونو بھی اندر داخل ہوا تھا

مچھلیاں رہتی ہیں؟ ہم کہاں جا رہے ہیں یارم ؟"اب روح"

۔کو بھی یاد آگیا تھا کہ وہ بھی اس وقت آسمانوں میں ہے

سیشلز آئی لینڈ ہے،بہت خوبصورت ہے"وہ اسے دیکھتے"

ہوئے بتانے لگا تھا جبکہ وہ الجھی ہوئی نگاہوں سے اسے دیکھنے

۔لگی تھی

ہنی مون میری جان ! میں نے تمہیں کہا تھا نا ہم جلد ہی "

ہنی مون کے لیے جائیں گے " یارم مزے سے بولا تھا جبکہ

رومی بھی کافی تجسس سے ان کی طرف دیکھ رہا تھا ۔

کیا مطلب یارم ؟ شادی کے اتنے سال بعد ہم دوبارہ ہنی "

مون پر جا رہے ہیں ؟ وہ بھی اپنے دو بچوں کے ساتھ ؟ میرا

مطلب ہے ایک بچے اور ایک پالتو جانور کے ساتھ " یارم

کے گھورنے پر اس نے اپنی بات فوراً درست کی تھی ۔

ہاں بالکل! ہم اپنی فیملی کے ساتھ اپنے ہنی مون پر جا رہے "

ہیں۔مجھے یہ جگہ کافی پسند آ رہی ہے اور مجھے لگا ہمیں

انجوائے کرنے کے لیے یہاں آنا چاہیے۔بہت خوبصورت

جزیرہ ہے، سمندر کے بیچ و بیچ، محدود لوگ اپنی زندگی میں

مگن ۔۔۔ تقریباً دو تین مہینے تک تو ہم یہیں رہیں گے مزے

سے، کوئی ٹینشن نہیں، کوئی پریشانی نہیں، سکون سے ایک

دوسرے کے ساتھ وقت گزاریں گے" وہ روح کی طرف

دیکھتے ہوئے بول رہا تھا جبکہ روح جو واپس جانا چاہتی تھی،

کچھ بھی نہیں بول پائی تھی۔ وہ یارم سے کتنی دفعہ کہہ چکی

۔ تھی کہ واپس گھر جانا ہے لیکن وہ مان ہی نہیں رہا تھا

اس آدمی کے حملے کے بعد سے یارم اسے سعودیہ لے آیا تھا

اور اس کا علاج بھی یہیں سے ہوا تھا۔ اس نے عمرہ کیا، خدا

کے گھر کو جی بھر کر دیکھنے کی نیت سے کئی دفعہ وہاں گئی لیکن

دل بھرتا ہی کہاں ہے، وہ بار بار جاتی لیکن نگاہوں کی پیاس

بجھتی ہی نہیں تھی۔وہ ان سب کو مس کر رہی تھی،ان سے ملنا چاہتی تھی لیکن آج بھی یارم خود ہی ان سے مل کر واپس آگیا تھا۔

یارم نے اسے سب کچھ بتایا تھا کہ کس طرح کچھ لوگ ان کے پیچھے لگے ہوئے ہیں اور انہیں جان سے مارنا چاہتے ہیں۔ایسے میں اس نے اور خضر نے ایک پلاننگ کی تھی جو ان لوگوں کے آجانے کی وجہ سے کامیاب نہیں ہو سکی ورنہ

اتنا سب کچھ ہوتا ہی نہیں۔روح کو بھی یہ سمجھ کر بہت دکھ

ہو رہا تھا کہ خضر اس کی پلاننگ کا حصہ تھا اور وہ خضر کو بہت

غلط سمجھ چکی تھی۔اس نے خضر سے فون پر معافی بھی مانگ

لی تھی کہ وہ اسے اس قدر غلط سمجھ چکی ہے، جس پر خضر نے

مسکرا کر بات ختم کر دی تھی کہ وہ کنڈیشن ہی ایسی تھی کہ

جو روح نے سمجھا کوئی بھی وہی سمجھتا،اور پھر جب ان کی ٹیم

کے قابل ترین ممبر نے ان سب چیزوں کو اپنے مطابق لیا

۔ تھا تو وہ روح سے کیا ہی امید کر سکتے تھے

ہم لینڈ کر رہے ہیں" دروازے پر ہلکی سی دستک کے "

۔ ساتھ ہی رفیل کی آواز آئی تھی

ہاں ٹھیک ہے ہم تیار ہیں" یارم نے بس اتنا کہتے ہوئے "

رویام کو اپنے قریب کیا تھا جبکہ لینڈنگ سے خوفزدہ ہوتے

۔ ہوئے روح بھی فوراً اس کے پاس آگئی تھی

یہ ایک چھوٹا سا کیبن تھا جس کے اندر خوبصورت سا بیڈ لگا

ہوا تھا۔ یہ کائزان کاظمی کی پرسنل پراپرٹی تھی جہاں پر اس

نے ہر چیز کا انتظام کر کے رکھا تھا۔ وہ اکثر فلائٹ میں سو جاتا

تھا اس لیے اس نے آرام کے لیے یہ کمرہ یہاں بنوایا تھا تاکہ

اسے یہاں رہتے ہوئے کوئی پریشانی نہ ہو۔

"یارم یہ جہاز کس کا ہے؟" وہ اس کے سینے میں چھپتی

اچانک سوال کرنے لگی تھی۔

کائزان کا ہی ہے روح! اگر تمہیں پسند ہے تو بتاؤ ہم اپنے"

۔" لیے بھی لے لیں گے

لے تو لیں گے لیکن اسے چلائے گا کون؟ آپ کو جہاز اڑانا"

۔ تھوڑی نہ آتا ہے" روح فوراً بولی تھی

لے لو بابا لے لو! لومی تو تلانا اتا اے لومی کورشل اتل شے (

(سکھایا اے

"لے لو بابا لے لو! رومی کو چلانا آتا ہے، رومی کو رسل انکل

نے ابھی سکھایا ہے "رویام فوراً بولا تھا جیسے ان کی پریشانی کا

حل ان کے حوالے کر رہا ہو۔ یارم نے اس کے کانفیڈنس پر

روح کو اشارہ کیا تھا۔

"ہاں پھر لے لیں! میرا بیٹا چلا لے گا۔ کوئی مذاق تھوڑی

ہے، میرے بیٹے کو سب آتا ہے "روح رویام کا چہرہ تھامتے

ہوئے اس کے ننھے سے گال پر اپنے لب رکھ چکی تھی، جس

۔پر یارم نے پھر سے منہ بنالیا تھا

اوہو یارم! چھوٹے سے بچے سے جیلس ہوتے ہیں"

آپ؟"اس نے یارم کو چھیڑتے ہوئے نرمی سے اپنا ہاتھ

اس کے گال پر رکھا تھا، لیکن وہ اگلے ہی لمحے اس کا ہاتھ ہٹا

۔گیا

۔"بات مت کرو مجھ سے، میں ناراض ہوں"

اپ ناراج نی جلیش ہے ("آپ ناراض نہیں جیلس

ہیں") یارم اپنی بات مکمل بھی نہیں کر پایا تھا کہ رومی نے

۔فوراً بیچ میں اپنی چونچ چلائی تھی

دیکھا؟ کیسے ہلتی ہے تمہارے بیٹے کی چونچ !ضرورت سے "

زیادہ ہی بدمعاش ہوتا جارہا ہے، اس کو سیٹ کرنا پڑے گا،

۔ٹیوننگ کی ضرورت ہے اس کو" یارم رومی کو گھور رہا تھا

ٹونگ تے بدبی ماما لومی تو ہی کشی کرری ہوں دی ("ٹیونگ

کے بعد بھی ممارومی کو ہی کس کر رہی ہوں گی") وہ مزے

سے کھلکھلاتے ہوئے اسے مزید جلانے لگا تھا، جب اچانک

ہی جہاز کی مووومنٹ میں ہلکی سی لڑکھڑاہٹ ہوئی تھی۔

رویام تو فوراً سے پہلے یارم کے سینے میں چھپا تھا جبکہ روح

نے بھی اس کے سینے میں اپنی جگہ بنائی تھی، جبکہ شونو

بھاگ کر یارم کے پیر کے ساتھ لپٹ چکا تھا۔

میں کس کے ساتھ لپٹوں ؟ مجھے بھی ڈر لگ رہا ہے "وہ"

قہقہہ لگاتے ہوئے بولا تھا۔ لیکن کسی کی طرف سے جواب

نہ آیا، لیکن اگلے کچھ ہی سیکنڈ میں بالکل خاموشی چھا چکی تھی

اور ہر طرح کی حرکت بند ہو چکی تھی، یعنی وہ زمین پر لینڈ ہو

چکے تھے۔

ooooooo

لیجیے یارم سر! ہم آگئے، ہوپ سو آپ کو یہ آئی لینڈ اور یہ

گھر پسند آئے گا۔ یہ آپ کے کار کی چابی ہے اور یہ گھر کی"

رسل نے یارم سے ہاتھ ملاتے ہوئے اسے گھر کی چابی دی

تھی۔

یارم ان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے انہیں جانے کا کہنے لگا۔ وہ

دونوں صرف انہیں یہاں چھوڑنے کے لیے آئے تھے

کیونکہ اس آئی لینڈ پر صرف شپ سے ہی آیا جا سکتا تھا اور

تقریباً تین چار مہینوں سے شپ سسٹم بین ہو گیا تھا کیونکہ

اس آئی لینڈ پر کچھ ال لیگل ایکٹیویٹیز سٹارٹ ہو گئی تھیں،

ایسے میں ٹرانسپورٹ سسٹم بند کر کے ان لوگوں نے اس

آئی لینڈ کو محفوظ کرنے کی کوشش کی تھی۔ یہ آئی لینڈ بہت

زیادہ بڑا نہ تھا،

یارم کا سامان وہ لوگ اپنے ہیلی کاپٹر سے نکال کر اندر رکھ

رہے تھے۔ نہ جانے کیا کیا تھا کیا نہیں، روح نے دھیان نہ

دیا بس وہ تو گھر دیکھنے کے لیے ایکسائٹڈ تھی۔ چابی ملتے ہی

دروازہ کھول کر یارم اسے لے کر اندر آیا تھا جہاں چھوٹا سا

باہر کی طرف لان بنا ہوا تھا، دھوپ میں بیٹھنے کے لیے وہاں

کرسیاں تھیں۔ انہیں اگنور کرتا یارم اس کی گردن میں ہاتھ

ڈالے اسے اندر کی طرف لے کر جا رہا تھا۔

"ہم؟ یہ ہمارا گھر ہے، دیکھیں کتنا خوبصورت ہے! او یارم

دو مہینے یہیں پر رہیں گے؟" وہ خوش ہوتے ہوئے اندر آ

رہی تھی جبکہ یارم صرف ہاں میں سر ہلاتا اندر کا دروازہ

کھولنے لگا تھا۔ رسل اور رفیل کو اشارہ کرتے ہوئے وہ اسے

گھر دکھانے لگا۔

بابا ہمالے نیبر زمی پھش اے پھش کاں اے مدھے نجر

تیوں نی اری (" بابا ہمارے نیبر زمیں فش ہے، فش کہاں

ہے؟ مجھے نظر کیوں نہیں آرہی؟") وہ اندر آتے ہوئے

یارم سے سوال کرنے لگا تھا۔وہ اتنی دیر سے باہر کیوں کھڑا

۔تھااب یارم کو سمجھ میں آیا تھا

وہ سمندر کے بیچ میں ہے چوزے! فوراً سے تھوڑی نظر"

آنے لگیں گی۔کل تجھے گھمانے لے کر جاؤں گا پھر دکھاؤں

گا تجھے تیرے نیبرز"وہ آہستہ سے اسے تھام کر روح کی

۔طرف لٹکاتے ہوئے اسے اس کا روم دکھانے لگا تھا

لومی ماما تے لوم می رے دا!! لومی ماما تے لوم می رے دا

("رومی مما کے روم میں رہے گا! رومی مما کے روم میں

رہے گا!") وہ اسے بیڈ کے اوپر پٹخ چکا تھا جب رویام فوراً بیڈ

سے نیچے اترا۔

"ہاں ہاں رویام مما کے روم میں ہی رہے گا، پر رویام اب

بگ بوائے ہے تو اسے الگ کمرہ چاہیے نا؟ بس اسی لیے بابا

نے آپ کے لیے روم بنوایا ہے نا؟" اس سے پہلے کہ وہ

بھاگ کر کمرے سے باہر نکلتا، روح دروازے پر ہی اسے پکڑ

کر اپنے ساتھ لگا چکی تھی۔

ماما لومی ماما بابا تے نچ می شوئے دا(ممارومی مما بابا کے نیچ میں

سوئے گا") وہ روح کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھامتے ہوئے

بولا تو روح نے فوراََ حامی بھر لی جبکہ یارم اب بھی اسے گھور

رہا تھا۔ تین سال کا ہونے والا تھا لیکن مجال تھی جواب تک

اس نے ان دونوں کو اکیلے ایک کمرے میں رہنے دیا ہو۔

کب تک بڑا ہو گا تمہارا یہ بیٹا روح؟ یہ تو بڑا ہی نہیں ہو رہا۔"

تم تو کہہ رہی تھی کہ بس تھوڑا عرصہ اسے اپنے ساتھ رکھنا

ہے لیکن یہ تو چنگم کی طرح چپک گیا ہے ہمارے ساتھ۔ یہ

کب اپنے روم میں سویا کرے گا؟" یارم اچھا خاصا بدمزہ

ہوتے ہوئے بولا تھا۔

ابی می شوٹا بتہ ہوں ("ابھی میں چھوٹا بچہ ہوں") وہ منہ بنا کر

بولا تو یارم نے آنکھیں گھمائی تھیں۔ ایک تو اس کا یہ چھوٹا

بچہ والا ڈرامہ ختم نہیں ہوتا تھا، ہر بات پر "میں چھوٹا بچہ

ہوں" کہہ کر وہ بات ہی ختم کر دیتا تھا۔

"تو چھوٹا بچہ نہیں، چھوٹا چوزہ ہے، چپکا ہوا ہے اپنی مرغی

کے ساتھ" اسے روح کی گود میں چھپتے دیکھ کر وہ بولا تھا۔

جس پر روح ان کی نوک جھونک پر مسکراتے ہوئے اسے

اٹھا کر بیڈ پر لا چکی تھی۔ رویام نہ تو کل سارا دن سفر میں سویا

تھا اور نہ ہی آج جہاز میں اس نے ذرا سی بھی نیند لی تھی اور

اب بھی وہ فل ایکٹیو تھا یعنی کہ فل چارج تھا، لیکن روح کا

ارادہ اسے تھوڑی دیر سلانے کا تھا۔ ورنہ وہ بیمار ہو جاتا اور

اس کی بیماری تو روح بالکل بھی برداشت نہیں کر سکتی تھی،

اسی لیے اس کے ساتھ بیڈ پر لیٹتے ہوئے وہ اس پر کمبل ڈال

گئی تھی۔

"بابا دو دو!" جس طرح روح اسے اٹھا کر لائی تھی، وہ خود

ہی سمجھ گیا تھا کہ اس کی ماں اسے سلانا چاہتی ہے اسی لیے

یارم کو حکم جاری کر دیا تھا کہ اسے اس کا دودھ دیا جائے۔

جبکہ یارم پہلے ہی کمرے سے نکل چکا تھا کیونکہ اس کا دودھ

بنانا تو یارم کا ہی کام تھا۔لیکن اپنے سارے سامان میں سے وہ

اس کے دودھ کو نکالے گا کیسے ؟پتہ نہیں روح نے کون سے

بیگ میں اس کے کھانے پینے کی چیزیں ڈالی تھیں۔

اس نے سامنے پڑے کوئی 13 سے 14 بیگز دیکھے۔اتنا

سامان اس کی بیوی کا ہر گز نہیں تھا۔یہ سارا سامان اس کی

اولادوں کا تھا اور روح کے مطابق ایک ایک چیز بے حد

ضروری ہے، اسی لیے سعودیہ سے اپنا سامان لیتے ہوئے اس

نے رویام اور شونو کی ایک ایک چیز نکالی تھی جبکہ اپنی اور

یارم کی فکر وہ کم ہی کرتی تھی۔

اس بلیک والے بیگ میں رویام کا ملک پاؤڈر ہو گا" رسل"

جو اس کے بیگز کو اٹھا کر اندر سٹور روم میں رکھ رہا تھا، اس

کے کہنے پر رک گیا۔

تم لوگ باقی کا سامان رکھ دو میں نکال لوں گا" وہ اندازے "

سے بیگز سے سامان نکالنے لگا تھا جبکہ رفیل آخری دو بیگز

بھی لے کر سٹور روم میں رکھنے لگا ۔

"سر! آپ کا سارا ہی سامان ہم نے رکھ دیا ہے، جو جو کہا تھا

سب کچھ ،اور باقی جو ضروری سامان ہے وہ نیچے بیسمنٹ میں

جو خالی کمرہ ہے اس میں رکھ دیا ہے"۔

وہ والا سامان بہت ضروری ہے، حفاظت سے رکھا ہے"

۔نا؟" یارم نے بات کرتے ہوئے اپنے ڈمپل شو کیے تھے

"ارے وہ تو سب سے زیادہ ضروری سامان ہے سر! کائزان

نے کہا تھا کہ وہ سامان سب سے زیادہ حفاظت سے نیچے رکھنا

ہے ہم نے، نیچے والا دروازہ بھی بہت اچھے سے بند کیا ہے۔

۔" باقی آپ نے جیسا کہا تھا سب کچھ ویسا ہی ہے

لیکن سر ایک پرابلم ہے، وہ دراصل نیچے والے اس روم"

میں ناچھپکلیاں بہت زیادہ ہیں، کہیں آپ کا ضروری سامان

خراب نہ ہو جائے"۔

ارے آہستہ بول لو! روح میڈم ڈر جائیں گی چھپکلی کے نام"

سے"رفیل نے رسل کو ڈپٹا تھا۔

ایسا کرو اسپرے وغیرہ کر دو نیچے والے سٹور روم کو، میرا"

سامان خراب نہیں ہونا چاہیے، وہ بہت قیمتی سامان ہے"

یارم نے انہیں پھر سے تاکید کی تھی جس پر وہ دونوں ہاں میں سر ہلاتے نیچے بیسمنٹ کی طرف چلے گئے تھے۔ ان لوگوں کو نکلنا تھا اور وہ اچھے خاصے لیٹ ہو رہے تھے۔

کائزان کے مطابق ایک بجے تک ان لوگوں نے کوئی ضروری کام کرنا تھا۔ اس وقت صبح کے ساڑھے نو بج رہے تھے اور ان لوگوں کو ایک بجے تک ہر حال میں مصر پہنچنا تھا۔ وہ اپنے کسی کام کی وجہ سے کائزان کے کام کو رکنے نہیں

دے سکتا تھا اسی لیے وہ ان لوگوں کو جلدی جلدی کام ختم

کرنے کے لیے کہہ رہا تھا جبکہ خود بیگ سے رویام کا دودھ

نکالتے ہوئے وہ کچن کی طرف آ گیا ۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ رویام کا دودھ بنا چکا تھا جبکہ کمرے میں

آتے ہی اسے رویام کی بات سنائی دینے لگی تھی ۔

OOOOOOOO

لتین ماما قم ان شے دوشتی کیشے تریں دے، وہ تو مچھاں اے

ناوہ تو بار آئے دی لی نی توام کیشے ان شے ہائے ہیلو تریں

دے؟ وہ تو پانی تے اندل رہتی اے

لیکن مما ہم ان سے دوستی کیسے کریں گے؟ وہ تو مچھلیاں")

ہیں نا، وہ تو باہر آئیں گی ہی نہیں تو ہم کیسے ان کے ساتھ

ہائے ہیلو کریں گے؟ وہ تو پانی کے اندر رہتی ہیں") رویام

روح کے ساتھ لیٹا تھا وہ اس کے سینے پر آہستہ آہستہ ہاتھ

پھیر رہی تھی۔اسے اچھا لگتا تھا رویام کے سینے پر اپنا ہاتھ

پھیرنا۔وہ بچہ تھا اور ایک ایڈلٹ کے مقابلے میں ایک

چھوٹے بچے کا دل ڈبل رفتار سے دھڑکتا ہے،اسے یہ

۔حرکت بہت پسند تھی

۔اہو پھر تو ہم نہیں مل سکتے،روِح نے ہریشانی سے کہا

ماماام تلے جائے دے ناان تے پاش پانی تے اندل !اپ تو

تجھ نہیں پتا("ماما ہم چلے جائیں گے ناان کے پاس پانی کے

اندر! آپ کو کچھ نہیں پتہ") وہ اپنے سر پہ ننھا سا ہاتھ مارتے

ہوئے اس کی عقل پر ماتم کرنے لگا تھا۔

"لیکن رومی بے بی ہمیں تو سوئمنگ ہی نہیں آتی، ہم کیسے

جائیں گے ان کے گھر؟ جب تک ہمیں تیرنا نہیں آئے گا

تب تک ہم ان کے گھر نہیں پہنچ سکتے نا؟" روح نے بھی

بالکل اسی کے انداز میں سر پہ ہاتھ مارا تھا۔

اوااتا! مطبل ان تے دردانے تے لیے پہے ہمیں شوئمنگ

شیتھنی ہودی ؟۔ باباکو شوئمنگ آتی ہے، ہم باباکو بھدتے

ہے ان تے درمیں، وہ ان توانوائٹ ترتے آجائیں ہمالے در

"میں۔ ہم ان توتہتے ہیں تہ ہمالے شاتھ گیٹ ٹوگیدرتریں

اواچھا! مطلب ان کے گھر جانے کے لیے پہلے ہمیں)

سوئمنگ سیکھنی ہوگی ؟۔ باباکو سوئمنگ آتی ہے، ہم باباکو

بھیجتے ہیں ان کے گھر میں، وہ ان کوانوائٹ کرکے آجائیں

ہمارے گھر میں۔ ہم ان کو کہتے ہیں کہ ہمارے ساتھ گیٹ

ٹوگیدر کریں") وہ سوچتے ہوئے آسان حل پیش کرنے لگا

تھا، جبکہ یارم اندر داخل ہوتا بیڈ پر بیٹھتے ہوئے اسے ایک

جھٹکے میں کھینچ کر اپنے قریب کرتا فیڈر اس کے منہ میں

زبردستی ٹھونسنے لگا۔

می بات ترراوں نا، آپ می مینرج نی ہے دب دوبلے بات

ترر ہے ہوتے ہیں تب بتے نچ می نی آتے

میں بات کر رہا ہوں نا، آپ میں مینرز نہیں ہیں۔ جب")

دو بڑے بات کر رہے ہوتے ہیں تب بچے بیچ میں نہیں

آتے")وہ یارم کو انگلی دکھاتے ہوئے غصے سے بولا تھا۔

اتنے امپورٹنٹ ٹاپک پر اس کی گفتگو چل رہی تھی اور یارم

نے تو حد ہی کر دی تھی۔ پونے تین سال کا وہ چھوٹا سا چوزہ،

۔اس کی باتیں اس کی عمر سے بہت بڑی تھیں

چوزے! ابھی میرے اس کمرے سے نکلنے سے پہلے تو تو

چھوٹا بچہ تھا، اب اتنا بڑا ہو گیا ہے کہ میں تجھے چھوٹا لگ رہا

ہوں؟" یارم زبردستی اس کے منہ میں فیڈر ڈالتا پوری

۔شدت سے اس کے گال کو لال کر چکا تھا

میں شوٹا بتہ شرف تب اوتا اوں دب مجدے ماماتے شاتھ

!نینی ترنی اوتی ہلار۔ آپ تے لیے ایت تام اے، مماتام بتاؤ

میں چھوٹا بچہ صرف تب ہوتا ہوں جب مجھے ماما کے ساتھ")

نینی کرنی ہوتی ہے۔ آپ کے لیے ایک کام ہے، مماکام

بتاؤ!") وہ فیڈر منہ سے نکالتے ہوئے آدھی بات یارم سے

جبکہ باقی کی آدھی بات روح کو حکمیہ انداز میں کہتا فیڈر واپس

منہ میں ڈال گیا تھا۔

جبکہ روح بیڈ پر اٹھ کر بیٹھتی مسکراتے ہوئے شونو کو دیکھ

رہی تھی جو اپنے چھوٹے سے ڈاگ باؤل میں اپنا کھانا کھا رہا

تھا۔وہ بھی یہی سوچ رہی تھی کہ رویام کے سونے کے بعد

وہ شونو کو اٹھ کر کھانا دے گی، لیکن ہمیشہ کی طرح یارم نے

۔اس کے ہر مسئلے کو حل کر دیا تھا

جی یارم !آپ میرے بیٹے کو تنگ نہ کریں، آپ کے لیے"

ایک کام ہے۔آپ کو سوئمنگ آتی ہے نا؟تو آپ جائیں گے

سمندر میں جا کر مچھلیوں کو ہمارے گھر پہ انوائٹ کریں

گے۔ہم ان کے ساتھ دوستی کرنا چاہتے ہیں،ان کے ساتھ

اپنے گھر پر پارٹی کریں گے۔ آپ نے سب کو بلا کر لانا ہے،

ساری رنگ برنگی مچھلیاں آنی چاہئیں ہمارے گھر میں، آئی

بات سمجھ میں؟ ہم نے سب کے ساتھ دوستی کرنی ہے۔"

روح رویام کا میسج یارم کو دے رہی تھی تو یارم نے مسکرا کر

رویام کو دیکھا تھا، جو دودھ پیتے پیتے آہستہ آہستہ اپنی آنکھیں

بند کر رہا تھا یعنی بیٹری لو ہو رہی تھی، جلد ہی اس نے نیند

میں اتر جانا تھا۔

ماماشونوتادرل ("مماشونوکاگھر!") اچانک ہی نیند میں

جاتے جاتے اسے کچھ اور یاد آیا تو فیڈر منہ سے نکالتے ہوئے

۔اس نے ایک اور بات یاد کروائی تھی

ہاں یارم، شونو کا گھر!" روح کو بھی اچانک سے شونو کی فکر"

ستانے لگی تھی جبکہ رویام تھوڑی آنکھیں کھولے ان

دونوں کو دیکھ رہا تھا جیسے ان دونوں کی طرف سے جواب پا

۔کر ہی سونے کا ارادہ ہو

شونو کا گھر دوپہر تین بجے تک آئے گا، آرڈر دیا ہے بننے"

میں اتنا وقت لگ جائے گا۔ رسل کہہ رہا تھا کہ تین بجے سے

پہلے پہلے یہ کام ہو جائے گا، فکر کرنے کی ضرورت نہیں

شونو صاحب! آپ کو آپ کا شاہی مکان مل جائے گا" یارم

نے تفصیل سے جواب دیا تھا جبکہ اس سب کے دوران شونو

سر اٹھائے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا جیسے اسے پتہ ہو کہ اسی

کے متعلق بات ہو رہی ہے اور پھر اسے بھی اپنی ملکیت میں

ایک گھر چاہیے تھا۔ وہ ہرگز ان لوگوں کے ساتھ ان کے

کمرے شیئر کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا، اسے اب الگ گھر

میں رہنے کی عادت ہو چکی تھی اور اس کے گھر میں صرف

اور صرف رویام کو آنے کی اجازت تھی۔

ہاں پھر ٹھیک ہے، مجھے تو فکر ہو گئی تھی "روح دوبارہ بیڈ پر"

لیٹتے ہوئے بولی تھی، جب یارم نے سائیڈ پر پڑا ہوا تکیہ اٹھا

کر شونو کی طرف پھینکا تھا جس پر اگلے ہی لمحے وہ سوار ہو چکا

تھا۔یقیناًوہ بھی تھکا ہوا تھا۔اسے آرام سے سوتے دیکھ کر

یارم نے آہستہ سے رویام کے گال چومے تھے،وہ بھی گہری

نیند اتر چکا تھا۔اس کا ارادہ روح کے ساتھ تھوڑا وقت

گزارنے کا تھا لیکن اب اسے احساس ہو رہا تھا کہ روح میڈم

اتنی ساری نیند لینے کے بعد بھی اب دوبارہ نیند میں اترنے کا

ارادہ رکھتی ہیں۔وہ نرمی سے مسکراتے ہوئے ان پر کمبل

درست کر کے باہر نکل گیا تھا۔

○○○○○○○○

کھانا تیار ہے !"معصومہ کھانا ٹیبل پر لگا رہی تھی جب لیلیٰ"

نے اونچی آواز میں کہا تھا۔اس نے کیا تو کچھ نہیں تھا لیکن

۔کھانے کے لیے وہ بالکل تیار بیٹھی تھی

لیکن اس کے مطابق اس نے بہت کچھ کیا تھا اور وہ کچن میں

یہی کچھ کر سکتی تھی۔ویسے بھی وہ اپنے گھر میں مشکل سے

کام کرتی تھی۔خضر نے صرف اس کے لیے تین کک کا

انتظام کر رکھا تھا جو اس کے گھر کا کھانا بنانے کے لیے آتے

تھے، جبکہ لیلیٰ صبح کا ناشتہ بھی مشکل سے ہی بناتی تھی۔اسے

۔کچن کے سارے کاموں سے الرجی تھی

۔بلکہ " نفرت زیادہ یوزفل لفظ تھا

تم تو ایسے چیخ رہی ہو جیسے کھانا تم نے بنایا ہو۔" شارف نے "

ٹیبل پر اپنے لیے جگہ بناتے ہوئے ساتھ ہی خضر کی بھی

کرسی رکھی تھی۔اتنی زیادہ یاری اب خضر سے برداشت

نہیں ہو رہی تھی۔ یہ الگ بات تھی کہ اس کی کسی بھی بات

۔ کا وہ ٹھیک سے جواب نہیں دے رہا تھا

وہ سب سے ہی ناراض تھا، بس درک ہی تھا جس سے وہ

تھوڑی بہت بات کر رہا تھا ورنہ موڈ اس کا ناراضگی والا ہی

تھا، جبکہ شارف اب اسے منانا چاہتا تھا۔ لیلیٰ اس کی ناراضگی

کو کوئی خاص اہمیت نہیں دے رہی تھی۔ ہاں، لیکن اسے

اپنے کیے کا افسوس ضرور تھا۔ لیکن اب جو کچھ ہو چکا تھا نہ تو

اسے ٹھیک کیا جا سکتا تھا اور نہ ہی وہ وقت واپس آ سکتا تھا، سو

وہ زیادہ دیر افسوس کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی تھی۔

جبکہ شارف کو تو یہی دکھ کھائے جا رہا تھا کہ اس نے خضر پر

یقین کیوں نہیں کیا؟ بچپن کا ساتھ تھا ان کا، اس نے خضر کو

ہمیشہ یارم کے ساتھ وفادار پایا تھا۔

معافی مانگ لے؟ معاف کر دے گا۔"اس کے پاس" بیٹھتے درک نے اس کے کان میں سرگوشی کی تھی۔ وہ کب سے اسے ہی نوٹ کر رہا تھا۔

"کوئی! کے منہ ہے چکا بنا ڈیزائن کتنے؟ ہے دیکھی شکل چانس ہی نہیں ہیں، یہ ذلیل کرے گا۔" وہ فوراً نفی میں سر ہلاتے ہوئے بولا تھا۔

تم لوگوں نے کم ذلیل نہیں کیا اسے، اب اس کا حق بنتا"

ہے، تھوڑا بہت اسے بھی کرنے دو۔ "انداز سمجھانے والا تھا

۔ لیکن ساتھ لہجے میں طنز کا عنصر بھی شامل تھا

تم کوئی اچھا مشورہ نہیں دے سکتے تو منہ بند کر لو نا۔ "اسے"

۔ درک کا انداز ہرگز پسند نہیں آیا تھا

اچھا ہی تو مشورہ دیا ہے کہ معافی مانگ لو۔ خود اپنی مرضی"

سے، صرف اس کے گھورنے پر بیٹھے رہو گے تو کچھ نہیں ہو

پائے گا اور ویسے بھی تم میرے گھر میں بیٹھ کر مجھے کچھ بھی

نہیں بول سکتے۔ میں اپنا منہ بند کر کے ہر گز نہیں بیٹھوں

گا۔"

"مت بیٹھو، بس مجھ سے بات مت کرو، میرا دماغ پہلے ہی

خراب ہے۔"

"پہلے ہی مطلب کب سے؟ جب سے پیدا ہوئے ہو تب

سے؟ ویسے یہ بات بتانے والی تو ہر گز نہیں ہے، میں خود

بہت اچھے طریقے سے جانتا ہوں کہ تمہارا دماغ ہمیشہ سے

ہی خراب ہے۔ لیکن فکر مت کرو، خضر کا بھی دماغ بہت

کمال کا ہے۔ سوری بولو، معاف کر دے گا۔" وہ جیسے اسے

مشورہ دے رہا تھا۔

"اور اگر میں سوری نہ بولنا چاہوں تو؟" وہ اس کی طرف

دیکھتے ہوئے سرگوشی نما آواز میں بولا، کب سے وہ

سرگوشیاں ہی تو کر رہے تھے جبکہ لیلیٰ اور معصومہ ایک

دوسرے کو دیکھتے ہوئے انہی کی جانب اشارہ کر رہی تھیں۔

"یہ تم لوگ کیا پھس پھسا رہے ہو؟ ہمیں بھی بتاؤ آخر کس

سلسلے میں بات چل رہی ہے؟" لیلیٰ سے برداشت نہ ہوا تو وہ

بول ہی پڑی تھی۔

"وہ خضر کو سوری بولنا چاہتا ہے لیکن۔۔۔"

"کچھ نہیں، ہم کچھ سیکریٹ باتیں کر رہے تھے۔۔۔"

وہ دونوں ایک ساتھ بولے تھے، جبکہ سامنے بیٹھے خضر نے

ایک نظر شارف کو دیکھا تھا اور پھر اپنے کھانے کی طرف

متوجہ ہو گیا، جبکہ لیلیٰ نے ان دونوں کو گھورا تھا۔ یہ کوئی جگہ

تھی سرگوشیاں کرنے والی؟ اور پھر اگر وہ ایسی بات کر ہی

رہے تھے تو اس درک کی زبان میں ہر وقت اتنی کھجلی کیوں

رہتی تھی؟

جبکہ معصومہ نے بھی آہستہ سے ایک نگاہ خضر پہ ڈالی تھی۔

اس نے بھی خضر کو بہت باتیں سنائی تھیں، سوری بولنا تو اس

کا بھی بنتا تھا لیکن جس طرح وہ سر سری سے انداز میں ان

سے بات کر رہا تھا، اس کا مطلب یہی تھا کہ وہ انہیں آسانی

سے معاف نہیں کرنے والا۔

"سوری؟ تھے رہے کر باتیں والی سیکریٹ دونوں ہم اچھا،

مجھے پتہ نہیں تھا، میں نے تمہاری سیکریٹ بات سب کے

سامنے کہہ دی۔ خیر ویسے بھی کون سا چھپی رہنے والی بات

ہے۔ تم نے خضر سے معافی مانگنی ہے نا، تو سوری بول دو"

"خضر یار! یہ تجھ سے سوری بولنا چاہتا ہے، کب سے

کوشش کر رہا ہے لیکن بول نہیں پا رہا۔ ارے بولو نا، میں

تمہارے ساتھ ہوں۔ ارے اب تو میں نے خضر کو بتا بھی دیا

کہ تم اس سے کیا کہنا چاہتے ہو۔" درک کو ضرورت سے

زیادہ جلدی تھی یا وہ جلدی سے یہ معاملہ نپٹانا چاہتا تھا، لیکن

اس نے خضر کے سامنے اسے کھڑا ضرور کر دیا تھا۔

"ارے بول دو یار، فکر مت کرو۔ بڑے دل کا مالک ہے

خضر، تمہیں معاف کر دے گا، ہے نا خضر؟ ٹھیک کہہ رہا

ہوں نا، بول دو۔"

"ارے یار بول تو، پریشان مت ہو۔ یہاں پر جتنے بھی لوگ

ہیں نا، سبھی خضر کو سوری بولنا چاہتے ہیں اور ہمارے خضر کا

دل بہت بڑا ہے، وہ تمہیں معاف کر دے گا۔" درک اس

کے کندھے پہ ہاتھ مارتے ہوئے بولا تو اس نے اب کی دفعہ

۔ بڑی مشکل سے خضر کی طرف نگاہیں کی تھیں

تم اپنے کام سے کام رکھو درک! یہ میرا اور شارف کا"

معاملہ ہے، ہم نے کس طرح سے حل کرنا ہے ہم بہتر

جانتے ہیں اور ویسے بھی ہم دونوں کا رشتہ ایسا ہے کہ اس

"۔ میں سوری اور تھینک یو کی کوئی گنجائش ہی نہیں ہے

ہمارا رشتہ ایسا ہے کہ ہم اس میں کسی تیسرے کو انوالو"

نہیں کرتے۔ شارف نے مجھ سے کیا کہنا ہے اور میں نے

بدلے میں اسے کیا کہنا ہے، یہ ہمارا فیصلہ ہو گا۔ تم ان سب

کے بیچ میں نہ ہی پڑو تو تمہارے لیے بہتر رہے گا۔" اس سے

پہلے کہ شارف کچھ بھی بولتا، خضر نے بات ہی ختم کر دی

تھی۔

"ارے یار! میں تو اس کی مدد کر رہا ہوں، میں تم لوگوں کا دشمن تھوڑی ہوں۔ میں تو بس یہی کہہ رہا ہوں کہ اگر معافی مانگنی ہی ہے تو ابھی مانگ لو۔ بیچارہ کب سے بیٹھا اپنی ہی سوچوں میں مصروف ہے۔ سوری تو بولنا ہی چاہتا ہے لیکن بول نہیں پا رہا، تو میں نے سوچا میں اس کی تھوڑی سی ہیلپ کر دیتا ہوں۔"

"میں نے تم سے مدد نہیں مانگی، سمجھے تم؟" خضر نے کہا۔

"یہ میرا اور اس کا معاملہ ہے، ہم اس معاملے کو اپنے طریقے

سے حل کر لیں گے، ہمیں تمہاری مدد کی بالکل بھی

ضرورت نہیں ہے۔ اپنے کام سے کام رکھو۔" اب کی دفعہ

شارف نے درک کو ڈپٹ دیا تھا، جبکہ درک کندھے اچکا

گیا۔

یار عجیب لوگ ہو تم! ایک تو میں تم لوگوں کی مدد کر رہا"

ہوں، اوپر سے نخرے دکھا رہے ہو۔ اگر نہیں چاہیے مدد تو

میری طرف سے بھاڑ میں جاؤ، میں تو آسانی ہی پیدا کرنے

"۔کی کوشش کر رہا تھا

اگر تمہیں ہی مدد نہیں چاہیے تو میں کیا ہی کر سکتا ہوں۔""

درک مزے سے کہتا اپنے کھانے میں مصروف ہو گیا تھا،

۔جبکہ شارف اب بھی چوری چوری خضر کو ہی دیکھ رہا تھا

کھانا کھا کے بلڈنگ کی چھت پر آجانا، چائے ایک ساتھ "
پییں گے۔"خضر آخری نوالہ لیتے ہوئے شارف سے بولا تو
۔شارف کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی تھی
ہاں میں بھی کھا چکا ہوں۔چائے واپس آکر پی لیں گے، "
پہلے واک پر چلتے ہیں۔"شارف اپنا کھانا چھوڑ کر اٹھ کھڑا ہوا
تھا جبکہ خضر نے کندھے اچکائے اور باہر کی طرف قدم بڑھا
۔دیے

"تم نہیں جارہے ان کے ساتھ ؟" کھانا کھاتے ہوئے

درک نے صارم سے سوال کیا تھا۔

"میرا کام ہے۔ میری معافی اتنی امپورٹنٹ نہیں ہے درک

ان پر شک کرنا، لیکن شارف اور خضر کا رشتہ یقین کا ہے۔

وہاں پر اگر یقین ڈگمگا جائے تو بہت کچھ خراب ہو سکتا

ہے۔"

بہتر ہے کہ وہ اپنا رشتہ بہتر بنا لیں، مجھے یقین ہے وہ جب"

واپس آئیں گے تب ان دونوں میں سب کچھ ٹھیک ہو گا۔"

اور تمہیں اتنا یقین کیوں ہے؟"اس نے صارم کی بات پر"

ہاں میں سر ہلاتے ہوئے سوال کیا تھا۔

کیونکہ ان دونوں کا رشتہ سوری تھینک یو کا محتاج نہیں

ہے۔" صارم مسکرا کر کہتا دوبارہ اپنے کھانے کی طرف

متوجہ ہو گیا تھا۔

OOOOOOOO

یہ شارف اور خضر کہاں رہ گئے؟ کب تک واپس آئیں"

گے؟ مجھے خضر سے ایک ضروری بات کرنی تھی۔"لیلیٰ

ہاتھ میں چائے کا کپ لیے وہیں صوفے پر بیٹھے ہوئے بولی،

۔تودرک نے بھی اس کے ساتھ ہی اپنی جگہ بنائی تھی

کیا بات کرنی ہے تم نے اس سے ؟ کوئی پریشانی والی بات "

ہے کیا؟" اس کے انداز سے درک نے یہی سمجھا تھا کہ شاید

۔وہ کوئی بہت ضروری بات کرنا چاہتی ہے

ہمارے لیے نہیں، لیکن شاید خضر کے لیے پریشانی والی "

بات ہو گی، کیونکہ خضر تو واپس وہاں ان لوگوں کے بیچ میں

جانے والا ہے نا۔ جب ہم یہاں سعودیہ سے اس جزیرے پہ

جانے کے لیے نکلے تھے، ہمارے پیچھے دو بلیک گاڑیاں آ رہی

تھیں اور وہ دونوں گاڑیاں مسلسل ہمارا پیچھا کر رہی تھیں۔

تھوڑے آگے جا کر مجھے لگا کہ اب دو گاڑیوں کے بجائے

ایک ہی گاڑی ہمارے پیچھے آ رہی ہے۔ جہاں ہماری گاڑی

خراب ہوئی تھی، وہاں مجھے دو تین دفعہ ایسا محسوس ہوا جیسے

کوئی ہمیں دیکھ رہا ہے اور ایک طرف مجھے ایک آدمی نظر

آیا، اس کا باڈی ٹیکچر بالکل راگا و جیسا تھا لیکن میں اسے پہچان

نہیں پائی۔ مجھے یقین ہے کہ وہ وہی تھا، یہاں تک کہ جب

ہم یارم سے مل رہے تھے تب بھی مجھے دو تین دفعہ محسوس ہوا کہ کوئی ہے جو مسلسل ہم پر نظر رکھے ہوئے ہے، ہمیں دیکھ رہا ہے، لیکن اس وقت سوائے یارم کے میں نہ تو اور کچھ سوچنا چاہتی تھی اور نہ ہی اس وقت میں نے اس سے زیادہ کسی چیز پر دھیان دیا۔"

"اور پھر بعد میں میرا یہ شک ختم ہو گیا کیونکہ جب ہم واپس

آرہے تھے تب کسی گاڑی نے ہمارا پیچھا نہیں کیا۔ سب کچھ

بالکل نارمل تھا۔"

"وہی سوچ رہی تھی میں کہ اگر راگاوہمارا پیچھا کر رہا تھا تو

کہیں اسے یارم کے بارے میں پتہ نہ چل گیا ہو؟ اور اگر وہ

ہمارے پیچھے پیچھے آرہا تھا تو یقیناً اس نے یارم کو دیکھ بھی لیا

ہو گا۔ خضر واپس وہاں پر ان لوگوں کے پاس جائے گا جیسا

ابھی صارم بتا رہا تھا، تو پھر خضر کے لیے مسئلہ بن سکتا ہے۔

ہو سکتا ہے ان لوگوں کو یارم کے پلان کے بارے میں پتہ

چل جائے۔"

لیلیٰ کافی پریشانی سے سوچتے ہوئے اپنی بات اس کے سامنے

رکھ رہی تھی، جبکہ یہ ساری باتیں صارم اور درک کو بھی

پریشان کر رہی تھیں۔

"یہ تو بہت بڑا مسئلہ بن جائے گا لیلیٰ، کیونکہ خضر تو آج ہی ان لوگوں سے ملنے کے لیے جانے والا ہے۔ کہیں وہ خضر کو نقصان پہنچانے کی کوشش نہ کریں۔" صارم نے پریشانی سے کہا تھا۔

"تو ہم خضر سر کو وہاں نہیں جانے دیں گے اگر وہاں پر انہیں کوئی پرابلم ہو سکتی ہے، تو میرا خیال کہ انہیں وہاں جانا چاہیے۔"

۔ معصومہ نے درک کو دیکھتے ہوئے کہا تھا

ہاں تم ٹھیک کہہ رہی ہو، اگر ان لوگوں کو سب کچھ پتہ "

چل گیا ہے تو خضر کو وہاں ہرگز نہیں جانا چاہیے۔ وہاں خضر

" ۔کو بہت زیادہ مسئلہ ہو سکتا ہے

وہ لوگ خضر کو نقصان بھی پہنچا سکتے ہیں، ہمیں بالکل بھی "

" ۔رسک نہیں لینا چاہیے

نہیں، خضر کو وہاں جانا ہو گا، ہر قیمت پر جانا ہو گا اور اگر اس "

راگا و کو سب کچھ پتہ چل گیا ہے تو پھر ہمیں اس مسئلے کا کوئی

نہ کوئی حل نکالنا ہو گا۔ ہمیں اس 'کنگ' نامی آدمی تک پہنچنا

ہے، لیکن اس سے پہلے ہمیں خضر کو خبر دار کرنا ہو گا، اسے

سمجھانا ہو گا، اسے پوری بات بتانی ہو گی۔" لیلیٰ کافی پریشان

لگ رہی تھی جبکہ پریشان تو وہ سب بھی ہو گئے تھے۔ وہ عام

لوگ نہ تھے، اگر وہ یارم کو مارنے کی پلاننگ کر سکتے تھے تو

وہ کچھ بھی کر سکتے تھے۔

"پتہ نہیں وہ دونوں کب واپس آئیں گے، کافی وقت ہو گیا

ہے گئے ہوئے۔" درک نے ایک نظر گھڑی کو دیکھ کر کہا

تھا، جبکہ لیلیٰ کندھے اچکا گئی تھی۔

ooooooooo

وہ کب سے اس سے بات کرنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن

ہمت ہی نہیں ہو رہی تھی۔ وہ دونوں ایک روڈ پر چل رہے

تھے، ایک دوسرے کے بالکل قریب، لیکن دونوں کی

طرف سے بالکل خاموشی تھی۔

اگر تم نے کچھ بات نہیں کرنی تو کیا واپس چلیں؟" خضر"

نے اچانک سے سوال کیا تھا۔

سمجھ نہیں آرہا کیسے بات کروں۔" وہ پریشانی سے بولا تھا"۔

کیا مطلب کیا سمجھ نہیں آرہا تمہیں؟ جو بات کرنی ہے"

کرو، کون سی چیز الجھا رہی ہے مجھے بتاؤ۔ ہم پہلی دفعہ ہرگز

نہیں ملے شارف۔" وہ شارف کو دیکھتے ہوئے بولا، تو وہ

وہیں رک کر اسے دیکھنے لگا تھا۔ خضر نے حیرت سے اس کے

رکنے پر پلٹ کر اس کی طرف دیکھا تو وہ اگلے ہی لمحے بنا کچھ

بھی کہے اس کے سینے سے لگ گیا تھا۔

آئی ایم سوری! سوری! جو کچھ بھی ہوا اس سب کے لیے۔"

مجھے نہیں پتہ تھا یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔ میں سچ میں یارم کے

چلے جانے کی وجہ سے بہت بدلحاظ اور بدتمیز ہو گیا تھا۔ میرا

ارادہ تمہیں کبھی بھی ہرٹ کرنے کا نہیں تھا لیکن میں جانتا

ہوں میری وجہ سے تم بہت زیادہ ہرٹ ہو گئے ہو۔ مجھے

معاف کر دو خضر، میں سچ میں بہت شرمندہ ہوں۔" وہ اس

کے سینے سے لگ کر بولے جا رہا تھا جبکہ خضر نے مسکراتے

ہوئے اس کے گرد اپنے بازوؤں کا حصار بنایا تھا۔

"میں نے تم سے کب کہا کہ مجھے تم سے کوئی شکایت ہے؟"

ہاں، تھوڑا غصہ ضرور تھا کیونکہ تم نے مجھ پر یقین نہیں کیا،

لیکن پھر میں نے یہ سوچا کہ یارم کے معاملے میں ہم سب

جذباتی ہیں۔ یارم کے معاملے میں شاید میرا ابھی کچھ ایسا ہی

ری ایکشن ہوتا اگر یار م تمہیں اس پلان میں شامل کرتا

تو۔"

"ہاں، مجھے کسی کے ساتھ کوئی شکوہ یا کوئی شکایت نہیں ہے،

بس تھوڑا برا لگا اور اب بھی لگ رہا ہے، لیکن اتنا نہیں کہ تم

لوگوں سے سوری بلواؤں۔ سو پلیز ریلیکس ہو جاؤ، میں تم

لوگوں سے بالکل بھی ناراض نہیں ہوں اور نہ ہی میں تم

لوگوں سے ناراض ہونے والا ہوں۔"

وہ نرمی سے اس کا گال تھپتھپاتے ہوئے بولا تو شارف مسکرا

کر پیچھے ہٹا تھا۔

"وہ سب کچھ تو ٹھیک ہے لیکن خضر، اب آگے کیا کرنا ہے؟

یارم کہہ رہا تھا کہ سب کچھ اس کی پلاننگ کے مطابق ہو رہا

ہے۔کیا پلان ہے یارم کا؟اور یارم یہاں سے چلا کیوں گیا

ہے؟"

"یارم کا پلان کافی لمبا ہے۔اس کا مقصد صرف اور صرف 'کنگ' کو باہر نکالنا ہے۔ ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ وہ 'کنگ' چیز کیا ہے، باقی تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں، سب کچھ ہمارے پلان کے مطابق ہی ہو گا۔ میں واپس ان لوگوں کے پہنچ جاؤں گا۔ دبئی کا ڈون بننے کے علاوہ میری زندگی کا کوئی مقصد نہیں ہے، اس کے لیے میں نے یارم کو دھوکہ دیا،

یارم کو مار بھی دیا، اس بات پر مہر لگا کر ہمیں آگے بڑھنا

ہو گا۔"

"ان سب کی نظر میں یارم مر چکا ہے، یارم کی بیوی مر چکی

ہے اور یارم کا بچہ غائب ہے جس کے فنگر پرنٹس یا سگنیچرز

یارم کے نیٹ ورک پر لگ سکتے ہیں۔ سو ہم نے اسی بات پر

قائم رہنا ہے کہ جب تک رویام نہیں ملتا تب تک کچھ نہیں

ہو سکتا۔"

راگاو خود کیا ہے؟ میرا مطلب ہے سب کچھ کرنے والا تو"

"وہی ہے، تو پھر کنگ کون ہے؟

یہی تو ہم نہیں جانتے کہ اصل کنگ کون ہے۔ راگاو"

صرف ایک مہرہ ہے بلکہ مہرہ بھی نہیں، یوں کہہ لو کہ ایک

فالتو حصہ ہے اس شطرنج کا، جسے استعمال کرنے کی کوشش

کی جارہی ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ اس کا کوئی کردار ہے ہی نہیں،

اسے صرف ہمارے سامنے پیش کیا گیا ہے وکرم کا بیٹا بنا کر،

تا کہ ہمیں یہ لگے کہ وہ اپنے باپ کا انتقام لینے کے لیے یہاں

تک آیا ہے، لیکن نہیں، سچ یہ نہیں ہے، سچ کچھ اور ہے۔"

"راگا واس آدمی کے سامنے کچھ بھی نہیں ہے۔ اصل کہانی

کوئی اور ہے۔ ہمیں اصل مجرم تک پہنچنا ہے، ہمیں پتہ کرنا

ہے کہ آخر یہ 'کنگ' نامی آدمی ہے کون جو ہمارے کنگ

سے ٹکرانے کا سوچ رہا ہے۔"

اور یقین کرو منزل ہم سے زیادہ دور نہیں ہے۔ ہم جلد ہی "

کنگ کو گریبان سے پکڑ کر چوراہے پر کھڑا کر دیں گے۔ خیر

اب واپس چلتے ہیں، کافی دیر ہو گئی ہے اور لوگ انتظار کر

رہے ہوں گے اور یہ نہ ہو کہ ہمارے جانے سے پہلے وہ

لوگ چائے پی لیں۔ یار، مجھے چائے کی اشد ضرورت ہے،

جلدی کرو، وہ درک کا بچہ پری کو دوبارہ چائے بنانے کے

لیے کبھی نہیں کہے گا اور سچ کہوں تو پری کے ہاتھ کی چائے

بہت ہی زیادہ مزے کی ہوتی ہے۔روح کے علاوہ پری کے

"۔ہاتھ کی چائے کمال کی ہوتی ہے

"ہاں تم بالکل ٹھیک کہہ رہے ہو،درک ہر گز پری کو

ہمارے لیے کچن میں نہیں جانے دے گا۔جلدی کرو،چلتے

چلتے ہم کافی آگے نکل آئے ہیں۔"وہ واپسی کی راہ لیتے

ہوئے بولا تو خضر مسکراتے ہوئے اس کے ساتھ آنے لگا

۔تھا

○○○○○○○

شکر ہے آپ لوگ آگئے، میں کب سے آپ لوگوں کا"
انتظار کر رہی تھی۔میں چائے بناتی ہوں۔"ان دونوں کے
اندر داخل ہوتے دیکھ کر پری فوراً اٹھ کھڑی ہوئی تھی
صحیح ٹائم پر پہنچ گئے ورنہ چائے سے محروم ہو جاتے۔""
خضر شارف کی گردن میں ہاتھ ڈالتے ہوئے بولا تو شارف
نے بھی دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر شکر ادا کرتے

ہوئے چہرے پر ہاتھ پھیرا تھا۔ جبکہ وہ دونوں ایک ساتھ

سنگل سوفے پر بیٹھ گئے تھے اور آپس میں سرگوشیوں میں

مصروف تھے۔ اب وہ سرگوشیاں کیا تھیں وہ نہیں جانتے

تھے، حالانکہ واپس سے ان دونوں کو ایک دوسرے کے

اتنے قریب دیکھ کر انہیں خوشی ہو رہی تھی۔ شکر تھا یہ

معاملات حل ہو گئے تھے۔ لیلیٰ نے تو اپنا معاملہ حل کر ہی

لینا تھا اور معصومہ کا بھی شاید ایک سوری ہی کافی تھا

خضر! کوئی ہمارا پیچھا کر رہا تھا جب ہم یارم سے ملنے کے "

لیے جا رہے تھے۔ میں نے راستے میں بار بار یہ چیز محسوس

کی تھی، کوئی مسلسل ہمارے پیچھے تھا۔ مجھے ایک دو دفعہ

شک ہوا کہ وہ راگاو ہے۔ پہلے دو گاڑیاں تھیں، بعد میں ایک

"۔گاڑی ہو گئی تھی لیکن وہ مسلسل ہمارے پیچھے تھی

تم نے کہا کہ تم واپس وہاں جانا چاہتے ہو، اگر تم واپس "

وہاں جاؤ گے اور ان لوگوں کو تم پر شک ہوا تو وہ تمہیں

نقصان پہنچا سکتے ہیں۔" لیلیٰ اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگی

تھی۔

"وہ مجھے نقصان نہیں پہنچا سکتے لیلیٰ، کیونکہ ان کے پاس اس

نیٹ ورک کو حاصل کرنے کا آخری راستہ خضر احمد ہے اور

تم کیوں میری فکر کر رہی ہو؟ تم تو خود مجھے موت کے منہ

میں پہنچا رہی تھی۔" خضر نے آہستہ سے لیلیٰ پر میٹھا سا طنز کیا

تھا جس پر لیلیٰ اسے گھور کر رہ گئی تھی۔

"کب کہ نا تھے رہے کر انتظار ی؟ سکون گیا مل؟ طعنہ لیا مار

تو اب۔ برساؤ تیر کے طنز پر مجھ تم کب اور ملے موقع تمہیں

گا ہو گیا ہی مل سکون ۔"

بڑا کر مار طعنہ اسے جو خضر تو بولی کر گھور اسے سے غصے وہ

گیا رہ کر بنا منہ ،تھا رہا کر محسوس خوش ۔

" ایسے بس تو میں ،تھا نہیں مطلب وہ میرا ! لیلیٰ نہیں

کھڑے کر اٹھ کو لیلیٰ ۔تھا گیا تو ہی بوکھلا وہ اب ۔۔۔ ہی

ہوتے دیکھ وہ تو ناراض ہو گئی تھی۔اس کا ارادہ تو لیلیٰ کو بس

"۔تنگ کرنے کا تھا

"تمہارا مطلب کیا تھا کیا نہیں، بہت اچھے سے سمجھتی ہوں۔

جانتی ہوں موقع ڈھونڈ رہے تھے تم کہ کب تم مجھ پر طنز

کرو۔اب تمہیں موقع مل گیا ہے، تم تو بات بات پر مجھے

طعنے مارو گے، بات بات پر مجھے باتیں سناؤ گے، حالانکہ میں

تم سے معافی بھی مانگ چکی ہوں، لیکن پھر بھی مرغی کی

ایک ہی ٹانگ۔۔۔"

"اور؟ لیلیٰ یار! ہم دونوں میں مرغیاں کدھر سے آگئیں

میں تم پر طنز کے تیر ہرگز نہیں برسا رہا، میں تو بس ایسے ہی

ہنسی ہنسی میں کہہ رہا تھا اور یہ معافی والی بات تم نے یار م کے

سامنے کی تو میں نے قبول کرلی لیکن تم نے مجھ سے کوئی

معافی مانگی نہیں ہے۔" خضر نے جیسے اسے یاد کروایا تھا جس

پر لیلیٰ کی تیوڑیاں مزید چڑھ گئی تھیں۔ وہ اگلے ہی لمحے اٹھ

۔ کر کھڑی ہوئی اور طنزیہ انداز میں سلو کلیپنگ کرنے لگی

"واہ خضر احمد واہ! یعنی کہ تم چاہتے ہو کہ میں تمہارے

پیروں میں بیٹھ کر تم سے معافیاں مانگوں؟ تم چاہتے ہو کہ

میں تمہارے آگے گڑگڑاؤں اور ہاتھ باندھ کر تم سے منتیں

کروں کہ مجھے معاف کر دو، مجھ سے غلطی ہو گئی، رائٹ؟ تو

یہ لو یہ بھی کر لیتی ہوں۔" وہ جیسے معافی مانگتے ہوئے بھی

احسان کر رہی تھی۔اس لڑکی نے اسے جان سے مارنے کی

کوشش کی تھی بلکہ وہ المو سٹ اسے مار ہی چکی تھی، وہ تو اس

کی زندگی تھی جو وہ موت کے منہ سے واپس آگیا، لیکن مجال

تھی جو اس لڑکی کے چہرے پر ذرا بھی شرمندگی کے کوئی

اثرات نظر آئے ہوں۔شاید اس کے مرنے کے بعد بھی وہ

شرمندہ نہ ہوتی اور وہ اسے اپنے زندہ ہونے پر شرمندہ

کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

آئی ایم سوری لیلیٰ! میرا وہ مطلب نہیں تھا۔ تم نے مانگ"

لی معافی، مجھے یاد ہے۔ وہ معافی بھولنے والی تھوڑی تھی جو

تم نے مانگی تھی۔ یار پلیز ناراض مت ہو۔" وہ پریشانی سے

کہنے لگا تھا جبکہ لیلیٰ تو اب بھی بس غصے سے اسے گھور ہی رہی

تھی۔ بیچارہ پریشان ہو کر ہی تو رہ گیا تھا۔ لیلیٰ نے معافی مانگی

ہی نہیں تھی جسے وہ قبول کرنے پر مجبور تھا۔

شکر ہے تمہیں یاد آ گیا کہ میں نے معافی مانگی تھی ورنہ "

جس طرح میں تمہیں یاد دلاتی نا کہ تم ساری زندگی پھر کبھی

بھول نہ پاتے۔ میری طرف سے معافی شافی ہو گئی ہے، یہ

مت سوچنا میں بار بار تم سے معافی مانگوں گی۔ میں نے جتنی

معافی مانگنی تھی میں مانگ چکی ہوں۔ "اس کا لہجہ صاف اور

سٹریٹ تھا۔ وہ اس سے زیادہ امید تو ہرگز نہیں لگا سکتا تھا۔

آخر لیلیٰ خضر احمد تھی، کسی کی امیدوں پر اترنا اس نے سیکھا

ہی نہیں تھا۔

"ہاں ٹھیک ہے، اب میری بات غور سے سنو۔ جب ہم

یارم سے ملنے کے لیے جارہے تھے تب کچھ لوگ تھے جو

ہمارا پیچھا کر رہے تھے۔ مجھے لگا تھا کہ وہ راگا وہ ہے اور یقیناً وہ

راگا وہی تھا۔ اب اگر تم وہاں جاؤ گے تو وہ تمہیں نقصان

پہنچانے کی کوشش کر سکتے ہیں، تو تم اس پلان کو کس طرح

"؟ہینڈل کرو گے

وہ سب پریشانی والی بات نہیں ہے، میں وہاں جا کر دیکھ "

لوں گا، اگر وہ لوگ جان بھی گئے ہیں تو بھی مجھ پر ظاہر نہیں

کریں گے، تب تک نہیں جب تک انہیں میری ذات سے

"۔فائدہ ہو رہا ہے

"سو تم لوگ بالکل بے فکر ہو جاؤ، یہ سارے معاملات میں حل کر لوں گا۔ بس تم لوگ اپنا خیال رکھنا، مجھ سے انہیں فائدہ ہے لیکن تم سے انہیں کوئی فائدہ نہیں ہے۔ مجھے نہ سہی لیکن تم لوگوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش وہ کر سکتے ہیں۔"

"سو تم لوگ اپنا خیال رکھنا، کہیں بھی اکیلے آنے جانے کی

ضرورت نہیں ہے۔ جب تک یہاں سعودیہ میں ہو، ایک

دوسرے کے ساتھ رہو۔"

"مجھے لگ رہا ہے یہ لوگ ابھی رویام کو ڈھونڈنے کی

کوشش کر رہے ہوں گے، لیکن کب تک؟ ہو سکتا ہے دو

چار دن میں ہمت ہار کر یہ لوگ واپس جانے کا فیصلہ

کریں۔"

ایسے میں تم لوگ بھی یہی شو کرو گے کہ تم لوگ بھی "

رویام کو ڈھونڈ رہے ہو۔ آئی میری بات سمجھ میں ؟" وہ

انہیں اپنا پلان سمجھا رہا تھا جس پر سب نے خاموشی سے ہاں

میں سر ہلایا تھا۔ اب کوئی ضد نہیں تھی، کوئی مقابلہ نہیں

تھا۔ خضر نے جو کہنا تھا ان لوگوں نے وہی کرنا تھا اور یہی

یارم کا حکم تھا۔

اور یارم کے حکم کے خلاف وہ لوگ جانے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتے تھے، جانا تو بہت دور کی بات تھی۔ جبکہ خضر زیادہ دیر ان لوگوں کے ساتھ نہیں رکا تھا، مزید تھوڑی دیر میں وہ وہاں سے جا چکا تھا کیونکہ انہیں اپنے اگلے پلان کو بھی ترتیب دینا تھا۔

○○○○○○○○

کہاں ہے وہ؟" اس نے اندر داخل ہوتے ہی لوگوں سے "

سوال کیا تھا۔ وہاں سب لوگ موجود تھے، اگر کوئی نہیں تھا

تو وہ راگاو تھا۔ آخر کہاں جا سکتا تھا؟ یہ بات اسے پریشان کر

رہی تھی۔ لیلیٰ نے اسے دیکھا تھا۔

ان کا پیچھا کرتے ہوئے تو کہیں نہ کہیں تو اس نے ہونا ہی تھا،

کہ اب تک وہ یہ بات 'کنگ' تک پہنچا چکا ہو گا کہ وہ یارم کے

ساتھ ملا ہوا ہے، یا یارم زندہ ہے، یا وہ خود ہی ابھی تک کچھ

بھی جاننے میں کامیاب نہیں ہو پایا ہو گا۔ یہ خضر نہیں جانتا

تھا، ہاں لیکن پریشان ضرور تھا۔

"پتہ نہیں، وہ تو تم لوگوں کے ساتھ ہی نکلا تھا، تب سے

واپس نہیں آیا۔ تمہاری واپسی ہو گئی لیکن اس کا کوئی اتہ پتہ

نہیں ہے۔" اس کے آدمی نے جواب دیا تھا۔

"یہ کیا بات ہوئی؟ تم لوگوں کا باس غائب ہے اور تم لوگوں

کو ذرا پرواہ نہیں ہے؟ کہاں جا سکتا ہے وہ؟ پتہ کرو کہاں ہو

سکتا ہے۔ یہ جانتے ہوئے کہ یہاں اتنا خطرہ ہے، تم لوگوں

نے اسے اکیلے کہیں جانے دیا؟" خضر نے ذرا سختی سے پوچھا

تھا۔

نہیں، ہم لوگ تو تم لوگوں کے پیچھے گئے تھے۔ میرا"

مطلب ہے جہاں تم اپنے دوستوں کے ساتھ جا رہے تھے،

ہم تم لوگوں کے پیچھے پیچھے آ رہے تھے لیکن بعد میں راگاو

نے ہم سے کہا کہ ہم لوگوں کو واپس چلے جانا چاہیے، تو ہم

خاموشی سے لوٹ آئے تھے۔اب راگاو کہاں گیا، ہم نہیں

جانتے۔ کل سے اس کے ساتھ ہمارا کوئی رابطہ نہیں ہے،

اس کا فون بھی بند ہے۔"

اس کا آدمی تفصیل سے بتا رہا تھا جبکہ اب خضر کو پریشانی

ہونے لگی تھی۔ راگاو کہاں غائب ہو گیا تھا؟ ایسا پہلے کبھی

نہیں ہوا تھا۔لیلیٰ نے اسے دیکھا تھا۔ جیسا لیلیٰ کو شک تھا اور

یہ سچ تھا کہ لیلیٰ کا شک کبھی غلط ثابت نہیں ہوا تھا، یعنی کہ

یقیناً اس نے راگا وکو ہی اپنے پیچھے آتے ہوئے دیکھا تھا۔اگر

راگا وسب کچھ جان گیا تھا تو اس نے یہ بات کنگ تک پہنچائی

ہو گی یا نہیں۔

پہنچا بھی دی ہو گی تو وہ خود کہاں غائب تھا؟ وہ لوگ اب بھی

رویام کی تلاش جاری رکھے ہوئے تھے۔ان لوگوں کی

پوری توجہ اب رویام کی طرف چلی گئی تھی۔فی الحال وہ

صرف اور صرف رویام کو ڈھونڈنے میں لگے ہوئے تھے۔

خضر وہاں سے نکل گیا تھا، اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ راگاو

غائب کہاں ہوا تھا۔

اگر اسے سب کچھ پتہ چل گیا تھا تو اسے واپس یہاں آنا

چاہیے تھا، کنگ کو سب کچھ بتانا چاہیے تھا، لیکن وہ خود ہی

کہیں غائب ہو گیا تھا۔

وہ تھوڑی دیر مزید وہاں رکا تھا۔ اس کے کرنے کے لیے

کوئی کام نہیں تھا۔ وہ دیکھتا رہا کس طرح وہ رویام کی تلاش

جاری رکھے ہوئے ہیں۔ پھر یقین کر کے کہ ان لوگوں کو

ان پر بالکل بھی کوئی شک نہیں ہے، خاموشی سے وہاں سے

نکل کر سید ھا درک کے گھر جانے کا ارادہ رکھتا تھا لیکن پھر

۔ سوچا کہ اسے درک کے گھر بار بار نہیں جانا چاہیے

لوگ اس پر نظر رکھے ہوں گے، اس کا بار بار ان کے گھر جانا

ٹھیک نہیں تھا۔ وہ اپنی وجہ سے کسی کو مصیبت میں نہیں

ڈال سکتا تھا۔ ان لوگوں کو پہلے ہی خطرہ تھا، وہ خضر کو نقصان

نہیں پہنچا سکتے تھے لیکن ان لوگوں کے لیے بہت کچھ غلط کر

سکتے تھے۔

وہ وہاں جانے کے بجائے اپنے فلیٹ کی طرف آ گیا تھا۔

oooooooooo

روح کو گہری نیند میں سوتے پا کر یارم آہستہ سے اس کے

قریب سے اٹھ کر باہر نکل گیا تھا۔ رافیل اور رسل ہر چیز کی

تیاری بہت اچھے طریقے سے کر کے گئے تھے۔ ہر چیز

پرفیکٹ تھی، یہاں پر جیسا گھر اسے چاہیے تھا یہ بالکل ویسا ہی

تھا۔

کمرے سے نکلتے ہوئے وہ سیدھا بیسمنٹ کی طرف آیا تھا

۔جہاں اس کا بہت ہی ضروری سامان تھا

اس نے اندر داخل ہوتے ہوئے بڑا صندوق کھولا تھا۔اس

کے لبوں پر پُراسرار سی مسکراہٹ تھی۔سامان کو دیکھ کر

اسے سکون سا ملا تھا۔ایک جھٹکے میں اس نے پورا باکس الٹ

دیا تھا۔

ایک عجیب سی آواز پیدا ہوئی تھی۔یارم نے اگلے ہی لمحے اپنا

ہاتھ گھما کر اس آواز کو بند کیا تھا۔

پھر یقین کر کے کہ اس کا سامان یہاں بالکل صحیح سلامت

پہنچ چکا ہے،اس نے اپنے سامان کو حفاظت سے وہاں رکھا

تھا اور پھر خاموشی سے کمرے سے باہر نکل آیا تھا۔

اس نے ایک دفعہ پورے گھر میں گھوم کر اپنے گھر کی سیکیورٹی چیک کی تھی۔ ویسے تو اسے کائزان پر پورا یقین تھا، اس نے یقیناً ہر چیز کا انتظام کر رکھا ہو گا، لیکن پھر بھی اپنی تسلی کے لیے وہ ایک بار ہر چیز کو چیک کرنا چاہتا تھا۔ اور ہر چیز کو چیک کرنے کے بعد اسے کچھ حد تک تسلی ہو گئی تھی، یہ گھر ہر طرف سے سیکیورٹیڈ تھا۔

گھر کے اندر آنے اور باہر جانے کا بس ایک ہی راستہ تھا جو بڑا سا لکڑی کا گیٹ تھا۔ اندر داخل ہوتے ہوئے یارم نے لکڑی کا گیٹ اندر سے بند کیا تھا۔ سامنے گھر میں صرف تین ہی کمرے تھے، اوپن کچن تھا۔ ایک کمرہ اس نے رویام کے حوالے کر دیا تھا، جبکہ دوسرا کمرہ یارم کا تھا۔ تیسرا کمرہ فی الحال بالکل خالی پڑا ہوا تھا جبکہ بیسمنٹ کی طرف ایک بڑا سا کمرہ تھا۔

۔جہاں یارم نے اپنا ضروری سامان رکھا ہوا تھا

اس حادثے کے بعد روح بہت زیادہ ڈر گئی تھی اور اس کا

ڈرنا بے وجہ نہیں تھا۔اگر اپنے ہی دوست یارم کو دھوکہ

دے کر کچھ ایسا کرتے ہیں تو پھر یارم کی زندگی بہت مشکل

ہو سکتی تھی۔لیکن روح نہیں جانتی تھی کہ یہ سب یارم کے

ایک پلان کا حصہ تھا۔

ان سب چیزوں نے روح کو بہت زیادہ ڈرا کر رکھ دیا تھا۔

اس کا خوف یارم کو بھی پریشان کر گیا تھا۔اس نے روح کو

وقتی طور پر بس یہی کہا تھا کہ وہ ان سب چیزوں سے باہر نکل

رہا ہے۔آنے والے چھ مہینے وہ اپنی زندگی صرف اور صرف

اس کے نام کر رہا ہے۔یہ سن کر روح کو بھی کچھ سکون ملا

تھا۔اس نے یارم کو بولا تھا کہ آنے والے چھ مہینے یارم یہ

سارے کام نہیں کرے گا۔

اور اب اسے لگ رہا تھا کہ اس نے غلط کر دیا تھا۔ اسے روح

کو ایسی کوئی جھوٹی امید نہیں دلوانی چاہیے تھی۔ وقتی طور پر

اس کے آنسو دیکھ کر اسے کہہ دیا تھا کہ جیسا تم چاہو گی ویسا

ہی ہو گا، لیکن اب اسے لگ رہا تھا کہ اس نے روح کے

۔ آنسوؤں کے سامنے ہار کر اچھا نہیں کیا تھا

لیکن اب وہ روح کو یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ جذبات کے

ہاتھوں مجبور ہو کر اس سے وعدہ کر بیٹھا تھا۔ آج بھی وہ اس

سے یہی کہہ کر ان لوگوں سے ملنے کے لیے گیا تھا کہ وہ

صرف انہیں یہ بتا رہا ہے کہ وہ روح کے ساتھ چھ مہینے کے

لیے روپوش ہو رہا ہے۔

روح کو اس کی پلاننگ کے بارے میں کچھ بھی پتہ نہیں تھا۔

بس روح کو اس لیے یہ بتایا تھا کہ جو کچھ بھی ہو رہا تھا اس دن

وہ سب کچھ ان کے کسی کام کا حصہ تھا، لیکن روح کے وہاں آ

جانے کی وجہ سے نہ صرف ان کا کام ادھورا رہ گیا بلکہ روح کو

اتنی زیادہ چوٹ بھی لگ گئی تھی، جبکہ یارم کو لگنے والی

ساری گولیاں، ہر چیز اس کے بلٹ پروف جیکٹ کے اندر

ہی دب گئی تھی۔

جبکہ روح جو اس بات پہ یقین کر چکی تھی کہ خضر نے اسے

دھوکہ دیا ہے، بعد میں بہت شرمندہ رہی اور خضر سے

معافی بھی مانگی۔ خضر نے کھلے دل سے اسے معاف بھی کر

دیا تھا، لیکن وہ اب بھی خضر کو سوری بولنا چاہتی تھی اس سے

مل کر، لیکن شاید اس سے ملنا فی الحال آسان نہیں تھا کیونکہ

وہ دنیا کے ایک کونے پر تھے جبکہ روح اور یارم دنیا کے

دوسرے کونے میں آچکے تھے۔

لیکن روح کا اصل تو وہی تھا، اسے لوٹ کر وہیں انہی لوگوں

کے بیچ میں جانا تھا، سوا سے زیادہ مسئلہ نہ تھا۔ اس کے ماموں

نے اس کے شک کو زیادہ دل پر نہ لگایا تھا اور یہی اس کے

لیے کافی تھا۔

وہ روز ہی تقریباً خضر سے فون پر بات کرتی تھی لیکن باقی

لوگوں سے کبھی بات نہ ہوئی تھی۔ وہ تو جانتی تک نہیں تھی

کہ ان کی جھوٹی قبریں بن چکی ہیں، ان کا نام و نشان دنیا سے

مٹا دیا گیا ہے۔ اسے تو بس یہ پتہ تھا کہ جب اسے ہوش آیا

تب خضر اس کے پاس تھا اور یارم کے شور شرابے کی آواز آ

رہی تھی، وہ ڈاکٹرز پر چلا رہا تھا، روح کی فکر میں پاگل ہو رہا

تھا۔

اوراس کے بعد روح اتنی زیادہ ڈر گئی تھی کہ حد نہیں، یہ تو

خدا کی کرنی تھی کہ گلے کی کوئی نس کٹنے سے بچ گئی تھی ورنہ

شاید وہ اپنی روح کو کھو چکا ہوتا۔ یارم تو پاگل ہو گیا تھا، اس کی

۔ دیوانگی ہسپتال میں موجود ہر انسان نے دیکھی تھی

ڈاکٹر نے اسے تسلی دلوائی تھی کہ روح ٹھیک ہے۔ روح کو

وہیں ہسپتال میں رکھنے کے بعد وہ تقریباً ایک ماہ بعد اسے

ایک فلیٹ میں لے کر آیا تھا اور وہ فلیٹ بالکل درک اور پری

کے فلیٹ کے سامنے تھا۔

وہ لوگ ایک مہینے تک وہیں پر رہے تھے اور ایک مہینے کے

بعد ایک ساتھ وہ عمرہ ادا کرنے گئے تھے۔ جبکہ رویام ان

دونوں سے پہلے ہی عمرے کی سعادت حاصل کر چکا تھا جب

درک پری کو اپنے ساتھ عمرے پر لے کر گیا تھا۔

یہاں وہ روح کے ساتھ پر سکون زندگی گزار رہا تھا لیکن وہ

جانتا تھا کہ دوسری طرف اس کے گینگ کی حالت خراب ہو

رہی تھی۔اس نے خضر کو سامنے پیش تو کر دیا تھا لیکن وہ یہ

بھول گیا تھا کہ خضر کو اس نے تو ڈون بنا کر آگے کر دیا ہے

لیکن باقی اسے ڈون ماننے کے لیے کوئی تیار ہو گا یا نہیں؟ان

لوگوں نے یارم کی موت کا بہت زیادہ صدمہ لے لیا تھا جس

پر یارم کو اچھا خاصا مسئلہ بھی بنا تھا۔ان کا پلان ویسا بالکل بھی

نہیں رہا تھا جیسا وہ چاہتے تھے۔

اسے لگا تھا اسے ان لوگوں کو ساتھ میں شامل کر دینا چاہیے

لیکن اب اسے احساس ہو رہا تھا کہ اس کی ٹیم اس مقام پر آ کر

بہت سینٹی ہو چکی ہے۔وہ ہر چیز برداشت کر سکتے تھے لیکن

یارم کی کمی کو برداشت کرنا شاید ان کے بس میں نہیں تھا۔

آج ان کی جذباتی حالت دیکھ کر وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ ان لوگوں کے لیے بہت خاص ہے۔ سارے گھر کو اچھے سے چیک کرنے کے بعد وہ واپس کمرے میں آیا تو اب تک روح رویام کے سینے پر ہاتھ رکھے گہری نیند میں تھی۔ وہ آہستہ سے اس کے پاس آ کر لیٹا، اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ چکا تھا۔

روح نے آہستہ سے اس کے ہاتھ کے لمس کو محسوس کرتے

ہوئے اپنی آنکھیں کھولی تھیں، پھر مسکراتے ہوئے

آنکھیں دوبارہ بند کر گئی۔ یارم نرمی سے اس کے بالوں کو

پیچھے کرتے اس کے ماتھے کو چومتے ہوئے وہ ان دونوں کے

گرد اپنا حصار مضبوط کر گیا تھا۔

وہ روح کے معصوم چہرے کو دیکھتے ہوئے یہی سوچ رہا تھا

کہ اب آگے اس نے کیا کرنا ہے۔ روح کو اعتبار میں لے کر

اس نے کس طرح سے اپنا کام کرنا ہے۔ایک بات تو کلیئر

تھی کہ روح نے آسانی سے اب اسے اس کا کام نہیں کرنے

دینا۔

ہاں وہ روح یارم کاظمی تھی،وہ یارم کاظمی کو اپنی مرضی پر

چلا سکتی تھی۔

اسے روح کو اعتبار میں لینا تھا۔ روح کو بتائے بغیر اگر وہ کچھ

کرنے کی کوشش کرتا تو شاید یہ اس کے لیے آگے مسئلہ بنا

سکتا تھا۔

وہ آہستہ سے آنکھیں بند کرتے ہوئے اپنی سوچوں کو لگام

ڈال چکا تھا۔ جو بھی ہوگا دیکھا جائے گا،اس وقت وہ ان

لمحات کو جینا چاہتا تھا جو اس کی روح اور اس کے بچے کے

ساتھ تھے۔

OOOOOOO

۔باؤ! شونو دادر کنا پیالا اے

واؤ! شونو کا گھر کتنا پیارا ہے۔"رویام کی آنکھ کھولی تو وہ"

آہستہ سے رویام کو اٹھا کر باہر لے آیا تھا جہاں شونو کا گھر آیا

ہوا تھا، جبکہ روح ابھی تک سو رہی تھی۔اس نے ہر گز روح

۔کو تنگ نہیں کیا تھا

ہاں چوزے! اس کا گھر تو سچ میں بڑا پیارا ہے۔" یارم خود

بھی گھر کے چاروں طرف گھومتے ہوئے اپنی طرف سے

تسلی کر رہا تھا کہ رویام کے دوست کے گھر میں کسی طرح کی

کوئی کمی نہیں ہے۔ اندر کی طرف جھانکتے ہوئے اس نے

پورے گھر کی سیٹنگ دیکھی تھی، وہ کافی بڑا گھر تھا۔ اگر یارم

اندر جانا چاہتا تو جا سکتا تھا، لیکن شونو اسے اپنے گھر کے اندر

بلانا ہی نہیں چاہتا تھا تو وہ کیسے جاتا؟ وہ دبئی کا ڈون تھا، اب

ایک کتے کے گھر میں بن بلایا مہمان نہیں بن سکتا تھا۔ رویام

۔ تو اندر گھس کر دو تین گول گول چکر بھی لگا کر باہر نکلا تھا

"۔ شونو! تمالا در بت پیالاا ے، می بھی اندر ل شو شکتا اوں

شونو! تمہارا گھر بہت پیارا ہے، میں بھی اندر سو سکتا")

ہوں۔)" وہ باہر نکلتے ہوئے شونو کو بتانے لگا، جبکہ شونو نے

زمین پر گول گول گھومتے ہوئے اپنی خوشی کا اظہار کیا تو

۔ رویام بھی بالکل اسی کے انداز میں گول گول گھوما تھا

وہ کتا شاید ایک انسان کے ساتھ رہ کر انسان کی کوئی عادت نہیں اپنا سکتا تھا لیکن اس کا بیٹا کتوں کی ساری عادتیں اپنائے ہوئے تھا۔

اس وقت یارم رویام کی الٹی پٹی حرکتیں دیکھ رہا تھا۔ مجال تھی جو شونو کی نقل اتارنے کا وہ کوئی موقع جانے دے۔ اب وہ اس کے گھر کے اندر گھس چکا تھا، دونوں اندر بیٹھے نہ جانے کون سی میٹنگز کر رہے تھے۔ ان دونوں کو ان کے

حال پر چھوڑتا وہ روم میں واپس آیا تو روح اب بھی گہری نیند

میں تھی۔

"تمہاری نیندیں بہت زیادہ ہوتی جا رہی ہیں، تم جانتی ہو کہ

اتنی نیندیں برداشت کر لینا میرے بس کی بات نہیں ہے۔

تمہارا شوہر تمہیں اس طرح سکون سے سوتے ہوئے دیکھ

ہی نہیں سکتا۔" وہ اس کے پاس آتے ہوئے اس کے چہرے

پر جھکا، اپنے لبوں کا لمس بکھرتے ہوئے اسے بتا رہا تھا جبکہ

روح اس کے لبوں کی حدت محسوس کر کے جلد ہی جاگ
گئی تھی۔

یارم کی آنکھوں میں خمار دیکھ کر اس نے فوراً پلٹ کر دیکھنا
چاہا تھا جہاں اب بیڈ پر رو یام نہیں تھا، نہ ہی کمرے میں تھا۔

"تمہارے بیٹے کے کتے کا گھر آگیا ہے، وہ دونوں اس کو
دیکھنے میں مصروف ہیں۔" یارم نے جیسے کمرے میں ان
دونوں کی کمی کی وجہ بتائی تھی۔

"یارم وہ کتا نہیں شونو ہے۔" ہمیشہ کی طرح پوری بات میں

صرف ایک 'کتا' لفظ ہی سنا تھا۔

"ارے ہاں وہی تمہارا شونو، اس کا گھر آگیا ہے، رویام اس کو

دیکھنے میں مصروف ہے اور میں تمہیں دیکھنے میں۔" آہستہ

سے اس کے ہاتھ کی ہتھیلی پر اپنے لب رکھتا اس کے چہرے

پر جھکا تھا۔

آپ کو مجھے دیکھنے میں مصروف ہونے کی بالکل بھی کوئی"

ضرورت نہیں ہے کیونکہ مجھے بھی شونو کا گھر دیکھنے میں

مصروف ہونا ہے، تو پلیز سائیڈ ہٹیں، مجھے جانا ہے۔" وہ اس

کے قریب سے اٹھتے ہوئے فوراً ہی کمرے سے باہر بھاگی

تھی، جبکہ یارم پوری پھرتی سے اسے پکڑنے کی کوشش میں

تھا۔ اس کے کھلکھلانے پر اپنی کوشش کو خود ہی ناکام بناتے

ہوئے اٹھ کر اس کے پیچھے کمرے سے باہر نکلا تھا۔

جہاں اس کے دونوں بچے گھوم پھر رہے تھے، روح ان کے

پاس ہی آکر گھر کے دروازے کے قریب بیٹھی ہوئی تھی

۔ "آئیں یارم! دیکھیں کتنا پیارا گھر ہے، اس کے پرانے گھر

سے بھی بڑا ہے۔ یہاں تو میں بھی اندر جا سکتی ہوں۔" وہ

دروازے پر ہی اندر کی طرف جھانک رہی تھی جہاں شونو

مزے سے ایک تکیے پر بیٹھا ہوا تھا جبکہ سامنے ایک اور تکیے

پر التی پالتی مارے بیٹھا روایام اس سے باتوں میں مصروف

تھا۔

ہاماما! اپ بی اندل آدائیں، یہ در بہت بلا ہے۔ام ہاں بت

اندوائے تریں تے اور جو پھش آئیں گی ناشمند رشے، ان کو

بی ام یہی پر لے تر آئیں گے۔ بہ لوگ شونوتی بی نیبرج ہوں

گی نا، تو وہ شونوتی بھی گیسٹ بن کے آئیں گی

("ہم۔ یہ گھر بہت بڑا ہے، آپ بھی اندر آجائیں! ہاں ماما

یہاں بہت انجوائے کریں گے اور جو فش آئیں گی نا سمندر

سے ،ان کو بھی ہم یہیں پر لے کر آئیں گے۔ وہ لوگ شونو

کی بھی نیبرز ہوں گی نا، تو وہ شونو کی بھی گیسٹ بن کے آئیں

گی۔") وہ مزے سے بولا تھا، جبکہ روح نے یارم کی طرف

دیکھا۔

ایک تو رفیل اور رسل نے اسے اس طرح کی سوچ میں

باندھ دیا تھا، اب وہ یہ نیبر والی بات بھول نہیں رہا تھا۔ اور

یارم اسے سمندر کی مچھلیاں دکھانے ہرگز لے کر نہیں جا

سکتا تھا کیونکہ رویام کو صرف مچھلیاں نہیں دیکھنی تھیں بلکہ

ان کے گھروں کو بھی دیکھنا تھا۔ اور وہاں ان کے گھر پر جا کر

کھیلنا بھی تھا، وہ بھی رنگ برنگ کی مچھلیوں کے ساتھ، اور

پھر انہیں اپنے گھر پر انوائٹ کر کے ان کی دعوت بھی کرنی

تھی۔اب اتنا سب کچھ تو ہو نہیں سکتا تھا،اسی لیے وہ چاہتا تھا

کہ رویام خود ہی یہ بات بھول جائے، لیکن ایسا نہیں ہوا تھا۔

نیند سے جاگنے کے بعد بھی اسے اپنی بات یاد تھی،یعنی کہ

۔مچھلیوں کا کوئی نہ کوئی انتظام کرنا ہی تھا

"اوکے تم لوگ انجوائے کرو، گھر وغیرہ دیکھو، مجھے ایک

ضروری کام ہے، میں کر کے آتا ہوں۔" وہ کچھ سوچتے

۔ہوئے اٹھ گیا تھا۔روح نے حیرت سے اسے دیکھا تھا

بے بی! ایک چھوٹا سا کام ہے، میں زیادہ وقت نہیں لگاؤں

گا، تم فکر مت کرو دس منٹ میں آجاؤں گا۔" وہ پیار سے

اس کے گال کھینچتے ہوئے باہر نکل گیا تھا۔

جبکہ روح کو سمجھ نہیں آیا تھا، یہاں انجان جگہ پر وہ کس کو

جانتا تھا جو اپنا کام کرنے کے لیے گیا تھا؟ ہو سکتا ہے وہ گھر کا

کوئی ضروری سامان لینے کے لیے گیا ہو۔ روح نے بھی زیادہ

زور دماغ پر نہ ڈالتے ہوئے شونو اور رویام کے ساتھ ان کے

گھر کے اندر ہی انٹری مارلی تھی۔

ooooooo

اس کی واپسی تقریباً کوئی 1510 منٹ کے بعد ہوئی تھی۔

روح اس وقت رویام کے لیے میگی بنا رہی تھی جب یارم

کے ساتھ کچھ لوگوں کو آتے دیکھ کر وہ کچن سے باہر نکلتے

ہوئے یارم کو دیکھنے لگی تھی جس نے سامنے ایک بہت بڑا

ٹیبل لگوایا تھا۔ اس ٹیبل کے اوپر اس نے شیشے کا بڑا سا جار

رکھوایا تھا۔ وہ ہاتھ میں ایک بڑے سے بیگ میں کچھ پکڑ کر

اندر داخل ہوا تھا۔ جب ایک آدمی نے تیزی سے پائپ لگا

کر اس جار میں پانی بھرا تھا، تقریباً پانچ منٹ کا کام تھا اور اس

بڑے سے جار میں اس بڑے سے تھیلے کو الٹا دیا گیا تھا۔

۔ اچانک ہی پورا جار رنگ برنگی مچھلیوں سے بھر گیا تھا

یارم! یہ کتنا خوبصورت ہے۔" وہ بے یقینی سے وہ سب کچھ

دیکھتے ہوئے یارم کے پاس آئی تو یارم نے ہلکے سے اپنے

ڈمپلز شو کیے تھے۔

"وہ میری روح کی مسکراہٹ سے زیادہ پیارا کچھ نہیں۔"

نرمی سے کہتے ہوئے بڑی ہی ہوشیاری سے اس کے گالوں کو

اپنے لبوں کی حدت سے مہکاتے ہوئے رویام کو آواز دینے

لگا تھا جواب تک شونو کے گھر میں بیٹھا ہوا تھا۔ کیونکہ شونو

خود کوئی کام کر نہیں سکتا تھا اس لیے وہ شونو کے گھر پر اس وقت مہمان تھا، تو مہمان نوازی روح نے نبھانی تھی اس لیے وہ اس وقت اس کے لیے میگی بنا رہی تھی، لیکن یارم کی آواز سنتے ہی وہ فوراً بھاگ کر باہر آیا تھا، شونو بھی اس کے پیچھے پیچھے ہی آگیا۔

کہاں تھا چوزے؟ دیکھ تیرے گھر میں مہمان آئے ہیں" تجھ سے ملنے کے لیے۔ دیکھ سمندر کی ساری رنگ برنگی

مچھلیاں پکڑ کر لایا ہوں۔اب جلدی سے باہر نکل اور اپنے

مہمانوں کو دیکھ۔ویسے یہ مہمان اپنا گھر ساتھ ہی اٹھا کر

لائے ہیں۔اب شونو کی طرح ان کا گھر بھی ہمارے گھر کے

اندر ہی ہے۔جلدی باہر نکل، دیکھ اپنے نئے دوستوں کو۔"

یارم رویام کو سامنے سے اٹھا کر ہوا میں اچھالتا اسے پانی کے

جار کے پاس لایا تھا جو اوپر سے کور کر دیا گیا تھا۔

واؤ! اتنی کلر فل فش رویام شیشے پہ ہاتھ رکھتا ان سب کو"

دیکھنے لگا تھا۔

وہ اتنے پیار سے ان مچھلیوں کو دیکھ رہا تھا، یارم کو یقین تھا کہ

وہ ساری مچھلیاں جلد ہی اس کے بیٹے کی دوست بن جائیں

گی، جبکہ روح بھی انہیں دیکھتی ہوئی خوش ہو رہی تھی۔

ماما! یلو بھی ہے، پنک بھی ہے، پرپل بھی ہے۔ آؤ دیکھو")

نا۔") وہ ایکسائٹمنٹ میں پورے گھر میں گھومتا بار بار روح کا

ہاتھ پکڑ کر اسے مچھلیوں کے پاس لے کر آتا تھا۔ کبھی ایک

اپنے گھر کے اندر چھپ جاتی کبھی دوسری اپنے گھر کے اندر

چھپ جاتی۔اس کی انٹر ٹینمنٹ کا اچھا سامان ہو چکا تھا

اور کیا چاہیے؟ مچھلیوں کی مہمان نوازی کرنی تھی،اب "

ہمیشہ کے لیے یہ مچھلیاں اپنے گھر میں تمہارے پاس آگئی

ہیں۔کرو دل کھول کے مہمان نوازی۔اور کوئی حکم ہے

جناب کا؟" یارم اس کو اٹھا کر اپنی باہوں میں قید کرتا پیار

سے اس کے گال چومنے لگا تھا۔

بد می بتاوں دا)" اور بعد میں بتاؤں گا۔" وہ چھوٹی سی انگلی)

اپنی ٹھوڑی پہ رکھتے ہوئے اور کچھ سوچنے میں مصروف ہوا

تھا لیکن کچھ بھی سمجھ نہ آیا۔ تو فرمائش کر دی تھی کہ وہ اپنی

فرمائش بعد میں نوٹ کروائے گا، جبکہ یارم اس کی

معصومیت پر کندھے اچکا گیا تھا۔ اس کے بیٹے کو ابھی کچھ

نہیں چاہیے تھا لیکن اب بھی بہت کچھ باقی تھا جو اس کی

لسٹ میں شامل ہو سکتا تھا۔ ہو سکتا ہے مزید آدھے گھنٹے کے

بعد ہی اس کی فرمائش کی لسٹ میں کچھ نہ کچھ ایڈ ہو جائے۔

اور وہ تھا نا اپنے بیٹے کی ہر فرمائش پوری کرنے کے لیے۔ وہ

نرمی سے اس کے گال چومتے ہوئے اسے زمین پر اتارتا ایک

نظر بیسمنٹ کی طرف دیکھ کر مسکرایا تھا۔ پھر ان لوگوں

کے ساتھ مصروف ہو گیا۔

کیا مطلب ہے؟ راگاو غائب کہاں ہو سکتا ہے؟ وہ وہیں"
کہیں ہو گا۔ تم ایسا کرو کہ ان کی باتوں پر یقین مت کرو، تم
اپنی طرف سے تسلی کر لو۔ ہو سکتا ہے وہ دبئی چلا گیا ہو، اس
طرح سے اس کا غائب ہونا بنتا نہیں ہے۔"

تین دن گزر چکے تھے اور پچھلے تین دن سے راگاو کہاں

غائب ہو گیا تھا، کوئی نہیں جانتا تھا۔ اس کا اس طرح سے

۔غائب ہونا کوئی معمولی بات نہیں تھی

خضر کو اسی کا ڈر تھا کہ کہیں وہ اسے یہاں اپنے کاموں میں

الجھا کر اس کی ٹیم کو نقصان پہنچانے کی کوشش نہ کرے،

لیکن یہ تو غائب ہی ہو گیا تھا اور کہاں غائب ہوا تھا وہ نہیں

جانتا تھا۔ اس نے سوچا تھا آج وہ یارم سے فون پر بات کرنے

کی کوشش کرے گا تاکہ اسے بتا سکے کہ یہاں کی کیا

صورتحال ہے۔ راگاو کا غائب ہو جانا کوئی معمولی بات نہیں

تھی۔

وہ سارے کاموں سے فارغ ہو کر اندر روم میں آتے ہوئے

یہی سوچ رہا تھا کہ وہ آج یارم کو کال کرے گا۔ اس نے

دوپہر میں بھی یارم کو میسج کر دیا تھا لیکن یارم نے شاید میسج

دیکھا نہیں تھا۔روح کے پاس ہوتے ہوئے وہ اپنا موبائل

۔فون بہت کم استعمال کر رہا تھا

اور وہ لوگ یارم کی مرضی کے خلاف کچھ نہیں کر سکتے

تھے۔انہیں یہاں جو بھی کرنا تھا وہ سب کچھ یارم کے

مطابق کرنا تھا۔اگر ایک بھی چیز یارم کے پلان کے مطابق

۔نہ ہوتی تو اس کے پلان میں خرابی ہو سکتی تھی

ooooooo

شدتِ یارم

12 پارٹ تین قسط

ارتج شاہ

○○○○○○○

یارم رویام کے ساتھ لیٹا اسے کہانیاں سنا رہا تھا بلکہ اسے

سلانے کی کوشش کر رہا تھا کیونکہ رویام کا سونے کا موڈ نہیں

تھا اور یارم کا اس کو سلا کر روح کے ساتھ وقت گزارنے کا

موڈ تھا اور روح نے بھی اپنے بیٹے کو اس کے حوالے کر کے

کہہ دیا تھا جب یہ سو جائے تب بات کریں گے رویام نے

جہاں نہ سونے کی قسم کھا رکھی تھی وہیں یارم کی حالت

خراب ہوتے دیکھ روح کو بہت مزہ آرہا تھا ۔

بیوی کیوں دشمن بنتی جا رہی ہو مجھے معصوم کی، میں نے کیا

بگاڑا ہے تمہارا اور تمہاری اس گندی اولاد کا؟ نہیں سو رہا یہ،

اسے میری کوئی کہانی پسند نہیں آ رہی۔ روح اسے ایک کوئی

اچھی سی پیاری سی دلہن لا دیتے ہیں نہ۔ یہ اپنی دلہن کے

ساتھ وقت گزارے گا اور میں اپنی دلہن کے ساتھ وقت

گزاروں گا۔ یارم نے اپنی طرف سے بہت ہی اچھا مشورہ دیا

تھا جس پر روح جہاں اسے گھور کر رہ گئی وہاں رویام بھی

۔ اسے گھورنے لگا تھا

می ابی شوٹا بتہ ہو، میلی دہن نی اشکتی اپ تی دہن مہلی ہے

۔ شرف لویام تی ماما بتاو ناان تو اپ شرف میلی لو می کی ہو

میں ابھی چھوٹا بچہ ہوں میری دلہن نہیں آسکتی، آپ کی (

دلہن میری ہے صرف رویام کی۔ماما بتاؤنا ان کو آپ صرف

رویام کی ماما ہو۔) وہ کروٹ بدل کر روح کے اوپر آتے

ہوئے اس کو فورس کرنے لگا تھا کہ وہ یارم کو بتائے کہ وہ

صرف اسی کی ہے جس پر روح نے اس کی طرف دیکھتے

ہوئے مسکرا کر سر ہلا یا تھا۔

یارم میرا بچہ ابھی چھوٹا بچہ ہے ابھی فی الحال اس کی دلہن نہیں آسکتی فی الحال ماما ہی کافی ہے اپنے بچے کا خیال رکھنے کے لیے۔ وہ اس کے گرد حصار بناتے ہوئے اس کے گال چومنے لگی تھی جبکہ یارم نے منہ بنایا تھا۔

جیلس بابا، ہلکا سا قہقہہ لگاتے ہوئے رویام یارم کو چڑھانے لگا تو یارم نے گھور کر ایک جھٹکے میں اس کا بازو پکڑ کر اسے

اپنی طرف کھینچا تھا اور پھر اگلے ہی لمحے اسے بیڈ پر دھکیلتے

ہوئے اس کے اوپر آتا اسے گدگدانے لگا تھا۔

ماما بتاو ماما بتاو (ماما بچاؤ مما بچاؤ)، رویام نے نعرے بازیاں

شروع کی تو روح اٹھ کر بیٹھ گئی تھی۔

نہیں بیٹا اس وقت مما بچائے گی تو مما خود پھنس جائے گی اسی

لیے آپ اپنی لڑائی خود لڑو ویسے بھی میرا بچہ بڑا ہو رہا ہے

اب وہ اپنی لڑائیاں خود لڑا کرے۔روح ہنس کر کمبل خود پر

ڈالنے لگی تھی ۔

ماماشودئی ماماشودئی (مماسوگئی مماسوگئی،)رویام خوشی سے

تالی بجاتے ہوئے بولا تو یارم نے ایک نظر اس پر ڈالی تھی پھر

اچانک ہی رویام کو بیڈ پر ڈالتا ایک دفعہ پھر سے اس کی

گردن میں اپنی داڑھی چبھونے لگا ۔

بیٹا تیری ماں کو تو میں جگالوں گا پہلے تجھ سے تو نپٹ لوں

میری جان کے دشمن۔ وہ اسے اپنی داڑھی چبھوتے ہوئے

مزے سے اس کی حالت بگاڑنے لگا تھا جبکہ رویام بھی کبھی

کھلکھلاتا تو کبھی مما بچاؤ مما بچاؤ کے نعرے لگانے لگتا لیکن وہ

یارم ہی کیا جو اسے چھوڑ دے۔

○○○○○○○

خضر صاحب راگاوسر کا کچھ پتہ چلا؟ کنگ کی کال آرہی ہے

وہ بار بار راگاوسر کے بارے میں پوچھ رہے ہیں آخر راگاوسر

اچانک سے غائب کہاں ہوئے؟ اور اتنے سیریس حالات

میں ان کا کہیں جانا بنتا نہیں تھا۔ سر کہہ رہے ہیں کہ اگر وہ

آپ کو کچھ بتا کر گئے ہیں تو آپ ہی بتادیجیے پریشانی بڑھ رہی

ہے اور کام رکا ہوا ہے ابھی تک ڈیول کا بیٹا نہیں ملا

اور سر غائب ہو گئے ہیں ایسے میں ان کے کام میں بہت

نقصان ہو رہا ہے وہ جیسا چاہتے تھے ویسا کچھ بھی نہیں ہوا

دبئ میں اب تک کسی طرح کا کوئی بھی منشیات کا سامان نہیں

جا سکا۔ کنگ سر بھی اس چیز کو لے کر کافی زیادہ پریشان

ہیں۔ کنگ کا خاص آدمی آج اس سے ملنے کے لیے آیا تھا اور

آتے ہی اس نے یہی ساری باتیں سٹارٹ کر دی تھیں کہ

راگا و نہیں مل رہا۔ راگا و سچ میں نہیں مل رہا تھا اتنے دن گزر

چکے تھے راگاو کا کہیں کوئی نام و نشان بھی نہیں تھا اور اس کا

نہ ملنا ان کے لیے بہت بڑی پریشانی کی وجہ بن چکا تھا ۔

مجھے نہیں پتہ راگاو کہاں ہے میں خود اسے ڈھونڈ ڈھونڈ کر

پریشان ہو رہا ہوں آخر وہ گیا تو گیا کہاں؟ اس طرح اس کا

غائب ہونا بنتا نہیں تھا ابھی تو ہمارا کوئی بھی کام نہیں ہوا اور

وہ غائب ہو گیا ہے ڈیول کا بیٹا تک نہیں مل رہا۔ وہ خود بھی

سر پر ہاتھ مارتا پریشانی کا اظہار کرنے لگا تھا ۔

سر مجھے تو لگتا ہے کہ ڈیول کا بیٹا واپس دبئی جا چکا ہو گا ان

لوگوں نے ہی کوئی گڑ بڑی کی ہے صارم نامی انسپیکٹر جوان

لوگوں کے ساتھ آیا تھا وہ کل ہی دبئی کے لیے نکل گیا تھا

مجھے لگتا ہے انہوں نے رویام کو اس کے ساتھ ہی غائب کر

دیا ہے۔

یہ بھی ممکن ہے کہ راگا وسر اس صارم نامی آدمی کے پیچھے

چلے گئے ہوں ہم سے رابطہ کرنے کا وقت نہ ملا ہو۔

ہاں تم ٹھیک کہہ رہے ہو ہو سکتا ہے راگا واس کے پیچھے چلا

گیا ہو اور ہم سے رابطہ کرنے کا اسے ٹائم نہ ملا ہو لیکن یہ بھی

ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ ہمیں بے وقوف بنا رہے ہوں رویام

یہیں پر ہو خیر ایسا کرتے ہیں واپس دبئی چلتے ہیں راگا وجہاں

بھی ہوگا وہیں واپس آجائے گا ہم سے نہ صحیح لیکن کنگ سے

رابطہ تو وہ ضرور کرلے گا ہو سکتا ہے کوئی مسئلہ بن گیا ہو اس

لیے وہ روپوش ہو گیا ہو۔ فی الحال یہی ٹھیک رہے گا کہ ہم

ان لوگوں کو اگنور کر کے اپنے باقی کام پر فوکس کریں ہمارا

کوئی بھی کام نہیں ہو پا رہا اگر یہی سب کچھ چلتا رہا تو شاید

ہمارے لیے بہت زیادہ مسئلے بن سکتے ہیں۔

جی بہتر سر آپ جیسا کہہ رہے ہیں ویسا ہی ہو گا میں کنگ سر

کو انفارم کر دیتا ہوں کہ آپ لوگ واپس دبئی جا رہے ہیں۔

وہ آدمی یہ کہتے ہوئے واپس جانے لگا تھا۔

کیا تم مجھے کنگ کے پاس لے کر جا سکتے ہو؟ میرا مطلب ہے

کیا تم میرا ان سے رابطہ کروا سکتے ہو؟ دیکھو راگا وا ایک غیر

ذمہ دار انسان ہے وہ کچھ بھی ذمہ داری سے نہیں کر رہا اور

دبئ کی ساری ذمہ داری اس وقت میرے سر پر ہے تو میں

کوئی غلطی نہیں کرنا چاہتا کیا تم مجھے کنگ کے پاس لے کر جا

سکتے ہو تاکہ میں ان سے مل سکوں اور انہیں یقین دلا سکوں

کہ کام کو میں اچھی طرح سے ہینڈل کر سکتا ہوں۔

کنگ ہوا کا ایک جھونکا ہے اسے صرف محسوس کیا جا سکتا ہے

اس کے سامنے جانا ممکن نہیں ہے اس نے آپ پر اعتبار کیا

ہے تبھی تو آپ کو دبئی کا ڈون بنایا گیا ہے باقی سب کچھ ہو

جائے گا راگا وسر کے آتے ہی انہیں کنگ سر کے پاس بھیج

دیجیے گا آپ بھی کوشش کریں ان کے بارے میں پتہ چل

جائے اور کنگ سر تو کر ہی رہے ہیں باقی آپ لوگ دبئی کے

لیے نکلیں۔ میں کنگ سر سے بات کروں گا کہ آپ ان سے

ملنا چاہتے ہیں۔ وہ کہتے ہوئے باہر نکل گیا تھا جبکہ خضر نے

۔ گہری سانس لیتے ہوئے واپس اپنی کرسی سنبھالی تھی

OOOOOOO

کیا مطلب نہیں مل رہا؟ وہیں کہیں ہو گا وہ کہاں جا سکتا ہے

یار م موبائل کان سے لگائے اٹھ کر کمرے سے باہر نکلا تھا

اس کے قدم بیسمنٹ کی طرف جا رہے تھے جبکہ خضر

پریشان سا اسے بتا رہا تھا کہ راگا و کتنے دنوں سے غائب ہے

اور اس کا کہیں کوئی اتہ پتا نہیں ہے موبائل مسلسل بند ہے

۔ جبکہ لاسٹ لوکیشن ٹریس کرنا بھی ناممکن سا ہو گیا ہے

یہی بات تو سمجھ میں نہیں آرہی آخر وہ گیا تو گیا کہاں؟ اس

طرح غائب ہونے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا لیکن ہے کوئی

بہت ہی کمینہ قسم کا انسان یہ ضرور ہم پر چھپ کر نظر رکھ

رہا ہو گا لیکن کنگ سے بھی رابطہ نہ کرنا اس کے لیے نقصان

دہ ہو سکتا ہے۔

خضر یہ بھی تو ہو سکتا ہے نا کہ پچھلے چار پانچ دنوں سے اس

کے کسی دشمن نے اسے پکڑ لیا ہو ہو سکتا ہے اس نے کسی

انسان کا بہت زیادہ نقصان کیا ہو اس کے پیارے کو چوٹ

پہنچائی ہو اسی لیے کسی نے اسے اغوا کر کے اپنے گھر کی

بیسمنٹ میں رکھ لیا ہو۔ یارم بیسمنٹ کی طرف قدم

بڑھاتے ہوئے اب جیب سے چابی نکالتا بیسمنٹ کا دروازہ

کھول کر اندر سے بند کر چکا تھا جبکہ خضر نے نفی میں سر ہلا یا

تھا ۔

نہیں یار مجھے نہیں لگتا ایسے انسان کے ساتھ کوئی بھی پنگا

لے گا یہ بہت ہی ڈینجرس قسم کا آدمی ہے بالکل پاگل ہے

اس کا دماغ کام نہیں کرتا کبھی تو یہ بالکل ہی پاگل ہو جاتا

ہے آج میں نے اس کنگ کے آدمی کو کہا تھا کہ مجھے کنگ

سے ملنا ہے اس سے بات کرنی ہے اس نے تھوڑی بہت رضا

مندی جتائی ہے کہ وہ کنگ سے بات کرواسکتا ہے وہ کہہ رہا

تھا کہ کنگ ہوا ہے اسے صرف محسوس کیا جاسکتا ہے دیکھا

نہیں جاسکتا وغیرہ وغیرہ لیکن میں نے اس کی بات پر زیادہ

دھیان نہیں دیا میں نے اس کو بس اتنا ہی بولا کہ مجھے کسی

طرح سے کنگ سے ملوادیں میں راگاو سے زیادہ ذمہ دار

ثابت ہوں گا راگاوتو غیر ذمہ دار ہے اتنے دنوں سے غائب

ہے ۔

لیکن تم ایسا کیوں کہہ رہے ہو کہ اس نے کسی کا نقصان کیا ہو گا یا وہ کسی کی بیسمنٹ میں ہو گا یارم؟ ہمارے علاوہ اس نے کس کا نقصان کیا ہے اور ہمارے علاوہ اس کا اور کوئی دشمن ہو سکتا ہے کیا؟ خضر نے اب کی دفعہ یارم کی بات پر دھیان دیتے ہوئے کہا تو یارم نے کرسی کھینچ کر بیٹھتے ہوئے سامنے سامان پر اپنا پیر رکھا تھا جس پر سامان سے

عجیب سی آواز نکلی تھی جبکہ یارم نے وہی ٹانگ گھما کر اس

کے اوپری حصے پر ماری تھی ۔

مطلب کہ تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ راگاو نے سب سے زیادہ

ہمارا نقصان کیا ہے اور راگاو ہمارا دشمن ہے تو ممکن ہے کہ وہ

ہمارے ہی گھر کی بیسمنٹ میں ہو۔ تم سمجھتے نہیں ہو خضر

تمہیں سمجھنے میں بہت وقت لگ جاتا ہے آخر تمہیں میری

باتیں سمجھ میں آنا کب شروع ہوں گی؟ اب کی دفعہ یارم

کے لہجے میں ہلکی سی شوخی تھی جبکہ خضر کتنی ہی دیر کچھ بول

نہیں پایا تھا گہری سانسوں کی آواز نے یارم کے ڈمپل

نمایاں کر دیے تھے ۔

راگاو تمہارے پاس ہے؟ وہ کافی دیر کے بعد بولا تو اب کی

دفعہ یارم کا قہقہہ بڑا بے ساختہ تھا ۔

اور کہاں ہو گا خضر؟ اس نے اپنے سب سے بڑے دشمن کے

ہاتھ ہی آنا تھا ویسے بھی جتنا بڑا یہ میرا دشمن ہے اتنا کسی کا

نہیں۔یارم نے سامنے پڑے چھوٹے چھوٹے جار کے

ڈھکنوں کو کھولنا شروع کیا تھا جبکہ سامنے بیٹھا اس کا سامان

راگاو بے بسی سے نفی میں سر ہلا رہا تھا اس کے دونوں ہاتھ

پیچھے کی طرف بندھے ہوئے تھے جبکہ اس کے ہونٹوں پر

بھی بہت ٹائٹلی کپڑا بندھا ہوا تھا ۔

مجھے پہلے ہی سمجھ جانا چاہیے تھا میں تمہارے دماغ تک نہ پہنچ

سکوں گا خیر مجھے ایسا کیوں محسوس ہو رہا ہے کہ تم اس کے

ساتھ ایک رومانٹک سی ڈیٹ پر گئے ہوئے ہو تم انجوائے

کرو میں تم دونوں کو بالکل ڈسٹرب نہیں کرنا چاہتا۔ وہ کہتے

ہوئے کھٹاک سے فون بند کر گیا تھا جبکہ یارم فون بند کرتے

ہوئے موبائل ایک طرف پھینکتا کرسی کی سائیڈ پر بنی جگہ پر

اپنی کہنی رکھتا اس پر اپنا ہاتھ رکھ کر اسے نہارنے لگا تھا جیسے

وہ اس کا کوئی بہت ہی عزیز دشمن ہو جبکہ جار سے نکلنے والے

خونخوار سبز رنگ کے سانپ نے آہستہ آہستہ راگاو کے

پیروں کی طرف بڑھنا شروع کیا تھا وہ اپنے پیر پیچھے ہٹا رہا تھا

وہ چیخنا چاہتا تھا رونا چاہتا تھا لیکن شاید یارم اسے ایسا کچھ بھی

کرنے کی اجازت نہیں دینا چاہتا تھا۔ دوسرے جار سے نکلنے

والے پانچ چھ بچھوؤں نے بھی اسی کی طرف کا رخ کیا تھا

کیونکہ یارم نے اس کے جسم پر ایسا لیپ لگا کر رکھا ہوا تھا جو

کیڑے مکوڑوں کو اپنی طرف کھینچتا تھا ۔

تیسرے جار سے کیکڑے نکلتے ہوئے اس کی طرف بڑھنے

لگے تھے جبکہ یارم خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا وہ بری

طرح سے نفی میں سر ہلاتا اسے منع کر رہا تھا کہ وہ ایسا نہ

کرے جبکہ یارم آہستہ سے سیدھا ہوتا اسے دیکھنے لگا ۔

ارے راگا و کیا ہو گیا ہے یہ خونخوار بالکل نہیں ہیں یہ تمہیں

کاٹیں گے تو ان کا زہر تمہارے جسم کے اندر بالکل نہیں

جائے گا بس چھوٹی سی بائٹس لیں گے اپنے پیٹ کی

آگ کو بجھائیں گے۔ دیکھو نا ہم انسان بھی تو کھانا کھاتے ہیں

نا ہمیں بھی خوراک کی ضرورت ہوتی ہے جب تک ہمیں

خوراک نہیں ملتی تب تک ہمیں بھی سکون نہیں ملتا نا پیٹ

کی آگ تو بجھانی پڑتی ہے ان لوگوں کے بھی پیٹ کی آگ

ہے یہ میرے دوست ہیں میں نے ان کو پالا ہوا ہے ان کے

کھانے پینے کا خیال رکھنا میرا فرض ہے اور انہیں انسانی کچا

گوشت پسند ہے تو میں کیا کروں ۔

میں مجبور ہوں بہت مجبور ہوں میں تم سے وعدہ کرتا ہوں یہ

لوگ صرف 15 منٹ تک اپنا کام کریں گے اور 15 منٹ

کے بعد میں انہیں بند کر دوں گا کل کی طرح بالکل آج بھی

میں بھی تم پر کوئی سختی نہیں کروں گا دیکھو شیر و کتنے پیار

سے تمہارے اوپر چل رہا ہے۔ وہ اس کی پینٹ کے اوپر سے

گزرتا سانپ دیکھ کر اسے اس کی طرف دیکھنے پر مجبور کر گیا

تھا راگا و نفی میں سر ہلا رہا تھا بری طرح سے رو رہا تھا تڑپ رہا

تھا جبکہ اس کو تڑپتے دیکھ کر یارم کو مزہ آرہا تھا کرسی کے

پیچھے ٹیک لگاتے ہوئے اس نے اس کے آنسو دیکھے تھے اس

کی آنکھوں کے سامنے اس کی روح کی آنکھیں تھیں ٹھیک

اسی طرح سرخ اور آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں کتنی بے

دردی سے اس شخص نے اس کی روح کی گردن میں چاقو

گھونپا تھا وہ کیسے بھول سکتا تھا کہ اس کی روح کیسی تڑپ رہی

تھی ۔

وہ دنیا کے ہر شخص کا درد برداشت کر سکتا تھا اسے اپنے درد

سے بھی کوئی مطلب نہیں تھا لیکن جو شخص روح کو تکلیف

پہنچائے اس کے لیے کوئی معافی نہیں تھی کوئی بھی نہیں

15 منٹ گزر رہے تھے جبکہ خوف اور دہشت سے سامنے

بیٹھے راگاو نے آہستہ آہستہ سانسیں لینا چھوڑ دیا تھا۔ پورے

15 منٹ کے بعد یارم نے آہستہ سے اپنے ہاتھ اس

کیکڑے کی طرف بڑھاتے ہوئے اسے اٹھا کر جار میں ڈالا

تھا پھر دوسرے جار میں اس کے جسم پر رینگتے چھ بچھو اٹھا کر

ڈالے تھے اور پھر آخری جار میں اس کی گردن سے لپٹے

ہوئے سانپ کو نکال کر ڈالا تھا ۔

بس تم لوگوں کی بھوک کا اتنا ہی انتظام کر سکتا ہوں میں۔

میں نے اسے اتنی آسان موت نہیں دینی اسے تڑپا تڑپا کر

مارنا ہے تم لوگ ایک ہی دن میں اسے موت کے منہ میں

پہنچا دیتے ہو اسی لیے مجھے اچھا نہیں لگتا فی الحال تو صرف

یہاں رہتے ہوئے اسے چار دن ہوئے ہیں اور تم لوگوں نے

اس کے دل کو بند کرنے والی حرکتیں کرنا شروع کردی اگر

یہی سب کچھ چلتا رہا تو بھو کا مرنا پڑے گا تم لوگوں کو۔ یارم

نے ان جار کو اٹھا کر سائیڈ پر رکھتے ہوئے راگاو کے پاس آیا

تھا اس کی حالت دیکھ کر نہ تو یارم کو ترس آیا تھا اور نہ ہی اس

سے کوئی ہمدردی محسوس ہوئی تھی باہر کی طرف قدم

بڑھاتے ہوئے اس نے اپنے کپڑے اتارنا شروع کردیے

تھے اس کمرے کا رتی برابر سائیڈ ایفیکٹ اس کی فیملی تک

نہیں پہنچنا چاہیے تھا۔اس نے یہاں آنے سے پہلے ہی راگاو

کو یہاں پر کائزان اور اس کی ٹیم کی مدد سے منگوالیا تھا انہوں

نے بڑی ہوشیاری سے اسے کڈنیپ کر کے یہاں پر چھوڑا تھا

۔ اور اس کے بعد یارم کا کام شروع ہو گیا تھا

خضر کو ڈر تھا کہ راگاو یارم کی ٹیم کو نقصان پہنچانے کے لیے

کچھ نہ کچھ کرے گا سو یارم نے اس کا یہ ڈر ہمیشہ کے لیے ختم

کر دیا تھا۔ وہ اس خطرے کو ہی اپنے ساتھ اٹھا کر لے آیا تھا

۔ جس سے گھبرانے کی ضرورت تھی

○○○○○○○

وہ نہا کر باہر نکلا تو ایک سائیڈ پر رویام دونوں بازو اور دونوں

ٹانگیں پھیلائے لیٹا ہوا تھا جبکہ دوسری طرف روح سو رہی

تھی جب تک وہ رویام کو سلا کر فری ہوا تب تک روح گہری

نیند اتر چکی تھی لیکن یارم اسے آسانی سے سونے دے ایسا

ممکن کہاں تھا وہ آہستہ سے رویام کے پاس آتے ہوئے اسے

اٹھا کر باہر لایا تھا دوسرے کمرے میں اسے لٹاتے ہوئے

اس نے ہلکا سا شونو کے دروازے پر دستک دی تھی جو پہلے

ہی کھلا ہوا تھا ۔

تیرا دوست اکیلا سو رہا ہے خیال رکھنا اس کا۔اس نے شونو کو

بتانا ضروری سمجھا تھا حالانکہ اس کا گھر رویام کے اپنے

کمرے کے اندر ہی تھا وہ اس کے کمرے سے نکلتا واپس روح

کے پاس آیا تھا جہاں وہ آرام سے بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی اپنی

گردن سے تولیا نکالتے ہوئے وہ سیدھا روح کے پاس آتا اس

کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اسے کھینچ کر اپنے قریب کرتا

آہستہ آہستہ اس کی گردن پر جھکنے لگا تھا۔اس کے بے تاب

لب اس کی گردن میں جگہ جگہ گردش کر رہے تھے روح کو

زیادہ دیر تک سمجھنا نہ پڑا کہ اس کے ساتھ کیا ہو رہا ہے

آہستہ سے آنکھیں کھولتے ہوئے اس نے یارم کی گردن

کے ساتھ اپنے بازو لپیٹے تھے جس پر وہ مزید بے خود ہوتا

اسے چومے جا رہا تھا۔اس کا لمس ہمیشہ کی طرح شدت

اختیار کیے ہوئے تھا جبکہ اس کی قمیض کندھوں سے نیچے

سرکاتے ہوئے وہ جا بجا اپنے لبوں کا لمس بکھیرتا جا رہا تھا

کمرے کی لائٹ آف ہونے تک روح نے آنکھیں نہیں

کھولی تھیں جبکہ کمرے کو اندھیرے میں ڈبوتے ہوئے یارم

خود بھی اس میں ڈوبنے لگا تھا۔اس کی جان لیوا شدتیں آج

بھی روح کو بے حال کر دیتی تھیں ۔

ooooooo

"رومی میری جان ! اٹھ جاؤ میرا بے بی۔ماما کا پیارا شا بچہ گڈ

مارننگ، چلو جلدی سے یہ والی دوائی پی لو۔اب تو ماشاءاللہ

سے میرا بچہ بالکل ٹھیک ہو گیا ہے،ان میڈیسنز کی ضرورت

ہی نہیں لیکن پھر بھی ڈاکٹر نے بولا ہے کہ تین سال کا

کورس پورا کرنا ہے، تب جا کے رومی بڑا ہو کر بابا کی طرح

سکس پیک ایبس بنا سکے گا۔"

روح اس کے پاس آ کر بیٹھتے ہوئے پیار سے اس کے بال

سہلانے لگی تھی۔ وہ، جو پہلے ہی روح کے آنے پر چھک کر

اٹھنے والا تھا، روح کے ہاتھ میں میڈیسن کا ڈبہ دیکھ کر فوراً

مزید بستر میں گھس گیا تھا۔

ماما لو یام ٹھت او دیا اے، اب اش تو اش میڈیشن تی جورت

نی اے، اپ لے دا وان میڈ شنز تو

ماما! رو یام ٹھیک ہو گیا ہے، اب اس کو اس میڈیسن کی "

ضرورت نہیں ہے۔ آپ لے جاؤان میڈیسنز کو۔ ") وہ

مزید بستر میں گھستے ہوئے یارم کی بغل میں گھسا تھا، شاید

کہیں سے کوئی پناہ مل جائے اور وہ دوائیوں کی کڑواہٹ سے

بچ جائے۔ وہ اپنی تمام تر کوشش کر چکا تھا

رومی میرا بچہ! میری جان! ایسا نہیں کرتے نا، چلو باہر"

آؤ۔" وہ آہستہ سے اس کا بازو پکڑ کر اسے یارم سے ذرا دور

کرتے ہوئے اپنی جانب گھسیٹ رہی تھی۔ اسے تھوڑی ہی

دیر میں یارم کو بھی جگا دینا تھا، اتنا تو وہ بہت اچھے طریقے سے

جانتی تھی۔

نی پنی دائی! نی پنی ماما! نی پنی کوڑی اوتی اے

نہیں پینی دوائی! نہیں پینی ماما! نہیں پینی کڑوی ہوتی")

ہے۔")وہ مزید یارم کی بازو میں گھستے ہوئے شور مچانے لگا

تھا، جب یارم نے آہستہ سے اس کے گرد اپنا بازو پھیلا کر

اسے اپنے سینے میں چھپایا تھا۔

روح بے بی! کیوں ضد کر رہی ہو؟ وہ نہیں پینا چاہتا دوائی"

تو کیوں زبردستی کر رہی ہو میرے معصوم سے بچے کے

ساتھ؟" وہ اسے مزید اپنے سینے میں چھپاتے ہوئے بولا تھا،

جبکہ رویام کو سپورٹ ملتے ہی وہ پوری طرح اس کے سینے

میں گھس کر خود پر کمبل اوڑھ چکا تھا۔

"میں دشمن نہیں ہوں آپ کے بیٹے کی، یہ ضروری ہے

یارم۔ڈاکٹر نے تین سال کا کورس بتایا ہے۔پتہ نہیں

میرے کوما کے وقت کس نے اس کو میڈیسن دی ہو گی؟

ویسے تو میں نے ساری میڈیسن چیک کی تھیں، پری نے

بہت احتیاط کی ہے لیکن وہ ماں کی طرح خیال تو نہیں رکھ

سکتی نہ۔" روح کی ممتا جاگ رہی تھی، لیکن اس وقت وہ

اپنے بیٹے کے ساتھ کسی طرح کی نرمی کرنے کا ارادہ نہیں

رکھتی تھی کیونکہ یہ میڈیسن اس کے لیے حد سے زیادہ

ضروری تھی۔

"میں مانتا ہوں روح، جس طرح تم اس کا خیال رکھ سکتی ہو

کوئی نہیں رکھ سکتا، لیکن ابھی اس کا موڈ نہیں ہے میڈیسن

کھانے کا، تو میرے خیال میں رہنے دینا چاہیے نا؟ ویسے بھی

ہمارا بیٹا اتنا بھی بریو نہیں ہے کہ ہر طرح کی میڈیسن فوراً منہ

کھول کر کھا لے۔ یہ کڑوی ہوتی ہے اور پھر تمہیں تو پتہ ہی

ہے نا، رویام کو کڑوی چیزیں نہیں بس پسند۔ اور سب سے

اہم بات یہ ہے کہ یہ رویام ہے، کوئی یارم کاظمی تھوڑی ہے

جو فوراً تمہاری بات مان جائے گا؟ مجھ سے زیادہ تمہیں کوئی

پیار نہیں کرتا۔" یارم نے اپنے ڈمپلز چھپاتے ہوئے کہا تھا،

جس پر اسے اپنے سینے پر ہلکی سی ہلچل محسوس ہوئی تھی۔

رویام پوری طرح گردن اوپر کی طرف اٹھائے اس کے

چہرے کو گھور رہا تھا، لیکن یارم نے اس کی طرف دیکھا نہیں

تھا۔ کیونکہ وہ اب بھی بستر کے اندر ہی تھا

بابا! لویام ماماشے بت پیال ترتااے لیتن یہ دائی بت کووڑی

اوتی اے، لویام شے نی تھاتج جاتی، اول ویشے بی ماماتے پیال تا

دائی شے تیالینادینااے، می اپنی ماماشھ بت پیال ترتااوں

،اپ شے بی جادا، بٹ می یہ دائی نی تھاشتکا، تیو تہ اب بی ماما

شے بت پیال ترتے ہے لیتن یہ دائی اپ بی نی تھائیں دے نا

بابا! رویام ماما سے بہت پیار کرتا ہے لیکن یہ دوائی بہت ")

کڑوی ہوتی ہے، رویام سے نہیں کھائی جاتی۔ اور ویسے بھی

ماما کے پیار کا دوائی سے کیا لینا دینا ہے؟ میں اپنی ماما سے بہت

پیار کرتا ہوں، آپ سے بھی زیادہ، بٹ میں یہ دوائی نہیں

کھا سکتا کیونکہ آپ بھی ماما سے بہت پیار کرتے ہیں لیکن یہ

دوائی تو نہیں کھائیں گے نہ؟") یارم جو مزے سے اس کی

بات سن رہا تھا، آخری بات پر چیلنجنگ نگاہوں سے اسے

دیکھنے لگا۔

"ایکسکیوزمی مسٹر چوزہ! تمہیں کیوں لگ رہا ہے کہ میں اپنی

روح کے لیے یہ میڈیسن نہیں کھا سکتا؟ میں اپنی روح کے

لیے کچھ بھی کھا سکتا ہوں۔ لاؤ روح! مجھے دو، میں کھا کے

دکھا دیتا ہوں۔ جو جیتے گا، وہی تم سے زیادہ پیار کرتا ہے۔"

وہ اگلے ہی لمحے ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیڈ پر بیٹھتے ہوئے

اسے بھی اپنی گود میں بٹھا چکا تھا۔

ہاہاماما دے دو، باباپی لے دے، می بی تو دیتھوں وہ اپ شے کنا

پیال ترتے ہے

ہاں ہاں ماما دے دو، باباپی لیں گے، میں بھی تو دیکھوں وہ")

آپ سے کتنا پیار کرتے ہیں۔") فوراً ہی بیڈ پر اٹھ کر کھڑا

ہوتے ہوئے وہ یارم کے برابر آتا اپنے ننھے ہاتھوں کو اپنی کمر

پر رکھ چکا تھا۔ انداز پورا چیلنجنگ تھا، یارم کو ایک لمحے کے

لیے لگا تھا کہ وہ پھنس چکا ہے۔

"تو مجھے چیلنج کرنا بند کر، سمجھا؟ میں اپنی روح کے لیے کچھ

بھی کر سکتا ہوں اور تو نہیں کر سکتا۔" وہ اسے گھورتے

ہوئے بولا تھا جب رویام نے روح کی طرف اشارہ کرتے

ہوئے یارم کو دوائی پلانے کے لیے کہا تھا۔

رومی بے بی! یہ آپ کے لیے ہے، بابا کے لیے نہیں،"

آپ پیار ثابت کرو۔"روح جیسے بہتی گنگا میں ہاتھ دھونا چاہ

رہی تھی۔

نی نی! پہے ان توتر نے دو فیر می ترلوں دا،ان توبولوا گل

ہمت اے توپی تے دتھائیں

نہیں نہیں! پہلے ان کو کرنے دو پھر میں کرلوں گا،ان کو")

بولو اگر ہمت ہے توپی کے دکھائیں۔")رویام نے جیسے

مسئلہ ہی حل کر دیا تھا، جبکہ یار م اس ڈیڑھ فٹ کے چوزے کو اپنے سامنے یوں چیلنجنگ انداز میں دیکھتا حیران ہی تو رہ گیا تھا۔

"رومی بیٹا! تم ثابت کرو میری جان، بابا بہت پیار کرتے ہیں، بتانے کی ضرورت ہی نہیں،" روح نے سمجھانے کی کوشش کی تھی۔ مگر رومی نے فوراً نفی میں سر ہلایا تھا۔ آج تو وہ اپنے باپ کو ہر قیمت پر چیلنج کرنے والا تھا۔

ہاتو پی لے یہ دائی

ہاں تو پی لیں یہ دوائی!") اس نے بات ہی ختم کر دی۔")

۔یارم نے فوراً ہی روح کے پاس آتے ہوئے اپنا منہ کھولا تھا

پلادو، پلادو مجھے یہ دوائی!" یارم کچھ زیادہ ہی جذبات میں"

۔بہک گیا تو روح اسے حیرت سے دیکھنے لگی تھی

یارم یہ آپ کے لیے نہیں ہے،"اس نے پیار سے"

سمجھانے کی کوشش کی تھی جب یارم نے آنکھوں ہی

آنکھوں میں اسے کوئی اشارہ کیا تھا۔

پلادو ماما! پلادو، می بی تود تھوں ماما۔اپ شے کنا پیال ترتے

اے

پلادو ماما! پلادو، میں بھی تو دیکھوں بابا آپ سے کتنا پیار")

کرتے ہیں؟") رومی بھی فوراً اس کے کندھے کے ساتھ

چپکتے ہوئے بولا تھا۔

"ہاں دیکھ لینا، لیکن میری ناک بند کر پہلے تاکہ مجھے اس

دوائی کی سمیل نہ آئے۔" یارم نے اسے گھورتے ہوئے کہا

تو رویام نے فوراً ہی یارم کی ناک کو اپنی ننھی سی مٹھی میں

دبایا تھا۔

پلاو ماما پلاو !(" پلاؤ ماما پلاؤ !")وہ جوش سے کہنے لگا تھا جب

روح نے پریشانی سے دوائی چمچ میں ڈالتے ہوئے یارم کے

منہ کے قریب کی تھی۔تب اس نے رویام کا کھلا ہوا منہ

دیکھا،ایکسائٹمنٹ میں وہ اپنا منہ کھول چکا تھا۔روح نے ایک

نظر یارم کو دیکھا،پھر اگلے ہی پل اس کی شرارت سمجھتے

ہوئے اس نے چمچ رویام کے منہ میں انڈیل دیا تھا۔

"اوہو! یہ کیا ہو گیا؟ میرا ہاتھ الٹا ہو گیا! اوہ ہو یارم، میں نے غلطی سے رویام کے منہ میں میڈیسن ڈال دی۔" روح نے ڈرامائی انداز میں کہتے ہوئے اپنے لبوں پر ہاتھ رکھا تھا، جبکہ رویام بے یقینی سے اپنی ماں کو دیکھ رہا تھا۔ اس کی ماں اس کے ساتھ ایسا کر سکتی تھی؟ یقیناً وہ یقین نہیں کر پا رہا تھا، جبکہ یارم نے ایک نظر غور سے رویام کے منہ کو دیکھا تھا،

پھر اپنا قہقہہ کنڑول نہ کر پاتے ہوئے اس کے زوردار قہقہے

سے پورا گھر گونج اٹھا تھا۔

رویام اب بھی بے یقینی سے اپنی ماں کو دیکھ رہا تھا جب روح

نے آہستہ سے اسے اٹھا کر اپنے ساتھ لگاتے ہوئے خود میں

چھپا لیا تھا۔

"آئی ایم ویری سوری میرا بیٹا! پتہ نہیں کیسے، ماما سے غلطی

سے کیسے ہو گیا، میں تو بابا کو میڈیسن کھلا رہی تھی، غلطی سے

آپ کے منہ میں چمچ چلا گیا۔ آئی ایم ویری سوری، ماما کو

معاف کردو نہ میری جان۔" وہ اسے اپنے سینے سے لگائے

کمرے میں گھومنے لگی تھی جبکہ یارم کا ہنس ہنس کر براحال

ہورہا تھا۔

رویام روح سے بری طرح ناراض ہوگیا تھا اور یہ چیز یارم کو

بڑا مزہ دے رہی تھی۔ ویسے بھی دونوں سارا دن پیار کرتے

اسے جلاتے رہتے تھے، اب اسے تھوڑا سا سکون ملا تھا۔

بیچارہ بیٹا اپنے باپ کا ٹیسٹ لینے جا رہا تھا۔

دندی ماما، دندی ماما! کٹی کٹی، بات نی تروں دا("گندی ماما! گندی ماما! کٹی کٹی، بات نہیں کرے گا۔") وہ روح کے سینے میں چھپتا اسی سے ناراض ہو رہا تھا جبکہ روح اسے منانے کے ہزار جتن کر رہی تھی۔

پکی کٹی ؟ پھر تیری ماں کو میں ہمیشہ کے لیے لے لوں گا،''''

یارم اس کے مزے لیتے ہوئے بولا تو رویام نے اسے گھور

کر دیکھا۔

ماما! اپ شرف میلی اونا(''ماما! آپ صرف میری ہو نہ؟'')

اسے یونہی ہنستے دیکھ کر رویام نے روح سے تصدیق کرنی

چاہی تھی جس پر روح نے فوراً ہاں میں سر ہلایا تھا۔

ہاں بیٹا! ماں تو صرف تیری ہے، میری تو جانو ہے، روِح"

بے بی ہے میری۔۔۔"اب یارم رویام کو تازا تازا زخم پر

۔مصالحے لگانے لگا تھا۔ جس پر وہ اور تپ رہا تھا

ماما! ان تو بتادوتہ اپ شرف میلی بے بی او، شرف لو یام تی

("ماما! ان کو بتادو کہ آپ صرف میری بے بی ہو، صرف

رویام کی،") وہ اسے گھور کر دوبارہ روح سے مخاطب ہوا تھا،

۔جیسے ماننے کی شرط رکھ رہا تھا

خبردار چوزے! زیادہ فری ہونے کی ضرورت نہیں ہے،"

میری بے بی میری بیوی ہے۔ تیری ماں بنا دی اتنا ہی کافی

ہے، زیادہ میری بے بی کے ساتھ چپکا چپکی کرنے کی

ضرورت نہیں ہے۔ ویسے بھی تو تو ناراض ہے نا، تیری ماں

نے تجھے اتنا بڑا دھوکہ دیا۔" یارم نے اسے پھر سے یاد دلانا

چاہا تھا کہ تھوڑی دیر پہلے اس کے ساتھ ظلم کی انتہا ہوئی

ہے، جس پر روح نے اسے غصے سے گھورا تھا۔ کہاں وہ

معاملہ حل کرنا چاہتی تھی، کہاں اس کا شوہر معاملے کو مزید

بگاڑ رہا تھا۔

میلی ماما میلی بے بی اے، شرف اول شرف میلی، اپ جادا

پھری نہ اوں دندے بابا

میری ماما میری بے بی ہے، صرف اور صرف میری!")

آپ زیادہ فری نہ ہوں گندے بابا۔")وہ اسے جواب دیتا

دوبارہ اپنے ساتھ ہوئے ظلم کو یاد کرتا روح کے سینے میں سر

۔چھپا گیا تھا۔ جبکہ یارم اب بھی ہنس ہنس کر اسے تپا ریا تھا

ماما بولوان توتہ اپ شرف لو یام تی او

ماما بولوان کو کہ آپ صرف رو یام کی ہو!")اس نے غصے ")

سے روح کو گھورتے ہوئے کہا تھا۔ ناراضگی بھی دکھانی تھی

۔اور یارم پر ثابت بھی کرنا تھا کہ وہ صرف اس کی ہے

"ہاں میں صرف اپنے بیٹے کی ہوں، میرا پیارا بچہ! ماما ویری

ویری شوری ہے آپ سے۔" وہ اسے خود سے لگاتی پھر سے

بولی تھی، جبکہ یارم کی گھوریوں کو فی الحال وہ پوری طرح

نظر انداز کر رہی تھی۔ اس وقت اسے اپنے بیٹے کو منانا تھا،

شوہر کو منانا کون سا اس کے لیے مشکل تھا، تھوڑی بہت اس

کے پسندیدہ انداز میں ہی تو آنا تھا۔

ہاں، وہ یارم کی بے باکیوں کے جواب بے باکیوں سے نہیں

دے سکتی تھی لیکن وہ یارم کو منا سکتی تھی، اسے یارم کو منانا

آتا تھا، یہ مشکل نہیں رہا تھا اس کے لیے۔

شن لیا("سن لیا!!")رویام نے گھور کر یارم کو دیکھتے

ہوئے کہا تھا۔

ہاں تو سن ہی لیا، بہرہ تھوڑی ہوں،"یارم نے منہ بنا کر"

کہتے ہوئے خود پر کمبل اوڑھ لیا تھا، ساتھ ہی ساتھ کمرے کی

لائٹ بھی وہ آف کر گیا تھا۔روح جانتی تھی اب تک اس کی نیند پوری نہیں ہوئی ہو گی،اسی لیے خاموشی سے رویام کو اٹھا کر کمرے سے باہر نکل گئی تھی۔یارم کو تو اس نے منا ہی لینا تھا۔

○○○○○○○

اوکے ! تو ماما کا پیارا سا رومی کیا کھائے گا؟ ماما کیا بنا کر دے "

اپنے چاند سے بیٹے کو؟ " وہ اسے اٹھا کر کچن میں لے کر آئی

تھی۔

می ناراج اوں (" میں ناراض ہوں !) " وہ منہ بسور کر کہتا

اس کی گود سے نکل کر ٹیبل پر چڑھ گیا تھا، ساتھ ہی چہرہ بھی

دوسری طرف پلٹ لیا تھا تاکہ وہ اسے منائے۔ مطلب

صاف تھا، وہ آسانی سے اسے معاف کرنے کو تیار نہیں تھا۔

روح نے ایک نظر اسے دیکھا تھا پھر ہلکے سے ہونٹوں کو

شیپ دیتے ہوئے معصومیت دکھائی تھی۔اس کے باپ پر

یہ معصومیت کام کرتی تھی،بیٹے پر کیسے نہ کرتی؟

بولا نہ غلطی سے ہو گیا، پتہ نہیں میرے ہاتھ کو کیا ہو گیا؟"

میں تو آہستہ سے بابا کے منہ میں ساری میڈیسن ڈالنے والی

تھی، لیکن آپ کا چھوٹا سا منہ کھلا ہوا اتنا پیارا لگ رہا تھا کہ ماما

سے رہا ہی نہیں گیا۔ماما نے آپ کو وہ گندی سی میڈیسن پلا

دی لیکن آئندہ ایسا بالکل نہیں ہوگا۔ رومی! ماما بہت بہت

سوری ہے،" وہ آہستہ سے اپنے کان پکڑتے ہوئے اسے بار

بار اپنی شکل دکھارہی تھی تاکہ اس کے معصوم بیٹے کو اس پر

ترس آجائے۔ پہلے تو رومی نے آگے پیچھے خوب گردن

گھماتے ہوئے ایٹیٹیوڈ دکھایا تھا لیکن اپنی ماں سے کتنی دیر

ناراض رہ سکتا تھا؟

ایت شرط پل ماف تروں گا("ایک شرط پر معاف کروں

گا۔")اس نے اپنی ننھی سی انگلی بلند کرتے ہوئے اسے

دکھائی تھی۔روح اس کے انداز پر دل وجان سے نثار ہوتی

۔اس کی ننھی سی انگلی کو تھام کر اپنے لبوں سے لگا گئی تھی

ماما کو اپنے بیٹے کی ہر شرط منظور ہے،بتاؤ ماما نے کیا کرنا"

ہے؟"وہ اس کا رخ اپنی طرف کرتے ہوئے اس کے ننھے

سے ہاتھوں کو اپنے گرد حصار کی صورت میں باندھ چکی

تھی۔

بابا تے شامنے لومک توائی لب یو بولنا اے اول 10 کسشز ترنی

ہے اول تہنا اے تہ روح شرف لو یام تی اے

بابا کے سامنے رومی کو آئی لو یو بولنا ہے اور 10 کسز)

کرنی ہیں اور کہنا ہے کہ روح صرف رو یام (Kisses)

کی ہے۔")

وہ اس کے سینے سے چہرہ نکالتا شرارت سے ڈمپل دکھاتے

ہوئے اپنی شرط رکھ رہا تھا۔ روح تو اس کے شیطانی دماغ پر

حیران رہ گئی تھی۔

چھوٹے بچے اس طرح کی فرمائشیں کہاں کرتے ہیں؟"

لیکن رویام یارم کاظمی کا بیٹا تھا۔ اور اس کا ننھا سا دماغ بھی

اس کے باپ کی طرح چالاک ہی تھا۔ اپنے باپ کو جیلس

کرنے کے لیے اب وہ اس طرح کی شرارتیں بھی کرنا چاہتا

تھا۔روح نے سوچنے کے لیے ایک لمحے کا وقفہ لیا تھا، پھر

۔اپنے بیٹے کو منانے کے لیے فوراً حامی بھر لی تھی

مجھے منظور ہے، لیکن اس کے بعد اگر بابا گھوریں گے تو وہ"

گھوریاں رومی کو ملیں گی ماما کو نہیں، بولو منظور ہے؟" وہ اپنا

ہاتھ اس کے سامنے پھیلاتے ہوئے بولی تو رویام نے فوراً

نفی میں سر ہلاتے ہوئے اس کے سینے میں منہ چھپایا تھا، یعنی

کہ وہ ہر طرح کا ملبہ روح پر ہی ڈالنا چاہتا تھا۔اسے اپنے باپ

۔کی گھوریاں ہر گز منظور نہ تھیں

یہ تو غلط بات ہے نا، ماما کو بابا سے ڈر لگ جائے گا، "وہ"

۔معصومیت سے منہ بناتے ہوئے بولی تھی

نو! ماما تو بابا شے ڈل نی لتگا، بابا تو ماما۔شے ڈل۔لتگا اے، بابا

اپ تو کج نی بولیں گے، دونٹ والی، فیت می را جی اق داوں

،گا

نو! ماما کو بابا سے ڈر نہیں لگتا، بابا کو ماما سے ڈر لگتا ہے۔ بابا")

آپ کو کچھ نہیں بولیں گے، ڈونٹ وری۔ پھر میں راضی ہو

جاؤں گا۔")اس نے بھرپور شرارت کا مظاہرہ کرتے

ہوئے اینڈ پر اسے لالچ بھی دیا تھا اور اس کے لالچ میں روح

آ بھی گئی تھی۔

ٹھیک ہے، جیسا میرا رومی چاہے گا ویسا ہی ہو گا، "وہ پیار

سے اسے اپنی باہوں میں بھرتے ہوئے اٹھا چکی تھی۔اب

اس کا ارادہ رویام کو کچھ کھلانے کا تھا۔

ویسے تو اب اس کی میڈیسن روز کے حساب سے ختم ہو چکی

تھی، اب بس ایک ہی دوائی تھی جو اسے ہر ہفتے دینا بے حد

ضروری تھی۔اور وہی ایک دوائی دیکھ کر رویام کا موڈ آف

ہو جاتا تھا لیکن پھر بھی وہ اپنے بیٹے پر کسی طرح کا رسک نہیں لے سکتی تھی۔

رو یام ایک بہت بڑی بیماری سے لڑا تھا جس کے ساتھ وہ اب بھی مقابلہ کر رہا تھا۔ جب تک اس کا میڈیسن کا کورس ختم نہ ہو جائے، انہیں کسی بھی طرح کا رسک نہ لینے کے لیے کہا گیا تھا اور اپنے بیٹے کی صحت پر وہ کوئی رسک نہیں لے سکتی تھی۔

ناشتہ ملے گا اس گھر میں یا صرف ماں بیٹے کا پیار دیکھ کر"

پیٹ بھرنا پڑے گا؟" کچن کے دروازے پر دستک دیتا یارم

ان دونوں کو گھورتے ہوئے بولا تھا۔ محبت کے مظاہرے وہ

کمرے میں ہی دیکھ چکا تھا اور اب اسے اتنا زیادہ لاڈ پیار

برداشت نہیں ہو رہا تھا۔ اب اس کا بیٹا فری ہو رہا تھا اس کی

بیوی کے ساتھ۔

ہاں یارم ! بس آپ کا ناشتہ بن گیا، بس میں رویام کے لیے "

کچھ اسپیشل بنا رہی ہوں۔ میرے بیٹے کا منہ کڑوا ہو گیا ہے نا،

تو اس کے لیے میٹھا میٹھا سا کیک، آپ بھی کھائیں گے ؟"

۔اس نے پلٹ کر یارم کو دیکھتے ہوئے جواب دیا تھا

جبکہ یارم کو کچن کے دروازے پر کھڑے دیکھ کر رومی نے

فل منہ بناتے ہوئے چہرہ دوسری طرف پھیر لیا تھا۔ اس

۔وقت وہ اپنے باپ کو بھی منہ لگانے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا

نہیں مجھے نہیں کھانا یہ کیک، مجھے میٹھی چیزوں میں تمہارا "

یہ میٹھا سا بیٹا پسند ہے،" وہ اندر داخل ہوتے ہوئے رویام کو

۔اچانک اپنے شکنجے میں لے چکا تھا

ماما۔ بتاو ماما بتاو

ماما بچاؤ! ماما بچاؤ!") اس سے پہلے کہ رویام اپنی بھرپور")

ناراضگی کا اظہار کرتا، یارم نے اپنی داڑھی اس کی گردن پر

چبھونا شروع کر دی۔جب تک وہ روح کو اپنی مدد کے لیے

۔پکارتا، تب تک اس پر اچھا خاصا "ظلم" ہو چکا تھا

رویام نے اگلے ہی لمحے رونا شروع کر دیا تھا جبکہ یارم اسے

وہیں ٹیبل پر بٹھاتا کچن سے نکل گیا تھا۔اب روح تھی اور

اس کا معصوم سا بچہ تھا جس پر ایک دفعہ پھر سے اس کے

۔باپ نے ظلم کے پہاڑ توڑ دیے تھے

OOOOOOOO

ہم بابا سے بات ہی نہیں کریں گے، ہم بابا کو کچھ نہیں دیں"

گے۔ میرا پیارا بچہ ابھی کیک کھائے گا،" وہ اسے اپنے ساتھ

۔ باہر لاتے ہوئے بڑی مشکل سے اس کو سمجھا پائی تھی

فائنلی کہیں جا کر اب رویام نے اپنے ہونٹوں کو تھوڑا سیدھا

کیا تھا ورنہ اس نے تو رو رو کر اپنی حالت بگاڑ رکھی تھی۔

ایک تو اسے صبح صبح وہ کڑوی میڈیسن دی گئی تھی جس سے وہ

نفرت کرتا تھا اور اب اس کے باپ نے اس پر ظلم کے پہاڑ

توڑ دیے تھے۔

"حد ہوتی ہے کسی بات کی! معصوم سے بیٹے کو رلا کر نہ

جانے کیا سکون ملتا ہے انہیں اور پھر رلا کر میرے حوالے

کر جاتے ہیں، میں جانوں اور رو یام جانے۔ ذرا احساس نہیں

ہے میرا! میرا پیارا بچہ، پورا چہرہ سرخ ہو گیا ہے رو رو کر۔"

وہ باہر آتے ہوئے منہ ہی منہ میں بڑبڑاتی یارم کو کوس رہی

تھی، جو اس وقت یہاں باہر کہیں بھی نہیں تھا ۔

"رومی! آپ کے بابا کدھر چلے گئے؟" اس نے ہر طرف

نگاہیں گھما کر یارم کو ڈھونڈنا چاہا تھا لیکن یارم وہاں پر کہیں

بھی نہیں تھا ۔

جبکہ کیک ہاتھ میں تھامے رویام نے اس کے سوال کو پوری

طرح نظرانداز کیا تھا۔ اب وہ اپنے باپ سے ناراض تھا تو

اس کا پتہ وہ تھوڑی نہ رکھنے والا تھا۔روح نے ایک نظر اس

کے پھولے ہوئے چہرے کو دیکھا،اس بات میں کوئی شک

نہیں تھا کہ منہ پھلائے ہوئے وہ زیادہ پیارا لگتا تھا۔اس کے

گال یارم کی شدتوں سے پوری طرح سرخ ہوئے ہوئے

تھے، جبکہ اس کی گود میں بیٹھا کیک کھاتا وہ کیوٹنس کی

انتہاؤں کو چھو رہا تھا۔روح نے نرمی سے جھکتے ہوئے اس

کے گال پر اپنے لب رکھے تو اس نے ہلکا سا ڈمپل شو کیا تھا

ماما کا شہزادہ بیٹا! اس طرح سے ناراض نہیں ہوتے، بابا"

آپ سے بہت پیار کرتے ہیں۔ اور وہ میڈیسن تو میں نے دی

تھی نا، بابا کا تو کوئی قصور نہیں ہے، بابا تو کھا رہے تھے نہ؟

اب بابا سے ناراض مت ہونا بس بابا نے تھوڑا سا آپ سے

پیار کیا ہے۔" وہ ہر طرف نگاہیں گھماتی یارم کو ڈھونڈ چکی

تھی، یارم وہاں کہیں نہیں تھا تو وہ خود ہی اس کے سامنے

یارم کی وکالت کرنے لگی۔ کیا کرتی مجبور جو تھی، دونوں

باپ بیٹے کو ایک دوسرے سے ناراض دیکھ بھی نہیں سکتی

تھی، ورنہ یارم نے تو اس کی ناراضگی کے بھی فائدے

اٹھانے تھے۔

اپ نے گطی شے قہ میڈی میلے مومی دالی تھی، تو باب، ہاہاہا

ترتے تیوں ہشے تھے

آپ نے غلطی سے میڈی (میڈیسن) میرے منہ میں "

ڈالی تھی، تو بابا 'ہاہاہا' کر کے کیوں ہنسے تھے؟") وہ بالکل

یارم کی نقل اتارتے ہوئے اسے بتا رہا تھا کہ یارم نے کہاں پر

غلطی کی ہے، جبکہ روح کو بھی احساس ہو رہا تھا کہ اس کے

بیٹے پر واقعی ظلم ہی ہوا تھا۔اس کے بچے کے ساتھ اتنی بڑی

زیادتی ہو گئی تھی اور اس کا باپ اس طرح ہنس رہا تھا، تو یہ

۔بات تو سچ مچ میں ہی بہت زیادہ ناراضگی والی تھی

ہاں میری جان ! یہ تو بابا نے بہت غلط کیا۔ بابا کو اس طرح"

سے 'ہاہاہا' کر کے نہیں ہنسنا چاہیے تھا، میں انہیں بتاؤں گی تو

وہ آپ کو منائیں گے،" وہ پیار سے اس کا گال چومتے ہوئے

اسے سمجھانے لگی تھی جب رویام نے کیک ابھی بھی منہ

میں ڈالتے نفی میں سر ہلایا۔

چچین می اپی دالی میلے تالوں پل لدائی تھی

کچن میں اپنی داڑھی میرے گالوں پر لگائی تھی،") اس ")

نے ایک اور جرم گنوایا تھا، وہ آسانی سے یارم کو معاف

کرنے کو تیار نہیں تھا۔

وہ تو بابا لاڈ کر رہے تھے اپنے بچے کے ساتھ، "اس نے پیار

سے سمجھانے کی کوشش کی۔

نولا ("نولاڈ!!") وہ کیک کا پیس منہ میں ڈالتا گردن نفی

میں ہلا گیا، اسے اپنے باپ کا یہ والا لاڈ نہیں چاہیے تھا۔

اچھا چلو! میں بابا کو بولوں گی کہ رومی کو آہستہ سے پیار کیا"

کریں، اتنے زور سے نہیں، "وہ اس کے ہونٹ صاف

کرتے ہوئے کہنے لگی تھی جن پر کیک لگ چکا تھا۔

وہ اپ تی بی نی شنتے ("وہ آپ کی بھی نہیں سنتے،") اس نے

منہ بسور کر کہا۔ توروح نے صرف ہاں میں سر ہلایا تھا، اس

بات میں کوئی شک نہیں تھا کہ کچھ معاملوں میں یارم اپنی

مرضی کرتا تھا۔ اب وہ اپنے بیٹے کے ساتھ لاڈ پیار کرنے

کے لیے اس کی اجازت کا منتظر تو ہر گز نہیں تھا اور نہ ہی اس

نے اس سے پوچھنا تھا کہ وہ کس انداز میں اپنے بیٹے سے پیار

کرے۔

ہاں یہ بات تو ہے رومی! آپ کے بابا میری بھی نہیں"

سنتے، پھر ہم کیا کر سکتے ہیں۔" وہ ٹشو پیپر سے اس کے

ہونٹ صاف کرتے ہوئے کندھے اچکا گئی تھی جب رویام

کو احساس ہوا کہ وہ اکیلے کیک کھا رہا ہے اور اس کے گھر میں

آئے مہمان بھوکے بیٹھے ہیں۔

ماما فش تیا تھائے گی ("ماما فش کیا کھائے گی؟") اس نے

روح کو دیکھتے ہوئے سوال کیا تھا، پھر نگاہ بڑے سے پانی کے

جار پر گئی تھی جہاں بہت ساری رنگ برنگی مچھلیاں اپنی

زندگی میں مگن تھیں۔

"نہیں بیٹا! وہ کیک نہیں کھاتی،"اس نے فوراً بتایا تھا۔اس

سے پہلے کہ اس کا بیٹا اپنی مچھلیوں کو کیک کھلا دے،اس نے

اسے کنڑول کرنے کی کوشش کی تھی۔

مدر ہمیے پوتھنا تو چاے نا؟ یہ تو بیٹ میںنزاے،بو ہمالے گل

می ممان اے (مگر ہمیں پوچھنا تو چاہیے نہ؟ یہ تو بیڈ مینرز

ہیں، وہ ہمارے گھر میں مہمان (Bad Manners)

ہیں۔) وہ اٹھ کر مچھلیوں کے جار کے پاس آتے ہوئے بولا تو

۔روح بھی اس کے ساتھ ہی آئی تھی

تم کیت تھاودی (''تم کیک کھاؤ گی؟'') اس نے جار پر اپنے

۔ہاتھ رکھتے ہوئے آنکھیں بالکل جار کے ساتھ چپکائی تھیں

دیکھو! رومی جانو وہ بلو والی جو فش ہے نا، وہ اندر سے اپنی''

دم نفی میں ہلا رہی ہے، وہ لوگ کیک نہیں کھاتے، ''روح

نے معاملہ سلجھانے کی کوشش کی تھی۔اسے اپنے بیٹے پر

بالکل بھروسہ نہیں تھا،اس معاملے میں تو بالکل بھی نہیں!

اگر وہ اپنے 'شونو' کو کیک کھلا سکتا تھا تو وہ مچھلی کو بھی کھلا سکتا

تھا۔

بت یمی اوتاا ے کیت مٹا مٹا! میلی ماما بت جمی باتی یے، تم

ایت بار ترائی ترو تمے اتھالدے دا

بہت یمی ہوتا ہے کیک، میٹھا میٹھا! میری مما بہت یمی ")

کیک بناتی ہیں، تم ایک دفعہ ٹرائی کرو تمہیں اچھا لگے گا،"

)وہ روح کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے اندر بیٹھی مچھلی کو

کرنے لگا تھا کہ اسے کیک (Convince) کنونس

کھانا چاہیے۔ لیکن اندر بیٹھی مچھلی نے پھر سے اپنی دم کو نفی

میں ہلایا تھا۔

وہ ان کا گلا خراب ہو جاتا ہے، وہ میٹھی چیزیں نہیں کھاتی"

رومی! آپ کھاؤ۔"اس نے آہستہ سے رویام کو اٹھا کر اپنی

گود میں لیتے ہوئے واپس صوفے پر لا کر بٹھایا تھا۔اس سے

پہلے کہ وہ سچ میں ان مچھلیوں کو کیک کھلا دیتا، بہتر تھا کہ وہ

اسے وہاں سے ہٹا دے۔

ماما فش تیا تھاتی اے، وہ ہمالے در می گیشت اے، ام اش

تے لیے تیا لے تر آئے دے

"ماما فش کیا کھاتی ہے؟ وہ ہمارے گھر میں گیسٹ ہے، ہم

اس کے لیے کیا لے کر آئیں گے؟" وہ اسے دیکھتے ہوئے

سوال کرنے لگا تھا، تھوڑی دیر یارم کا ظلم اس کے دماغ سے

نکل چکا تھا۔اب دماغ پر مچھلیاں سوار ہو چکی تھیں اور یہ

ایک اچھا سائن تھا۔

"پتہ نہیں، بابا سے پوچھیں گے فش فوڈ کے بارے میں، پھر

شام کو ان کے ساتھ مارکیٹ چلیں گے۔ویسے بھی تو بابا کہہ

رہے تھے نا کہ وہ ہمیں مارکیٹ گھمانے لے کر جائیں

گے۔"وہ پیار سے اسے سمجھاتے ہوئے دوبارہ سے باتوں

میں لگانے لگی تھی۔

جبکہ اس دوران رویام کا دھیان اپنی مچھلیوں پر ہی تھا جو اپنے

گھر سمیت اس کے گھر آ گئی تھیں۔اب وہ اس کی نیبر

(Neighbor) نہیں رہی تھیں بلکہ وہ اس کے گھر کی

گیسٹ بن چکی تھیں جن کی خدمت کرنا رویام اپنا فرض

سمجھ رہا تھا۔ رویام کو ناشتہ کروانے کے بعد جب وہ اسے

اچھے سے تیار کر کے باہر لے کر آئی تو بھی یارم اسے کہیں

نظر نہیں آیا تھا۔ نہ جانے یارم کہاں چلا گیا تھا؟ ہر طرف

نگاہیں گھماتے ہوئے اس نے یارم کو تلاش کرنا چاہا تھا، نہ تو

وہ گھر کے اندر کہیں پر تھا اور نہ ہی باہر۔ وہ وہیں باہر دھوپ

میں بیٹھتے ہوئے رویام کے ساتھ کھیلنے لگی تھی جبکہ شونوان

کے آگے پیچھے ہی اچھل کود رہا تھا۔

اس کا ارادہ پری سے فون پر بات کرنے کا تھا لیکن اس کے

پاس کسی کا بھی نمبر نہیں تھا۔ یہاں پر رہتے ہوئے وہ کسی

کے بھی ساتھ رابطے میں نہیں تھی۔ پتہ نہیں یارم نے کب

تک واپس جانا تھا۔ شاید وہ اگلے چار مہینے تک یہیں پر رہنے

والا تھا۔ اس نے روح سے وعدہ کیا تھا کہ ان چھ مہینوں میں

وہ ہر طرح کا مافیا کام چھوڑ دے گا اور وہ چھوڑ چکا تھا۔ وہ اپنا

سارا وقت ان لوگوں کے ساتھ گزار رہا تھا۔ روح جانتی تھی

وہ کبھی بھی اپنا یہ کام چھوڑ نہیں سکتا، وہ اپنی زندگی کے یہ چھ

مہینے فقط اس کو دے رہا تھا، صرف اور صرف اس کا ڈر کم

کرنے کے لیے، اس کو واپس زندگی کی طرف لانے کے

لیے۔ اس واقعے نے روح کو اندر سے بہت ڈرا دیا تھا، اس کا

ڈر کم کرنے کے لیے یارم ہر وقت اس کے ساتھ سائے کی

طرح لہرا رہا تھا۔

اور وہ یارم کو یہ نہیں کہہ سکتی تھی کہ وہ یہ سب کچھ چھوڑ

دے کیونکہ وہ جانتی تھی کہ یارم کے لیے یہ سب کچھ کتنا

اہم ہے۔ یارم کی ہر سانس اس کام کے لیے تھی، یارم کو تو

آخری سانس تک یہ کام کرنا تھا۔ اور وہ یارم کے اس کام میں

کبھی بھی رکاوٹ نہیں بننا چاہتی تھی۔ ہاں لیکن اس واقعے

نے اسے ڈرا دیا تھا اور وقتی طور پر یارم یہ سب کچھ چھوڑ کر

اسے اس صدمے سے نکالنے کی کوشش کر رہا تھا۔ روح

کے لیے اس واقعے کو بھولنا آسان نہیں تھا جس طرح یارم

کے دشمن نے اس کی آنکھوں کے سامنے اس کی کل کائنات

مٹانے کی کوشش کی تھی، ان سب چیزوں نے روح کو اندر

سے جھنجھوڑ کر رکھ دیا تھا۔

یارم اس وقت ان سب چیزوں کا ذکر نہیں کر رہا تھا، ان

سب چیزوں سے دور آگیا تھا لیکن روح جانتی تھی یارم کی

حقیقت وہی ہے، یارم کا اصل وہی ہے، یارم نے اسی کی

طرف لوٹ کر آنا ہے۔ لیکن اس کے لیے، صرف اور

صرف اس کے لیے وہ ہر چیز کو چھوڑ کر اس کے ساتھ یہاں

آیا تھا اسے ایک پر سکون زندگی دینے کے لیے، اسے خوش

رکھنے کے لیے اور اس کے لیے اتنا ہی کافی تھا جو وقت وہ اس

کے ساتھ گزار رہا تھا، جو وقت وہ اسے دے رہا تھا۔ وہ یہاں

پر بہت خوش تھی، ہاں لیکن یہاں کوئی بھی نہیں تھا، نہ

جانے وہ سب لوگ کیسے ہوں گے، کس حال میں ہوں

گے؟

ماما بابا تدر ہے("ماما بابا کدھر ہیں؟")وہ اپنی ہی سوچوں میں

مگن، یارم کو ہی سوچ رہی تھی جب اچانک ہی رویام نے

اس کے کندھے سے لٹکتے ہوئے سوال کیا۔

"پتہ نہیں آپ کے بابا کدھر ہیں، میں بھی کب سے انہیں

ہی ڈھونڈ رہی ہوں، پتہ نہیں کہاں چلے گئے ہیں۔ ہو سکتا

ہے کہیں باہر گئے ہوں۔ موبائل بھی نہیں ہے ورنہ کال کر

کے پوچھ لیتی،"اس نے کندھے اچکاتے ہوئے رویام کو بتایا

تھا۔ جبکہ رویام بھی اب اسی بات کا افسوس کر رہا تھا کہ اس

کے پاس موبائل کیوں نہیں تھا؟ اس کا باپ صبح سے غائب

تھا اور اسے پتہ بھی نہیں تھا، یہ الگ بات تھی کہ اسے جاگے

ہوئے بمشکل ابھی ایک گھنٹہ ہی ہوا تھا۔ ہاں تقریباً ایک

گھنٹہ پہلے ہی اس کے باپ نے کچن میں اس کے اوپر ظلم

ڈھائے تھے اور پھر وہ کہیں غائب ہو گیا تھا۔ لیکن اس وقت

وہ اپنے باپ کو ڈھونڈ رہا تھا کیونکہ یارم نے وعدہ کیا تھا کہ وہ

انہیں باہر مارکیٹ لے کر جائے گا جہاں سے وہ اپنے نیبرز

کے لیے بہت سارے گفٹس لانا چاہتا تھا، آخر وہ ان کے گھر

کے مہمان تھے۔

OOOOOOOO

پلیز ڈیول! چھوڑ دو مجھے، میں تمہارے ہاتھ جوڑتا ہوں،"

میں تمہارے پیر پکڑتا ہوں، مجھے معاف کر دو، پلیز بھگوان

کے لیے مجھے چھوڑ دو۔ میں اس دنیا سے بہت دور چلا جاؤں

گا، میں تمہاری دنیا سے بہت دور چلا جاؤں گا، لوگ مجھے

کبھی ڈھونڈ نہیں پائیں گے، ایک دفعہ چھوڑ دو مجھے!" وہ

زمین پر پڑا ابلک رہا تھا، تڑپ رہا تھا جبکہ یارم سکون سے کرسی

پر بیٹھا پیچھے کی طرف ٹیک لگائے اسے دیکھ رہا تھا۔

ویسے میں ظالم تو نہیں ہوں راگاو، لیکن پھر بھی تمہارے"

جیسے لوگوں کو یوں تڑپتے دیکھ کر مجھے عجیب سا سکون ملتا

ہے۔اب دیکھو نا، تم زمین پر پڑے اس طرح رینگ رہے

ہو، تم پر ترس نہیں آرہا شاید اس لیے کیونکہ تم ترس کھانے

کے قابل ہی نہیں ہو۔ہاں لیکن مجھے سکون بہت مل رہا

ہے، ایسا سکون جو روح کو اندر تک ٹھنڈک دے دے۔ تم

جیسے لوگ شاید میرے جیسے کسی ڈون کے سکون کے لیے

ہی پیدا ہوئے ہو۔" وہ اس کے پیر کے قریب سے گزرتے

ہوئے سانپ کو دیکھ کر پر سکون انداز میں بولا تھا جبکہ راگاو

کی چیخیں ایک دفعہ پھر سے ہال میں گونج رہی تھیں لیکن

مجال تھی جو اس کی ایک بھی چیخ گھر کے در و دیوار تک پہنچی

ہو، اس کی ساری چیخیں اسی بیسمنٹ میں ہی دم توڑ دیتی

تھیں۔

اسے تڑپتے دیکھ کر یارم کو سکون مل رہا تھا۔ تقریباً ایک گھنٹے

سے اس کا یہ کھیل جاری تھا۔ اسے اپنی انٹرٹیمنٹ

کے لیے زیادہ محنت نہیں (Entertainment)

کرنی پڑتی تھی، وہ جب بھی بور ہوتا تھا تو وہ نیچے راگا و کے

پاس آجاتا تھا اور راگا واسے بہت اچھے طریقے سے انٹرٹین

کرتا تھا۔ اس وقت بھی وہ اس کے سامنے خوب کرتب دکھا

رہا تھا، اس کا اچھلنا کودنا اسے مزہ دے رہا تھا۔ کبھی وہ ایک

طرف لوٹتا کبھی دوسری طرف، کبھی وہ سانپ سے بچنے کی کوشش کرتا تو کبھی بچھوؤں کے ساتھ اس کی مزیدار سی حرکتیں شروع ہو جاتیں۔ یارم کے ڈمپل مسلسل نمایاں تھے، اس کی نیلی آنکھوں میں وحشت کے ساتھ ساتھ سکون بھی تھا۔ سامنے کا منظر اسے پوری طرح مطمئن کر رہا تھا، اس کے لبوں پر پر سکون مسکراہٹ تھی ۔

وہ اس کے سامنے اسے اپنے بھگوان اور اس کے خدا کے

واسطے بھی دے چکا تھا لیکن یارم کاظمی ترس کھانا نہیں جانتا

تھا۔ اسے اگر کچھ معلوم تھا تو صرف اتنا کہ اس نے دنیا میں

ایسے لوگوں کو ختم کر کے اس دھرتی کا بوجھ کم کرنا ہے جو

گناہوں سے بھری ہوئی ہے۔ وہ جب جب راگاو کو زندہ

سانس لیتے ہوئے دیکھتا تھا اسے اپنی روح کی اٹکتی سانسیں

یاد آتی تھیں، کتنی بے رحمی سے اس نے اس کی روح کی

گردن پر چاقو چلایا تھا، وہ ہر چیز بھول سکتا تھا لیکن یہ بات

بھولنا اس کے بس میں نہیں تھی۔ اس شخص نے کتنی سفاکی

سے اس کی کل کائنات کو مٹانے کی کوشش کی تھی اور یہ

امید کر رہا تھا کہ یارم کاظمی اسے چھوڑ دے گا۔ یہ تو ممکن ہی

نہیں تھا، اسے تڑپ تڑپ کر مرنا تھا

کافی دیر "شغل میلہ "لگانے کے بعد وہ پر سکون سا اٹھ کر

سیدھا ہوتا اس کی گردن سے لپٹے ہوئے سانپ کو اتار کر جار

میں ڈالنے لگا تھا۔ "

آج کے لیے اتنا کافی ہے، ہو سکتا ہے میں شام کو تم سے ایک

اور ملاقات کروں۔ وہ کیا ہے نا کہ میں یہاں پر کافی بور ہو رہا

ہوں، شاید میں ابھی تک یہاں پر ایڈجسٹ نہیں کر سکا،

اپنے کام کا وقت مجھے کہیں نہ کہیں تو گزار نا ہی ہے۔ خیر

میری بیوی اور میرا بچہ مجھے ڈھونڈ رہے ہیں، مزید تمہارے

ساتھ وقت برباد کرنے کے لیے میرے پاس وقت نہیں

ہے۔ میرے معصوم دوستوں کو بھوک لگتی ہے تب مجھے

یہاں آنا پڑتا ہے، پھر مجھے تمہاری بھوک کا بھی احساس کرنا

پڑتا ہے کیونکہ تم کچھ کھاؤ گے تب ہی تو میرے یہ معصوم

دوست کچھ کھائیں گے۔ اب نہ تو یہ کسی کو ڈسنے کے قابل

ہیں اور نہ ہی کسی کی جان لینے کے، اسی لیے ان کی خوراک کا

انتظام تو مجھے کرنا پڑے گا اور ان کی خوراک تم ہو! اسی لیے

تمہاری خوراک کا خاص خیال رکھنا مجھ پر فرض ہے کیونکہ

میں اپنے دوستوں کو بھوکا نہیں مرنے دے سکتا۔" وہ

آہستہ آہستہ اپنے سارے دوستوں کو اٹھا کر جار میں ڈالتا

اسے تفصیل سے بتا رہا تھا کہ وہ اب تک زندہ کیوں ہے۔

"میں یہ جو دوست ہیں ناراگاو، یہ بہت معصوم ہیں، اگر ان

کا پیٹ بھرا ہوا ہو تو یہ کسی کو نہیں ڈستے لیکن یہ مردہ چیزوں

کا شکار نہیں کرتے۔ اگر تمہیں شارٹ میں سمجھاؤں تو اگر

تم مر گئے تو یہ لوگ تمہیں منہ لگانا پسند نہیں کریں گے، اسی

لیے میرے دوستوں کے لیے تمہارا زندہ رہنا بے حد

ضروری ہے۔ تم کہیں اس غلط فہمی میں مت رہنا کہ تمہیں

زندہ رکھ کر میں اپنا کوئی کام نکلوا رہا ہوں، نہیں ہرگز نہیں!

تم سانسیں لے رہے ہو تا کہ میرے یہ دوست بھوکے نہ

مریں۔ تم سے کہیں زیادہ مجھے یہ عزیز ہیں، میں انہیں اپنے

ساتھ اس لیے لے کر آیا ہوں کیونکہ میری ٹیم ان کا خیال

نہیں رکھ سکتی تھی اور یہ میری ذمہ داری ہیں، اگر انہیں کچھ

کھانے کے لیے نہیں ملے گا تو انہیں شکار کرنا پڑے گا۔" وہ

اس کے پاس بیٹھا اس کی ٹانگ پر ہوئے چھوٹے سے زخم کی

مرہم پٹی کر رہا تھا جو اس کے معصوم دوستوں نے اس کی

ٹانگوں پر بنائے تھے۔

میں تمہیں اذیت ناک موت دینا چاہتا ہوں راگاو شہباز، "
لیکن مجھے افسوس ہے کہ میں تمہیں اپنی مرضی کے مطابق
اب تک سزا دے نہیں پایا۔" وہ نفی میں سر ہلاتا اوپر کی
طرف جانے لگا تھا۔ راگاو کی چیخوں کا سلسلہ ایک دفعہ پھر
سے شروع ہو چکا تھا، اس کے جسم پر کئی زخم ہو چکے تھے
جس پر یارم روز آکر مرہم پٹی کرتا تھا۔ وہ تکلیف میں تھا،
درد سے تڑپ رہا تھا لیکن یارم کاظمی کے مطابق اب تک

اسے اس کے مطابق سزا نہیں ملی تھی۔ اس کے درد کی کوئی

انتہا نہ تھی لیکن یہاں کسی کو پرواہ بھی نہ تھی۔ وہ اسے

صرف اور صرف اس لیے زندہ رکھے ہوئے تھا کیونکہ یہاں

پر اس کے ان پالتو کیڑے مکوڑوں کی خوراک نہیں تھی، یا تو

وہ شکار کرتے تھے، اگر شکار نہ کریں تو انہیں ایک خاص

خوراک چاہیے تھی، جب تک ان کا پیٹ بھرا رہتا تب تک

وہ شکار نہیں کرتے تھے، کسی کو نقصان نہیں پہنچاتے تھے۔

لیکن یہ الگ بات تھی کہ وہ مردہ یا بے جان چیزوں کا شکار نہیں کرتے تھے، اس نے خاص قسم کے کیڑے مکوڑے پال رکھے تھے۔

اور اس وقت راگا وشر واستو صرف اور صرف اس کے کیڑوں کی خوراک بنا ہوا تھا۔ وہ رو رہا تھا، تڑپ رہا تھا، چیخ رہا تھا لیکن اس کی آواز اس بیسمنٹ میں ہی دب کر ختم ہو جاتی۔ وہ جانتا تھا یہاں سے اوپر اس کی دنیا بسی ہوئی ہے،

یارم کاظمی کا بچہ، اس کی بیوی یہاں تک کہ اس کا پالتو جانور بھی اسی گھر میں رہتے ہیں۔ اگر وہ ایک بار یارم کی بیوی تک پہنچ جاتا تو ممکن تھا کہ وہ کسی طرح اس کو اپنے اوپر ترس کھانے پر مجبور کر لیتا، لیکن وہ یہاں سے نکلتا کیسے؟ اس کی ایک ایک سانس یارم کاظمی گن چکا تھا اور وہ اسے اپنی مرضی سے ایک دن کی چند سانسیں ادھار دے رہا تھا۔ وہ جب بھی نیچے آتا اسے پیٹ بھر کر کھانا کھلاتا اور پھر اس کے

بعد اپنے پالتو کیڑے مکوڑوں کو اس کے اوپر پھینک دیتا، اس
کی چیخیں بیسمنٹ کی حدود سے ایک انچ بھی باہر نہ جا سکیں۔
اس وقت بھی وہ تڑپ رہا تھا، چیخ رہا تھا۔ یارم کاظمی اس کی
مرہم پٹی کر کے جا چکا تھا کہ کل پھر اس نے آنا تھا اپنے پالتو
دوستوں کو بھرپور غذا دینے کے لیے اور اس کی خوراک
راگا وشر واستو تھا۔ اس کی زندگی پچھتاوا بن چکی تھی، اس کی
ایک ایک سانس پچھتاوا بن چکی تھی لیکن وہ کچھ کرنے کچھ

کہنے کے قابل نہیں رہا تھا۔اس نے جو کیا تھا وہ اس کے

آگے آرہا تھا، اس پر کوئی ترس نہیں کھا رہا تھا، تڑپ تڑپ کر

اس کی سانسیں ختم ہو رہی تھیں۔وہ ختم ہو رہا تھا بلکہ یارم

کاظمی اسے ختم کر رہا تھا، وہ ایک ایک سانس گن رہا تھا، شاید

۔وہ اس کی آخری سانس بھی گن چکا تھا

○○○○○○○○○

آنکھوں پر پٹی باندھے وہ ہر طرف رویام کو ڈھونڈ رہی تھی

جبکہ رویام کبھی ایک طرف تو کبھی دوسری طرف جارہا تھا۔

شونو بھی اس کے پیچھے پیچھے ہی اچھل رہا تھا، وہ تینوں اپنے ہی

کھیل میں مصروف تھے جب وہ بیسمنٹ سے نکلتے ہوئے باہر

کی طرف آیا۔

بابا تو درپل۔تے اول۔ہمے لداتہ بو کہی بال چلے دے

ہے(بابا تو گھر پر تھے اور ہمیں لگا کہ وہ کہیں باہر چلے گئے

ہیں!) رویام اچھل کر یارم کے پاس آتا اس پر جمپ کر چکا تھا

۔ جبکہ یارم اگلے ہی لمحے اسے تھام کر اپنے ساتھ لگا گیا تھا

جبکہ روح بے چاری اب تک رویام کو ڈھونڈنے میں

مصروف تھی، آنکھوں پر پٹی باندھے وہ ہر طرف ہاتھ چلا

۔رہی تھی۔ لیکن یہ رویام تھا جو ہاتھ آ ہی نہیں رہا تھا

سن چوزے! میں نے روم میں تیری چاکلیٹ چھپائی ہے، "

جا بھاگ کر ڈھونڈ لے۔ چیلنج ہے جب تک تجھے چاکلیٹ

نہیں ملے گی تو روم سے نہیں نکلے گا، اگر تو نکل آیا تو تو ہار

جائے گا،" وہ اس کے کان میں سرگوشی کرتا، اسے زمین پر

اتار چکا تھا جبکہ چاکلیٹ کا نام سنتے ہی رویام کی آنکھیں چمک

اٹھی تھیں، وہ اندر بھاگا تو شونو بھی اس کے پیچھے اندر کی

طرف بھاگ گیا تھا۔

جبکہ یارم کی شرارتی نگاہیں اب اپنے بیٹے کو ڈھونڈنے کی فکر

میں ہلکان ہوتی روح پر تھیں جس کی آنکھوں پر پٹی بندھی

ہوئی تھی۔وہ ہلکے سے اپنے ڈمپلز شو کرتا،اس کی طرف

قدم بڑھاتے ہوئے اس کے بے حد قریب آچکا تھا جبکہ

روح نے بھی فوراً اپنے سامنے موجود سائے کو پکڑتے اس

کے گرد اپنا حصار بنایا تھا۔

"بے بی کیا کر رہی ہو؟ تمہارا ایٹا دیکھ رہا ہے،" وہ اس کے

گرد اپنا حصار مضبوط کرتا اسے ایک جھٹکے سے اپنے ساتھ لگا

چکا تھا جبکہ روح نے فوراً اس کی پناہوں سے نکلتے ہوئے اپنا

ہاتھ آنکھوں کی طرف لے جانے کی کوشش کی لیکن اس

سے پہلے ہی یارم اس کے دونوں ہاتھ تھامتا اسے اپنے

قریب کرتے ہوئے اس کے ہاتھوں کو اس کی کمر کے ساتھ

لگاتا۔اس کے چہرے پر جھکنے لگا تھا۔

"ذرا یارم! کیا کر رہے ہیں آپ؟ رویام دیکھ لے گا،

شرم نہیں ہے آپ کو؟ چھوڑیں مجھے، کیا اثر پڑے گا بچے

پر؟" وہ جو بے قراری سے اپنے لبوں کو اس کے چہرے پر

بے لگام چھوڑے ہوئے تھا، اس کی بات سنتا مزید مسکراتے

ہوئے اپنی بے باکیوں میں اضافہ کر گیا تھا جبکہ روح اس کی

باہوں میں بری طرح سے مچل رہی تھی ۔

"یارم چھوڑدیں! رویام کہاں ہے؟ اس کی آواز کیوں نہیں

آرہی؟ شونو!" اس نے اونچی آواز میں رویام اور شونو کو

پکارنا چاہا تھا لیکن دونوں ہی وہاں سے غائب تھے۔ یہ تو روح

پہلے ہی سمجھ چکی تھی کہ اس کے قریب آنے کے لیے یارم

نے ان دونوں کو پہلے ہی کہیں نہ کہیں لگا دیا ہو گا۔

اس کا معصوم سا بیٹا اور اس کا معصوم سا شونو اس انسان کی

چالاکیوں کو کہاں سمجھتے تھے؟ اسے تو صرف روح ہی سمجھ

سکتی تھی، وہ بھی اتنا ہی جتنا یارم کاظمی اسے سمجھنے کی اجازت

دے۔ اس وقت وہ بری طرح اس کی پناہوں میں قید ہو چکی

تھی جبکہ وہ اپنی بے باکیوں کا بھرپور مظاہرہ کرتا اس پر سایہ

فگن ہوا اس کے ہوش اڑانے میں مصروف تھا، نہ تو وہ اس

کے ہاتھ چھوڑ رہا تھا اور نہ ہی وہ آنکھیں کھول پا رہی تھی۔

"او ہو یارم! مجھے آنکھیں تو کھولنے دیں نا،" اس نے منت

بھرے لہجے میں کہا تو یارم کے ڈمپل مزید گہرے ہوئے

تھے۔ اس کی گردن پر اپنی مونچھوں کا چھبتا لمس بکھیرتے

ہوئے وہ اپنی بے باکیوں میں اضافہ کرنے لگا تھا۔

کوئی ضرورت نہیں ہے روح بے بی! ویسے بھی تو ساری"

رات میری باہوں میں تم کہاں آنکھیں کھولتی ہو؟ تمہاری

آنکھیں بند ہی ہوتی ہیں، تو اس وقت بھی آنکھیں بند ہی

رہنے دو بلکہ تمہیں تو خوش ہونا چاہیے کہ آج تمہیں اپنی

آنکھوں کو زحمت دینے کی ضرورت ہی نہیں پڑ رہی ہے،

تمہاری آنکھیں میرے بیٹے نے بند کر رکھی ہیں۔ ویسے

کبھی کبھی تمہارا بیٹا میرے فائدے بھی کروا دیتا ہے،"اس

کی کمر پر اپنی گرفت مزید سخت کرتے ہوئے وہ اس کی

۔ گردن کو اپنی بے باک قربت سے سرخ کر چکا تھا

جبکہ اس کا دوپٹہ جو اس کی آنکھوں پر بندھا ہوا تھا، یارم نے

دونوں طرف سے کھینچتے ہوئے ذرا ٹائٹ کیا تھا کہ وہ اپنی

۔آنکھیں نہ کھول سکے

یارم ! رویام کو کہاں بھیجا ہے آپ نے ؟" وہ بری طرح "

۔اس کی پناہوں میں بوکھلائی ہوئی بولی تھی

تمہارا بیٹا چاکلیٹ ڈھونڈنے میں مصروف ہے،" وہ مسکرا

کر کہتا اسے ایک جھٹکے میں اپنی باہوں میں اٹھا چکا تھا۔

"شرم کریں! کیا ہو گیا ہے آپ کو؟ ابھی تو صبح کے دس

گیارہ بج رہے ہیں، آپ کا رومینٹک موڈ کبھی بھی آن ہو

جاتا ہے! چھوڑیں مجھے، میں رویام کے لیے بریانی بناؤں

گی۔" وہ سمجھ چکی تھی کہ یارم کا موڈ اس وقت کیا ہو سکتا ہے

اسی لیے وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولی تھی لیکن وہ اس کی

بات پر کان دھرے بغیر ہی اسے یوں ہی اپنی پناہوں میں

۔اٹھائے سیدھا بیڈ روم میں لے گیا تھا

جب اس کے ساتھ کھیل رہی تھی تب یاد نہیں آیا تھا کہ "

اسے بریانی بنا کر کھلانی ہے ؟اب میری باہوں میں آتے ہی

تمہیں کام یاد آ گئے ہیں۔ کچھ نہیں ہوتا تمہارے بیٹے کو اگر

دوپہر کے بجائے رات میں بریانی ٹھونس لے گا، ویسے بھی

کھلا کھلا کر موٹا کر دیا ہے تم نے اسے ،"وہ کمرے میں آتا

ایک پیر سے دروازے کو بند کرتے ہوئے اسے بیڈ پر پھینکنے

والے انداز میں گرا چکا تھا۔ جبکہ روح اس کی حرکت پر بوکھلا

کر سیدھی ہونے ہی لگی تھی کہ وہ ایک جھٹکے میں اس پر

گرنے والے انداز میں سایہ فگن ہوتا اسے اپنی پناہوں میں

قید کر گیا۔

"آنکھیں تو کھولنے دیں نا،" وہ پھر سے اس کی پناہوں میں

قید ہوتے ہوئے منت بھرے لہجے میں بولی تھی۔

کیوں کھولنے دوں؟ تم نے بند ہی رکھنی ہیں تو بند ہی سہی،"

ایسے ہی ٹھیک ہے ورنہ پھر تم شور مچادو گی کہ 'یارم لائٹ

آف کریں'!"اس کی مسکراہٹ گہری ہورہی تھی۔

"اچھا نا بابا! نہیں کہتی لائٹ آف کرنے کا، پلیز آنکھیں تو

کھول دیں میری، بالکل اچھا محسوس نہیں ہورہا۔"وہ اس

کے سینے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے بولی تو یارم نے اس کی گردن

سے لب ہٹاتے ہوئے اسے گھورا تھا۔

کیا اچھا محسوس نہیں ہو رہا؟" ہاں، وہ اس کے نچلے لب کو"

۔اپنی انگلی میں دباتا سوال کرنے لگا

اوہو یار م! اندھیرا محسوس ہو رہا ہے، روشنی کرنی ہے۔"

۔پلیز نا،" اس نے پھر سے لاڈ بھرے انداز میں کہا تھا

مطلب تم یہ کہنا چاہتی ہو کہ تم نے آنکھیں کھول کر مجھے"

محسوس کرنا ہے؟" وہ مسکراتے ہوئے اس پر جھکا سوال کر

رہا تھا، جبکہ اس کی بے باک باتوں نے روح کے چہرے پر

اچانک رنگ بکھیرے تھے۔ ویسے ہی اس کی پناہوں میں وہ

سرخ ہوتی رہتی تھی لیکن اب اس کی بے باکیوں نے اسے

سرخ انار کر دیا تھا۔

اف نہیں! میرا وہ مطلب نہیں تھا، بس آپ آنکھیں"

کھولیں میری،"اس نے پھر سے اپنا ہاتھ اپنی آنکھوں کی

طرف لے جانے کی کوشش کی تھی لیکن یارم نے تھام لیا۔

تمہاری آنکھیں صرف ایک ہی شرط پر کھل سکتی ہیں روح" بے بی! اور شرط یہ ہے کہ تمہیں کھلی آنکھوں سے یارم کاظمی کو اپنی نازک جان پر برداشت کرنا ہوگا، اپنی کھلی آنکھوں سے اپنے یارم کی بے چینیاں دیکھنی ہوں گی، ان کھلی آنکھوں سے تم میری بے قراریوں کی گواہ بنو گی۔ بولو منظور ہے؟" وہ مسکرا کر اس کی ناک کے ساتھ اپنی ناک ٹچ کرتا نرمی سے اس کے لب چوم گیا تھا۔

جی نہیں جناب! نہیں منظور! جو چھ سالوں سے نہیں ہوا"

اب بھی نہیں ہو گا۔ پیچھے ہٹیں، میں نے کھولنی ہے اپنی

آنکھیں،" اس کی بے باکیوں کا جواب ویسے بھی روح کے

پاس نہیں تھا۔

"ٹھیک ہے تو پھر ایسے ہی سہی، جو چھ سالوں سے نہیں ہوا

اگر وہ ہونا ممکن ہی نہیں ہے تو پھر مجھے میری روح میری

باہوں میں اس انداز میں بھی منظور ہے،" وہ کندھے اچکا

تھا۔ پھر سے اس پر جھکتے ہوئے اس کی پچھلی گردن کی

۔ طرف اپنا ہاتھ لے گیا تھا

پلیز نا یارم!"وہ اس کی قمیض کی پچھلی ڈوریوں میں اپنا"

ہاتھ الجھاتا اس کی گردن کو جابجا چومے جارہا تھا جب روح

۔ کی منت بھری آواز سنائی دی

شرط مان لو، آنکھیں کھل جائیں گی،"وہ پگھلنے والا نہیں"

تھا۔ روح پوری طرح بے بس ہو کر رہ گئی تھی۔ کمرے کی

روشنی پوری طرح سے کمرے میں پھیلی ہوئی تھی اور یہی

چیز روح کو بری طرح سے پریشان کر رہی تھی۔ کہنے کو

شادی کو ساتواں سال لگا تھا لیکن مجال تھی جو روح کی شرم و

حیا نے آج تک اس کا ساتھ چھوڑا ہو۔

نہیں مجھے نہیں ماننی آپ کی شرط،" وہ حیا سے دوہری"

ہوتے ہوئے بولی۔

ٹھیک ہے، نہیں مانتی تو نہ مانو، میں کون سا فورس کر رہا"

۔ ہوں،" وہ گہری سی مسکراہٹ کے ساتھ بولا

یارم بالکل بھی اچھے نہیں ہیں آپ!" وہ اپنا ہاتھ چھڑاتی"

اس کے سینے پر ہلکا سا مکا مار گئی تھی جبکہ یارم کا قہقہہ لگاتا۔

اگلے ہی لمحے اس کے پچھلے بالوں میں ہاتھ الجھاتا ایک جھٹکے

۔سے اس کا دوپٹہ اس کی آنکھوں سے کھول گیا تھا

لیکن تم بہت اچھی ہو اور میں کبھی بھی اپنی اچھی سی روح کا"

مان نہیں ٹوٹنے دوں گا،" وہ اس کی گردن پر جھکتے ہوئے

بولا تو روح نے آنکھیں کھول کر کمرے میں کچھ تلاشنا چاہا تھا

لیکن اندھیرے میں اسے کچھ بھی نظر نہ آیا، ہاں لیکن اس

کے لبوں پر ایک گہری مسکراہٹ ضرور ابھر آئی تھی۔

اس نے اپنی گردن سے نیچے یارم کی مونچھوں کی چبھن

محسوس کی تو اس کے گرد اپنا نازک حصار بنا لیا تھا۔

آپ بہت اچھے ہیں یارم،" وہ اس کی گردن میں چہرہ

چھپاتی اس کی گردن پر اپنے لب رکھ گئی تھی۔

جانتا ہوں میری روح بے بی کا یارم بہت اچھا ہے، لیکن یہ"

جو حرکتیں میری روح بے بی کر رہی ہے یہ بڑی خراب

ثابت ہو سکتی ہیں اس کے لیے،" اس نے ڈرانا چاہا تھا۔

میں نے تو کوئی حرکت نہیں کی،" اس نے آہستہ سے اپنی"

ٹھنڈی انگلیاں یارم کی گردن سے نیچے کی طرف سرکائی

تھیں۔اس کی آنکھوں میں شرارت دیکھ کر یارم کی آنکھیں

چمکی تھیں۔

"روح بے بی! چھوٹی سی جان ہو، کیوں اپنی چھوٹی سی جان

کو ہلکان کرنا چاہتی ہو؟ اگر میں فارم میں آگیا تو پیچھے نہیں

ہٹوں گا، پھر تم مجھے بولو گی کہ یارم بالکل بھی اچھے نہیں

ہیں،" وہ نرمی سے اس کا چہرہ اپنے ہاتھ میں تھامتے ہوئے

اپنے مزید قریب کر گیا تھا۔ جبکہ دوسرا ہاتھ ہنوز اس کی کمر

پر گردش کر رہا تھا۔

"آپ مجھے ڈرانے کی ضرورت نہیں ہے، میں نہیں ڈرتی

میں اندھیرے میں جبکہ یارم نے اندھیرے میں بولی تھی جبکہ یارم نے اندھیرے میں

سے،" وہ منہ بسور کر بولی تھی جبکہ یارم نے اندھیرے میں

بھی اس کے ہونٹوں کے ڈیزائن پر فدا ہوتے ہوئے اگلے

ہی لمحے اس کے لبوں پر جھک کر اپنی تشنگی مٹا رہا تھا۔

اور اگر میں ڈرانے والے کام کر دوں تو؟" وہ اپنا ہاتھ "

سوئچ بورڈ کی طرف لے جانے ہی لگا تھا کہ اس کی حرکت پر

روح نے فوراً اس کا ہاتھ تھام لیا۔ حالانکہ ہلکے اندھیرے

میں اسے نظر نہیں آتا کہ یارم کیا کر رہا ہے لیکن وہ اس کی

شرارت کو سمجھ چکی تھی، شاید وہ اسے بہت اچھی طرح سمجھ

چکی تھی ان چھ سالوں میں۔

میں جانتی ہوں آپ ایسا کچھ نہیں کریں گے،" وہ اس کا

ہاتھ سختی سے تھامے ہوئے بولی تو اندھیرے میں یارم کا بے

باک قہقہہ گونجا تھا اور اس کے ساتھ ہی روح نے خود پر اس

کا وزن بڑھتا ہوا محسوس کیا تھا۔

"چلو کیا یاد کرو گی، تمہارے یقین کی خاطر تمہیں ڈرانے کا

پلان کینسل کر رہا ہوں،" وہ مسکراتے ہوئے اس کی گردن

پر جھکتا اپنے لبوں کی مہریں لگاتا چلا گیا تھا۔ روح کی دھڑکن

اس کے سینے سے جڑ گئی تھی، ہر دھڑکن کے ساتھ اس کا دل

بھی دھڑک رہا تھا۔اس کے ہونٹ کندھے اور گردن کی

نرم جلد پر لب آہستہ آہستہ سرک رہے تھے۔کمرے کا

ماحول یکسر بدل چکا تھا، اندھیرے میں بھی وہ یارم کی محفوظ

باہوں میں قید تھی۔

OOOOOOOOO

چوزے! ملا کچھ؟ تجھے ایک چاکلیٹ نہیں ملتی تو کیا کرے "

گا زندگی میں؟" وہ کمرے میں داخل ہوتا اسے بیڈ پر آرام

سے لیٹے دیکھ کر بولا تھا جو کمرے کی حالت بگاڑنے کے بعد

اب ٹی وی آن کیے بیڈ پر مزے سے لیٹا ٹی وی دیکھنے میں

مصروف تھا۔ سامنے ٹی وی پہ اس کے فیورٹ کارٹون آ

رہے تھے۔

جبکہ یارم جو اس پر ترس کھانے کی نیت سے آگے بڑھا تھا،

اس کے ہاتھ میں چاکلیٹ دیکھ کر وہ حیران رہ گیا تھا، یہ

چاکلیٹ اسے کہاں سے مل گئی تھی؟ یارم نے تو الماری کے

اوپر چھپائی تھی، اس کی مخصوص جگہ جہاں رویام نہیں پہنچ

سکتا تھا۔

مدھے مل دئی اے توکلیٹ، یاں بیٹ پل تتیے تے نیتی پلی

اوئی تی۔

مجھے مل گئی ہے چاکلیٹ، یہاں بیڈ پر تکیے کے نیچے پڑی "(

ہوئی تھی،")وہ مزے سے کہتا دوبارہ بیڈ پر لیٹ گیا تھا۔

دھیان ایک دفعہ پھر سے ٹی وی کی طرف چلا گیا۔ یارم نے

اپنے دماغ پر زور ڈالنے کی کوشش کی تھی، شاید رویام خود

ہی اپنی کوئی چاکلیٹ وہاں رکھ کر بھول گیا تھا۔ یارم نے ایسی

جگہ پر چاکلیٹ رکھی تھی جہاں کم سے کم اس کو ڈھونڈنے

میں ڈیڑھ گھنٹہ لگ جاتا۔

اگر مل ہی گئی ہے تجھے تیری چاکلیٹ تو یہ کمرے کی حالت "

سدھاری کیوں نہیں؟ میری بیوی تیری نوکر نہیں ہے،

چل اٹھ اپنا کمرہ صاف کر،" وہ فریش ہونے کے بعد بیڈ پر

لیٹتا اسے حکم سنانے لگا۔

لومی تو ان دیت رااے (" رومی کارٹون دیکھ رہا ہے،") اس

نے معصومیت سے یارم کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے

کہا تھا۔ وہ اتنا مصروف تھا کہ کام تو ہرگز نہیں کر سکتا تھا اور

ویسے بھی وہ اتنے مشکل کام کیسے کر سکتا تھا، وہ تو چھوٹا سا

معصوم سا بچہ تھا۔

"یہ سب کچھ بعد میں، پہلے اٹھ! اب یہ پھیلا یا ہوا گند صاف

کر۔ تیری ماں کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے، سو رہی ہے وہ،"

وہ اسے آہستہ سے شرٹ سے پکڑ کر زمین پر کھڑا کر چکا تھا۔

ماماتی تنت کراب اے؟ لومی ان تے گال پل کش ترے دا، تو

وہ تیک او جائے دی

مما کی طبیعت خراب ہے؟ رومی ان کے گال پر کس" (

کرے گا تو وہ ٹھیک ہو جائیں گی،") وہ مزے (Kiss)

سے کہتا باہر بھاگنے ہی لگا تھا کہ یارم نے ایک جھٹکے سے اسے

پکڑ لیا۔ اس کا چوزہ دن بدن چالاک ہوتا جا رہا تھا، بڑی صفائی

سے وہ یہاں سے نکلنے کی کوشش میں تھا تا کہ اس سے کوئی

کام نہ لیا جائے۔ لیکن وہ یارم کاظمی ہی کیا جو اپنی اولاد کو

اپنے بنائے ہوئے اصول توڑنے دے۔

بعد میں چوزے بعد میں! زیادہ چالاک بننے کی ضرورت "

نہیں ہے۔ تو روح کے کمرے میں تب جائے گا جب تو اپنا

پھیلایا ہوا گند صاف کرے گا۔ چل فوراً سے کر،" وہ اسے

واپس اس کی جگہ پہ کھڑا کرتا چٹکی بجا کر کام بتانے لگا تھا جبکہ

رویام منہ بسور کر سامنے نیچے زمین پر پڑی کتابوں کی طرف

گیا تھا اور پھر ایک ایک کتاب اٹھا کر سامنے ریک میں رکھنے

لگا۔

جبکہ یارم کی نظریں اس کی ایک ایک حرکت کو بہت غور سے دیکھ رہی تھیں۔ کارٹون سٹوریز کی کتابیں واپس رکھنے کے بعد اس نے زمین پہ پڑے کارپٹ کو دوبارہ سیٹ کیا تھا۔ ننھے ننھے ہاتھوں سے وہ بڑے بڑے کام کر رہا تھا، اگر روح یہاں ہوتی تو اس کے صدقے واری جاتی اور کبھی بھی اسے کسی کام کو ہاتھ نہ لگانے دیتی لیکن روح یہاں نہیں تھی۔ وہ

تواس کی بے باک شدتیں سہہ کراب تک گہری نیند میں سو

رہی تھی جبکہ یہاں یارم معصوم بچے پر ظلم ڈھارہا تھا۔

ٹیبل پرپڑی ساری چیزیں اٹھاکرواپس رکھو۔اگر میں"

تمہیں کچھ ڈھونڈنے کے لیے کہتاہوں تواس کایہ مطلب

نہیں ہے کہ تم چیزیں ڈھونڈنے کے چکر میں پوراکمرہ بگاڑ

دو۔سامنے ریک میں اپنے سارے ٹیڈیزاورٹوائزرکھو،"وہ

گہری سانس لیتاسیدھاکھڑاہواہی تھاکہ یارم نے اسے ایک

اور کام دے دیا۔اس نے گھور کر یارم کو دیکھا تھا لیکن اس

کے گھورنے کا زیادہ اثر نہ لیتے ہوئے یارم نے دوسرے

ریک کی طرف اشارہ کر دیا تھا۔

بش!اول نی اوتا،لومی تک دیا(''بس!اور نہیں ہوتا،رومی

تھک گیا،'')وہ وہیں زمین پر کارپٹ پر لیٹ گیا تھا۔بلکہ اس

کے انداز پر یارم نے ڈمپل دکھائے تھے،پھر اگلے ہی لمحے

سیدھا ہوتا اس کے پاس آتے ہوئے اسے اپنے مخصوص

انداز میں سینے سے شرٹ پکڑ کر زمین پر کھڑا کر چکا تھا۔

"جب تک میری بیوی جاگتی ہے تب تک اس کمرے کا ایک

ایک کونہ صاف ہونا چاہیے۔ اگر صاف نہیں ہوا تو میں اپنی

بیوی کو تیرا کوئی کام نہیں کرنے دوں گا۔ اور وہ بریانی جو اس

نے شام کے لیے بنانی ہے وہ بھی نہیں بنے گی۔"

بو میلی ماما ہی ہے ("وہ میری ماما بھی ہیں!") اس نے بات

کاٹتے ہوئے جتانے والے انداز میں بولا تھا جیسے اسے سمجھانا

چاہتا ہو کہ وہ صرف اس کی بیوی نہیں بلکہ رویام کی ماما بھی

ہے اور رویام کے حصے کا کام توروح نے کرنا ہی ہے۔اس کا

باپ ان دونوں کے بیچ نہیں آسکتا۔

دیکھ ڈیڑھ فٹی! تو اس دنیا میں ابھی کچھ سال پہلے آیا ہے"

لیکن میں اس کی زندگی میں تیرے دنیا میں آنے سے پہلے

ہی آچکا تھا کیونکہ جوڑے آسمانوں میں بنتے ہیں اور اللہ پاک

نے ہماری جوڑی پہلے ہی بنا کر رکھی ہوئی تھی یعنی کہ میں

اس کا لائف ٹائم ہسبینڈ ہوں لیکن تو اولاد ہے جو بعد میں

آئی ہے، اس لیے تجھ سے کہیں زیادہ اس پر میرا حق ہے۔

اور ویسے بھی شوہر کی نافرمانی کرنے سے عورتوں کو اللہ پاک

جہنم میں پھینک دیتے ہیں لیکن بچوں کی کوئی بات نہ ماننے

سے تو کچھ بھی نہیں ہوتا، خاص کر بچوں کی بے جا ضد نہ ماننا

تو اچھی چیز ہے۔ تو تو سمجھ جا تیری ماں کس کی سنے گی، میری

یا تیری؟" یارم اسے دیکھتے ہوئے بول رہا تھا جبکہ وہ آہستہ

سے یارم کا ہاتھ اپنی شرٹ سے ہٹاتا سیدھا اپنے ٹیڈیز والے

ریک کی طرف چلا گیا تھا اور پھر سارے کھلونے اٹھا کر

ریک میں سجانے لگا جیسے روح سجاتی تھی۔

کافی ہوشیار تھا اس کا بچہ، اسے ایک ہی ڈوز میں سمجھ آگیا تھا

کہ روح اس کی زیادہ تھی۔ بے شک یارم نے اسے سمجھانے

کے لیے چیٹنگ والا انداز اپنایا تھا لیکن بیٹے کے ساتھ تو

تھوڑی بہت چیٹنگ الاؤڈ تھی۔

تر دیا شالالوم شاف ! اب روبے بی شعف میلی اے ("کر دیا

سارا روم صاف ! اب روح بے بی صرف میری ہے،") وہ

کہتے ہوئے باہر بھاگ گیا تھا جبکہ اس کی آخری بات پر یارم

بھی اس کے پیچھے ہی آیا تھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ روح کے

کمرے میں گھستا، یارم نے ایک جھٹکے سے اسے اٹھا کر اپنے

کندھے پر ڈالا اور باہر کی طرف لے گیا تھا۔

مجھے مما کے پاس جانا ہے!) "مدھے ماماتے پاش دانا اے!(

"اس نے یارم کے کندھے پر اچھلتے ہوئے جمپ

کرنے کی کوشش کی تھی۔

مما کے پاس نہیں جانا ہم نے، باہر جانا ہے۔ مما ابھی آرام "

کررہی ہے۔ ہم نے یہاں باہر کھیلنا ہے،" وہ باہر آتا اسے ہوا

میں اچھالتے ہوئے اسے اپنے انداز میں مصروف رکھنے لگا تھا

جبکہ رویام بھی تھوڑی ہی دیر میں اس کے ساتھ گھل مل گیا

تھا۔

اس کے ساتھ ہنستے کھیلتے تقریباً ایک گھنٹہ گزر چکا تھا جب

اسے روح اپنے کمرے سے فریش ہو کر باہر آتی نظر آئی

تھی۔اسے دیکھتے ہی یارم نے آہستہ سے اپنے سینے پہ ہاتھ

رکھتے ساتھ ہی بے باکی سے آنکھ دباتے ہوئے اسے اپنے

پاس آنے کا اشارہ کیا، جبکہ روح یارم کی بے باکی پر مسکراتی

اس کے پاس آتی فوراًرویام کو اس سے لیتے ہوئے اندر

بھاگ گئی تھی۔

رویام اپنی ماں کی اس کی حرکت پر کھلکھلاتے ہوئے روح

کے ساتھ چپکا تھا، وہی یارم اس کے پیچھے بھاگتا اندر تک آیا

تھا۔

OOOOOOOOO

ماما! لومی باباشے ناراج اے بابا نے لومی شے لوم شاف

"تروایا

ماما! رومی بابا سے ناراض ہے بابا نے رومی سے روم")

صاف کروایا۔") وہ روح کے ساتھ چپکتے ہوئے اس سے

یارم کی شکایت کرنے لگا تھا، جبکہ یارم تو اس کو دیکھ کر رہ گیا

تھا۔ تھوڑی دیر پہلے تو اس کے ساتھ خوب انجوائے کر رہا

۔ تھا، اب ماں کے جاگتے ہی وہ اس سے چپکا ہوا تھا

کیا یارم! آپ نے میرے معصوم بچے سے روم صاف"

کروایا؟ وہ ہے ہی چھوٹا سا، آپ کیوں اس سے کام کروا رہے

تھے؟ میں کر لیتی نا۔ کیا کیا کروایا ہے آپ نے اس سے؟"

وہ فوراً ہی اس کی معصوم چالاکی میں آ چکی تھی، یہ چالاک بلا

۔دن بہ دن شرارتی ہوتا جا رہا تھا

کیوں تم کیوں کرتی؟ تم اس نواب زادے کی ملازمہ ہو؟"

اپنا بگاڑا یہ خود آج سے ٹھیک کیا کرے۔ زیادہ کچھ نہیں کیا

ہے، صرف اپنا کمرہ ہی صاف کیا ہے جناب نے۔ چاکلیٹ

ڈھونڈنے کے چکر میں پورے کمرے کی تباہی نکال دی

تھی، وہی صاف کروایا ہے اس سے۔ اب جو کام یہ خود

خراب کرے گا اسے ٹھیک بھی اس نے خود ہی کرنا ہے۔

میری بیوی اس کی ملازمہ نہیں ہے جو اس کے کام کرے

گی، بلکہ اب سے اس کو لگاؤ، دودھ بھی یہ خود بنایا کرے اپنا،

اپنے مہمانوں کو کھانا بھی خود دیا کرے۔ شونو بھی اب سے

اسی کی ذمہ داری ہے، ہم کیا اس کے نوکر لگے ہیں؟"

تم میری بیوی ہو، مجھ پر فوکس کرو۔ اگر اس کی ہمدردی" کرنی ہے تو اس کو ایک بیوی لا کر دو جو اس کے سارے کام خود سنبھالے، تم میری بیوی ہو تم پر صرف میرا حق ہے۔"

یارم بولنے پر آیا تو پھر بولتا ہی چلا گیا تھا جبکہ رویام کا تو چھوٹا سا منہ نکل آیا تھا۔

شرف میلی اے بو("صرف میری ہے وہ!") وہ روح کی

گردن میں ہاتھ ڈالتا ہے اسے زور سے خود میں بھینچتے

ہوئے اپنے حصار میں لے رہا تھا۔

"تیری دشمنی کیا ہے ڈیڑھ فٹے میرے ساتھ! ابھی تیسرا

سال چڑھا نہیں اور مجھ سے میری بیوی چھیننے کے چکر میں

ہے۔ سارا سارا دن میرے بیڈ پر تیرے کام کرتی رہتی ہے،

پھر بھی نواب زادے کے نخرے ختم نہیں ہوتے۔ میری

بیوی بھی اسے چاہیے۔ جا چوزے میری بیوی کی گود سے!"

وہ ایک جھٹکے میں اسے گریبان سے پکڑ کر روح سے دور کرتا

زمین پر رکھ چکا تھا، جبکہ وہ فوراً ہی ہاتھ پیر مارتا روح کی

ٹانگوں کے ساتھ چپک گیا۔ روح نے دوبارہ اسے اٹھانے کی

۔کوشش کی تھی لیکن یارم نے روک دیا

خبردار روح بے بی! تم پر صرف میرا حق ہے، اپنے بیٹے کو"

یہ بات سمجھا دو۔" یارم نے اسے پھر سے گریبان سے پکڑ

لیا تھا جبکہ رویام پوری طرح سے اس سے فائٹ کرتے

ہوئے روح کے ساتھ چپکنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"اوہو یارم! کیا ہو گیا ہے آپ کو؟ ایک چھوٹے سے بچے

کے ساتھ ضد لگا رہے ہیں۔ میں آپ دونوں کی ہوں۔" وہ

اس کے ہاتھوں سے رویام کو چھڑواتے ہوئے اسے اٹھا کر

اپنی باہوں میں بھر چکی تھی جس پر اس نے فوراً روح کو ایک

دفعہ پھر سے اپنے معصومانہ سے حصار میں لیا تھا۔

دونوتی نی شرف لومی تی(" دونوں کی نہیں صرف رومی

کی!") رومی نے فوراً احتجاج کیا۔

تم کیا مدرسے کی نیاز ہو جو میں سب میں بانٹتا پھر رہا ہوں؟"

دونوں کی نہیں تم صرف میری ہو، صرف اور صرف یارم

کاظمی کی۔اس چوزے کو سمجھادو کہ تم کس کی ہو۔"اس

نے ایک دفعہ پھر سے رویام کو اس کے بازو سے اتارنا چاہا تھا

لیکن وہ روح کے ساتھ ایسے چپک گیا کہ یارم کو اس کا ہاتھ

ہی نہیں مل رہا تھا۔

"ہاتھ کدھر گیا تیرا؟ سامنے کر ادھر! اتر میری بیوی کے

اوپر سے ہر وقت میری بیوی کی گود میں چڑھا رہتا ہے۔ جا،

جا کر اپنی بیوی لا، جان چھوڑ میری بیوی کی!" وہ رویام کو

زبردستی روح سے اتارنے کی ہر ممکن کوشش کر رہا تھا لیکن

یہ ممکن ہو ہی نہیں پا رہا تھا۔ روح کبھی اسے ایک طرف تو

۔ کبھی دوسری طرف کر رہی تھی

"نہیں۔ پلیز میں آپ دونوں کی ہوں، یارم اب نہ کریں

کریں نہ، وہ سیڈ ہو جائے گا نا۔" روح نے یارم کو سمجھانے

کی کوشش کی تھی جبکہ سیڈ والی بات پر جیسے رویام کو اچانک

یاد آیا تھا کہ وہ سیڈ ہو کر بھی اپنی ماں کی سمپتھی لے سکتا تھا،

اسی لیے اگلے ہی لمحے اس نے ہونٹوں پہ ڈیزائن بنانا شروع

کر دیے۔

"سیڈ ہو گیا نا میرا بچہ! یار مم آپ بھی معصوم بچے کے ساتھ

ضد لگا لیتے ہیں۔ او میرا پیارا بچہ، اپنی مما کا بچہ۔ مما دونوں کی

ہے نا، بابا بھی آپ کے ہیں اور مما بھی بالکل اسی طرح آپ

کی بھی ہے اور بابا کی بھی۔" وہ پیار سے اسے سمجھا رہی تھی

لیکن دونوں کو ہی یہ بات قبول نہیں تھی۔

وہ دونوں ہی یہ جنگ ہارنے کو تیار نہیں تھے، ہاں لیکن ملتوی کرنے کو تیار ہو گئے تھے۔ کیونکہ رویام جس طرح شکلیں بنا رہا تھا یقیناً روح نے اس وقت اسی کا ساتھ دینا تھا اور وہ ہرگز اپنے بیٹے کو اس جنگ میں جیتنے نہیں دے سکتا تھا۔

نہیں! آپ صرف میری ہو، صرف رومی کی۔" وہ ضدی انداز میں بولا تو یارم نے پھر سے اسے گھورا تھا، جب وہ اگلے ہی لمحے روح کے سینے میں منہ چھپا گیا۔

تم صرف میری ہو سمجھی نا...!" وہ جو رخ پلٹ کر اندر "

جانے ہی لگی تھی، یارم نے آہستہ سے اس کے گال کو اپنے

ہاتھ کے حصار میں لیا تھا۔

کاٹ لیں مجھے سینٹر سے، آدھا آپ رکھ لیں آدھا اس کے "

حوالے کر دیں اور خدا کے لیے جنگ ختم کر دیں۔" وہ تنگ

آتے ہوئے رویام کو اگلے ہی لمحے یارم کے حوالے کرتی خود

کچن کی طرف چلی گئی تھی، یعنی کہ وہ اس جنگ سے ہار مان

چکی تھی۔ یہ الگ بات تھی کہ وہ دونوں اس جنگ کو کبھی

ختم کرنے کو تیار نہیں تھے۔

OOOOOO

یارم تھوڑی دیر کے لیے باہر گیا تھا، واپس آیا تو تقریباً ساری

چیزیں ساتھ لے کر آیا تھا لیکن رویام کی چاکلیٹ نہ جانے

کیسے ذہن سے نکل گئی تھی۔

آج باہر گروسری کے دوران وہ مسلسل خضر سے ہی بات

کرتا رہا تھا، شاید یہی وجہ تھی کہ کافی ساری چیزیں وہ لے کر

نہیں آیا تھا۔ روح کو کم سے کم اس چیز کی کوئی پریشانی نہیں

ہوتی تھی، یارم خود ہی ہر چیز چیک کر لیتا اور وہ ٹائم پر لے

بھی آتا تھا۔ جب سے وہ لوگ یہاں آئے تھے روح ایک

دفعہ بھی بازار نہیں گئی تھی اور اب انہیں تقریباً دس دن

ہونے والے تھے یہاں رہتے ہوئے۔ روح نے گھومنے جانا

تھااور وہ کل صبح اسے اپنے ساتھ کہیں باہر لے کر جانے والا

تھا، جبکہ رویام دو تین دفعہ اس کے ساتھ باہر ہو کر آیا تھا۔

روح کے مطابق فی الحال اس نے اپنا گھر تیار کرنا تھا، جب

تک پوری طرح وہ اپنے گھر کو ریڈی نہ کر لیتی تب تک اس کا

باہر نکلنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ ویسے بھی یارم نے بھی اسے

بالکل بھی ڈسٹرب نہیں کیا تھا۔

اب روح کے مطابق اس کا پورا گھر تیار ہو چکا تھا تو ایسے میں

فائنلی رویام کے بار بار کہنے پر وہ تیار ہو گئی تھی کہیں گھومنے

جانے کے لیے۔ سب سے پہلے وہ سمندر پر ہی جانے والے

تھے کیونکہ رویام کے مطابق اس کے گھر میں جو مہمان فش

تھی، ان کی فیملی سمندر میں رہتی تھی اور رویام کی ساری

فشز نے اپنی فیملی کے لیے رویام کے ہاتھوں سلام بھیجے تھے

۔ جو ہم نے ان کو جا کر دینے تھے

یار رویام کی چاکلیٹس رہ گئی، کل جاؤں گا رویام کی چاکلیٹ" لینے کے لیے، آج کی رات تو گزارا کر ہی لے گا وہ۔" یارم نے سارا سامان کچن میں کھول کر سیٹ کیا تھا

○○○○○○

اندر کمرے کی طرف آتے ہوئے اسے رویام کی آواز آئی تھی، وہ روح کو کوئی سٹوری سنا رہا تھا۔ یارم نے جیسے ہی دروازے پر قدم رکھا وہ فوراً منہ بناتے ہوئے روح کے اوپر

چڑھ گیا تھا۔اس وقت اسے تھوڑی تھوڑی نیند چڑھی ہوئی تھی اور جب اس کی آنکھوں میں نیند ہوتی تھی تب وہ پہلے سے زیادہ ہی معصوم لگتا تھا،یہی وجہ تھی کہ یارم نے اسے بالکل بھی ٹوکا نہیں تھا بلکہ فیڈر اس کے حوالے کیا تھا جسے اس نے بڑے نخروں کے ساتھ چھیننے والے انداز میں تھام لیا۔شونو کو پیٹ پوجا کروانے کے بعد وہ سیدھا کمرے میں ہی آیا تھا۔

وہیں بیڈ پر بیٹھتے ہوئے اس نے اپنا لیپ ٹاپ کھولا تھا جبکہ

۔روح پوری طرح رویام کی کہانی سننے میں مصروف تھی

رومی ! ہم دونوں اکیلے جنگل میں جا رہے ہیں، ہمیں ڈر"

نہیں لگ رہا؟"روح نے پریشانی سے سوال کیا تھا جس پر

۔رویام نے فوراً نفی میں سر ہلایا

اے روبے بی ! می اپ تے شات اوں ناڈل کش بات تا؟ام

دونو دارے ہے اول دولو دا تیلے نی اوتے

ارے روح بے بی! میں آپ کے ساتھ ہوں نا، ڈرکس ")

بات کا؟ ہم دونوں جارہے ہیں اور دو لوگ اکیلے نہیں

ہوتے،")اس نے اپنی ماں کی عقل پر ماتم کرتے ہوئے بتایا

تھا۔

"ارے ہاں! یہ تو بھول ہی گئی تھی، میرا رومی میرے ساتھ

ہے مجھے ڈرنے کی ضرورت ہی نہیں۔"روح نے فوراً اپنے

سر پر ہاتھ مارا تھا جس پہ یارم کے ڈمپل نمایاں ہوئے۔

"یہ تم دونوں کہاں جارہے ہو اکیلے؟ مجھے ساتھ لے کر

کیوں نہیں گئے؟" یارم نے دانستہ کہا تو رویام نے اسے گھورا

تھا۔

امام اپ تو شات لے ترنی دے شرف لومی اول لومی تے ماما

دئی اے ("ہم آپ کو ساتھ لے کر نہیں گئے صرف رومی

اور رومی کی ماما گئی ہیں،") وہ پھر سے ہونٹوں کے ڈیزائن

بناتے ہوئے بولا تو یارم نے ہاں میں سر ہلایا تھا۔

یہ توزیادتی ہے میرے ساتھ! تم لوگوں کو مجھے بھی اپنے"

ساتھ لے کر جانا چاہیے تھا۔اتنے بڑے جنگل میں تم لوگ

اکیلے گھوم رہے تھے، سوچو اگر میری بیوی کو وہاں کوئی جنگلی

۔جانور کھا گیا تو؟" یارم نے اسے گھور کر کہا

الے بو کیشے تھائے دا، می ماماتے شات اوں، لومی ہیلوائے

،ٹش ٹش ترتے بتاولوں دااپی ماماتو("ارے وہ کیسے کھائے

گا؟میں مما کے ساتھ ہوں، رومی ہیرو ہے، ٹش ٹش کر کے

بچالوں گا اپنی مما کو۔ ") وہ اٹھ کر بیٹھتے ہوئے دونوں

ہاتھوں کے مکے بناتے ہوئے اسے بتانے لگا تھا کہ وہ اپنی ماں

کی حفاظت کے لیے اکیلا ہی کافی ہے۔

اوہ اچھا! تو ایسی بات ہے، پھر بچالیا تو نے اپنی مما کو؟"""

یارم نے دلچسپی لیتے ہوئے پوچھا تھا۔

یارم ابھی تک کوئی جنگلی جانور آیا ہی نہیں ہے، ابھی میں "

اور رویام اکیلے جنگل میں جا رہے ہیں، آپ ہمیں ڈسٹرب نہ

کریں۔" روح نے رویام کو آہستہ سے دوبارہ بیڈ پر لٹاتے

ہوئے بتایا تھا کیونکہ کہانی سنتے سنتے رویام کو سلانا بھی تھا۔

اگر وہ اس وقت باتوں میں لگ جاتا تو پھر سوتے اس

نے بارہ بجا دینے تھے جو روح نہیں چاہتی تھی۔

ماما فرشمبا ادا ("ماما! پھر سمبا (شیر) آگیا،") وہ فیڈر منہ سے

نکالتے ہوئے اچانک سے بولا۔

"کیا؟رویام مجھے ڈر لگ رہا ہے،"وہ اس کے گرد اپنا حصار

بناتے ہوئے اس کو آہستہ آہستہ تھپکنے لگی تھی۔

"اوہو (شات تے پاناوں امی؟ لڈاتات بات کش؟ اماموہو

مما! کس بات کا ڈر؟میں ہوں آپ کے ساتھ۔")وہ فوراً

روح کے ڈر کو کم کرتے ہوئے بولا تو جہاں روح مسکرائی

تھی وہیں یارم کا دھیان بھی پوری طرح اس کی کہانی پر ہی

تھا۔

"میں بھی تم لوگوں کے پیچھے پیچھے آرہا ہوں، روح ڈرنے

والی کوئی بات نہیں۔" لیپ ٹاپ بند کرتے ہوئے وہ روح

کے ساتھ لیٹا اس کے گرد اپنا حصار بنا گیا۔

"ہمیں آپ کی ضرورت نہیں ہے! رومی مما کے ساتھ

ہے۔ میں نے سمبا کو خوب مارا، اسے دم سے پکڑ کر گول

گول گھما کر دور پھینک دیا۔" وہ فوراً روح کا چہرہ تھامتے

ہوئے اسے اپنی طرف متوجہ کر کے بتانے لگا، جبکہ روح

بھی خوش ہو گئی تھی کہ آخر اس کے بیٹے نے اسے بچا لیا تھا۔

۔کوئی مذاق تھوڑی تھا

"تھینک یو رومی جانو! آپ نے مجھے بچا لیا ورنہ وہ سمبا مجھے

کھا جاتا۔ پھر بتاؤ پھر کیا ہوا؟ ہم آگے کہاں کہاں گئے؟" وہ

آہستہ آہستہ اسے تھپکتی سوال کر رہی تھی جبکہ رومیام میں

مزید بتانے کی ہمت آہستہ آہستہ ختم ہو رہی تھی۔ آنکھیں

چپکاتا وہ بڑی مشکل سے اپنی کہانی مکمل کرنے کی کوشش کر

رہا تھا جس میں ناکام ہوتا وہ اس سے لپٹ کر گہری نیند میں

اتر گیا تھا۔

"بڑے بے ایمان ہو تم دونوں ماں بیٹا! مجھے اپنے ساتھ لے

کر نہیں گئے۔اب دیکھو جنگل میں تمہیں چھوڑ کر خود

گھوڑے بیچ کر سو گیا ہے،اب تمہیں سمبا سے کون بچائے

گا؟ یہ تو بتایا ہی نہیں تمہارے لاڈلے نے۔" آہستہ سے

روح کے قریب سے اٹھتا ہوا رویام کو اٹھا کر اس کے بے بی

بیڈ میں سلانے لگا تھا۔

"وہ تھا دیا لگا نے ٹھکا کو سمبا پہلے سے نے سو ہیرو میرے

بھی گھما گھما کر پھینکا تھا، شاید آپ کو یاد نہیں۔" یارم کے

واپس پاس آنے پر وہ اسے یاد کروانے لگی تھی۔

"ہاں بالکل! سمبا کو تو تمہارے بیٹے نے ٹھکانے لگا دیا لیکن

یہ سمبا تو اب بھی تمہیں کھانے کو تیار بیٹھا ہے۔" اس کی کمر

میں ہاتھ ڈالتا وہ اسے ایک جھٹکے سے اپنے پاس کھینچتے ہوئے

بولا تو روح کھلکھلا کر ہنسی تھی۔

"وہ" اس سمبا سے میں نہیں ڈرتی، یہ سمبا تو میرا اپنا ہے۔

بڑے مان سے کہتی اس کی گردن میں اپنے بازو ڈال گئی تھی

جس پر یارم اسے اپنے قریب کرتا ہوا اس کی گردن پر جھکتا

اپنے لبوں کا لمس بکھیرنے لگا۔

اور تمہارا یہ اپنا سمبا ابھی تمہیں ڈرا دے گا۔ تمہارا یہ اپنا" سمبا ابھی تمہارے ہوش ٹھکانے لگا دے گا۔ مجھے اپنے ساتھ نہیں لے کر گئے تم ماں بیٹا، بدلہ تو لینا پڑے گا نہ۔" وہ اس کی گردن کو چومتے ہوئے اس کے لبوں پر بھی اپنی سانسیں چھوڑ رہا تھا۔ جبکہ روح اس کے سینے میں اپنا آپ چھپاتی ۔پوری طرح اس کے حصار میں آگئی تھی

یارم! ہم واپس گھر کب جائیں گے؟ میرا مطلب ہے ہم" دبئی کب جائیں گے؟" وہ اس کے سینے سے لگے سوال کرنے لگی تو یارم ذرا سا حیران ہوا تھا۔ "کیوں بے بی! تم یہاں خوش نہیں ہو؟" اس کا سر اپنے سینے سے نکالتے ہوئے پوچھنے لگا تو روح نے نرمی سے نفی میں سر ہلایا تھا

نہیں یارم! ایسا نہیں ہے، میں یہاں بہت خوش ہوں۔" جہاں آپ ہیں، میرا ورلڈ ہیں ہے، پھر وہاں بھلا کیسے

خوش نہیں رہوں گی؟ میں تو بس ایسے ہی پوچھ رہی ہوں،

مجھے سب کی یاد بھی آرہی ہے۔" وہ اسے دیکھتے ہوئے جیسے

۔اصل وجہ بتانے لگی تھی جس پر یارم ہلکا سا مسکرادیا

تو حکم کرو، ابھی چلتے ہیں۔ لیکن یاد رکھنا، وہاں جاتے ہی"

میں اپنے کام پر لگ جاؤں گا، تم سے کیا ہوا وعدہ یہی پر ختم ہو

جائے گا۔ تم نے کہا ان سب چیزوں سے دور رہو، اسی لیے

میں تمہیں لے کر یہاں آیا ہوں۔ اگر تم چاہتی ہو کہ میں

واپس جاؤں تو مجھے وہاں جا کر اپنا کام کرنا ہو گا، میری غیر

موجودگی میں ہر چیز خضر کے حوالے ہے وہ ہر چیز کو ہینڈل

کر رہا ہے، میں وہاں رہوں گا تو سب کچھ میرے انڈر آ

جائے گا۔ میں تم سے کیا ہوا اپنا وعدہ نبھانا چاہتا ہوں روح!

اسی لیے میں تمہیں لے کر یہاں آیا ہوں۔ میں نہیں چاہتا

کہ میری بیوی نے پہلی دفعہ مجھ سے کچھ مانگا ہے تو میں اسے

دے نہ سکوں۔"

تم نے کہا کہ تم چاہتی ہو کہ میں اپنی زندگی کا کچھ وقت "

صرف اور صرف تمہارے نام کروں، تو کر رہا ہوں۔ لیکن

اگر تم یہ چاہتی ہو کہ میں ان سب جرموں کے بیچ رہ کر اپنے

کام سے منہ موڑلوں تو ایسا ممکن نہیں ہو سکے گا میرے

لیے۔ بولو، کیا تم چاہتی ہو کہ ہم واپس چلے جائیں؟" وہ اسے

دیکھتے ہوئے سوال کرنے لگا تھا جس پر روح نے فوراً نفی میں

سر ہلایا۔ ہاں وہ نہیں چاہتی تھی کہ یارم واپس جائے۔ فی

الحال وہ ان سب چیزوں کے لیے تیار نہیں تھی، اس نے

یارم کو بہت مشکل سے منایا تھا کہ وہ وقتی طور پر ان ساری

چیزوں کو چھوڑ دے۔ وہ جانتی تھی وہ چھوڑ نہیں سکتا۔

یارم کو کھونے کا احساس ہی اسے پاگل کرنے کو کافی تھا۔ اس

بری کنڈیشن میں اس نے یارم سے صرف اتنا کہا تھا کہ وہ فی

الحال کے لیے یہ سب کچھ چھوڑ دے۔ وہ یارم کے بغیر نہیں

رہ سکتی تھی، وہ یہ سب کچھ برداشت نہیں کر سکتی تھی۔ یارم

بے شک ساری زندگی ان کاموں کو دے دے لیکن کچھ

وقت اس کے ساتھ گزارے، ابھی ابھی اس سے بچھڑنے کا

درد سہا ہے، اسے اپنی آنکھوں کے سامنے ختم ہوتے ہوئے

دیکھا ہے۔ وہ مزید کوئی صدمہ سہنے کی کنڈیشن میں نہیں

تھی۔ یارم نے اس کی بات مانی تھی، وہ سب کچھ چھوڑ کر

اس کے ساتھ آگیا تھا۔ یہ بھی سچ تھا کہ سب کچھ چھوڑنے

کے باوجود بھی یارم نے کچھ بھی چھوڑا نہیں تھا، لیکن روح

کے لیے اتنا ہی کافی تھا کہ وہ ہر چیز سے دور ہے، صرف اس کے پاس ہے۔ وہ سب کچھ چھوڑ کر اس کے ساتھ آیا ہے۔ وہ واپس اپنے گھر جانا چاہتی تھی لیکن وہ یہ بھی جانتی تھی کہ وہاں جا کر اسے اس کا یارم نہیں ملے گا۔ اس وقت یارم کا وقت صرف اس کے نام تھا، یارم کی ہر سانس پر اس کا حق تھا، اس کا ایک ایک سیکنڈ، ایک ایک لمحہ روح کا تھا تو وہ کیوں ۔اس سے واپس جانے کو کہتی، کیوں اسے خود سے دور کرتی

OOOOOOOO

رومی کی چاکلیٹ کدھر ہے ؟" سارے سامان کے بیچ"

رویام اپنی چاکلیٹ ڈھونڈرہا تھا جو کہ اسے نہیں مل رہی

تھی۔ اس نے ناشتہ بناتی روح سے پوچھا تھا

اسی والے پیکٹ میں ہوگی رومی !" روح نے اپنے کام میں"

مصروف ہوتے پلٹ کر اسے جواب دیا۔

سارے پیکٹ چیک کر لیے کہیں بھی نہیں ہے،"وہ

معصومیت سے ہاتھ مروڑتے ہوئے بولا تو روح نے فوراً

اس کی طرف دیکھا تھا۔

بابا۔دیکھو ٹھیک سے آپ، ہو گا ہی ادھر جانو نہیں"

چاکلیٹ لانا کیسے بھول سکتے ہیں؟"روح نے چولہے کی آنچ

ذرا سا مدہم کرتے ہوئے سارے بیگز چیک کرنا شروع کیا

تھا لیکن رویام کی چاکلیٹ کہیں بھی نہیں تھی۔

اوہو! لگتا ہے پرانے ڈبے دیکھ کر بابا کو لگا کہ ابھی چاکلیٹ "

ختم نہیں ہوئی اسی لیے وہ لے کر نہیں آئے۔ بابا جیسے ہی

جاگیں گے نا میں رویام کے لیے چاکلیٹس منگوالوں گی،

اوکے؟ ابھی آپ یہ والی کھالو، "اس نے پیکٹ میں پڑی

آخری دو چاکلیٹس میں سے ایک نکال کر اس کے حوالے کی

تھی۔ جبکہ رویام چاکلیٹ پکڑتا فوراً باہر بھاگ گیا تھا۔ روح

جانتی تھی اب یقیناً وہ یارم کو سکون سے سونے تو نہیں دے

گا۔

ooooooo

وہ پر سکون سے انداز میں کمرے کا دروازہ کھولتے ہوئے

واپس بند کرتا بھاگ کر یارم کے پاس آیا تھا۔بیڈ پر چڑھا اور

پھر اس کے دونوں کندھوں کے آر پار اپنے پیر رکھتا وہ اس

کے سینے پر براجمان ہوا تھا۔

یارم پرسکون سویا ہوا تھا، لیکن رویام کے اس طرح آ کر

بیٹھنے پر وہ نیند میں ہی مسکرا دیا لیکن آنکھیں نہیں کھولی

تھیں۔

"بابا جانو...!" اس نے بڑے پیار سے جھک کر یارم کی

ٹھوڑی پر اپنے لب رکھے تھے۔

اس کے انداز سے یارم سمجھ گیا تھا کہ وہ ضرور کوئی نہ کوئی

مطلب لے کر ہی یہاں تک آیا ہے ورنہ کل تک تو وہ اسے

اپنے ساتھ جنگل میں بھی لے جانے کو تیار نہیں تھا۔ کل کی

لڑائی کے بعد تو وہ سوتے وقت تک اس سے ناراض ہی رہا

تھا، اب صبح صبح اتنا پیار محبت جتانے کا مطلب کوئی نہ کوئی کام

ہی تھا۔ اس کی کچھ عادتیں بالکل روح جیسی تھیں، مطلب

کے ٹائم پر مٹھائی کی دکان بن جاتا تھا۔ روح بھی مطلب کے

ٹائم پر اس کے ہاتھ آتی تھی اس نے آہستہ سے رویام کے

۔ گرد اپنا حصار بناتے ہوئے اس کو خود میں قید کیا تھا

جب کہ اسے پوری طرح خود میں قید کرتا وہ بیڈ پر لیٹا اسے

اپنے نیچے کر چکا تھا۔اس نے اپنا وزن تو بالکل بھی نہیں گرایا

تھا ہاں لیکن وہ چوزہ چوں چوں کرنے لگا تھا۔

"بابا جانو...!" وہ اس کی گردن میں دونوں باہیں لپیٹتے

ہوئے اب اپنے لب اس کے گال پر رکھ رہا تھا۔مطلب

صاف تھا کہ مقصد کوئی بہت بڑا لے کر وہ یہاں تک آیا تھا۔

یارم اس کے لاڈ کو بھی بڑے سکون سے برداشت کر رہا

تھا ۔

بابا جانو کی جان ! کیوں صبح صبح اتنا پیار آرہا ہے ؟"وہ نرمی"

سے اس کا چہرہ اپنے ہاتھ میں تھامتا اس کے دونوں گالوں پر

باری باری اپنے لب رکھ گیا تھا ۔

آپ اتنا سارا سامان لے کر آئے، رومی کی چاکلیٹ لانا"

بھول گئے؟" اسے دیکھتے ہوئے وہ معصومیت سے بولا، تو

۔یارم نے نچلا لب دانتوں میں دبایا تھا

صرف دو رہ گئی ہیں، وہ تو آج ہی ختم ہو جائیں گی، "اس"

۔نے اپنی دو ننھی انگلیوں کو اٹھا کر اسے بتایا تھا

بابا بھول گئے، آج دونوں جائیں گے لے آئیں گے،"

اوکے؟" یارم نے اسے دیکھتے ہوئے کہا تو رویام نے اسے

گھورا تھا۔وہ اس کی اتنی امپورٹنٹ چیز کیسے بھول گیا تھا؟

"ایسے کیسے بھول گئے؟" وہ بے یقینی سے پوچھنے لگا۔

"بس غلطی سے بھول گیا، آج دونوں چلیں گے اور خوب

ساری چاکلیٹ لے کر آئیں گے، اوکے؟" وہ پیار سے اس

کے گال چومتے ہوئے بولا تو رویام فوراً مان گیا تھا۔

"اوکے!" اس نے یارم کے گال کو چومتے ہوئے اوکے کر

دیا تھا جس پر یارم نے مسکراتے ہوئے اس کے گرد اپنا حصار

بنایا۔

"چلو اب اٹھو اور برش کرو پھر باہر چلنا ہے،" وہ یارم کی

گرفت میں آہستہ آہستہ پھنس رہا تھا جب رویام نے اچھے

بچے کی طرح اسے بتایا تھا کہ صبح صبح اٹھ کر کیا کرنا چاہیے۔

ابھی بہت ٹائم ہے، ہم شام کو جائیں گے،" یارم نے آہستہ "

سے اپنی داڑھی اس کے گالوں پر رگڑی تھی۔ رویام کو اپنے

۔ارد گرد خطرے کی گھنٹی بجتی ہوئی محسوس ہوئی تھی

نہیں ہے ٹائم! ابھی چلنا ہے، اتنی ساری چاکلیٹ لے کر "

۔آؤں گا، ابھی چلو!" رویام ضدی لہجے میں بولا

جائیں گے، ابھی تو بابا اپنے رومی بے بی کو بہت سارا پیار "

کریں گے۔ ظاہر ہے رومی بے بی خود صبح صبح اپنے بابا سے

پیار لینے کے لیے آیا ہے، یقیناً رومی بے بی یہاں صرف

چاکلیٹس کے لیے تو نہیں آیا ہو گا؟" یارم نے اس کی طرف

دیکھتے ہوئے کہا۔

تو رویام نے فوراً ہاں میں سر ہلایا تھا۔ وہ اپنے باپ سے یہ

نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ یہاں تک صرف چاکلیٹ کی لالچ میں

آیا ہے ورنہ چاکلیٹ خطرے میں بھی پڑ سکتی تھی۔ رویام

بے بی مطلبی تو ہرگز نہیں تھا۔

اسی لیے اس نے فوراً سے ہاں میں سر ہلایا تھا، لیکن تھوڑی ہی دیر میں روح کو کچن میں "ماما بچاؤ، ماما بچاؤ" کے نعرے سنائی دینے لگے تھے۔ روح نے ناشتہ بناتے ہوئے ایک لمحے کے لیے ہاتھ روکے تھے، پھر بڑی مشکل سے نظر انداز کرتے ہوئے اپنے کام کی طرف متوجہ ہو گئی، اس کے علاوہ اور کچھ وہ نہیں کر سکتی تھی۔

OOOOOOOO

یارم، رویام کو باہر لے کر آیا تو روح ناشتہ بنا چکی تھی۔ ناشتے کے فوراً بعد ہی رویام کا "چلو چلو" والا سلسلہ شروع ہو چکا تھا۔ اس کی چاکلیٹ کا خالی ڈبہ بار بار منہ چڑا رہا تھا اور یہ چیز رویام یارم کاظمی کی برداشت سے باہر تھی، تبھی وہ بار بار یارم کو کہہ رہا تھا کہ اسے بازار لے کر چلے۔ لیکن ایک یارم تھا جو اس کی بات مان نہیں رہا تھا، ہر تھوڑی دیر میں وہ اس کے سر پر سوار ہو جاتا، اس کے نہیں تو پھر روح کے سر پر

سوار ہو جاتا۔ یارم فی الحال تو اسے ٹال رہا تھا کیونکہ وہ خضر کی

طرف سے بھیجی گئی میلز کو چیک کر رہا تھا جو کہ کافی زیادہ

ضروری تھا، جبکہ رویام ہر تھوڑی دیر کے بعد اس کے سر پر

سوار ہو جاتا۔ دو تین دفعہ یارم نے اسے آگے پیچھے کاموں

میں بھی لگایا تھا لیکن وہ بھی رویام تھا۔

اب وہ سیدھا روح کے سر پر سوار ہو چکا تھا۔

بیٹا! بابا نے کہا ہے نا تھوڑی دیر میں چلیں گے، تو تھوڑا سا"

صبر کر لو نا میری جان۔" وہ نرمی سے اس کے گال چومتے

ہوئے بولی، جبکہ رویام کے لبوں پر بس "نہیں نہیں" کا ورد

جاری تھا۔

"اپ تلواول ابی تل کران تو بولو ونہ کٹی!

(آپ چلو اور ابھی چل کران کو بولو ورنہ کٹی!)" وہ اپنے

دونوں ہاتھ اپنے سینے پہ باندھتے ہوئے ہونٹ مروڑنے لگا

تھا، جبکہ روح نے ایک نظر اسے دیکھا، پھر ہار مانتے ہوئے

اس کے ساتھ باہر جانے کو تیار ہو گئی تھی۔ رویام اپنے ہاتھ

میں آخری چاکلیٹ پکڑے سیدھا یارم کے پاس جا کر بیٹھ

گیا۔

""""یارم! جائیں اور رویام کے لیے چاکلیٹس لے کر آئیں۔

اس نے ذرا سختی سے کہا تھا۔ یارم نے میلز کا جواب دیتے

ہوئے ایک نظر روح کو دیکھ کر ہاں میں سر ہلایا۔ پھر روح

کچن کی طرف چلی گئی تھی کیونکہ آج وہ یارم کے لیے کچھ

سپیشل بنا رہی تھی، جبکہ رویام کافی دیر اسے گھورتا رہا لیکن

مجال تھی جو یارم نے اب تک لیپ ٹاپ چھوڑا ہو۔اب اس

کے منہ کے زاویے بدلے تھے جبکہ یارم اب تک اپنا کام

نہیں چھوڑ رہا تھا۔ تبھی روح کچن سے باہر نکلی

"یارم! آپ ابھی تک یہی بیٹھے ہوئے ہیں؟ میں نے آپ

سے کیا کہا تھا؟ باہر جائیں اور سٹور سے رویام کے لیے

چاکلیٹ لے کر آئیں۔اُس کی ساری چاکلیٹ ختم ہو گئی

ہیں۔جب سے ہم یہاں آ کر رہ رہے ہیں، یہ تیسری دفعہ

اُس کی چاکلیٹ ختم ہوئی ہیں اور آپ کو احساس تک نہیں

ہے، میرے بچے کا چھوٹا سا منہ نکل آیا ہے۔"

روح غصے سے بھرے لہجے میں یارم سے بولی جو صوفے پر

بیٹھا لیپ ٹاپ پر تیزی سے کوئی کام کر رہا تھا۔اُس نے ایک

نظر روح کو دیکھا اور دوسری نظر اپنے بالکل پاس بیٹھے رویام

پر ڈالی جو یقیناً آخری چاکلیٹ کے مزے لینے میں مصروف

تھا۔ مگر جیسے ہی روح نے کہا کہ "چھوٹا سا منہ نکل آیا ہے،"

۔اُس نے معصومیت کی انتہا اپنے چہرے پر سجالی

"کوئی بات نہیں روح، میں آج شام کو جاؤں گا، لے آؤں

گا۔ تم فکر مت کرو، ابھی تو کھا رہا ہے نا؟ ویسے بھی چاکلیٹ

کھا کھا کر اچھا خاصا موٹا ہو گیا ہے۔ اتنی بھی چاکلیٹ اچھی

نہیں ہوتی، کنٹرول یور سیلف مسٹر چوزے۔ اگر موٹا ہو گیا نا

تو کوئی لڑکی باہوں میں نہیں اٹھائے گی۔" یارم نے اسے

ڈرانا چاہا۔

مشاف تی ترا ("مشارف کی طرح؟") اُس نے فوراً چاکلیٹ

منہ سے نکالتے ہوئے سوال کیا تو یارم نے ہاں میں سر ہلا

دیا۔

توئی بات نی، می ویشے بی بگ بوئے اوداوں، ویشے بی لو یام تو

شرف ماما ای پیال ترے توئی اول پیال ترتا اے تو لو یام تو اتھا

نی لتگا

کوئی بات نہیں، میں ویسے بھی بگ بوائے ہو گیا ہو ویسے")

بھی رو یام کو صرف ماما ہی پیار کرے۔ کوئی اور پیار کرتا ہے تو

رو یام کو اچھا نہیں لگتا۔")پر سکون انداز میں جواب دیتا ہوا،

وہ صوفے کے ساتھ ٹیک لگا کر آدھا بیٹھا اور آدھا لیٹا ہوا

تھا۔ وہ تین سال کا ہونے والا تھا، مگر ایسے میں وہ اپنے باپ

۔ کو آگ لگانے کا کوئی موقع چھوڑ دے، ایسا ممکن نہیں تھا

او میرا پیارا بچہ، صرف ماما ہی پیار کرے گی اپنے بچے کو۔ ""

روح فوراً آگے آتے ہوئے اُس کے دونوں گالوں کو چوم

۔ گئی، جبکہ یارم نے بس غصے سے اُسے گھورا

پھر اگلے ہی لمحے غصے سے چہرہ پھیر گیا، جیسے اب اُس سے

کبھی بات نہیں کرے گا۔ روح نے اُس کی جلن کو سمجھتے

ہوئے آگے بڑھ کر، اچانک رویام کی ننھی آنکھوں پر ہاتھ

رکھتے ہوئے، اپنی تمام شرم وحیا ایک طرف رکھ کر

معصومیت سے یارم کے ڈمپل پر اپنے لب رکھ دیے۔ اُس

کی اِس حرکت پر یارم کے گہرے ڈمپلز نمایاں ہوئے، اس

کی بیوی بہت چالاک ہو گئی تھی۔ وہ اپنی بیوی کی معصومیت

بھری چالاکی پر کھل کر مسکرایا تھا۔

ماما! توکلت ("مما! چاکلیٹ!") روح کا ہاتھ اپنی آنکھوں

سے ہٹاتے ہوئے وہ پھر سے بولا۔

"ہاں میرا بچہ چاکلیٹ! اٹھیں یارم، میرے بیٹے کے لیے

چاکلیٹ لے کر آئیں۔ کتنی دفعہ کہوں آپ سے؟ ایک بات

سمجھ میں نہیں آرہی آپ کو؟ جائیں اور فوراً سے میرے بچے

کے لیے چاکلیٹ لے کر آئیں۔" وہ اپنے معصوم بیٹے کے

چہرے پر نرمی سے ہاتھ پھیرتے ہوئے یارم کو حکم دینے

لگی۔

بس بے بی، ابھی جاتا ہوں۔ دس منٹ کا کام رہ گیا ہے۔""

وہ پیار سے اُسے دیکھتے ہوئے بولا، جبکہ روح نے رویام کی

طرف دیکھا جو اپنا نچلا ہونٹ باہر نکال چکا تھا۔

تل بی ایشے ای بولاتا فرلے ترنی آئے تے

کل بھی ایسے ہی بولا تھا، پھر لے کر نہیں آئے تھے۔")"(

۔وہ ہونٹ لٹکائے کہنے لگا

دیکھا؟ آپ نے کل بھی میرے بچے کو ایسے ہی بولا تھا، "

پھر لے کر نہیں آئے تھے۔ ابھی جائیں، لے کر آئیں ورنہ

میں خود چلی جاؤں گی۔" وہ اپنے معصوم بیٹے کی شکل دیکھتے

۔ہوئے پھر سے کہنے لگی

روح بے بی! یہ دبئی نہیں ہے میرا بچہ، سیشلز ہے۔ یہاں"

پر باہر نکلنا آسان نہیں۔ ویسے تم تو کبھی دبئی میں بھی باہر

نہیں نکلی، یہاں کیسے نکلو گی؟ تھوڑی دیر صبر کرو، جاؤں گا

۔میں۔" وہ نرمی سے اسے دیکھ کر کہنے لگا تھا

۔نو، ابھی! ابھی!" رویام فوراً بولا"

اوئے چوزے! کس پر گیا ہے تو؟" وہ اچانک اُسے اُس کی"

شرٹ سے پکڑ کر اپنے قریب کرتے ہوئے، اُس کے گالوں

کو پوری شدت سے چوم گیا۔ جب سے وہ دبئی سے سیشلز

آئے تھے، تب سے ہی رویام بہت زیادہ ضد کرنے لگا تھا اور

۔ روح اُس کی ہر ضد کو پورا کرنے لگی تھی

اپی بیوٹی فول ماما پل ("اپنی بیوٹی فل ماما پہ۔") وہ اُس کے

۔ گال پر اچانک ہی اپنے دانت گاڑتے ہوئے بولا تھا

ہاں تو پھر جا اپنی بیوٹی فل مما کے ساتھ لے آ چاکلیٹ، "

مجھے کیوں تنگ کر رہا ہے؟" اس نے جس طرح اس کی

شرٹ کو سینے سے پکڑ کر اپنے قریب کیا تھا، اسی طرح اسے

واپس صوفے پر بٹھاتے ہوئے بولا۔

"آپ کو کیا لگتا ہے میں یہاں باہر تک نہیں جاسکتی؟ ڈرپوک سمجھتے ہیں مجھے؟ اب تو میں جا کر رہوں گی۔ جاؤ رومی میری جان، میری چادر لے کر آؤ۔ ماما خود آپ کو چاکلیٹ دلانے لے کر جائے گی۔" وہ اچانک سے رویام کو مخاطب کرتے ہوئے

کیا مطلب؟ یارم، آپ مجھے چیلنج کر رہے ہیں؟

بولی جو اگلے ہی لمحے صوفے سے جمپ کرتے ہوئے اندر

بھاگا تھا۔

جبکہ اُسے باہر جانے کی تیاری کرتے ہوئے، یارم نے سر

سے پیر تک اُسے دیکھا۔ بلیک پلازو کے ساتھ ریڈ کلر کی

شارٹ شرٹ پہنے ہوئے اُس نے چہرے کو ہمیشہ کی طرح

سکارف سے لپیٹا ہوا تھا، جبکہ دو تین دن سے جزیرے پر

سردی پڑنے کی وجہ سے آج اُس نے لیدر کی جیکٹ بھی

پہن رکھی تھی اور اب اُس پر وہ اپنی بڑی سی چادر لے رہی

تھی۔چادر لپیٹتے ہوئے وہ ایک نظر یارم کو دیکھ کر، شونو کی

رسی کو اپنے ہاتھ میں تھامتے ہوئے، دوسرے ہاتھ سے

رویام کا ہاتھ تھام چکی تھی،یعنی وہ سچ مچ میں جا رہی تھی۔

یارم نے صوفے کی پشت سے ٹیک لگاتے ہوئے دلکشی سے

اُسے دیکھا تھا۔

آپ مجھے ایسے نہ دیکھیں جیسے میں جا نہیں سکتی۔ میں ہر گز"

دروازے سے واپس نہیں آنے والی۔" وہ اُسے گھور کر بولی،

۔ جبکہ یارم نے اپنے کندھے اچکائے

جا رہی ہوں میں، خدا حافظ!" وہ غصے سے کہتی سچ مچ میں"

باہر نکل گئی تھی۔ سٹور زیادہ دور نہیں تھا، بس گھر سے نکلتے

ہی دو قدم کے فاصلے پر تھا، لیکن روح اتنا سا فاصلہ بھی طے

کرنے کو تیار نہ تھی۔ آج ہمت کر کے وہ گھر سے نکل گئی

۔ تھی جو کہ اپنے آپ میں بہت بڑی بات تھی

یارم، میں سچ مچ میں جا رہی ہوں۔" وہ پھر سے دروازے"

سے جھانکتے ہوئے بولی تو اب کی دفعہ یارم کا قہقہ بڑا بے

۔ ساختہ تھا

روح بے بی، میں تمہارے آنے کا انتظار کروں گا۔ بلکہ تم"

جلدی آنا اور آتے ہوئے کچھ سنیکس بھی لے آنا۔ میں تب

تک چائے بناتا ہوں۔" وہ اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے کچن کی

طرف چلا گیا تو روح نے غصے سے پیر پٹکتے ہوئے رویام کی

طرف دیکھا، جبکہ رویام بھی اپنے ننھے ننھے بازو اپنے سینے پر

لپیٹے اُسے گھور رہا تھا جیسے پوچھ رہا ہو کہ اب چلنا ہے یا صرف

بابا کو شو آف کرنے کے لیے باہر نکلے ہیں۔

چلو رومی بے بی ہم چلتے ہیں۔ ہم کسی سے نہیں ڈرتے۔"

میرا بہادر، جوان بیٹا میرے ساتھ ہے۔" وہ پھر سے اُس کا

ہاتھ تھامتے ہوئے سچ میں باہر چل پڑی تھی۔

ooooooo

آہستہ آہستہ وہ باہر نکلی۔ اُسے ڈر تو بہت لگ رہا تھا لیکن پھر

بھی اُس نے اپنی ہمت تو شو کرنی ہی تھی۔ بس سامنے والے

سٹور میں جانا تھا اور ایک منٹ میں واپس آجانا تھا۔ وہ تیزی

سے رویام کو لیتے ہوئے سامنے والے سٹور کی طرف جانے

لگی۔ ہر طرف گورے ہی گورے نظر آرہے تھے۔ دبئ

میں تو ایسا بہت کم ہوتا تھا، ہر طرف عربی نظر آتے تھے

لیکن یہاں تو جب سے وہ آئی تھی، اس ماحول کو دیکھ کر

صرف "استغفراللہ استغفراللہ" کرتی رہتی تھی۔ اِس

وقت بھی اچھی خاصی ٹھنڈ تھی لیکن تھوڑے فاصلے پر تین

لڑکے صرف شارٹس پہنے، ہاتھوں میں بیئر کی بوتلیں

اٹھائے ہوئے تھے۔وہ دوسری نظر اُن پر ڈالے بغیر تیزی

سے سٹور کی طرف گئی تھی۔

اور پھر جلدی جلدی اپنی مطلوبہ چیزیں وہاں سے اٹھانے

لگی۔رویام کے لیے بہت ساری چاکلیٹس، یارم کے لیے

سنیکس اور شونو کے لیے بسکٹ لے کر وہ تیزی سے ان کی

پیمنٹ کرتے ہوئے باہر نکلی۔ارادہ جلدی جلدی سامنے

والے گیٹ کو پار کرنے کا تھا، جب وہی لڑکے جو تھوڑی دیر

پہلے ہاتھوں میں بیئر کی بوتلیں لیے کھڑے تھے، اچانک

اُس کے راستے میں آ گئے۔ روح نے گھبرا کر اُن تینوں کو

دیکھا۔ وہ اس کے اتنے قریب کھڑے تھے کہ شراب کی بو

۔ان کے لباس سے صاف محسوس ہو رہی تھی

"Eh bébé, tu vas où toute

seule?" (اے بے بی، کہاں جا رہی ہو اکیلی؟)

ایک نے انتہائی گندے انداز میں اُسے سر سے پیر تک دیکھتے

ہوئے سیٹی بجائی، تو دوسرا ہنسا۔

"Regarde-la, une beauté

asiatique..." (دیکھو اسے، مشرقی خوبصورتی...)

ان کی آوازوں میں وہی گندگی تھی جو نظروں سے بیان ہو

رہی تھی۔ روح بے شک ان کی زبان نہیں سمجھتی تھی لیکن

ان کی گندی نظروں کا مطلب سمجھ چکی تھی۔ انہیں دیکھتے

ہی روح کو سمجھ میں آگیا تھا کہ وہ اپنی زبان میں کوئی غلاظت

ہی بک رہے ہیں۔ اُس نے نظریں جھکا کر قدم تیز کیے۔ مگر

ایک نے راستہ روک لیا، لبوں پر مکروہ مسکراہٹ لیے وہ

اسے خباثت سے دیکھ رہا تھا۔

"Un sourire, juste un sourire..."

(ایک مسکراہٹ ہی دے دو...)

وہ پھر سے اُس کے راستے میں آیا تو روح نے دو قدم پیچھے

لیے تھے۔

"Hé, beauté... dis-moi, combien

pour la nuit?" (ارے حسینہ... بتاؤ، ایک رات

کا کیا لو گی؟)

وہ اُس کا ہاتھ تھامنے کے لیے آگے بڑھا ہی تھا، جب اچانک

ہی کسی نے اُسے پیچھے سے پکڑتے ہوئے اُس کا سر پوری

شدت سے دیوار پر مارا تھا۔ اچانک کسی کو آتے دیکھ

دوسرے لڑکے نے پیچھے ہٹنا چاہا لیکن اِس سے پہلے ہی یارم

نے اُسے بالوں سے دبوچتے ہوئے پوری شدت سے نیچے

سڑک پر پٹک دیا تھا۔ پیچھے دیوار پر لگنے والا آدمی زندہ تھا

لیکن روح یقین سے کہہ سکتی تھی کہ سڑک پر جس آدمی کا

سر لگا ہے، وہ اب اِس دنیا میں نہیں رہا کیونکہ اُس کے سر

کے ساتھ صرف خون زمین پر بکھرا ہوا نہیں تھا بلکہ سر کے

اندر کا مواد بھی تھا۔ جسے دیکھ کر اس کی بے ساختہ چیخ بلند

ہوئی تھی۔

دوسرے والے کی حالت دیکھ کر تیسرے والے نے بھاگنے

کی کوشش کی تھی لیکن اگلے ہی لمحے یارم اُس کا بازو پکڑ کر

اُسے پیچھے کی طرف کھینچ چکا تھا۔

رویام کو لے کر اندر جاؤ! "اُس نے ایک نظر روح کو دیکھتے"

ہوئے نرمی سے کہا۔

نہیں یارم، آپ اندر چلیں۔" وہ اچانک اُس کا بازو تھامتے "

ہوئے بولی تو اُس نے اپنی سرخ نگاہیں اُس پر گاڑی۔

میں نے کہا، اندر جاؤ!" اب کی دفعہ اُس کے لہجے میں "

تھوڑی سی سختی تھی۔ جبکہ وہ آدمی بھاگنے کی مکمل کوشش

کر رہا تھا۔ جب اُس نے غصے سے اُس آدمی کا بازو کھینچا، وہ

آدمی تو زمین پر گرا ہی تھا، جبکہ اگلے ہی لمحے جس طرح اُس

کا بازو یارم کے ہاتھ آیا، روح کی نہ رکنے والی چیخوں کا سلسلہ

شروع ہو گیا۔ اُس نے فوراً ہی رویام کو تھام کر اپنے ساتھ

لگا یا۔ شاید وہ رویام کو اپنے باپ کا یہ روپ دکھانا نہیں چاہتی

تھی۔

"اندر جاؤ روح!" اب کی دفعہ جیسے وہ چلا اٹھا تو روح فوراً ہی

اندر کی جانب بھاگی تھی جبکہ پیچھے سے ان دو لڑکوں کی نہ

رکنے والی چیخوں کا سلسلہ شروع ہو چکا تھا۔ روح کا پورا جسم

کانپ رہا تھا۔ رویام بھی جیسے سب کچھ سمجھنے کی کوشش میں

تھا، ان میں سے ایک لڑکا مر چکا تھا، روح کو یقین تھا، جبکہ

۔ باقی دونوں کو وہ مار کر واپس آئے گا، اتنا وہ سمجھ چکی تھی

باہر سے کافی دیر تک شور کی آواز آتی رہی تھی جبکہ وہ رویام

کو اپنے کندھے سے لگائے اس ماحول سے بچانا چاہتی تھی،

جب تھوڑی ہی دیر میں یارم سفید شرٹ جو کہ خون سے

لت پت تھی، اس کے بٹن کھولتے ہوئے اندر داخل ہوا۔

اس نے اسی شرٹ سے اپنے چہرے کو صاف کیا تھا جس پر

یقیناان لوگوں کا ہی خون لگا ہوا تھا۔اپنی شرٹ کو وہیں باہر

پھینکتے ہوئے وہ اندر آتے ہوئے سامنے صوفے پر بیٹھ کر

گہرے سانس لے رہا تھا جبکہ روح خوفزدہ نگاہوں سے اس

کا یہ وحشیانہ روپ دیکھ رہی تھی۔ان تینوں کو مار کر اس کے

چہرے پر کسی طرح کا افسوس ڈھونڈنے سے بھی نہیں مل

رہا تھا جبکہ روح رو یام کو یوں ہی اپنے سینے میں چھپائے اٹھا

۔کر کانپتی ٹانگوں سے اندر چلی گئی تھی

بے شک وہ یارم کے ہر روپ کو قبول کر چکی تھی لیکن پھر

بھی وہ اپنے بیٹے سے یارم کا یہ روپ چھپانا چاہتی تھی جو کہ

شاید ناممکن تھا ۔

○○○○○○○

وہ اندر بیٹھی خاموشی سے یارم کے آنے کا انتظار کر رہی

تھی ۔ جب اس نے اندر قدم رکھا تو پہلی نگاہ روح سے ہی

ٹکرائی تھی جو یارم کے اس روپ سے بہت زیادہ خوفزدہ

تھی۔اس نے رویام کو اب تک اپنے سینے سے چھپایا ہوا تھا۔

یارم آہستہ آہستہ چلتا اس کے سامنے والے صوفے پر بیٹھ گیا

تھا۔بنا کچھ کہے وہ بس اسے دیکھ رہا تھا جبکہ روح بالکل

خاموش تھی۔

"دیکھا؟ دیکھا روح؟ میں کوشش کرتا ہوں یہ سب کچھ

چھوڑنے کی، میں کوشش کرتا ہوں کہ جیسا تم چاہتی ہو میں

اس طرح سے رہوں لیکن یہ لوگ رہنے ہی نہیں دیتے۔ تم

جو کہہ رہی تھی وہی کر رہا تھا نا میں؟ میں نے کوئی لڑائی جھگڑا

نہیں کیا، میں نے کچھ نہیں کیا لیکن اس طرح کے لوگ جو

ہمارے راستے میں آ جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے قریب

سے خاموشی سے گزرنا بیوقوفی ہے، ان لوگوں کو سزا دینا

بے حد ضروری تھی۔ اگر میں انہیں سزا نہیں دیتا تو آج یہ

کھیل رہے تھے، کل یہ لوگ ریپ کرتے نہ جانے کتنی

لڑکیوں کی زندگی تباہ ہو چکی ہوتی۔ ایسے لوگوں کو وقت

رہتے سبق سکھانا چاہیے، ایسے لوگوں کو وقت کے حوالے

نہیں کرنا چاہیے۔ میں نے جو کیا مجھے اس کا کوئی افسوس

نہیں ہے، لیکن میں نے تم سے کیا ہوا وعدہ توڑا ہے، اس

بات کا افسوس ہے مجھے جو شاید کبھی نہیں جائے گا۔ میں تم

سے کیا ہوا اپنا وعدہ توڑنا نہیں چاہتا تھا لیکن اس طرح کے

لوگوں سے دنیا بھری ہوئی ہے۔ ہم جہاں جائیں گے ہمیں

ایسے ہی لوگ ملیں گے اور ایسے لوگوں کو اپنی آنکھوں کے

سامنے دیکھ کرا نہیں زندہ چھوڑنے کا حوصلہ مجھ میں پیدا نہیں ہوتا۔ میں اپنے سامنے یہ سب کچھ ہوتے نہیں دیکھ سکتا۔ مجھے اپنے کیے کا کوئی افسوس نہیں ہے لیکن تم سے کیا ہوا وعدہ ٹوٹ گیا اس بات کا افسوس ہے۔" وہ اسے دیکھتے ہوئے بول رہا تھا جبکہ روح رویام کو سختی سے خود کے ساتھ لگائے بس اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی۔

یارم پلیز! اپنی حالت درست کرلیں، مجھے آپ سے خوف"

آرہا ہے۔ میں نہیں چاہتی میرا بیٹا آپ کو اس روپ میں

دیکھے۔" وہ رو یام کو اس کی طرف چہرہ پھیرنے ہی نہیں

دے رہی تھی جبکہ یارم خاموشی سے اپنی جگہ سے اٹھا اور

اندر کی طرف چلا گیا۔ روح نے خود میں اتنی ہمت کیسے پیدا

کی تھی، وہ نہیں جانتی تھی لیکن وہ یارم کے اس روپ میں

بھی اس سے ہار گئی تھی۔ شاید یارم ٹھیک کہہ رہا تھا کہ ایسے

لوگ ہر جگہ ملیں گے۔ یارم کاظمی جیسا انسان شاید بنا ہی ان

لوگوں کا مقابلہ کرنے کے لیے تھا، وہ کبھی خاموش نہیں رہ

سکتا تھا۔ اسے یارم کو اس کے ہر روپ کے ساتھ قبول کرنا

تھا اور وہ قبول کر چکی تھی لیکن رویام پر کیا اثر پڑے گا ان

سب چیزوں کا، وہ نہیں جانتی تھی۔ وہ جتنا رویام کو ان سب

چیزوں سے دور رکھنا چاہتی تھی اتنا ہی وہ سب کچھ رویام کے

سامنے آرہا تھا۔ ابھی رویام ان سب چیزوں کے لیے بہت

۔ چھوٹا تھا۔ لیکن وہ کچھ کر نہیں سکتی تھی

○○○○○○○○○

نہ تو رویام نے اس بارے میں کچھ پوچھا تھا اور نہ ہی روح

نے اسے کچھ بھی بتایا تھا۔ وہ حیران تھی وہ یارم کے اس

روپ کو کیسے قبول کر رہا تھا۔ شام ہو چکی تھی اور رویام نے

اب تک اس حوالے سے کوئی سوال نہیں کیا تھا، بس روح کو

کہا تھا کہ وہ نوڈلز کھائے گا۔روح اسے کچن میں لے کر آئی

تھی اوراب اس کے لیے نوڈلز بنا رہی تھی جبکہ وہ ٹیبل پر

بیٹھا شونو کو بھی اپنے ساتھ بٹھائے نہ جانے کون سی باتوں

میں مصروف تھا۔

یارم کیا کر رہا تھا وہ نہیں جانتی تھی،وہ فریش ہو کر باہر لان

میں بیٹھ گیا تھا۔ایک خاموشی سی چھا گئی تھی جبکہ روح نے

جتنا ہو سکے خود کو نارمل کرنے کے بعد رات کا کھانا بنایا تھا۔

یارم سے ہرگز ان باتوں پر ناراض نہیں ہو سکتی تھی اور نہ ہی

ان باتوں کو سر پر سوار کر سکتی تھی، وہ ایک ڈون کی بیوی تھی

اور اسے یہ بات یاد رکھنی تھی۔

میرا بیٹا ایپل کھائے گا؟" روح نے فریج سے ایپل نکالا تو"

رویام نے منہ بنایا تھا۔

نو ماما! لومی تو نوڈلج تھائے دا

نو مما! رومی تو نوڈلز کھائے گا۔") وہ اسے دیکھتے ہوئے")

۔بولا تھا جس پر روح مسکرائی

میرا رومی جانو نوڈلز کھائے گا لیکن نوڈلز سے پہلے وہ ایپل "

کھائے گا۔" وہ مسکرا کر اس کے گال چومتے ہوئے اس کے

لیے سیب کاٹنے لگی تھی جب آہستہ سے چھری اس کی انگلی

۔پر چل گئی

کون کون ("خون !خون !)"رویام نے جیسے ہی اس کی

انگلی کی طرف دیکھا، شور مچاتے ہوئے ٹیبل سے نیچے جمپ

کیا تھا جبکہ روح حیرت سے اسے باہر کی طرف بھاگتے

ہوئے دیکھنے لگی۔

رویام ! نہیں لگا مجھے۔"وہ اس کے پیچھے بھاگی تھی، بالکل"

ذرا سی چوٹ تھی اتنی کہ شاید غور سے نہ دیکھنے پر نظر بھی نہ

آتی لیکن رویام تو"خون خون"کرتا باہر بھاگ گیا تھا۔اب

یقیناً یارم نے پورا گھر سر پر اٹھا لینا تھا، وہ اسے چاہنے کے

باوجود بھی روک نہیں پائی تھی۔

OOOOOOOO

بابا! کون کون، ماما تے اگی پل کون، ماما تو چھوئی لد گئی(" بابا!

خون، خون، مما کی انگلی پہ خون! مما کو چھری لگ گئی۔") وہ

دروازے سے یارم کو بتاتا اندر بھاگ گیا تھا جبکہ اپنے لیپ

ٹاپ پر مصروف یارم نے ایک جھٹکے میں اپنا لیپ ٹاپ پیچھے

پھینکتے ہوئے اندر کی طرف قدم بڑھائے تھے ۔

"کہاں لگا ہے تمہیں ؟ کیسے لگ گئی ؟ ہوش کہاں تھا تمہارا ؟

کون سے فضول کاموں میں لگی ہو ؟ اگر نہیں ہوتا تو کون کہتا

ہے تمہیں یہ سب کچھ کرنا ہے ؟ یہ کیا کر رہی تھی تم یہاں

کچن میں ؟ دھیان کہاں تھا تمہارا ؟ لگ کیسے گئی تمہیں ؟" وہ

غصے سے اندر داخل ہوتا اس کا ہاتھ تھام چکا تھا جبکہ اس کے

ہاتھ سے نکلتے ذرا سے خون پر یارم کی پوری توجہ چلی گئی

تھی ۔

یارم ! پلیز ریلیکس ہو جائیں، بالکل بھی نہیں لگی ہے مجھے۔"

وہ میں ایپل کاٹ رہی تھی رویام کے لیے، نہ جانے کیسے

چھری ہاتھ سے پھسل گئی اور پھسلتے پھسلتے بس ذرا سی لگی

ہے۔"اس نے سمجھانے کی کوشش کی تھی، یارم کا تو پورا

دھیان ہی اس کے ہاتھ پر تھا ۔

بس کرو! فضول بولنے کی ضرورت نہیں ہے، میرا دماغ "

خراب مت کرو روح۔ میں تمہیں بار بار منع کرتا ہوں مت

کرو یہ سب کچھ، دنیا میں کم لوگ نہیں ہیں جو تمہارے لیے

یہ سب کچھ کر دیں گے۔ میں کسی ملازم کا انتظام کر لوں گا

لیکن تمہیں کچن میں گھسنے کی ضرورت نہیں ہے، ہاتھ کاٹ

کر بیٹھ گئی ہو۔" وہ اس کا ہاتھ تھامے اسے کچن سے باہر کی

طرف لایا، روح بس اسے سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی

۔کہ اسے نہیں لگی لیکن یارم تو پھر یارم تھا

وہ روح کو باہر لاتے ہوئے صوفے پر بٹھاتا فرسٹ ایڈ باکس

لے آیا تھا جبکہ اب وہ پٹی کہاں لگائے گا یہ روح سمجھ نہیں پا

۔رہی تھی

یارم! دیکھیں تو صحیح کوئی چوٹ لگی ہی نہیں ہے، رویام"

بس ایسے ہی چھری گرتے دیکھ کر شور مچانے لگ گیا تھا۔

بالکل بھی نہیں لگی ہے مجھے، دیکھیں تو سہی ذرا سا زخم ہے،

ٹھیک ہو جائے گا۔ درد تک محسوس نہیں ہو رہا، میں تو وہاں

"...کچن میں

آگ لگاؤں گا میں اس کچن کو اور کچن کے ساتھ ساتھ اس"

پورے گھر کو بھی اگر تمہیں ذرا سی بھی خراش آئی تو! سمجھ

نہیں آ رہی ہے تمہیں میری بات؟ میں کیا بکواس کر رہا

ہوں؟ مجھے تم کچن کی طرف جاتی نظر نہ آؤ ورنہ میں بھول

جاؤں گا کہ میں نے تم سے کیا وعدہ کر رکھا ہے۔"وہ غصے

سے کہتا اس کے ہاتھ پر بینڈج کرنے لگا تھا۔روح کی انگلی پر

بس ذرا سا زخم تھا۔

اب اس نے یارم کو نہیں کہا تھا کہ کچھ بھی نہیں ہوا ہے۔

یارم آہستہ آہستہ اس کے ہاتھ پر پھونک مار رہا تھا جبکہ اس

کے پاس ہی کھڑا درویام بھی بالکل اسی کے انداز میں اس کے

ہاتھ پر پھونک مارتا اس کا درد کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا جو

کم سے کم روح کو نہیں تھا۔

دونوں باپ بیٹا ایک جیسے ہی تھے، مجال تھی جو دونوں میں

سے کوئی ایک بھی اس کی سنتا۔ وہ سر پکڑ کر بس ان لوگوں

کو دیکھ رہی تھی۔ تھوڑے فاصلے پر شونو بھی اس کے ہاتھ کی

طرف جھانکنے کی کوشش کرتا، شاید وہ بھی دیکھنا چاہتا تھا کہ

اس کے ہاتھ پر کون سی قیامت ٹوٹی ہے، جبکہ اتنی ذرا سی

چوٹ پر یارم اور رویام کی اتنی فکر پر روح کو خود ہی

شرمندگی ہو رہی تھی۔

"ہو، ہے نہیں ضرورت کی جانے میں کچن تمہیں اب

جائے گا سارا کام۔ اگر اس طرف قدم بھی بڑھایا تو ٹانگیں

توڑ دوں گا تمہاری۔ جاؤ کمرے میں جا کر ریسٹ کرو۔" وہ

غصے سے بولا تھا جبکہ روح نے ایک نظر اسے دیکھا پھر

خاموشی سے اٹھ کر کمرے کی طرف چلی گئی تھی۔

کون سا یہاں کسی نے اس کی سن لینی تھی یا اس کی بات مان

لینی تھی، اس لیے بہتر تھا کہ وہی اس کی بات مان جائے۔

○○○○○○○○○

"اٹھ جاؤ صارم، شارف! کتنا سونا ہے تم لوگوں نے؟ ہمیں

نکلنا ہے دبئی کے لیے۔" خضران کے سر پر کھڑا انہیں

جگانے کی کوشش کر رہا تھا لیکن وہ سب لوگ ہی گھوڑے

بیچ کر سو رہے تھے۔ باہر سارے مرد حضرات سوئے تھے

جبکہ کمرے میں لیڈیز۔ حالانکہ درک نے کہا بھی تھا کہ وہ

سب لوگ جاکر یارم کے گھر میں سو سکتے ہیں لیکن مجال تھی

کہ ان لوگوں نے اس کی بات پر کان دھرے ہوں۔ ان

سب نے تو آج کی رات اسے اس کی بیوی سے دور کرنا تھا،

۔ سو مزے سے سب نے کیا تھا

رات کو کسی نے اس کا ساتھ نہیں دیا تھا، یہاں تک کہ پری

تک اس کا ساتھ دینے سے مکر گئی تھی۔ اس نے کہا تھا کہ

پری خود ان لوگوں کو کہے کہ ان لوگوں کی موجودگی کی وجہ سے وہ دونوں ڈسٹرب ہو رہے ہیں اور گھر میں ان کے رکنے کے لیے جگہ بھی نہیں ہے، لیکن پری نے بھی کہہ دیا "بہت جگہ ہے، مل جل کر انجوائے کرتے ہوئے سو جائیں گے۔"

اسے تو کل رات کو شک ہوا تھا کہ اس کی بیوی اس کی سگی نہیں بلکہ سوتیلی بیوی ہے۔ اس کا حساب تو وہ ان کے جانے

کے بعد بھی کر سکتا تھا، فی الحال ان لوگوں کو یہاں سے دفع

کرنا ضروری تھا لیکن نہ تو صارم جاگ رہا تھا اور نہ ہی

شارف۔ خضر نے کہا تھا ارجنٹ دبئی کی ٹکٹس نہیں ہو سکتی،

نہ جانے کیسے درک نے صبح پانچ بجے جا کر سات بجے تک ان

کی ٹکٹس کنفرم کروائی تھیں کیونکہ وہ ان لوگوں کو بالکل

اپنے گھر پر برداشت کرنے کو تیار نہیں تھا اور اب یہ نکمے اٹھنے

کا نام نہیں لے رہے تھے۔ دس بجے کی فلائٹ تھی ان

لوگوں کی۔

یہ ایسے نہیں اٹھیں گے۔" درک غصے سے واش روم کی"

طرف قدم بڑھاتے ہوئے وہاں سے پانی کی بالٹی بھر کر لایا

تھا۔

رحم کریں! کیا کر رہے ہیں آپ؟ وہ لوگ نیند میں ہیں۔"

کوئی دشمن کے ساتھ بھی ایسا سلوک نہیں کرتا۔" پری نے

بتانا ضروری سمجھا تھا۔

"نہیں کرتا ہو گا کوئی دشمن کے ساتھ ایسا سلوک لیکن میں

کروں گا کیونکہ یہ میرے لیے دشمنوں سے کم بھی نہیں

ہیں۔" وہ پری کو جواب دیتے ہوئے پانی کی بالٹی ان دونوں

پر انڈیل چکا تھا۔ خضر پہلے ہی بچ کر سائیڈ ہو گیا تھا کیونکہ وہ

اس وقت بالکل تیار تھا جانے کے لیے، ایسے میں وہ اپنی

حالت بالکل خراب نہیں کرنا چاہتا تھا۔

لیلیٰ بھی تھوڑے فاصلے پر کرسی پر پر سکون سی بیٹھی اپنے

ناخن سیٹ کر رہی تھی جبکہ معصومہ کی تیاری بھی مکمل

تھی۔پانی گرنے کی دیر تھی کہ وہ دونوں ہڑ بڑا کر اٹھ بیٹھے

تھے۔

"درک کے بچے! یہ کیا بد تمیزی ہے؟ ہم تمہارے گھر میں مہمان ہیں اور تم مہمانوں کے ساتھ ایسا جاہلانہ سلوک کرتے ہو؟" شارف نے اٹھتے ہی اسے شرم دلانے کی کوشش کی تھی۔

"تم جیسے مہمانوں کو اٹھا کر گھر سے باہر نہیں پھینک رہا میں اللہ کا شکر ادا کرو۔ تم لوگوں کی ٹکٹ بک کروائی ہے وہ بھی صبح صبح یہاں سے جا کر تا کہ تم لوگ یہاں سے دفع ہو سکو

اور مجھے کچھ سکون آئے۔ چلو اب جلدی سے اٹھو، جا کر چینج

کرو اور اپنی شکلیں گم کرو۔ نہلا تو میں تم لوگوں کو چکا ہی

ہوں، تھینک یو بول سکتے ہو تم لوگ کیونکہ میں نے تم

لوگوں کا وقت بچایا ہے۔ دس بجے کی فلائٹ ہے تم لوگوں

کی دبئی کی۔" وہ ان لوگوں کو تفصیل بتاتے ہوئے چٹکی بجا کر

اٹھنے کا اشارہ کرنے لگا تھا۔ صارم اور شارف نے ایک نظر

ایک دوسرے کو دیکھا، پھر سامنے بیٹھے خضر کی طرف متوجہ

ہوئے جو مکمل تیار تھا۔

"ہم تو کچھ دن یہی رہنے والے تھے۔لیلیٰ کہہ رہی تھی کہ

درک کا جینا حرام کرنا ہے، میرا مطلب ہے اس کو مہمان

نوازی کا موقع دینا ہے۔تم کیوں اس معصوم سے ہماری

مہمان نوازی کا موقع چھیننا چاہتے ہو؟"سوال خضر سے کیا

گیا تھا پر

درک کا دل چاہا کہ وہ شارف کا منہ توڑ دے جواب بھی اس

سے مزید اپنی مہمان نوازی کروانا چاہتا تھا۔

"کیونکہ یہ تم لوگوں کی مہمان نوازی نہیں کرنا چاہتا، اور یہ

یارم کا حکم ہے کہ ہمیں فوراً دبئی پہنچنا ہے۔" خضر نے

پرسکون انداز میں بتایا تھا۔

ہاں ٹھیک ہے، لیکن تم نے کہا تھا جب تک اس راگاوکا پتہ "

نہیں چلتا تب تک ہم لوگ دبئی نہیں جا سکتے۔" صارم نے

حیرانگی سے پوچھا۔

ہاں،اس کے بارے میں پتہ چل گیا ہے۔" وہ کندھے اچکا"

کر بولا۔

اوہ! اس کمینے کا پتہ چل گیا؟ کہاں ہے اور منظر سے غائب "

کیوں ہے؟" صارم کے پاس ہمیشہ کی طرح بہت سارے

سوال تھے۔

" یار صارم! ایک تو تم سوال بہت کرتے ہو۔ تمہارے

سوال کا جواب یہ ہے کہ وہ آدمی اب پوری طرح یارم کی

نظر میں ہے تو ہمیں اس کے بارے میں سوچنے کی ضرورت

نہیں۔ یارم اس کا کیا کرے گا، کیا نہیں ہمارے لیے جاننا

ضروری نہیں ہے ہمارے لیے یارم کا حکم اہمیت رکھتا ہے

اور اس نے کہا ہے کہ دبئی واپس لوٹ جاؤ، سو ہم لوگ آج

"ہی جا رہے ہیں۔بی ریڈی

جلدی کرو، ٹائم نہیں ہے۔"خضر تفصیل سے بتاتے"

۔ہوئے موبائل لے کر باہر نکل گیا تھا

جبکہ وہ لوگ بھی فوراً سے اپنی جگہ چھوڑ چکے تھے۔یارم کا

حکم تھا کہ انہیں دبئی پہنچنا ہے تو مطلب صاف تھا کہ وہ ایک

لمحہ بھی ضائع نہیں کر سکتے تھے۔ سو اس وقت ان کی دوڑیں

دیکھنے لائق تھیں۔ تقریباً ساڑھے نو بجے ہی وہ ناشتہ کر کے

وہاں سے سعودی ایئرپورٹ کے لیے روانہ ہو گئے تھے۔

ایئرپورٹ زیادہ دور نہیں تھا سو زیادہ پریشانی بھی نہیں تھی۔

جبکہ درک خود انہیں اپنی گاڑی پر یہاں تک ڈراپ کر کے

گیا تھا۔ خود وہ دس دن کے بعد واپس آنے والا تھا

○○○○○○○○○○

یارم کے حکم کے مطابق وہ شام تک ہی دبئی پہنچ چکے تھے۔

جیسا یارم نے کہا تھا کہ سب کچھ پہلے کی طرح ہی ہونا

چاہیے۔اب ان کا باس خضر تھا اور وہ سب اس کے ساتھ ہی

آفس آ چکے تھے۔

"یارم کی غیر موجودگی میں یہاں پر جو میں کہوں گا وہی

ہو گا۔فی الحال ہم دبئی میں ہونے والے کام کے پیپرز پر

حامی بھر رہے ہیں۔"

"کیا مطلب؟اس طرح سے دبئی میں ال لیگل کام شروع

ہو جائیں گے؟"لیلیٰ نے پریشانی سے کہا۔

"ہم صرف اجازت دے رہے ہیں، ہم کون سا ایسا کوئی کام

ہونے دیں گے۔ہم نے بس یہ بتانا ہے کہ اب ہر چیز

ہمارے ہاتھ میں ہے۔"خضر کا انداز سمجھانے والا تھا۔

"ہاں ٹھیک ہے، لیکن پھر بھی ہم کنٹرول کیسے کریں گے؟

اور پھر وہ راگاو... تم نے بتایا تھا وہ ہمارا پیچھا کر رہا ہے۔"

اور میں نے تمہیں بتایا تھا کہ وہ اس وقت یارم کی نظر میں "

ہے۔ یارم دیکھ لے گا کہ اس کا کیا کرنا ہے۔ اگر یارم نے

اس پر نظر رکھی ہے تو مطلب صاف ہے کہ وہ کم سے کم

ہمارے لیے نقصان دہ ثابت نہیں ہو سکتا۔ لیکن پھر بھی اگر

اس نے کوئی ہوشیاری دکھانے کی کوشش کی تو یارم ہینڈل

کر لے گا، ہمیں اس کے لیے پریشان ہونے کی ضرورت

نہیں ہے۔ ہم فی الحال بس وہ کریں گے جو یارم کا آرڈر

ہے۔"اس نے سمجھاتے ہوئے کہا تو لیلیٰ نے کندھے اچکا

۔دیے تھے

اوکے فائن !اگر سب کچھ تم لوگوں کے کنٹرول میں ہے تو"

مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن سب کے پیچھے یارم کا

"؟مقصد کیا ہے

کنگ کا پتہ کرنا۔ان سب چیزوں کے پیچھے 'کنگ' نام کا"

آدمی ہے جسے نہ تو کسی نے دیکھا ہے اور نہ ہی کوئی اس کے

بارے میں کچھ بھی جانتا ہے۔ ہماری اس ٹیم میں جو کہ

یہاں نظر رکھے ہوئے ہیں، اس میں دو لوگ ایسے ہیں جن

کو کنگ کے پیغام ہم تک پہنچانے کے لیے چوز کیا گیا ہے۔

وہ لوگ کہتے ہیں کہ انہوں نے کنگ کو دیکھا ہوا ہے لیکن

مجھے شک ہے کہ وہ لوگ بھی جھوٹ ہی بولتے ہیں۔ کنگ

کو صرف راگاو نے دیکھ رکھا تھا اور راگاو غائب ہے "۔

کیا؟ راگاو غائب ہے؟" شارف کو جیسے جھٹکا لگا تھا"۔

ہاں، وہ اپنے کام سے، اپنی ذمہ داری سے کہیں بھاگ گیا"

ہے۔ کنگ کے مطابق اس نے غیر ذمہ داری کا مظاہرہ کیا

ہے اس وقت جب کنگ کو سب سے زیادہ اس کی ضرورت

تھی، وہ کہیں غائب ہو گیا ہے۔ ہر چیز کو چھوڑ کر وہ کہاں گیا

ہے یہ تو کوئی نہیں جانتا سوائے یارم کے۔" وہ اینڈ پہ آنکھ

دباتے ہوئے ہلکا سا مسکرایا۔

خضر! تم یہ تو نہیں کہنا چاہتے کہ اسے یارم نے غائب کیا"

ہے؟" صارم بیچ میں بولا تو خضر نے فوراً اپنی انگلی اپنے لبوں

پر رکھی تھی۔

تمہیں یہاں کون لے کر آیا ہے؟ اس پولیس والے کو نکالو"

یہاں سے! کیا گینگسٹرز کی میٹنگ میں ہم وردی والوں کو

شامل کریں گے؟" اس نے صارم کی موجودگی کو پہلے بھی

نوٹ کیا ہوا تھا لیکن اب کی بار اس کی موجودگی پر اعتراض

۔جتایا تو اس نے آنکھیں گھمائی تھیں

میں کہیں نہیں جا رہا! مجھے بتاؤ تم لوگ کیا کرنے والے ہو"

اور خبردار جو دبئی میں اس طرح کی کسی بھی چیز کو گھسنے

"۔دیا

لو جی، جاگ گیا پولیس والے کے اندر کا پولیس والا! نکالو"

اسے یہاں سے باہر، دماغ خراب کر رہا ہے۔" خضر نے

شارف کو اشارہ کیا تھا جس پر اگلے ہی لمحے شارف نے صارم

کو گردن سے پکڑتے ہوئے باہر کی طرف گھسیٹا۔

"میں بول رہا ہوں، میں تم لوگوں کو کچھ بھی نہیں کرنے

دوں گا الٹا سیدھا! تم بے شک مجھے یہاں سے دھکے مار کر

نکال دو لیکن میں نے یارم کی غیر موجودگی میں دبئی میں کچھ

بھی الٹا سیدھا نہیں ہونے دینا۔"

وہ بولتا رہا تھا جبکہ شارف اسے آفس سے باہر دھکے مار کر

نکالنے کے بعد دروازہ بند کر کے آگیا تھا۔

"وہ میں نکال کے آگیا اس کو، اب بتاؤ ہم نے کیا کرنا ہے؟"

کمرے میں داخل ہوتے ہوئے خضر سے سوال کرنے لگا تھا

جبکہ خضر ان سب کو بیٹھنے کا اشارہ کرتا اپنا پلان بتا رہا تھا۔ اس

وقت یارم بس یہ جاننا چاہتا تھا کہ آخر یہ کنگ نامی آدمی کون

ہے اور ان لوگوں سے چھپ کر کیوں بیٹھا ہے۔ اس کا

مقصد کیا ہے اور اتنے سارے انڈر ورلڈ کے ڈانز کو قتل اور

غائب کیوں کر رہا ہے؟ آخر وہ انڈر ورلڈ کو کیوں کنڑول کرنا

چاہتا ہے؟ اس کا مقصد کیا ہے؟

کنگ اس وقت منظر سے چھپا ہوا ہے، وہ کسی کے سامنے

نہیں آتا، لیکن وہ یہ بھی چاہتا ہے کہ اس کا ڈر پورے انڈر

ورلڈ پر چھایا رہے۔ اس کنگ تک پہنچنا ہے کسی بھی قیمت

پر۔ یارم نے فی الحال ہمیں بس یہی ایک کام دیا ہے کہ اس

کنگ کی انفارمیشن نکالنی ہے اور کسی بھی طرح اس شخص

تک پہنچ کر اسے منظر پر لانا ہے۔ جس طرح اس نے ہر چیز

پر اپنی حکومت چلاتے ہوئے ہر چیز کو تباہ کیا ہے، ہمیں اسے

کنٹرول کرنا ہو گا وہ بھی یارم کے انداز میں۔ وہ بھی کسی کو بھی

یہ پتہ چلنے دیے بغیر کہ یارم کاظمی زندہ ہے اور ہمارے بیچ

موجود ہے۔ یہ سب کچھ اس کی مرضی کے مطابق ہو رہا

ہے۔

وہ انہیں دیکھتے ہوئے سمجھا رہا تھا۔ کمرے میں سوائے ان

چاروں کے اور کوئی نہیں تھا، نہ کوئی ہڈن کیمرہ نہ ہی کسی

طرح کا ڈر۔ اس کمرے کے ایک ایک کونے سے وہ واقف

تھے، یہاں سے ان کی بات باہر نہیں جا سکتی تھی

○○○○○○○○○

"یارم! یہ کیا آپ نے باہر سے کھانا منگوایا ہے؟" وہ

دروازے سے آرڈر ریسیو کرتے ہوئے یارم سے پوچھنے لگی

تھی۔

"ہاں، تمہارے ہاتھ پہ چوٹ لگی ہوئی ہے۔ جب تک یہ

ٹھیک نہیں ہو جاتا، تب تک تم کچن میں نہیں جاسکتی۔" وہ

اس کے ہاتھ سے پارسل لیتے ہوئے کچن کی طرف قدم

بڑھا گیا تھا، جبکہ روح منہ کھولے اسے دیکھ رہی تھی۔ پھر

اس نے اپنے ہاتھ کی انگلی دیکھی جہاں سے بینڈج کہیں گر

گیا تھا۔

"آپ، مجھے ہے لگی نہیں چوٹ بڑی کوئی بھی ایسی! یارم

بھی حد کرتے ہیں۔" وہ اس کے پیچھے بولتے ہوئے کچن کے

دروازے تک آئی تھی، جب یارم نے اسے گھور کر دیکھا تو

اس کے قدم وہیں رک گئے تھے۔

"میں تمہیں آخری دفعہ کہہ رہا ہوں روح بے بی! کچن میں

قدم مت رکھنا ورنہ اپنے پیروں پر چلنے کے قابل نہیں رہو

گی۔" اس نے دھمکی دی تھی اور روح نے وہیں سے قدم

پیچھے ہٹا لیے تھے۔

"رومی کے لیے باہر کا کھانا ٹھیک نہیں ہے، میں بنا رہی تھی

نا، بس تھوڑا سا رہ گیا تھا۔ یہ ذرا سا ہاتھ کٹ گیا، آپ نے

مجھے کھانا بھی مکمل نہیں کرنے دیا، میں بنا دیتی۔ ایسا کوئی بڑا

مسئلہ نہیں تھا۔" وہ کچن کے دروازے پر کھڑی بول رہی

تھی۔

"میں نے تم سے پوچھا کہ مسئلہ تھا یا نہیں؟ تو اپنی چونچ

کیوں چلا رہی ہو؟ جاؤ ریام کو ٹیبل پر لے کر آؤ تب تک

میں کھانا نکالتا ہوں۔" وہ اسے آرڈر پاس کرتا خود اپنے کام

میں مصروف ہو گیا تھا۔ اس نے کچن کے اندر قدم نہیں رکھا

تھا، وہ ہر گز یارم کے غصے کا شکار نہیں ہونا چاہتی تھی۔

اس کے کہنے پر بہت خاموشی سے کمرے کی طرف قدم

بڑھا گئی تھی جہاں رویام ٹی وی لگائے نہ جانے کون سے

کارٹون دیکھنے میں مصروف تھا۔ "آجاؤ بیٹا! کھانا لگ گیا

ہے، بابا کھانا لگا رہے ہیں۔ آج کھانا باہر سے آیا ہے۔"

آہستہ سے رویام کو اٹھا کر ٹی وی آف کرتے ہوئے اسے

بتانے لگی تھی۔ رویام اب صرف چلتا نہیں تھا بلکہ دوڑتا بھی

تھا اور یارم کے مطابق وہ راکٹ کی طرح اٹھتا بھی تھا، لیکن

پھر بھی رخ

۔ وح کو نہ جانے کون سا سکون ملتا تھا اسے اٹھا کر چلنے میں

ہاں تو باہر سے ہی آئے گا کھانا، آپ کو چوٹ لگی ہوئی ہے "

نا؟ درد ہو رہا ہو گا نا؟" وہ روح کا ہاتھ آہستہ سے تھامتا، اس

کی چوٹ پر ہلکی سی پھونک مارتے ہوئے اس کے الٹے ہاتھ

پر اپنے لب رکھ گیا تھا۔ انداز اتنا خوبصورت تھا کہ روح کے

لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ کھل گئی۔ "اوہ مما کا پیارا بچہ!

مما کو بالکل بھی درد نہیں ہو رہا۔ بالکل ذرا سا کٹ لگا تھا،

آپ نے ایسے ہی اتنا سارا شور مچا دیا۔ اب بابا کتنا غصہ کر

رہے ہیں، کھانا بھی باہر سے منگوا کر لائے ہیں، نہ جانے کیسا

ہو گا، بس اینڈ سے کھانا بنا رہی تھی میں، سارا تیار ہو چکا

تھا۔" وہ رویام کو اپنا مسئلہ بتاتے ہوئے اسے اٹھا کر باہر لے

کر آئی تھی۔

مدراپ توتوٹ لدی اے ناپ تااتاشاراکون نتل رااتامی نے

دتھاتااول جش توتوٹ لدتی اے توتام۔نی ترتا

مگر آپ کو چوٹ لگی ہے نا، آپ کا اتنا سارا خون نکل رہا")

تھا، میں نے دیکھا تھا۔ اور جس کو چوٹ لگتی ہے وہ کام نہیں

۔کرتا۔") رویام نے اپنا لاجک دیتے ہوئے اسے سمجھایا تھا

مگر میری جان! مجھے چوٹ نہیں لگی تھی۔ یہ کوئی چوٹ"

تھوڑی نہ ہوتی ہے، یہ تو بس ذرا سا کٹ تھا جواب تک ٹھیک

بھی ہو چکا ہے، مجھے بالکل درد بھی نہیں ہوا۔" وہ اسے کرسی

پر بٹھاتے ہوئے سمجھانے لگی تھی لیکن وہ بھی اپنے باپ کی

طرح ہی تھا، اس کی کوئی بات سمجھ جائے ایسا تو ممکن ہی

نہیں تھا۔ جبکہ یارم کھانا ٹیبل پر لگا کر اسے بیٹھنے کا اشارہ کر

چکا تھا۔ یارم نے کافی کچھ منگوایا تھا لیکن اب وہ ذائقہ کیسا

ہونے والا تھا، یہ وہ نہیں جانتی تھی۔

کرسی کھینچ کر بیٹھتے ہوئے اس نے رویام کے لیے کھانا نکالا

ہی تھا کہ سب سے پہلے چمچ بھر کر اس کے منہ میں ڈالا،

جس نے کھانے کا ذائقہ محسوس کرتے ہی اپنے معصوم سے

ہونٹوں کو الگ الگ ڈیزائن دینا شروع کر دیے تھے۔

بلتل اتھانی اے بلتل یمی نی اے

بالکل بھی اچھا نہیں ہے، بالکل بھی یمی نہیں ہے۔) وہ" (

فوراً منہ بنا کر بولا۔

کوئی بات نہیں کھالو، گزارا کرو۔ تمہاری ماں کے ہاتھ پہ "

چوٹ لگی ہے۔"اس سے پہلے کہ روح رویام کو کچھ کہتی،

یارم نے رویام کو سمجھایا تھا جس پر وہ اچھا بچہ بنتے ہوئے ہاں

میں سر ہلا گیا۔

لومی تھالے دالومی تی ماماتے ات می توٹ لدی اے نا

رومی کھالے گا، رومی کی ماما کے ہاتھ میں چوٹ لگی ہے")

نا۔)رومی اچھا بچہ بن کر کھالے گا۔"رویام نے روح کے

ہاتھ سے چمچ لیتے ہوئے خود کھانا شروع کر دیا تھا۔ جس پہ

یارم نے اب اسے کھانے کا اشارہ کیا تھا۔ وہ خاموشی سے

کھانا کھانے لگی تھی۔ کھانا بہت اچھا نہیں تھا تو بہت برا بھی

نہیں تھا۔ اب وہ یہاں پر پاکستانی مصالحوں والا کھانا تو

ڈھونڈنے سے رہا، اسی لیے جو ملا تھا وہی آرڈر کر لیا تھا۔

ویسے تو رحم ضد کر سکتی تھی لیکن جب سے اس کا ہاتھ کٹا تھا،

یارم کو اتنا زیادہ غصہ تھا کہ اس نے نرمی سے بات ہی نہیں

کی تھی اور جب یارم اتنا سیریس ہوتا تھا، تب روح میں اتنی

ہمت ہی نہیں ہوتی تھی کہ وہ اس سے کوئی لاڈ نخرے اٹھوا

سکے۔

یہی وجہ تھی کہ وہ خاموشی سے سر جھکائے کھانا کھانے لگی

تھی۔ کھانا کھانے کے بعد یارم نے برتن سمیٹنا شروع کیے تو

روح نے پھر سے کچھ کہنا چاہا لیکن یارم کی ایک ہی سخت

گھوری نے اسے چپ کروا دیا تھا۔ "جاؤ! کمرے میں جاؤ،

میں یہ سب کچھ سمیٹ لوں گا۔" وہ اسے دیکھتے ہوئے اندر

جانے کا اشارہ کر گیا تھا، جبکہ اس نے ایک نظر رومی کو دیکھا

اور پھر خاموشی سے اٹھ کر اندر چلی گئی تھی۔

○○○○○○○○

یارم سارے برتن صاف کر کے، سارا کام نپٹا کر اندر روم

میں آیا تو رویام شاید اپنے فیڈر کا انتظار کرتا آنکھیں مل رہا

تھا۔ یارم نے اس کا فیڈر اس کے حوالے کرتے ہوئے شونو

کواس کے ہاؤس میں بھیجا تھا۔ جبکہ روء خاموشی سے اسے ہر

۔طرف آتے جاتے دیکھ رہی تھی

ایسے کیا دیکھ رہی ہو؟" اس کے پاس آکر بیٹھتے ہوئے"

۔یارم نے نرمی سے سوال کیا تھا

کھانا منگوالیا، کھانا ٹیبل پر لگادیا، برتن اٹھادیے، برتن"

صاف کردیے، کچن صاف کردیا، رومی کو دودھ دے دیا،

شونو کو اس کے گھر میں بھیج دیا، اب اتنا سر پر چڑھا ہی دیا ہے

مجھے تو ایک کپ چائے بھی پلا دیں۔ سچی! آپ کے ہاتھ کی

چائے پینے کا بہت دل کر رہا ہے۔" وہ آنکھیں پٹپٹاتے

ہوئے اپنی فرمائش نوٹ کروانے لگی تو پورے دن میں پہلی

دفعہ یارم کے ڈمپل نمایاں ہوئے تھے۔

"اب یہ مت کہیے گا کہ فری ہو رہی ہوں۔ اب آپ نے ہی

فری کیا ہے تو میں نے سوچا کہ ہو ہی جاتی ہوں۔" وہ مزے

سے بیڈ پر ٹیک لگاتے ہوئے بولی تو یارم مسکراتے ہوئے اپنی

جگہ سے اٹھا تھا۔ روح نے پیچھے آنے کی کوشش کی تو یارم

نے پلٹ کر اسے دیکھا۔ "میں نے سوچا میں ساتھ چلتی

ہوں۔ "اس نے دانت دکھائے تھے

نہیں! تم کچن میں قدم نہیں رکھو گی۔ رویام کو سلاؤ، میں "

تھوڑی دیر میں چائے لے کر آتا ہوں۔ "وہ کمرے سے باہر

نکلتے ہوئے اسے حکم دے گیا تھا، جس پر روح منہ بناتی واپس

بیڈ پر آ کر لیٹ گئی۔ "مما! آپ کو چوٹ لگی ہوئی ہے نا، آپ

ایسے مت چلو۔ یہاں بیٹھ جاؤ، آپ بیمار ہو۔" وہ بیڈ پر آکر

لیٹی تو رویام نے اس کے گرد اپنا حصار بنایا تھا۔" نہیں میری

جان! اتنی سی چوٹ پر کوئی بیمار نہیں ہوتا۔" وہ اسے سمجھانا

چاہتی تھی۔" ہوتا ہے، ہوتا ہے! آپ بیمار ہو، مجھے پتہ ہے،

آپ آرام کرو یہاں لیٹ کر۔" وہ اٹھ کر اس پر کمبل ڈالتے

ہوئے کہہ رہا تھا، جبکہ روح اس کی بات مان کر خاموشی سے

لیٹ گئی تھی۔ان باپ بیٹوں کو سمجھانا اس کے بس کی بات نہیں تھی۔

تھوڑی دیر میں یارم چائے کا کپ لے کر آگیا تو وہ فوراً اٹھ کر بیٹھ گئی تھی۔یارم بہت مزے کی چائے بناتا تھا۔ کبھی موڈ میں وہ اسے چائے پلاتا تھا اور کبھی وہ فرمائش کر کے اس سے چائے بنواتی تھی۔چائے کا کپ لبوں سے لگاتے ہوئے اس نے ایک نظر یارم کو دیکھا۔"سارا دن اس لیپ ٹاپ میں

گھسے رہے ہیں آپ، اب خبر دار جو آپ نے اسے اٹھایا۔ کل مجھے گھمانے لے کر جائیں گے، بتارہی ہوں۔" روح جیسے کل والا واقعہ بالکل نظرانداز کرچکی تھی یا کرنے کی کوشش کررہی تھی۔ یارم نے لیپ ٹاپ ایک سائیڈ پر رکھتے ہوئے ۔اس کے ساتھ ہی لیٹ کر اس کی طرف کروٹ لی تھی

کل سارا دن باہر گزاریں گے اور تم کسی کام کو ہاتھ نہیں لگاؤ گی۔"

ارے! میرا کیا دماغ خراب ہے جو سارے لوگ میری"

خدمتیں کر رہے ہیں اور میں کاموں میں لگی رہوں؟ میں تو

سوچ رہی ہوں کہ کچھ دن کوئی کام نہ کر کے آپ لوگوں

سے خوب نخرے اٹھواتی ہوں۔ ویسے بھی میرے ہاتھ پہ

اتنی بڑی چوٹ لگی ہوئی ہے، تین بوتل تو خون ضائع ہو گیا

ہے میرا، آرام کرنے کا حق بنتا ہے۔" اب وہ اپنا ہاتھ یارم

کے ہاتھ میں دیتے ہوئے بولی تھی جہاں اب کوئی بینڈ تج

نہیں تھی۔ یارم نے ایک نظر اس کے زخم کو دیکھا، بالکل چھوٹا سا زخم تھا۔ اس نے نرمی سے اس کے ہاتھ کو اپنے لبوں سے لگایا۔

"جو ہاں! کوئی ضرورت نہیں ہے کسی کام کو ہاتھ لگانے کی، بولو گی ہو جائے گا۔ آئندہ تمہیں کوئی چوٹ نہیں لگنی چاہیے روح! تمہاری تکلیف دیکھ کر جان نکلنے لگتی ہے میری۔" اس کا ہاتھ اپنے لبوں پر رکھتے ہوئے اس نے بے

حد نرمی سے کہا تھا۔ روح نے ایک نظر اسے دیکھا، پھر آہستہ سے سر اس کے سینے پر رکھ دیا تھا۔ جب سے روح پر جان لیوا حملہ ہوا تھا، یارم اسے لے کر بہت زیادہ حساس ہو گیا تھا۔ وہ اس کی ذرا سی چوٹ پر تڑپ جاتا تھا۔ اب روح نے نہیں کہا تھا کہ اسے درد نہیں ہو رہا یا چوٹ چھوٹی ہے، وہ سمجھ چکی تھی کہ یارم کے لیے اس کی ہر تکلیف اہمیت رکھتی تھی۔

روح کو یارم کے سینے سے لگا دیکھ کر رویام نے بھی اپنا سر یارم کے دوسرے کندھے پر رکھ دیا تھا اور فیڈر منہ میں ڈالتے ہوئے آنکھیں بند کرتا نہ جانے کب نیند میں اتر گیا۔

یارم نے آہستہ سے خالی فیڈر اس کے لبوں سے ہٹاتے ہوئے سائیڈ پر رکھی تھی۔ جبکہ خود وہ روح کے بالوں میں انگلیاں پھیرتا، اس کے ماتھے کو چومتے ہوئے کمبل تینوں پر برابر کر گیا۔ کل کا دن یقیناً مصروف ہونے والا تھا، وہ روح

کو پورا جزیرہ گھمانے کا ارادہ رکھتا تھا۔اس کا ارادہ یہاں روح

کے ساتھ بہت ساری یادیں بنانے کا تھا۔

OOOOOOO

روح سو رہی تھی لیکن نیند میں بھی عجیب سی بے چینی اس

کے چہرے سے عیاں تھی۔یارم تھوڑے سے فاصلے پر کام

نپٹا رہا تھا جب اس کا دھیان روح کے چہرے کی طرف گیا۔

اس نے آہستہ سے روح کے چہرے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس

کی کروٹ اپنی طرف بدلتے ہوئے اس کا ہاتھ اپنے پیٹ پر رکھا تھا۔ یارم نے نوٹ کیا کہ روح کی بے چینی اب تک ختم نہیں ہوئی تھی، نہ جانے کیا وجہ تھی کہ وہ پر سکون ہو کر نہیں سو پا رہی تھی۔ یارم نے آہستہ سے اس کے ہاتھوں کی نبض چیک کی تھی۔ پھر اس کے ماتھے پہ ہاتھ رکھتے، اس کی گردن پر اپنی انگلیوں کا لمس چھوڑا تو اس نے ہلکی سی آنکھ کھولتے ہوئے اس کا چہرہ دیکھا تھا۔

تمہاری سانسیں اتنی مدھم کیوں چل رہی ہیں؟ تم بیمار"

پڑنے والی ہو؟" اس نے اسے گھور کر پوچھا تھا جیسے بیمار پڑنا

روح کی اپنی غلطی ہو۔

نہیں یارم! میں کہاں بیمار ہونے والی ہوں، میں تو بالکل"

ٹھیک ہوں۔" یارم کے انداز نے اس کی نیند اڑادی تھی۔

تو پھر یہ سانسیں اتنی مدھم کیوں ہیں تمہاری؟" اس کے"

لہجے میں فکر مندی تھی، جبکہ روح اس کے انداز پر

مسکراتے ہوئے تکیے کی طرف اشارہ کر گئی تھی۔"کیونکہ یہ

تکیہ بہت ہارڈ ہے۔مجھے ٹھیک سے نیند نہیں آتی، اتنا اونچا

ہے کہ گردن میں بھی درد ہو جاتا ہے۔مجھے واپس جانا

ہے۔"وہ اٹھ کر بیٹھتے ہوئے یارم کے سینے پر اپنا سر رکھ گئی

تھی، جبکہ اس کے انداز پر ایک لمحے کے لیے یارم نے اپنی

آنکھیں میچ لی وہ پچھلے ایک ہفتے سے یہاں رہ رہے تھے اور

روز ہی یارم اس کے سونے کے بعد سوتا تھا۔رخ کو اس کے

کندھے پر سر رکھ کر سونے کی عادت تھی۔اسے یہاں اپنا

۔تکیہ بہت زیادہ سخت محسوس ہوتا تھا

جس کا حل یہ تھا کہ یارم اسے اپنی باہوں میں بھر کر سوتا تھا،

لیکن یہاں آنے کے بعد اپنی ٹیم کی کارکردگی دیکھ کر اس کو

اچھی خاصی مایوسی ہوئی تھی اور اس مایوس کن کارکردگی کی

وجہ سے وہ اب ہر چیز کو خود ہینڈل کر رہا تھا، جس کی وجہ سے

اسے ساری ساری رات جاگنا پڑتا تھا اور روح اس تکیے پر سر

رکھ کر سوتی تھی۔ یارم نے اس کے گرد اپنا حصار بناتے

ہوئے اسے اپنے کندھے پر شفٹ کیا اور پھر اگلے ہی لمحے

تکیہ اٹھا کر کمرے کے بیچ و بیچ پھینک دیا تھا۔ "تمہارے لیے

میرا کندھا ہی ٹھیک ہے۔" وہ اس کے گرد اپنا حصار بناتا،

لیپ ٹاپ شٹ ڈاؤن کرتے ہوئے ایک طرف پھینکتا، اسے

پوری طرح سے اپنی گود میں شفٹ کر گیا تھا۔

ویسے آپ کو ایک مزے کی بات بتاؤں؟ آپ کا یہ جو"

کندھا ہے نا، اس تکیے سے زیادہ ہارڈ ہے لیکن یہاں جو سکون

ہے وہ وہاں نہیں!" وہ اس کے سینے میں منہ چھپاتے اس

سے اقرار کر رہی تھی کہ اسے یارم کی باہوں کے علاوہ اور

کہیں سکون نہیں ملتا، جبکہ اس کی بات پر وہ مسکراتا، نرمی

سے اس کے چہرے پر جھکتے ہوئے اس کے نقوش کو چومنے

لگا تھا۔اس کے لبوں کا لمس محسوس کرتی وہ آہستہ آہستہ نیند

میں اترنے لگی۔

OOOOOOOO

صبح یارم کی آنکھ کھلی تو اسے ہر تھوڑی دیر کے بعد روح کے

چھینکنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔پہلے دو دفعہ اس نے

اس چیز کو اپنا وہم سمجھا تھا لیکن تیسری بار وہ فوراً ہی بیڈ

چھوڑتا باہر کی طرف آیا تھا۔اس کا شک درست تھا،روح کی

طبیعت کل رات سے ہی خراب تھی اور اب وہ پوری طرح

فلو کی زد میں آچکی تھی۔

روح! کیا ہوا تمہیں؟ میں نے کہا تھا تمہاری طبیعت"

خراب ہے، جب میں نے کہا تھا خراب ہے تو پھر تم نے

کیوں کہا کہ صرف تکیہ سخت ہے اسی لیے تمہاری سانس

مدھم ہے؟ مجھے رات کو ہی پتہ چل گیا تھا کہ تمہاری طبیعت

خراب ہونے والی ہے۔میں ایک انتہائی لاپرواہ انسان

ہوں۔" وہ روح کا بازو پکڑتا، اسے صوفے پر بٹھاتے ہوئے

اندر کی طرف چلا گیا تھا۔ جبکہ روء "نہیں نہیں" کرتی رہ گئی

تھی۔ ابھی تو زکام نے پورا زور پکڑا ہی نہیں تھا کہ یارم

کاظمی ہوش گنوا چکا تھا۔ اگر اسے تیز بخار ہو گیا تو یارم نے

پوری دنیا ہلا دینی تھی۔

یارم! ہلکا سا فلو ہے، اور ویسے بھی زکام تو ایک رومینٹک"

بیماری ہے جو ایک سے دوسرے تو دوسرے سے تیسرے

کو ہوتی ہے، یقین کریں اس سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔"

یارم جو اندر سے کمبل لے کر اس کے گرد پھیلانے لگا تھا، وہ

اسے سمجھانے کی کوشش کرنے لگی لیکن یارم کی ایک

۔گھوری ہی کافی تھی اس کا منہ بند کرنے کے لیے

زیادہ بولنے کی ضرورت نہیں ہے۔میں نے تم سے کیا کہا"

تھا؟اگر طبیعت خراب ہو گی تو تم مجھے بتاؤ گی، لیکن نہیں،

اپنی منمانی کرنی ہوتی ہے نا!اب ہو گئی ہو بیمار، میں ڈاکٹر کو

فون کرتا ہوں۔" وہ بے چینی سے کبھی ایک کو تو کبھی

دوسرے کو فون ملانے لگا تھا۔ روح کو اندازہ تو دو تین دن

پہلے ہی ہو گیا تھا کہ یہاں کی آب و ہوا اسے سوٹ نہیں کر

رہی لیکن اسے ہرگز پتہ نہیں تھا کہ اسے زکام ہو جائے گا۔

اور پھر جب اسے زکام ہوتا تھا تب یارم کی کیا حالت ہوتی

تھی یہ اس سے چھپی ہوئی نہیں تھی۔ اس وقت یارم کی بے

قراری پوری طرح عروج پر تھی، تقریباً دس منٹ میں ہی

ڈاکٹر کو نہ جانے کون کون سی دھمکیاں دے کر وہ گھر پر بلا

چکا تھا۔

ڈاکٹر کو بھی یقیناً جان کے لالے پڑے ہوئے تھے، تب ہی تو

روح کو چیک کرتے ہوئے اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔

ایک لیڈی ڈاکٹر نگاہیں اٹھا کر یارم کو دیکھ رہی تھی جو اس

کے بالکل اوپر ہی جھکا ہوا تھا۔"ہلکا سا فلو ہے، آب وہوا چینج

ہونے کی وجہ سے شام تک ٹھیک ہو جائے گا۔اگر ٹھیک

نہیں ہوا تو یہ والی میڈیسن استعمال کیجیے گا۔ ویسے اچھا ہوتا

ہے زکام بہت ساری بیماریوں کو اندر سے ختم کرتا ہے۔ اگر

سال ڈیڑھ سال میں آپ کو ایک یا دو دفعہ زکام ہو جائے تو

یہ آپ کے لیے ایک اچھا پازیٹو سائن ہے۔" ڈاکٹر نے

فرانسیسی زبان میں یارم کو بتانا شروع کیا تھا جس پر یارم نے

اسے گھور کر دیکھا۔ روح کو اس کی بات سمجھ میں نہیں آئی

تھی لیکن جس انداز میں وہ بتا رہی تھی ایسا لگ رہا تھا کہ وہ

۔یہی کہہ رہی ہے کہ پریشانی والی کوئی بات نہیں ہے

کیا مطلب بیمار ہونا اچھا ہوتا ہے؟ تم کیا چاہتی ہو میری"

بیوی ہر سال بیمار ہو؟ اس کی طبیعت خراب ہے، اس کی

چھینکیں نہیں رک رہی ہیں، حالت خراب ہو رہی ہے اس

کی، ٹھنڈ لگ رہی ہے، بخار بھی ہے، سانس برابر نہیں چل

رہی اس کی، رات سے اسے سانس لینے میں دشواری ہو رہی

ہے اور تم کہہ رہی ہو کہ کوئی مسئلے والی بات ہی نہیں ہے؟"

یارم بولا نہیں تھا، دھاڑا تھا، جبکہ روح سر پکڑ کر بیٹھ گئی

تھی۔ نہ تو اسے یارم کی باتیں سمجھ آ رہی تھیں نہ ہی اس

ڈاکٹر کی، ہاں لیکن اتنا وہ سمجھ چکی تھی کہ اس ڈاکٹر کی

شامت آئی ہوئی ہے۔ وہ خاموشی سے ان دونوں کو دیکھ رہی

تھی۔ ڈاکٹر پتہ نہیں کانپتے ہوئے یارم کو کیا سمجھا رہی تھی،

جبکہ وہ خاموشی سے تکیے پر سر رکھے روی ام کے جاگنے کا

انتظار کر رہی تھی۔اور کچھ نہیں، وہ اپنے بیٹے کو ہی اپنا مسئلہ

بتا سکتی تھی، یہ الگ بات تھی کہ اس کا بیٹا بھی ایسے معاملوں

میں بالکل اپنے باپ پر گیا ہوا تھا۔مجال تھی جو وہ بھی اس کی

سن لیتا،اس کے ذرا سے "اہ" پر اس نے بھی پورا گھر سر پر

اٹھالیا تھا۔

کافی دیر کے بعد آخر ڈاکٹر کی جان چھوٹ گئی تو ڈاکٹر نے فوراً

ہی وہاں سے بھاگنے میں اپنی بہتری جانی تھی، جبکہ یارم اسے

چھوڑنے دروازے تک بھی نہیں گیا تھا۔ "یارم! وہ ڈاکٹر کیا کہہ رہی تھی؟ آپ اتنا غصہ کیوں ہو رہے تھے؟ سب کچھ ٹھیک ہے نا؟ زکام ہی ہے مجھے، بچپن میں بہت ہوتا تھا لیکن شادی کے بعد آپ ہونے نہیں دیتے۔ میرے خیال میں میرا زکام بھی آپ سے ڈرتا ہے۔" اس نے کھلکھلاتے ہوئے یارم کا موڈ بہتر کرنے کی کوشش کی تھی

بہت ہنسی آرہی ہے تمہیں؟"اس نے غصے سے اسے گھور"

کر کہا تو روح کے کھلکھلاتے لب اپنے آپ سکڑ گئے تھے۔

اس وقت یارم کی جو حالت تھی،اس طرح سے ہنس کھیل

کر اس کا دھیان بٹانے کی کوشش کرنا انتہائی بے وقوفی تھی

جو مزید روح نہیں کر سکتی تھی۔"پتہ نہیں کیا چل رہا ہے

یہاں پر، کل تمہیں چوٹ لگ گئی، آج تمہاری طبیعت

خراب ہو گئی۔ایک بات بتاؤ، نظر اتاری تھی تم نے یہاں

آنے سے پہلے؟" وہ اس کے پاس بیٹھتا سوال کرنے لگا تو

روح نے حیرت سے اسے دیکھا تھا۔ ہر دفعہ اس کی نظر

اتارنے پر وہ آگے سے کہتا تھا کہ اسے ان باتوں پر یقین

نہیں، اب خود ہی اس سے پوچھ رہا تھا۔

"ہاں اتاری تو تھی، آپ کی اور رویام کی نظر اتاری تھی، شونو

کی بھی اتاری تھی۔"

ہاں لیکن بیمار تو تم ہو نا، اپنی نظر نہیں اتاری؟" اس نے
اس کی بات کاٹتے ہوئے سوال کیا تھا۔ روح نے نفی میں سر
ہلایا تھا، اپنی نظر بھلا کون اتار سکتا تھا؟ اس نے تو کبھی اپنی
نظر اتارنا ضروری سمجھا ہی نہیں تھا اور نہ ہی اس نے کبھی
اس طرح کا کوئی کام کیا تھا۔ "یار م! میں اپنی نظر تو نہیں اتار
سکتی نا، میں تو آپ کی نظر اتار سکتی ہوں، رویام کی، شونو کی،

اپنی نظر بھلا کون اتار سکتا ہے؟" وہ یارم کی باتوں پر اسے

سمجھانے لگی تھی۔

"کم سے کم تو یعنی کہ یہ کام میں نے کرنا تھا! بے وقوف لڑکی! کم سے

کم مجھے بتا تو سکتی تھی نا، نظر لگی ہے تمہیں۔" یارم نے اپنا

لو جک دے دیا تھا۔ اب روح چاہ کر بھی انکار نہیں کر سکتی

تھی، جو یارم نے کہہ دیا تھا وہی ہوا تھا، بس بات ختم، وہ

بحث نہیں کر سکتی تھی اس سے۔ "ہاں تو پھر اب مسئلے والی

کوئی بات ہی نہیں ہے، جیب سے نکالیں نوٹ، میرے سر
کے اوپر سے سات دفعہ گھمائیں اور کسی غریب کو دے دیں،
بات ختم! نظر اتر جائے گی، ہر طرح کا مسئلہ ختم، میں ٹھیک
ہو جاؤں گی، کوئی چوٹ بھی نہیں لگے گی مجھے۔" ہر مسئلے کا
حل اس کے سامنے پیش کیا تھا، جتنا وہ اس کے معاملے میں
جنونی تھا بہتر تھا کہ وہ جو بھی کہتا اسی کو صحیح کا سرٹیفکیٹ
دے کر روح معاملہ حل کرنے کی کوشش کرتی۔ یارم نے

اس کی بات سننے کے بعد ہاں میں سر ہلاتے اپنی جیب میں

آئے سارے نوٹ اس کے سر کے اوپر سے گھمائے تھے۔

"میں باہر کسی کو پکڑا کے آتا ہوں، تب تک تمہیں بستر سے

نکلنے کی ضرورت نہیں ہے۔" وہ اسے جاتے جاتے وارن کر

گیا تھا۔

"روح" یار م! آج ہم گھومنے کے لیے جانے والے تھے۔

نے بتانا ضروری سمجھا تھا۔

ہاں! میرا دماغ خراب ہے نا جو تمہیں اس حالت میں باہر"

گھمانے لے کر جاؤں گا؟ جب تک تمہاری طبیعت پوری

طرح سے ٹھیک نہیں ہو جاتی، کہیں نہیں جا سکتی تم، بستر

سے نیچے پاؤں بھی مت رکھنا۔ ڈاکٹر نے کہا ہے کہ یہاں کی

آب و ہوا تمہیں سوٹ نہیں کی مطلب کہ تمہاری طبیعت

اس لیے خراب ہوئی ہے کیونکہ یہاں کی ہوا تمہارے لیے

ٹھیک نہیں ہے۔ بالکنی کو لاک کرواتا ہوں میں، مرر سلائیڈ

لگواتا ہوں وہاں پر تاکہ وہاں سے ہوا اندر نہ آئے، اور تمہیں

بھی باہر لان کی طرف نکلنے کی ضرورت نہیں ہے جب تک

پوری طرح سے ٹھیک نہ ہو جاؤ۔ جو چیز تمہارے لیے ٹھیک

نہیں ہے بہتر ہو گا کہ اس سے تم دور ہی رہو۔" وہ کمرے

سے نکلتے نکلتے اسے سخت الفاظ میں سمجھا گیا تھا جبکہ روح کا تو

منہ ہی کھل گیا تھا۔ یہ آدمی تو اس پر ہوا تنگ کر رہا تھا

"یارم! بالکنی کیوں بند کروانی ہے؟ اتنا خوبصورت ویو ہے

اور اندر بالکل ہوا نہیں آتی وہاں پر تو۔۔۔"

"روح! میں ہمیشہ کے لیے بند نہیں کر رہا، صرف چند دن

کے لیے جب تک تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہو جاتی۔ وہ

بالکنی بند رہے گی، ہمارے کمرے میں کسی طرح کی کوئی ہوا

نہیں آئے گی، یہ صرف تمہارے لیے نہیں رویام کے لیے

بھی ہے۔ اگر اسے ٹھنڈی ہوا لگ گئی، اس کی طبیعت خراب

ہو گئی تو؟ یہ ضروری ہے۔" وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولا تو

روح خاموش ہو گئی تھی۔ یارم جانتا تھا روح اپنے لیے کبھی

اسے کچھ نہیں کرنے دے گی لیکن رویام کے معاملے میں وہ

خود بھی بہت زیادہ حساس تھی، رویام کو ذرا سی تکلیف ہو

جائے تو وہ آسمان سر پر اٹھا لیتی تھی۔ اس نے ایک نظر یارم

۔ کو دیکھا تھا پھر ہاں میں سر ہلا دیا تھا

ooooooo

یارم! لگتا ہے رویام جاگ گیا ہے، میں اس کو برش تو کروا"

سکتی ہوں نا؟ صرف کپڑے چینج کروں گی، اس کو نہلا کر،

اتنا تو کرنے دیں نا۔ یقین کریں اتنے میں میری طبیعت ہر گز

خراب نہیں ہو گی۔" وہ جو صبح سے صوفے پر بیٹھی ہوئی

تھی، رویام کے جاگنے سے اس کی تھوڑی سی امید بندھی

تھی کہ اب وہ کم سے کم اس صوفے سے اٹھ سکتی ہے،

کیونکہ یارم کچن میں کچھ کر رہا تھا اور اسے اس نے اپنے

سامنے بٹھا کے رکھا ہوا تھا۔

نہیں! میں خود کر لوں گا، تم بیٹھی رہو وہیں پر، ہلنے کی "

ضرورت نہیں ہے۔ اور تم بیٹھی ہوئی کیوں ہو؟ لیٹ جاؤ،

تمہاری طبیعت خراب ہے۔" وہ اس کے پاس آتا اسے

آہستہ سے تھام کر واپس صوفے پر لٹاتا اس پر پھر سے کمبل

ڈال گیا تھا۔ روح نے آنکھیں گھماتے ہوئے کمبل کو اپنے

گرد لپیٹا تھا۔ یارم اسے زمین پر پیر نہیں رکھنے دے رہا تھا اور

۔رویام نے یقیناً اسے تیار ہونے میں بہت تنگ کرنا تھا

oooooooooo

چل چوزے! جلدی اٹھ جا، تیری ماں کی طبیعت ٹھیک "

نہیں ہے آج، وہ تیرا کوئی کام نہیں کرے گی۔ چل آجا

برش کر۔" وہ رویام کو آہستہ سے اٹھا کر واش روم میں لے

کر آتا، وہاں سامنے شیشے کے پاس رکھے اسٹینڈ پر کھڑا کر چکا

تھا۔رویام نے آنکھیں ملتے ہوئے ایک نظر اسے دیکھا تھا،

جبکہ یارم اس کے برش پر ٹوتھ پیسٹ لگاتے ہوئے اس کے

ہاتھ میں پکڑا گیا، پھر سائیڈ پہ کھڑے ہوتے ہوئے اسے

شیشے کی طرف اشارہ کیا تھا۔رات کو رویام کو برش کروانا

بہت آسان تھا کیونکہ وہ خود کرلیتا تھا، لیکن صبح کے ٹائم جس

طرح کے نخرے روہ اس کے اٹھاتی تھی،اس وقت یارم

اٹھانے کے موڈ میں نہیں تھا۔

کیا ہے؟ کھڑا کیا دیکھ رہا ہے؟ جلدی کر، ٹائم نہیں

ہے۔" اس نے رویام کو گھور کر کہا تھا، جس پہ رویام نے

ایک نظر ہاتھ میں پکڑے برش پر ڈالی تھی، پھر منہ کھولتے

ہوئے برش کو اپنے منہ میں رکھا۔" جلدی جلدی کر، میں

تیرے کپڑے نکالتا ہوں۔" وہ اس سے کہتا ہوا واپس روم

میں چلا گیا تھا، جبکہ رویام آدھا سویا آدھا جاگا برش کرتے

ہوئے اپنے باپ کی پھرتیاں دیکھ رہا تھا جس نے بلیو کلر کی

۔جینز اور شرٹ نکال کر اس کے سامنے رکھی تھی

لو می یلو پہنے دا ("رومی یلو پہنے گا۔") وہ اس کے ہاتھ سے

شرٹ لے کر سائیڈ پہ رکھتے ہوئے وہیں اسٹینڈ پر بیٹھ کر

۔ٹانگیں ہلانے لگا

اوئے! میں تیرے نخرے نہیں اٹھا سکتا، پہن لے چپ"

۔چاپ یہی۔" یارم کا انداز سمجھانے والا تھا

وہ منہ بنا کر بولا تو یارم نے گھورا تھا، پھر کپڑے اٹھا کر باہر نکل گیا۔ وہ اس نواب زادے کے نخرے نہیں اٹھا سکتا تھا، بالکل بھی نہیں، لیکن وہ مجبور تھا، اس کی بیوی بیمار تھی اور اس کی گندی اولاد اسے نخرے دکھا رہی تھی۔ اندر سے یلو کلر کی شرٹ نکالتے ہوئے اس نے رویام کو دی ۔۔۔

("میں گندا رہوں گا!) می دندہ روں دا(

یہ بالی۔نی ملن یلو("یہ والی نہیں، لیمن یلو۔۔")وہ منہ

بگاڑ کر بولا تو یارم نے گھورا تھا، لیکن شاید وہ بھول چکا تھا کہ

رو یام اسی کی اولاد تھا۔جس نے اس کے گھورنے کی ہرگز

کوئی پرواہ نہیں کی تھی بلکہ شرٹ کو انگلیوں میں تھام کر

۔دوبارہ اس کے حوالے کیا تھا

ملن یلو شٹ بگیلا بالی وس بوجو گرج

لیمن یلو شرٹ، بگیرا والی، ود بلیو جو گرز۔ ") اس نے " (

جیسے آرڈر دیا تھا۔ یارم مرتا کیا نہ کرتا، شرٹ اٹھا کر واپس

باہر آیا تھا۔ تب تک رویام نیچے جمپ کرتے ہوئے اپنے

۔ کپڑے اتار کر شاور آن کر چکا تھا

اندل مت انا لومی تی شیم شکم اوتی اے

اندر مت آنا! رومی کی شیم شیم ہوتی ہے۔ ") یارم اندر ")

قدم رکھنے ہی لگا تھا کہ اسے اندر سے رویام کی آواز آئی

تھی۔ چھوٹے چوزے نے نہانا شروع کر دیا تھا۔ یارم نے

غصے سے بند دروازے کو گھورا تھا اور پھر اس کے کپڑے اور

چھوٹے چھوٹے بوٹس وہیں بیڈ پر پھینکتا شونو کو دیکھنے لگا جو

خود بھی کچھ چپ چاپ سا بیٹھا ہوا تھا۔

"اب تیرے ساتھ کیا مسئلہ ہے؟ تیرے بھی نخرے

اٹھاؤں میں؟" اسے غصے سے گھور کر پوچھا تھا، جب اس نے

بنا کچھ بولے گردن اوپر نیچے کی تھی۔ یارم ایک نظر آسمان

کی طرف دیکھتا، خود میں ان لوگوں کے چونچلے اٹھانے کی

ہمت پیدا کرتے ہوئے الماری کے پاس آتا، وہاں سے ایک

چھوٹا سا نکر نکال چکا تھا۔ "کیا دن آ گئے ہیں، انڈر ورلڈ کا

ڈان اب کتوں کے کپڑے بدلے گا۔" وہ غصے سے بڑ بڑاتے

ہوئے شونو کو اٹھا کر وہیں سامنے رکھے سنگل صوفے پر پٹک

چکا تھا، جبکہ شونو بھی اس پٹک کو انجوائے کرتا اس کے

ہاتھوں اپنے کپڑے چینج کروانے کو تیار ہو گیا تھا۔

تھوڑی دیر میں رویام صاحب چھوٹا سا ٹاول اپنے ارد گرد

لپیٹے باہر نکلے تھے۔

یہ والے جو گرج نی بلو جو گرج بولا تا می نے بابا اف اپ تو کج

نی پتا

یہ والے جو گرز نہیں، بلیو جو گرز بولا تھا میں نے ! بابا" (

اف ! آپ کو کچھ نہیں پتہ۔ ") رویام سر پہ ہاتھ مارتے

ہوئے، غصے سے پیر پٹختا وہاں سے اپنے شوز اٹھا کر واپس

ریک میں رکھتا اپنی پسند کے شوز نکال چکا تھا۔ جبکہ یارم نے

ایک نظر اسے گھورا تھا، جس کی گھوریاں وہ نظر انداز کرتا خود

ہی اپنے کپڑے بدلنے لگا تھا، کیونکہ وہ اپنے باپ سے اب یہ

امید ہر گز نہیں رکھتا تھا کہ وہ اس کے کپڑے چینج کروائے

گا۔

○○○○○○○○○

ماما تیا اوا اپ تو ("ماما! کیا ہوا ہے آپ کو؟") وہ تیار ہو کر

کمرے سے باہر نکلتا روح کے سر پر سوار ہوا تھا، جبکہ اسے

ایک دم تیار دیکھ کر روح نے فوراً اپنی باہیں پھیلاتے ہوئے

اسے اپنی باہوں میں قید کیا تھا۔

"تھوڑا سا بخار اور تھوڑا سا زکام ہو گیا ہے، لیکن بالکل تھوڑا

سا۔ماما بالکل بھی بیمار نہیں ہیں اور میرا بیٹا اتنا ہینڈسم کیسے ہو

گیا؟" رویام کو اپنی گود میں بٹھاتے ہوئے اس کا ماتھا چومتی

اس کی لک چیک آؤٹ کرنے لگی تھی۔اس کا بیٹا کافی

۔اسٹائلش ہو گیا تھا، کم سے کم روح کو تو ایسا ہی لگتا تھا

میں نے ہینڈسم بنایا ہے تمہارے بیٹے کو!ایک گھنٹہ تو اس"

نواب زادے کے کپڑے ڈھونڈنے میں لگایا ہے میں

نے۔"یارم احسان جتاتا کچن کی طرف قدم بڑھا گیا تھا، جس

پر رویام نے ناک سے مکھی اڑاتے ہوئے روح کی گردن

۔میں منہ چھپایا تھا

ماما اب بمار کیشے او دئی، دلدی تک اوداو، لوی تواتگانی لگ را

ماما! آپ بیمار کیسے ہو گئی؟ جلدی ٹھیک ہو جاؤ، رومی کو")

اچھا نہیں لگ رہا۔") وہ اس کی گردن میں منہ دے دیتا

لبوں کے ڈیزائن بنانے لگا تھا، جس پر یارم نے حیرت سے

اسے دیکھا۔ ابھی اندر اس کے فیشن ختم نہیں ہو رہے تھے

۔اور باہر آتے ہی ماں سے لاڈ اٹھوانے لگا تھا

اور میرا پیارا بچہ! ماما بالکل ٹھیک ہے، بس تھوڑی سی "

طبیعت خراب ہو گئی ہے اور آپ کو تو پتہ ہے جب ماما کی

تھوڑی سی طبیعت خراب ہو جاتی ہے، بابا کو دورہ پڑ جاتا

ہے۔ انہیں لگتا ہے کہ ماما بہت زیادہ بیمار ہو گئی ہیں، بس اسی

لیے ماما کو زبردستی بستر میں گھسا دیا ہے حالانکہ ماما بالکل

ٹھیک ہے۔" وہ پیار سے اسے سمجھانے لگی تھی جب اس

نے اس کی گردن سے منہ نکالتے ہوئے اس کے ہونٹوں پر

اپنی ننھی سی انگلی رکھی تھی۔

نو ماما! تک نی اے، ماما مبار اے وہ بی بت شاری، اب لومی

اپ تے لیے شوپ بنا تر لائے دا جش توپی تر ماما تیک او جائے

دی

نو ماما! ٹھیک نہیں ہے، ماما بیمار ہے، وہ بھی بہت ساری۔")

اب رومی آپ کے لیے سوپ بنا کر لائے گا جس کو پی کر ماما

ٹھیک ہو جائیں گی۔") وہ اچانک ہی اس کی گود سے اترتے

ہوئے کچن کی طرف قدم بڑھا گیا تھا، جس پر یارم نے آگے

سے اسے گھورا۔ وہ ال ریڈی اس کے لیے سوپ بنا رہا تھا اور

یقیناً گھر میں پھیلتی خوشبو سے وہ اندازہ بھی لگا چکا تھا۔

بابا! بول می۔ شوپ نتال دے دو می اپی ماما تو پلاؤں دا

بابا! باؤل میں سوپ نکال کے دو، میں اپنی ماما کو پلاؤں")

گا۔")وہ اس کے پاس آتے ہوئے ٹیبل کے اوپر کھڑا ہوتا،

۔اس کے ہاتھ میں چلتے چمچ کو دیکھنے لگا تھا

تیرا باپ بنا سکتا ہے تو بیٹا وہ اپنی بیوی کو کھلا بھی سکتا ہے۔""""

۔اس نے گھور کر بتانا ضروری سمجھا تھا

میلی روبے نی بمارا اے باباش وت می لڑنے تے موڈمی نی

اوں، دیدیے مدھے شوپ می نے ماما تو پلانا اے

میری روح بے بی بیمار ہے بابا! اس وقت میں آپ کے")
ساتھ لڑنے کے موڈ میں بالکل بھی نہیں ہوں۔ دیجیے مجھے
سوپ، میں نے ماما کو پلانا ہے۔")وہ اسے گھور کر بولا تھا
جیسے نہ جانے یارم نے کیا ہی کہہ دیا ہو۔ ہاں لیکن جس انداز
میں وہ مانگ رہا تھا، یارم نے خاموشی سے ٹرے میں رکھے
پیالے میں سوپ بھر کر پہلے اسے زمین پر اتارا تھا اور پھر
سوپ اس کے حوالے کرتا اسے باہر بھیج دیا تھا۔ شاید یارم

کے ہاتھ سے کھاتے ہوئے وہ نخرے دکھاتی لیکن رویام نے

جس انداز میں اسے کھلانا تھا، وہ بالکل بھی نخرے نہیں

کرنے والی تھی۔اور فل ریسرچ کے بعد یارم نے یہ سوپ

بنایا تھا جو روح کی صحت کے لیے بہت زیادہ اچھا تھا۔

OOOOOOOO

"لیلیٰ! ہمیں ان دو لڑکوں سے بچ کر رہنا ہے، یہی کنگ کے

خاص آدمی ہیں۔" شارف آفس کے اندر داخل ہوتے

ہوئے لیلیٰ کے کان کے قریب بولا تھا۔ لیلیٰ نے ایک بھرپور

نظر ان دونوں لڑکوں پر ڈالی تھی جو یہاں آفس میں صرف

اور صرف خضر پر نظر رکھے ہوئے تھے۔

بچ کر کیوں رہنا ہے؟ بچ کر تو انہیں ہم سے رہنا چاہیے۔""

وہ آگے بڑھتے ہوئے بولی تو شارف نے اسے گھورا تھا، لیکن

وہ ان کی گھوری کا بالکل بھی اثر لیے بغیر ان دونوں لڑکوں کو

ایک خوبصورت سی مسکراہٹ پاس کر گئی تھی۔

کیا کر رہی ہو تم؟ سیدھی چلو!"معصومہ نے اسے ٹوکا تھا"

۔کیونکہ وہ بار بار پلٹ کر پیچھے کی طرف دیکھ رہی تھی

۔کافی ہینڈسم ہیں نا؟"اس نے دانتوں کی نمائش کی"

مجھے تو کہیں سے بھی وہ دونوں ہینڈسم نہیں لگ رہے ہیں،"

ایسا لگ رہا ہے جیسے ابھی کیچڑ سے نکالے گئے ہوں۔"

معصومہ نے آگے بڑھتے ہوئے آفس میں قدم رکھا تھا،

۔جبکہ لیلیٰ اب بھی بار بار پیچھے پلٹ پلٹ کر دیکھ رہی تھی

اور ریلی ! کیا اتنے برے ہیں ؟ مجھے لگ رہا ہے میرے دور"

کی نظر کمزور ہو گئی ہے۔ مجھے ایسا کرنا چاہیے کہ پاس جا کر ان

سے ہائے ہیلو کرنی چاہے۔"لیلیٰ نے کندھے اچکاتے ہوئے

واپس باہر جانا چاہا تھا کہ شارف نے اس کا بازو پکڑ کر اسے

اندر کھینچ لیا۔ خضر اندر ریسیپشن پر بیٹھا ان تینوں کو

دروازے پر ایک دوسرے کے کانوں میں گھسا ہوا دیکھ رہا

تھا ۔

"کیا کر رہے ہو تم لوگ وہاں پہ؟ اندر آجاؤ۔ کسی بھی

طریقے سے ان لوگوں کو شک نہیں ہونا چاہیے کیونکہ وہ

دونوں ساتھ میں باہر ہی ہیں۔" خضر نے دانت پیس کر کہا

تھا۔

"ہاں میں نے دیکھا دونوں کو، کافی ہینڈسم ہیں۔ میں تو دوستی

کرنے جا رہی تھی، ہائے ہیلو تک نہیں کرنے دی ان بد

اخلاق لوگوں نے مجھے۔" لیلیٰ کرسی کھینچ کر بیٹھتے ہوئے

بتانے لگی تو خضر نے بھی بالکل انہی کے انداز میں اسے گھورا

تھا۔

"اس آج کل میرے علاوہ ہر کوئی ہینڈ سم لگتا ہے تمہیں۔"

اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ لیلیٰ کو مروڑ کر رکھ دے۔ یہاں وہ

اس کے ہاتھ میں نہیں آرہی تھی، باقی ہر وہ الٹی حرکت جو

لیلیٰ سے کروائی جاسکتی تھی، وہ کر رہی تھی۔

بے بی! تم تو جیلس ہو گئے یار؟" وہ آگے کو جھکتی آنکھ دبا"

کر بولی۔ تو خضر نے صرف گھورا تھا، اس کے علاوہ وہ اور کر

ہی کیا سکتا تھا۔

پتہ نہیں اس کے دماغ میں کیا چل رہا ہے، کچھ زیادہ ہی"

محبت بھری نگاہوں سے دیکھ رہی تھی ان کو۔ اپنی بیوی کی

سیٹنگ کرواؤ، اس کا سارا سسٹم خراب ہو گیا ہے۔" شارف

نے پرسکون انداز میں بیٹھتے ہوئے بتایا تھا۔

ارے ایسا بھی کچھ نہیں کر دیا میں نے، صرف ہائے ہیلو"

کرنا چاہتی تھی ان لوگوں کے ساتھ۔ اب کنگ ہمارا دشمن

ہے، دشمنی میں تھوڑا بہت تو پیار محبت جتانا بنتا ہے نا۔ اب

بیچارے دونوں بور ہو رہے تھے، مجھے دیکھ کر ان کے اندر

کے جذبات جاگ اٹھے۔ لگتا ہے کبھی کوئی حسین لڑکی

نہیں دیکھی، اور پھر میں تو ہوں ہی حسین! میرا حسن دیکھ

کر بیچاروں کا دل دھڑک دھڑک اٹھا، نگاہیں نہیں ہٹ رہی

تھیں ان لوگوں کی مجھ پر سے، تو میں نے بھی مسکرا کر دیکھ

لیا۔ "لیلیٰ نے ناک سے مکھی اڑائی تھی

میں تمہیں صبح سے شام تک اپنے تمام جذبات کے ساتھ"

دیکھتا ہوں، مجھے تو کبھی مسکرا کر نہیں دیکھا۔ "خضر نے اس

کا دھیان اپنی طرف دلایا تھا، جس پر اس نے خضر کو گھورا۔

وہ کیا بات کر رہی تھی اور خضر جیسے ہر بات کو اپنی طرف

لے رہا تھا۔

میں ان کی بات کر رہی ہوں خضر، تمہاری نہیں! تم تو"

میرے ہسبینڈ ہو، شوہر ہو، پتی ہو، تم سب کچھ ہو، میری

جان ہو تم۔" وہ کہتے ہوئے اچانک ہی فلائنگ کس ان کی

طرف اچھال گئی، تو اس نے ایک نظر شارف اور معصومہ کو

دیکھا تھا جو اگلے ہی لمحے نظریں پھیرتے ہوئے آگے پیچھے

دیکھنے لگے جیسے وہاں کچھ ہوا ہی نہ ہو۔

تو دور دور سے ہسبینڈ، شوہر، پتی بن کر میں نے کون سا"

معرکہ مار لینا ہے۔رات کو میں نے آنے سے پہلے سو گئی تھی

تم "خضر، شارف اور معصومہ کو کمرے کے کونے کی طرف

قدم بڑھاتا دیکھ کر سیدھا سیدھا لیلیٰ کو لتاڑ رہا تھا۔وہ یہ بات

اگنور نہیں کر سکتا تھا کہ اس کی بیوی نے ساری رات اس کا

۔انتظار کرنے کے بجائے خراٹے لیے تھے

ہاں تو سفر کر کے آئی تھی، تھک گئی تھی میں۔اب کیا"

تمہارے انتظار میں بیٹھی رہوں گی؟ تمہاری بیٹیوں نے بھی

کم تنگ نہیں کیا ہے گھر آنے کے بعد مجھے۔اور ویسے بھی

تمہیں یہ غلط فہمی کیوں ہے کہ تم اگر کسی فضول سے کام

کے پیچھے لیٹ گھر آؤ گے تو میں ساری رات بیٹھ کر تمہارا

انتظار کروں گی؟" وہ اسے گھورتے ہوئے آئی بر واچکا کر

۔سوال کرنے لگی تو خضر کچھ کہتے کہتے خاموش ہو گیا تھا

ہاں، یہ بات اگنور نہیں کی جا سکتی تھی کہ لیلیٰ خضر احمد کوئی

عام عورت نہ تھی جو شوہر کے دیر سے گھر آنے پر اس کا بیٹھ

کر انتظار کرتی، وہ تو شوہر کے دیر سے گھر آنے پر اس کا گلا

کاٹ کر اسی کی قبر پر فاتحہ پڑھنے والوں میں سے تھی۔

"اچھا ٹھیک ہے، میری غلطی ہے لیکن آج میں جلدی آ

جاؤں گا۔" وہ ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولا تو لیلیٰ کے

لبوں پر بھی مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔

بہت اچھا سوچا ہے تم نے، جلدی آنا۔ گھر کی صفائی کرنی "

ہے، مجھے کوئی میڈ نہیں مل رہی اور سارے گھر میں گند پڑا

ہوا ہے۔ "لیلیٰ اسے دیکھتے ہوئے بولی تو خضر کچھ کہتے کہتے

خاموش ہو گیا تھا۔ یہاں سر کھپانے کا کوئی فائدہ نہیں تھا، وہ

گھر جا کر بھی فیصلہ کر سکتا تھا کہ گھر جانے کے بعد گھر صاف

کرنا ہے یا گھر والی کا دماغ صاف کرنا ہے۔ فی الحال وہ یہاں

کسی اور مقصد کے لیے بیٹھے ہوئے تھے۔

OOOOOOOOO

"یہ لڑکی خضر احمد کی بیوی ہے ناجو ابھی اندر گئی، وہ بلیک

ڈریس والی؟" وہ دونوں خضر کے آفس کے باہر کھڑے

پوچھ رہے تھے۔ کب سے دونوں میں خاموشی تھی، پھر

اچانک ایک کے سوال پر دوسرے کے چہرے پر بھی

مسکراہٹ ابھری تھی۔

"ہاں میرے خیال میں یہی خضر احمد کی بیوی ہے، کتنی

خوبصورت ہے نا۔ میں نے آج تک اتنی خوبصورت لڑکی

نہیں دیکھی۔" دوسرے آدمی نے اس کی طرف دیکھتے

ہوئے جواب دیا تو وہ قہقہہ لگا کر ہنسا تھا۔

"یار ماننا پڑے گا! خضر نے بہت بڑا ہاتھ مارا ہے، اتنی

خوبصورت بیوی رکھی ہوئی ہے اس نے۔ اسے دیکھ کر اپنی

زندگی پر لعنت بھیجنے کا دل کر رہا ہے۔ کاش میں خضر احمد ہوتا

اور یہ لڑکی میری بیوی ہوتی، اف ایسا حسن !" پہلے آدمی نے اپنی بات جاری رکھی تھی جبکہ دوسرا آدمی بھی اس کی باتوں کے ساتھ ساتھ آہیں بھر رہا تھا۔

جبکہ آفس میں بیٹھے خضر کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں کیونکہ سامنے چلتے سی سی ٹی وی کیمرہ کا اسپیکر آن تھا۔ اس کے سامنے بیٹھی لیلیٰ پر سکون انداز میں اپنے نیلز تراش رہی تھی۔

ہائے! جب اس نے مجھے دیکھ کر مسکراہٹ دی، میرا تو دل "

سینے سے اچھل کر باہر آنے کو تھا۔" پہلے والا پھر سے بولا تو

خضر نے مٹھیاں بھینچی تھیں، جبکہ لیلیٰ کے لبوں پر دلکش

مسکراہٹ تھی۔

وہ مسکراہٹ تیرے لیے نہیں، میرے لیے تھی۔""

دوسرا آدمی فوراً بولا تھا۔

شکل دیکھی ہے تو نے اپنی؟ سانڈ دکھتا ہے سانڈ! وہ مجھے "

دیکھ کر مسکرائی تھی۔ اور ویسے بھی ایک دفعہ اپنی شکل دیکھ

شیشے میں، تجھے دیکھ کر کوئی لڑکی ہنس سکتی ہے؟ کبھی نہیں!

تجھے دیکھ کر تو لڑکیاں صرف چیخیں مارتی ہیں، وہ بھی تیری

خوفناک شکل سے ڈر کر۔ "وہ دونوں آپس میں ہی الجھنے

لگے تھے جب خضر نے غصے سے لیپ ٹاپ آف کر دیا۔

"کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ خضر؟ مجھے سننے دو، ان کی بے

چینیاں بڑھا کر آرہی ہوں۔ مجھے دیکھ کر ان کے اندر جو

جذبات جاگے ہیں وہ میں سننا چاہتی ہوں۔ میں دیکھنا چاہتی

ہوں میرا حسن آخر کس کس کو مات دے سکتا ہے۔ آئی نو،

مجھ سے زیادہ حسین لڑکی تو اس دنیا میں شاید پیدا ہی نہیں

ہوئی ہے، لیکن پھر بھی ان لوگوں کی بے قراریاں بتا رہی

ہیں کہ ان لوگوں نے مجھ جیسی لڑکی پہلے دیکھی بھی نہیں

ہے۔مجھے جاننے دو کہ یہ میرے کس حد تک دیوانے ہوئے

ہیں۔" وہ ایک ادا سے کہتی خضر کے پاس چل کر آئی تھی

شارف اور معصومہ تھوڑی دیر پہلے ہی کسی ضروری کام کے

لیے یہاں سے نکلے تھے۔خضر جو اس کے ساتھ رومینٹک

ٹائم اسپینڈ کرنے کے بارے میں سوچ رہا تھا،ان لوگوں کی

گوہر فشانیاں سن کر اس کے دماغ کی نس پھٹنے والی ہو گئی

تھی۔

شٹ اپ لیلیٰ! بند کرو۔ وہ کچھ بھی بول رہے ہیں اور تم وہ"

سب کچھ سننا چاہتی ہو؟ ان لوگوں سے دور رہو۔ بہت ہی لو

لیول کے لوگ ہیں یہ، انہیں نارمل مت سمجھو لیلیٰ۔ یہ

تمہارے حسن کو سراہنے نہیں بلکہ برباد کرنے والوں میں

سے ہیں۔ سمجھو اس بات کو! اور ہو سکتا ہے کہ یہ ہمیں

صرف گمراہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اس طرح کی

باتیں کر کے۔ یہ کوئی نارمل لوگ نہیں ہیں، یہ کنگ کے

آدمی ہیں، شاید ان لوگوں نے کنگ کو دیکھا ہوا بھی ہے۔ ہم

۔کوئی غلطی نہیں کر سکتے۔"اس نے لیلیٰ کو سمجھانا چاہا تھا

مجھے یہ سب کچھ نہیں پتہ خضر احمد! ہاں لیکن یہ پتہ ہے کہ "

وہ لوگ مجھ پر فدا ہو گئے ہیں اور تم اس بات پر جیلس ہو

رہے ہو۔ خیر تمہارا جیلس ہونا بنتا بھی ہے۔ تمہاری تو لاٹری

لگ گئی ہے نا، بقول ان کے، اتنی حسین بیوی تمہیں ملی

ہے۔"وہ آہستہ سے اس کی ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھتے

ہوئے اس کا چہرہ اونچا کر کے ایک ادا سے بولی تو خضر کے

لبوں پر مسکراہٹ بکھری تھی۔ پھر اگلے ہی لمحے اس کی کمر

میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اس نے اسے اپنی گود میں بٹھا لیا تھا۔

"کیا فائدہ ایسی لاٹری کا، جس پر حق جتانے کے لیے سیکنڈ بھی

گن گن کر گزارنے پڑتے ہیں۔" وہ اس کے چہرے پر جھکتا

اچانک ہی اس کے لبوں کو قید کر گیا تھا۔ جبکہ لیلیٰ اس کے

انداز پر مسکراتے ہوئے نرمی سے اپنے ہونٹوں کو اس کے

لبوں سے الگ کر کے ،اس کے ہونٹوں پر اپنی نازک سی انگلی

پھیر گئی تھی۔

آپ کو کس نے روکا ہے جناب ؟اپنی لاٹری پر فل حق "

جتایئے۔زیادہ کام تھوڑی نہ کرنا ہے، صرف گھر صاف کرنا

ہے۔کچھ کپڑے پڑے ہیں مہر اور عنایت کے وہ دھونے

ہیں اور میرا آج شام کو تمہارے ہاتھ کا کچھ کھانے کا موڈ ہو

رہا ہے، تو صرف کھانا ہی تو بنانا ہے۔باقی پوری کی پوری

لاڑی تمہاری ہی ہے، تم جب چاہو اس پر اپنا حق جتا سکتے

ہو۔" وہ آہستہ سے اس کے گال پر اپنی انگلی پھیرتے ہوئے

۔اپنے نازک لبوں کا لمس چھوڑ گئی تھی

دبئی کے ڈون کے ساتھ اس طرح کے پنگے؟" خضر نے"

۔ڈرانا چاہا تھا

اپنے الفاظ درست کرو خضر احمد! دبئی کے ڈون نہیں، دبئی"

کے عارضی ڈون کے ساتھ پنگے۔ اور اس عارضی ڈون کے

ساتھ میں جتنے چاہوں اتنے پنگے لوں گی کیونکہ یہ عارضی

ڈون میرا ہسبینڈ بھی ہے۔اور تمہیں تو پتہ ہے نا، پانی والے

کام کرنے سے میرے نیلز خراب ہو جاتے ہیں۔" وہ اس

کے سینے پر آہستہ آہستہ اپنے ناخن چلاتے ہوئے کام نہ

کرنے کی بہت بڑی وجہ دے رہی تھی۔

"بیوی خوبصورت نہیں ہونی چاہیے۔" وہ جیسے اعلان کر رہا

تھا۔

خضر! اتنی خوبصورت بیوی ملنے پر خدا کا شکر ادا کرنا"

چاہیے۔ باہر دیکھو وہ دونوں معصوم کس طرح باؤلے بن

رہے ہیں مجھے دیکھ دیکھ کر، تمہیں تو قدر ہی نہیں ہے

میری۔" وہ اس کی گود سے اٹھتے ہوئے کہنے لگی تو خضر نے

۔اگلے ہی لمحے اس کا بازو پکڑ کر اسے دوبارہ کھینچ کر بٹھا لیا تھا

مجھے تمہاری کتنی قدر ہے، یہ تمہیں آج میں ساری رات "

اپنی باہوں میں قید کر کے بتاؤں گا۔" وہ ایک دفعہ پھر سے

اس کے لبوں پر جھکتے ہوئے کہتا، اس کی سانسیں چرانے لگا

تھا، جبکہ لیلیٰ اس کے گلے میں اپنی باہیں ڈالتے ہوئے اس کا

بھرپور ساتھ دینے لگی تھی۔

پچھلے کچھ دنوں سے وہ کافی زیادہ گلٹ میں تھی، اس نے

اپنے شوہر کو جان سے مارنے کی کوشش کی تھی اور یہ بات

نارمل نہیں تھی۔ وہ اتنی کیسے آگے بڑھ گئی، وہ خود بھی نہیں

جانتی تھی، لیکن اس کے سر پر یہ چیز سوار ہو چکی تھی کہ خضر

ان کا دشمن ہے۔ لیکن اس کے باوجود بھی خضر نے اسے

معاف کر دیا تھا اور ایک دفعہ پھر سے اس کے ساتھ ایک

نارمل زندگی گزارنے لگا تھا۔ حالانکہ ان سب چیزوں کے

بعد سب کچھ نارمل ہونا اپنے آپ میں ایک مشکل ٹاسک

تھا، لیکن خضر نے ہمیشہ کی طرح اس کے ہر مشکل ٹاسک کو

آسان بنا دیا تھا۔ اسے پھر سے اپنی باہوں میں بھرتے ہوئے

اس نے بتادیا تھا کہ خضر احمد کے لیے لیلیٰ سے زیادہ اہم اور

کچھ نہیں ہے۔

وہ لیلیٰ کی ہر غلطی معاف کر سکتا ہے، وہ لیلیٰ کو کبھی جھکنے

نہیں دے گا، نہ کسی کے سامنے، نہ خود کے سامنے۔ اس کی

لیلیٰ سر اٹھائے ہوئے ہی اچھی لگتی تھی۔ لوگ اسے مغرور

کہتے تھے اور سچ تو یہ تھا کہ اسے اپنی مغرور لیلیٰ پسند تھی۔

اس کی لیلیٰ پر غرور جچتا تھا، وہ حسین تھی، حسین ترین تھی،

وہ اس کی تھی، صرف اور صرف خضر احمد کی تھی۔ یہ چیز

اسے سکون دیتی تھی۔

اور سب سے زیادہ سکون اس وقت اس کے لبوں میں تھا

جہاں وہ جھکا اپنی شدتیں لٹا رہا تھا۔ کافی دیر اسے خود کے

ساتھ فری ہوتے پا کر آخر لیلیٰ نے اس کے سینے پہ ہاتھ رکھ

کے اسے خود سے پیچھے کیا تھا۔

میں نے بہت محنت سے میک اپ کیا ہے، خود کو ایک نیو" لک دی ہے۔ تمہارے رومانس کے چکر میں میرا میک اپ خراب ہو رہا ہے۔" وہ اس کی گود سے اٹھتے ہوئے پیچھے ہٹتی، ذرا سخت لہجے میں کہتی اپنے میک اپ کو پھر سے ٹچ اپ کرنے لگی تھی۔ خضر نے مسکرا کر اسے دیکھا تھا، پھر دیکھتا ہی چلا گیا۔

ooooooooo

خضر کے کمرے سے نکل کر لیلیٰ باہر آئی تو وہ دو آدمی ویسے

ہی باہر کھڑے تھے۔اسے دیکھتے ہی وہ الرٹ ہوتے، ہلکی

سی مسکراہٹ کے ساتھ اسے دیکھنے لگے۔لیلیٰ ایک لمحے کے

۔لیے ان کے قریب رکی تھی

تم لوگ سارا دن کھڑے رہتے ہو، بیٹھ جایا کرو نا، تھک "

جاؤ گے۔یہ چیئرز ہم نے بیٹھنے کے لیے ہی لگائی ہیں۔" لیلیٰ

نے بالوں کی لٹ کو ہاتھ میں لپیٹتے ہوئے اس انداز میں کہا تھا

کہ ان میں سے ایک تو فوراً ہی بیٹھ گیا۔

"تم نہیں بیٹھنا چاہتے؟" لیلیٰ نے دوسرے کو حیرت سے

دیکھا تھا۔ اس کی بات نہ ماننا تو اس کے حسن کی توہین تھی۔

آدمی نے فوراً نفی میں سر ہلاتے اپنے لیے کرسی کھینچی تھی۔

"تم لوگ بہت ہینڈسم ہو، بس شاید دھوپ میں کھڑے

رہتے ہو اسی لیے اسکن تھوڑی ٹین ہو گئی ہے۔ تم لوگوں کو

اپنی اسکن کا بہت خیال رکھنا چاہیے۔ میرے ہسبینڈ کی

اسکن دیکھی ہے؟ میں ہر روز اس کی اسکن کیئر کرتی ہوں۔

پلیز گھر سے نکلنے سے پہلے نا سن بلاک یوز کیا کرو۔" وہ انہیں

دیکھتے ہوئے بول رہی تھی، جبکہ اس طرح کی بیوٹی ٹپس کے

لیے شاید وہ دونوں تیار نہیں تھے، اس لیے حیرانگی سے اسے

دیکھ رہے تھے۔

آئی نو تم لوگوں کو پتہ ہی نہیں ہو گا کہ کون سی کمپنی کا"

پروڈکٹ سب سے زیادہ اچھا ہے۔اٹس اوکے، ویسے تو

مارکیٹ میں بہت اچھی کمپنیاں ہیں لیکن کچھ فیک

پروڈکٹس بھی سیل کرتے ہیں،اسکیمرز سے احتیاط کرنا۔

ویسے تم لوگ یہاں یقیناً اپنے کام کے لیے بیٹھے ہو گے اور

میں تم سے کون سی فضول طرح کی باتیں کر رہی ہوں۔وہ

کیا ہے نا، میں اپنی اسکن کو لے کر بہت زیادہ ٹچی ہوں، اسی

لیے دوسرے کی اسکن کو خراب ہوتے دیکھ کر مجھے اچھا

نہیں لگتا، سو اسی لیے میں تم لوگوں کو گائیڈ کر رہی ہوں۔

یقیناً تمہیں برا نہیں لگا ہو گا۔" وہ ایک ادا سے اپنے بالوں کو

ذرا اونچا کرتے ہوئے پیچھے کی طرف پھینکتی ان لوگوں کو

کچھ بولنے کے قابل ہی نہیں چھوڑنا چاہتی تھی۔

وہ اسے اس طرح سے منہ پھاڑے دیکھ رہے تھے جیسے کوئی

جنت کی حور دیکھ لی ہو یا اس سے پہلے کسی حسین لڑکی نے

ان سے بات نہ کی ہو۔ خیر اس بات کا یقین تو لیلیٰ کو بھی تھا

کہ ان لوگوں پر کسی نے آج تک اپنا وقت برباد نہیں کیا

ہو گا۔ لیلیٰ ہی بیوقوف تھی جو کر رہی تھی، لیکن اپنی بیوقوفی

کو نظرانداز کرتے ہوئے وہ اب بھی ان پر مسکراہٹیں نچھاور

کر رہی تھی۔ ورنہ وہ نائجیریا کے دکھنے والے دو گارڈز اتنے

اٹریکٹو ہرگز نہیں تھے کہ لیلیٰ ان پر اپنا وقت برباد کرتی یا پھر

ان سے بات بھی کرتی۔ مجبوری انسان سے کیا نہیں

کرواتی۔

"آپ بھی یقیناً سن بلاک یوز کرتی ہوں گی تب ہی تو اتنی

زیادہ خوبصورت ہیں۔" پیچھے والے آدمی نے ہلکی سی

مسکراہٹ کے ساتھ کہا تو لیلیٰ نے آنکھیں سکوڑی تھیں۔

"اوہیلو کوئی سن بلا کر نہیں! اور میں نیچرلی بیوٹی فل ہوں،

مجھے کسی طرح کی پروڈکٹ کی ضرورت نہیں ہے۔ اور سن

بلا کر صرف دھوپ سے بچاتا ہے اور ٹین نہیں ہونے دیتا۔

اب بیوٹی فل تو انسان قدرتی ہوتا ہے جیسے کہ میں ہوں،

بالکل نیچرل بیوٹی ہے میری۔ اگر میں کسی طرح کا میک اپ

نہ بھی کروں تو بھی دن میں دس بار لڑکے تو گر ہی جاتے

ہیں۔ اور آج بھی میں نے کچھ خاص میک اپ نہیں کیا، بس

تھوڑا تھوڑا ہی کیا ہے۔ اب آفس میں کام کرتی ہوں تو خود کا

خیال تو رکھنا پڑتا ہے نا۔ خیر، تم لوگ اتنے عرصے سے ان

فضول کاموں میں، میرا مطلب ہے اسٹریس والے کاموں

میں لگے ہوئے ہو۔ وہ کیا ہے، ٹینشن اور اسٹریس سے بھی

اسکن خراب ہو جاتی ہے۔" وہ ایک ادا سے پھر سے بالوں کو

۔ جھٹکا دیتی ان کے دھڑکنیں ہلا رہی تھی

ہم تو تقریباً پانچ سال سے یہ سب کام کر رہے ہیں۔ دو"

سال سے کنگ کے انڈر کام کر رہے ہیں، اس سے پہلے تو

"۔ انڈیا میں غنڈے تھے پھر کنگ نے ہمیں ڈھونڈ لیا

مطلب تم لوگ انڈیا سے ہو ؟" اس نے حیرانگی سے پوچھا"

تھا جس پہ دونوں نے ہاں میں سر ہلایا۔ وہ تو ان لوگوں کو

۔نائجیریا کا سمجھ رہی تھی

اوہ گریٹ گریٹ ! یہ تو بہت اچھی بات ہے۔ یعنی کہ تم"

لوگ انڈیا سے دبئی آئے ہو اور کنگ کی نظر تم پر کیسے پڑی؟

یقیناً کوئی بڑا ہاتھ مارا ہوگا تم لوگوں نے تب ہی تو اتنے بڑے

مافیا ڈون کی نظر میں آئے ہو تم۔" اس نے ایک دفعہ پھر

سے ادائیں دکھاتے سوال کیا۔ جس پر ان دونوں نے ہاں

میں سر ہلایا تھا۔

"ہم چھوٹے بچوں کو اغوا کر کے آگے سیل کرتے تھے۔

تب ہی کنگ نے ہمیں ڈھونڈا اور پھر ہمیں دو سال تک

اپنے انڈر کام کروایا۔ اب دو سال سے ہم کنگ کے ساتھ ہی

ہیں۔ میرا نام وشال ہے اور یہ راجیش ہے۔" وہ لیلیٰ کو دیکھتا

تفصیل بتا رہا تھا۔

نائس ٹو میٹ یو وشال، راجیش! تم دونوں کافی انٹرسٹنگ "

ہو۔ اچھا لگا تم دونوں سے مل کر۔ چلو پھر ملاقات ہو گی۔ وہ

کیا ہے نا، مجھے گھر جا کر گھر کے کام کرنے ہیں۔ یو نو، برتن،

صفائی وغیرہ۔" وہ انہیں کہتی تفصیلات بتانے لگی، جبکہ وہ

دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر رہ گئے تھے۔ کیا مطلب تھا

اس کی بات کا؟ اتنی حسین لڑکی گھر کے ماسیوں والے کام

کرتی تھی؟

تم اتنی خوبصورت ہو، تم یہ سارے کام بھی کرتی ہو؟""

اس نے دو جملوں میں اپنی حیرت کا اظہار کیا تھا، حالانکہ دونوں جملوں کا آپس میں کوئی تعلق نہیں تھا۔ حسین ہونے کا مطلب یہ تھوڑی تھا کہ بندہ گھر کے کام نہ کرے۔ خاص کر خضر احمد کی بیوی بن کر تو اس نے صرف برتن ہی مانجھنے تھے۔

بس اب جو کرنا ہے وہ تو کرنا ہی ہے نا۔ میری زندگی میں"

بس یہی سب کچھ لکھا ہے۔ دو بیٹیاں ہیں میری، ان کا بھی

خیال رکھنا پڑتا ہے۔ اور پھر گھر کے سارے کام بھی خود ہی

کرنے پڑتے ہیں۔ تمہیں پتہ ہے میڈ ملنا کتنا مشکل ہے دبئی

میں۔ اچھی خاصی ایک میڈ آتی تھی لیکن پھر یہ پاگل آدمی

سعودیہ چلا گیا۔ مجھے شک تھا کہ وہاں اس کا کسی اور لڑکی کے

ساتھ چکر نہ چل پڑا ہو، میں بھی اس کے پیچھے سعودیہ چلی

گئی اور پیچھے سے میڈ بھاگ گئی۔تب سے سب کچھ خود اپنے

ہاتھوں سے کر رہی ہوں۔" وہ اپنا دکھ ان دونوں کو سناتی

۔دکھ کا اظہار کر رہی تھی

"تمہارے ہوتے ہوئے کوئی پاگل ہی ہو گا جو کسی اور لڑکی

کے ساتھ چکر چلائے گا۔تم اتنی خوبصورت ہو، میں نے تو

آج تک تم سے حسین لڑکی نہیں دیکھی۔"اس آدمی نے

لیلیٰ کو سر سے پیر تک دیکھا تھا۔ جبکہ اس کے انداز پر اندر

۔ بیٹھا خضر سلگ رہا تھا

بس بہت ہو گیا تھا، اس سے زیادہ برداشت نہیں تھی اس

میں۔ وہ تیزی سے اپنی جگہ سے اٹھتا دروازے سے باہر نکلا

۔ تھا

لیلیٰ! تم ابھی تک یہاں اپنا وقت برباد کر رہی ہو؟ گھر جاؤ، "

بہت ہو گیا تمہارا۔ آج کے لیے اتنا ہی کافی ہے۔ یہاں تم

کام کرنے آتی ہو یا باتیں کرنے کے لیے ؟ اگر کام میں

انٹرسٹ نہیں ہے تو گھر پر بیٹھو میرے بچے پالو۔ فضول میں

یہاں آ کر میرا وقت برباد کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔"

وہ سختی سے اسے ڈانٹتے ہوئے بولا تو لیلیٰ نے پہلے تو اسے گھورا

تھا، پھر مظلومیت سے سر جھکا لیا۔

"خضر! میں تو بس بات کر رہی تھی، یہ ہمارے آفس کے

لوگ ہیں، ہمارے ساتھ کام کرتے ہیں۔ مجھے لگا مجھے ہائے

ہیلو کر لینی چاہیے، پہلے کبھی میں ان سے ملی بھی نہیں ہوں تو

میں تو صرف بات کر رہی تھی۔" لیلیٰ نے اسے سمجھانا چاہا

تھا۔

" ہو گئی بات؟ اب جاؤ یہاں سے۔ مہر اور عنایت انتظار کر

رہی ہوں گی، جا کر رات کا کھانا بناؤ۔ فضول میں فیشن کروا لو

تم سے اور کچھ نہیں ہوتا۔" وہ غصے سے کہتا لیلیٰ کو وہاں سے

جانے کا اشارہ کر چکا تھا، جبکہ اس نے ایک سرد نگاہ وشال اور

راجیش پر بھی ڈالی تھی جو کب سے اس کی بیوی کے ساتھ

ٹائم پاس کر رہے تھے۔

"تم لوگ یہاں سکون سے بیٹھے کیا ہو؟ یہاں تمہیں بیٹھنے

کے لیے نہیں رکھا گیا۔ تمہارا وہ راگا و نہ جانے کہاں غائب

ہو گیا ہے، اس کے بارے میں پتہ کرواؤ نہ کہ یہاں بیٹھ کر

وقت برباد کرو۔ آئی میری بات سمجھ میں؟ پتہ نہیں کہاں

سے یہ فضول لوگ میرے سر ڈال دیے ہیں۔ تم لوگ تو

کسی کام کے ہو ہی نہیں اور تم لوگوں کا وہ باس بھی نہ جانے

کہاں دفع ہو گیا ہے۔"

"خضر! تم راگاو کے بارے میں اس طرح سے بات نہیں کر

سکتے، وہ یقیناً کنگ کے ہی کسی ضروری کام کے لیے گیا ہو

گا۔" ان دونوں نے ایک نظر لیلیٰ کی اتری ہوئی شکل دیکھ کر

خضر کو بتانا چاہا تھا۔

اوہ پلیز شٹ اپ! اس کی وجہ سے میرا کام رکا ہوا ہے، اس"

کی وجہ سے میں کچھ نہیں کر پا رہا۔ میں کنگ کی نظروں میں

اٹھنا چاہتا تھا، دبئی کے علاوہ آس پاس کے ملکوں کی سربراہی

لینا چاہتا تھا، لیکن اس ایک آدمی نے میرے راستے میں

رکاوٹ ڈالی ہوئی ہے۔ مجھے کسی طرح کنگ سے رابطہ کرنا

ہے لیکن یہ راگاو نامی کانٹا بیچ میں ہے، جو نہ خود کسی کام کا ہے

اور نہ ہی مجھے کنگ کے کسی کام آنے دے رہا ہے۔ تم نے سنا

نہیں میں نے کیا کہا؟ جاؤ یہاں سے! لیلیٰ کی وجہ سے میں

کام پر فوکس نہیں کر پا رہا۔" اس نے غصے سے ایک دفعہ پھر

سے لیلیٰ کو دیکھتے ہوئے کہا تھا جس نے پہلے تو اسے گھورا، پھر

شکل پر معصومیت طاری کرتی پیر پٹختی ہوئی اپنے بال ایک

ادا سے پیچھے کو اچھالتی وہاں سے نکلتی چلی گئی تھی۔

تمہیں اس سے اس طرح سے بات نہیں کرنی چاہیے تھی،"

وہ ہرٹ ہوئی ہے۔" راجیش نے اچانک ہی خضر کو ٹوکا تو

وشال نے اس کے سینے پر کہنی مارتے ہوئے اسے چپ

کروایا تھا۔

"اوریلی! تمہیں لگتا ہے اپنی بیوی سے بات کرنے کا طریقہ

میں تم سے سیکھوں گا؟ میری بیوی پر دھیان مت دو، اپنے

کام پر دھیان دو تم بھی، تمہارے لیے بہتر رہے گا۔" وہ غصے

سے کہتا اندر کی طرف قدم بڑھا گیا تھا، جبکہ وشال اور

راجیش نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا پھر اس دروازے کو

جس سے تھوڑی دیر پہلے لیلیٰ مایوس سی نکل کر باہر گئی تھی۔

یقیناً وہ دونوں لیلیٰ کی قسمت پر افسوس ہی کر رہے تھے۔ اب

اتنی حسین لڑکی کو ایسا کھڑوس شوہر ملے تو افسوس ہی کیا جا

سکتا تھا۔ ان دونوں کو ہی لیلیٰ پر ترس آیا تھا، جس کا اتنا حسین

ہونا اس کے شوہر کی نظر میں کوئی اہمیت ہی نہیں رکھتا تھا۔

○○○○○○○○○○

شام تک روح کی طبیعت کافی حد تک سنبھل چکی تھی، لیکن

یارم نے اسے باہر کہیں بھی نہیں جانے دیا تھا۔اس کا ارادہ

آج گھومنے کا تھا، مارکیٹ تک جانے کا تھا لیکن یہ پلان

کینسل ہو گیا تھا۔اس نے رویام کو بھی کہا تھا کہ وہ بابا کو

منائے، ہمارا باہر جانا بہت ضروری ہے، لیکن رویام نے کہہ

دیا "ماما! آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے، ہم کہیں نہیں

جائیں گے۔ پہلے آپ ٹھیک ہو جائیں، اس کے بعد ہم باہر کہیں جائیں گے۔"

اور پھر رویام صاحب کے انکار کے بعد تو یارم نے کہہ دیا

"چھوٹا سا بچہ بات کو سمجھ رہا ہے اور تمہارے دماغ میں ایک چھوٹی سی بات نہیں آرہی کہ ہم کہیں بھی باہر نہیں جائیں گے۔ روح! سمجھنے کی کوشش کیا کرو، تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔"

یہ سننے کے بعد روح منہ بنا کر بیٹھ گئی تھی۔ یہ الگ بات تھی کہ یارم نے اس کے منہ بنانے پر بھی کسی طرح کا کوئی اثر نہیں لیا تھا۔ اس نے کہہ دیا تھا کہ وہ باہر نہیں جا سکتی، تو مطلب صاف تھا کہ یارم اسے کہیں بھی باہر نہیں جانے دینے والا تھا۔ اب وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی اسی لیے صبح سے لے کر شام تک صوفے پر بیٹھی رہی تھی۔ کبھی یارم اس کے لیے سوپ بنا کر لا رہا تھا تو کبھی اسے بھاپ دلوا رہا تھا۔

رو یام بھی وہ سب کچھ کرنے کی کوشش کر رہا تھا جو یارم کر رہا تھا۔یہاں تک کہ یارم نے تو اسے سویٹر بھی پہنا دی تھی۔ گرمیوں کی آمد آمد تھی،ایسے میں سویٹر پہن کر بیٹھنا روح کو بے وقوفی ہی لگ رہی تھی، لیکن یارم کاظمی تو پھر یارم کاظمی تھا۔اس نے کہہ دیا تھا کہ روح کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے، تو مجال تھی جو طبیعت خود بھی ٹھیک ہو جاتی

"یارم ! اب میں اندر اپنے بیڈ پر چلی جاؤں ؟ مجھ سے یہاں

نہیں بیٹھا جا رہا۔" اس نے یارم کو کچن سے نکلتے دیکھ کر کہا

تھا، جس کے ہاتھ میں پھر سے اس کی بھاپ کا سامان تھا۔ صبح

سے چھ دفعہ وہ اسے بھاپ ڈلوا چکا تھا۔

"ہاں بس، وہ لوگ روم کی ونڈو بند کر رہے ہیں۔ جیسے ہی

کام مکمل ہوتا ہے تم اندر چلی جانا، تب تک کے لیے یہ بھاپ

لو۔" وہ میز اس کے پاس لا کر رکھتا ہوا بڑا سا باؤل اس کے

سامنے رکھ چکا تھا، جس میں موجود پانی پوری طرح سے گرم

تھا۔

اس کا ناک پوری طرح بند تھا لیکن پھر بھی بھاپ سے اٹھتی

خوشبو وہ دور تک محسوس کر رہی تھی۔ خود پر بڑا سا تولیہ

ڈالتے ہوئے اس نے اپنے آپ کو اس چیز کے لیے راضی کیا

تھا۔ اسے اس کام سے کتنی نفرت تھی، یہ صرف وہی جانتی

تھی۔ ویسے تو ڈاکٹر نے اسے مشین بھی دی تھی روح کو

بھاپ دلوانے کے لیے، لیکن یارم کو ہر چیز نیچرل پسند تھی

اور پھر مشینی کام کی وجہ سے یارم کو روح زیادہ بیمار محسوس

ہوتی تھی

"یارم! آپ نے بالکونی بند کر دی، اب تو کمرے میں بالکل

ہوا ہی نہیں آئے گی۔ آپ کھڑکی بھی بند کروا رہے ہیں؟"

وہ پریشانی سے کہنے لگی تھی۔

روح! تمہیں ہوا سوٹ نہیں کر رہی، میرا بچہ! مجبوری"

ہے۔ یہاں کی ہواؤں سے جتنا ہو سکے خود کو بچاؤ۔ ڈاکٹر نے

کہا ہے آب و ہوا بدلنے کی وجہ سے تمہاری طبیعت اتنی زیادہ

خراب ہوئی ہے، تو آب و ہوا سیٹ کرنی پڑے گی۔ یہ

مجبوری ہے میری جان! اور ویسے بھی صرف چند دن کے

لیے میں نے کھڑکی اور بالکونی بند کروائی ہے، کچھ دنوں میں

ہم واپس کھول لیں گے جب تم بالکل ٹھیک ہو جاؤ گی۔یہ تو

عارضی ہے۔"

وہ پیار سے اسے سمجھاتا خود زمین پر بیٹھتا اسے بھاپ دلوانے

لگا تھا۔جبکہ رویام بھی روح کے سر کو اس طرح سے پکڑے

ہوئے تھا،آخر اس نے بھی اپنی ماں کی خدمت کرنی ہی

تھی۔بے شک کچھ بھی نہ کر کے بھی وہ بہت کچھ کر رہا تھا

"حد ہے یارم! ہوائیں بند کر دی ہیں آپ نے میری، اور

کہتے ہیں کہ یہ سب کچھ عارضی ہے۔" وہ منہ بنا کر کہتی پھر

سے جھک گئی تھی، جبکہ یارم اس کی بات کا بالکل بھی اثر

لیے بغیر اپنے کام میں مگن رہا۔

"جو میری روح کو بیمار کر دے، وہ ہوائیں بھی حرام ہیں مجھ

پر۔ تم ٹھیک ہو جاؤ، سب ٹھیک ہو جائے گا لیکن فی الحال

تمہاری طبیعت سے زیادہ عزیز مجھے کچھ بھی نہیں، اپنی

سانسیں بھی نہیں۔" وہ پیار سے اسے سمجھاتے ہوئے اسے

دوبارہ پانی پر جھکنے کے لیے کہہ رہا تھا، جس پر اس نے اسے

گھورا تھا، لیکن اس کے گھورنے پہ یارم ہلکا ساڈمپل شو کرتا

۔آنکھوں میں التجا لیے اسے پھر سے کرنے کا کہنے لگا تھا

آپ بالکل بھی اچھے نہیں ہیں یارم! اگر آپ میرے "

اتنے ہینڈسم شوہر نہ ہوتے نا، تو میں نے آپ کو اٹھا کر ڈسٹ

بن میں پھینک دینا تھا۔" وہ اس کی اوور پروٹیکٹو نس سے

تنگ آتے ہوئے غصے سے بولی تھی، جبکہ اس کے بعد یارم

نے ہلکے سے ڈمپل شو کیے تھے۔

"ٹھیک ہونے کے بعد بے شک تم مجھے ڈسٹ بن میں

پھینک دینا، لیکن تم ٹھیک ہو جاؤ۔ تمہیں بیمار دیکھ کر

سانسیں اٹکنے لگتی ہیں میری، میری جان! مجھ پر ظلم نہ کیا کر

روح، بہت عزیز ہو تم مجھے۔" نرمی سے اس کے ماتھے پر

اپنے لب رکھتے ہوئے بولا تو روح نے ناک سکیڑتے ہوئے

لب سی لیے تھے۔اس طرح کی خدمت کے بعد جب وہ یوں پیار جتاتا تھا، تب روح کے نخرے بھی آسمان پر ہوتے تھے۔

OOOOOOOOO

وہ گھر میں داخل ہوا تو لیلیٰ کے چلانے کی آواز سنائی دی تھی۔ وہ پریشانی میں قدم آگے بڑھانے لگا۔گھر میں قدم رکھتے ہی اسے اپنی بیٹیاں ادھر ادھر بھاگتی نظر آئی تھیں۔اس نے

غور کیا تو پتہ چلا وہ بیڈ بچھانے کی کوشش میں ہلکان ہو رہی

تھیں۔اسے ایک لمحے کے لیے اپنی بیٹیوں پر ترس آیا تھا،

ان کی ظالم ماں ان معصوم بچوں سے کام کروا رہی تھی،اس

نے پریشانی سے سوچا۔لیکن وہ اپنی بیٹیوں کے حق میں کچھ

نہیں کر سکتا تھا،ورنہ لیلیٰ نے اس کو بھی اس کی دادی نانی یاد

کروادینی تھی۔

"ماما! چادر بچھادی ہے، اب کیا کرنا ہے؟" اندر سے مہر کی

معصوم سی آواز سنائی دی تھی۔ چادر تو خاک ہی بچھائی گئی

تھی، وہ آدھی زمین پر اور آدھی بیڈ کے اوپر تھی۔ اس کی

دونوں بیٹیاں بھی لیلیٰ کی طرح ہی تھیں۔

"کیا کرنا ہے کا کیا مطلب ہے؟ وہاں سے ڈسٹر اٹھاؤ اور

جھاڑو! بدتمیز ہو تم لوگ، تمہارے باپ کی غلام نہیں ہوں

میں۔ اتنی مشکل سے میں نے صفائی کی تھی، تم لوگوں نے

پورے گھر کا نقشہ بدل دیا ہے۔ تم لوگوں کو کیا لگتا ہے،

تمہارا باپ مجھے تنخواہ دیتا ہے تم لوگوں کے کام کرنے کی؟

کبھی گھر صاف کرو کبھی برتن، ناخن ٹوٹ رہے ہیں

میرے۔ اوپر سے آٹا بھی گوندھا ہے۔" وہ خود پر ہوئے

ظلموں کو گن گن کر بتاتی باہر آئی تھی، جب اس کی نظر

دروازے پر کھڑے خضر پر پڑی تھی۔

آگئے لاڈ گورنر صاحب! آیئے اور یہ جھاڑو اٹھا کر گیسٹ"

روم صاف کیجیے، نوکر نہیں ہوں میں کسی کی۔ زندگی خراب

کردی ہے میری، بس انہی کاموں کے لیے رہ گئی ہوں

میں۔ میری ساری خوبصورتی تو یہ فرش گھس گھس کر

گھس جائے گی، کسی کو قدر نہیں ہوئی میری۔" وہ غصے سے

پیر پٹکتی واپس کچن کی طرف چلی گئی تھی۔ ہاتھ میں پلیٹ

تھی، مطلب وہ برتن دھو رہی تھی۔ خضر نے تیزی سے

کچن کی طرف قدم بڑھائے تھے۔اس کا جتنا موڈ خراب تھا،

اس نے خضر کے ہاتھ میں نہ تو پھول دیکھے تھے اور نہ ہی

گفٹ جو وہ اسپیشلی اس کے لیے لایا تھا تاکہ اس کے ساتھ

خوبصورت وقت گزار سکے۔

"ڈارلنگ! یہ تم کیا کر رہی ہو؟ میری جان، تمہیں یہ سب

کچھ کرنے کی کیا ضرورت ہے، میں ہوں نا۔" وہ جلدی سے

آگے بڑھتے ہوئے اس کے ہاتھ سے پلیٹ لے چکا تھا، جس

پر لیلیٰ نے گھور کر اسے دیکھا تھا۔

"یہ آخری برتن ہے، گندے برتنوں کا انبار دھو سکتی ہوں تو

یہ بھی دھو سکتی ہوں میں۔" وہ غصے سے اس کے ہاتھ سے

پلیٹ کھینچ چکی تھی۔ مطلب صاف تھا کہ آج لیلیٰ کا غصہ

ہرگز کم نہیں ہونے والا تھا اور اس کے رومینٹک موڈ کا بیڑا

غرق ہونے والا تھا۔

لیلیٰ میری جان! میں کر دوں گا، تمہیں کچھ بھی کرنے کی"

ضرورت نہیں ہے یار۔ تم آرام کرو، اور تمہارے نیل تو سچ

میں خراب ہو گئے۔"اس نے اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے اس

کا نیل چیک کیا تھا۔اس کی چھوٹی انگلی کا نیل کافی حد تک بگڑ

چکا تھا۔وہ کل ہی ایکسٹینشن کروا کر آئی تھی سعودیہ سے،

لیکن وہ نہیں جانتی تھی کہ گھر پہنچنے سے پہلے پہلے اس کی

ملازمہ اس کے ظلم و ستم سے تنگ آکر گھر سے بھاگ نکلی ہو

گی۔ اتنے دنوں میں اس کی دونوں بیٹیاں عروہ کے گھر پر

تھیں، ایسے میں ملازمہ نے ہرگز اپنی شکل بھی اس گھر میں

نہیں دکھائی تھی۔ حالانکہ وہ جانے سے پہلے ملازمہ کو بول

کر گئی تھی کہ گھر شیشے کی طرح صاف ہونا چاہیے، لیکن

اتنے دنوں میں نہ تو ملازمہ یہاں تشریف لائی تھی اور نہ اس

نے گھر صاف کیا تھا۔ اب گھر کا ہر کونہ گندا محسوس ہو رہا

تھا۔ اور جب تک سارا گھر صاف نہ ہو جائے، تب تک لیلیٰ

نے اسے منہ نہیں لگانا تھا، یہ خضر احمد بہت اچھے طریقے

سے جانتا تھا۔

"حالت دیکھو میری، ملازموں سے بدتر حالت ہو گئی ہے

میری۔ تم سے شادی کرلی ہے، اور اوپر سے تمہاری وہ نواب

زادیاں نہ جانے اپنے آپ کو کون سے ملک کی شہزادیاں

سمجھتی ہیں کہ کہتی ہیں کہ ہم سے کام نہیں ہوتے۔ میں نے

صبح اتنی مشکل سے ان کا کمرہ صاف کیا، آتے ہی پورے گھر

کی تباہی نکال دی۔"

وہ غصے سے ایک دفعہ پھر سے اپنے مسئلے بیان کرنے لگی

تھی، جبکہ کچن کے دروازے سے جھانکتی مہر اور عنایت بار

بار اسے دیکھ رہی تھیں۔ تھوڑی دیر پہلے ان کی اچھی خاصی

جھاڑ پوچ ہو چکی تھی۔

لیلیٰ میری جان! سب کچھ ہو جائے گا، میں کر دوں گا،"

تمہیں کچھ بھی کرنے کی ضرورت نہیں ہے ڈارلنگ۔ یہ تم

کیوں کر رہی ہو؟ تم پر سوٹ نہیں کرتا برتن دھونا،

تمہارے ہاتھ خراب ہو جائیں گے۔ میں کرتا ہوں نا۔" وہ

اس کے ہاتھ سے پھر سے پلیٹ لیتے ہوئے بولا تھا۔ اس

وقت خضر کا انداز بھی بالکل ویسا ہی تھا جیسے لیلیٰ کو چاہیے تھا۔

خضر نے لیلیٰ کو بتانا تھا کہ وہ یہ گھر کے کام کرنے کے لیے

نہیں بنی ہے، وہ حکومت کرنے کے لیے بنی ہے۔ اسے یہ

سب کچھ نہیں کرنا، وہ شہزادی ہے اور شہزادیاں ایسے

کاموں کو ہاتھ نہیں لگاتی۔ اس نے ایک نظر خضر کو دیکھا تھا

جو بے بسی سے اسے سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا، پھر ہاتھ

میں پکڑا ہوا برتن اس کے حوالے کر گئی۔

"مجھ سے نہیں ہوتے خضر یہ سارے کام! میں نے تمہیں

کتنی دفعہ بتایا ہے کسی اچھی ملازمہ کا انتظام کرو۔" وہ اس کے

سینے پر سر رکھتے ہوئے روہانسی انداز میں بولی تھی۔ جبکہ

اسے ریلیکس ہوتے دیکھ مہر اور عنایت نے بھی ایک

۔ دوسرے کو دیکھ کر گہری سانس کھینچی تھی

میں کل ہی کسی اچھی ملازمہ کا انتظام کرلوں گا میری جان، "

تمہیں کچھ بھی کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم جاؤ روم

میں آرام کرو، میں کرتا ہوں یہ سب کچھ۔ " وہ پیار سے اس

کے بال سہلایا اسے وہاں سے جانے کو کہنے لگا تھا۔ جبکہ

تھوڑا سا کام کرنے کے بعد ہی وہ اتنی زیادہ تھک چکی تھی کہ

فوراً ہی اپنے کمرے کی طرف چلی گئی۔ اس کے باہر نکلتے ہی

۔ مہر اور عنایت فوراً بھاگ کے اس کے پاس آئی تھیں

بابا! میں آپ کی ہیلپ کرتی ہوں۔" مہر نے فوراً اس کے "

ہاتھ سے برتن لیا تھا، جبکہ عنایت بھی ٹیبل صاف کرنے لگی

۔ تھی

نہیں ڈیئر پرنسز! تم لوگوں کو میری مدد کرنے کی کوئی"

ضرورت نہیں۔ اگر تم لوگوں کی ماں ایک رانی ہے تو تم

دونوں میری شہزادیاں ہو۔ سب کچھ ہو جائے گا اور صبح تک

ملازمہ بھی آجائے گی، جاؤ تم لوگ اپنی پڑھائی کرو، ایگزام

سر پر ہیں۔" وہ پیار سے ان دونوں کا ماتھا چومتا ان دونوں کو

وہاں سے جانے کا اشارہ کر چکا تھا، جبکہ وہ دونوں اس کا گال

چومتی وہاں سے جاچکی تھیں کیونکہ گھر کے کام کرنا ان

دونوں کو بھی پسند نہیں تھا۔

OOOOOOOOO

خضر سارا کام نپٹانے کے بعد روم میں آیا تو لیلیٰ آئینے کے

سامنے گہری سوچ میں اپنے بال سیٹ کررہی تھی۔اس کے

پیچھے آتے ہوئے اس نے لیلیٰ کو آہستہ سے اپنی باہوں میں

بھرا تھا۔

ہو گیا سارا کام، برتن بھی دھل گئے۔ ویسے تو تم دھو ہی"

چکی تھیں لیکن میں نے کچن بھی صاف کر دیا ہے۔ باہر سارا

ٹی وی لاؤنج بھی صاف کر دیا ہے، مہر اور عنایت کا کمرہ بھی

چمکا دیا ہے اور ڈائننگ روم کے علاوہ گیسٹ روم بھی صاف

کر دیا ہے۔ اب تمہیں کوئی کام نہیں کرنا پڑے گا، کل سے

ملازمہ آجائے گی سب کچھ وہی کرے گی۔" وہ بے حد پیار

سے اس کے گرد اپنا حصار بناتے ہوئے اسے بتا رہا تھا جبکہ

اس کے لب لیلیٰ کی گردن پر تھے۔

"بہت اچھا کیا تم نے سارا کام ختم کر دیا، مجھ سے کام وغیرہ

نہیں ہوتے۔ ملازمہ کا جلدی سے جلدی انتظام کرو، میں

تمہیں بتا رہی ہوں۔" اس نے انگلی اٹھا کر وارننگ دیتے

ہوئے سامنے پڑا لوشن اٹھا کر اپنے ہاتھوں پر ملا تھا، پھر اس

کے بازو اپنی کمر سے کھولتے ہوئے بیڈ پر جا کر بیٹھتی پیروں

پر مساج کرنے لگی۔ خضر اس کی ایک ایک حرکت کو دیکھ رہا

تھا۔اس طرح کے نخرے لیلیٰ اسے دکھاتی ہی رہتی تھی اور

۔وہ کافی دلچسپی سے دیکھتا تھا

تم صبح چیک کر لینا، وہ آئے گی تو تم دیکھ لینا کیسی لگتی ہے۔"

اگر کام پسند آیا تو رکھ لینا۔پرانے والی تو پتہ نہیں کہاں غائب

ہو گئی ہے، ویسے بھی تمہیں اس کا کام پسند نہیں تھا ہم نے

مجبوری کی وجہ سے رکھی ہوئی تھی، تو ہو سکتا ہے کل والی کا

کام تمہیں پسند آجائے۔" وہ اس کے پاس بیٹھتے ہوئے

آہستہ سے اس کے ہاتھوں پہ اپنا ہاتھ رکھتا ہوا بولا تو لیلیٰ نے

ایک نظر اسے دیکھا تھا۔ پھر دلکشی سے مسکراتے ہوئے

اپنے پیر بیڈ سے نیچے کرتے تکیے کے ساتھ ٹیک لگا گئی۔

"بیٹیاں سو گئیں تمہاری؟" اس نے اپنے بالوں کو پیچھے کی

طرف کرتے ہوئے بڑے بے باک لہجے میں سوال کیا تھا۔

"تمہیں لگتا ہے میں انہیں سلائے بغیر کمرے میں آیا ہوں گا؟" وہ نرمی سے اس کے پیروں کو زمین سے اٹھاتا اپنی گود میں سیٹ کرتے ہوئے پوچھنے لگا۔

"تم بھی عجیب قسم کے انسان ہو، جب بات اپنے مطلب پر آتی ہے تو سب کو وقت سے سلا دیتے ہو۔ ویسے تمہاری بیٹیاں میرے سر پر ڈانس کرتی رہتی ہیں، مجال ہے جو کبھی

تم نے انہیں منع کیا ہو۔"اس کی شرٹ کے کالر کو اپنی

۔طرف کھینچتے ہوئے وہ اسے اپنے قریب کر چکی تھی

مطلب پورے کہاں کرنے دیتی ہو تم، تھوڑا بہت پیار "

دیتی ہو اس کا بھی حساب رکھتی ہو۔"وہ اس کی گردن پر

اپنے لب رکھ گیا

ہاں تو اتنی حسین بیوی ملی ہے، تمہیں تڑپانا میرا حق ہے اور "

تڑپنا تمہارا فرض۔اس بات کا شکوہ نہ کیا کرو۔"وہ اس کے

گرد اپنا حصار بناتی آہستہ آہستہ اس کی شرٹ کے بٹن کھول

رہی تھی۔

"میری مجال جو میں شکوہ کروں۔" وہ مزید اس کے بے

باک سراپے میں کھوتے ہوئے آہستہ آہستہ اس پر چھاتا چلا

جارہا تھا۔

"یہ تو میری خوبصورتی کا صدقہ ہے۔" وہ آہستہ سے اس

کے گال پر اپنے لب رکھتی اسے مزید بے خود کرنے جارہی

تھی جبکہ ہونٹوں کی حرکت میں تیزی آرہی تھی۔اس کے

گالوں کو چومتے ہوئے وہ عجیب بے قرار سی حالت میں اس

کی گردن کو اپنے لبوں سے بھگونے لگا تھا۔

"تم میرے ساتھ فری ہونے کی کوشش کر رہے ہو؟" اس

کے گلے میں اپنی باہیں ڈالتے ہوئے وہ اس کے بالوں میں

انگلیاں دیے شرارت سے سوال کرنے لگی۔

نہیں بالکل بھی نہیں! کس نے کہا میں تمہارے ساتھ "

فری ہونے کی کوشش کیوں کروں گا؟ میں تو فری ہو رہا

ہوں۔" وہ دلکش مسکراہٹ کے ساتھ سیدھا اس کے لبوں

پر حملہ کر چکا تھا۔ اسے اپنی طرف متوجہ کرنے کے لیے ہی

تو اس نے ریڈ لپ اسٹک سے اپنے لبوں کو سجایا ہوا تھا۔ خضر

کیوں نہ بہکتا، اس کی بیوی اس کے دل کی ساری مرادیں

پوری کر رہی تھی۔

"تم ان لوگوں سے بات کیوں کر رہی تھیں؟" وہ اچانک

اس کی گردن سے سر اٹھاتا اس سے سوال کرنے لگا تو لیلیٰ

کے لبوں پر بڑی دلکش مسکراہٹ بکھری تھی۔

"کیونکہ مائی ڈیئر ڈارلنگ! ان لوگوں کو بہت کچھ پتہ ہے اور

ان سے بہت کچھ نکلوانا ہے۔ اب دور دور سے ہائے ہیلو

کرنے سے تو یقیناً وہ تمہیں کچھ بتائیں گے نہیں، اسی لیے

میں ان کے تھوڑے سے پاس جا کر ہائے ہیلو کر رہی ہوں

"۔کہ جلدی ہی ان کے منہ سے ساری باتیں نکل جائیں

تمہیں پتہ ہے اس وقت تم میں اور مجھ میں فرق کیا"

ہے ؟"وہ اسے گھور رہا تھا جب اس نے بہت نرمی سے سوال

۔کیا

کیا؟"وہ پوچھنا نہیں چاہتا تھا لیکن جس انداز سے وہ بتانا"

۔چاہتی تھی خضر مجبور ہو گیا تھا پوچھنے پر

تم ذہین ہو، بہت ذہین ہو، لیکن میں ذہین ہونے کے ساتھ "

ساتھ حسین بھی ہوں۔اور میرا بے تحاشہ حسین ہونا

تمہارے لیے فائدہ مند بھی ہو سکتا ہے اگر تم فائدہ اٹھانا چاہو

تو۔خیر فی الحال میرا ان ساری باتوں پر دماغ خراب کرنے کا

ہرگز کوئی ارادہ نہیں ہے، میرا موڈ رومینٹک ہو رہا ہے۔"

وہ اس کے چہرے پر انگلی پھیرتے ہوئے بولی تو خضر نے

۔آہستہ سے اپنی آنکھیں بند کی تھیں

میرا ابھی ان فالتو باتوں پر وقت برباد کرنے کا موڈ نہیں ہے"

کیونکہ میرا موڈ بھی تمہارے موڈ کی طرح رومینٹک ہو رہا

ہے۔" وہ اس کے لبوں کو بار بار چومتا پوری طرح اس کے

حصار میں آچکا تھا جبکہ لیلیٰ اس کے انداز پر مسکراتی اس کے

لبوں پر اپنا پہرا جما گئی۔

وہ مجھے نا تم سے تھوڑا سا سوری بولنا تھا۔ "اس کے گالوں "

پر باری باری اپنے لب رکھتے ہوئے وہ پوری طرح سے اسے

اپنے حسن کے جال میں قید کر چکی تھی۔

تھوڑا سا سوری کتنا سوری ہوتا ہے؟ "وہ اسے اپنے اوپر "

کرتے ہوئے بیڈ پر لیٹا اس کی کمر میں اپنا بازو حائل کرتا اسے

اپنے ساتھ لگا چکا تھا۔

"میری طرف سے تو تھوڑا سا سوری بھی بہت بڑا سوری ہوتا

ہے، اگر تم ایکسیپٹ کرنا چاہو تو۔"

"میری مجال جو میں نہ کروں۔" وہ دوبارہ اس کے لبوں پر

جھکتے ہوئے بولا تو لیلیٰ مسکرادی تھی۔

"میں تمہیں مارنا نہیں چاہتی تھی، پتہ نہیں وہ سب کچھ کیسے

ہو گیا۔"

میں جانتا ہوں سب کچھ کیسے ہوا لیلیٰ، میں جانتا ہوں تم "

اپنے کام کے لیے جنون کی حد تک پاگل ہو اور اس میں کچھ

غلط نہیں ہے، ہمارا کام کرنے کے لیے لوگوں کو اتنا ہی جنونی

ہونا چاہیے۔ اور مجھے میری لیلیٰ یہ سوری ووری بولتی اچھی

نہیں لگتی، میری لیلیٰ تو حکم چلاتی اچھی لگتی ہے۔ تم مجھے مار

بھی دیتی نا تو قسم خدا کی اف تک نہ کرتا، میں اپنی لیلیٰ کے

ہاتھوں مر بھی جاؤں تو میرے لیے یہ فخر کی بات ہو گی

کیونکہ میں جانتا ہوں میں ایک بہادر عورت کا شوہر ہوں۔

تم میرا فخر ہو لیلیٰ اور یہ سوری ووری بولنے کی ضرورت

نہیں ہے مجھے، نہیں چاہیے۔" وہ پھر سے اس کے اوپر جھکتے

ہوئے بولا تو اس نے محسوس کیا کہ لیلیٰ کا چہرہ جو تھوڑی دیر

پہلے خوشی سے چھلک رہا تھا وہاں اب غصہ ہے

کیا ہوا لیلیٰ ؟ کیا میں نے کچھ غلط بول دیا؟" وہ اس کے "

چہرے کو دیکھتا پریشانی سے کہنے لگا تو اس نے اگلے ہی لمحے

۔ایک زوردار مکا اس کے سینے پر دے مارا تھا

تم مجھے بہادر لڑکی کہہ کر اپریشیٹ کر سکتے تھے، یہ عورت "

کیا ہوتا ہے ؟ تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھ جیسی حسین لڑکی کو

عورت کہنے کی ؟ تمہاری ایسی کی تیسی ! تم قابل ہی نہیں ہو

نرمی سے پیار کرنے کے ۔ تمہیں اس دن مار ہی دینا چاہیے

تھا، کاش گولی یہاں سینے کے بیچ لگتی، کم سے کم تم مجھے

عورت تو نہ کہہ پاتے" وہ اس کے بالوں کو نوچتے ہوئے اپنا

غصہ نکال رہی تھی جبکہ خضر نے اسے کنڑول کرنے کی

کوشش کی تھی لیکن ایسی کنڈیشن میں وہ کنڑول ہو جائے

ایسا تو ممکن ہی نہیں تھا۔ اس کے دونوں ہاتھوں کو ایک جھٹکے

سے پکڑتا وہ اس کی کمر پر لگاتے ہوئے اس کے لبوں پر پوری

شدت سے جھک گیا تھا۔ ٹھیک کہتی تھی وہ، نرمی سے پیار

کرنا شاید ان کی قسمت میں لکھا ہی نہیں تھا۔ ان لوگوں نے

شاید جانوروں جیسا پیار کر کے ہی ایک دوسرے کا پیار سمیٹنا

تھا۔ وہ پوری شدت سے اس کے لبوں پر جھکا اس کی سانسیں

چرا رہا تھا جبکہ لیلیٰ اب بھی اپنے غصے کا اظہار کر رہی تھی۔

کمرے میں جہاں گہری سانسوں کا شور تھا وہیں ہر تھوڑی دیر

کے بعد خضر اس سے بچنے کے لیے کبھی چیختا تو کبھی قہقہ

لگاتا۔ ہاں لیکن اس نے دوبارہ اسے عورت کہنے کی غلطی

نہیں کی تھی، کیونکہ وہ عورت نہیں تھی وہ ایک حسین

ترین دوشیزہ تھی جسے عورت کہنا کم سے کم لیلیٰ کے لیے گالی

سے کم نہیں تھا۔

○○○○○○○○○

وہ ہر ممکن کوشش کر رہا تھا کہ کسی طریقے سے وہ یہاں سے

چھوٹ جائے، کسی طرح وہ اپنے ہاتھ کھولنے میں کامیاب

ہو جائے۔ تھوڑی دیر کے بعد ڈیول نے آجانا تھا اور پھر اس

پر وہ کیڑے مکوڑے چھوڑ دیئے تھے جن کو خود پر محسوس

کرتے ہی اس کی روح تک کانپ اٹھتی تھی۔ وہ ہر ممکن

کوشش کر رہا تھا کسی طریقے سے وہ یہ رسی کھول لے۔ پہلے

وہ لوہے کی زنجیر میں بندھا رہتا تھا لیکن پچھلے دو تین دن

سے اس نے اسے رسی سے باندھنا شروع کر دیا تھا کیونکہ

لوہے کی زنجیر کی وجہ سے اس کے ہاتھ پیروں میں کافی

گہرے زخم ہو چکے تھے اور ان کھلے زخموں کو یار م کے

کیڑے مکوڑے بہت برے طریقے سے نوچتے تھے۔یہی

وجہ تھی کہ اس کے زخم دن بدن خراب ہوتے جارہے

تھے۔یارم اسے کیوں نہیں مار رہا تھا،وہ نہیں جانتا تھا کیونکہ

اب تک اس کے مطابق یارم کو اسے مار دینا چاہیے تھا،اسے

ختم کر دینا چاہیے تھا۔وہ یارم کا دشمن تھا لیکن نہ جانے کیا

وجہ تھی کہ یارم نے اب تک اسے ختم نہیں کیا تھا۔شاید

ابھی اس کی زندگی باقی ہی تھی اور وہ اپنی زندگی کے لیے

یہاں سے نکلنا چاہتا تھا، کسی بھی طریقے سے خود کو یہاں

سے چھڑوانا چاہتا تھا۔ اس کے پاس یہ آخری موقع تھا خود کو

یہاں سے آزاد کروانے کا اور یہ آسان نہیں تھا۔ وہ کسی بھی

طریقے سے یہاں سے چھوٹ جانا چاہتا تھا، یہاں سے نکل

کر اس نے کبھی یہ سارے کام نہیں کرنے تھے۔ وہ بہت

دور چلا جانا چاہتا تھا۔ وہ یہاں اپنے باپ کا بدلہ لینے ہرگز

نہیں آیا تھا، اس میں اتنی ہمت ہی نہیں تھی کہ وہ یارم کاظمی

جیسے بندے کے ساتھ پنگا لے۔ وہ تو یہاں صرف اور

صرف کنگ کے کہنے پر آیا تھا، کنگ کا کہنا تھا کہ وہ اسے انڈیا

کا ڈون بنا دے گا، وہ پورے انڈر ورلڈ پر حکومت کرے گا،

ہر چیز اس کے ہاتھ میں آ جائے گی، صرف اور صرف یارم کو

ختم کرنا ہے۔ اور اس نے سمجھا تھا یارم اور اس کی ٹیم کو الگ

کرنا آسان ہے، وہ خضر احمد کو اپنے ساتھ لگا چکا تھا یہ سمجھے

بغیر کہ یارم کاظمی کے گینگ کی ریڑھ کی ہڈی خضر احمد ہے۔

وہ خضر کو لالچ دے رہا تھا یہ جانے بغیر کہ اسے اپنی سانسوں کا لالچ بھی نہیں ہے۔

وہ یہاں اتنے برے طریقے سے پھنس چکا تھا کہ اب یہاں سے نکلنا ممکن ہی نہیں رہا تھا۔ وہ بس کسی بھی طرح ایک دفعہ یہاں سے زندہ نکلنا چاہتا تھا جس کے لیے وہ کوشش کر رہا تھا۔ رسیاں کھولنے کی ہر ممکن کوشش کرنے میں ناکام ہوتے ہوئے اس نے اونچی آواز میں چلانا شروع کر دیا۔

پوری شدت سے چلاتے چلاتے اس کے گلے میں خراشیں

پڑ گئی تھیں۔روح یہاں پر تھی،اس کا بچہ یہاں پر تھا۔اگر وہ

کسی طریقے سے روح تک پہنچ جاتا تو اس کے پیروں میں پڑ

کر گڑ گڑا کر اس سے معافی مانگتا،شاید اس لڑکی کو اگر اس پر

ترس آجاتا تو شاید یارم کاظمی اسے زندہ چھوڑ دیتا۔اس نے

سوچ لیا تھا وہ کیسے بھی روح تک پہنچے گا،اسے روح تک پہنچنا

تھا،اسے اپنی جان بچانی تھی،اسے اپنی آخری سانسیں آزاد

کروائی تھیں، اسے کاظمی کی پہنچ سے دور نکلنا تھا۔اسے کسی

بھی طرح یہاں سے نکل کر اپنی زندگی آسان کرنی تھی، وہ

زندگی میں کبھی لوٹ کر ان کاموں کی طرف نہیں آئے گا،

وہ زندگی میں کبھی لوٹ کر کنگ سے رابطہ نہیں کرے گا۔

وہ ہمیشہ کے لیے روپوش ہو جائے گا، ہمیشہ کے لیے یہاں

سے چلا جائے گا، بس یارم ایک دفعہ اسے چھوڑ دے

رسیاں کھولنے میں ناکام ہوتا وہ اونچی آواز میں چلانے لگا تھا:

"کسی طرح وہ کھل جائے، بس ایک دفعہ!" اس نے پوری

جان لگاتے ہوئے رسیاں کھولنے کی کوشش کی تھی جب

اچانک ہی کرسی الٹ گئی۔ وہ اچانک زمین بوس ہوا تھا، درد

سے اس کی چیخیں نکل گئی تھیں لیکن مجال تھی جو آواز یہاں

سے باہر نکلی ہو۔ کاش ایک دفعہ اس کی آواز روح تک پہنچ

جائے۔ کاش وہ اسے خود پر ترس کھانے پر مجبور کر دے۔

اس کی حالت ترس کھانے والی ہی تھی۔ہاں وہ جانتا تھا اگر

وہ روح تک پہنچ گیا تو وہ زندہ بچ جائے گا، شاید اس کے زندہ

بچنے کا بس یہی ایک طریقہ تھا، وہ کسی طرح روح تک پہنچ

جائے۔

وہ زمین پر بری طرح الٹ پلٹ ہوتا کسی بھی طرح اپنے

آپ کو آزاد کرنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن نہ تو وہ رسیاں

ٹوٹ رہی تھیں اور نہ ہی وہ کرسی سے الگ ہو پا رہا تھا۔اس

نے بڑی مشکل سے خود کو سیدھا کرنے کی کوشش کی تھی،

اس سیدھا ہونے میں تقریباً ایک ڈیڑھ گھنٹہ لگ گیا تھا۔

سیدھے ہو کر بیٹھتے ہوئے اس نے آہستہ سے اٹھنا چاہا تو

کرسی اس کے ساتھ ہی زمین سے اوپر ہوئی تھی۔ اس نے

آہستہ آہستہ پیر آگے بڑھانے چاہے لیکن قدموں میں جیسے

جان ہی نہیں تھی۔ وہ ایک دفعہ پھر سے کرسی پر نڈھال سا

بیٹھ گیا تھا۔ اپنے ایک پیر پر زور ڈالتے ہوئے اس نے کرسی

کو آگے کی طرف گھسیٹنا شروع کیا۔ وہ اس بیسمنٹ کے

دروازے تک جانا چاہتا تھا، اگر وہ دروازے تک چلا جاتا تو

ممکن تھا کہ اس کی آواز باہر تک چلی جاتی اور اگر اس کی آواز

روح تک چلی جاتی تو شاید اس کی زندگی بچ جاتی۔ وہ اپنی

زندگی کو بچانے کا یہ آخری موقع ہاتھ سے جانے نہیں دے

سکتا تھا۔ اس کے پاس شاید یہ کچھ سانسیں ہی بچی تھیں۔

اس کی حالت ایسی نہ تھی کہ اب یارم اسے مزید زندہ رکھتا۔

اس کے زخم اور بھی زیادہ خراب ہو رہے تھے۔ کل یارم

نے اس کے زخم صاف کرتے ہوئے اس کے زخموں پر

شراب گرائی تھی تاکہ زخم میں کیڑے نہ پڑیں لیکن پھر

بھی جتنی تکلیف سے وہ گزر رہا تھا وہ جانتا تھا اس کے زخم

انتہائی خراب ہو چکے ہیں۔ اگر اب بھی وہ یہاں سے نہ نکل

پایا تو شاید وہ ختم ہو جائے گا۔ اور وہ مرنا نہیں چاہتا تھا، وہ

زندہ رہنا چاہتا تھا۔ وہ اپنی موت اس قدر خطرناک نہیں

چاہتا تھا، اسے اپنی زندگی واپس چاہیے تھی، کسی بھی طرح

اسے باہر نکلنا تھا، اسے روح تک پہنچنا تھا۔ لیکن کیسے؟ اس

کی ہمت جواب دے گئی تھی، اس سے آگے کرسی گھسیٹنا اس

کے لیے ممکن نہ رہا تھا۔ گہرے گہرے سانس لیتا ہوا وہ

کرسی کی پشت سے ٹیک لگا گیا۔

اسے اپنے سارے جرم یاد آرہے تھے، اپنے سارے گناہ

اس کی آنکھوں کے سامنے گھوم رہے تھے۔ کاش وہ یہ سب

کچھ نہ کرتا، کاش وہ یارم کی بیوی پر جان لیوا حملہ نہ کرتا۔ شاید

یارم اسے معاف کر دیتا اگر حملہ اس نے صرف یارم پر کیا

ہوتا لیکن اس نے اس کی جان لینے کی کوشش کی تھی جس

کے لیے یارم زندہ تھا۔ آہ! کاش وہ اپنے گناہوں کا کفارہ ادا

کر سکتا۔

○○○○○○○○○

ہیلو گائز! کیسے ہو تم دونوں؟ آج کافی گڈ لوکنگ لگ رہے

ہو، بلیک کلر تم دونوں پر بہت سوٹ کرتا ہے۔" لیلیٰ آفس

کے اندر داخل ہوتے ہوئے اچانک ہی راجیش اور وشال کو

دیکھ کر بولی تھی۔

وہ خود بھی یقیناً اسی کے منتظر ہی تھے کیونکہ وہ مسلسل

دروازے کو ہی دیکھ رہے تھے۔اس کے اچانک آنے پر وہ

دونوں ہی جیسے کھل اٹھے تھے۔

ہم ٹھیک ہیں، تم کیسی ہو؟ کل تو تمہیں بہت زیادہ کام کرنا"

پڑا ہو گا نا گھر جا کر؟ تم بتا رہی تھی نا گھر میں بہت کچھ ہے

کرنے کے لیے اور کوئی ملازمہ بھی نہیں ہے جو تمہارے

لیے کام کر سکے؟ کل ہمیں بہت دکھ ہوا یہ جان کر کہ تمہیں

اتنا سارا کام کرنا پڑتا ہے، اسی لیے میں نے تمہارے لیے کچھ

نمبر ڈھونڈے ہیں۔ یہ دبئی میں تمہارے ایریا کے آس پاس

ہی کام کرتی عورتیں ہیں، تم ان سے رابطہ کر سکتی ہو، یہ

تمہارے گھر کا سارا کام آکر کر جایا کریں گی۔" وہ ایک چھوٹا

سا کاغذ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے بولا تو اس نے حیرت

سے پیپر تھام لیا تھا جس پر تقریباً تین سے چار نمبر لکھے

ہوئے تھے۔

"تھینک یو سوچ! تم لوگوں کو میرا کتنا احساس ہے، یقین کرو

اب تک میرے شوہر نے کوئی ملازمہ نہیں ڈھونڈی ہو گی

لیکن تم لوگوں نے میرے لیے ملازمہ ڈھونڈ نکالی۔ یقین

کرو مجھے اتنی خوشی ہو رہی ہے کہ میں بیان نہیں کر پا رہی،

"۔تم لوگ سچ میں دل کے بہت اچھے ہو

تم بھی بہت اچھی ہو لیلیٰ! اور کل جب خضر تمہیں ڈانٹ "

رہا تھا تب ہمیں بالکل اچھا نہیں لگا، اسی لیے ہم نے سوچا کہ

اور کچھ تو تمہارے لیے ہم کر نہیں سکتے لیکن ایک نوکرانی کا

انتظام تو کروا ہی سکتے ہیں۔ اب اتنی خوبصورت لڑکی گھر کے

کام کرتی اچھی تھوڑی نہ لگتی ہے۔" وہ دونوں اس کے ساتھ

فلرٹ کرنے کی کوشش کر رہے تھے لیکن ان کا فلرٹنگ

اسکل بہت خراب تھا، کم سے کم لیلیٰ کے سامنے تو بہت ہی

زیادہ خراب۔ اگر اس طرح کی لائن کوئی اور یوز کرتا تو وہ

اس کے منہ پر دو لفظ لعنت بھیج کر آگے بڑھ جاتی، لیکن

یہاں نہیں!

"تم لوگوں کو پتہ ہے؟ یہ لوگ کہہ رہے تھے کہ تم پتھر دل

کے ہو، تمہارے سینے میں کسی کے لیے کوئی نرم جذبات

نہیں ہیں، لیکن دیکھو تم لوگوں نے ان سب کو غلط ثابت کر دیا! تم لوگ کتنے پیارے ہو، کتنے معصوم ہو، تم لوگوں نے میرا اتنا احساس کیا۔ اب کم سے کم مجھے گھر کے کام تو نہیں کرنے پڑیں گے نا۔ تھینک یو سو مچ، میں آج ہی ان نمبر پر رابطہ کر کے اپنے لیے کوئی اچھی سی میڈ کا انتظام کر لوں گی۔ تم لوگ بہت کیوٹ ہو۔" پھر ان دونوں کو دیکھتی مسکراتی ہوئی وہ خضر کے کمرے کی طرف بڑھ گئی تھی، جب وہ ایک

دوسرے کو دیکھتے، آنکھوں ہی آنکھوں میں کوئی اشارہ

کرتے مسکرا کر اپنے کاموں میں مصروف ہو گئے۔

○○○○○○○○○

"خضر احمد؟ یہ سب کچھ کیا چل رہا ہے تمہاری ناک کے نیچے

مجھے یقین نہیں آرہا، تمہاری بیوی تقریباً پچھلے پانچ منٹ سے

ان دو غنڈوں پر اپنا وقت برباد کر رہی ہے۔ وہ ان لوگوں

کے ساتھ کھڑی مسکرا مسکرا کر باتیں کر رہی ہے اور تم

یہاں آرام سے اس ڈبے کے سامنے بیٹھے ہوئے ہو۔ بند

کروا سے ! اپنی بیوی پر دھیان دو کہیں تم سے بیزار تو نہیں ہو

گئی ؟ لیکن اگر تم سے بیزار ہو بھی گئی تو بھی اس کی چوائس

اتنی گھٹیا نہیں ہو سکتی۔ یہ چل کیا رہا ہے ؟" درک شیشے کی

وال سے نظر ہٹاتے ہوئے خضر کی طرف متوجہ ہوا تھا جو

مسلسل اپنے لیپ ٹاپ پر کوئی میل کر رہا تھا

۔

درک! تم جاؤ یہاں سے، کیوں میرا دماغ خراب کر رہے "

ہو؟ تم صرف تھوڑی دیر کے لیے آئے تھے، شاید تم بھول

گئے ہو۔" وہ غصے سے کہتا دوبارہ اپنے کام کی طرف متوجہ

ہوا تھا جبکہ درک اس کا دھیان لیلیٰ کی طرف دلانے کی

۔کوشش کر رہا تھا

خضر میرے دوست، میرے یار! سمجھنے کی کوشش کر، "

تیری بیوی تیرے ہاتھ سے نکلتی جا رہی ہے۔ تیرے ناک

کے نیچے کیا کیا ہو رہا ہے، دیکھ تو سہی! وہ ان غنڈوں سے
باتیں کر رہی ہے، ان غنڈوں کے ساتھ ہنس کر بول رہی
ہے، اپنا قیمتی وقت ان پر برباد کر رہی ہے۔ یقین کر اتنی
مسکراہٹیں وہ تجھے پاس نہیں کرتی ہو گی جتنی باہر ان لوگوں
کو کر رہی تھی۔ اب ادھر ہی آ رہی ہے۔" وہ جگہ چھوڑ کر
کرسی کھینچتے ہوئے اس کے سامنے بیٹھتا اسے بتانے کی
کوشش کرنے لگا تھا جبکہ خضر نے بس ایک نگاہ اٹھا کر اسے

دیکھا تھا پھر اپنے کام کی طرف متوجہ ہو گیا، اس وقت وہ اس

کی فضول بک بک نہیں سن سکتا تھا۔

"تو دفع ہو جا! میرا دماغ خراب کرنے کی ضرورت نہیں ہے،

تیری وجہ سے مجھے آرام سے میرا کام کرنے دے۔ جا یہاں سے،

وہ میں پہلے ہی اپنے کام میں لیٹ ہو چکا ہوں۔"

آج ہی سعودیہ سے واپس آیا تھا اور آتے ہی سیدھا اس کے

سر پر سوار ہوا تھا۔ جب خضر نے اس کی طرف زیادہ دھیان

نہ دیا تو وہ آگے پیچھے دھیان دینے لگا تھا اور اب اس کا دھیان

سیدھا لیلیٰ کی طرف تھا۔ لیلیٰ کی راگاو کے غنڈوں کے ساتھ

اس طرح کی بے تکلفی خضر کو کیسی بھی لگے لیکن درک کو

ایک آنکھ نہیں بھائی تھی تبھی تو وہ خضر کو پمپ کرنے کی

کوشش کر رہا تھا، لیکن مجال تھی جو اس پتھر کے انسان کو

کوئی فرق پڑتا ہو۔ ہر چیز کو اگنور کرتے بس لیپ ٹاپ پر ٹک

ٹک کیے جا رہا تھا۔

جب لیلیٰ پورے دھڑلے سے کمرے کے اندر داخل ہوئی

اور اپنا بیگ ٹیبل پر پھینکتی سامنے والی کرسی پر نیم دراز ہوئی

تھی ۔

لیلیٰ خضر احمد ! شرم نام کی کوئی چیز تم میں بچی ہے یا ساری "

بیچ کھائی ہے تم نے ؟ وہاں باہر کیا منہ کالا کر رہی تھی ان

کالے مسٹنڈوں کے ساتھ ؟ کیا باتیں چل رہی تھیں

تمہاری، مجھے پورا کلیئر بتاؤ ورنہ میں نے تمہارے شوہر کو

تمہارے خلاف کر دینا ہے۔" وہ جو آرام سے آ کر بیٹھی تھی

۔ درک کی جذباتی تقریر پر آنکھیں گھماتی خضر کو دیکھنے لگی

یہ لو! تمہارے لیے ملازموں کے نمبر لے کر آئی ہوں، "

فون کر وان کو اور بلاؤ ان کو آج شام گھر پہ۔ یقیناً تم نے تو

کوئی انتظام کیا ہی نہیں ہو گا لیکن میرے دیوانے جو جگہ جگہ

گھوم رہے ہیں نا وہ میرے لیے انتظام کر ہی لیتے ہیں

ملازموں کا بیچاروں کو بڑا افسوس ہو رہا تھا کہ میں گھر کے

اتنے کام کرتی ہوں۔ میرا درد دیکھا نہیں گیا ان سے اسی

لیے انہوں نے ملازموں کے نمبر ڈھونڈے ہیں، ہمارے

گھر کے آس پاس ہی کام کرتی ہیں یہ۔ "لیلیٰ پرچی اسے دیتے

ہوئے بولی تو خضر نے حیرت سے اس کے ہاتھ سے پرچی

لے کر اسے چیک کیا تھا۔

کیا مطلب یہ ہمارے گھر کے آس پاس کام کرتی ہیں؟" وہ"

سچ مچ میں حیران تھا، ان لوگوں نے نہ جانے کیسے یہ نمبر

نکالے تھے وہ خود پچھلے دو دنوں سے کوئی نمبر نکلوا نہیں پایا

تھا ۔

"اگر ! دو جواب مجھے تو پہلے گی ہوں میں بعد باتیں ساری یہ

تمہارا شوہر تم سے کچھ پوچھتا نہیں ہے تو اس کا یہ مطلب

نہیں ہے کہ تم بالکل فری ہو جاؤ۔ بتاؤ مجھے کیا باتیں چل

رہی تھیں تمہاری ان لوگوں کے ساتھ اور اتنا ہنس ہنس کر

بات کیوں کر رہی تھی؟ تمہیں شرم نہیں آئی شوہر کے

ہوتے ہوئے اس طرح باہر غنڈوں سے بات کرتے؟ خضر

احمد! اس نے کبھی تم پر اس طرح مسکراہٹ نچھاور نہیں کی

ہو گی جس طرح یہ باہر خیرات میں بانٹ رہی تھی۔ شرم

کرلو کچھ تو شرم کرلو! یہ عورت تمہیں کہیں کا نہیں

چھوڑے گی میرے بھائی، مت کر اس پر یقین میں تجھے بول

رہا ہوں اس کا دل بھر گیا ہے تیرے سے اسی لیے یہ ۔۔۔"

ہاں اس میں کوئی ڈاؤٹ نہیں ہے کہ میرا دل اس سے بھر "

گیا ہے لیکن یقین کرواتی بری چوائس میری پھر بھی نہیں

ہو گی! میں ان سے بات کرتی ہوں، اس کے پیچھے میرا ایک

خاص مقصد ہے۔ "لیلیٰ نے اس کے منہ پر ٹیپ چپکاتے

ہوئے اسے بتانا شروع کیا تھا۔

مقصد؟ کیسا مقصد؟ "وہ اپنے منہ سے جیسے ٹیپ کھینچ کر "

اتارتا سوال جواب کرنے لگا۔ بے شک وہ ان کی ٹیم میں

نہیں تھا لیکن پھر بھی یارم کی ٹیم کی اے ٹوزیڈ خبر رکھنا وہ

اپنا فرض سمجھتا تھا۔

"وہ ہیں جو آدمی کے کنگ کہ ہے لگتا کو لیلیٰ ! ہوں بتاتا میں

کچھ ٹھرکی ٹائپ ہیں تو لیلیٰ آسانی سے انہیں کو راپ کر سکتی

ہے مطلب وہ جان سکتی ہے کہ کنگ کون ہے اور کہاں ہے

اور ہم اس سے رابطہ کیسے کر سکتے ہیں، اس سے مل کیسے سکتے

ہیں۔ اب اگر تمہیں آسانی سے سمجھانا چاہوں تو مطلب

میرا بہت صاف ہے کہ ہم اگر ان لوگوں سے یہ پوچھتے ہیں

کہ کنگ کون ہے، کہاں ہے، ہمیں کیسے ملے گا، ہم اس سے

ملاقات کیسے کریں گے یا وہ ہمارے سامنے کیسے آئے گا تو

آف کورس وہ لوگ ہمیں کچھ نہیں بتائیں گے۔ کنگ سے

صرف بات کرنے کے لیے میں اتنی دفعہ ان لوگوں سے

کہہ چکا ہوں کہ حد نہیں ہے لیکن یہ لوگ میری بات بالکل

کان پر رکھتے ہی نہیں ہیں، لیکن لیلیٰ کو لگتا ہے کہ وہ ان

لوگوں کو اپنی باتوں میں لگا کر ان لوگوں سے کنگ کا نمبر نکلوا

سکتی ہے۔ ہم کنگ سے بات کر سکتے ہیں، اس تک پہنچ سکتے

ہیں، اسے دیکھ سکتے ہیں، بس اسی لیے یہ ان لوگوں کے

ساتھ اتنی بات کر لیتی ہے۔" خضر نے تفصیل سے سمجھایا

تھا، انداز ایسا تھا جیسے وہ لیلیٰ کی صفائی پیش کر رہا ہو لیکن

سامنے بیٹھی لیلیٰ کو بالکل پرواہ ہی نہیں تھی، اسے سچ میں

فرق نہیں پڑتا تھا کہ کوئی اس کے بارے میں کیا سوچتا ہے۔

فرق صرف اس بات سے پڑتا تھا کہ خضر اس کے بارے میں

کیا سوچتا ہے اور اس کا شوہر اس کے بارے میں کبھی کچھ غلط

سوچ ہی نہیں سکتا تھا، اگر سوچتا تو وہ منہ نہ توڑ دیتی اس کا !

اور لیلیٰ! تمہیں کیوں لگتا ہے کہ تم ان لوگوں کو ٹریپ کر "

لو گی؟" اس نے سیدھا لیلیٰ سے سوال کیا۔

"کیونکہ میں حسین ہوں!" وہ کندھے اچکا کر بولی۔

ہاں ٹھیک ہے میں جانتا ہوں تم حسین ہو، تم خوبصورت "

ہو، تم کچھ بھی کر سکتی ہو لیکن وہ کنگ کے آدمی ہیں۔ "

۔درک نے بتانا ضروری سمجھا تھا

فرق نہیں پڑتا درک قیوم خلیل! دنیا بھر کی مردوں کی "

۔ہے اور میں حسین ہوں۔" وہ آنکھ دبا کر کندھے اچکا گئی

"بے شک بے شک تم ٹھیک کہہ رہی ہو، لیکن پھر بھی لیلیٰ

ڈارلنگ! یہ کوئی عام لوگ نہیں بلکہ مافیا کے سب سے

خطرناک ترین غنڈے کے خاص لوگ ہیں۔"

"میں حسین ہوں درک قیوم! یقین کرو تمہاری ہر طرح کی

فلاسفی اس ایک جملے کے سامنے فیل ہے۔" وہ آنکھ دبا کر ہلکا

سا مسکرائی تو خضر بھی مسکرا دیا تھا۔

ارے بھاڑ میں ڈالو ایسے حسن کو! کوئی ضرورت نہیں ہے "

تمہیں ایسے لوگوں کے منہ لگنے کی۔ تم کیوں انہیں اہمیت

دے رہی ہو؟" درک کو اچھا نہیں لگا تھا۔

" کیونکہ وہ میرے نئے نویلے دوست ہیں، کوئی ان سے

ٹھیک سے بات نہیں کرتا، مجھے برا لگتا ہے اپنے دوستوں کے

لیے۔اور پلیز تم میرے دوستوں کے خلاف کچھ نہیں کہو

گے، وہ میرے نئے دوست ہیں اور میرے لیے بہت

عزیز ہیں۔" لیلیٰ نے منہ بنا کر کہا تو در ک اسے دیکھ کر رہ گیا

۔ تھا جبکہ خضر دوبارہ لیپ ٹاپ پر مصروف ہو چکا تھا

○○○○○○○○○

شاید باہر روشنی ہو چکی تھی، تھوڑی سی روشنی بڑے سے

دروازے سے اندر آرہی تھی لیکن دروازہ اوپر تھا اس کی

آنکھ کھلی تو وہ اب بھی کرسی پر ویسا ہی بندھا ہوا تھا۔ اس کا

سارا جسم درد سے بے حال تھا، ہر زخم تازہ تھا۔ درد سے اب

رونا بھی نہیں آ رہا تھا، آنسو بھی ختم ہو چکے تھے اور گلے میں بھی شدید تکلیف تھی۔

یارم کیوں نہیں آیا تھا کل رات؟ وہ اسے کھانا دینے کے لیے نہیں آیا تھا، اسے اپنے کیڑے مکوڑوں کا خیال بھی نہیں آیا تھا، کہاں تھا وہ؟ کیا وہ گھر پر نہیں تھا؟ اس کا یہاں نہ آنا ایک سوالیہ نشان بن چکا تھا۔ اگر وہ گھر پر نہیں تھا تو اسے اس سے زیادہ بہتر موقع نہیں ملنا تھا، وہ ایک دفعہ پھر سے

کرسی کو توڑنے کی کوشش کرنے لگا۔ کل رات اس کی آنکھ

کھلی تھی اندھیرے میں بھی وہ بس اس کرسی کو توڑنے کی

۔کوشش میں لگا رہا، وہ بس کیسے بھی یہاں سے نکلنا چاہتا تھا

اس نے ایک دفعہ پھر سے خود کو گھسیٹنا شروع کیا۔ کرسی کو

اسی انداز میں گھسیٹتے گھسیٹتے اس نے اپنی پوری جان لگا کر

دیوار کے قریب آنے کی کوشش کی تھی اور پھر اپنے دونوں

پیروں پر کھڑے ہوتے ہوئے اس نے کرسی کو پیچھے دیوار

کے ساتھ مارتے ہوئے توڑنے کی کوشش کی تھی۔اس کام

میں اس کی بہت محنت اور ہمت صرف ہوئی تھی لیکن وہ

پیچھے نہیں ہٹا کیونکہ اب معاملہ اس کی زندگی کا تھا۔پیچھے کی

طرف دیوار پر بار بار کرسی کا کونا مارنے کی وجہ سے کرسی

۔ایک طرف کو لڑھکتی بیچ سے ٹوٹ گئی تھی

کرسی ٹوٹنے کی وجہ سے اسے کمر کے بیچ و بیچ شدید زخم آیا تھا

لیکن اسے پرواہ نہیں تھی، جان بچانی تھی تو اتنے چھوٹے

موٹے زخم تو سہنے ہی تھے۔اس وقت جان سے زیادہ عزیز

اس کے لیے کچھ نہیں تھا، کرسی دو حصوں میں بٹ کر اس

کے دونوں بازوؤں کے ساتھ جھول گئی تھی۔اپنے ایک

ہاتھ پر کرسی کا بھار محسوس کرتے ہوئے اس نے دوسرے

ہاتھ کی رسی کھولنی شروع کی تھی،اس دفعہ اسے زیادہ محنت

نہیں کرنی پڑی تھی تھوڑی ہی دیر میں وہ رسی کھولنے میں

کامیاب ہو گیا تھا۔

اپنے دوسرے ہاتھ سے بھی جلدی جلدی رسی کھولتا وہ

جلدی سے بیسمنٹ کے بڑے دروازے کے پاس آتا باہر

جھانکنے کی کوشش کرنے لگا تھا۔اسے یہ دیکھ کر حیرانگی

ہوئی تھی کہ باہر کافی ساری روشنی تھی اور تو اور کمرے کا یہ

دروازہ بھی کھلا ہوا تھا، مطلب کھلے ہوئے دروازے سے

بھی آواز باہر نہیں جارہی تھی، یہ چیز اس کے لیے کافی

حیران کن تھی۔اس نے آہستہ سے دروازہ کھولتے ہوئے

باہر کی طرف جھانکا۔اس وقت اس کی حالت اتنی خراب

تھی کہ اس سے قدم تک نہیں اٹھایا جا رہا تھا، بھاگنا تو بہت

دور کی بات تھی۔اس نے آہستہ آہستہ دروازے کو چھوڑ کر

اوپر کی جانب قدم بڑھائے تو اسے سامنے ہی چھوٹا سا بچہ

ادھر ادھر بھاگتا نظر آیا تھا جبکہ اس کے پیچھے یارم بھی بھاگتا

نہ جانے کیا کر رہا تھا۔یارم کو دیکھتے ہی اس کی سانسیں اٹکی

تھی،اس نے پیچھے کی طرف ہو کر چھپنا چاہا

وہیں پیچھے کی طرف ہوتا وہ یارم کو دیکھنے لگا تھا جو سامنے اس

بچے کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ اسے پانی کے برتن پر یارم نے

الٹا لٹکایا ہوا تھا اور وہ چھوٹا سا بچہ بار بار اس پانی پر ہاتھ مار رہا

تھا۔ وہ اس بچے کو بھول نہیں سکتا تھا، یہ وہی شیطان تھا جس

نے اسے درک کے گھر پر بہت زیادہ ستایا تھا۔ وہ یارم کا ہی

بیٹا تھا، وہ بہت اچھے طریقے سے جانتا تھا لیکن وہ یارم تک

پہنچ چکا تھا یا شاید وہ یارم کے پاس ہی تھا، وہ لوگ سمجھ نہیں

پائے تھے۔ پتہ نہیں کنگ کو یہ بات پتہ ہو گی کہ نہیں کہ

یارم زندہ ہے یا مر چکا ہے، خیر اسے یہ سب کچھ نہیں سوچنا

تھا، اسے یہاں سے نکلنا تھا اور ہمیشہ کے لیے نکلنا تھا اور

یہاں سے نکلنے کے لیے وہ کسی بھی حد تک جا سکتا تھا۔ وہ

یہاں سے واپس کنگ کے پاس تو ہرگز نہیں جانے والا تھا،

وہ یہاں سے روپوش ہونے والا تھا، ایک دفعہ وہ اس گھر سے

نکل جائے، ایک دفعہ یارم کی نظروں سے نکل جائے تو اسے

کبھی واپس ان راستوں پر نہیں آنا تھا۔

اس وقت اسے اپنی جان سے زیادہ عزیز اور کچھ نہیں تھا، وہ

صرف اور صرف اپنی جان بچانا چاہتا تھا۔ اوپر کی طرف

دیکھتے ہوئے اس نے دیکھا اچانک وہ بچہ یارم کی گود سے نکلتا

باہر کی طرف بھاگا تھا، جب یارم بھی کچھ کہتے ہوئے اس

کے پیچھے ہی بھاگا۔ راگاو نے فوراً پیر اوپر کی طرف اٹھائے

تھے،اس کے جسم سے بہتا خون سیڑھیوں کو خون آلود کر رہا تھا۔وہ وہیں پیچھے کی طرف ہوتا ایک کونے میں چھپ کر بیٹھ گیا تھا۔اس کے سارے جسم میں خوف سرایت کیے ہوئے تھا،یارم کی نظروں سے چھپنا انتہائی مشکل تھا،وہ جانتا تھا اگر یہاں سے وہ پکڑا گیا تو یارم اسے جان سے مارنے میں ایک سیکنڈ نہیں لگائے گا۔

لیکن اپنی جان کی خاطر وہ ایک کونے میں بیٹھا اپنی سانسیں

روکے ہوئے تھا، کچن میں ایک لڑکی کام کر رہی تھی، وہ دور

سے ہی دیکھ چکا تھا کہ وہ روح ہے۔ ہاں اسے اس لڑکی تک

ہی پہنچنا تھا، ایک دفعہ وہ اس کے پاس پہنچ جاتا تو شاید اس کی

جان بچ سکتی تھی۔ وہ جلدی سے اس جگہ سے نکلتے ہوئے

کچن کی طرف قدم بڑھانے لگا تھا جب اس بچے کو تیزی سے

اندر کی طرف آتے ہوئے دیکھا، وہ اگلے ہی لمحے دوبارہ اسی

جگہ پیچھے کو ہوتا چھپ گیا تھا جب یارم اس کے پیچھے آتا اس

بچے کو اٹھاتا کچن کی طرف چلا گیا۔

وہ بری طرح کانپتے ہوئے واپس اسی جگہ بیٹھ گیا تھا جہاں وہ

تھوڑی دیر پہلے چھپا ہوا تھا۔ سامنے بڑی سی گھڑی لگی تھی جو

شام کے پانچ بجا رہی تھی یعنی کہ یہ صبح کا نہیں بلکہ شام کا

وقت تھا۔ یعنی اندھیرا ہونے میں تھوڑا سا وقت باقی تھا، اگر

اندھیرا ہو جاتا تو وہ یہاں سے آسانی سے نکل سکتا تھا۔ وہیں

پیچھے کی طرف بیٹھتے ہوئے وہ خاموشی سے اندھیرا ہونے کا انتظار کرنے لگا تھا۔ کچن سے نکلتے وہ تینوں ہاتھ میں کچھ ڈشز پکڑے ہوئے سامنے ٹیبل پر لگا رہے تھے، یقیناً ان کے کھانے کا وقت ہو چکا تھا۔ وہ وہیں بیٹھا ان لوگوں کو دیکھتا رہا تھا۔ جس جگہ وہ پردوں کے پیچھے چھپا ہوا تھا وہاں سے صرف اور صرف ایک آنکھ کے سہارے وہ باہر دیکھ رہا تھا، اگر یارم ذرا سی گردن گھماتا تو وہ خوف سے اس پردے میں

چھپ جاتا۔اس وقت ڈر گیا تھا، کوئی راگا وشری واستو سے

پوچھتا۔

○○○○○○○○○

"یارم! اب تو میری طبیعت ٹھیک ہو گئی ہے نا، اب ہم کہیں

باہر چلیں؟ میرا دل کر رہا ہے کہیں واک پر جانے کا۔" روح

نے کھانا کھاتے ہوئے اسے دیکھتے ہوئے کہا، تو رویام کے

دونوں گالوں پر ڈمپلز نمایاں ہوئے تھے۔

ہاں بے بی! چلیں گے، کوئی سو جائے پھر چلیں گے!"وہ"

روح کو دیکھتے ہوئے رویام کی طرف اشارہ کرنے لگا تو رویام

نے منہ بنالیا تھا۔

می۔شات داوں دامی۔نی شونے والا

میں ساتھ جاؤں گا، میں نہیں سونے والا!)"وہ فوراً سے")

کہتا دونوں ہاتھ سینے پر باندھ چکا تھا۔

"اپنے، روح! جاتے نہیں باہر وقت اس بچے چھوٹے ارے

بیٹے کو سمجھاؤ یہ ہمارے ساتھ نہیں آسکتا۔" یارم نے

مزے لیتے جواب دیا تھا جس پر روح نے رویام کو دیکھا جس

کے ہونٹ باہر آرہے تھے۔

"نہیں! میرا بیٹا میرے ساتھ جائے گا، خبردار جو آپ نے

ایسی بات کی! اگر رومی نہیں جائے گا تو میں بھی نہیں جاؤں

گی۔" روح فوراً سے رویام کی سائیڈ لیتی اسے خوش کر گئی

۔ تھی، جبکہ روح کا اس کی سائیڈ لینے پر یارم نے منہ بنایا تھا

دتھا بابا دتھارو بے بی شرف لو یام تی ماماا ے

دیکھا بابا! دیکھا؟ روح بے بی صرف رویام کی ماما")

۔ہیں۔") وہ جوش سے یارم کو انگلی دکھاتے ہوئے کہنے لگا

ہاں تو میں نے کب کہا میری ماں ہے؟ ماں تو تمہاری ہی"

ہے، میری تو جانو ہے، روح بے بی ہے میری، میری زندگی

ہے، میری جان ہے، میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔" وہ مزے

سے کہتا اچانک روح کے گال پر جھکتے ہوئے اس کے گال کو

چوم گیا تھا۔ جس پر روح لمحے میں سرخ ہوتی اسے گھور کر رہ

گئی تھی، جب اچانک ہی رویام اس کے پاس آتے ہوئے اس

کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں تھامتا اس کے دوسرے گال

پر اپنے لب رکھ گیا۔

نو! روح بے بی اب میری بے بی ہے۔" وہ معصومیت سے "

۔ کہتا اس کی گردن میں اپنی باہیں ڈال گیا تھا

تجھے کتنی دفعہ کہا ہے زیادہ فری مت ہوا کر میری بیوی کے "

ساتھ ؟ تیری ماں بنایا ہے اتنا ہی کافی ہے۔" وہ اچانک روح

کا بازو پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچتا ایک دفعہ پھر سے اس

۔ کے گال پر اپنے لب رکھ گیا

نی اپ جادا پھری مت اوں رو میلی بے بی اے

نہیں! آپ زیادہ فری مت ہوں، روح میری بے بی")

ہے۔") رویام نے اسے کھینچ کر اپنی طرف کرتے ہوئے

دوبارہ اس کے دوسرے گال پر اپنے لب رکھے تھے۔ روح

تو ان دونوں کے بیچ میں فٹ بال بن کر رہ گئی تھی، کبھی یارم

اسے کھینچ رہا تھا کبھی رویام اسے کھینچ رہا تھا۔ جہاں یارم کی

مونچھوں کے لمس سے اس کا گال سرخ ہو رہا تھا وہیں رویام

نے اپنے چھوٹے چھوٹے گیلے لبوں سے اس کے دوسرے

گال کو گیلا کر دیا تھا۔

"ارے چھوڑو مجھے! آپ لوگ اپنی جنگ میں میرا کیوں بیڑا

غرق کر رہے ہیں؟ خدا کے لیے بخش دیں مجھے!" وہ کبھی

ادھر تو کبھی ادھر جا رہی تھی۔ انسان کم، فٹ بال زیادہ ہو

چکی تھی جسے کبھی کوئی کک مار رہا تھا کبھی کوئی۔ ان دونوں

کی اس جنگ میں روح ہمیشہ ہی پستی آئی تھی، تنگ آ کر وہ ان

دونوں کے بیچ سے اٹھتی روم کی طرف بھاگ گئی تھی، اسے

۔ کہیں باہر نہیں جانا تھا وہ گھر پر ہی ٹھیک تھی

د تھا میلی روبے بی تو بدا دیا

دیکھا؟ میری روح بے بی کو بھگا دیا نا!") رویام منہ بنا کر) "

۔ بولا تھا

تیری نہیں میری روح بے بی! تیرے نخروں کی وجہ سے "

بھاگی ہے۔ زیادہ ہی فری ہو جاتا ہے میری بیوی کے

ساتھ۔" وہ مزے سے کہتا اٹھ کر روح کے پیچھے جانے لگا تو

رویام نے اس سے پہلے کرسی سے جمپ کرتے ہوئے اندر

کی طرف دوڑ لگائی تھی۔

تھوڑی دیر کے بعد اندر سے بھی دوبارہ "میری میری" کی

جنگ شروع ہو چکی تھی جبکہ راگا وہیں اسی جگہ بیٹھا یارم کو

اپنی زندگی بھرپور طریقے سے انجوائے کرتے ہوئے دیکھ رہا

تھا۔ پھر وہ آہستہ سے اپنی جگہ سے اٹھتا ہوا وہاں سے باہر نکلنے

کی کوشش کرنے لگا۔ سامنے بڑا سا گیٹ تھا وہ وہاں سے نکل

کر آسانی سے باہر جا سکتا تھا۔ وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا اس

طرف جا رہا تھا، اندر کمرے سے آوازیں آ رہی تھیں۔ وہ

سب لوگ آپس میں مگن تھے جب اچانک ہی یارم ہاتھ میں

بوتل پکڑے باہر آیا تھا۔ وہ چھوٹے بچے کا فیڈر تھا، وہ سیدھا

کچن کی طرف جا رہا تھا جبکہ راگا وایک دفعہ پھر سے پردے

کے پیچھے چھپ گیا تھا۔ اس کے پیر پوری طرح سے چھپے

نہیں تھے لیکن یارم نے نوٹس نہ لیتے ہوئے آگے کی طرف

قدم بڑھا کر کچن میں اپنا کام شروع کر دیا تھا۔ شاید وہ

ضرورت سے زیادہ ہی ریلیکس تھا یا اسے یقین تھا کہ راگاو

اس حالت میں نہیں ہے کہ اٹھ کر اوپر کی طرف آسکے، یا

شاید اسے کسی کا ڈر تھا ہی نہیں، وہ اپنی زندگی میں پوری

طرح پر سکون تھا۔ اسے یقین تھا کہ کوئی اس کا کچھ نہیں

اکھاڑ سکتا، خاص کر راگاو تو کچھ بھی نہیں! اور یہ سچ بھی تھا،

راگاو میں اب اتنی ہمت ہر گز نہیں تھی کہ وہ یارم کاظمی

سے کوئی پنگا لے پاتا یا پھر اس کے بارے میں کچھ غلط سوچ

پاتا۔ وہ ایک دفعہ پھر سے اپنی آخری سانسیں گننے لگا تھا۔

پورا جسم کانپ رہا تھا، وہ کیسے یہاں سے بچ کر نکلے گا وہ نہیں

جانتا تھا، بس اسے یارم کی نظروں سے بچنا تھا۔ اس نے اپنے

پیر چھپانے کی ہر ممکن کوشش کی تھی لیکن پھر بھی اس کے

پیر باہر کی طرف تھوڑے نظر آرہے تھے۔

رومی! کم سے کم اپنا دودھ تو خود اٹھ کر بنا لیا کر، میں"

تیرے باپ کا نوکر نہیں ہوں جو تیری خدمتیں کرتا رہوں

گا۔ کل سے روح! لگاؤ اس کو اپنے کام، یہ خود کیا کرے۔ نہ

تو میری بیوی اس کا کوئی کام کرے گی اور نہ ہی اس کا باپ

اس کا کوئی کام کرے گا۔" وہ فیڈر بند کرتے ہوئے اندر کی

طرف قدم بڑھاتا یقیناً رویام سے کہہ رہا تھا جب دروازے

کے باہر رک کر اس نے ساری لائٹس بند کرتے ہوئے

پورے ہال کو اندھیرا بخش دیا تھا۔

تھوڑی روشنی کچن کی طرف سے آرہی تھی اور تھوڑی

کمرے کی طرف سے، باقی پورا ہال اندھیرے میں تھا۔ راگاو

نے گہرا سانس لیا تو ہلکا سا پردہ ہلا تھا جس پر یارم نے ایک

نظر پردے کی طرف دیکھا۔ خوف سے ایک دفعہ پھر سے

اس کی جان سولی پر لٹک چکی تھی، یارم اسے دیکھ چکا تھا یا

نہیں وہ نہیں جانتا تھا لیکن اس کی سانسیں سینے میں ہی اٹک چکی تھیں۔اسے یقین تھا اگر یارم نے اس طرف قدم بڑھائے تو اس کے یہاں پہنچنے سے پہلے ہی وہ ختم ہو جائے گا۔

"کیا ہو گیا؟اب وہاں باہر کیوں کھڑے ہو گئے ہیں؟لائیے نا میرے بے بی کو بھوک لگی ہوئی ہے۔"اندر سے روح کی آواز آئی تھی جب یارم نے ایک نظر پھر سے پردوں کی

طرف دیکھا، اب کی دفعہ کوئی حرکت نہیں ہوئی تھی اور وہ

اندر کی طرف قدم بڑھا گیا جس پر راگاو نے گہرا سانس کھینچتے

ہوئے سکون اپنے سینے میں اتارا تھا۔ اندر دروازہ بند ہو چکا

تھا اور دروازہ بند ہوتے ہی وہ گہری سانس لیتا بڑے

دروازے کی طرف جانے لگا تھا۔ شاید اب یارم نے سو جانا

تھا ۔

وہ تیزی سے اپنے آپ میں ہمت پیدا کرتے ہوئے بڑے

گیٹ کی طرف آتا دروازہ کھولنے کی کوشش کرنے لگا تھا

لیکن تھوڑی کوشش کے بعد اسے خود ہی احساس ہو گیا کہ

دروازہ لاک ہے۔ یقیناً یارم سونے سے پہلے سارے

دروازے لاک کر دیتا تھا۔ یہاں تک آکر، منزل کے اتنے

پاس آکر واپس جانا راگاو کے لیے ممکن نہیں تھا لیکن اس کی

ہمت جواب دے گئی تھی، وہ کیا کرے کہاں جائے اسے کچھ

سمجھ نہیں آ رہا تھا۔ وہ واپس اس بیسمنٹ میں نہیں جا سکتا

تھا، وہ دوبارہ ان کیڑے مکوڑوں کی خوراک نہیں بن سکتا

تھا، اسے منظور نہیں تھا واپس وہاں جانا۔ اس نے سوچ لیا تھا

وہ صبح تک کا انتظار کرے گا، ہاں وہ واپس نہیں جائے گا، وہ

زندگی بچائے گا۔

لیکن یہاں پردے کے پیچھے چھپ کر وہ کچھ نہیں کر سکتا

تھا، اسے کہیں اور چھپنا تھا۔ اس نے سامنے کی طرف کچن کی

سائیڈ پر بنا کمرہ دیکھا تھا، اس کمرے میں کوئی نہیں گیا تھا، وہ
جب سے یہاں چھپا ہوا تھا اس کمرے کا کسی نے نہیں کیا تھا،
شاید وہ کمرہ زیادہ استعمال میں نہیں تھا۔ وہ آہستہ سے
دروازے سے ہٹتا اس کمرے کی طرف جانے لگا تھا۔ کمرے
میں اندھیرا تھا لیکن یہ کمرہ کافی بڑا اور صاف ستھرا تھا،
سامنے بڑا بیڈ لگا ہوا تھا جبکہ ادھر ادھر بچوں کی چیزیں پڑی
ہوئی تھیں۔ شاید یہ یارم کے بیٹے کا کمرہ تھا۔ وہ خود ہی اندازہ

لگاتا ہوا آہستہ آہستہ آگے بڑھتا کنگ سائز بیڈ کے نیچے کی

طرف لیٹتے ہوئے وہاں چھپ گیا تھا۔ جو بھی تھا، اسے اپنی

جان بچانی تھی، اگر کوئی اسے ایک ہفتے کے لیے یہاں چھپنے

کے لیے کہتا تو وہ آرام سے یہاں چھپ جاتا اور مجال تھی کہ

وہ وہاں سے سانس بھی نکالتا، یارم کاظمی کے سامنے اس کی

سانسیں ویسے بھی بند ہوئی پڑی تھیں۔ وہ یہاں سے کہیں

نہیں جانے والا تھا جب تک یارم کا سایہ اس گھر سے دور نہ

ہو جائے۔

وہیں چھپے چھپے نہ جانے کب اس کی آنکھ لگ گئی تھی، وہ

گہری نیند میں اتر چکا تھا، نیند میں جا چکا تھا یا بے ہوش ہو چکا

تھا، سمجھنا ممکن نہیں تھا لیکن وہ ہوش و حواس سے پوری

طرح بیگانہ ہو چکا تھا۔ سامنے یارم کے کمرے کا دروازہ اندر

سے بند تھا اور اس کی فیملی اس کمرے میں تھی جبکہ یہاں

راگا وجو کبھی یارم کی سانسوں پر اپنا قبضہ سمجھتا تھا، آج اپنی

سانسوں کے لیے اسی کے بیٹے کے بیڈ کے نیچے چھپا ہوا تھا۔

جتنی ہوشیاری سے اس نے یہ سب کچھ کیا تھا اسے یقین تھا

کہ یارم کو اس کے بارے میں پتہ نہیں ہو گا۔ وہ کسی بھی

طرح یہاں سے نکل جائے گا اور پھر کبھی بھی گناہوں کی

اس دنیا میں واپس نہیں آئے گا۔ بس ایک دفعہ وہ یہاں سے

زندہ سلامت نکل جائے، اس نے کبھی پلٹ کر ان سب

چیزوں کو نہیں دیکھنا تھا۔ گہری نیند میں اترتے بھی

اس نے یہی سب سوچا تھا، لیکن قسمت اسے کہاں لے کر

جانے والی تھی یہ کوئی نہیں جانتا تھا۔

○○○○○○○○○

" ہائے! کیسے ہو تم لوگ؟ کیا کر رہے ہو تم لوگ؟ سارا

دن یہاں کھڑے ہی رہتے ہو کیا؟" لیلیٰ شام کے ٹائم دوبارہ

سے آئی تھی۔

ہاں ہمارا ایہی کام ہے، ہم نے تو بس کھڑے ہی رہنا ہے۔"

تم بتاؤ کہاں تھی اور وہ جو نمبر ہم نے دیے تھے تمہارے کام

آئے کہ نہیں؟" وہ دونوں فوراً ہی اٹھ کر کھڑے ہوتے

اس سے سوال جواب کرنے لگے تھے۔

"ارے کام آئے نہیں، بہت کام آئے۔ میں انہی میڈز کا

انٹرویو لینے گئی تھی، ایک میڈ کو میں نے رکھ لیا ہے۔ تھینک

یو سوچ! مجھے بہت زیادہ ضرورت تھی، تم لوگ میرے کام

آئے۔یقین کرو میں بہت زیادہ مجبور ہو گئی تھی،ایک تو خضر کی بیٹیاں اتنا تنگ کرتی ہیں نا مجھے،ان کے بھی ہزار طرح کے کام ہوتے ہیں جو مجھے کرنے پڑتے ہیں۔اب ماں ہوں نا،کام تو کرنے ہی ہوں گے۔"کسی کی طرف نہ دیکھتے ہوئے ایک ادا سے بولی تو ان دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔

سچ کہوں تو نہ تو تم شادی شدہ لگتی ہو اور نہ ہی دو بچوں کی"

"۔۔۔۔ماں۔ کیا تمہارے اپنے بچے ہیں یا

میری اپنی بیٹیاں ہیں، میں نے ہی پیدا کی ہیں، چھ سال کی"

ہو چکی ہیں ماشاءاللہ۔ اب تم لوگ یہ مت کہنا کہ میں چھ

سال کے بچوں کی ماں نہیں لگتی، بے شک نہیں لگتی لیکن

میں ہوں۔" وہ تعریف سننا پسند کرتی تھی، لیکن اسے اپنی

۔تعریف کرنا بھی پسند تھا

"تم بہت خوبصورت ہو لیلیٰ! میں نے آج تک تم سے زیادہ

حسین لڑکی نہیں دیکھی۔" وشال نے کھل کر اس کی

تعریف کی تھی۔

"نہیں دیکھی ہو گی، آف کورس نہیں دیکھی ہو گی! کیونکہ

مجھ سے زیادہ حسین لڑکی شاید ہی اس دنیا میں کوئی اور ہے۔

ویسے تم لوگوں کو نہیں لگتا کہ مجھ جیسی حسین لڑکی کم سے

کم کسی ڈون کی بیوی کہلانے سے کہیں زیادہ کسی کنگ کی

کوئین کہلاناڈیزرو کرتی ہے؟" وہ اپنے بالوں کو آگے کی

طرف کرتے ہوئے ایک ادا سے بولی تو ان دونوں نے ایک

دوسرے کو دیکھتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا تھا۔

"تو پھر تم لوگوں کو میری ہیلپ کرنی چاہیے۔ ساری زندگی

کسی دبئی کے ڈون کی بیوی بننے سے بہتر ہے کہ میں اپنی

لائف کو سیٹ کرلوں۔ اب جتنی خوبصورت میں ہوں،

مجھے یقین ہے کہ مجھے کوئی بھی ٹھکرا نہیں سکتا۔"

تم بالکل ٹھیک کہتی ہو لیلیٰ! لیکن یہ ممکن نہیں ہے۔ ہم"
کنگ کی انفارمیشن کسی کو نہیں دے سکتے اور سچ تو یہ ہے کہ
ہم نے بھی کنگ کو دیکھا ہی نہیں ہے۔ ہم بھی اس کی شکل
سے واقف نہیں ہیں، ہمیں تو صرف اس کا فون آتا ہے اور
آج کل تو خضر اس کے دماغ پر چھایا ہوا ہے۔ جس طرح خضر
کام کر رہا ہے، اس نے کنگ کے کئی سارے اللیگل نیٹ
ورک کو دبئی میں بنا کسی پیپر ویریفکیشن کے لیگل کر دیا

ہے۔ ہم تو خود حیران رہ گئے کہ یہ ہوا کیسے۔ خضر بہت دماغ

والا ہے، تم نہیں جانتی۔ آج کل کنگ صرف اسی کے

بارے میں سوچ رہا ہے، وہ تو راگا و کوان ساری چیزوں سے

نکالنا چاہتا ہے۔ ایسے میں تمہارے بارے میں اس سے بات

کرنا ممکن نہیں ہو سکے گا۔" وہ دونوں اس کی بات کا مطلب

بہت اچھے طریقے سے سمجھ گئے تھے۔

ہاں ٹھیک ہے، لیکن ایک بات یاد رکھنا کہ جو باتیں میں تم "
لوگوں سے کرتی ہوں، وہ تم لوگ خضر کو نہیں بتاؤ گے۔ کچھ
میرے اور تمہارے سیکرٹس بھی تو ہو سکتے ہیں اور ویسے
بھی ہم دوست ہیں۔ میں جسٹ ایسے ہی تم لوگوں سے بات
کر رہی تھی۔ "اس نے ڈرنے والے انداز میں کہا تو وہ
دونوں ہاں میں سر ہلا گئے تھے، جیسے اس کی بات کو بہت
۔اچھے طریقے سے سمجھ گئے ہوں

ہاں ہاں بالکل! تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں"

ہے۔ہم خضر کو کیوں کچھ بتائیں گے؟ہم جانتے ہیں کہ تم

بھی خضر کے ساتھ ایک بہت مشکل زندگی گزار رہی ہو اور

جتنی تم حسین اور ٹیلنٹڈ ہو، تم سچ میں ایک معمولی سے ڈون

کی بیوی کہلانا ڈیزرو نہیں کرتی۔ لیکن ہم تمہارے لیے کچھ

نہیں کر سکتے۔"وہ دونوں کافی مایوس لگ رہے تھے

خیر! میرے لیے کبھی کوئی کچھ بھی نہیں کر سکا۔ وہ یارم"

تھاتو وہ بھی اپنے دوست کی مدد کرتا رہتا تھا، اب یہ خضر ہے

تو اس کو بھی صرف اور صرف اپنے نیٹ ورک کی پرواہ

ہے۔ پتہ نہیں ان کاموں میں لڑکیوں کو اتنا ڈیگریڈ کیوں کیا

جاتا ہے ؟اب تم لوگوں کو ہی دیکھ لو، اگر تم چاہو تو کیا نہیں

کر سکتے ؟لیکن تم لوگ میری مدد کرنے کو تیار نہیں ہو۔

شاید تم لوگ بھی یہی سمجھتے ہو کہ لڑکی کو بچے پالنے چاہئیں

اور گھر سنبھالنا چاہیے۔"

نہیں لیلیٰ! ایسا بالکل نہیں ہے۔ ہماری سوچ اتنی گھٹیا"

بالکل بھی نہیں ہے، لڑکی کو سیلف ڈیپینڈنٹ ہونا چاہیے،

اپنے پیروں پر کھڑا ہونا چاہیے۔ ہم جانتے ہیں کہ تم خضر احمد

کے ساتھ ایک بہت ڈیفیکلٹ زندگی جی رہی ہو، لیکن ہم

تمہاری مدد نہیں کر سکتے اس معاملے میں، کیونکہ کنگ

لڑکیوں میں دلچسپی ہی نہیں دکھاتا۔ ہم اتنے وقت سے اس

کے ساتھ ہیں، نہ تو کوئی لڑکی اس سے ملنے کے لیے گئی ہے

اور نہ ہی کسی لڑکی کے ساتھ اس کا اس طرح کا کوئی ریلیشن

رہا ہے۔"

"اوہ گریٹ! پھر تو کنگ کو مجھ سے لازمی ملاقات کرنی

چاہیے، میں اس کے لیے اس کی سوچ سے زیادہ اچھی ثابت

ہو سکتی ہوں۔ خیر! تم لوگ یقیناً اس چیز میں میری مدد نہیں

کر سکتے سو میں تم لوگوں کو فورس ہر گز نہیں کروں گی۔

بائے!" وہ کہتی وہاں سے نکل گئی تھی جبکہ وہ دونوں ہی پچھ

مایوس سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے تھے۔ وہ سچ مچ میں

مجبور تھے۔ جس طرح کی مدد لیلیٰ ان سے مانگ رہی تھی،

اس طرح کی مدد کرنا ان دونوں کے لیے ہی ممکن نہیں تھا۔

لیلیٰ کو یوں مایوس کرتے انہیں اچھا تو نہیں لگا تھا لیکن وہ اس

کے لیے کچھ کر بھی نہیں سکتے تھے۔

OOOOOOOO

"کیا کہہ رہی تھیں تم ان لوگوں سے جو وہ اس طرح سے

شکلیں بگاڑ رہے تھے؟" وہ اندر داخل ہوئی تو خضر تو نہیں تھا

لیکن شارف اور معصومہ، مشارف کے ساتھ اندر ہی تھے۔

مشارف کی طبیعت آج خراب تھی تو معصومہ اسے اپنے

ساتھ لے کر آئی ہوئی تھی۔

میں نے کچھ نہیں کہا، بیچارے افسوس کر رہے ہیں کہ وہ"

میری مدد نہیں کر سکتے۔" وہ مشارف کے پاس آتے ہوئے

اس کے گال کھینچتی اس کے ساتھ ہائی ہیلو کرنے لگی تھی،

لیکن آج اس کا موڈ نہیں تھا لیلیٰ کے ساتھ ہائی ہیلو کرنے کا

۔ ورنہ لیلیٰ کو دیکھتے ہی وہ چہکنے لگتا تھا

اوہ میرا بے بی! آج اپنی فیورٹ بیوٹی فل ڈارلنگ سے"

بات کرنے کا موڈ نہیں ہے؟" وہ پیار سے اس کے گال

چومتے ہوئے سوال کرنے لگی۔ "اتنے دنوں سے ہم دبئی

میں نہیں تھے ناتو اس نے ہمیں بہت زیادہ مس کیا، اب کافی

زیادہ ٹچی ہو رہا ہے۔ صبح سے ہلکا سا بخار ہے اس لیے میں

اسے اپنے ساتھ ہی لے آئی۔" معصومہ بتا رہی تھی کہ وہ

اسے اپنے ساتھ لے کر کیوں آئے ہیں، جبکہ وہ گول گپا آج

کچھ سیڈ سیڈ سا بہت پیارا لگ رہا تھا۔

کیاہوا جانو کی طبیعت خراب ہے؟" لیلیٰ اس کے ساتھ "

مستیاں کرنے لگی تھی، جبکہ اس نے نہ تو لیلیٰ کی طرف ہاتھ

بڑھائے تھے اور نہ ہی لیلیٰ اسے اٹھانے کا ارادہ رکھتی تھی

کیونکہ اسے اٹھا کر لیلیٰ کی کمر میں درد شروع ہو جاتا تھا، اتنا

موٹا تھا وہ گول گپا۔ وہ چاہ کر بھی اسے اٹھانے کا رسک نہیں

لے سکتی تھی۔ اس سے اٹھا کر گھومنے پھرنے کا کام یا تو

معصومہ کا تھا یا پھر معصوم پری کا جو اپنی جان پر ظلم کرتی

رہتی تھی، لیکن اس وقت اسے اپنے گول گپے پر ترس

ضرور آرہا تھا۔

لیلیٰ اسے چھیڑنا بند کرو، ابھی اس کا منہ کھل جائے گا پھر "

سارا دن روتا رہے گا۔ تم مجھے بتاؤ کہ وہ لوگ تم سے کیا کہہ

رہے تھے اور تم ان کے ساتھ اتنا ٹائم پاس کیوں کر رہی

ہو؟" شارف نے اسے گھورتے ہوئے سوال کیا تھا کیونکہ وہ

کب سے اس کے سوال کو نظر انداز کر رہی تھی۔

میں نے دوستی کرلی ہے ان لوگوں سے، وہ جلد ہی مجھے "

کنگ سے ملوائیں گے اور مجھے اپنے کنگ کی کوئین بنائیں

گے۔" وہ ان دونوں کو دیکھتے ہوئے بتانے لگی تو وہ دونوں

جھٹکا کھا کر سیدھے ہوئے تھے۔

واٹ؟ ایسا کیسے ممکن ہے؟" وہ دونوں حیرت سے سوال"

کرنے لگے۔

لیلیٰ کے لیے کچھ بھی ممکن ہے! فی الحال تو میں ان کے "

سامنے مایوس ہو رہی ہوں کہ وہ لوگ میری کوئی مدد نہیں

کر پا رہے۔ لیکن تم لوگ لکھ کر رکھ لو، صبح سے پہلے پہلے یہ

میرے لیے کچھ نہ کچھ ضرور کریں گے۔" وہ یقین سے کہہ

رہی تھی جبکہ معصومہ اور شارف ایک دوسرے کو دیکھ کر

رہ گئے تھے۔ اب نہ جانے اس کے دماغ میں کیا کھچڑی پک

رہی تھی،اور اگر کوئی کھچڑی پک بھی رہی تھی تو کم سے کم

اس کھچڑی کا ذائقہ خضر کو پتہ ہونا چاہیے تھا۔

OOOOOOOO

رات کا جانے کون سا لمحہ تھا جب رویام کی آنکھ کھل گئی۔وہ

اکثر رات کو دودھ پینے کے لیے جاگتا تھا۔یارم نے اٹھ کر

کچن کی طرف آتے ہوئے اس کے لیے دودھ بنایا تھا۔

آدھی سوئی آدھی جاگی کیفیت میں ہی وہ دودھ پی کر رات

کو سو جایا کرتا تھا۔ یارم دودھ بنا کر اس کے حوالے کرتا،

تھوڑی دیر روم میں ہی ٹہلنے لگا تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد

رویام کو گہری نیند میں اترتے دیکھ کر وہ کمرے سے باہر نکلا

تھا۔

اس کا ارادہ نیچے بیسمنٹ میں جانے کا تھا۔ وہ کل سے بیسمنٹ

میں نہیں گیا تھا اور نہ ہی اس نے کل سے جا کر دیکھا تھا کہ

وہاں راگا وزندہ بھی ہے یا مر چکا ہے۔ نہ تو اس نے اسے کچھ

کھانے کے لیے دیا تھا اور نہ ہی وہ اسے دیکھنے کے لیے گیا

تھا۔ کل کا سارا دن اس کا بہت مصروف گزرا تھا۔ سچ تو یہ تھا

کہ اسے سارا دن راگاو کی یاد ہی نہیں آئی تھی اور ویسے بھی

اب وہ راگاو کا کام تمام کرنا چاہتا تھا، وہ اس سے مزید جھیلنے کا

ارادہ نہیں رکھتا تھا۔

اسے پتہ چلا تھا کہ جس کنگ کی معلومات کے لیے وہ راگاو کو

یہاں چھپائے ہوئے ہے، اس کی معلومات نکالنے میں کہیں

نہ کہیں خضر اور اس کی ٹیم کامیاب ہو رہی ہے۔ خضر نے ان

لوگوں کو اس بات کا یقین دلایا ہے کہ وہ کنگ کے ساتھ

وفادار ہے۔ اسے یقین تھا جلد ہی کنگ راگاو کو چھوڑ کر اس پر

یقین کرنے لگے گا اور اگر وہ یقین نہیں بھی کرتا تو اسے یقین

تھا کہ راگاو کے پاس زیادہ کچھ انفارمیشن نہیں ہے۔ شاید

اس نے کنگ کو دیکھا ہو اور بس، اس کے علاوہ اور کچھ بھی

نہیں جانتا تھا ورنہ اب تک وہ اگل چکا ہوتا۔

راگا واس مقام تک صرف اور صرف اس وجہ سے آیا تھا

کیونکہ اسے دبئ کی سلطنت چاہیے تھی جو کہ ممکن ہی نہیں

تھا۔ یارم اپنی سلطنت کسی کے بھی حوالے کرنے کو تیار

نہیں تھا۔ وہ انڈر ورلڈ پر حکومت کرنا چاہتا تھا، اسے لالچ دیا

گیا تھا وہ بہت اچھے طریقے سے جانتا تھا اور یہ لالچ یقیناً کنگ

نے ہی دیا ہو گا۔ اگر کنگ اتنا ہی بڑا تیس مار خان تھا تو وہ خود آ

کر اس کا مقابلہ کرتا۔ ایسے چھوٹے پیادوں کے

ساتھ یارم کاظمی نے وقت برباد کرنا چھوڑ دیا تھا۔اس نے

فیصلہ کرلیا تھا کہ اب جتنا جلدی ہوسکے وہ اس آدمی کو راستے

سے ہٹائے گا، وہ اس کے ساتھ مزید وقت برباد کرنے میں

دلچسپی نہیں رکھتا تھا۔

رویام کے سونے کے بعد وہ اٹھ کر بیسمنٹ کی طرف چلا آیا

تھا۔اس کا ارادہ تھوڑی دیر راگاو سے ہائی ہیلو کرنے کا تھا۔وہ

نیچے آیا تو اسے دروازے پر کچھ گڑبڑ سی محسوس ہوئی تھی۔

سیڑھیوں کے پاس خون کے قطرے پڑے ہوئے تھے۔

اس کے ڈمپلز ہلکے سے نمایاں ہوئے۔ وہ دروازہ کھول کر

اندر داخل ہوا تو سامنے ہی ٹوٹی ہوئی کرسی اور رسی پڑی

تھی۔ اندر آتے ہوئے اس نے کرسی کے قریب رخ کر کے

گہری سانس لی تھی۔

"سخت جان ہو راگاوشریو استو! تم یہاں سے بھاگنے میں

کامیاب ہوگئے۔ آخر میں نے تمہیں یہاں سے بھاگنے کا

موقع فراہم کر ہی دیا۔ میں امید کرتا ہوں کہ تم یہاں سے

اتنی دور بھاگ چکے ہو کہ یارم کاظمی کی پہنچ تم تک کبھی نہ

پہنچ سکے۔ یقین کرو اگر میری قید میں موجود کوئی اور شخص

اس طرح کی ہمت دکھاتا تو میں اسے بخش دیتا، ہاں میں اسے

بخش دیتا! لیکن تم بخشے نہیں جاؤ گے، میں تمہیں نہیں

چھوڑوں گا۔ جانتے ہو کیوں؟ کیونکہ تم نے میری روح کی

گردن پر چاقو رکھا ہے! تم نے میری زندگی، میری سانسیں

چھیننے کی کوشش کی ہے اور اس کوشش میں کامیاب ہو جاتے، ہاں راگا وتم کامیاب ہو جاتے! میں اپنی روح کو کھو دیتا اور یارم کاظمی کا سب کچھ ختم ہو جاتا۔ تم نے میرا سب کچھ ختم کرنے کی کوشش کی ہے، تمہیں جینے کا کوئی حق نہیں۔ میں تم سے تمہاری سانسیں چھین لوں گا، میں تم سے سب کچھ چھین لوں گا اور راگا وشریواستو! تب تک جو تم سانسیں لے رہے ہو، یہ بات بھی چبھ رہی ہے مجھے"۔

اگر تمہاری جگہ کوئی اور ہوتا تو میں اس کے حوصلے کو"

اپریشیئٹ کرتا، میں خود اس کی ایک نئی زندگی شروع

کرواتا۔ وہ یارم کاظمی کی پہنچ سے دور نکلا تھا، اسے جینے کا حق

تھا۔ لیکن تمہیں حق نہیں ہے! تمہیں حق نہیں ہے،

تمہیں ختم ہونا ہوگا۔ میں تمہیں ختم کردوں گا۔ تم جہاں

بھی جاؤ گے، مجھے اپنے ساتھ پاؤ گے۔ جی لو اپنی چند

سانسیں، کیا یاد کرو گے یارم کاظمی نے تمہاری زندگی

کی یہ چند سانسیں بھیک میں دی ہیں۔ جتنا بھاگ سکتے ہو

بھاگو، کیونکہ تم جہاں جہاں جاؤ گے یارم کاظمی تمہارے

پیچھے آئے گا۔"

وہ اپنے قدم پیچھے کی طرف بڑھاتا ہوا بیسمنٹ کا دروازہ بند

کرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا۔ اوپر آتے ہوئے اس نے گہری

سانس لی اور پھر رویام کے کمرے کی طرف دیکھا تھا۔ اس

کے لبوں پر زندگی سے بھرپور مسکراہٹ آئی تھی۔ اور

ساتھ ہی ساتھ اسے کافی سخت قسم کی نیند محسوس ہو رہی تھی۔ ایک بھرپور انگڑائی لیتے ہوئے وہ اپنے کمرے کی طرف آگیا تھا۔ بیڈ پر ایک طرف روح لیٹی ہوئی تھی جبکہ دوسری طرف کونے میں رویام تھا۔ سینٹر میں اس کی جگہ تھی۔ وہ اپنی جگہ پر جیسے ہی آکر لیٹا تھا، روح اس کے سینے پر سر رکھ گئی جبکہ رویام پورا کا پورا نیند میں ہی اس پر چڑھ گیا تھا۔

○○○○○○○○

اس کی آنکھ گھر میں ہوتی ہلکی پھلکی ہلچل سے کھلی تھی۔ اس
نے بڑی مشکل سے اپنی آنکھوں کو کھولا تو سامنے پرپل کلر
کی ڈریس میں چلتی پھرتی ایک لڑکی نظر آئی تھی۔ اس کی
آنکھوں نے جیسے دیکھنے سے انکار کر دیا تھا۔ وہ اس وقت
زندگی اور موت کی ایسی کشمکش میں تھا کہ کوئی منظر آنکھوں
کے سامنے دھندلا جاتا تو کوئی اچانک ہی پوری طرح صاف

نظر آنے لگتا۔ وہ بہت غور سے روح کو ہر طرف گھومتے

پھرتے دیکھ رہا تھا۔

یہ کیا ہو گیا تھا اس سے؟ ساری رات گزر چکی تھی اور وہ

ساری کی ساری رات یہی بیڈ کے نیچے چھپے گزار چکا تھا۔ اب

وہ یہاں سے باہر کیسے نکلے گا؟ ایک دفعہ پھر سے روشنی ہو

چکی تھی۔ روح ہر طرف گھوم رہی تھی، یارم کاظمی کہیں پر

بھی نہیں تھا، اس کا بیٹا بھی کہیں نہیں تھا، ہاں لیکن روح

کے پیچھے ایک چھوٹا سا کتا بھاگ رہا تھا۔ راگا و جانتا تھا وہ کتا

یارم کے بیٹے کا ہے۔ وہ اس سے باتیں کرتے ہوئے ہر

طرف گھوم رہی تھی، گھر صاف کرتے ہوئے بھی اس کی

باتیں مسلسل چل رہی تھیں۔ پھر وہ کچن میں جا کر ناشتہ

بنانے لگی، شاید یہ اس کے روز کے معمول تھے۔

راگا و جیسے ہی بستر سے نکلنے لگا تو سارے جسم میں تکلیف

اٹھی تھی۔ اب اپنی چیخوں کا گلا گھونٹتے ہوئے وہ زمین پر

رینگتے ہوئے آگے بڑھا تھا۔ لیکن اس کی ہمت جواب دینے

لگی، وہ زمین پر آگے بڑھ ہی نہیں پا رہا تھا۔ اپنی تمام تر ہمت

جمع کرتے ہوئے اس نے اپنے ہاتھوں کو مٹھیوں کی شکل

دے کر اپنے آپ کو باہر کی طرف گھسیٹنا شروع کیا تو بالآخر

وہ اپنے اس مقصد میں کامیاب ہو گیا تھا۔ یوں وہ آہستہ

آہستہ رویام کے کمرے کے دروازے تک آیا تھا اور باہر

جھانکنے لگا تھا۔ اس وقت بڑا دروازہ کھلا ہوا تھا، باہر صبح کی

روشنی پھوٹ رہی تھی۔

یہ بہت اچھا وقت تھا۔ اگر وہ یہاں سے نکل جاتا، اگر وہ

یہاں سے نکلنے میں کامیاب ہو جاتا تو شاید اس وقت وہ کہیں

بھی جا سکتا تھا۔ یہ جگہ کون سی تھی وہ نہیں جانتا تھا، اسے

کہاں لایا گیا تھا اسے بالکل بھی کچھ پتہ نہیں تھا لیکن اگر وہ

اس گھر سے نکل جاتا تو وہ بہت دور چلا جاتا۔ اس نے ایک نظر

روح کو دیکھا جو کچن میں کام کر رہی تھی۔ وہ یہاں سے بھاگنا

چاہتا تھا، وہ کسی بھی طرح اس دروازے سے نکل جائے تو

شاید وہ بچ سکتا تھا۔ اس نے اپنی ہمت جمع کی لیکن قدموں

نے ساتھ دینے سے انکار کر دیا تھا۔ وہ اپنے پیروں کو اٹھانے

کی ہمت ہی نہیں کر پا رہا تھا، وہ نہیں جا پا رہا تھا دروازے

تک۔

اس کا دل چاہا کہ وہ کچن کی طرف جائے اور روح کے قدموں میں بیٹھ کر اس سے معافی مانگے، اپنے کیے کی معافی مانگے، شاید اس لڑکی کو اس پر ترس آ جائے۔ وہ معصوم سی لڑکی اس کی جان بخشوانے کا ذریعہ بن سکتی تھی لیکن اگر اس سے پہلے وہ پکڑا گیا تو یارم اسے ختم کر دے گا، یارم اسے مار ڈالے گا۔ وہ مرنا نہیں چاہتا تھا۔ وہ جینا چاہتا تھا، وہ اپنی زندگی گزارنا چاہتا تھا لیکن وہ کیا کرے اسے کچھ سمجھ نہیں آ

رہا تھا۔ وہ وہیں بیٹھے بیٹھے روح کے کہیں آگے پیچھے جانے کا

۔انتظار کرنے لگا تا کہ وہ دروازے سے باہر نکل سکے

جسم میں جان ختم ہو چکی تھی۔ کیا یارم کاظمی کو اب تک پتہ

نہیں چلا تھا کہ وہ بیسمنٹ میں نہیں ہے؟ کیا رات کی تنہائی

میں وہ نیچے بیسمنٹ کی طرف گیا ہو گا؟ کیا اسے پتہ چلا ہو گا

کہ وہاں رات کو کوئی نہیں تھا؟ کیا وہ جان چکا ہو گا کہ راگاو

وہاں سے بھاگ چکا ہے یا اب تک اسے کچھ بھی پتہ نہیں چلا

ہو گا؟ ممکن ہے کہ وہ گیا ہو۔ اگر وہ گیا ہوتا تو یقیناً وہ کچھ تو ایکشن لیتا، اسے ڈھونڈنے کی کوشش کرتا اور وہ اتنی کوئی چھپی ہوئی جگہ پر ہر گز نہیں تھا کہ یارم کاظمی کی نظروں سے بچ جاتا۔ ہاں وہ اسی کے بیٹے کے کمرے میں چھپا ہوا تھا، ایسا کیسے ممکن تھا کہ یارم اسے ڈھونڈنے میں کامیاب نہ ہوتا۔

اسے یقین تھا یارم نیچے گیا ہی نہیں۔ اگر یارم نیچے جاتا تو اس وقت اسے سب کچھ پتہ چل چکا ہوتا۔ اگر اسے کچھ بھی پتہ نہیں چلا تو مطلب صاف تھا کہ فی الحال وہ سیف تھا اور وہ یہی چاہتا تھا کہ یارم کو کچھ بھی پتہ چلنے دیے بغیر وہ یہاں سے نکل جائے، یارم کی پہنچ سے دور چلا جائے لیکن کیا ایسا ممکن تھا؟ وہ وہیں بیٹھا روح کے کہیں جانے کا انتظار کرنے لگا۔ تھوڑی دیر کے بعد روح اسے کمرے کی طرف جاتی

نظر آئی۔ ہاں شاید اپنے شوہر اور بچے کے پاس، اسے امید کی

ایک کرن نظر آئی۔ سامنے گیٹ کھلا ہوا تھا، وہ اس گیٹ

سے نکل سکتا تھا۔ وہ روح پر نظر رکھے ہوئے تھا۔ روح

کمرے میں جا کر فوراً ہی باہر آ گئی تھی۔ وہ صرف کمرے میں

رویام کی فیڈر بوتل لینے گئی تھی، شاید وہ صبح صبح اس کے

فیڈرز دھو کر صاف کر رہی تھی۔ وہ ایک دفعہ پھر سے اسی

بیڈ کے نیچے چھپ گیا تھا۔ ایک دفعہ پھر سے روح سے بچنے

لگا۔ اس وقت جو اس کی حالت تھی، روح اسے دیکھ کر

چیخیں مارتی یا پھر وہ خوفزدہ ہو جاتی جس سے یارم کا آنا یقینی

تھا اور یارم کے ساتھ اس کی موت بھی آنے والی تھی، یہ وہ

بہت اچھے طریقے سے جانتا تھا اسی لیے وہ روح کے سامنے

جانے کی غلطی ہرگز نہیں کر سکتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ پھر

سے اسی جگہ چھپ گیا جہاں وہ کل سے چھپا ہوا تھا۔

○○○○○○○○○○

تمہاری بیوی نہ جانے کیا کرتی پھر رہی ہے خضر! تم جانتے"

بھی ہو اس کے دماغ میں کیا چل رہا ہے؟ آج کل وہ ان

غنڈوں کے ساتھ دوستی کر رہی ہے، ان سے باتیں کرتی

ہے وہ بھی کتنی کتنی دیر تک۔ وہ بھی اس کے ساتھ کافی زیادہ

فری ہو چکے ہیں۔ مجھے سمجھ نہیں آتا تم نے لیلیٰ کو اتنی آزادی

کیوں دے رکھی ہے؟ تم اس سے کچھ کہتے کیوں نہیں؟ کم

سے کم تمہیں لیلیٰ سے اس بارے میں بات کرنی چاہیے۔ وہ

لوگ اتنے بھی سیدھے سادے نہیں ہیں کہ لیلیٰ ان کے
سامنے اس طرح جائے گی تو وہ کچھ کریں گے نہیں۔ وہ لیلیٰ
کو نقصان پہنچا سکتے ہیں اور جو لیلیٰ سوچ رہی ہے مجھے لگتا
نہیں وہ لوگ اتنے بیوقوف ہیں۔ مجھے لگتا ہے وہ صرف لیلیٰ
کی حرکتوں کو انجوائے کر رہے ہیں۔" شارف رات کو ہی
اس کے گھر آ گیا تھا۔ وہ دونوں اس وقت چھت پر بیٹھے
ہوئے تھے۔

تم فضول سوچ رہے ہو شارف! فی الحال ہمیں یارم کے "

نیکسٹ ٹارگٹ کے بارے میں سوچنا چاہیے۔ لیلٰی اپنی

طرف سے کوشش کر رہی ہے اور میں اپنی طرف سے ان

لوگوں کو اس بات کا یقین دلا رہا ہوں کہ میں کنگ کے

ساتھ وفادار ہوں۔ اور جس دن میں نے یہ بات کنگ پر

ثابت کر دی، کنگ خود بخود ہی میرے سامنے آجائے گا۔

لیکن لیلٰی پھر بھی اپنی طرف سے کوشش کرنا چاہتی ہے اس

لیے میں نے اسے روکا نہیں کیونکہ تم جانتے ہو لیلیٰ کے

رکنے کا کیا مطلب ہے۔ میں ہرگز لیلیٰ کی بیڈ لسٹ میں نہیں

آنا چاہتا، میں اپنی شادی شدہ زندگی میں بہت خوش ہوں۔"

وہ پرسکون انداز میں بولا تو شارف اسے دیکھ کر رہ گیا تھا۔ وہ

ہر چیز کو کتنے مزے سے لیلیٰ پر چھوڑے ہوئے تھا جبکہ

شارف کو لگتا تھا کہ لیلیٰ کا ان لوگوں کے آس پاس رہنا

مناسب نہیں ہے۔

مجھے لگتا ہے تمہیں لیلیٰ کو منع کر دینا چاہیے۔ ہم کوشش کر"

رہے ہیں اپنی طرف سے، لیلیٰ جو کر رہی ہے وہ اس کے لیے

خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔" شارف نے ایک اور کوشش

کی تھی اسے سمجھانے کی۔

"وہ میری بات ہرگز نہیں مانے گی۔ ہاں لیکن میں یارم سے

کہوں گا، وہ خود ہی لیلیٰ کو فون کر کے ان سب چیزوں سے

منع کر دے گا۔" وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا تو شارف نے

۔ صرف سر ہلایا تھا

○○○○○○○○○

وہ نیچے بیسمنٹ میں اپنے خاص دوستوں کے لیے خوراک

لے کر آیا تھا۔ راگاو یہاں سے بھاگ چکا تھا، ایسے میں اب

راگاوان کی خوراک نہیں رہا تھا تو یارم کو خود ہی ان دوستوں

کے لیے خوراک کا انتظام کرنا تھا جو کہ وہ کر رہا تھا۔ ان کو

کھانا کھلانے کے بعد وہ واپس کافی دیر سے اوپر آیا تھا۔ اوپر آیا

تو روح اسے کہیں نظر نہیں آئی تھی۔ "یہ روح اچانک

کہاں چلی گئی؟" وہ حیرانگی سے اوپر قدم رکھتا پورے گھر

میں نگاہیں دوڑانے لگا تھا۔

"روح اچانک کہاں جا سکتی ہے؟" وہ بڑبڑاتے ہوئے

سارے کمرے دیکھنے لگا تھا۔ سب سے پہلے اپنے کمرے میں

آیا پھر رویام کے کمرے میں، اور دیکھتے ہی دیکھتے اس نے

پورا گھر دیکھ لیا تھا لیکن روح یہاں کہیں نہیں تھی۔ ساری

جگہ بالکل خالی پڑی ہوئی تھی، ہر طرف سناٹا ہی سناٹا تھا۔ نہ

شونو تھا نہ رویام۔ وہ تیزی سے گھر سے باہر نکل کر مین گیٹ

تک آیا تھا لیکن مین گیٹ بھی اندر سے بند تھا۔ اس کی گاڑی

بھی باہر ہی کھڑی تھی۔ سب کچھ بالکل نارمل تھا جیسے روز

ہوتا تھا تو پھر یہ لوگ کہاں جا سکتے تھے؟

تیزی سے واپس اندر داخل ہوتے ہوئے ہر طرف روح کو

ڈھونڈنے لگا، اسے آوازیں دینے لگا تھا لیکن روح تھی جیسے

کہیں بھی نظر نہیں آرہی تھی اور روح کا اس کی نگاہوں سے

ہٹنا یارم کے لیے بالکل بھی ٹھیک نہیں تھا۔ وہ پورے گھر

میں ہر طرف روح کی تلاش کرنے لگا تھا۔ نہ رو یام تھا یہاں

تھا نہ شونو تھا۔ سارا دن وہ گھر پر شور مچاتے رہتے تھے، ان کی

موجودگی میں مردے بھی قبروں سے اٹھ کر باہر آجائیں تو

ایسے میں ان لوگوں کی خاموشی یارم کو پریشان کر گئی تھی۔

وہ پورے گھر میں ادھر سے ادھر بھاگ رہا تھا۔ تھوڑی ہی

دیر میں وہ پورے گھر کا چپہ چپہ چھان چکا تھا لیکن وہ تینوں

وہاں پر نہیں تھے۔

وہ پاگل ہی تو ہو گیا تھا، ان لوگوں کا اس طرح سے غائب ہونا

کوئی معمولی بات نہیں تھی۔ وہ ہر طرف بھاگ رہا تھا۔ اس

کا دھیان راگاو کی طرف گیا تھا، شاید اسے اپنی زندگی عزیز

نہیں تھی۔ تیزی سے اندر کی طرف جانے لگا تھا جب اسے

گھر کے پیچھے کی طرف سے ہلکی ہلکی سی آواز سنائی دی تھی۔

وہ اگلے ہی لمحے اس طرف بھاگا تھا۔ جب گھر کے پیچھے کی

جانب اسے رویام کھیلتا ہوا نظر آیا تھا، روح بھی تھوڑے

فاصلے پر بیٹھی اسے دیکھ رہی تھی۔ رویام اس کے سامنے

کوئی ڈرامہ کر رہا تھا، وہ اس کے سامنے کارٹون کا کوئی کریکٹر

بنا ہوا تھا جبکہ شونو کو بھی اس نے کچھ بنایا ہوا تھا۔

یہاں وہ لوگ انجوائے کر رہے تھے اور یارم کی جان سولی پر

اٹکی ہوئی تھی۔ وہ غصے سے آگے بڑھتا ہوا سیدھا روح کے

سر پر سوار ہوا، اس کے بازو سے پکڑ کر ایک جھٹکے میں سیدھا

کھڑا کر چکا تھا۔

تم یہاں بیٹھی ہوئی ہو اور میں پورے گھر میں پاگلوں کی"

طرح تمہیں ڈھونڈ رہا تھا! ہر جگہ ڈھونڈا میں نے، کوئی جگہ

نہیں چھوڑی، دماغ خراب ہو گیا تھا میرا۔ اب اگر تم مزید

ایک منٹ مجھے نہیں ملتی تو پورے گھر کو آگ لگا چکا ہوتا۔

اس طرف آئی تھی تو کم سے کم بتا کر تو آتی کہ یہاں آکر بیٹھی

ہو۔میں پاگل ہوں جو گھر کا کونا کونا چھان رہا ہوں؟اس

تھوڑی سی دیر میں نہ جانے کتنے خیال میرے دماغ سے ہو

کر گزرے ہیں، جانتی بھی ہو تم؟اپنا نہیں تو کم سے کم میرا تو

خیال کیا کرو،اس تھوڑی سی دیر میں پاگل ہو گیا تھا میں۔

اب اگر تم مجھے نظر نہیں آتی تو پوری دنیا کو آگ لگا چکا

ہوتا۔" وہ غصے سے دہاڑ رہا تھا جب کہ روح حیرت سے اسے

دیکھ رہی تھی۔ وہ تو کتنی دیر سے رویام اور شونو کے ساتھ

یہاں آ کر بیٹھی انجوائے کر رہی تھی۔

"یارم! آپ تو گھر پر تھے ہی نہیں تو پھر اچانک کیسے آ گئے"

"یارم! میں پورا گھر دیکھ رہی تھی اور پھر یہ جگہ مجھے اور

رویام، ہم دونوں کو بہت پیاری لگی تو ہم یہیں پر بیٹھ کر

انجوائے کرنے لگے۔ آئی ایم سوری! مجھے احساس ہی نہیں

ہوا کہ ہمیں یہاں آئے کتنی دیر ہو چکی ہے۔ آپ پلیز

ریلیکس ہو جائیں، ہم نے کہاں جانا ہے؟ اپنے گھر میں ہی

رہیں گے نا۔ میں تو بس ان دونوں کے ساتھ یہاں پر آ گئی

تھی، مجھے ہرگز اندازہ نہیں تھا کہ آپ ہمیں ڈھونڈ رہے

ہیں۔ کیا سب ٹھیک ہے؟ آپ اتنے پریشان کیوں ہو رہے

ہیں؟ آپ بنا بات کے اتنے ہائپر ہو جاتے ہیں، سب کچھ

ٹھیک ہے، ہم بالکل ٹھیک ہیں۔" وہ اسے سمجھانے کی

کوشش کرنے لگی تھی جبکہ یارم کہاں بتا پایا تھا کہ وہ اتنا

پریشان کیوں ہو رہا تھا۔روح کو یہ گھر سیکیور اور محفوظ لگتا

تھا لیکن سچ تو یہ تھا کہ جب تک راگا وزندہ تھا، کچھ بھی سیکیور

یا محفوظ نہیں تھا۔

اس نے ایک گہرا سانس لیتے ہوئے روح کو اپنے ساتھ لگایا

تھا جبکہ اس کے یوں شدت سے ساتھ لگانے پر وہ حیران

ہوئی تھی۔یارم کو اچانک سے کیا ہو گیا تھا وہ سمجھ نہیں پائی

تھی لیکن وہ تھوڑی سی دیر میں بہت زیادہ پریشان ہو گیا تھا۔

اسے کس چیز کی پریشانی تھی؟ وہ تو اس طرح کبھی کسی چیز کی

ٹینشن لیتا ہی نہیں تھا اور اپنے ہی گھر میں بھلا روح یا اس کے

بچے کو کیا ہو سکتا تھا؟ ہاں لیکن اسے پر سکون کرنے کے لیے

اس نے اس کے گرد اپنے بازوؤں کا حصار بنا لیا۔ جب رویام

بھی ان کے پاس آتے ہوئے یارم کی ٹانگوں کے ساتھ لپٹ

گیا تھا۔

اس کے انداز پر ہلکا سا مسکراتا ہوا، اسے اگلے ہی لمحے زمین

سے اٹھا کر اپنے بازوؤں میں سختی سے بھینچ گیا تھا۔

روح! پلیز اس طرح میری نظروں سے اوجھل مت ہوا"

کرو۔ ہمیشہ میری آنکھوں کے سامنے رہا کرو۔ تم جب میری

نظروں سے اوجھل ہوتی ہو، میری دنیا رک جاتی ہے۔" وہ

اسے مزید خود میں بھینچتے ہوئے بولا تو روح نے آہستہ سے

اس کے سینے پہ اپنے لب رکھے تھے۔ جبکہ یارم اب کچھ اور

سوچ رہا تھا۔

oooooooooo

وہ روح کو وہیں پر چھوڑ کر خود گھر کے اندر آ گیا تھا۔ ایک نظر

بیسمنٹ کی طرف دیکھتے ہوئے وہ رویام کے کمرے کے

پاس آتا، رویام کے بیڈ پر آ کر لیٹ گیا تھا۔ دونوں ہاتھ تکیے

کی طرح سر کے نیچے رکھتے ہوئے وہ رویام کے کمرے کی

۔ چھت دیکھتا سیٹی پر کوئی دھن بجارہا تھا

جبکہ کمرے میں خوفناک قسم کی خاموشی چھائی ہوئی تھی،

صرف اس کی سیٹی کی آواز پورے کمرے میں شور مچارہی

تھی۔اس نے روح کو بولا تھا کہ وہ خود تھوڑی دیر کے لیے

گھر پر واپس نہ آئے وہ کوئی کام کرنا چاہتا ہے۔وہ لوگ وہیں

پر انجوائے کر رہے تھے۔روح کو بھی یقیناً وہ جگہ کافی پسند

آئی تھی تبھی وہ وہیں بیٹھ گئی تھی۔ یارم کو ریلیکس دیکھ کر

اس نے یارم سے مزید کوئی سوال نہیں کیا تھا، وہ ٹھیک تھا

۔اس کے لیے اتنا ہی کافی تھا

لیکن یارم کو یوں اچانک سے کیا ہوا تھا، یہ سوچ کر وہ پریشان

بھی تھی، لیکن اب یارم بالکل نارمل ہو چکا تھا۔ اسے باہر

روم کے پاس چھوڑ کر وہ واپس اندر آتا پر سکون سا لگ رہا

تھا۔ چھت کو دیکھتے ہوئے جیسے بہت غور و فکر کر رہا تھا،

انداز ایسا تھا جیسے چھت کا ڈیزائن پسند نہ آرہا ہو اسی لیے

سیلنگ چینج کرانا چاہتا ہو۔

جبکہ اسی بیڈ کے نیچے چھپا راگا و اپنی آخری سانسوں کے لیے

تڑپ رہا تھا۔ یارم یہاں اس بیڈ کے اوپر کیا کر رہا تھا وہ نہیں

جانتا تھا۔ وہ اپنے کمرے میں کیوں نہیں گیا تھا؟ پرسوں سے

وہ یہاں چھپا ہوا تھا اور یارم اب تک یہاں نہیں آیا تھا تو پھر

اچانک سے کیوں آیا تھا؟ اس کے دماغ میں کئی سوال گھوم

رہے تھے۔ اور ہر سوال ہی اس کی سانسیں کم کر رہا تھا۔

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ یارم یہاں سے جا کیوں نہیں رہا،

وہ اس بیڈ پر کیوں بیٹھ گیا ہے؟ وہ دو تین دفعہ نیچے بیسمنٹ

کی طرف گیا تھا تو یقیناً وہ جان چکا تھا کہ راگا و بیسمنٹ سے

بھاگ چکا ہے، لیکن وہ اسے ڈھونڈنے کے لیے بالکل بھی

ہلکان نہیں ہوا تھا۔ وہ اس طرح سے ریلیکس تھا جیسے اسے

خود ہی وہاں سے بھگایا ہو۔

اس کی سیٹی کی آواز اس کے کانوں میں گونج رہی تھی جس

کی وجہ سے اس کے اندر خوف بڑھتا چلا جا رہا تھا۔اب موت

اسے اپنے بے حد قریب محسوس ہو رہی تھی۔ایسا لگ رہا تھا

جیسے لمحہ لمحہ موت اس کے پاس آ رہی ہے۔وہ بری طرح

سے کانپ رہا تھا جب اسے محسوس ہوا کہ کوئی اسے دیکھ رہا

ہے۔اس نے فوراً سر گھما کر اپنی دائیں جانب دیکھا تھا جہاں

سے یارم بیڈ سے نیچے کی طرف جھانکتا مسکرا رہا تھا۔

سرپرائز سرپرائز سرپرائز تمہیں کسی نے یہ نہیں بتایا کہ "

جب کسی سے چھپتے ہیں تب اتنی تیز اور اونچی آواز میں

سانسیں نہیں لیتے؟ پھر تمہیں تو کسی سے چھپنا بھی نہیں

آتا۔ فیل ہو گئے ہو تم چھپنے میں، پکڑے گئے! وہ کیا ہے نا،

پکڑے تو تم اسی رات سے ہی گئے تھے جب تم بھاگ کر

یہاں آئے تھے، بلکہ پکڑے تو تم تب ہی گئے تھے جب تم

وہ کرسی توڑ کر باہر نکلے تھے۔ لیکن پھر بھی میں نے سوچا

تمہاری پاور چیک کرتا ہوں۔ ویسے تمہیں کیا لگتا ہے کہ تم

میری قید سے آزاد ہو سکتے ہو؟"

"میں کو آدمی جیسے تم کہ تھا لگا کیا تمہیں !بتاؤ تو بات ایک

نے اپنے گھر میں رکھا ہوا ہے تو میں بالکل بے فکر گھوم رہا

ہوں؟ اس گھر میں جہاں میرا بچہ اور میری بیوی سکون سے

سانس لے رہے ہیں، وہاں میں تمہیں یوں آزادانہ چھوڑ

دوں گا، تمہیں لگتا ہے؟ کیا مجھے رسی یا کسی لوہے کی زنجیر پر

اعتبار ہے؟ نہیں راگاو! بالکل بھی نہیں۔ تمہاری ایک

چھوٹی سے چھوٹی حرکت بھی میرے علم میں رہی ہے۔ تم

کیا کرتے رہے ہو کیا نہیں، ایک ایک چیز پتہ ہے مجھے۔ تم

جب وہاں سے بھاگنے کی کوشش کر رہے تھے تب میں

تمہارے کرتب دیکھ رہا تھا، کافی محنت کی تم نے وہاں سے

نکلنے میں۔ اور پھر نکل کر تم یہاں رویام کے کمرے میں آ

گئے۔"

میرے بچے کے کمرے میں! اور تمہیں لگتا ہے کہ میں"

ان چیزوں سے انجان ہوں؟ شاید تم نے اندازہ نہیں لگایا،

لیکن جس راستے سے تم چل کر آئے ہو یا جہاں جہاں تم گئے

ہو، تم نے اپنے گندے خون کے نشان چھوڑے ہوئے

ہیں۔ جنہیں بعد میں میں نے صاف کیا تھا اب تمہارا گندہ

خون میں اپنی بیوی سے تو صاف کروا نہیں سکتا تھا۔ تم میری

آنکھوں کے سامنے چھپے ہوئے مجھے نظر نہیں آرہے تھے؟

"؟کیا اتنا بے وقوف لگتا ہے تمہیں یارم کاظمی

میں نے تمہیں کتنی سانسیں دیں، مجھے لگا تم یہاں سے "

بھاگ نکلو گے، لیکن نہیں! تم یہاں سے بھاگ نہیں پائے،

پتہ نہیں کیوں۔ حالانکہ میں نے تو اس مین گیٹ کو بھی کھلا

چھوڑ دیا تھا کہ تم رات کو یہاں سے نکل جاؤ گے، لیکن

نہیں! تم نے اسے کھولنے کی کوشش ہی نہیں کی۔ تم نے

صرف ہاتھ لگا کر یہ اندازہ لگا لیا کہ وہ لاک ہے، حالانکہ وہ

لاک نہیں تھا۔ اگر تم کل رات یہاں سے بھاگ نکلتے تو بچ

جاتے، یہاں سے آزادی تمہارا مقدر ہوتی لیکن تم نے خود

یہ قید چنی ہے اور شاید قید نہیں، اب تم نے موت چنی ہے

"۔ کیونکہ یارم کاظمی تمہیں تحفے میں موت دے گا

وہ اچانک ہی اسے بالوں سے پکڑ کر ایک جھٹکے میں باہر

گھسیٹتے ہوئے سامنے زمین پر پھینک چکا تھا، جبکہ راگا وا گلے

ہی لمحے پیچھے کی طرف ہوتا اس کے سامنے اپنے ہاتھ جوڑنے

لگا۔

"ارے ارے راگاو! کیا ہو گیا؟ تم اس طرح ڈر کیوں رہے

ہو؟ اتنے دنوں سے ادھر ادھر چھپتے ہوئے تمہیں مجھ سے

ڈر نہیں لگ رہا تھا، اب تمہیں مجھ سے ڈر لگ رہا ہے؟ کم آن

راگاو! کون سا تم جانتے نہیں کہ میرے ہاتھ لگتے ہی

تمہارے ساتھ کیا ہو گا؟ تم ہمیشہ سے جانتے تھے کہ میں

تمہیں جب بھی ڈھونڈ نکالوں گا، مار ڈالوں گا۔ تو پھر اتنا
ڈرنے کی کیا ضرورت ہے؟ تمہارا اتنا ڈرنا نہیں بنتا۔ تم تو
اتنے بڑے آدمی ہو، تم نے دبئی کے ڈون کو چٹکیوں میں اڑا
دیا۔ تم نے یارم کاظمی کو جان سے مار ڈالا۔ تم تو بہت بڑے
ڈون ہو، ہر چیز تمہارے کنٹرول میں ہے، ہر چیز تمہارے
انڈر ہے۔ تمہارا اس طرح مجھ سے ڈرنا نہیں بنتا۔" وہ ہلکی
سی مسکراہٹ کے ساتھ اس کی طرف جھکتا ہوا اس کے پاس

آرہا تھا، جبکہ ہر لمحے کے ساتھ راگا واس سے دور ہوتا خود کو

بچانے کی کوشش کر رہا تھا۔

"یارم خدا کے لیے میں تمہارے سامنے ہاتھ جوڑتا ہوں،

مجھے چھوڑ دو! میں تمہارے پیر پکڑتا ہوں۔ تمہیں تمہارے

خدا کا واسطہ، تمہیں تمہارے اپنوں کا واسطہ، تمہیں

تمہارے بچے کا واسطہ، مجھے چھوڑ دو! میں مرنا نہیں چاہتا،

پلیز یارم مجھے چھوڑ دو! میں تمہارے پیر پکڑتا ہوں، مجھے

بخش دو۔ میں تمہاری دنیا سے بہت دور چلا جاؤں گا، اتنا دور

کہ کبھی کوئی مجھے ڈھونڈ نہیں پائے گا۔ خدا کے لیے مجھے

چھوڑ دو، میں کبھی بھی واپس نہیں آؤں گا۔ خدا کے لیے

مجھے چھوڑ دو۔ "وہ اس کے پیر پکڑے ہوئے تھا، جبکہ یارم

نے ایک نظر اسے دیکھا پھر غصے سے اپنے پیر چھڑوائے بغیر

ہی اس کے پاس زمین پر بیٹھ گیا۔

"میری روح کو چھوڑا تھا تم نے؟ میرے دوستوں کو جان

سے مار رہے تھے۔ کیا کہا تھا تم نے؟ یارم کاظمی خود اپنے

آپ کو ختم کرے گا۔ میں کر رہا تھا خود کو ختم! سب کچھ

تمہاری مرضی کے مطابق ہو رہا تھا، جو تم چاہتے تھے وہ ہو

رہا تھا۔ پھر تم نے میری آنکھوں کے سامنے میری روح کو

تکلیف پہنچائی، اسے چوٹ پہنچائی، اس کی گردن پر چاقو مارا!

جانتے ہو کتنا گہرا زخم تھا اس کو؟"

وہ سانس نہیں لے پا رہی تھی۔ وہ ایک جھٹکے سے اس کا چہرہ

۔اپنے ہاتھ میں دبوچتے ہوئے دہاڑا تھا

میری روح سانس نہیں لے پا رہی تھی راگاو! اسے سانس"

لینے میں دشواری ہو رہی تھی، وہ تکلیف میں تھی، اذیت

میں تھی۔ ایک ایک لمحہ اذیت میں گزارا ہے۔ اس تکلیف

نے اسے دنیا سے بیگانہ کر دیا، ایک مہینہ! ایک مہینہ میری

روح کوما میں رہی، صرف اور صرف تمہاری وجہ سے! اور

تم کہتے ہو کہ میں تمہیں معاف کر دوں؟ کیا تم معافی کے

قابل ہو؟ کیا تمہیں معاف کر دینا چاہیے؟ نہیں راگاو! تم

معافی کے قابل نہیں ہو۔ یارم کاظمی سب کو معاف کر سکتا

ہے لیکن اپنی روح کو تکلیف پہنچانے والے کو نہیں! نہیں

"! ملے گی تمہیں معافی

تمہیں مرنا ہو گا راگاو! میرے ہاتھوں مرنا ہو گا۔"

تمہارے پاس اور کوئی راستہ نہیں ہے۔ تمہیں ختم کیے بغیر

مجھے سکون نہیں ملے گا۔ تمہاری موت میرا سکون ہے،

جانتے ہو؟ یارم کاظمی کو سکون نہیں ملے گا جب تک میری

روح کو تکلیف پہنچانے والا انسان زندہ ہے، سانس لے رہا

ہے۔ بے شک اس کی ایک ایک سانس میں نے ہی بخش

رکھی ہے لیکن وہ زندہ ہے، یہ سوچ مجھے سکون لینے نہیں

دے رہی۔ نہیں آرہا مجھے سکون، اور تب تک سکون نہیں

آئے گا جب تک تمہاری سانسیں ختم نہیں ہو جاتی۔ تمہیں

"! مرنا ہوگا راگاو، میرے سکون کے لیے تمہیں مرنا ہوگا

پلیز میرے سامنے یہ التجائیں مت کرو، میری منتیں مت "

کرو، میں تمہارے لیے کچھ نہیں کر سکتا۔ پھر مجھے بعد میں

افسوس ہو گا کہ ایک بیچارہ انسان میرے پیر پکڑ کر گڑ گڑا رہا

تھا اور میں اس کے لیے کچھ نہیں کر سکا، مجھے ریگریٹ ہو گا۔

سو پلیز یوں مت کرو کیونکہ تم کچھ بھی کرو، جان تمہاری نچ

نہیں سکتی، مرنا تمہیں ہر حال میں ہے۔ لیکن اس طرح کر

کے تم میرے اور خود کے لیے مسئلہ پیدا کر رہے ہو۔ چلو آؤ

اب ہم اس قصے کو یہیں ختم کرتے ہیں۔ دیکھو تمہاری

سانسیں کتنی تیز ہو رہی ہیں، کتنا خوفزدہ ہو رہے ہو تم!

تمہارے ڈر کو ختم کر دیتا ہوں، تمہیں ختم کر کے تمہارے

اس ڈر کو ہمیشہ کے لیے مٹا دیتا ہوں۔ دیکھو! اس سے پہلے

کہ میرے خوف سے تمہاری سانسیں رک جائیں اور تم

سانس لینا چھوڑ دو، میں خود تمہیں اپنے ہاتھوں سے ختم کرنا

چاہتا ہوں۔ آخر میری روح کے گلے پر تم نے چاقو مارا تھا،

یہاں، یہاں لگا تھا اس کو! تمہیں اپنے ہاتھوں سے مٹاؤں گا

تبھی سکون ملے گا۔ رکو! ایسے مت مرو نا، یہ کانپنا بند کرو۔

اس طرح نہیں مر سکتے تم، تمہیں میرے ہاتھوں مرنا

ہے!"

وہ آہستہ سے اسے کندھوں سے تھام کر ریلیکس کرنے لگا تھا

جیسے اگر وہ اس کے خوف سے مر گیا تو یارم کا مقصد پورا

نہیں ہوگا ۔

مجھے چھوڑ دو پلیز! مجھے چھوڑ دو، مجھے معاف کر دو! خدا کے "

لیے مجھے معاف کر دو، مجھے مت مارو یارم! میں تمہیں کنگ

کے بارے میں سب کچھ بتاؤں گا۔ تم جانتے ہو وہ کوئی

معمولی آدمی نہیں ہے۔ تم جاننا چاہتے ہو یہ سب کچھ کیوں

کر رہا ہے وہ؟ یہ سب کچھ صرف اور صرف شہرت پانے

کے لیے کر رہا ہے۔ہاں یار م! وہ آدمی چاہتا ہے کہ اسے

تمہارے نام کی شہرت ملے۔ جس طرح دنیا تمہارے نام

سے کانپتی ہے، وہ چاہتا ہے اس کے نام سے کانپے۔وہ پوری

دنیاپر حکومت کرنا چاہتا ہے،انڈر ورلڈ مافیا کو اپنے قدموں

میں لانا چاہتا ہے۔وہ چاہتا ہے کہ پورا مافیا اس کے کنٹرول

میں ہو، وہ اپنی کمیونٹی کے۔۔۔۔"

تمہیں کس نے کہا کہ مجھے یہ سب کچھ جاننے میں انٹرسٹ " ہے؟ کم آن راگاو! تمہیں لگتا ہے کہ میں اب تک اس تک نہیں پہنچا ہوں گا؟ میں اب تک اس کے بارے میں کچھ بھی جاننے میں کامیاب نہیں ہوا ہوں گا؟ تم نے مجھے بہت ہلکے میں لے رکھا ہے، میں اس کے بارے میں سب کچھ جان چکا ہوں، وہ بھی تم سے پہلے! میں جانتا ہوں اسے کیا چاہیے۔اس کی ساری پلاننگ، اس کا سارا منصوبہ میرے

سامنے آچکا ہے۔ تو تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں

ہے کہ تمہارے مرنے کے بعد مجھے کچھ پتہ نہیں چلے گا۔

ڈونٹ وری! سب کچھ میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ تم

اب آرام سے مر سکتے ہو، مجھے کچھ بھی بتانے کی ذمہ داری

تمہارے کندھوں پر ہر گز نہیں ہے۔" یارم کی مسکراہٹ

برقرار تھی۔

جب اچانک باہر کے دروازے سے اچھلتا کودتا رویام داخل

ہوا۔اس کے پیچھے پیچھے ہی روح بھی آرہی تھی۔یارم نے

ایک نظران کی طرف دیکھا تھااور دوسری نظر راگاو کی

طرف، جو اگلے ہی لمحے اپنی پوری ہمت جمع کرتا باہر کی

طرف خود کو گھسیٹنے لگا تھا۔یارم نے اسے روکا نہیں تھا،

جبکہ وہ پوری طرح باہر کی طرف نکل کر روح کے پیروں

میں جا گرا تھا۔اس کے یوں اچانک سامنے آنے پر روح کی تو

۔چیخ نکلی ہی تھی، جبکہ رویام حیرت سے اسے دیکھنے لگا تھا

روح! روح خدا کے لیے مجھے بچالو! مجھے بچالو، صرف تم"

ہی مجھے بچاسکتی ہو! میں تمہارے پیر پکڑتا ہوں، میں

تمہارے ہاتھ جوڑتا ہوں، مجھے مرنے سے بچالو! یہ آدمی

مجھے مارڈالے گا، یہ مجھے مارڈالے گا، پلیز مجھے بچالو!" وہ اس

کے پیروں میں پڑا تھا، جبکہ روح رویام کو اپنے ساتھ لگاتی

تھوڑی پیچھے ہٹی تھی۔ اس آدمی کی حالت انتہائی خراب

تھی، پورے جسم پر چھوٹے چھوٹے زخم تھے۔ وہ اس وقت

کتنی تکلیف میں تھا، کتنی اذیت میں تھا، روح سوچ کر

جھرجھری لے کر رہ گئی تھی، پھر بے یقینی سے یارم کو دیکھنے

لگی جو دروازے پر کھڑا اسے گھور رہا تھا۔ اس کی نگاہوں میں

راگاو کے لیے ایسی نفرت تھی جو روح نے پہلے کبھی نہیں

دیکھی تھی۔

یہ آدمی مجھے مار ڈالے گا روح، مجھے بچا لو! میں جانتا ہوں "

میں نے تمہارے ساتھ بہت غلط کیا، میں نے تمہیں مارنے

کی کوشش کی، شاید میں تمہیں ختم کر چکا ہوتا۔ میں نے

سب کچھ ختم کر دیا تھا، یارم کاظمی کا نام و نشان مٹانے کی

کوشش کی تھی، لیکن میں نہیں کر سکا۔ خدا کے لیے مجھے بچا

لو! تمہارے علاوہ مجھے کوئی نہیں بچا سکتا، صرف تمہاری

بات مانے گا وہ۔ وہ مجھے مار ڈالے گا! خدا کے لیے میں یہاں

سے چلا جاؤں گا، بہت دور چلا جاؤں گا، کبھی زندگی میں تم

لوگوں کی زندگی میں واپس نہیں آؤں گا۔مجھے بچالو!" وہ

بولے جارہا تھا جبکہ روح کافی دیر کے بعد اس کے حلیے سے

اندازہ لگا پائی تھی کہ وہ کون ہے۔ہاں یہ وہی آدمی تھا جس

نے یارم کو مارا تھا، یہ وہی آدمی تھا جس نے اس کی گردن

میں چاقو اتارا تھا۔اس شخص کی وجہ سے وہ اپنا سب کچھ کھو

چکی تھی۔

میں تم لوگوں کی زندگی سے بہت دور چلا جاؤں گا، میں "

کبھی تم لوگوں کی زندگی میں واپس نہیں آؤں گا، مجھے بچا

لو!" وہ کہتے ہوئے اچانک روح کے پیر پکڑ گیا تھا جس سے

روح کی چیخ بلند ہوئی، لیکن اس سے پہلے کہ وہ کچھ بول پاتا،

اچانک ہی کسی نے اس کی گردن میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اسے

روح سے دور کیا تھا۔

تمہیں ہاتھ کیا پکڑا دیا، تم تو پورے گلے ہی پڑ گئے۔ میں نے "

تمہیں روح سے معافی مانگنے کی اجازت کیا دی، تم تو اس

کے پیروں کو ہاتھ لگانے تک آ گئے۔ تمہاری ہمت کیسے

ہوئی میری روح کے پیروں کو ہاتھ لگانے کی؟ بولو! کیوں

ہاتھ لگایا تم نے میری روح کو؟ تمہاری ہمت کیسے ہوئی کہ تم

میری روح کو ٹچ کیا، تم چھوؤ گے اسے؟ اور تمہیں لگتا ہے

کہ میں تمہیں چھونے دوں گا؟ کس حق سے ہاتھ لگایا تم نے

میری روح کو؟ ہاں، کیسے؟" وہ اسے گردن سے پکڑتے

ہوئے جھنجوڑ رہا تھا۔

جبکہ راگا واس کے جھنجوڑنے کی وجہ سے کبھی ادھر تو کبھی

ادھر ہو رہا تھا۔اس کی حالت اتنی خراب ہو رہی تھی کہ وہ

اپنے پیروں پر کھڑا تک نہیں ہو پا رہا تھا اور ایسے میں یارم کا

غصہ سہنا کوئی معمولی بات نہیں تھی۔وہ اندازہ لگا چکا تھا کہ

یارم کاظمی اپنی بیوی کے لیے کس حد تک پاگل ہے۔وہ

اسے جان سے مار رہا تھا صرف اور صرف اپنی بیوی کے

لیے۔ وہ اب سمجھ چکا تھا کہ اس سے بس ایک ہی غلطی ہوئی

ہے جو اس نے روح پر وار کیا۔ اگر وہ روح کو مارنے کی

کوشش نہ کرتا تو یقیناً آج یارم اس پر ترس کھا لیتا، آج وہ

اسے معاف کر دیتا۔ لیکن وہ اسے معاف کرنے کو تیار نہیں

تھا صرف اور صرف اس وجہ سے کیونکہ اس نے یارم کاظمی

کی کمزوری پر حملہ کیا تھا۔

اگر اس نے روح کے ساتھ کچھ برا نہ کیا ہوتا تو یقیناً آج اس

کی جان بچ چکی ہوتی۔ ہاں وہ بچ سکتا تھا اگر اس نے صرف

یارم کاظمی کا کچھ بگاڑا ہوتا۔ اس نے یارم کاظمی کی زندگی ختم

کرنے کی کوشش کی تھی، اس نے اس لڑکی کو جان سے

مارنے کی کوشش کی تھی جس میں یارم کاظمی کی دھڑکنیں

بستی تھیں۔ یارم کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ آج اسے زندہ ہرگز

نہیں چھوڑے گا۔ اس کی زندگی بچنا ممکن ہی نہیں تھا۔ وہ

اپنے سامنے یارم کاظمی کو نہیں بلکہ اپنی چلتی پھرتی موت کو

دیکھ رہا تھا۔ زندہ رہنے کی امید ختم ہو گئی تھی، یارم کاظمی

اسے ختم کرنے والا تھا۔ موت اس کے سامنے کھڑی تھی۔

○○○○○○○○

روح بے بی! رویام کو لے کر اندر روم میں جاؤ۔ "یارم"

نے اس کی طرف سے نظریں ہٹاتے ہوئے اچانک روح کو

دیکھا تھا جو رویام کو اپنے ساتھ لگائے بری طرح کانپ رہی

تھی۔ یارم کی آنکھوں میں ایک عجیب سا جنون تھا، اسے

دیکھ کر صاف لگ رہا تھا کہ وہ اس معاملے میں پیچھے نہیں

۔ہٹ سکتا۔ شاید یارم نے اس کی بھی نہیں سننی تھی

اگر وہ یارم سے کہتی کہ یارم اس آدمی کو چھوڑ دیں، تو ممکن

تھا کہ وہ بھی یارم کی سخت نگاہوں کے حصار میں آجاتی۔

اس نے بہت مشکل سے اس آدمی کی طرف دوبارہ نظر

۔ڈالنے کی ہمت کی تھی

روح! میں نے بولا رویام کو لے کر کمرے میں جاؤ۔ "اب"

کی دفعہ اس کے لہجے میں ہلکی سی سختی تھی، جبکہ راگاو مسلسل

نفی میں سر ہلا رہا تھا۔

روح پلیز مجھے بچالو! صرف تم ہی مجھے بچا سکتی ہو۔ میں"

تمہارے آگے ہاتھ جوڑتا ہوں، تمہارے پیر پکڑتا ہوں،

تمہیں تمہارے بچے کا واسطہ! خدا کے لیے مجھے بچالو، تم

مجھے بچا سکتی ہو۔ تم اس کو بولو یہ مجھے چھوڑ دے، میں تم

لوگوں کی زندگی سے بہت دور چلا جاؤں گا۔" وہ بری طرح

گڑگڑاتے ہوئے روح سے کہہ رہا تھا، جبکہ روح نے ایک

التجائی نظر یارم پر ڈالی تھی جس پر یارم نے اسے سخت

نگاہوں سے گھورا تھا۔

"لگتا ہے میری بات تمہیں سمجھ میں نہیں آئی۔ میں نے کہا

رویام کو لے کر اندر کمرے میں جاؤ!" اب کی دفعہ وہ بولا

نہیں تھا بلکہ دھاڑا تھا۔ روح اپنی جگہ کانپ کر رہ گئی تھی

میں اور رویام باہر جائیں؟ وہاں جہاں پر رویام کی فش"

ہے؟" وہ کانپتے ہوئے اچانک سے بولی تھی جیسے اس شخص

کی کوئی التجا، کوئی بات اسے سنائی نہ دی ہو۔ وہ یارم کو دیکھتے

ہوئے اس سے اجازت مانگ رہی تھی۔

ہاں شونو کو ساتھ لے جاؤ۔" یارم نے اس پر نگاہ ڈال کر"

جواب دیتے ہوئے پھر سے راگاو کی طرف دھیان دیا تھا،

جبکہ وہ رویام کو اگلے ہی لمحے اپنے بازوؤں میں اٹھا کر باہر کی

طرف قدم بڑھا گئی تھی۔ نہ جانے اس میں اتنی ہمت کہاں

سے آگئی تھی کہ اس نے گھر میں رہنے کے بجائے گھر سے

باہر جانا بہتر سمجھا تھا۔

یہ شاید وہ رویام کے سامنے یارم کا یہ روپ لانا ہی نہیں

چاہتی تھی۔

"وہ زیادہ دور مت جانا، تقریباً 20 منٹ میں واپس آجانا۔"

دروازے سے باہر نکلنے ہی لگی تھی جب اسے پیچھے یارم کی

آواز سنائی دی تھی۔اس نے رویام کو اپنے ساتھ لگاتے

ہوئے پلٹ کر یارم کو دیکھا تھا۔

"ماما تلو یہاں سے شو ڈرٹی انکل (ماما چلو یہاں سے، سوڈرٹی

انکل)۔۔۔"وہ اس کی گردن سے منہ نکالتے ہوئے بولا تو

اس نے اگلے ہی لمحے اسے پھر سے اپنے سینے میں چھپالیا تھا،

جبکہ وہ تیزی سے وہاں سے نکلتی چلی گئی تھی۔

○○○○○○

وہ رویام کو اپنے سینے سے لگائے تیز تیز چلتی گھر کے

دروازے سے باہر نکلتے ہوئے خالی سڑک پار کر گئی تھی۔

سڑک پر کوئی بھی نہیں تھا بس سامنے والے گھر کے باہر

ایک عورت تھی جو باہر اپنے پودوں کو پانی لگا رہی تھی۔ اس

نے سر پہ خوبصورتی سے ایک چھوٹا سا رومال نما دوپٹہ رکھا

ہوا تھا جو پیچھے کی طرف گرہ لگا کر بند تھا ۔

اسکرٹ کے نیچے اس نے بوٹ پہن رکھے تھے جبکہ سفید شرٹ کے گلے پر ایک چھوٹا سا بو بنا ہوا تھا۔ روح نے پہلی دفعہ اسے دیکھا تھا۔ سچ تو یہ تھا کہ وہ دوسری دفعہ گھر سے باہر آئی تھی۔ اس عورت نے مسکرا کر سر جھکایا تو روح اس کے انداز کو اس کا سلام سمجھتے ہوئے بالکل اس کے انداز میں سر ہلاتی آگے بڑھ گئی تھی۔ وہ کہاں جا رہی تھی وہ خود بھی

نہیں جانتی تھی۔ شونو اس کے پیچھے پیچھے بھاگ رہا تھا جبکہ

۔ رویام کو وہ اٹھائے ہوئے تھی

"ماما وہاں ہوتی ہیں میلی فش (ماما وہاں پر ہوتی ہیں میری

فش) رویام نے اچانک ہی سامنے پانی کی طرف اشارہ کیا

تھا۔ یہاں ہر طرف مچھلیاں ہی مچھلیاں تھیں جو پانی سے

اوپر کی طرف نکل کر واپس نیچے کی طرف جا رہی تھیں۔

۔ روح وہیں پر آ کر رکی تو رویام اس کی گود سے اتر گیا تھا

اور پھر وہ اپنی دوستوں سے ہائی ہیلو کرنے لگا تھا۔ وہ اسے بار

بار مخاطب کرتا، کبھی ایک فش کا تو کبھی دوسری فش کا نام بتا

رہا تھا جبکہ وہ خاموشی سے سینے پہ ہاتھ باندھے ان مچھلیوں

کے کرتب دیکھ رہی تھی۔

وہ پتھر دل نہیں تھی، نہ ہی وہ اتنی سختی اپنے دل میں رکھتی

تھی کہ کسی کے اس طرح اپنی زندگی کے لیے گڑگڑانے

سے وہ نہ پسیجتی۔ وہ آدمی رو رہا تھا، تڑپ رہا تھا، اپنی جان کی

بھیک مانگ رہا تھا، لیکن روح اس کے لیے کچھ نہیں بول

پائی تھی۔نہ جانے کیوں لیکن اس شخص کو دیکھ کر اسے

ترس نہیں آیا تھا۔اس شخص نے اسے جان سے مارنے کی

۔کوشش کی تھی، یہ چیز میٹر نہیں کرتی تھی

وہ اسے معاف کر سکتی تھی، اس میں اتنا حوصلہ تھا کہ اپنی

جان لینے والے شخص کو وہ معاف کر دیتی، لیکن اس میں اتنا

حوصلہ نہیں تھا کہ وہ یارم کے قاتل کو معاف کر پاتی۔ہاں!

وہ اپنے یارم کو نقصان پہنچانے والے شخص کو معاف کرنے

کی ہمت خود میں نہیں پاتی تھی۔اس شخص نے کتنی بے

رحمی سے کہا تھا کہ وہ خود کو ختم کر دے۔یارم خود کو ختم کر

رہا تھا،اس کی آنکھوں کے سامنے اس نے اپنے آپ پر

۔گولیاں چلائی تھیں،خود کو مارنے کی کوشش کی تھی

ہاں! نہیں تھا اس کا دل اتنا بڑا کہ وہ ایک ایسے شخص کے

لیے اپنے دل میں نرمی رکھتی جو اس سے اس کی کل کائنات

چھیننے جارہا تھا۔ وہ جانتی تھی کہ یارم کبھی بھی اس شخص کو

معاف نہیں کرے گا۔ وہ بے شک اس کی منتیں کر لے، اس

انسان نے ختم ہونا تھا یارم کے ہاتھوں، وہ بچ نہیں سکتا تھا۔

اس کی زندگی ممکن ہی نہیں تھی۔ یارم نے اسے ختم کر ہی

دینا تھا، اور ایسے شخص کے لیے اپنے دل میں ترس لا کر وہ نہ

تو اپنی نظروں میں گر سکتی تھی اور نہ ہی یارم کی نظروں

میں۔ وہ خاموشی سے سامنے موجود مچھلیوں کے نظارے

کرتی رہی تھی۔کافی وقت گزر چکا تھا، تقریباًان لوگوں کو

۔یہاں آئے 15 سے 20 منٹ ہو چکے تھے

روم چلواب ہم گھر واپس چل رہے ہیں، وہ ڈرٹی انکل "

وہاں سے چلے گئے ہوں گے۔"اس نے رویام کو دیکھتے

ہوئے سوال کیا تھا جو مچھلیوں کے ساتھ نہ جانے کون سے

۔گپے مارنے میں مصروف تھا

اس کے کہنے پر فوراً ہی رویام نے اپنی دونوں باہیں کھول دی تھی یعنی کہ اس کا چل کر جانے کا موڈ نہیں تھا۔ روح نے اس کے گرد اپنا حصار بناتے ہوئے اسے اپنے بازوؤں میں بھرا تھا اور ایک دفعہ پھر سے گھر کی طرف قدم بڑھانے لگی تھی۔

○○○○○○○○○

روح آہستہ سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوتے ہوئے

اندر کے معاملات دیکھنا چاہتی تھی۔ وہ رویام کو ایسی کسی جگہ

پر لے کر نہیں جانا چاہتی تھی جو اس کی ذہنی نشوونما کو

خراب کر دے۔ اندر کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے اس

۔نے یارم کو کچھ کرتے دیکھا تھا

دو چار قدم آگے بڑھائے تو وہ زمین پر موپ لگا رہا تھا۔ وہاں

نہ تو کوئی لاش پڑی ہوئی تھی اور نہ ہی راگا وکا نام و نشان تھا۔

اس نے آہستہ سے قدم اندر رکھے تو یارم نے ایک نظر اسے

دیکھا تھا۔

"ارے تم لوگ واپس آگئے؟ میں بس تم لوگوں کو جوائن

کرنے ہی والا تھا۔" وہ ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ انہیں

دیکھتے ہوئے کہنے لگا تو روح نے گہری سانس لی تھی۔

"یارم! وہ بیسمنٹ کی طرف جو سیڑھیاں جاتی ہیں، وہاں کی

ٹھیک سے صفائی کریں۔ اب بھی باہر بہت دھوپ ہے،

بالکل اچھا نہیں لگ رہا موسم۔ ہم شام کو کہیں گھومنے کے

لیے چلیں گے، فی الحال کیا کھائیں گے آپ؟ سوچ رہی

ہوں کچھ ہلکا پھلکا سا بنا لیتی ہوں۔" وہ رویام کو نیچے اتارتے

ہوئے بالکل نارمل سے انداز میں اس سے بات کرنے لگی

۔ تھی جبکہ یارم کندھے اچکا گیا تھا

اتھا پلتا شا کیت (ہلکا پھلکا سا کیک)!" وہ ابھی یارم کی"

طرف دیکھ رہی تھی کچھ ڈیسائیڈ کرنے ہی لگی تھی جب اسے

رویام کی آواز سنائی دی تھی۔اس نے ایک نظر اسے دیکھا

تھا، جو اپنے ننھے سے ذہن کا استعمال کر کے اسے بہت اچھا

مشورہ دے چکا تھا۔

جی نہیں! آپ صبح سے دو چاکلیٹ کھا چکے ہیں اس لیے "

اب آپ کا کیک نہیں بنے گا۔اب کیک صرف اسی دن بنے

گا جس دن رومی چاکلیٹ نہیں کھائے گا۔اتنا میٹھا بھی اچھا

نہیں ہوتا، دانت خراب ہوتے ہیں۔ لیکن آپ کو نوڈلز مل

سکتے ہیں۔" وہ مزے سے بول رہی تھی جب اس نے رویام

کے لبوں کا ڈیزائن بدلتے دیکھا۔اس سے پہلے کہ وہ اپنی

کارروائی شروع کرتا،روح نے فوراً ہی ایک بہترین سا آئیڈیا

اس کے سامنے پیش کیا تھا۔

"اوتے !لومی نوڈلج تھائے گا(اوکے !رومی نوڈلز کھائے

گا)۔"وہ خوشی سے نعرہ لگاتے ہوئے بولا تو روح کھلکھلا کر

اسے اپنی باہوں میں اٹھاتی کچن کی طرف بڑھ گئی تھی۔

۔یارم نے ایک نظر فرش کو دیکھا تھا

خبردار یارم! موپ رکھنے کی ضرورت نہیں ہے، فرش"

ٹھیک صاف نہیں ہوا۔ یہ جو آپ اپنی انٹرٹینمنٹ کے لیے

الٹے سیدھے کام کرتے ہیں نا، اس کی صفائیوں کا ٹھیکہ میرا

نہیں ہے۔ صاف کریں جب تک یہ فرش پوری طرح

صاف نہ ہو جائے، آپ کو کھانا نہیں ملے گا۔ میں اور میرا

رومی بے بی نوڈلز کھا کر پیٹ بھر لیں گے۔ آپ کا پیٹ

نہیں بھرتا نوڈلز سے، یاد رکھیے گا کھانا صرف آپ کے لیے

بنا رہی ہوں۔" وہ کچن میں جاتے جاتے اسے جتا گئی تھی

جبکہ یارم نے سفید ماربل کے فرش پر پھر سے ہلکے سے

داغوں کو دیکھا تھا۔

اب انڈرورلڈ کا ڈون گھر کا فرش دھوئے گا؟ یہی رہ گیا تھا، "

وہ بھی ہو گیا۔" وہ اونچی آواز میں اسے سنانے والے انداز

میں بولا جس پر روح ناک سے مکھی اڑاتی کچن کی طرف بڑھ

گئی تھی۔

"اگر انڈر ورلڈ کو کسی کو کاٹ کر بوٹیاں بناتے ہوئے ترس

نہیں آتا تو یہ تو انڈر ورلڈ کے ڈون کی غلط فہمی ہے کہ اسے

اپنا مچایا ہوا گند صاف کرتے دیکھ کر کسی اور کو ترس آئے گا۔

جلدی کیجیے! مجھے یہ گندا فرش بالکل پسند نہیں ہے۔ ویسے

میں سوچ رہی ہوں آپ پوچھا کافی اچھا لگاتے ہیں۔" وہ پیاز

ٹوکری میں ڈال کر باہر آتے ہوئے وہیں ٹیبل پر بیٹھتی

۔ چھری سے کاٹنے لگی تھی جب یارم نے اسے گھورا تھا

کہنا کیا چاہتی ہو تم ؟" وہ اپنا کام روکتا، کمر پر ہاتھ باندھتا اس "

۔سے سوال کرنے لگا تھا

سمجھ تو آپ بہت اچھے سے گئے ہیں، ایکٹنگ کیوں کرتے "

۔ہیں ؟" روح کی مسکراہٹ شرارتی تھی

"سیریسلی روح بے بی! تمہیں لگتا ہے کہ میں انڈر ورلڈ کا ڈون، اب گھر کا جھاڑو پوچھا کیا کروں گا؟ اتنے برے دن آ گئے ہیں میرے؟" وہ بے یقینی سے سوال کر رہا تھا۔

"ارے یار م! میں تو آپ کا ٹیلنٹ دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔ ماشاءاللہ کیا پوچھا لگا رہے ہیں آپ! آپ اگر تھوڑی بہت میری مدد کر دیں گے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔"

اس معاملے میں میرے ساتھ فری ہونے کی ضرورت"

نہیں ہے۔ میں صرف اپنا پھیلایا ہوا گند صاف کر رہا ہوں،

جو ہو ہی نہیں رہا۔ کاش یہاں صارم ہوتا!" اس نے زندگی

۔ میں پہلی دفعہ صارم کی کمی کو شدت سے محسوس کیا تھا

۔ جبکہ اس کی بات پر روح کھلکھلا کر ہنسی تھی

OOOOOOO

○○○○○○○○○

سارا فرش ٹھیک سے دھونے کے بعد وہ نہا کر ابھی باہر نکلتا۔
آئینے کے سامنے رکا، جب اس کا دھیان اپنے شرٹ لیس
جسم سے ہوتے ہوئے اپنی گردن کے بیچ و بیچ موجود کالے
تل پر گیا تھا۔ اس نے آہستہ سے اپنے تل پر انگلی رکھی تھی،
اس کے لبوں پر گہری مسکراہٹ آئی تھی۔ اسے راگاو کی
بات یاد آئی، راگاو کا کہنا تھا کہ کوئی گردن پر موجود کالے تل

والا انسان اس کا قتل کرے گا اور یہی وجہ تھی کہ وہ درک

سے ڈرتا تھا۔ یارم بے ساختہ قہقہہ لگا کر ہنسا تھا

"تمہاری عجیب و غریب تھیوری سچ ہو گئی راگاو! تم سچ میں

کسی گردن پر کالے تل والے انسان کے ہاتھوں ہی مرنے

والے تھے۔" اس نے آہستہ سے اپنے تل کو سہلایا تھا

راگاو نے شاید کبھی اس کی گردن کو دیکھا نہیں تھا؟ یا اس کی

گردن پر موجود کالے تل کو اس نے کبھی نوٹ نہیں کیا تھا۔

راگاو جس چیز سے کانپتا تھا، جس کا ڈر اس کے رگ و پے میں سرایت کر چکا تھا۔ صرف گردن پر کالا تل اسے کانپنے پر مجبور کر دیتا تھا کیونکہ اس بیچارے کو لگتا تھا کہ وہ درک کے ہاتھوں مارا جائے گا، حالانکہ مرنا تو اس نے یارم کے ہاتھوں ہی تھا۔ کیونکہ جو کچھ وہ اس کے ساتھ کر چکا تھا، اس کے بعد یارم آسانی سے اسے چھوڑ نہیں سکتا تھا۔ اسے مار کر اب وہ بالکل پُرسکون تھا۔

مسٹر یارم! ہم وہاں گھومنے کے لیے گئے تھے لیکن ہمیں"

کچھ بھی ٹھیک سے سمجھ نہیں آیا اور نہ ہی ہمیں گھومنے میں

مزہ آیا ہے۔ تو میں آپ کو آدھے گھنٹے کا وقت دیتی ہوں،

آپ ہمیں اپنے ساتھ گھمانے لے کر چلیں، ورنہ میرا بیٹا اور

میں دوبارہ سے چلے جائیں گے۔" دروازے پر رکتے ہوئے

روح نے حکم صادر کیا تھا، جس پر یارم نے سر کو خم دیتے

ہوئے اپنی شرٹ اٹھائی۔ اور ساتھ ہی کمرے سے باہر نکلنے

تک اس نے شرٹ پہنی تھی جب رویام کو بالکل باہر جانے

کے لیے ریڈی دیکھا۔اس کے باہر قدم بڑھانے سے پہلے

ہی وہ باہر کی طرف بھاگتا "شونو" کو گڈ نیوز سنا چکا تھا۔

وہ جانتا تھا اس کا دشمن ختم نہیں ہوا، اس کا دشمن اس کے

بہت قریب ہے لیکن فی الحال وہ سکون چاہتا تھا اور اس کا

سکون اس کی چھوٹی سی فیملی میں تھا۔وہ رویام کے ساتھ

وقت گزارنا چاہتا تھا۔

کنگ کون تھا؟ کہاں تھا؟ وہ نہیں جانتا تھا، لیکن وہ جانتا تھا

کہ کنگ کا سایہ اس کی زندگی پر پڑ چکا ہے اور اس سائے کو جڑ

سے مٹانا اب یارم کاظمی کے ہاتھ میں تھا۔ وہ جو بھی تھا،

بہت جلد موت کو گلے لگانے والا تھا کیونکہ اس سے زیادہ

یارم اس کے ساتھ چھپن چھپائی نہیں کھیلنا چاہتا تھا۔

ooooooooo

"یارم! آپ آج کل ہر وقت فون پر لگے رہتے ہیں، یہ کوئی

ٹھیک بات تو نہیں ہے نا؟ میں دیکھ رہی ہوں پچھلے کچھ

دنوں سے آپ مسلسل اپنا فون استعمال کر رہے ہیں۔ ہم

یہاں اس لیے تو نہیں آئے تھے کہ آپ اپنے فون کے پیچھے

لگے رہیں۔ اسے جیب میں رکھ رہے ہیں یا میں چھین کر دریا

میں پھینک دوں؟" وہ کب سے بولے جا رہی تھی، جبکہ

یارم کی پوری توجہ اپنے موبائل پر ریسیو ہوتی ای میل کی

طرف تھی۔

"ہاں بے بی! بس رکھ رہا ہوں، نہیں یوز کر رہا فون۔ مجھے لگا

خضر کی میل آئی ہوئی ہے تو چیک کرنے لگ گیا تھا۔ تمہیں

تو معلوم ہے نا کہ یہاں سگنلز کا کتنا پرابلم ہے۔ کسی سے بات

ہی نہیں ہو پاتی تو سوچا میل وغیرہ چیک کرتا ہوں، ہو سکتا

ہے خضر کی ہی کوئی میل آگئی ہو۔ لیکن اب نہیں کر رہا، یہ

دیکھ لو۔" اس نے موبائل جیب میں ڈالتے ہوئے اسے بتایا

تھا، جبکہ روح ایک نظر اسے دیکھتی دوبارہ سے رویام کی

طرف متوجہ ہوئی تھی جواب دریا سے نکلتی کسی یلو رنگ کی

مچھلی کو "ہائے ہیلو" کر رہا تھا

۔

ماما! یہ یلوک بالی پھش بی میلی فرنداے، اش نے مدھے اپے

گل پل انواٹ بی تیااوااے، لیتن مدھے شومنگ نی اتی شومی

اش تے گل نی جاشتکا، اول وہ بلو بالی بی بت پیالی اے، اش

نے بی مدھے اپے گل پل انوات تیااے

ماما! یہ یلو کلر والی فش بھی میری فرینڈ ہے۔ اس نے مجھے ")

اپنے گھر پر انوائٹ بھی کیا ہوا ہے لیکن مجھے تو سوئمنگ ہی

نہیں آتی، سو میں اس کے گھر نہیں جا سکتا۔ اور وہ بلو والی بھی

بہت پیاری ہے، اس نے بھی مجھے اپنے گھر پر انوائٹ کیا

تھا۔ ") رویام اپنی ہی مستیوں میں لگا ہوا تھا، حالانکہ روح کو

توساری مچھلیوں کارنگ ایک جیساہی لگ رہاتھالیکن رویام

۔کاکہناتھاکہ ساری فش ڈیفرنٹ ڈیفرنٹ کلرزکی ہیں

جیسے انسان ڈیفرنٹ ڈیفرنٹ کلرزکے ہوتے ہیں،ڈیفرنٹ

ڈیفرنٹ نیچرزکے ہوتے ہیں،اسی طرح فش بھی الگ الگ

ہوتی ہیں۔ان کے بھی بڑے بڑے خاندان ہوتے ہیں،

دوست ہوتے ہیں اوروہاں پرپارٹیزبھی ہوتی ہیں۔اوران

پارٹیزمیں اسے انوائٹ بھی کیاجاتاتھا۔یہ الگ بات تھی کہ

رویام کو سوئمنگ نہیں آتی تھی۔ اگر اسے سوئمنگ آتی تو

یقیناً وہ اپنے دوستوں کے بلاوے پر ضرور جاتا۔ اب تو روح

کو ڈر بھی لگنے لگا تھا کہ کہیں اس کا بیٹا سوئمنگ سیکھنے کے

پیچھے نہ لگ جائے۔

اور جتنا وہ اپنے بیٹے کو جانتی تھی، اسے یقین تھا کہ ایسا ضرور

ہو گا، تب ہی تو وہ جب بھی اس طرف آنے کی بات کرتا تھا

روح ساتھ ہی آجاتی تھی۔ یارم کا بس چلتا تو وہ اسے سوئمنگ

سکھانا بھی شروع کر دیتا لیکن روح اپنے چھوٹے سے بیٹے پر

فی الحال کوئی پریشر نہیں ڈالنا چاہتی تھی اور اسے تو خود پانی

سے اتنا خوف آتا تھا، وہ اپنے بیٹے کو پانی میں کیسے دیکھتی؟

دبئی والے گھر میں تو یارم اسے کتنی دیر سویمنگ پول میں

اپنے ساتھ رکھتا تھا اور روح کے جان اٹکی رہتی تھی اور اب

بھی اس کی جان نکل جاتی تھی جب وہ سوچتی تھی کہ اس کا

بیٹا پانی میں تیرنے جائے گا۔

وہ تو یارم کی سوئمنگ پر بھی زمین آسمان ہلا کر رکھ دیتی تھی،

جب تک یارم پانی سے باہر نہ آجائے اس کا چیخنا چلانا بند

نہیں ہوتا تھا۔ہاں اسے اپنے گھر والے پول سے ڈر نہیں لگتا

تھا لیکن باہر کے یہ بڑے بڑے سمندر اس کی جان نکالتے

تھے ایسے میں وہ اپنے بیٹے کو بیچ پانی میں جانے دے،ایسا تو

ممکن ہی نہیں تھا اور یارم بھی اس کی اس بات کو بہت اچھے

طریقے سے سمجھتا تھا۔یہی وجہ تھی کہ وہ جب بھی اس

۔طرف آتا روح کو ساتھ لے کر آتا تھا

اس وقت بھی وہ دونوں ماں بیٹا آپس میں لگے ہوئے تھے

جبکہ یارم تھوڑے فاصلے پر ایک بینچ پر بیٹھا اپنے موبائل پر

ریسیو ہوتی ای میلز کی طرف متوجہ تھا۔اس نے روح کو بولا

تھا کہ اس کا نہ تو یہاں نیٹ چلتا ہے اور نہ ہی یہاں پر کوئی

سگنل آتے ہیں جس سے وہ کسی سے رابطہ کر سکے، حالانکہ یہ

بات بالکل جھوٹ تھی۔اس کے موبائل پر سگنلز بھی آتے

تھے اور نیٹ بھی ہر وقت ایکٹو رہتا تھا۔ہاں، اس نے خضر کو

دبئ کا ڈون بنادیا تھا عارضی طور پر، لیکن اس کا یہ مطلب

نہیں تھا کہ وہ ان سب چیزوں سے انجان ہو چکا تھا۔اسے

۔ایک ایک لمحے کی خبر تھی

وہ ہر گز بھی اپنے نیٹ ورک کو ایسے جذباتی لوگوں کے ہاتھ

نہیں چھوڑ سکتا تھا جن کی کہیں نہ کہیں کوئی نہ کوئی کمزوری

چھپی ہو اور وہ اپنی کمزوری کو اپنے طریقے سے محفوظ نہ کر

سکتے ہوں۔ بظاہر خضر ایک بہت ہی مضبوط انسان تھا، ہر چیز

کا مقابلہ کر سکتا تھا، لیکن یارم سے یہ بات بھی چھپی ہوئی

نہیں تھی کہ خضر، لیلیٰ کا دیوانگی کی حد تک دیوانہ تھا۔ اور لیلیٰ

جس طرح کی پنگے باز لڑکی تھی، اسے یقین تھا کہ لیلیٰ کی

ایک چھوٹی سی غلطی خضر کو بہت بڑا نقصان پہنچا سکتی ہے۔

ایسے میں ان لوگوں پر ہر چیز چھوڑ کر یہاں سات سمندر پار

بیٹھے رہنا یارم کاظمی کے بس سے باہر تھا۔

پھر سے موبائل پر لگ گئے آپ؟" وہ موبائل چیک کر رہا"

تھا جب اچانک اسے اپنے اوپر سے آواز آئی۔اس نے سر اٹھا

کر روح کو دیکھا تھا جو دونوں ہاتھ کمر پر باندھے اسے گھور

رہی تھی۔

ماما باباآپ سے پیار نہیں کرتے وہ آپ کی کوئی بات نہیں مانتے دیکھو

۔لومی آپ کی ساری باتیں مانتا ہے

مما! بابا آپ سے پیار نہیں کرتے، وہ آپ کی کوئی بات")

نہیں مانتے۔ دیکھو رومی آپ کی ساری باتیں مانتا ہے۔")

اچانک ہی رومی اس کے پیچھے آتے ہوئے اس کے ساتھ لپٹتا

آگ لگانے لگا تھا۔ یارم کو سمجھ نہیں آرہا تھا اس کے

"چوزے" نے یہ آگ لگانے والے کام کہاں سے سیکھے

تھے۔

"میں صرف ٹائم دیکھ رہا تھا۔ تم کہہ رہی تھیں نا کہ تم نے

ایک گھنٹے میں واپس جانا ہے؟ آج شام کو تم باہر لان میں کچھ

نئے پودے لگانے والی تھی، تو صرف ٹائم دیکھنے کے لیے

موبائل اٹھایا تھا۔ ویسے ہمیں یہاں آئے گھنٹہ ہو چکا ہے،

اب واپس چلنا چاہیے۔" یارم نے فوراً بہانہ بناتے ہوئے کہا

تو واپسی کے نام پر رویام کے ہونٹوں کی شیپ چینج ہوئی

تھی۔

مما گل نی دانا دیتھونا میلی شالی پھرینڈ شیڈ ہو دائیں دی

مما! گھر نہیں جانا۔ دیکھو نا میری ساری فرینڈز سیڈ ہو")

جائیں گی۔") رویام اس کے ساتھ لپٹتے ہوئے کہنے لگا تھا

ہم کل پھر سے آجائیں گے۔ جس طرح تمہاری فرینڈز"

سیڈ ہوتی ہیں تم سے نہ مل کر، اسی طرح روح کے فرینڈز

بھی تو سیڈ ہو سکتے ہیں نا؟" یارم اسے دیکھتے ہوئے بولا تو اس

نے حیرت سے اپنی ماں کو دیکھا تھا۔اس کے کون سے

دوست تھے جنہیں رویام نہیں جانتا تھا؟

مماپ تے فلینڈ تدرہے)"ماما! آپ کے فرینڈز کدھر)

ہیں؟" وہ حیرانگی سے پوچھنے لگا تھا۔

"میرے فرینڈز؟ میرے فرینڈز کہاں ہیں؟" روح نے

رویام کے سوال پر الجھتے ہوئے یارم کی طرف دیکھا تھا۔

اب کہانی اس نے اپنی مرضی سے بنائی تھی تو اس کو کوراپ

بھی وہ خود ہی کرتا، وہ تو ان دوستوں کو جانتی بھی نہیں تھی

جن کا ذکر یارم کر رہا تھا۔

"ارے روح! تمہارے بیٹے کو تو کچھ پتہ ہی نہیں ہے

تمہارے دوستوں کے بارے میں۔ تم نے تو اس کی نیلی پیلی

ساری مچھلیوں کے نام یاد رکھے ہوئے ہیں؛ چنکی، چمپا، پتہ

نہیں کون کون سی لنکا، پنکی، ٹنکی، پتہ نہیں کون کون سے

فرینڈز کے نام تمہیں پتہ ہیں اور تمہارے فرینڈز کے

بارے میں یہ کچھ جانتا ہی نہیں؟ چھی چھی چوزے! یہ پیار

ہے تیرا تیری ماں کے لیے؟ بس اپنے باپ سے مقابلے کر

لے، پتہ تجھے کچھ نہیں ہے۔ روح کے اتنے سارے دوست

ہیں وہاں صحن میں، اس کے سارے پودے، جن کو وہ کبھی

ایک جگہ تو کبھی دوسری جگہ رکھتی ہے، کبھی دھوپ سے

بچاتی ہے، کبھی پانی ڈالتی ہے: تجھے نظر نہیں آتا تیری ماں

"?ان سے باتیں کرتی ہے

به تونجل اتاہے ("وہ تو نظر آتا ہے!") وہ یارم کی بات کاٹتے

۔ہوئے بولا تھا

ہاں تو صرف نظر ہی آتا ہے نا، جانتا تو تو کچھ بھی نہیں ہے"

ان کے بارے میں۔ لیکن میں سب کچھ جانتا ہوں کیونکہ

میں جتنا روح سے پیار کرتا ہوں اتنا روح سے کوئی پیار نہیں

کر سکتا۔ تو صرف ڈرامے کرتا ہے بیٹا! تیری ماں صرف

میری ہے، مجھے تیری ماں کے بارے میں سب کچھ پتہ

ہے۔" وہ اگلے ہی لمحے ڈیسک سے اٹھتے ہوئے رویام کو اپنے

کندھے پر اٹھا چکا تھا۔ جبکہ روح بھی شونو کی رسی تھامتے گھر

کی طرف جانے لگی تھی۔ یارم کون سے دوستوں کے

بارے میں بات کر رہا تھا، اسے اب تک پتہ نہیں چلا تھا، بس

یارم نے اس کے دوست بنا دیے تھے تو وہ بھی ان دوستوں

کو قبول کرتے ہوئے آگے بڑھ رہی تھی۔

ماما وہ شارے پلانٹش اپ تے دوشت تھے اپ نے تبی

مدھے نی بتیا اپ تے پلانٹش تے نام تیا تیا ہے

"ماما! وہ سارے پلانٹس آپ کے دوست تھے؟ آپ نے

کبھی مجھے نہیں بتایا آپ کے پلانٹس کے نام کیا کیا ہیں۔"

رویام اب اس کی طرف متوجہ ہو چکا تھا جبکہ روح، یارم کی

بنائی ہوئی کہانی پر خاموشی سے اس کے ساتھ ساتھ چل رہی

تھی۔

"کم سے کم پنکی، ٹنکی ٹائپ نام تو نہیں ہیں میری بیوی کے

پلانٹس کے نام۔اور ویسے بھی تو اب کیوں انٹرسٹ دکھا رہا

ہے؟ پہلے تو کبھی تو نے ان پودوں کی خیر خیریت بھی نہیں

پوچھی۔" یارم اسے خواہ مخواہ شرمندہ کرنے لگ گیا تھا

ہاں تو می تو شوٹا بتہ اوں نا می نے نام بی شوٹے بتوں بالے

رتے ہیں ماما بالی ہیں توان تے نام بلے بالے اوندے نہ

مدھے شب پتہ ہے میں بت شماٹ اوں ماما اب اپ مدھے

انے شارے فرینڈش شے ملواؤ می اپ تے شارے فرینڈش

شے دو شتی کر لوں دا ہم شب بیشٹ فرینڈش بن جائیں اور

بابا کو فرینڈ نہیں بنائیں دے

ہاں تو میں تو چھوٹا بچہ ہوں نا! میں نے نام بھی چھوٹے ")

بچوں والے رکھے ہیں۔ ماما بڑی ہیں تو ان کے نام بڑوں

والے ہوں گے نا، مجھے سب پتہ ہے، میں بہت سمارٹ

ہوں! ماما! اب آپ مجھے اپنے سارے فرینڈز سے ملوائیں گی

نا؟ میں آپ کے سارے فرینڈز سے دوستی کر لوں گا، ہم

سب بیسٹ فرینڈ بن جائیں گے اور بابا کو فرینڈ نہیں بنائیں

گے۔") وہ یارم کے کندھے پر سوار مزے سے بول رہا تھا،

جبکہ یارم اور روح بس اس کی باتیں سن رہے تھے۔روح یہ

سوچ سوچ کر پریشان ہو رہی تھی کہ وہ اپنے پلانٹس کے کیا

ہی نام بتائے گی اسے ؟اور یارم اس کے بیوقوف بن جانے پر

مزے لے رہا تھا کہ بیچارا اب پودوں کے نام یاد کرے

گے۔

وہ جانتا تھا روح کے پودوں کے نام بھی اسی کو ہی رکھنے پڑیں

گے کیونکہ روح کا تو ایسا کوئی سسٹم ہی نہیں تھا۔لیکن یارم

نے سوچ لیا تھا کہ وہ ایسے ایسے مشکل نام نکالے گا پودوں

کے کہ رویام آسانی سے یاد نہ کر سکے۔ پھر اس "چوزے"

کو چھیڑنے کا اپنا ہی مزہ تھا۔

OOOOOOOO

گھر آتے ہی رویام شروع ہو چکا تھا۔ روح کے پلانٹس سے

ملاقاتوں میں لگا وہ ان کے نام جاننے کی کوشش کر رہا تھا،

جبکہ اس کا کہنا تھا کہ روح کے پلانٹس کچھ بولتے ہی نہیں!

یارم نے بھی بڑے دھڑلے سے کہہ دیا: "تمہاری مچھلیاں

کون سا کچھ بولتی ہیں؟ لیکن تمہاری ماں نے بھی تو تمہاری

ساری مچھلیوں کے نام یاد رکھے ہیں، اب کروان پلانٹس

کے نام یاد۔" اور یارم نے سچ مچ اتنے مشکل نام

بتائے تھے کہ خود روح سے وہ دوبارہ پوچھتا تو وہ نہ بتا پاتی

۔ وہ معصوم بچہ کیا ہی یاد رکھتا؟ جبکہ رویام کو اتنا کنفیوز دیکھ کر

اسے بہت مزہ آرہا تھا۔ ہر وقت "میری روح بے بی، میری

روح بے بی" کرنے والا اس وقت بس نام یاد کرنے میں لگا

ہوا تھا، پھر اپنی ماں سے اپنا پیار ثابت بھی تو کرنا تھا۔ جبکہ

روح کو آج ہی پتہ چلا تھا کہ اس کے پودے نہ صرف سانس

لیتے ہیں بلکہ جذبات بھی رکھتے ہیں۔ یارم نے کہہ دیا تھا کہ

اگر رویام نے ان کا غلط نام لے لیا تو وہ جذباتی ہو کر رونے

لگیں گے۔ رویام سچ مچ پریشان ہو گیا تھا کہ کہیں اس کی ماں

کے دوست رونے نہ لگ جائیں، اسی لیے بہت ہی ایمانداری

سے ان کے نام یاد کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

ماما اش تا نام مدھے بول دیا

ماما! اس کا نام مجھے بھول گیا۔ ") رویام نے معصومیت ")

سے اسے دیکھ کر کہا تھا، جبکہ روح خود بھی یاد کرنے کی

کوشش کر رہی تھی کہ تھوڑی دیر پہلے یارم نے جب اس کا

نام رکھا تھا تب اس کا کیا نام رکھا تھا۔

ہاں تو یاد کرنے کی کوشش کر! اب کیا ہم تجھے بار بار بتائیں "

گے کہ اس پودے کا کیا نام تھا؟ تیری پنکی ٹنکی کے نام ہمیں

سب یاد رہتے ہیں، تو تجھے کیوں نہیں؟ تیری ماں نے کبھی

تجھے بولا کہ وہ تیرے فرینڈز کے نام بھول گئی ہے؟" یارم

۔نے تیوری چڑھائی تو وہ معصومیت سے روح کو دیکھنے لگا تھا

اش تانام لو یلاتا ("اس کا نام لو یلا تھا۔") اسے اچانک ہی یاد

آگیا تھا؛ ایلو ویرا کے پودے کو رویام "لو یلا" کہہ رہا تھا، جو

اتنا بھی برا نہیں تھا۔اب اتنی سی بات پر ایلو ویرا کا پودا ہر گز

برا نہ مانتا،اس کے بیٹے کی توتلی زبان سے تو یہی اچھا لگ رہا

تھا۔

"ہاں بالکل! آپ نے ٹھیک کہا رومی،اس کا نام لویلا ہی تھا۔

آپ زیادہ اپنے آپ پر زور نہ ڈالو،آہستہ آہستہ آپ کو سب

کے نام یاد ہو جائیں گے۔"روح نے یارم کو مزید اسے تنگ

کرتے دیکھ کر فوراً ہی کہا تھا، جبکہ رویام اب دوسرے

پودوں کے نام یاد کرنے میں مصروف ہو چکا تھا۔

اسے ان کاموں میں لگا کر وہ آہستہ سے روح کو لے کر اندر

کمرے کی طرف جانے لگا تھا۔روح بار بار اسے منع کر رہی

تھی لیکن یارم کو پتہ تھا کہ اب اس کا بیٹا بزی ہو چکا ہے، اب

وہ ہر گزاپنے ماما بابا کو ڈسٹرب نہیں کرے گا۔اور ویسے بھی

روح بار بار وہاں دریا کے قریب رویام کے گال چوم کر

اس کے جذبات میں بری طرح سے آگ لگا چکی تھی۔اب

جب تک وہ اپنے کیسز لے کر حساب بے باک نہ کر لے،

۔تب تک وہ ہر گز بھی اسے چھوڑنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا

یہی تو وجہ تھی کہ اس نے روح کے سارے پودوں کو اندر

سے باہر دھوپ میں لا کر رکھتے ہوئے اتنی مدد کی تھی۔وہ

چاہتا تھا یہ چھوٹے چھوٹے سے کام جلدی جلدی ہو جائیں

تا کہ وہ اپنا کام کر سکے۔رویام بھی اب مصروف ہو چکا تھا تو

اس کی طرف سے بھی ڈسٹربنس کی بالکل بھی امید نہیں

تھی،اور رویام کو اس طرف لگانے کی وجہ بھی تو یہی تھی کہ

۔اس وقت یارم کے جذبات اس کے قابو میں نہیں تھے

یارم! آپ کیا کر رہے ہیں؟ رویام ابھی اندر آجائے گا کسی"

پودے کا نام بھول کر!"اس کے یوں کمرے میں آنے پر

روح پریشانی سے اسے سمجھانے لگی تھی، جبکہ وہ اس کی

باتوں پر زیادہ دھیان نہ دیتے ہوئے دروازہ بند کر چکا تھا۔

اور اس کا دروازہ بند کر دینا روح کے ارد گرد خطرے کی

گھنٹیاں بجا رہا تھا۔ وہ سمجھ چکی تھی کہ یارم کے ارادے کیا

ہیں، لیکن وہ فی الحال اسے ایسا کچھ بھی کرنے کی اجازت

نہیں دے سکتی تھی۔ یہ الگ بات ہے کہ یارم کو کسی کی

اجازت کی ضرورت نہیں تھی۔

○○○○○○○○○

وہ ہائی ہیلز میں تیز تیز قدم اٹھاتی اندر داخل ہوئی تھی، جب

اسے سامنے ہی راجیش کھڑا نظر آیا۔ آج اس کا ساتھی اس

کے ساتھ نہیں تھا۔

"ہائے ہیلو! وشال کدھر ہے آج؟" وہ ایک لمحے کے لیے

اس کے پاس رکتی ہوئی سوال کرنے لگی۔ اس کے انداز سے

لگ رہا تھا جیسے وہ اس سے کچھ کہنا چاہتا ہے لیکن اسے روکنے

کی جرات نہیں کر پا رہا، اسی لیے لیلیٰ خود ہی ایک ادا سے چلتی

ہوئی اس کے پاس آ رکی تھی۔

"لیلیٰ! وہ وشال تھوڑی دیر میں آئے گا۔ مجھے تمہیں دیکھنا

تھا اسی لیے میں جلدی آ گیا میرا مطلب ہے، مجھے تم سے

ضروری بات کرنی تھی اسی لیے میں جلدی آ گیا۔"

لیلیٰ کے گھورنے پر اس نے فوراً اپنی بات بدلی تھی، جبکہ لیلیٰ نے ایک ادا سے اپنے بالوں کی لٹوں کو پیچھے کی طرف کیا تھا۔

"ایسی کون سی بات کرنی تھی تم نے میرے ساتھ جو تم کب سے میرا انتظار کر رہے ہو؟" وہ اس کے پاس ہی رک گئی تھی، انداز ہمیشہ کی طرح دلبرانہ تھا۔

وہ. میں تمہارے لیے کچھ لے کر آیا ہوں۔"اس نے"

اچانک ہی اپنی جیب سے ایک پرچی نکالتے ہوئے اس کے

۔سامنے کی تھی

تھینکس! مگر یہ کیا ہے؟"پرچی کو دو انگلیوں میں چٹکی کی"

صورت پکڑتے ہوئے اس نے حیرت سے پوچھا تھا۔ کہیں

؟اس پاگل نے اسے لو لیٹر تو نہیں لکھ دیا تھا

کنگ کا نمبر ہے۔ "اس نے سرگوشی نما آواز میں کہا۔ لیلیٰ"

جو پرچی کھولتے ہوئے نمبر پڑھ رہی تھی، حیرت سے اسے

دیکھ کر رہ گئی۔

لیلیٰ! ہم چاہتے ہیں کہ تم بہت آگے جاؤ، بہت کامیاب"

ہو۔ ہم سچ میں نہیں چاہتے کہ تم صرف دبئی کے ایک

معمولی سے ڈون کی بیوی کہلاؤ۔ ہم چاہتے ہیں کہ تمہارا ایک

بہت بڑا مقام ہو، تم بہت آگے جاؤ۔ اور بالکل ٹھیک کہا تھا تم

نے، ایک عام سے دبئی کے عام سے ڈون کی عام سی بیوی

بن کر تمہیں کچھ نہیں ملے گا۔ تم بہت خاص ہو، تمہیں

بہت اونچے مقام پر جانا چاہیے۔ تم کنگ کی کوئین بننے کے

قابل ہو۔ تم اتنی خوبصورت ہو، اتنی حسین ہو، تم یہاں اپنا

وقت برباد نہیں کر سکتی۔ میں نے اور وشال نے کل رات

اسپیشل کنگ سے بات کر کے تمہارے لیے اس کا نمبر نکلوایا

ہے۔"

"ہم نے یہ بہت مشکل سے کیا ہے لیکن تمہارے لیے کچھ
بھی، لیلیٰ! مجھے یقین ہے کہ تمہیں ہماری یہ کوشش پسند
آئی ہو گی اور ہم سے دوستی کر کے تم ہرگز نقصان میں نہیں
رہی ہو گی۔"

وہ بولے جا رہا تھا جبکہ لیلیٰ بے یقینی سے کبھی اپنے ہاتھ میں
موجود اس چھوٹے سے کاغذ کو دیکھ رہی تھی تو کبھی سامنے
اس آدمی کو۔ وہ یقین نہیں کر پا رہی تھی کہ کنگ جیسے اتنے

بڑے گینگسٹر کے لوگ اتنے بیوقوف ہو سکتے تھے۔ لیکن

۔اسے یقین کرنا تھا کیونکہ وہ اس کے سامنے تھا

"تھینک یو سوچ راجیش! مجھے یقین نہیں آرہا، میں کیا

بولوں؟ میں سمجھ نہیں پا رہی ہوں، تم نے جو میرے لیے

کیا ہے شاید کوئی بھی نہیں کر سکتا تھا۔ تھینک یو سوچ،

تھینک یو، تھینک یو سوچ!" وہ اس کے پاس آتی اچانک اس

کا ہاتھ تھام چکی تھی، جبکہ راجیش کو تو لگا جیسے اس کی پوری

دنیا اس لمحے میں ہی کہیں تھم گئی ہو۔ وہ اس کے ہاتھ میں اپنا

۔ہاتھ تھامے کسی اور ہی دنیا میں تھا

لیلیٰ! میں تمہارے لیے کچھ بھی کر سکتا ہوں۔ تم نے مجھ "

سے دوستی کی ہے، مجھے اپنی دوستی کا حق تو نبھانا تھا۔ ہم

دونوں نے ساری رات بیٹھ کر کنگ کو کنونس کیا ہے کہ

تمہیں اپنی کوئین بنا لے۔ وہ بہت مشکل سے راضی ہوا ہے

تمہیں اپنا نمبر دینے پر۔ اب تم بھی بالکل دیر مت کرنا، تم

جلد سے جلد کنگ کو ثابت کرنا کہ تم اس کی کوئین بن سکتی ہو۔ مجھے یقین ہے کہ جلد ہی تم ہماری باس بن جاؤ گی اور سچ بتاؤں مجھے بہت خوشی ہو گی، تم بہت قابل ہو۔ مجھے تمہیں کنگ کی کوئین بنے دیکھنا ہے۔"

وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا تو لیلیٰ نہال ہونے والے انداز میں اسے دیکھنے لگی تھی۔ اسے اب تک یقین نہیں آرہا تھا کہ اس کی خوبصورتی نے جادو چلا دیا تھا یا یہ لوگ پوری طرح اس کی

باتوں میں آچکے تھے۔ بلکہ نہ صرف باتوں میں آچکے تھے

بلکہ اس کا کام بھی کر چکے تھے۔ خضر کو لگتا تھا اس کا پلان

پوری طرح فلاپ ہونے والا ہے، اب خضر کو تو وہ بتانے والی

تھی کہ پلان فلاپ ہونا کسے کہتے ہیں۔ اس وقت تو اس کی

خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی۔

اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ جا کر خضر کے سر پر خوب ناچے

گائے، شور شرابہ کرے اور اسے بتائے کہ وہ بھی ماسٹر پلانر

ہے، لیکن فی الحال اسے چپ رہنا تھا کیونکہ یہاں اس آفس

میں کیا کیا ہو رہا تھا، اس کی چھوٹی سے چھوٹی خبر اس کنگ

کے پاس جا رہی تھی۔ جس کنگ کی وہ کوئین بننے والی تھی!

وہ اندر ہی اندر خوش ہوتی مزید تھوڑی دیر اس کا شکریہ ادا

کرتی رہی، پھر خضر کے آفس کی طرف چلی آئی تھی۔ اسے

بتانا بھی تو تھا کہ آخر وہ اپنے پلان میں کامیاب ہو گئی ہے

اس نے کمرے کا دروازہ کھولا تو اندر کوئی بھی نہیں تھا۔ خضر کی کرسی بالکل خالی پڑی ہوئی تھی۔ آگے بڑھتے ہوئے وہ کرسی کھینچ کر سکون سے اس پر بیٹھتی خضر کے آنے کا انتظار کرنے لگی تھی۔ جب سامنے کھلے ہوئے لیپ ٹاپ پر پاسورڈ لگا کر اس نے خضر کی ای میلز چیک کرنا شروع کیں جہاں یارم کی کافی ساری میلز تھیں۔ وہ ایک ایک کر کے ساری میلز چیک کرنے لگی تھی۔ یہ کافی بداخلاق حرکت تھی لیکن

وہ کر سکتی تھی کیونکہ یہ اس کے شوہر کا لیپ ٹاپ تھا اور اس

کے شوہر کی ہر چیز پر لیلیٰ اپنا حق سمجھتی تھی۔اس کی سانسوں

۔پر بھی !تو یہ تو صرف ایک لیپ ٹاپ تھا

○○○○○○○○

خضر! یہ آفس میں کیا ہو رہا ہے؟تمہاری بیوی اس آدمی کا"

ہاتھ پکڑ رہی ہے!"اس دفعہ شارف نے غصے سے اپنا

موبائل اس کی طرف گھمایا تھا۔وہ جویارم کے سینٹ کیے

ہوئے ڈیٹا پر کام کرنے آئے ہوئے تھے، اس وقت پوری

طرح اپنے کام میں مصروف تھے جب شارف نے اسے

موبائل کی طرف متوجہ کیا

ان کی نظر آفس پر بھی تھی کہ کنگ کے دونوں آدمی وہاں

کیا کرتے ہیں۔ جب اچانک ہی وہاں لیلیٰ آگئی تھی۔ اس نے

لیلیٰ کو صبح نہیں بتایا تھا کہ آج وہ کہاں جانے والا ہے، بلکہ سچ

۔ تو یہ تھا کہ یارم کی میل ہی بہت لیٹ آئی تھی

اور جیسے ہی اسے یارم کی میل ملی تھی، وہ فوراً اپنے کام کے

لیے نکل آئے تھے۔ یہاں وہ کچھ پرانے ڈاکومنٹس نکلوا

رہے تھے۔ ایشین کنٹریز میں ایک خاص تاریخ پر ہوئے

واقعات نکالنے کی کوشش میں وہ لگے ہوئے تھے اور ساتھ

ساتھ آفس پر نظر رکھے ہوئے تھے، جہاں لیلیٰ نے اس

۔ آدمی کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ خضر کو آگ سی لگ گئی تھی

یہ کیا دیا ہے اس نے لیلیٰ کو؟" وہ پریشانی سے پوچھنے لگا تھا۔"

کل یارم نے اس سے کہا تھا کہ لیلیٰ کو کوئی بیوقوفی مت

کرنے دینا، اسے ڈر تھا کہ لیلیٰ کچھ الٹا سیدھا نہ کر دے جوان

لوگوں کے لیے مسئلہ پیدا کرے۔ایسے میں ان کی کوشش

یہی تھی کہ لیلیٰ کی طرف سے کسی طرح کی بیوقوفی نہ ہو۔

لیکن وہ اپنی بیوقوفیاں کرنے میں ہی مصروف تھی۔اس

وقت بھی وہ اس آدمی کے ساتھ خوش گپیوں میں لگی تھی،

نجانے اس سے کیا لے چکی تھی۔ لیلیٰ کے چہرے سے

پھوٹتی خوشی بہت کچھ بیان کر رہی تھی۔ وہاں اوپر ہڈن

کیمرے لگے ہوئے تھے جو خود شارف نے لگائے تھے،

۔ جس کا سارا ڈیٹا اس وقت اس کے موبائل پر شو ہو رہا تھا

"یہ لیلیٰ کچھ نہ کچھ الٹا سیدھا کھیل کھیلے گی، تم دیکھ لینا! یہ

خاموشی سے بیٹھنے والی ہرگز نہیں ہے۔" شارف نے اسے

۔ دیکھتے ہوئے کہا تھا، جس پر خضر کندھے اچکا کر رہ گیا

"بالکل ٹھیک کہہ رہے ہو تم، لیلیٰ ضرور کچھ نہ کچھ کرے

گی۔ لیلیٰ اپنی طرف سے کوشش چھوڑے گی نہیں، وہ آرام

سے بیٹھنے والوں میں سے ہے ہی نہیں۔ لیکن اس آدمی کی

ہمت کیسے ہوئی میری بیوی کا ہاتھ پکڑنے کی؟" وہ غصے سے

۔اس آدمی کو گھور رہا تھا جس پر شارف نے الٹا اسے گھورا

"آنکھوں کا استعمال کرنا جانتے ہو خضر احمد؟ آنکھیں کھول

کر غور سے دیکھو، اس نے لیلیٰ کا ہاتھ نہیں بلکہ لیلیٰ نے اس کا

ہاتھ تھاما ہے۔ڈون بن گئے ہو لیکن اتنی عقل کام نہیں

کرتی کہ ہر چیز پر نظر رکھ سکو؟" شارف کا انداز جتانے والا

تھا۔

ہاں تو لیلیٰ نے اس کا ہاتھ تھام لیا کیونکہ لیلیٰ من موجی ہے، "

اس کے دل میں جو آتا ہے وہ کرتی ہے۔اس آدمی کی ہمت

کیسے ہوئی میری بیوی کا ہاتھ پکڑنے کی؟

خضر نے الٹا اپنی بھڑاس اسی آدمی پر نکالی تھی، جس پر

شارف نفی میں سر ہلاتا ہوا موبائل پیچھے کر گیا۔اس آدمی کو

اپنی بیوی کی کوئی غلطی کبھی نظر آ ہی نہیں سکتی تھی۔ وہ اسے

موت کے پہاڑ سے نیچے لٹکائے ہوئے تھی تب بھی اسے

لیلیٰ غلط نہیں لگی تھی، تو اب وہ کیسے امید کر سکتا تھا کہ اسے

لیلیٰ کی کوئی غلطی نظر آئے گی؟ لیلیٰ تو دودھ کی دھلی تھی،

اس سے کبھی کوئی غلطی ہو ہی نہیں سکتی تھی۔

اور اگر اس سے کوئی غلطی ہو بھی جائے تو وہ نادان تھی،

چھوٹی موٹی غلطیاں کر دیتی تھی، اس کا یہ مطلب تھوڑی تھا

کہ لیلیٰ کو اس چیز کی سزا ملے؟ ہاں، یہی تو کہا تھا اس آدمی نے

کہ لیلیٰ نے جو اسے جان سے مارنے کی کوشش کی ہے، وہ

اس کی نادانی تھی اور اس کی یہ نادانی اتنی بڑی نہیں تھی کہ

خضر اسے کوئی سزا دیتا۔ شارف، خضر کی سوچ پر عش عش

کر اٹھا تھا۔ اس کے بعد سے اب تک اس نے اس ٹاپک پر

خضر سے کوئی بات ہی نہیں کی تھی، لیکن اسے لگا تھا یہ

معاملہ خضر جانے نہیں دے گا، مگر اس نے تو ہر چیز کو اگنور

کر دیا تھا۔

شارف کو ہرگز نہیں پتہ تھا کہ خضر کو مشروم کے ساتھ اتنی

شدید الرجی ہے کہ اس کی سانس رکنے لگتی ہے اور اس کی

جان جا سکتی ہے، اور پھر لیلیٰ نے تو اس پر گولیاں تک چلا دی

تھیں۔ ان دونوں کی اپنی ہی ایک ہیٹنڈلیٹی تھی، ایک

دوسرے کو وہ بہت اچھے طریقے سے سمجھ رہے تھے اور کوئی انہیں نہیں سمجھ سکتا تھا۔اسی لیے شارف نے ان کے بیچ میں بولنا ہی چھوڑ دیا تھا۔

ہاں، لیکن لیلیٰ سے وہ مزید کسی بڑی بیوقوفی کی امید لگائے ہوئے تھا۔اسے لگ رہا تھا کہ لیلیٰ کچھ غلط کرنے والی ہے اور پھر یارم نے بھی کہہ دیا تھا کہ لیلیٰ پر خاص توجہ رکھو،اس کی بیوقوفیاں ساری چیزیں برباد کر سکتی ہیں۔اگر اس کی طرف

سے کسی بھی طرح کی بیوقوفی ہوئی تو یہ کیس اور بھی الجھ سکتا

ہے۔

لیکن پھر ادھر تو خضر تھا، وہ اپنی مرضی کر رہا تھا۔ اپنا کام نپٹا

کر وہ فوراً ہی آفس کی طرف چلے گئے تھے۔

OOOOOOOO

آفس کے اندر داخل ہوتے ہوئے اچانک ہی خضر رک کر

اس کی طرف مڑا تھا۔

یہ جوراجیش ہے، اس کو اٹھا کر ٹارچر روم میں لے کر آؤ۔"

اس کی اگلی پچھلی نسلیں اسے یاد کرواتا ہوں! اس کی ہمت

کیسے ہوئی میری بیوی کا ہاتھ تھامنے کی؟ اس کی ایسی کی

تیسی!" وہ اسے دیکھتے ہوئے کہہ کر پلٹ کر پھر سے اندر

۔ جانے لگا تھا، جبکہ شارف نے اسے پھر سے گھورا تھا

بیچارہ اپنی زندگی کا سب سے اچھا لمحہ جی رہا تھا کہ ایک"

خوبصورت سی لڑکی نے اسے ٹچ کیا ہے۔ کیوں تم اس کے

اس خوبصورت ترین لمحے کو بھیانک بنانا چاہتے ہو؟ بیچارے

کو دو دن خوش رہنے دو نا۔ اور ہاں، تمہاری بیوی نے پکڑا

تھا، اس نے تمہاری بیوی کا ہاتھ نہیں پکڑا تھا۔" شارف نے

اسے سمجھانا چاہا تھا۔

"شارف! اس وقت دبئی کا ڈون میں ہوں، عارضی ہی سہی

لیکن میرا ہر حکم پتھر کی لکیر ہے اور تمہیں میری ساری

باتیں ماننی پڑیں گی ورنہ میں یارم سے تمہاری شکایت کر

دوں گا۔ جو کہا ہے وہ کرو اور لیلیٰ کی غلطیاں نکالنے کی

ضرورت نہیں ہے، وہ معصوم ہے، اپنی طرف سے کوشش

کر رہی ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کوئی ایرا

غیرا اس کا ہاتھ تھام لے۔ اس کے میں ہاتھ توڑ دوں گا"

وہ کہتے ہوئے آگے بڑھ گیا تھا جبکہ شارف نے غصے سے

اسے گھورا تھا۔ آج کل خضر نے ایک نئی بات پکڑ لی تھی،

اس کے ہر انکار پر کہہ دیتا تھا کہ تم نے میری بات نہیں مانی تو

میں یارم سے تمہاری شکایت کروں گا۔اور یارم کو شکایت

چلی بھی جاتی تھی، جس کے بعد شارف یارم سے ڈانٹ کھاتا

تھا۔ تین دفعہ تو یارم اسے فون پر اچھا خاصا ڈانٹ چکا تھا، بلکہ

اگلی دفعہ اس نے کہا تھا کہ مزید اس کی کوئی شکایت آئی تو وہ

فون سے نکل کر اسے دھوئے گا۔یارم سے ایسی امید کی جا

سکتی تھی، وہ یارم کی مار نہیں کھانا چاہتا تھا، وہ بھی اس وقت

۔جب وہ پہلے ہی ایموشنل ہوا ہوا تھا

یارم کا غصہ اسے پچھلے کچھ دنوں سے کافی زیادہ ہی سنجیدہ کر رہا تھا۔ وہ یارم کی ہر بات ماننے کو تیار تھا اور یہ بھی جو خضر کی طرف سے اس کا حکم تھا۔ آفس کے اندر داخل ہوتے ہی اس نے راجیش کو ٹارچر روم کی طرف آنے کا اشارہ کیا تھا۔ وہ جو ہر چیز سے انجان تھا، اس کے اشارے پر اندر آیا تھا۔ اچانک دروازہ بند ہونے پر حیرت سے اسے دیکھنے لگا۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھتا، شارف نے اسے ایک زوردار دھکا

مارتے ہوئے کرسی پر بٹھایا تھا اور موٹی موٹی زنجیروں سے

اس کے ہاتھ پیر بند کر دیے تھے۔

"دیکھو دوست! میں جانتا ہوں تمہارا کوئی قصور نہیں ہے

لیکن ہمارا یہ جو عارضی ڈون ہے نا، یہ بھی تھوڑا سا سر پھرا

ہے۔ اسے لگ رہا ہے کہ تم نے اس کی بیوی کو ٹچ کیا ہے، جو

کہ ایک بہت ہی بڑا گناہِ کبیرہ ہے جس کی سزا تمہیں ملے

گی۔ سو بی ریڈی ان شاءاللہ پھر ملاقات ہو گی اگر تم زندہ بچ

گئے تو۔ خدا حافظ!" اس نے پر سکون انداز میں کہتے ہوئے

دروازہ بند کر دیا تھا، جبکہ وہ اندر ٹارچر روم میں چلائے جا رہا

تھا۔ یہ الگ بات تھی کہ اس کی آواز باہر نہیں آرہی تھی۔

○○○○○○○○

"خضر احمد! کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ؟ لگتا ہے اوقات

بھول گئے ہو؟ تم کنگ کے آدمی کو ٹارچر روم میں لائے ہو،

اس کا مطلب جانتے ہو؟" خضر نے جیسے ہی کمرے کے اندر

قدم رکھا، راجیش اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگا تھا۔

بہت اچھے طریقے سے جانتا ہوں!" اس نے آگے بڑھتے "

ہوئے ایک زوردار مکہ اس کے منہ پر دے مارا تھا اور پھر اپنی

جیب سے چاقو نما کوئی چیز نکالتے ہوئے اس کی گردن پر

رکھی۔

"میری بیوی کے ساتھ گپے لڑانے کا شوق چرا لیا ہے تم

نے؟ تمہاری ہمت کیسے ہوئی اسے روکنے کی، اسے مخاطب

کرنے کی، اس سے بات کرنے کی؟ زہر لگتے ہیں مجھے وہ

لوگ جو میری بیوی کے آس پاس رہتے ہیں۔" وہ اس کی

گردن پر چاقو رکھے جس انداز میں بول رہا تھا، شارف اس

سے کچھ فاصلے پر کھڑا اس پر ترس کھا رہا تھا کیونکہ اس کے

مطابق غلطی لیلیٰ کی تھی نہ کہ اس معصوم کی۔ شارف یہاں

نہیں آنے والا تھا، کیونکہ ایک معصوم کو بے وجہ پٹتے دیکھنے

کا اس کا کوئی ارادہ نہیں تھا لیکن خضر اسے دوبارہ اپنے ساتھ

یہاں لے ایا تھا۔ ہاں لیکن شارف کو ان سب چیزوں میں

راجیش کی کوئی غلطی نہیں لگ رہی تھی

اب لیلیٰ جیسی حسین لڑکی دیکھ کر پتھر بھی پگھل کر پانی ہو

جائے تو وہ انسان کیا ہی چیز تھا؟ لیلیٰ خود اس پر لائن مار رہی

تھی، خود آتے جاتے اسے ہائی ہیلو کر رہی تھی تو اس نے تو

اس کی طرف متوجہ ہونا ہی تھا، لیکن یہ بات وہ خضر احمد کو کیسے سمجھاتا؟ جس کے مطابق اس کی بیوی اس دنیا کی سب سے معصوم ترین مخلوق تھی، اللہ پاک نے اسے حسن سے نواز دیا تھا اور اس کا یہ حسن ہی اس کا دشمن بن گیا تھا۔ دنیا کا ہر مرد اسے دیکھ کر نیت خراب کرتا تھا، تو اس میں اس کی معصوم بیوی کا کیا قصور تھا؟

لیلیٰ میری دوست ہے "اس نے کہنے کی کوشش کی ہی تھی "

۔ کہ خضر کا زوردار مکہ اس کا جبڑا ہلا گیا

جبکہ شارف اب مزید یہ برداشت نہیں کر پا رہا تھا، وہ ایک

مظلوم پر اس طرح کا ظلم ہوتا نہیں دیکھ پا رہا تھا، اس لیے

خاموشی سے وہ ٹارچر روم سے باہر نکل آیا تھا۔ ہاں، لیکن

اندر سے اس بیچارے کی زور زور سے چلانے کی آوازیں آ

رہی تھی۔ پتہ نہیں خضر اس کے ساتھ کیا کرنے والا تھا۔

ہاں، لیکن اتنا جانتا تھا کہ لیلیٰ، جو کہ کبھی کوئی غلطی نہیں کر سکتی، اس کی ساری غلطیوں کی سزا اس شخص کو ہی بھگتنی تھی۔

وہ واپس اندر جانے کے بجائے سیدھا آفس روم کی طرف چلا گیا تھا جہاں تھوڑی دیر پہلے لیلیٰ گئی تھی، شاید وہ اب تک وہیں پر ہو گی۔ اب خضر احمد کی معصوم ترین بیوی آگے کیا کرنے کا ارادہ رکھتی تھی، یہ جاننے میں شارف کو کافی دلچسپی

تھی، سو وہ سیدھا وہیں اندر ہی چلا گیا تھا۔ پتہ تو چلے کہ میڈم

نے آگے کس مظلوم کو پٹوانے کا ارادہ بنا رکھا ہے۔

○○○○○○○○

ایک دفعہ پھر سے جیسے جنگ چھڑ چکی تھی۔ روح ان دونوں

کو لڑتے دیکھ کر پہلے تو سمجھانے کی کوشش کرتی رہی، پھر

ان دونوں کو ان کے حال پر چھوڑ کر خود سونے کے لیے

لیٹ گئی۔ وہ اس جنگی صورتحال کا حصہ نہیں رہ سکتی تھی،

اسی لیے ان دونوں کو آپس میں مصروف چھوڑ کر وہ سونے
کے لیے لیٹ گئی۔ بے شک جنگ اسی کے نام پر چھڑی ہوئی
تھی لیکن اب اسے ایسی عادت ہو چکی تھی کہ فرق نہیں پڑتا
تھا کہ جنگ کس حد تک بڑھتی ہے۔ کافی دیر تک اسے
دونوں کے لڑنے جھگڑنے کی آوازیں سنائی دیتی رہی لیکن وہ
بھی ڈھیٹ بن کر آنکھیں بند کیے پڑی رہی اور پھر نہ جانے
کب اس کی آنکھ لگ گئی۔

یارم نے کافی زیادہ مشکل سے رویام کو سلایا تھا۔ آج تو ایسی

بحث کی تھی اس نے اس کے ساتھ کہ "روح میری ہے"

کہ یارم کو تنگ آکر اس کو زبردستی سلانا پڑا۔ دن بدن وہ

لڑائی میں تیز ہوتا جارہا تھا اور لڑنا بھی صرف اور صرف یارم

سے ہی تھا۔ اسے اور تو کسی سے کوئی دشمنی تھی ہی نہیں،

باقی دنیا کی ہر چیز اس کی دوست تھی، یہاں تک کہ میز

کرسیاں بھی اس کی دوست بن جاتی تھی، لیکن اگر کوئی

دوست نہیں بن سکتا تھا تو وہ یارم کاظمی تھا۔

روح سو چکی تھی جبکہ رویام کو سلانے کے بعد اس نے ایک

نظر ڈوگ ہاؤس میں "شونو" کو چیک کیا تھا، وہ بھی شاید نیند

کی وادیوں میں اتر چکا تھا۔ وہ لیپ ٹاپ لے کر آرام سے بیڈ

پر بیٹھا اپنی ای میلز چیک کرنے لگا۔ روح تو اسے فون کو ہاتھ

نہیں لگانے دیتی تھی، یہی وقت تھا کام کرنے کا۔

اس نے لیپ ٹاپ آن کرتے ہوئے ساری میلز چیک کرنا

شروع کی اسے کچھ دنوں سے ایک خاص ای میل ایڈریس

سے مسلسل میلز موصول ہو رہی تھیں۔ یہ میلز کون کر رہا

تھا، وہ نہیں جانتا تھا، یہ کوئی عام ای میل تھی ہی نہیں۔ یہ

ایک خاص مافیا ویب سائٹ سے بنایا گیا اکاؤنٹ تھا جس کی

کسی طرح کی کوئی انفارمیشن وہ چاہ کر بھی نکال نہیں پا رہا

تھا۔

وہ آہستہ آہستہ ساری میلز چیک کرنے لگا۔ ان میلز میں

بہت کچھ تھا؛ 2008ء کا ایک اٹیک، 2010ء میں کچھ

لوگوں کو برہنہ کر کے آگ لگا دی گئی، 2016ء میں کچھ

لوگوں کو خودکشی کرنے پر مجبور کیا گیا۔ یہ کس طرح کی میلز

تھیں اور اسے یہ کیوں موصول ہو رہی تھیں، وہ سمجھ نہیں پا

رہا تھا۔ یہ انسان جو بھی تھا، وہ شاید یارم کو کوئی انفارمیشن دینا

چاہتا تھا۔

شاید وہ یارم سے اپنا کوئی کیس حل کروانا چاہتا تھا لیکن ان

کیسز کی زیادہ انفارمیشن تھی ہی نہیں۔ اس نے دو تین دفعہ

ان کیسز کے بارے میں گوگل کرنے کی کوشش کی تھی

لیکن ان کا کوئی ڈیٹا کہیں پر موجود ہی نہیں تھا۔ ساری

تاریخیں بہت واضح تھیں اور واقعات بھی تفصیل سے بیان

ہوئے تھے، لیکن یہی واقعات انفارمیشن نکالنے پر اسے

نہیں مل رہے تھے۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے کسی نے سارا ریکارڈ

ہی غائب کر دیا ہو۔

وہ کافی دیر ان میلز کو چیک کرتا رہا اور اس نتیجے پر پہنچا کہ یہ

میل بھیجنے والا انسان جو کوئی بھی ہے، یارم سے صرف اور

صرف مدد کا امید وار ہے۔ اس نے یہ ساری میلز خضر کو

فارورڈ کرتے ہوئے ان کا ڈیٹا نکالنے کے لیے کہا، جبکہ ایک

میل اس نے لیلیٰ کو سینڈ کی تا کہ وہ اپنی ہیکنگ ٹرکس سے پتہ

لگائے کہ آخر اسے یہ میلز کر کون رہا ہے۔

یہ ساری ای میلز یارم کے پرسنل اکاؤنٹ پر آ رہی تھیں

جس کی انفارمیشن کبھی کہیں عام نہیں کی گئی تھی۔ یہ

انسان جو بھی تھا، وہ یارم کے بارے میں کافی کچھ جانتا تھا۔

اور یقیناً وہ یہ بھی جانتا تھا کہ یارم کاظمی زندہ ہے اور اپنا کام

کر رہا ہے۔ ممکن تھا کہ وہ یارم کا کوئی جاننے والا ہو، لیکن

اس وقت تو انڈر ورلڈ پر صرف اور صرف خضر کی حکومت

تھی۔ ہر کوئی جانتا تھا کہ یارم کے بعد خضر ہر چیز سنبھالے

ہوئے ہے، ایسے میں یارم کو اس طرح کی ای میلز اور

۔ معلومات بھیجنا کسی اور ہی طرف اشارہ کر رہا تھا

"کیا کر رہے ہیں آپ؟ یہ کوئی وقت ہے اس شیشے کو لے کر

بیٹھنے کا؟ وقت دیکھیں کیا ہو رہا ہے، آپ آرام کب کریں

گے؟ ہر وقت اس کے ساتھ چپکے رہتے ہیں، بند کریں اسے

اور سو جائیں!" وہ اپنی ہی سوچوں میں گم تھا جب اچانک

روح کی آنکھ کھل گئی۔اس نے ایک نظر روح کو دیکھا پھر

۔ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ لیپ ٹاپ آف کرنے لگا

ارے کچھ نہیں، بس دیکھ رہا تھا کہ لیپ ٹاپ کام کر رہا ہے"

یا نہیں، کچھ خرابی ہو گئی ہے شاید۔"روح کو خود کو دیکھتے پا

کر یارم نے بہانہ بنانے کی کوشش کی تھی جس پر روح نے

۔اسے گھورا

اچھا ہوا، بہت اچھا ہوا! اللہ کرے خراب ہی ہو جائے۔"

جب تک ہم واپس نہیں جاتے تب تک آپ کے فون بھی

خراب ہو جائیں اور یہ بھی، تاکہ یہاں کچھ وقت آپ سکون

سے گزار سکیں۔ بند کریں اسے!"اس نے غصے سے کہا تو

یارم فوراً ہی ہر چیز بند کرتے ہوئے سونے کے لیے لیٹ

گیا۔ روح اس کی طرف کروٹ بدلتی، اس کے سینے پر سر

رکھتی آنکھیں موند گئی تھی۔ مطلب صاف تھا کہ وہ اسے

کام تو ہرگز نہیں کرنے دینے والی تھی۔

OOOOOOOO

"اتنی دیر لگا دی! کیا کر رہے تھے تم لوگ ٹارچر روم میں؟

میں کب سے تم لوگوں کا انتظار کر رہی تھی۔" شارف جیسے

ہی اندر داخل ہوا، لیلیٰ اسے دیکھتے ہوئے بولی۔

تمہارے اس ہسبینڈ کا دماغ خراب ہو گیا ہے، بیچارے "

راجیش کی ہڈی پسلی ایک کر دی ہے اس نے، اب بھی مار رہا

ہے اسے۔" وہ کرسی کھینچتے ہوئے بتانے لگا جس پر لیلیٰ

حیران ہوئی۔

ہیں۔۔۔وہ کیوں؟ ہوا کیا ہے؟" وہ پریشانی سے سوال "

کرنے لگی۔

"خضر پاگل ہو گیا ہے! تم نے اس راجیش سے ہاتھ ملا کر اس

کی موت کو آواز دے دی ہے۔ وہ اس کی ہڈی پسلی ایک کر

رہا ہے کیونکہ اسے لگتا ہے کہ اس کی بیوی دنیا کی سب سے

معصوم ترین عورت ہے جس سے کبھی کوئی غلطی ہو ہی

نہیں سکتی، اس لیے اس نے تم سے ہاتھ ملانے کی جرات

کیسے کی؟ اب وہ شاید اس کا ہاتھ توڑنے والا ہے۔"

کیا کہہ رہے ہو؟اس راجیش نے میری اتنی مدد کی ہے!""""

وہ جلدی سے اپنی جگہ سے اٹھتی باہر کی طرف بھاگنے لگی

۔ تھی جب شارف کے الفاظ نے اس کے قدم جکڑ لیے

وہ غصے میں ہے لیلیٰ! اپنا غصہ نکال کر ہی باہر آئے گا۔ تم"

بیکار میں وہاں جا کر اسے مزید غصہ دلاؤ گی۔اس کے ساتھ

تمہاری ہمدردی بنتی نہیں ہے، خضر کو اس کا کام کرنے دو۔"

وہ اس وقت ہر گز راجیش پر کوئی ترس نہیں کھانا چاہتا تھا۔

اس نے بتانا ضروری سمجھا تھا، جبکہ لیلیٰ کے باہر نکلتے قدم

وہیں سے لوٹ آئے تھے۔اب اسے راجیش سے اتنی بھی

۔ہمدردی نہ تھی کہ وہ خضر کی باتیں سنتی

پھر کیوں معصوم کو مار رہا ہے؟اس نے تو میری اتنی مدد کی"

ہے،اس نے مجھے کنگ کا نمبر دیا ہے۔"وہ اپنے ہاتھ میں

موجود چھوٹی سی پرچی دکھاتے ہوئے کہنے لگی تو شارف جیسے

۔ایک جھٹکے میں سیدھا ہوا

کیا؟ تمہارے پاس کنگ کا نمبر آگیا ہے؟" وہ بے یقینی کے

عالم میں اس سے سوال کرنے لگا جس پر لیلیٰ نے ہاں میں سر

ہلا یا۔

"یہی تو میں تمہیں سمجھانے کی کوشش کر رہی ہوں میرے

دوست! میری بیوٹی کام کر گئی۔ میں نے تم سے کہا تھا کہ

ان دونوں لڑکوں کو اپنے پیچھے لگا کر میں کنگ تک رسائی

حاصل کروں گی۔ دیکھو، ان لوگوں نے میرے لیے کنگ

سے بات کی ہے اور کنگ نے مجھ سے بات کرنے کی

خواہش کا اظہار کیا ہے۔ میں تو آج ہی کنگ کو فون کرنے

والی ہوں۔ ایسا پٹاؤں گی اسے اپنی باتوں میں تم دیکھ لینا، وہ

آدمی کس طرح میرے حسن کے جال میں پھنستا ہے۔"

وہ پورے یقین سے کہہ رہی تھی جبکہ اب شارف کو بھی

تھوڑا تھوڑا یقین ہونے لگا تھا کہ لیلیٰ کچھ بھی کر سکتی تھی

لیلیٰ! مجھے تو یہ سب کچھ تمہاری بیوقوفی لگ رہی ہے۔ میرا "

نہیں خیال کہ تمہیں ان سب چکروں میں پڑنا چاہیے، یہ

معاملات کافی پرابلمیٹک ہو سکتے ہیں۔ تمہیں یہ نمبر خضر کو

دے دینا چاہیے، خضر خود ہی کنگ سے رابطہ کرے اور خود

ہی ان سب چیزوں کو حل کرے۔ تم ایک لڑکی ہو اور

تمہیں یہ بات نہیں بھولنی چاہیے۔" وہ اسے سمجھاتے

ہوئے بولا، جب شارف کی اتنی سیریس بات پر لیلیٰ نے

آنکھیں گھمائیں۔

"تم ہر وقت ہنستے کھیلتے ہی اچھے لگتے ہو۔ اتنی سیریس شکل

بنا کر جب تم کچھ بتاتے ہو نا، تو تمہاری بات سے زیادہ

دھیان تمہاری شکل پر چلا جاتا ہے اور پھر میری ہنسی چھوٹ

جاتی ہے، کیونکہ تم اتنی سیریس باتیں کرتے ہوئے نہ تو

کیوٹ لگتے ہو اور نہ ہی سمجھدار۔" وہ اسے دیکھتے ہوئے اس

کی بات پر عمل کرنے کے بجائے اس کے انداز پر تبصرہ

۔کرنے لگی تھی جس پر شارف آنکھیں گھما کر رہ گیا

"دیکھو میرے بھائی! تمہاری دوست نے یارم کے سب

سے بڑے دشمن کا نمبر حاصل کر لیا ہے۔اب تم دیکھنا میں

"۔کیسے اسے پٹاؤں گی

"لیلیٰ! تمہیں لگتا ہے یہ سب کچھ آسان ہے؟ وہ کوئی عام

انسان نہیں ہے، ذرا سوچو جو انڈر ورلڈ کے ڈون کو ختم کر

سکتا ہے، ہزاروں ڈونز کو غائب کر سکتا ہے، وہ تمہیں کتنا نقصان پہنچا سکتا ہے؟" اس کا انداز سمجھانے والا تھا لیکن لیلیٰ سمجھے تب نا! اسے تو بس یہ پتہ تھا کہ اس کے پاس کنگ کا نمبر ہے اور اب وہ مزید دیر کیے بغیر فوراً ہی کنگ تک پہنچنا چاہتی تھی تاکہ یارم کو واپس لایا جا سکے۔ وہ سب لوگ ہی یارم کو بہت زیادہ مس کرتے تھے اور یارم کی واپسی کے لیے کنگ کا دنیا سے ہٹنا بہت ضروری تھا۔

وہ کسی بھی حال میں کنگ تک پہنچنا چاہتی تھی، اس کے لیے

نہ تو اسے خضر کی اجازت کی ضرورت تھی اور نہ ہی شارف

کے مشوروں کی۔ وہ خود اپنے بل بوتے پر بہت کچھ کر سکتی

تھی۔ اسے اس وقت کسی کی پرواہ نہ تھی، اگر کسی کی پرواہ

تھی تو صرف اور صرف یارم کی۔ یارم کو واپس بلانے کے

لیے خضر نے کہا تھا کہ وہ کنگ کا نام و نشان مٹا دے گا، اور

کنگ کا نام و نشان مٹانے میں خضر مانے یا نہ مانے اسے لیلیٰ کی

ضرورت تھی اور لیلیٰ اس کا ساتھ نبھانے والی تھی۔ کیونکہ

انڈرورلڈ پر حکومت کرتا صرف ایک ہی ڈون اچھا لگتا ہے

۔اور وہ ڈون یارم کاظمی ہے، جس کی جگہ کوئی نہیں لے سکتا

وہ اپنی ہی باتوں میں مصروف تھے جب خضر شرٹ کے بٹن

بند کرتے ہوئے اندر داخل ہوا، چہرے پر پسینہ تھا جبکہ

۔شرٹ پر ہلکے ہلکے خون کے داغ لگے ہوئے تھے

توڑ دی ہڈیاں اس معصوم کی؟ اپنی بیوی کو مت دیکھنا تم،"

سب کچھ اس نے کیا ہے! یہی ان لوگوں سے باتیں کرتی

ہے، آج لیلیٰ نے ہی ان کے ہاتھ تھامے تھے۔ دیکھو یہاں

اسکرین پر!" شارف نے خضر کے اندر آتے ہی لیپ ٹاپ

کی اسکرین اس کی طرف کی جس پر لیلیٰ نے تیزی سے ہاتھ

۔ آگے کرتے ہوئے اسکرین ڈاؤن کر دی

کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ شارف ؟ میرا شوہر مجھے لے "

کر پوزیسیو ہو رہا ہے، ٹچی ہو رہا ہے، اس کو جیلس فیل ہو رہا

ہے میرا کسی اور سے بات کرنا۔ یہ پیار کرنے والوں کی

نشانیاں ہوتی ہیں۔ جل ککڑے انسان ! تمہیں آگ لگانے

کی ضرورت نہیں ہے، میرا شوہر میری پرواہ کر رہا ہے۔ "

۔لیلیٰ نے ایک انداز سے کہتے ہوئے اپنی جگہ چھوڑی

جبکہ جس انداز سے وہ خضر کو کہہ رہی تھی، شارف آہستہ

سے ہاتھ اٹھاتا کرسی پیچھے کرکے اٹھ کھڑا ہوا۔ "یہ ایک

بہت ہی مکار عورت ہے خضر! یہ تمہیں اپنی طرف لگانے

کی کوشش کر رہی ہے اور اب تم یقیناً اس کی اداؤں سے

گھائل ہو کر بھول جاؤ گے کہ تم باہر کیا کر کے آئے ہو۔

لیکن یاد رکھنا کہ وہ کنگ کا خاص آدمی تھا اور کنگ یقیناً اس

معاملے کو نظرانداز نہیں کرے گا۔ خیر، تم لوگ یقیناً اب

رومانس کرنے کا ارادہ رکھتے ہو تو میری یہاں کوئی جگہ نہیں

ہے۔ میں جا رہا ہوں اپنی بیوی کے پاس۔" وہ کندھے

اچکاتے ہوئے کمرے سے نکل گیا تھا۔

لیلیٰ ایک دفعہ پھر سے خضر کی طرف متوجہ ہوئی، جس کے

چہرے پر پسینے کی بوندیں تھیں اور قمیض پر ہلکا سا بالکل ناخن

جتنا خون کا داغ تھا۔ لیلیٰ نے سائیڈ پر پڑے ٹشو پیپر کے ڈبے

سے چند ٹشوز نکالتے ہوئے اس کے داغ پر رکھے۔

کیوں مارا اس کو خضر احمد؟ مظلوموں پر ظلم کرنے والوں کو"

اللہ پسند نہیں فرماتا۔ اس نے تو میری مدد کی تھی، اس نے

مجھے کنگ کا نمبر دیا تھا اور تم نے اس کی ہڈی پسلی ایک کر دی،

ویری بیڈ!"

اس نے تمہارا ہاتھ پکڑا تھا۔" وہ جس انداز میں کہہ رہی"

تھی، وہ چاہ کر بھی غصہ نہیں کر سکتا تھا۔ اس کی شرٹ کے

اوپری بٹن کھولتے ہوئے لیلیٰ نے ٹشو پیپر اس کے سینے پر

رکھا جیسے وہاں بھی کوئی زخم موجود ہو۔

"یہ اس کمینے کا خون تھا، میرا نہیں، میں بالکل ٹھیک

ہوں۔" لیلیٰ جس طرح اس کا چیک اپ کر رہی تھی، وہ سمجھ

گیا تھا کہ لیلیٰ اس کے کسی زخم کی منتظر تھی۔ اس کے بتانے

پر لیلیٰ نے منہ بنایا۔

اوہ ریلی؟ مجھے لگا شاید تمہیں کوئی چوٹ لگی ہے۔ کتنے "

پیارے انداز میں رومانس کرتے ہوئے تمہارا سینہ صاف کر

رہی تھی، لیکن یہاں پر تو کوئی چوٹ ہی نہیں ہے، سارے

رومینٹک موڈ کا بیڑا غرق کر دیا۔ میرا ارادہ اپنے لبوں سے

تمہارا زخم صاف کرنے کا تھا۔" وہ ایک انداز سے کہتی پیچھے

ہٹنے ہی لگی تھی کہ اچانک ہی خضر نے ٹیبل پر پڑا چاقو اٹھا کر

اپنے سینے پر ہلکا سا وار کیا، جس پر لیلیٰ بے یقینی سے آنکھیں

۔پھاڑے اسے دیکھنے لگی

خضر! تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے؟"اس کی ساری شوخی"

جاتی رہی تھی، جبکہ خضر نے مسکراتے ہوئے اس کی کمر میں

۔ہاتھ ڈال کر اسے ایک جھٹکے سے اپنے قریب کھینچا

ہو گیا زخم! اب صاف کرو اپنے ہونٹوں سے۔ میں بھی تو"

دیکھوں یہ کون سا علاج کا طریقہ نکالا ہے تم نے۔" وہ اسے

اپنے قریب کھینچتے ہوئے اس کا ہاتھ اپنے سینے پر رکھ چکا تھا۔

اپنی انگلیوں پر خون کے قطرے محسوس کرتی لیلیٰ نے گھور

کر اسے دیکھا اور اس کی زخم والی جگہ پر رکھ کر مکہ مارا۔

چوٹ زیادہ بڑی نہ تھی کہ خضر کو تکلیف ہوتی لیکن جس

طرح اس نے وار کیا تھا، خضر کی ہلکی سی چیخ ضرور نکلی۔

"بیوقوف انکمے! ہمیشہ الٹی سیدھی حرکتیں کرتے رہنا۔ یہ

نہیں کہا تھا کہ خود کو زخمی کر لو۔ پاگل! دماغ کام ہی نہیں

کرتا تمہارا۔" وہ غصے سے کہتی ٹشو پیپر اٹھا کر اس کے سینے پر
رکھتی خون روکنے لگی، جب کہ وہ اگلے ہی لمحے ٹشو پیپر
ہٹاتے ہوئے اس کے لبوں پر ہلکا سا انگوٹھا پھیر گیا۔ مطلب
صاف تھا کہ جس انداز میں اس نے کہا تھا کہ وہ زخم صاف
کرنے والی ہے، خضر وہی انداز چاہتا تھا۔ دن بدن وہ
ضرورت سے زیادہ ہی فری ہوتا جا رہا تھا اور اس کا اتنا فری
ہونا لیلیٰ کے لیے ٹھیک نہیں تھا۔

کل شام کو گھر کا سارا کام کرنے کے بعد اس نے اسے سونے

نہیں دیا تھا۔یہی وجہ تھی کہ لیلیٰ اتنی دیر سے آفس آئی تھی

اور اب بھی جو کچھ وہ چاہتا تھا، اس نے لیلیٰ جیسی بولڈ لڑکی

کے ماتھے پر پسینے کی بوندیں نمودار کر دی تھیں۔لیلیٰ نے

آہستہ سے ٹشو پیپر سائیڈ بن میں پھینکتے ہوئے اس کے زخم

پر اپنا انگوٹھا نرمی سے پھیرا۔بالکل چھوٹا سا زخم تھا لیکن پھر

بھی وہ اس کی بیوقوفی کو کوئی نام دے نہیں سکتی تھی۔اس

نے جھکتے ہوئے نرمی سے اپنے ہونٹوں کو اس کے زخم پر

رکھا تو خضر نے جیسے راحت کی گہری سانس لی۔ اس کے

لبوں پر شرارت سے بھرپور مسکراہٹ تھی۔

وہ کافی دیر وہاں اپنے لبوں کا لمس بکھیرتی رہی، وہ اس کی کمر

میں ہاتھ ڈالے اسے اپنے بے حد قریب رکھے ہوئے تھا،

جب اچانک ہی خضر کے موبائل پر ہلکی سی بیل بجی۔ اس نے

تیزی سے لیلیٰ کو پیچھے کرتے ہوئے موبائل اٹھایا۔

"ٹمپریری ڈون! مانا کہ میرے آفس روم میں کوئی کیمرہ

نہیں لگا لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ تم اپنے بیڈ روم

کے پرسنل موومنٹس کو میرے آفس میں شیئر کرو گے۔ وہ

جگہ کام کرنے کے لیے ہے، تمہارے رومینس پورے

کرنے کے لیے نہیں۔"

خضر نے تیزی سے میسج پڑھتے ہوئے ایک نظر لیلیٰ کی طرف

دیکھا جو اس کے چہرے کے بدلتے تاثرات دیکھ رہی تھی۔

یارم کہہ رہا ہے رومانس بعد میں کرنا، کام پر فوکس کرو۔""

اس نے لیلیٰ کو بتاتے ہوئے جلدی سے اپنی شرٹ کے بٹن

بند کیے، جبکہ لیلیٰ ہر طرف دیواروں میں کیمرہ تلاش کرنے

کی کوشش کرنے لگی کہ آخر یارم کو پتہ کیسے چلا کہ وہ یہاں

کیا کر رہے ہیں۔

○○○○○○○○

یارم صبح جاگا تو رویام پورے گھر میں ادھر سے ادھر بھاگ رہا تھا، جبکہ روح ہمیشہ کی طرح کچن میں ہی کچھ کر رہی تھی۔ یارم نے ایک نظر روح کے اورنج دوپٹے پر ڈالی اور پھر رویام کو دیکھنے لگا جو کافی مصروف لگ رہا تھا۔ اس کے ہاتھ میں غبارہ تھا جسے پھلانے کی وہ ہر ممکن کوشش کر رہا تھا، لیکن پھونک مارتے ہوئے ہمیشہ کی طرح ہوا سے زیادہ تھوک باہر نکل رہا تھا۔

یارم نے مسکراتے ہوئے اس کے پاس بیٹھ کر وہاں پڑے

پیکٹ سے غبارہ نکالا۔ جب کہ اس کا بالکل کوئی ارادہ نہیں

تھا رویام کی مدد کرنے کا۔ کل رات وہ کتنا لڑ کر سوئے تھے،

لیکن اپنے بیٹے کو اکیلے مشقت کرتے دیکھ کر اسے اس پر

ترس آ ہی گیا تھا۔

"یہ جو ساتھ میں ہم نے رکھا ہوا ہے نا، اس سے غبارے

پھلائے جاتے ہیں۔ اگر تھوڑی عقل کا استعمال کرلو تو اسے

استعمال کرنا بھی آجائے گا۔" وہ پاس پڑی 'بلون ایئر مشین'

کا سہارا لیتے ہوئے اسے پمپ کرنے لگا، جس پر رویام نے

غور سے اپنے باپ کی حرکت دیکھی جیسے سیکھنے کی کوشش

کر رہا ہو۔

پھر جب یارم غبارہ پھلا کر فارغ ہوا تو رویام نے اس سے

مشین لے کر خود اپنے ننھے ہاتھوں سے مشین چلانا

شروع کر دی تھی، جو اس کے لیے مشکل ہرگز نہیں تھا۔

یارم اسے دیکھ کر امپریس ہوا، اس کے بیٹے کو زیادہ سکھانے کی ضرورت نہیں پڑتی تھی۔ وہ کافی غور سے اسے دیکھ رہا تھا جو ایک کے بعد دوسرا، دوسرے کے بعد تیسرا غبارہ پھلا چکا تھا۔

ویری گڈ! لیکن یہ اتنے سارے غبارے کیوں پھلائے جا" رہے ہیں؟ میرا مطلب ہے، اتنی محنت کیوں کی جا رہی ہے؟" اس نے رویام کو مصروف دیکھتے ہوئے سوال کیا،

جس پر رویام نے ایک نظر اسے دیکھا۔ پھر رازدانہ انداز میں

انگلی کی مدد سے اسے قریب بلایا۔ یارم فوراً اپنا کان اس کے

نتھے لبوں کے پاس کر گیا۔

شونوتی بر تڈے ہے اشے شلپلائیج دینا اے بانامت ماماتیت

بنالی ہیں

شونو کی برتھ ڈے ہے، اسے سرپرائز دینا ہے، بتانا مت! "(

ماما کیک بنا رہی ہیں۔ ")اس نے رازدانہ انداز میں شونو کی

طرف اشارہ کرتے ہوئے بتایا تو یارم نے سمجھنے والے انداز

میں ہاں میں سر ہلایا۔

"اف کورس! میں تو بھول ہی گیا، شونو کی برتھ ڈے! سال

میں بارہ دفعہ تو اس کی برتھ ڈے منائی جاتی ہے، اس مہینے

والا برتھ ڈے آگیا ہوگا اس کا۔" وہ سمجھ کر اٹھ کھڑا ہوا تھا

جبکہ رویام سچ مچ میں ایسے کام کر رہا تھا جیسے وہ شونو کو بڑا

سرپرائز دینے والا ہو۔

یارم خود اٹھ کر کچن کی طرف آیا اور روح کو دیکھنے لگا جو ہمیشہ

کی طرح مصروف تھی۔ اس کے پاس آتے ہوئے اس نے

آہستہ سے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے قریب کیا

۔اور اس کے کندھے پر اپنا سر رکھ دیا

"24 گھنٹے اپنے بیٹے کو خوش کرنے کے چکر میں لگی رہتی

ہو، کبھی شوہر کا بھی خیال کر لیا کرو۔ روح! تمہیں مجھ پر

بالکل ترس نہیں آتا نا؟ اتنا پیارا شوہر دیا ہے اللہ نے، مجال

ہے جو اسے بھی تھوڑا سا پیار کر لیا کرو۔" وہ اس کی گردن

سے دوپٹہ سرکاتے ہوئے وہاں اپنے بے باک لبوں کا لمس

بکھیرنے لگا تھا۔

"شونو، ہم یارم! کیا کر رہے ہیں آپ؟ میں کام کر رہی ہوں،

مجھے کی برتھ ڈے منا رہے ہیں، اس کی سرپرائز پارٹی ہے۔

کیک بنانے دیں۔" وہ آہستہ سے اس کی گال پر ہاتھ رکھ کر

اسے خود سے ذرا سا پیچھے سرکانے لگی، جبکہ یارم اس کا وہی

ہاتھ تھام کر اپنے لبوں سے لگاتا ہوا اس کی ہتھیلیاں چومنے

لگا۔

"تمہیں میری قدر ہی نہیں ہے۔24 گھنٹے اپنے اس لاڈلے

کے پیچھے لگی رہتی ہو۔ سوچ رہا ہوں واپس دبئی چلتے ہیں۔

جب سے ہم یہاں آئے ہیں، یہ تو تم سے الگ ہی نہیں ہوتا،

ہر وقت تم سے چپکا رہتا ہے اور مجھے جلاتا رہتا ہے۔ وہاں کم

سے کم خضر اور شارف اسے اپنے ساتھ لے جاتے تھے،

تھوڑا سا تو وقت تمہیں ملتا تھا مجھ پر دھیان دینے کے لیے،

"۔لیکن یہاں وہ وقت بھی ختم ہو گیا ہے

وہ ایک جھٹکے میں اس کا رخ اپنی طرف پھیرتا، اس کی کمر

تھام کر اپنے ساتھ لگاتے ہوئے دوبارہ اس کی گردن کی

طرف جھک کر اپنا سر وہاں رکھ گیا۔ وہ تقریباً آدھے سے

زیادہ اس کی طرف جھکا ہوا تھا، یہاں تک کہ روح کو اپنے

۔کندھے پر اس کا وزن بھی محسوس ہو رہا تھا

اچھا! تو جناب اپنے بیٹے سے جیلس ہو رہے ہیں؟ ویسے کب نہیں ہوتے؟ لیکن اپنی اولاد سے نہیں جلنا چاہیے، وہ آپ کے جیسا ہے۔" روح نے نرمی سے اس کا گال کھینچتے ہوئے بتایا، جس پر یارم نے وہیں سر رکھے آہستہ سے ہاں میں سر ہلا دیا۔ ہاں، اس بات کو تو وہ قبول کرتا تھا کہ اس کا بیٹا اس کے جیسا تھا، لیکن کبھی کبھی یارم اپنے ہی بیٹے سے جیلس ہوتا تھا۔ بلکہ کبھی کبھی نہیں، وہ ہمیشہ ہی ہوتا تھا جب

جب روح اس سے پیار کرتی تھی، یارم جیلس ہوتا تھا اور اس

بات سے وہ انکار نہیں کر سکتا تھا۔ اسے روح کو اپنے بیٹے کے

ساتھ شیئر کرنے میں بھی مسئلہ ہوتا تھا، لیکن وہ مجبور تھا، وہ

اس کی اولاد تھی اور خود یارم کا سکون بھی، جس کے بغیر وہ

خود بھی نہیں رہ سکتا تھا۔

اپ نے میری ماماتے شولڈر پل شل تیوں رتھا ہوا ہے

("آپ نے میری ماما کے شولڈر پر سر کیوں رکھا ہوا

ہے؟") یارم کو اچانک ہی اپنی ٹانگوں کے پاس حرکت

محسوس ہوئی تو اس نے گھور کر نیچے دیکھا، جہاں رویام روح

اور یارم کی ٹانگیں الگ کرتے ہوئے بیچ میں اپنی جگہ بنا رہا

تھا۔ ساتھ ہی ساتھ سوال جواب کا سلسلہ بھی جاری تھا۔

یارم نے گھور کر رویام کو دیکھا، یہاں بھی آ گیا تھا یہ ٹڈا

چوزہ!

تو 24 گھنٹے میری بیوی کے ساتھ چپکا رہتا ہے، میں نے"

کبھی پوچھا کہ کیوں چپکا ہے؟ اور تیرا سر بھی ہمیشہ یہیں

کندھے پر ہوتا ہے، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں جو تو مجھ

سے کر رہا ہے؟" اس نے گھور کر رویام کا بازو تھام کر اسے

اپنے اور روح کے بیچ سے باہر نکالا۔

تو پوتے ہونا حل وت پوتے لیتے اواپ جیلش اوتے ہودب

ماما مدھ شے جادہ پال کرتی اے

تو پوچھتے ہو نا! ہر وقت پوچھتے رہتے ہو، اب جیلس")

ہوتے ہو جب ماما مجھ سے زیادہ پیار کرتی ہیں۔) وہ روح کی

ٹانگ کے ساتھ چپکتے ہوئے بولا، تو جہاں روح کو اس پر پیار

آیا، وہیں یارم نے آہستہ سے اس کی شرٹ کو پیچھے سے پکڑ

۔ کر اسے ہوا میں معلق کر دیا

تو کون سا میرے سوالوں کا جواب دیتا ہے؟ چوزے! نکل"

ادھر سے، جا کر اپنے کتے کی برتھ ڈے کی تیاری کر۔ میری

بیوی کے ساتھ چپکنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہر وقت

تیرے لیے کیک بناتے بناتے میری بیوی کی شکل کیک

جیسی ہو گئی ہے اور تیری فرمائشیں ختم نہیں ہوتی۔ اوپر سے

ہر جگہ بیچ میں گھسنا ہوتا ہے تجھے۔ چل نکل ادھر سے ! اپنے

کتے کے ساتھ انجوائے کر، مجھے میری بیوی کے ساتھ وقت

گزارنے دے۔" اس نے اب تک روح کے کندھے سے

اپنا سر نہ ہٹانے کا فیصلہ کیا تھا۔

وہ توتانی میلا شونو ہے

وہ کتا نہیں میرا شونو ہے!)" وہ ہوا میں ٹانگیں چلاتے")

ہوئے اس کے پاس آنے کی کوشش کرتا غصے سے بولا تھا۔

ہاں تو جا کر اپنے شونو کی برتھ ڈے منا، مجھے ڈسٹرب نہ "

کر، میں اپنی بیوی سے ضروری بات کر رہا ہوں۔" اس نے

اسے زمین پر اتارتے ہوئے بولا، جب وہ ایک دفعہ پھر سے

ان دونوں کے بیچ میں گھسنے کی کوشش کرنے لگا۔

اشتہ بولوناشونوتوپتہ تل جائے دادتے ہم اش تی برتھ ڈے

تی پلان ترر ہے ہیں

آہستہ بولونا! شونوکو پتہ چل جائے گا کہ ہم اس کی برتھ "(

ڈے کی پلاننگ کر رہے ہیں۔ ")وہ اوپر کی طرف دیکھتے

ہوئے اپنے ننھے لبوں پر انگلی رکھ کر سمجھانے لگا کہ یہ بات

اعلانیہ نہیں بتانی کہ شونو کی برتھ ڈے ہے۔ بے شک اس

کی برتھ ڈے ہر مہینے آتی تھی، لیکن یہ بات بتانے والی نہیں

تھی اور یارم کو اس کا اصول سمجھنا تھا۔

میں بتاؤں گا! چلا چلا کر بتاؤں گا! پورے گھر میں اعلان کر"

کے بتاؤں گا کہ آج شونو کی برتھ ڈے ہے! اگر تو نہیں چاہتا

کہ اس کا سرپرائز خراب ہو تو بھاگ جا ادھر سے، ورنہ میں

اعلان کرنے لگا ہوں۔"اس نے روح کے کندھے سے ذرا

سا سر ہٹاتے ہوئے کہا تھا۔ وہ اتنی دیر سے اس کے کندھے

پر پورا وزن ڈالے کھڑا تھا، اس طرح جھکے ہوئے یقیناً یارم

کی اپنی کمر میں درد ہونے لگا ہوگا۔ روح کو تو ایسا ہی لگ رہا

تھا، جبکہ رویام کے ساتھ اس کی ضد جاری تھی۔ یارم سچ مچ

میں اعلان نہ کر دے، رویام فوراً باہر بھاگتا شونو کے پاس بیٹھ

گیا اور اس کے کانوں پر اپنے ہاتھ رکھ لیے۔

اسے بھیج کر یارم نے روح کے گرد اپنا حصار تنگ کرتے

ہوئے اس کی گردن پر اپنے لب رکھ دیے۔

"کیا ہو گیا ہے آج آپ کو یارم؟ اس طرح جھکے جھکے آپ کی
کمر میں درد ہو جائے گا۔ آج آپ کو مجھ پر ضرورت سے
زیادہ پیار نہیں آرہا؟" وہ مسکراتے ہوئے رخ بدل کر واپس
اپنے کام میں مصروف ہو گئی، جبکہ یارم نے اسے پوری
طرح خود میں چھپالیا۔

مجھے تو ہمیشہ ہی تم پر پیار آتا ہے، تم ہی مجھے پیار نہیں"

کرتی۔"وہ معصومیت سے منہ بنا کر بولا تو روح حیرت سے

اسے دیکھ کر رہ گئی۔

مجھے آپ پر بہت پیار آتا ہے۔آپ میرے پیارے سے،"

کیوٹ سے ہسبینڈ ہو، آپ بہت اچھے ہو۔"وہ آہستہ سے

رخ اس کی طرف پھیرتی اسے باہر کھینچتے ہوئے بولی تو یارم

نے ہلکا سا منہ بنایا۔

ہاں! یہی بات اپنے بیٹے کے سامنے بول کر بتانا، پھر مانوں "

گا۔" وہ جیسے چیلنج کر رہا تھا، جبکہ روح اس کی بات سن کر

کھلکھلا کر ہنسی۔ دونوں کا مقابلہ کبھی ختم ہو ہی نہیں سکتا تھا،

۔یہ بات تو وہ سمجھ ہی چکی تھی

ہاں تو بول دوں گی نا! آپ کو کیا لگتا ہے، میں رویام کے "

سامنے نہیں بول سکتی؟" وہ اس کی گردن میں بازو ڈالتے

۔ہوئے سوال کرنے لگی تو یارم نے نفی میں سر ہلایا

"تو آپ مجھے چیلنج کر رہے ہیں؟" روح نے چیلنجنگ انداز

میں اسے دیکھا تو یارم نے ابرو اچکا کر ہاں میں سر ہلایا۔

"ہاں تو ٹھیک ہے، میں رویام کے سامنے بول دوں گی، بس

اسے سونے دیجیے پہلے۔" وہ ہنستے ہوئے بولی تو یارم کے

چہرے پر ہلکا سا سکون آیا، لیکن اس سے پہلے کہ وہ اس کے

ڈمپلز کو جی بھر کر دیکھ پاتی، وہ اپنی مسکراہٹ روک گیا۔

"ارے یہ کیا؟ ڈمپلز تو دکھائے ہی نہیں! ایسی آدھی

ادھوری مسکراہٹ نہیں چاہیے مجھے۔" یارم کے

۔ مسکراہٹ روکنے پر روح بے چینی سے بولی

"نہیں دکھانے میں نے تمہیں اپنے ڈمپلز! جا کر اپنے

چوزے کے دیکھو، ویسے بھی اس کے ڈمپلز تمہیں میرے

۔ ڈمپلز سے زیادہ پسند ہیں نا۔" وہ ایٹیٹیوڈ سے بولا تھا

اف اللہ! کدھر پھنس گئی ہوں میں؟ یارم! مسکرائیں نا"

پلیز۔" وہ آسمان کی طرف دیکھ کر اللہ سے مخاطب ہوتی

آرام سے کہنے لگی، جس پر وہ ناک چڑھا گیا۔" یارم! ایسے

نہیں کریں نا، پلیز مسکرائیں نا، پلیز پلیز پلیز! تھوڑا سا شو

آف کر ہی لیں، اللہ کی دی ہوئی چیزوں پر مغرور نہیں ہونا

چاہیے۔ چلیں ڈمپلز دکھائیں۔" وہ آہستہ سے اس کے

گالوں کو چھوتی ہوئی بولی، جبکہ یارم اب بھی فل ایٹیٹیوڈ

میں کھڑا تھا۔

""" یہ ڈمپلز ایسے سامنے نہیں آتے، ٹیکس لگتا ہے ان پر۔

وہ آنکھیں گھماتے ہوئے بولا، ایٹیٹیوڈ زیادہ ہو رہا تھا لیکن

کوئی بات نہیں، روح کو بھی تو اس کے ڈمپلز دیکھنے تھے نا!

تو اب وہ اپنے ڈمپلز پر ٹیکس تو لگا ہی سکتا تھا، اس کی ملکیت

تھی وہ، جس سے چاہے وصول کرے۔

"ٹیکس؟ کون سا ٹیکس؟ کیسا ٹیکس؟" وہ حیرانی سے

کہنے لگی۔

"کون سا کیسا نہیں، پوچھو کتنا ٹیکس؟ اور اگر تم ادا کر سکتی

ہو تو ادا کرو اور میرے ڈمپلز دیکھ لو۔" وہ اب بھی نخرے

دکھانے کے موڈ میں تھا، جب کہ روح نے مسکرا کر اسے

دیکھا پھر ہلکا سا ہاں میں سر ہلاتی اس کی گردن میں اپنی باہیں

مضبوطی سے ڈالتے ہوئے آہستہ سے اپنے لب اس کے گال

پر رکھ دیے۔انداز ایسا تھا کہ یارم کاظمی تو کیا، پوری دنیا اس

ادا پر فدا ہو جاتی۔

تو اب آپ مجھ سے ٹیکس لیں گے ؟" وہ آہستہ سے اپنے "

لب اس کے گالوں سے ہٹاتے ہوئے انگلی سے اس کے

چہرے پر لکیریں کھینچنے لگی۔یارم نے آنکھیں بند کرتے

ہوئے گہری سانس لیتے ہوئے اس کے لمس کو محسوس کیا۔

دل تو چاہا کہ یہیں پگھل جائے لیکن نہیں۔

تم پوچھ رہی ہو یا ٹیکس ادا کر رہی ہو؟" اس کی کمر میں"

ہاتھ مضبوطی سے حائل کرتے ہوئے اس نے اسے اپنے

۔ساتھ جوڑ لیا، جس پر روح کھلکھلا کر ہنسی

اچھا! تو ٹیکس اس طرح سے ادا ہو گا؟" وہ اس کے"

چہرے کو اپنے ہاتھوں میں تھامتے ہوئے بولی تو یارم کی

مسکراہٹ گہری ہوئی۔ اتنی گہری کہ ڈمپلز نے پوری آب و

تاب سے چمکنا شروع کر دیا تھا۔ روح نے آہستہ سے اس

کے چہرے کو اپنے قریب کیا تو وہ پوری طرح اس کے

سامنے جھک گیا۔

اس نے بے حد نرمی سے پہلے اس کے دائیں گال پر، پھر

بائیں گال پر اپنے لب رکھے، جب یارم نے اپنا ماتھا بھی اس

کے سامنے کر دیا یعنی اسے وہاں بھی بوسہ چاہیے تھا۔ روح

نے مسکراتے ہوئے اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھے تو یارم

نے مزید فری ہوتے ہوئے اپنے ہونٹوں کو اس کے ہونٹوں

کے قریب کیا۔

"وہ" یہ اب زیادہ ہو رہا ہے یارم کاظمی! کنٹرول یور سیلف۔

اس کے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اسے ذرا سا پیچھے کرتے

ہوئے بولی تو یارم نے آنکھیں کھول کر اسے گھورا۔

مجھے پہلے ہی پتہ تھا تم سے ویسے بھی کچھ نہیں ہونے والا۔"

نہیں دکھاتا میں تمہیں اپنے ڈمپلز! جاؤ جا کر اپنے بیٹے کے

ڈمپلز دیکھ کر خوش ہوتی رہو۔" وہ منہ بناتے ہوئے وہاں

سے جانے لگا تو روح نے فوراً اس کا بازو تھام کر اسے اپنی

طرف کھینچا۔

"اف! ایک تو ناراض بہت جلدی ہو جاتے ہیں آپ۔"

جانتے ہیں نا میں نہیں کر سکتی۔" وہ منہ بناتے ہوئے بولی تو

یارم نے اسے گھورا۔

تو بولو نا تم سے نہیں ہو گا، میں خود کر لوں گا، اس میں کون "

سا مشکل کام ہے ؟" وہ کہتے ہوئے اگلے ہی لمحے اس کے

لبوں پر جھکا اور پوری شدت سے انہیں اپنی گرفت میں لے

لیا۔ قید سخت تھی لیکن انداز محبت میں ڈوبا ہوا تھا۔ وہ اسے

آسانی سے بخشنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔ نہ جانے باہر رویام کیا

کر رہا تھا لیکن اندر یارم نے بس ایک چھوٹی سی مسکراہٹ

کے بدلے روح کی سانسیں تنگ کر دی تھیں ۔

اب بس بھی کر دیں، ہو گیا نا۔" وہ بڑی مشکل سے اپنی سانسیں آزاد کرواتے ہوئے تھوڑے فاصلے پر ہوئی تو یارم نے گھور کر دوبارہ اس کے لبوں پر جھکتے ہوئے انہیں قید کیا

"نہیں! ابھی نہیں ہوا۔ جب ہو جائے گا میں خود ہی بس کر دوں گا۔" وہ دوبارہ اس کے لبوں پر جھکا اور اس کی نازک پنکھڑیوں کو اپنی قید میں لے لیا۔ لمحہ لمحہ اس کی سانسیں چراتے ہوئے وہ مزید بے خود ہوتا چلا جا رہا تھا، جبکہ روح کو

اب اس کے انداز سے ڈر لگ رہا تھا۔ اسے ڈر تھا کہ کہیں

رو یام پھر سے اندر نہ آجائے۔ ایک تو یارم کو بس موقع

چاہیے ہوتا تھا کبھی بھی، کہیں بھی شروع ہونے کا۔ اس نے

ایک نظر دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے یارم کے بے لگام

۔ جذبات پر لگام ڈالنے کی کوشش کی

بے بی! تم اتنی میٹھی کیوں ہو؟" وہ اس کے لبوں کو آزاد "

۔ کر کے بے قراری سے اپنے لب اس کے گالوں پر رکھنے لگا

کیونکہ میں آپ کی سویٹ ڈش ہوں، اور سویٹ ڈش"

کھانے کے بعد کھائی جاتی ہے، پہلے نہیں۔ چھوڑیں مجھے

کھانا بنانے دیں، شونو کی برتھ ڈے ہے، کتنا کچھ کرنا ہے۔"

وہ زبردستی خود کو چھڑواتے ہوئے بولی، تو اس کی بات پر

۔یارم نے سوچنے والے انداز میں اسے دیکھا

اوہ! تو اس کا مطلب ہے آج کھانے کے بعد مجھے سویٹ"

ڈش ملے گی؟ آئی لو مائی سویٹ ڈش!" وہ ایک دفعہ پھر اس

کے اوپر جھک کر اس کے لبوں کو پوری شدت سے چومتے

ہوئے پیچھے ہٹ گیا۔" مجھے اپنی سویٹ ڈش کا بے قراری

سے انتظار ہے۔ تم اپنے کام نپٹا لو، پھر میں اپنی سویٹ ڈش کو

اطمینان سے کھاؤں گا۔" وہ اس کے گال کھینچتے ہوئے اب

کی دفعہ پر سکون سا مسکراتے ہوئے باہر نکل گیا تو روح کو

بھی اس کی مسکراہٹ دیکھ کر سکون ملا۔

ایک دفعہ پھر سے وہ شونو کی برتھ ڈے کی تیاریوں میں

مصروف ہو گئی۔

OOOOOOOOO

"میں فون کروں کیا اسے؟" خضر جب بیڈروم میں داخل

ہوا تو لیلیٰ آئینے کے سامنے بیٹھی ہوئی تھی، کافی کنفیوز سی۔ وہ

ہاتھ میں موبائل پکڑے ہوئے تھی جب خضر اس کے

سامنے آکر 'کنگ' کا نمبر اپنے موبائل پر محفوظ کرنے لگا۔ وہ

۔ سمجھ نہیں پارہی تھی کہ اسے آگے کیا کرنا چاہیے

"اگر ہم نے نمبر لے لیا ہے لیلیٰ، تو کال تو ہمیں کرنی پڑے

گی۔ ہمیں بھی تو پتہ چلنا چاہیے کہ آخر یہ کنگ چیز کیا ہے"۔

"ڈرنے یا کرو فون! میں یہیں بیٹھا ہوا ہوں تمہارے پاس۔

گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔" خضر نے لیلیٰ کو دیکھتے

ہوئے کہا تو لیلیٰ نے اسے ایسے گھورا جیسے خضر کی یہ بات

اسے اچھی نہ لگی ہو، اور اچھی تو اسے ویسے بھی نہیں لگی تھی

کیونکہ بقول لیلیٰ کے، وہ کبھی کسی سے ڈرتی یا گھبراتی نہیں

تھی بلکہ لوگ اس سے ڈرتے تھے۔

"اچھا بابا کال کرو! میں جانتا ہوں تم کسی سے نہیں ڈرتی۔

کرو فون، دیکھتے ہیں کیا چیز ہے یہ کنگ۔" خضر نے اس کے

گھورنے کا مطلب سمجھتے ہوئے فوراً اپنے لفظوں کی درستگی

کی تھی جس پر ہاں میں سر ہلاتے ہوئے لیلیٰ نے کال ملائی۔

ایک بیل، دو بیل، تین بیل۔۔۔ مسلسل کال بجتی چلی گئی

۔لیکن دوسری طرف سے کسی نے فون نہیں اٹھایا تھا

یہ کنگ کا بچہ تو فون ہی نہیں اٹھا رہا، انڈر ورلڈ پر خاک"

حکومت کرے گا!" لیلیٰ نے مایوس ہوتے ہوئے فون دور

۔بیڈ کی طرف اچھال دیا تھا

تمہیں یقین ہے اس راکیش نے تمہیں صحیح نمبر دیا ہے؟""""

خضر نے ذرا شکی انداز میں اس سے پوچھا تو لیلیٰ نے کندھے

اچکائے تھے۔ ہاں، وہ یقین کیسے کر سکتی تھی اس انسان پر؟

وہ بھی تو پاگل تھی، اس نے کہہ دیا کہ یہ کنگ کا نمبر ہے تو

اس نے بھی آنکھیں بند کر کے یقین کر لیا تھا۔ اس سے پہلے

خود تصدیق کرنی چاہیے تھی کہ وہ کنگ کا نمبر ہے بھی یا

نہیں۔ خضر نے اسے تصدیق کے قابل چھوڑا ہی کہاں تھا؟

صبح سے تو وہ ہسپتال میں پڑا تھا، پتہ نہیں ہڈیاں بچ گئی تھیں یا

نہیں۔ خیر، کل اس کے ساتھ بھی ہمدردی جتانی پڑے گی۔

آہ! اس کے شوہر نے اس کی اس حد تک حالت بگاڑ دی

تھی۔ شارف تو کہہ رہا تھا کہ بازو کی ہڈی ہی ٹوٹ گئی ہے۔

منہ پر بھی ایسی ڈیزائننگ کی ہے کہ پندرہ دن تک تو وہ شیشے

میں اپنی شکل دیکھتے ہوئے بھی گھبرائے گا۔

میرے خیال میں اس نے ہمیں غلط نمبر دیا ہے۔ "لیلیٰ"

مایوس ہوتی آئینے کے سامنے سے اٹھ کر بیڈ پر آ بیٹھی اور اپنے

ہاتھوں اور پیروں پر لوشن لگانے لگی تھی، جبکہ خضر مسکراتا

ہوا اس کے پاس آ کر بیٹھتا اس کے ہاتھ سے لوشن لے گیا۔

"کیا کر رہے ہو تم؟" وہ بوتل سے تھوڑا سا لوشن لے کر اس

کے ہاتھوں پر لگانے لگا تو لیلیٰ نے حیرانگی سے اسے دیکھا تھا۔

"اپنی بیوی کی بیوٹی نکھارنے میں مدد کر رہا ہوں۔" وہ آنکھ

دبا کر مسکرایا تو لیلیٰ نے حیرانی سے ابرو اچکائے تھے۔

اوہ! تو تم میری بیوٹی نکھارنے میں میری ہیلپ کر رہے "

ہو؟" وہ آہستہ سے اپنا پیر اٹھا کر اس کی گود میں رکھتے ہوئے

بولی تو خضر کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی جبکہ اس کے

پیروں پر اس کے ہاتھوں کا لمس بھی۔

اب تم اس طرح سے دکھا دکھا کر اپنی خوبصورتی نکھارو گی "

تو مجھے مدد کرنی پڑے گی نا۔" وہ نرمی سے اپنا ہاتھ اس کے

پیروں پر ملتے ہوئے بولا تو لیلیٰ کھلکھلا کر ہنسی تھی۔

"خضر! میں تو روز ہی دکھا دکھا کر اپنی خوبصورتی نکھارتی ہوں، پہلے تو تمہیں کبھی میری خوبصورتی نکھارنے میں مدد کرنے کا خیال نہیں آیا۔"

"اچھا! مطلب تم یہ کہنا چاہتی ہو کہ تمہیں میری مدد کی ضرورت نہیں ہے؟" وہ اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولا۔

میرے فائدے ڈھونڈنا بند کرو، اپنا اصل مقصد بتاؤ۔"وہ"

آہستہ سے اس کی شرٹ کے کالر میں ہاتھ پھنساتے ہوئے

اسے اپنے قریب کرتی پوچھنے لگی تو خضر نے وقت برباد

کرنے کے بجائے سیدھے اس کے لبوں پر جھکتے

ہوئے انہیں قید کیا تھا۔ وہ زیادہ انتظار نہیں کر سکتا تھا، لیکن

لیلیٰ کے ارادے ایسے تھے کہ اس نے آسانی سے اسے

قریب آنے نہیں دینا تھا، اسی لیے اس کا ارادہ اس کی مدد

کرنے کا تھا تاکہ وہ ان چھوٹے موٹے کاموں سے جلدی

فارغ ہو کر اس پر دھیان دے سکے، لیکن لیلیٰ اپنے نخرے

پورے کیے بغیر اس پر دھیان نہیں دینے والی تھی۔ بس اسی

لیے وہ اس کی مدد کرنے لگا لیکن لیلیٰ کو تو مدد چاہیے ہی نہیں

تھی۔

خضر! تمہیں پتہ ہے تم مجھے کتنے وقت سے کسی ڈیٹ پر "

لے کر نہیں گئے؟ میرے خیال میں مہر اور عنایت کی

تیسری سالگرہ کے بعد تم نے مجھے ڈیٹ کے لیے پوچھا تھا۔

تم بالکل رومینٹک نہیں رہے ہو۔" وہ نرمی سے اس کے

لبوں کو چومتے ہوئے اس کی گردن پر اپنے لب رکھنے لگا تھا

۔جب اس نے اچانک ہی شکوہ کر دیا

نہیں لیلیٰ ایسی بات نہیں ہے، کام ہی اتنا ہوتا ہے۔ اگر"

تمہیں میرے ساتھ ڈیٹ پر جانا تھا تو بتا دیتی نا، میں

تمہارے لیے کوئی اسپیشل پلان بناتا۔"اس کی شکایت پر اس

نے فوراً سر تسلیم خم کیا تھا۔ وہ اپنی غلطیاں فوراً قبول کر لیتا

تھا۔ یہ اس کی خاصیت تھی یا لیلیٰ سے بحث کرنے کا ڈر، لیکن

اس نے کبھی اپنی غلطی کو جھٹلایا نہیں تھا اور اس کی یہی بات

تو لیلیٰ کو پسند تھی۔

"اوکے تو پھر ہم کب جا رہے ہیں ڈیٹ پر؟" وہ اسے اپنے

قریب کرتے ہوئے اس کی شرٹ کے بٹن کھول کر اس کا

زخم دیکھنے لگی تھی جو اس نے صبح لگایا تھا۔

جب تم کہو۔" وہ اس کے لبوں کا لمس اپنے زخم پر محسوس "

۔کرتا آنکھیں بند کرتے ہوئے بولا تھا

میں کیوں کہوں؟ تم پلان کرو نا میرے لیے کچھ اسپیشل، "

کچھ اچھا سا، کچھ ایسا جسے دیکھ کر میں خوش ہو جاؤں، میں

سرپرائز ہو جاؤں۔ اب کیا ذرا ذرا سی باتیں بھی مجھے بتانی

پڑیں گی؟" وہ اسے گھورتے ہوئے بولی تو خضر نے فوراً مسکرا

۔کر نفی میں سر ہلایا تھا

نہیں میری جان! بالکل نہیں۔ میں خود کروں گا بلکہ جتنا"

جلدی ہو سکے تمہارے لیے ایک زبردست ڈیٹ پلان کرتا

ہوں۔" وہ اس کے گالوں پر جھکتے ہوئے بولا

ہاں بہت اچھی ڈیٹ پلان کرنا، میں ایک دم سرپرائز ہو"

جاؤں۔ مجھے کچھ پتہ نہیں چلنا چاہیے اور اس دفعہ ریڈ روز ز

نہیں، وائٹ روز ز لگانا۔ تمہیں پتہ ہے نا مجھے وائٹ روز ز

زیادہ اٹریکٹ کرتے ہیں اور مجھے پتہ نہیں چلنا چاہیے کہ تم

نے وائٹ روز لگائے ہیں۔" وہ اپنی گردن کے بعد دوبارہ اپنے گالوں پر اس کے لبوں کا لمس محسوس کرتے ہوئے بولی تو خضر مسکرایا تھا۔ اسے سرپرائز چاہیے تھا لیکن اپنی پسند کے مطابق۔ بے شک وہ سب کچھ خود ہی کروا رہی تھی لیکن خضر اسے بالکل نہیں بتانے والا تھا کہ وہ اس کے لیے کیا کرنے والا ہے۔

"میں سب کچھ اپنی مرضی سے کروں گا نا؟" وہ ایک دفعہ

پھر سے اس کی گردن پر جھکتا اس پر اپنا ہلکا سا وزن ڈال گیا تو

لیلیٰ نے اسے گھورا تھا۔

"تم اپنی مرضی سے کچھ نہیں کرو گے! آئی میری بات

سمجھ؟ تم سب کچھ بگاڑ دو گے، مجھے تمہاری چیزیں پسند نہیں

آنے والی۔ ہر چیز مجھ سے پوچھ کر بہت اچھے طریقے سے

ہونی چاہیے۔"

پھر لیلیٰ، وہ سرپرائز تو نہ ہوا نا؟"اس نے لیلیٰ کے چہرے کی "

۔طرف دیکھتے ہوئے کہا

میرے لیے سرپرائز میری مرضی کا ہونا چاہیے۔ڈونٹ "

وری! مجھے کچھ بھی پتہ نہیں چلے گا لیکن ہر چیز میری پسند اور

میری مرضی کے مطابق ہونی چاہیے، جیسا میں چاہتی ہوں

ویسی ہونی چاہیے۔ باقی اگر سرپرائز لینے والی کو مسئلہ نہیں

ہے تو تم کیوں اتنے پریشان ہو رہے ہو؟ تم بس وہ کرو جو میں

چاہتی ہوں۔" وہ پرسکون انداز میں بولی تو خضر کندھے اچکا

گیا تھا، یعنی اسے لیلیٰ کے لیے ڈیٹ پلان کرنے کے لیے خود

اپنا دماغ لگانے کی ضرورت نہیں تھی۔ لیلیٰ جو بتائے گی وہ کر

دے گا اور پھر لیلیٰ کو کچھ پتہ بھی نہیں چلے گا۔ لیلیٰ کے

مطابق اسے خوش کرنے کا یہی طریقہ تھا اور خضر احمد اسے

خوش کرنے کے لیے کسی بھی حد تک جا سکتا تھا۔

ٹھیک ہے پھر کل ہی ڈیٹ پلان کرتے ہیں۔" وہ اپنی

۔ شرٹ اتارتے ہوئے بولا تو لیلیٰ نے کندھے اچکا دیے تھے

تم جم کر رہے ہو؟ یہ دن بدن تم اتنے ہاٹ کیسے ہو رہے "

ہو؟" وہ اس کے چوڑے سینے کو دیکھتے ہوئے کہنے لگی تھی۔

وہ صبح صبح اٹھ کر واک کرنے کے لیے جاتا تھا، اسے جوگنگ

کرنا پسند تھا۔ یارم کے ہوتے ہوئے وہ دونوں جاتے تھے،

لیکن یارم کے دبئی سے جانے کے بعد بھی اس نے اپنی

روٹین نہیں چھوڑی تھی، لیکن آج کل وہ صبح دیر سے واپس

گھر آتا تھا۔

ہاں میں سوچ رہا ہوں کہ ایپس وغیرہ بنالوں۔ میری بیوی"

کو پسند ہے، اب دوسروں کی باڈی دیکھ دیکھ کر میری بیوی

خوش ہو یہ مجھے کسی قیمت پر گوارا نہیں۔" وہ اس پر سایہ

فگن ہوتے ہوئے بولا تو لیلیٰ کھلکھلا کر ہنسی تھی۔

پہلے تم میں یہ جیلسی والے جراثیم نہیں تھے خضر احمد! تم"

دن بدن ایک جل ککرے انسان بنتے جا رہے ہو۔"اس کے

گرد اپنی باہوں کا حصار بناتے ہوئے وہ اس کی جلن محسوس

کرتی خوش ہوئی تھی۔

اور تم دن بدن حسین سے حسین تر ہوتی جا رہی ہو۔"

تمہاری خوبصورتی کے مقابلے میں آنا میرے لیے ممکن

نہیں ہے۔ہاں لیکن میں خود کو ہر لحاظ سے اپنی لیلیٰ کے لیے

پرفیکٹ بنانا چاہتا ہوں۔" وہ اس کے لبوں پر جھکتے ہوئے

بولا۔

"اور تم ہر لحاظ سے پرفیکٹ ہو! اگر تمہارے سکس پیک

ایپس نہیں بھی ہوں گے تو بھی تم لیلیٰ کے سب سے فیورٹ

انسان رہو گے۔ تمہاری جگہ کوئی نہیں لے سکتا۔" وہ اس

کی سانسیں قید کرتا پیچھے ہٹا تو لیلیٰ نے ایک ہی جملے میں اس

کی اہمیت اسے جتادی تھی جس پر وہ مسکراتے ہوئے اب کی

دفعہ اس کی سانسیں پوری شدت سے قید کر گیا تھا۔ لیلیٰ اس

کی باہوں میں قید ہوتی خود کو پوری طرح اس کے حوالے کر

گئی تھی جبکہ خضر اس کی سانسیں کھینچتا لمحہ بہ لمحہ اس کے

قریب سے قریب تر ہوتا چلا جا رہا تھا۔

○○○○○○○○

"ہیپی برتھ ڈے ٹو یو، ہیپی برتھ ڈے ڈیئر شونو، ہیپی برتھ

ڈے ٹو یو!" رویام گنگناتے ہوئے کیک پر رکھی موم بتی پر

پھونک مار رہا تھا جبکہ یارم پر سکون انداز میں صوفے پر بیٹھا

روز کا تماشہ دیکھ رہا تھا۔ شونو نے اپنی برتھ ڈے کی خوشی

میں دم ہلا ہلا کر ڈانس کیا تھا جبکہ رویام کے دوست کو

سرپرائز بہت پسند آیا تھا تو وہ بھی بہت خوش تھا۔ اب وہ

پلاسٹک کی چھری سے کیک پر پھونک مارتے ہوئے موم

بتیاں بجھاتا کیک کاٹنے لگا تھا جس میں روح نے اس کی پراپر

مدد کی تھی۔ کیک کاٹتے ہوئے وہ ساری پلیٹس روح سے

رکھوا تا اب خود بیٹھ کر مزے سے کیک انجوائے کرنے لگا تھا

جبکہ یارم نفی میں سر ہلاتا روح کو دیکھنے لگا جو اپنے بیٹے کے

انداز پر صدقے واری جا رہی تھی۔

مما ہم تل بی بر تڈے مائیں دے نا تل بی چوتلٹ تیت بنانا

مما ہم کل بھی برتھ ڈے منائیں گے نا؟ کل بھی"(

چاکلیٹ کیک بنانا۔")رویام نے پلٹ کر روح کی طرف

دیکھتے ہوئے کہا تو روح نے ہاں میں سر ہلایا تھا جبکہ یارم نے

ایک نظر اسے دیکھا پھر اپنے موبائل پر آنے والے میسجز

میں مصروف ہو گیا تھا۔

"کل ماما کیوں کیک بنائے گی؟ کیک آپ لوگ بناؤ گے، ماما تو

کل پرنسز ہو گی نا۔" روح نے گردن اکڑا کر یارم کی طرف

دیکھا تھا جو اس کی طرف بالکل بھی متوجہ نہیں تھا۔

او شولی می تو بھول ہی دیا تل تو اپ پر نشیش ہوندی نہ تو پھر

تیت تون بنائے گا ہمیں تو یمی یمی تیز بنانا اتا ہی نی

اوہ سوری ! میں تو بھول ہی گیا، کل تو آپ پرنسز ہوں گی")

نا! تو پھر کیک کون بنائے گا؟ ہمیں تو یمی کیک بنانا آتا ہی

نہیں!") وہ پریشانی سے یارم کی طرف دیکھنے لگا تھا جو نہ

جانے موبائل پر کیا کرنے میں مصروف تھا۔اسے اس طرح

موبائل میں گھسے دیکھنا نہ تو رویام کو اچھا لگا تھا اور نہ ہی روح

کو، اور وہ بھی جب روح کے اسپیشل ڈے کی بات ہو رہی

تھی۔ یارم اس طرح موبائل پر مصروف کیسے ہو سکتا تھا؟

بابا ہم اتنی امپورٹنٹ ڈشکشن ترلے ہیں اور اپ فون پر بیجی

ہیں

بابا! ہم اتنی امپورٹنٹ ڈسکشن کر رہے ہیں اور آپ فون")

پر بزی ہیں؟") رویام نے گھور کر یارم کو دیکھتے ہوئے اسے

اپنی طرف متوجہ کرنا چاہا تھا جبکہ یارم نے ایک نظر اسے

دیکھا، آہستہ سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور وہاں سے اٹھ

کر باہر چلا گیا تھا۔

ماما بابا آپ سے پیار نہیں کرتے بابا کو آپ کا برتھ ڈے یاد نہیں ہے

انوں اگنور کر دیا

مما! بابا آپ سے پیار نہیں کرتے۔ بابا کو آپ کا برتھ "(

ڈے یاد نہیں ہے، انہوں نے اگنور کر دیا۔ ")روپام نے

فوراً پیچھے کی طرف دیکھتے ہوئے روح کو بتانا چاہا کہ یارم نے

اتنی امپورٹنٹ بات اگنور کر دی ہے۔ جبکہ یارم کو اس طرح

باہر نکلتے دیکھ وہ سمجھ گئی تھی کہ ضرور یارم کو کوئی بہت ہی

ضروری کام پڑ گیا ہے، لیکن سمجھ نہیں آتا تھا کہ یہاں

موبائل کی سروس نہیں تھی، کوئی کال نہیں ہو سکتی تھی، تو

پھر یارم ہر وقت فون پر کیوں لگا رہتا تھا؟

"ارے نہیں نہیں! ان کو یاد ہے بس ایسے ہی اوپر اوپر سے

دکھا رہے ہیں، وہ مجھے سرپرائز دیں گے۔" اس نے فوراً

رویام کو تھام کر اپنی گود میں بٹھاتے ہوئے اسے کیک کھلانا

شروع کر دیا تھا۔ روح کو یقین تھا کہ یارم اس کا برتھ ڈے

نہیں بھول سکتا۔

جبکہ رویام کا کہنا تھا کہ اسے یاد نہیں ہے، اسی لیے اس کا یہی

مطلب نکلتا ہے کہ رویام روح سے یارم سے زیادہ محبت

کرتا ہے، حالانکہ یہ الگ بات تھی کہ روح نے آج صبح ہی کہا

تھا کہ ہم شونو کا برتھ ڈے کل منائیں گے کیونکہ کل مما کا

بھی برتھ ڈے ہے، لیکن رویام نے کہا کہ کل ماما کا برتھ

ڈے منائیں گے آج شونو کی پارٹی ہو گی، کل ماما کی پارٹی

ہو گی۔ بس پھر کیا تھا، روح کو نہ چاہتے ہوئے بھی کیک بنانا

پڑ گیا تھا اور شونو کی پارٹی کے بعد اب رویام پوری طرح اس

کی پارٹی پلان کرنے میں مصروف ہو چکا تھا۔

جبکہ روح بھی اب ایک دفعہ پھر سے رویام کے ساتھ

مصروف ہو چکی تھی لیکن ایکسائٹمنٹ بھی تھی کہ یارم اس

کے لیے کیا کرے گا۔ وہ تو کبھی اس کا برتھ ڈے نہیں بھولتا

تھا، ہر سال برتھ ڈے پر کچھ نہ کچھ اسپیشل ہوتا تھا۔ اس

وقت تو وہ خوب نخرے دکھا رہا تھا، شاید وہ یہ شو کرنے کی

کوشش کر رہا تھا کہ وہ اس کا برتھ ڈے بھول چکا ہے، لیکن

روح جانتی تھی کہ ایسا ممکن ہی نہیں ہے، اسی لیے وہ اس کی

طرف سے کسی اچھے سے گفٹ اور سرپرائز کی منتظر تھی۔

ooooooo

یارم کو مسلسل اس کے موبائل پر نوٹیفیکیشنز ریسیو ہو رہی تھیں۔ کبھی ایک جگہ کا واقعہ، کبھی دوسری جگہ کا واقعہ۔ پتہ نہیں اسے کون کون سی میلز ریسیو ہو رہی تھیں۔ ان ساری میلز کو دیکھتے ہوئے وہ ایک بات بہت اچھے طریقے سے سمجھ گیا تھا، کوئی تو تھا جو اس کا دھیان ان واقعات کی طرف دلانا چاہتا تھا لیکن کون؟ اور وہ ایسا کیوں کر رہا تھا؟ آخر یہ کون سے واقعات تھے جن کی ڈیٹیلز ان میلز میں تو تھی

لیکن حقیقت میں جیسے ان کا کوئی وجود ہی نہیں تھا؟ پورا

انٹرنیٹ سرچ کرنے کے بعد بھی اسے ان جگہوں پر ایسا کوئی

واقعہ نہیں ملا تھا جہاں کی رپورٹ ان میلز میں مل رہی

تھی۔ زندہ لوگوں کو آگ لگا کر مار ڈالنا، لاشیں پھینکنا،

4500 سے زیادہ لوگوں کو اغوا کر کے غائب کرنا، ان کی

لاشیں بعد میں سمندر میں ملنا۔۔۔ اس طرح کا کوئی بھی

واقعہ انٹرنیٹ پر موجود نہیں تھا لیکن جو میلز اسے ریسیو ہو

رہی تھیں ان میں کہیں نہ کہیں یہ چیزیں ثبوت کے ساتھ

پیش کی جارہی تھیں۔ اگر یہ سب کچھ ہوا تھا تو انٹرنیٹ پر ان

چیزوں کی ڈیٹیل کیوں نہیں تھی؟

آخر یہ سب کچھ کیا تھا اور کیوں اسے بھیجا جارہا تھا؟ آخر کیا

مقصد تھا اس انسان کا ان سب چیزوں کے پیچھے؟ وہ ایک

ایک میل چیک کرتا، ساتھ ہی ساتھ گوگل سرچ بھی کر رہا

تھا لیکن بہت کوشش کے باوجود بھی اسے کچھ نہیں ملا تو اس

نے خضر کو ساری ای میلز فارورڈ کی تھیں۔ اس کا ارادہ

ڈارک ویب سائٹ سے ان ساری چیزوں کا مطلب چیک

کرنے کا تھا۔ وہ جاننا چاہتا تھا کہ آخر یہ سب کچھ کیا ہے اور

اسے کیوں بھیجا جا رہا ہے۔ اگر تو اس کا دھیان ان سب

چیزوں کی طرف دلانے کے لیے یہ سب کچھ کیا جا رہا تھا تو

پھر بہتر تھا کہ جو بھی انسان اسے یہ سب کچھ بھیج رہا تھا وہ خود

اس کے سامنے آئے اور اسے ان سب چیزوں کے بارے

میں بتائے۔

یارم نے خضر کو نو واقعات کی ڈیٹیلز بھیجی تھیں: تاریخ،

دن، وقت، ہر چیز سمیت۔ جو جو میلز اسے آئی تھیں وہ

ساری فارورڈ کر چکا تھا۔ یہ نو واقعات ایسے تھے جن کا ذکر

انٹرنیٹ پر کہیں بھی نہیں تھا لیکن ان میلز کے مطابق یہ

سب کچھ ہوا تھا۔ اور اگر یہ سب کچھ ہوا تھا تو یہ بہت ہی

بھیانک تھا کیونکہ ایسے واقعات جنہیں دنیا سے اس طرح

سے ختم کیا جائے جیسے وہ کبھی ہوئے ہی نہیں، سچ میں

بھیانک ترین حالات پیدا کرتے ہیں۔ اور نہ جانے کیوں

اسے لگ رہا تھا کہ کہیں نہ کہیں کنگ کا تعلق ان واقعات

سے ہے، اور اگر ایسا تھا تو یہ بالکل بھی ٹھیک نہیں تھا۔

oooooooooo

"اومائی گاڈ راجیش ! یہ کیا ہوا ہے تمہارے چہرے پر ؟" لیلیٰ

جیسے ہی اندر داخل ہوئی، اس کی سب سے پہلی نظر راجیش

پر ہی پڑی تھی جس کا چہرہ بھیانک حد تک بگڑا ہوا تھا۔ جبکہ

بازو پر بھی پٹی بندھی تھی، صاف لگ رہا تھا کہ کسی نے اس

کی اچھی خاصی دھلائی کی ہے۔

"کل میں نے تمہیں وہ نمبر دینے کے لیے بلایا تھا نا، تو اسی

بات پر خضر نے میری یہ حالت کر دی ہے۔ اس نے مجھے

بہت مارا پیٹا، میرا بازو بھی توڑ دیا ہے کیونکہ میں نے تمہیں

ہاتھ لگایا تھا۔ کیا حالت کر دی ہے اس نے میری، تم دیکھ ہی

سکتی ہو۔" وہ اسے اپنی حالت دکھاتے ہوئے بولا تو لیلیٰ کو

ایک لمحے کے لیے اس پر ترس آیا تھا، لیکن صرف ایک لمحے

کے لیے۔ اس نے اپنے چہرے پر بے تحاشہ سنجیدگی سجالی

تھی۔

اومائی گاڈ! تمہاری حالت تو بہت خراب ہے۔ تمہیں آج"

نہیں آنا چاہیے تھا، مجھے تمہارے لیے بہت برا محسوس ہو رہا

ہے۔ کاش میں تمہارے لیے کچھ کر پاتی، لیکن میں کچھ نہیں

کر سکتی راجیش، مجھے معاف کر دینا۔ تم شاید نہیں جانتے

لیکن وہ ایسا ہی ہے، ہمیشہ سے دوسروں کو تکلیف پہنچا کر ہی

اسے سکون ملتا ہے۔ یہ تو کچھ بھی نہیں، میری حالت تو اس

سے بھی زیادہ خراب ہوتی ہے۔" وہ اچانک ڈرامائی انداز

میں بولی تو جہاں راجیش اسے دیکھتا رہ گیا تھا، وہیں راجیش

کے قریب وشال بھی آ گیا تھا جو اس کی بات سن چکا تھا۔

"دیکھو۔ تو ہمارا اشک درست تھا، وہ تمہیں بھی مارتا پیٹتا ہے

اس نے بیچارے راجیش کی کیا حالت کر دی ہے!" وشال

اس کے پیچھے رکتے ہوئے کہنے لگا تو لیلیٰ نے چہرے پر مزید

اداسی سجاتے ہوئے سر ہلایا تھا۔

وہ کوئی انسان نہیں بھیڑیا ہے، تمہیں اس کے خلاف کیس "

کرنا چاہیے۔ایسے انسان کے ساتھ تم رہتی کیسے ہو؟"وہ

جیسے اس پر ترس کھاتے ہوئے بولا تھا، جس پر لیلیٰ نے اسے

عجیب سے انداز میں دیکھا پھر مسکرا کر سر جھٹک گئی۔

"وہ دبئی کا ڈان ہے، تمہیں لگتا ہے کہ کوئی اس کا کچھ بگاڑ

سکتا ہے؟اگر تمہیں ایسا لگتا بھی ہے تو بھی کم سے کم مجھے ایسا

نہیں لگتا۔"وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی تو راجیش نے بھی اس

کی بات کا مطلب سمجھ کر ہاں میں سر ہلایا تھا۔ہاں وہ ٹھیک ہی کہہ رہی تھی، دبئ کے ڈان کا بھلا پولیس کیا ہی بگاڑ سکتی تھی۔

"وہ سب تو ٹھیک ہے لیلیٰ، لیکن تمہارا ایک دوست بھی تو پولیس میں ہے نا، تم اس کی مدد لے سکتی تھی۔"

"صارم میرا نہیں، خضر کا دوست ہے۔" وہ جیسے بات ہی ختم کر گئی۔

پھر تو کچھ نہیں ہو سکتا۔ خیر، تم نے کنگ سے رابطہ کرنے "

کی کوشش کی؟" وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا تو لیلیٰ نے آگے

۔ پیچھے دیکھتے ہوئے نفی میں سر ہلایا تھا

میں نے اسے کال کرنے کی کوشش کی لیکن اس نے فون "

نہیں اٹھایا۔ شاید وہ مجھ سے فی الحال بات نہیں کرنا چاہتے،

لیکن کوئی بات نہیں، میں جانتی ہوں کبھی نہ کبھی میں ان

سے رابطہ کرنے میں کامیاب ہو جاؤں گی۔ میں تم دونوں

کی شکر گزار ہوں۔ چلواب میں چلتی ہوں، یہ نہ ہو کہ میری

وجہ سے پھر تم لوگوں پر کوئی مصیبت آجائے۔ جب خضر

یہاں نہیں ہوگا تب میں تم لوگوں سے ملوں گی۔" وہ ان

دونوں کو ہاتھ ہلاتی خضر کے آفس کی طرف چلی گئی تھی

جبکہ وہ دونوں بھی ہرگز نہیں چاہتے تھے کہ لیلیٰ پر کسی بھی

طرح کی کوئی مصیبت آئے، اسی لیے انہوں نے اسے ہرگز

روکا نہیں تھا۔

OOOOOOO

اب وہاں ان لوگوں کے پاس کھڑی کیا باتیں کر رہی"

تھی؟ کیوں انہیں مزید خضر سے مروانا چاہتی ہو؟" وہ جیسے

ہی اندر داخل ہوئی، معصومہ سامنے ہی کھڑی تھی۔ اس کی

۔ بات سن کر لیلیٰ کے لبوں پر گہری مسکراہٹ ابھری تھی

ارے نہیں مرواتی میں ان لوگوں کو، بس پوچھ رہی تھی"

کہ یہ حالت کیسے ہوئی۔ میرا شوہر بھی نا، کبھی کبھی پاگل ہو

جاتا ہے، دورے پڑتے ہیں اسے۔ اب کل ذرا سا ہائی ہیلو کیا

کر دیا، اس نے اس بیچارے کی حالت خراب کر دی۔ بڑا

ترس آرہا ہے اس پر۔" وہ خضر کی کرسی کھینچ کر وہاں بیٹھتے

ہوئے کرسی کو گھمانے لگی تھی جب اچانک ہی اس کے

موبائل پر میسج کی ٹون بجی۔

اسے یہی لگا تھا کہ خضر کا میسج آیا ہو گا، لیکن فون اٹھانے پر

اسے پتہ چلا کہ میسج خضر کا نہیں بلکہ کنگ کا تھا جس نے اسے

ایک پیغام بھیجا تھا۔ وہ فوراً ہی اس کا میسج کھول کر چیک کرنے لگ گئی۔

’’تم حسین ہو امِ لیلیٰ رحمت، اور کنگ حسین لوگوں کی قدر کرتا ہے۔‘‘

اس کا میسج پڑھتے ہوئے اس نے ایک نظر معصومہ کو دیکھا، جو اس کے چہرے پر چھائی سنجیدگی دیکھ کر تیزی سے اس کے پاس آتی اس کا میسج پڑھنے لگی تھی۔

فائنلی مبارک ہو! کنگ سے رابطہ کرنے میں تم کامیاب"

ہوگئی ہو۔ لیکن یہ تمہاری کال اٹینڈ نہیں کر رہا تھا، میسج کیوں

کر رہا ہے؟" وہ اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگی تھی جب لیلیٰ نے

اچانک ہی اس کا نمبر ملاتے ہوئے فون کان سے لگایا تھا۔ دو

تین بیل بجی تھیں لیکن دوسری طرف سے کسی نے فون

نہیں اٹھایا۔

یہ آدمی فون نہیں اٹھا رہا۔ "وہ غصے سے فون رکھنے لگی تھی"

۔جب اس کے موبائل پر پھر سے میسج بجا

مجھے تم سے فون پر بات نہیں کرنی، مجھے شک ہے کہ جس '

طرح میں تمہاری تصویر کا دیوانہ ہو گیا ہوں، اگر آواز کا بھی

'۔دیوانہ ہو گیا تو تم سے دور رہ نہیں پاؤں گا

اس کا میسج پڑھتے ہوئے لیلیٰ نے عجیب سے انداز میں معصومہ

؟کو دیکھا۔اس کی تصویر کیسے کنگ تک گئی تھی

میں تو چاہتی ہوں کہ آپ میری تصویر کے ساتھ میری '

آواز کے بھی دیوانے ہو جائیں، ممکن ہے کہ آپ کی دیوانگی

میرے لیے کوئی بہتری کر دے۔' اس نے فوراً میسج ٹائپ

کرتے ہوئے اسے سینڈ کیا تھا۔

بالکل بالکل ایسا ممکن ہے، اور میں تم سے جلد ملوں گا۔ ابھی '

میرے خیال میں ٹیلی فونک ملاقاتوں سے بہتر ہے کہ ایک

دوسرے کے روبرو آکر ملاقات کی جائے تاکہ ملنے میں بھی

مزہ آئے۔‘ پھر سے میسج ریسیو ہوا تھا

تو پھر ڈیسائیڈ کریں کہ آپ مجھ سے کب ملنا چاہتے ہیں۔“

اس نے فوراً ٹائپ کر کے سینڈ کیا۔ آخر وہ بھی دیکھنا چاہتی

تھی کہ یہ کنگ آخر چیز کیا ہے۔ اسے دیکھنے اور ملنے کے لیے

وہ کافی بے قرار تھی، کیونکہ صرف ملاقات نہیں کرنی تھی

بلکہ اس کی آخری سانسیں چھین کر اسے پرمانینٹ سکون

پہنچانا تھا۔

وقت اور جگہ بعد میں ڈیسائیڈ کروں گا، پہلے جان تو لوں کہ ’

امِ لیلیٰ رحمت کتنے اعتبار کے لائق ہے۔‘ یہ اس کا آخری میسج

تھا۔ لیلیٰ کو سمجھ نہیں آیا کہ وہ اب کیا ٹائپ کر کے بھیجے، جبکہ

معصومہ نے بھی اسے مزید کچھ بھی کہنے سے منع کر دیا تھا۔

ooooooo

"واؤ یار! یہ تو کمال ہے، بہت خوبصورت ہے! لیکن تو یہ

سب کچھ تو کیوں کر رہا ہے؟" شارف نے ایک خوبصورت

سے 'ووڈ ہاؤس' میں ایک خوبصورت سی ڈیٹ پلاننگ دیکھ

کر کہا، جو خضر نے اپنے لیے کی تھی تاکہ وہ اس کے ساتھ

یہاں وقت گزار سکے۔ آج رات وہ عنایت اور مہر دونوں کو

ہی صارم کے گھر بھیجنے والا تھا۔ صارم کو ٹائملی میسج کر کے

اس نے بتا دیا تھا۔ صارم نے کہا تھا کہ وہ بچوں کو لینے آجائے

گا اور زیادہ تفصیل نہیں پوچھی تھی، جبکہ خضر نے بھی اسے

۔بس آنے کا کہہ کر فون بند کر دیا تھا

اور پھر وہ شارف کو اپنے ساتھ لے کر یہاں آ گیا تھا جہاں

ایک ووڈ ہاؤس میں اس نے خوبصورت سی ڈیٹ پلان کی

۔ تھی

ارے لیلیٰ کی بر تھ ڈے نہیں ہے، میں نے بہت عرصے "

سے لیلیٰ کے لیے کچھ اسپیشل نہیں کیا نا، تو میرا دل چاہ رہا تھا

کہ میں اسے کچھ اسپیشل فیل کرواؤں۔ کیا لگتا ہے اسے اچھا

لگے گا یہ سب کچھ؟" اس نے شارف سے پوچھا تو شارف

نے فوراً ہاں میں سر ہلایا۔

"ہاں بالکل! یہ سب کچھ بہت خوبصورت ہے اور اسے

بہت پسند آئے گا۔ بہت اچھا سوچا ہے تم نے، اتنی ساری

مس انڈرسٹینڈنگ ہو گئی تھیں تم دونوں کے بیچ، مجھے بھی

یہی لگتا ہے کہ تم لوگوں کو ایک دوسرے کے لیے کچھ

اسپیشل کرنا چاہیے۔ مجھے بہت خوشی ہوئی ہے، تم ایسا کرو لیلیٰ

کو یہاں لے آؤ، باقی سارا کچھ میں دیکھ لیتا ہوں۔" شارف

نے ہمیشہ کی طرح اپنی خدمات پیش کیں تو خضر اس کے

۔ کندھے پر ہلکا سا ہاتھ مارتا وہاں سے نکلنے لگا

خضر کی ڈیٹ اچھے سے ہو جائے پھر میں بھی معصومہ کے "

لیے کچھ پلان کر لوں گا۔ اچھا خاصا وقت ہو گیا ہے میں نے

بھی اس کے لیے کچھ اسپیشل نہیں کیا۔ معصومہ کی برتھ

ڈے تو ابھی دور ہے لیکن کوئی بات نہیں۔۔۔" وہ سوچتے

ہوئے اچانک رکا تھا۔ "معصومہ کی برتھ ڈے دور ہے،

لیکن روح کی برتھ ڈے تو کل ہے! "اسے ایک جھٹکے میں

جیسے ہوش آیا تھا، اس نے فوراً ہی خضر کا نمبر ملا دیا لیکن کال

نہ لگنے پر اس نے فوراً اسے میسج کر دیا۔

وہ ہر سال تو روح کی برتھ ڈے پر اس کے ساتھ ہی ہوتے

تھے لیکن اس سال ایسا ممکن نہیں ہو پا رہا تھا کیونکہ روح

یہاں نہیں تھی، لیکن اس کی بر تھ ڈے آرہی تھی اور یہ

بات وہ بھول نہیں سکتے تھے۔

وہ کافی دیر کسی کے جواب کا منتظر رہا لیکن کوئی جواب نہ ملنے

پر فون بند کرتے ہوئے وہ باقی کی تیاریاں مکمل کرنے لگا

تھا۔ اس نے ڈیٹ کو بالکل لیلیٰ کے مزاج کے مطابق کرنا

تھا۔ ہر چیز کو پرفیکٹ رکھنا تھا، اب اس موڈی لڑکی کا کس

بات پر موڈ آف ہو جائے، پتہ کہاں چلتا تھا! اسی لیے تو خضر

ہمیشہ ایسے معاملات میں شارف کو آگے رکھتا تھا کیونکہ

شارف کو چھوٹی سے چھوٹی تفصیل کو پرفیکٹ بنانے کی

عادت تھی۔اور اس کی یہ عادت خضر کا اکثر بہت فائدہ

کرواتی تھی۔اس وقت بھی وہ خضر اور لیلیٰ کی اس ڈیٹ کو

پرفیکٹ بنانے کے لیے اپنا 100 پرسنٹ دے چکا تھا۔اور

اس یقین کے ساتھ کہ سب کچھ پرفیکٹ ہے،اس نے خضر کو

'ڈن' کا میسج بھیج دیا تھا۔

OOOOOOO

رویام یارم کے ساتھ کہیں باہر گیا ہوا تھا۔اب گھر واپس آیا

تو روح نے فوراً ہی اسے اپنے پاس روم میں بلا لیا تھا، جبکہ

یارم خود اپنا لیپ ٹاپ لے کر اس پر مصروف ہو گیا تھا۔

رویام فوراً ہی کسی سیکرٹ ایجنٹ کی طرح اس کے پاس آیا

تھا۔

"رومی! جلدی جلدی ماما کو بتاؤ کہ بابا نے ماما کی برتھ ڈے

کے لیے کیا پلاننگ کی ہے؟" وہ زمین پر بیٹھتے ہوئے اس

کے گرد اپنا حصار بناتے ہوئے سوال کرنے لگی۔

مما بابا نے تو توئی بت نی تی اپ کی برتھ ڈے تے بالے میں

ان تو یاد ہی نی اے اول شچی شچی باؤں می بی بھول دیتا بابا تو

بانا

ماما! بابا نے تو کوئی بات نہیں کی آپ کی برتھ ڈے کے "

بارے میں۔ ان کو یاد ہی نہیں ہے، اور سچی سچی بتاؤں، میں

بھی بھول گیا تھا بابا کو بتانا۔ ") وہ معصومیت سے لبوں کے

ڈیزائن بناتے ہوئے اسے سچ بتانے لگا تھا۔ یقیناً چاکلیٹ اور

آئس کریم کے لالچ میں اسے یہ بات یاد نہیں رہی ہو گی، اور

یہ بہت اچھی بات تھی کہ اسے کچھ یاد نہیں تھا۔ وہ یہی چاہتی

تھی کہ یارم بنا کسی کی یاد دلائے اس کے لیے کچھ اسپیشل

۔ کرے اور وہ کرے گا ضرور، اسے یقین تھا

اوہ ہو! اچھا ہوا رومی بے بی آپ نے بتایا نہیں۔ یہ بات"

بتانے والی نہیں ہے، یہ بابا کو خود سے یاد رکھنی ہوتی ہے۔

جیسے میرے رویام نے یاد رکھا ہوا ہے کہ ماما کا برتھ ڈے

ہے، اسی طرح بابا کو بھی یہ بات یاد رکھنی ہے۔ آپ انہیں

مت بتانا۔" وہ پیار سے اس کے گال چومتے ہوئے بولی تو

۔رویام نے فوراً ہاں میں سر ہلایا

بابا آپ سے بالکل پیار نہیں کرتے، وہ بھول گئے ہیں۔""

وہ روح کا چہرہ اپنے ننھے ہاتھوں میں لیتے ہوئے اسے بہت

پتے کی بات بتانے لگا تھا، جبکہ اس کے انداز پر وہ مسکراتے

۔ہوئے اس کے ماتھے کو چومتے اسے اپنے ساتھ لگا گئی

کوئی بات نہیں، بابا بھول گئے ہیں تو کیا ہوا، میرے رومی"

کو تو یاد ہے نا! میرا رومی مجھ سے بہت پیار کرتا ہے نا۔۔۔"

وہ اس کو اپنی گود میں لیتے ہوئے بولی تو رویام نے فوراً ہاں

میں سر ہلایا۔ وہ اسے زمین سے اٹھاتے ہوئے بیڈ پر لے گئی

اور ساتھ ہی ٹی وی آن کر کے بیٹھ گئی۔ تقریباً آدھا گھنٹہ

گزرا تو رویام کو بھوک لگنا شروع ہو گئی تھی اور روح جانتی

تھی کہ یہ بھوک کھانے کی ہر گز نہیں تھی بلکہ اسے اس

وقت چاکلیٹ یا نوڈلز کی ضرورت تھی۔

""""آپ ٹی وی دیکھو، ماما آپ کے لیے نوڈلز بنا کر لاتی ہیں۔

اس کے دونوں گالوں کو چوم کر وہ باہر جانے لگی۔ اسے دیکھنا

بھی تھا کہ یارم کیا کر رہا ہے۔ اتنی خاموشی ٹھیک نہیں تھی،

حالانکہ اس کی بر تھ ڈے سے پہلے یارم کی طرف سے

ہونے والی چوری والی پلاننگ اس کی نظروں سے

کبھی چھپی نہیں رہی تھی۔ لیکن اس دفعہ تو مکمل خاموشی

چھائی ہوئی تھی۔ یارم کچھ پلان کر بھی رہا تھا یا نہیں، وہ سمجھ

نہیں پا رہی تھی۔ ایسا تو ہو نہیں سکتا تھا کہ وہ اس کا برتھ

ڈے بھول جائے، لیکن یارم کی طرف سے اتنی خاموشی

اسے پریشان بھی کر رہی تھی۔

وہ باہر نکلی تو یارم لیپ ٹاپ پر ہی مصروف تھا۔ وہ بنا اسے

مخاطب کیے کچن کی طرف چلی گئی تھی۔ تھوڑی ہی دیر میں

نوڈلز بنا کر واپس لاتے ہوئے اس نے پھر سے یارم کو دیکھا

تھا، جواب بھی اپنی کسی گہری سوچ میں مصروف مسلسل

لیپ ٹاپ پر کچھ کر رہا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ کچھ خاص

ریسرچ کر رہا ہے۔ لیکن اس کے انداز سے لگ رہا تھا کہ وہ

کوئی بہت اہم کام کر رہا ہے اور وہ کام کافی زیادہ پریشان کن

ہے کیونکہ کام کرتے ہوئے وہ ضرورت سے زیادہ ہی ٹینشن

میں لگ رہا تھا۔

کیا ہوا یارم ؟ آپ ٹھیک تو ہیں نا؟ کیا اس لیپ ٹاپ کو لے "

کر بیٹھے ہوئے ہیں ؟ سب ٹھیک ہے نا؟ اتنے پریشان کیوں

لگ رہے ہیں آپ ؟" وہ وہیں رک کر اس سے سوال کرنے

لگی۔ ویسے بھی اس نے رویام کے نوڈلز کچھ حد تک ٹھنڈے

کرنے تھے، تو بہتر تھا کہ وہ تھوڑا وقت باہر ہی گزار لے۔

ویسے بھی اسے اچھا نہیں لگتا تھا کہ اس کا بیٹا کسی چیز کا انتظار

کرے۔اور نوڈلز کو تو وہ اپنے سامنے رکھ کر ٹھنڈا ہونے کا

انتظار کرتا تھا۔

"نہیں بے بی کچھ بھی نہیں، بس ایسے ہی کچھ میلز چیک

کرنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن تمہیں پتہ ہے یہاں کا

انٹرنیٹ بہت زیادہ مسئلہ کرتا ہے، تو اسی وجہ سے تھوڑی سی

ٹینشن ہو رہی تھی مجھے لگا شاید خضر کی کوئی میل آئی ہوئی

ہے۔"

بہت مسئلہ ہے یہاں انٹرنیٹ کا، دنیا سے کٹ کر رہ گئے "

ہیں نا۔" یارم لیپ ٹاپ بند کر کے اس کے سامنے اپنا ہاتھ

۔ پھیلا چکا تھا۔ روح نے فوراً اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دیا تھا

کیا کر رہا ہے تمہارا لاڈلا؟" وہ اس کا بازو ہلکا سا اپنی طرف "

کھینچتے ہوئے بولا تھا، مطلب صاف تھا کہ وہ اس کے ساتھ

۔ باتیں کرنا چاہتا ہے

اپنے نوڈلز کا ویٹ کر رہا ہے، میں نے اپنے بیٹے کے لیے "

نوڈلز بنائے ہیں، وہی دینے جا رہی ہوں۔ آپ بھی کافی

مصروف لگ رہے ہیں، آپ اپنا کام ختم کر لیں آرام سے پھر

میں چائے بناؤں گی۔" وہ مسکرا کر بولی تو یارم نے آہستہ

سے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا تھا۔ جبکہ وہ مسکراتے ہوئے کمرے

کی طرف چلی گئی اور یارم ایک دفعہ پھر سے اپنا لیپ ٹاپ

لے چکا تھا۔

روح نے ایک چور نظر اس پر ڈالی۔ "ہو سکتا ہے لیپ ٹاپ

پر ہی میرے برتھ ڈے کے لیے کچھ پلان کر رہے ہوں،

اسی لیے تو میرے آتے ہی لیپ ٹاپ بند کر دیا اور میرے

جاتے ہی واپس اٹھا لیا۔ گڈ یارم کاظمی! ویری گڈ، اس دفعہ تو

آپ پورا پورا سرپرائز دینے کے موڈ میں ہیں۔" دل ہی دل

میں سوچ کر خوش ہوتی وہ اندر چلی گئی تھی، جبکہ یارم ایک

دفعہ پھر ان میلز پر مصروف ہو گیا تھا جو اسے پچھلے کچھ دنوں

سے مسلسل ریسیو ہو رہی تھیں اور اب ان میلز نے اسے سچ

مچ ٹینشن میں ڈال دیا تھا۔

وہ نہ تو ان چیزوں کو اگنور کر پا رہا تھا اور نہ ہی دوسری طرف

موجود وہ شخص اسے ان ساری چیزوں کو اگنور کرنے دے

رہا تھا۔ خضر کی طرف سے ان ساری چیزوں پر ابھی تک

اسے کوئی جواب نہیں مل رہا تھا اور یہی چیز اسے اور زیادہ

پریشان کر رہی تھی۔ وہ اپنی طرف سے ہر ممکن کوشش کر

چکا تھا لیکن یہاں بیٹھے بیٹھے اس طرح کی چیزوں کے بارے میں پتہ لگانا بہت مشکل ہو گیا تھا۔ اسے کچھ بھی پتہ نہیں چل رہا تھا، وہ خضر کی طرف سے انفارمیشن کا انتظار کر رہا تھا جو ڈارک ویب سائٹس پر ان چیزوں کی معلومات لینے والا تھا، لیکن اس کی طرف سے فی الحال اسے کوئی جواب نہیں ملا تھا۔

○○○○○○○○○○

واؤ! یہ کتنا خوبصورت ہے!" لیلیٰ، خضر کے ساتھ ایک "
خوبصورت سے 'ووڈ ہاؤس' میں آئی تھی، جبکہ وہ اس کی
آنکھوں سے ہاتھ ہٹاتا اسے سرپرائز دے چکا تھا۔ کتنی ہی دیر
تک تو لیلیٰ اپنے سامنے موجود اس چھوٹے سے لکڑی کے گھر
۔کو دیکھتی رہی، پھر اس کے منہ سے بے ساختہ 'واؤ' نکلا تھا
مجھے پتہ تھا تمہیں پسند آئے گا۔ خضر احمد کچھ کرے اور لیلیٰ "
کو پسند نہ آئے، ایسا تو ممکن ہی نہیں!" وہ دونوں باہیں

پھیلاتے ہوئے ایسے انداز میں بولا تھا کہ لیلیٰ سچ مچ اس سے

متاثر ہو گئی تھی۔

"ماننا پڑے گا خضر احمد! دوسروں کا کریڈٹ لینے میں تو تم

ماہر ہو۔ میں جانتی ہوں یہ سب کچھ شارف نے کیا ہے، وہ

مجھے پہلے ہی بتا چکا ہے۔ تو خبر دار جو تم نے یہ کہنے کی کوشش

کی کہ یہ تمہارا آئیڈیا تھا یا یہ سب کچھ تم نے کیا ہے۔" وہ

اسے دیکھتے ہوئے بولی تو خضر تھوڑا حیران ہوا تھا۔

جھوٹ بول رہا ہے وہ بے غیرت انسان! یہ میرا آئیڈیا تھا،"

میں نے اسے بتایا تھا اور اس نے بس تھوڑی سی ہیلپ کی

ہے مجھے ساری ڈیکنگ کرنے میں۔ تم جانتی ہو کہ وہ ہر چیز کو

پرفیکٹ بنانے میں ماہر ہے، بس اسی لیے میں نے اس کی

تھوڑی سی مدد لے لی، لیکن مجھے ہرگز اندازہ نہیں تھا کہ وہ

سارا کریڈٹ خود لے جائے گا۔ کمینہ کہیں کا! اگر مجھے

اندازہ ہوتا تو میں اس کی مدد کبھی نہیں لیتا۔ یہ سب کچھ میں

نے کیا ہے اپنی خوبصورت سی بیوی کے لیے۔" وہ اس کی

کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے بولا تو لیلیٰ کھلکھلا کر ہنسی تھی۔

" جانتی ہوں مائی ڈیئر ہسبینڈ! یہ سب کچھ بہت خوبصورت

ہے، آئیڈیا اچھا لگا مجھے تمہارا، لیکن تمہیں نہیں لگتا کہ یہ گھر

بہت چھوٹا ہے؟" وہ اندر داخل ہوتے ہوئے بڑبڑائی تھی۔

" ڈارلنگ! میں نے ساری زندگی یہاں گزارنے کے لیے

اسے بک نہیں کیا، صرف آج کی رات، اور پھر کل سے ہم

اپنے گھر میں ہوں گے۔" وہ اچانک اس کے بے حد قریب

آتے ہوئے بولا تو لیلیٰ نے آہستہ سے اس کے سینے پر ہاتھ

رکھا تھا، لیکن خضر نے مزید انتظار نہ کرتے ہوئے اس کا وہی

۔ بازو کھینچ کر اسے اپنے قریب کرتے ہوئے خود سے لگایا تھا

ایکسکیوز می مسٹر! مجھے ٹھیک سے یہ سب کچھ انجوائے تو"

"۔ کرنے دو، تمہیں ضرورت سے زیادہ جلدی ہوتی ہے

پہلے مجھے خود کو محسوس کرنے دو، پھر ساری رات بیٹھ کر"

یہاں انجوائے کرتی رہنا، مجھے کوئی اعتراض نہیں۔"وہ کہتے

ہوئے اچانک اس کے لبوں پر جھک گیا تھا، جبکہ لیلیٰ نے اس

کی بے صبری دیکھتے ہوئے اس کے گرد اپنا حصار بنایا تھا۔

راکیش اور وشال مجھ پر ترس کھا رہے تھے اور کہہ رہے "

تھے کہ مجھے تم پر پولیس کیس کرنا چاہیے۔"اپنی گردن پر

اس کے لبوں کا لمس محسوس کرتے ہوئے وہ بولی تو خضر نے

۔ حیرت سے اس کا چہرہ دیکھا تھا

میں نے انہیں بتایا کہ تم مجھے مارتے پیٹتے ہو اور مجھ پر بہت "

ظلم کرتے ہو۔" وہ اپنی ہنسی روکتے ہوئے بولی تو خضر نے

۔اسے عجیب نظروں سے دیکھا

تو تمہیں انہیں سچ بتانا چاہیے تھا۔ میں اچھا محسوس کروں گا"

اگر وہ لوگ تمہارے بجائے مجھ پر ترس کھائیں گے۔" وہ

کہتے ہوئے ایک دفعہ پھر سے اس کے لبوں پر جھکا تھا، جبکہ لیلیٰ کا بے ساختہ قہقہ ووڈ ہاؤس میں گونجتا خضر کو بھی ہنسنے پر مجبور کر گیا تھا۔

OOOOOOO

"روح کی برتھ ڈے ہے کل، اور یار م پتہ نہیں کیا کر رہا ہو گا۔ تمہارا رابطہ ہوا اس سے؟" وہ اس کی باہوں میں قید

اچانک ہی اس سے سوال کرنے لگی تو خضر نے نفی میں سر

ہلا یا تھا۔

نہیں، وہاں کوئی سگنلز کا پرابلم ہو گیا ہے، رابطہ ہو نہیں پا"

رہا۔ میں کوشش کر رہا ہوں لیکن ایسا ممکن نہیں ہو سکا۔ ہو

سکتا ہے کل تک ہو جائے، یارم کو یاد ہی ہو گا۔ یارم ایسی

چیزیں نہیں بھولتا۔" وہ آنکھ دبا کر بولا تو لیلیٰ کھلکھلا کر ہنسی

تھی، یہ بات تو وہ بھی جانتی تھی۔

ہاں، یارم کبھی نہیں بھول سکتا۔ لیکن ہم یہ برتھ ڈے"

روح کے بغیر کیسے گزاریں گے؟ یارم ہمیشہ روح کے ساتھ

ہوتا ہے، اس دفعہ روح ہمارے پاس نہیں ہے، مجھے بالکل

اچھا نہیں لگ رہا۔" وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی تو خضر بھی

تھوڑا اداس ہو گیا تھا۔ ہاں، ایسا پہلی دفعہ ہو رہا تھا۔ جب سے

روح اور یارم کی شادی ہوئی تھی، روح کی ہر برتھ ڈے

بہت اسپیشل بنتی تھی۔

کوئی بات نہیں، انشاءاللہ ہم اگلے سال ساتھ ہوں گے۔""

وہ نرمی سے لیلیٰ کا ماتھا چومتے ہوئے بولا تو لیلیٰ مسکرا دی

تھی۔

ہاں انشاءاللہ! اگلے سال کچھ بھی برا نہیں ہوگا، اس سال"

نہ سہی، لیکن اگلے سال ہم روح کی برتھ ڈے بہت گرینڈ

کریں گے، سب کچھ بہت اچھے سے ہوگا۔ اس دفعہ ہم اس

کے ساتھ نہیں ہیں تو کیا ہوا، اگلے سال ہم سب ساتھ ہوں

گے۔"

"لیکن ہم روح کی غیر موجودگی میں بھی اس کا برتھ ڈے

سیلیبریٹ کر سکتے ہیں، کیک کاٹنے میں کوئی برائی نہیں

ہے۔" خضر اچانک سے بولا تو لیلیٰ نے اسے گھور کر دیکھا

"صرف کیک کاٹنے کی بات کر رہا ہوں، کھانے کی تھوڑی

نہ کر رہا ہوں! فکر مت کرو تمہاری ڈائٹ بالکل خراب

نہیں ہوگی، ہم صرف کیک کاٹیں گے۔ باقی میں اکیلا اپنی

بیٹیوں کے ساتھ کھالوں گا، تمہیں بالکل بھی اپنی ڈائٹ

خراب کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔" وہ مسکراہٹ دبا کر

بولا تھا جبکہ لیلیٰ مسلسل اسے گھور رہی تھی۔ وہ ہر طرح کی

میٹھی چیز سے آج کل انکاری تھی کیونکہ وہ اپنی ڈائٹ پر

فوکس کیے ہوئے تھی، جبکہ خضر اس کے سامنے مزے سے

میٹھی چیزیں کھاتا تھا اور اپنی بیٹیوں کو بھی کھلاتا تھا، جس کی

وجہ سے لیلیٰ اپنی ڈائٹ میں بہت ڈسٹرب ہو رہی تھی۔

"اچھا بابا! ہم شوگر فری کیک لے آئیں گے۔" اسے

مسلسل گھورتے دیکھ کر خضر نے مسئلے کا حل نکالا تو لیلیٰ نے

کچھ سوچتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا۔ ہاں، اتنا تو وہ کر ہی سکتی

تھی، آخر روح کا برتھ ڈے تھا۔ اب وہ روح کی ماموں کو یہ

نہیں کہہ سکتی تھی کہ اس کی ڈائٹ خراب ہوتی ہے اس لیے

۔وہ اپنی بھانجی کا برتھ ڈے نہ منائے

ooooooo

رات کے پورے 12 بجنے والے تھے۔روح کافی ایکسائٹڈ

تھی،اس نے رویام کو آج ٹائم سے سلادیا تھا۔ویسے تو اب وہ

اس کے سونے کی ایک پراپر ٹائمنگ سیٹ کر رہی تھی تاکہ

اس کا بچہ دوپہر میں بالکل بھی آلسی نہ ہو، کیونکہ وہ یارم کے

ساتھ لیٹ نائٹ تک جاگتا رہتا تھا، لیکن آج یارم روم میں

آیا ہی نہیں تھا۔یہی وجہ تھی کہ وہ اسے جلدی سلانے میں

کامیاب ہو گئی تھی۔

یارم اپنے روم میں نہیں تھا۔اسے یقین تھا کہ یارم اس کے

لیے کوئی اسپیشل پلان کر رہا ہو گا۔12 بجتے ہی اس نے

دروازے کی طرف دیکھا، لیکن یہ کیا؟ یارم تو نہیں آیا تھا۔

اس نے پریشانی سے اٹھ کر پھر سے دروازے کی طرف

دیکھا لیکن اب بھی اسے یارم آتا نظر نہیں آیا۔ شاید یہ ٹائم

غلط تھا، اپنی سوچ میں مصروف اس نے دوبارہ گھڑی کی

طرف دیکھا جو رات کے 12 بجا رہی تھی۔

"12 تو بج گئے، اب تک یارم کیوں نہیں آئے؟ اب تو

انہیں آجانا چاہیے تھا۔ لگتا ہے انہیں ٹائم کا اندازہ نہیں ہوا۔

مسٹر یارم کاظمی! آپ کی روح کا بر تھ ڈے شروع ہو

گیا۔" وہ دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے بڑبڑائی تھی،

۔ لیکن یارم تھا کہ آنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا

ارے کہیں 12 بجے کا انتظار کرتے کرتے سو تو نہیں"

گئے؟ مجھے جا کر دیکھنا چاہیے۔" وہ سوچتے ہوئے اپنی جگہ

سے اٹھی تھی لیکن پھر فوراً ہی واپس بیٹھ گئی۔" ارے نہیں،

ہو سکتا ہے کوئی اسپیشل پلان کر رہے ہوں، میرے جانے

سے ان کا پلان خراب ہو جائے۔ وہ آتے ہی ہوں گے،

انتظار کر لیتی ہوں"۔

وہ واپس اپنی جگہ پر لیٹتے ہوئے آنکھیں بند کرنے لگی تھی

لیکن دھیان دروازے پر ہی تھا جہاں یارم کا نام و نشان بھی

نہیں مل رہا تھا۔ اتنی زیادہ دیر ہو گئی تھی، گھڑی 12 سے

آگے جانے لگی تھی جبکہ روح کا سارا دھیان دروازے کی

طرف ہی تھا کہ یارم آ کیوں نہیں رہا تھا۔

کیا مجھے چل کر دیکھنا چاہیے؟ ایک دفعہ دیکھ کر آجاتی"

ہوں۔ میں چپکے سے جاؤں گی اور چپکے سے واپس آجاؤں گی،

یارم کو پتہ ہی نہیں چلنے دوں گی۔" اس نے خود ہی سوچتے

ہوئے آہستہ سے بیڈ سے نیچے قدم رکھے تھے۔ ایک نظر

رویام کو دیکھتے ہوئے اس نے دروازے کے پاس آکر

دروازہ کھولا تھا۔ دروازے سے باہر جھانکتے ہوئے اس نے

یارم کو تلاش کرنا چاہا تھا لیکن یارم باہر کہیں نظر نہیں آیا،

۔شاید وہ اب تک اپنے اسٹڈی روم میں ہی تھا

باہر اندھیرا پھیلا ہوا تھا۔کچن سے آتی ہلکی روشنی سے صاف

نظر آرہا تھا کہ باہر کم سے کم اس کے برتھ ڈے کی پلاننگ تو

ہرگز نہیں کی گئی ہے۔اس نے کچھ سوچتے ہوئے اسٹڈی

روم کی طرف دیکھا اور پھر آہستہ سے کمرے کا دروازہ بند کر

کے وہ یارم کے اسٹڈی روم کی طرف آئی۔12 بج چکے

تھے، اس کا بر تھ ڈے اسٹارٹ ہو گیا تھا لیکن یارم کو تو

بالکل کوئی فکر ہی نہیں تھی۔

وہ یہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ یارم اس کا بر تھ ڈے بھول

بھی سکتا ہے۔ ایسا تو کبھی نہیں ہوا تھا، وہ تو اس کا بر تھ ڈے

کبھی بھی نہیں بھولتا تھا، بلکہ وہ بھول ہی نہیں سکتا تھا۔ یارم

تو کہتا تھا کہ اس دن اس کی زندگی میں 'روح' آئی ہے، یہ دن

اس کے لیے بہت اسپیشل ہے اور وہ یہ دن ہمیشہ اسپیشل انداز

میں سیلیبریٹ کرے گا۔ تو آج کیا ہو گیا تھا؟

اسٹڈی روم کے باہر آتے ہوئے اس نے اندر کی طرف

جھانکا تو یارم تیز تیز لیپ ٹاپ پر کچھ کر رہا تھا، اس کی انگلیاں

تیزی سے کی بورڈ پر چل رہی تھیں۔ اسے حیرت ہوئی کہ

یارم نے اس کی برتھ ڈے کے لیے کچھ بھی اسپیشل پلان

نہیں کیا تھا، بلکہ وہ تو اپنے کام میں مصروف تھا اور نہ جانے

؟کون سا کام تھا جو روح سے بھی زیادہ اہم ہو گیا تھا

کتنی ہی دیر وہیں کھڑی اسے دیکھتی رہی، شاید اسے یاد آ

جائے کہ روح کا بر تھ ڈے ہے۔ لیکن نہیں، ایسا نہیں ہوا

تھا۔ وہ مسلسل اپنے کام میں مصروف تھا، نہ جانے وہ کر کیا

رہا تھا لیکن چہرے پر اچھی خاصی پریشانی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا

۔ جیسے وہ خود کو بھی بھول چکا ہے

تھوڑی دیر کے بعد اس نے گہرا سانس لیتے ہوئے پیچھے صوفے کی طرف ٹیک لگائی تھی، لیکن صرف ایک لمحے کے لیے، وہ پھر سے لیپ ٹاپ کی اسکرین پر متوجہ ہو گیا۔ روح نے مزید وہاں کھڑے رہ کر اسے تنگ نہ کرنے کا سوچا۔ وہ خاموشی سے الٹے قدموں وہاں سے پلٹ کر اپنے کمرے کی طرف جانے لگی۔ شاید نہیں، یقیناً وہ اس کا برتھ ڈے بھول چکا تھا۔ شاید وہ کچھ اتنا اہم کر رہا تھا کہ روح کی برتھ ڈے

اس کے ذہن سے نکل گئی تھی۔اتنا بھی برا منانے والی بات

نہ تھی، وہ اپنے دل کو سمجھاتے ہوئے کمرے کی طرف آنے

لگی۔مزید وہاں کھڑے رہنے کا کوئی فائدہ نہ تھا

○○○○○○○

روح کا دل عجیب سا ہو گیا تھا۔ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا تھا کہ

یارم اس کا برتھ ڈے بھول جائے۔وہ مسلسل اپنے کام پر لگا

تھا، نہ جانے وہ لیپ ٹاپ پر کیا کر رہا تھا۔روح نے اسے

ڈسٹرب کیے بغیر اپنے کمرے کی طرف قدم بڑھا لیے تھے۔ شاید وہ بھول گیا تھا، ہاں وہ اتنا کچھ کرتا تھا، ضروری تھوڑی تھا کہ وہ ہمیشہ اس کا برتھ ڈے یاد رکھے۔ اور اس نے کون سا ہمیشہ اپنا برتھ ڈے سیلیبریٹ کیا تھا؟ سالگرہ کا دن تو اس نے یارم کے ساتھ منانا شروع کیا تھا، اس سے پہلے تو وہ جانتی تک نہیں تھی کہ اس کی سالگرہ کب آتی

ہے۔ لیکن پھر بھی اس کا دل بھاری ہو رہا تھا۔ یارم اس کا

برتھڈے بھول گیا تھا!

اسے برا لگ رہا تھا۔ کہاں وہ اسے اس دن شہزادیوں کی

طرح ٹریٹ کرتا تھا اور کہاں آج یہ دن اس کے ذہن سے

ہی نکل گیا تھا۔ کیا انہیں بالکل بھی یاد نہیں ہو گا؟ بیڈ پر لیٹتے

ہوئے بھی وہ مسلسل یہی سوچ رہی تھی۔ اسے رونا بھی آرہا

تھا نہ جانے کیوں، حالانکہ وہ اس دن کو زیادہ اہمیت نہیں

دیتی تھی۔ یارم خود ہی اس کا یہ دن بہت اسپیشل بنا دیتا تھا۔

روح نے تو کبھی اس دن کے بارے میں سوچا بھی نہیں تھا،

بلکہ اسے تو یاد بھی نہیں رہا کرتا تھا کہ اس کا برتھ ڈے ہے،

یارم خود ہی یاد دلایا کرتا تھا لیکن آج یارم خود ہی بھول گیا

تھا۔

وہ کتنی ہی دیر کروٹیں لیتی سونے کی کوشش کرتی رہی لیکن

نیند تھی کہ آنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔ وہ کتنی ہی دیر

بے مطلب کروٹیں بدلتی یارم کے آنے کا انتظار کرنے لگی

لیکن نہ جانے وہ کیوں نہیں آیا تھا۔اسے غصہ بھی آرہا تھا

لیکن وہ خود کو سمجھانے کی بھی کوشش کررہی تھی کہ یہ

ایک نارمل سی چیز ہے، کئی دفعہ ہم کتنے لوگوں کا برتھ ڈے

بھول جاتے ہیں۔یارم تو خضر، لیلیٰ، معصومہ، شارف سب کا

برتھ ڈے بھول جاتا تھا، صرف اس کا ہی تو اسے یاد رہتا تھا

اور آج وہ اس کا بھی بھول گیا تھا۔اتنی بڑی بات نہ تھی جتنا

وہ محسوس کررہی تھی، لیکن اس وقت اسے کچھ بھی اچھا

نہیں لگ رہا تھا۔

12 بجے سے ٹائم کتنا اوپر جا چکا تھا، لیکن آج تو نیند نے بھی

جیسے اس سے پکی ناراضگی کرلی تھی۔ کروٹیں بدل بدل کر وہ

تھک گئی تھی جب اچانک ہی اسے کمرے کے دروازے کا

ہینڈل گھمانے کی آواز آئی۔ اس نے فوراً ہی کروٹ بدلتے

ہوئے آنکھیں بند کرلیں۔ ہاں، اس نے کوئی بری بات

نہیں کی تھی لیکن پھر بھی وہ نہ جانے کیوں یارم سے ناراض

ہو رہی تھی۔

ooooooo

وہ کمرے میں آیا تو روح اور رویام گہری نیند سو رہے تھے۔

وہ سکون سے لیپ ٹاپ ایک سائیڈ پر رکھتے ہوئے اپنی جگہ آ

کر لیٹا۔دماغ میں بہت ساری سوچیں چل رہی تھیں، یہ

کیس اسے سچ مچ بری طرح ڈسٹرب کر گیا تھا۔اس نے ایک

نظر روح کی طرف دیکھا جو دوسری طرف کروٹ لیے

ہوئے تھی، سینٹر میں رویام تھا۔

وہ آہستہ سے اپنا بازو پھیلاتے ہوئے روح کی طرف جھکا اور

اس کا سر اپنے بازو پر رکھ لیا، جبکہ اپنا دوسرا ہاتھ اس نے

رویام کے گرد پھیلایا۔ روح جاگ رہی تھی لیکن یارم کی

اس حرکت پر اس نے کسی طرح کا کوئی ری ایکشن نہیں دیا

تھا۔ اسے نیند نہیں آ رہی تھی۔ تھوڑی دیر میں رویام نے

جاگ جاتا تھا، آج لگ رہا تھا کہ وہ کافی دیر سے سویا ہوا ہے۔

یارم نے ایک نظر ان دونوں پر ڈالی اور آہستہ سے لائٹ

آف کر دی۔ اس کے دماغ میں فی الحال صرف اور صرف وہ

ای میلز اور وہ ڈیٹس گھوم رہی تھیں۔

کتنی ہی دیر ان سب چیزوں پر کام کرتا وہ خضر کی طرف سے

کسی انفارمیشن کا انتظار کرتا رہا تھا، لیکن تھوڑی دیر پہلے ہی

اسے معصومہ کے تھرو پتہ چلا تھا کہ خضر، لیلیٰ کو اپنے ساتھ

کسی اسپیشل ڈیٹ پر لے کر گیا ہے۔ یقیناً اس نے اپنا فون

وغیرہ بند کر دیا ہو گا جس کی وجہ سے وہ اس سے رابطہ نہیں

کر پا رہا۔ اسے خضر کی غیر ذمہ داری پر غصہ تو آیا تھا لیکن وہ

جانتا تھا کہ اس کیس کی وجہ سے خضر اور لیلیٰ کی پرسنل لائف

بہت زیادہ ڈسٹرب ہوئی ہے، اس لیے اس نے خود سے ہی

انفارمیشن لینا شروع کر دیا تھا اور کافی معلومات اسے مل بھی

گئی تھیں، جو اس کیس کو سلجھانے کے بجائے مزید الجھا گئی

تھیں۔یہی وجہ تھی کہ اسے کسی چیز کا ہوش ہی نہیں رہا تھا

٥٥٥٥٥٥٥٥٥

صبح روح کی آنکھ کھلی تو سب کچھ معمول کے مطابق بالکل

نارمل تھا۔یارم گہری نیند سو رہا تھا اور رویام اس کے اوپر

آدھا چڑھا ہوا گہری نیند میں تھا۔اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے

اس نے فریش ہو کر نماز ادا کی۔نماز ادا کر کے واپس آئی تو

اب بھی وہ دونوں باپ بیٹا گہری نیند میں تھے۔اس نے

ایک نظر 'شونو' کو دیکھا جو گول گول گھومتے ہوئے کبھی اس

کے پیروں کے ساتھ چپک رہا تھا تو کبھی اس کے پیر چاٹ رہا

تھا۔روح کو اس پر بہت پیار آیا تھا۔اس نے وہیں اس کے

پاس بیٹھتے ہوئے نرمی سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا۔وہ

جانتی تھی کہ اس کا شونو اسے اس کا برتھ ڈے وش کر رہا

ہے اور باقی کسی کو تو یاد ہی نہیں۔

وہ آف موڈ کے ساتھ کمرے سے نکل کر کچن میں آگئی

تھی۔ چھوٹے چھوٹے کام نمٹاتے ہوئے اس نے یارم کے

لیے ناشتہ بنانا شروع کیا تھا۔اس کا دل بہت اداس ہو رہا تھا ۔

آج وہ سب سے ملنا چاہتی تھی، خضر سے، لیلیٰ سے، شارف "

سے، معصومہ سے... "اتنے سالوں سے وہ سب اس کا

برتھ ڈے کتنا اسپیشل بنا رہے تھے،ان کے بغیر یہ پہلا برتھ

ڈے بہت ہی عجیب گزر رہا تھا۔ صرف ان سب کے بغیر

نہیں، بلکہ یارم کے قریب رہ کر بھی یارم پر غصہ آنے لگا تھا

کہ وہ کیسے اس کا برتھ ڈے بھول سکتا ہے؟ وہ تو کہتا تھا کہ یہ

اسپیشل ڈے ہے جسے وہ ہمیشہ بہت اچھے سے سیلیبریٹ

کرے گا۔

"ارے ابھی تو شادی کو چھ سال نہیں ہوئے اور یہ میرا برتھ

ڈے بھولنے لگ گئے ہیں، آگے نہ جانے کیا کیا ہو گا! بھول

جائیں، بھولتے ہیں تو مجھے بھی پرواہ نہیں، لیکن مانوں گی تو

میں بھی آسانی سے نہیں۔ ہر وقت کہتے رہتے ہیں کہ میں

ان کے لیے اسپیشل ہوں اور وہ میرا برتھ ڈے ہی بھول

گئے! میں تو کبھی ان کا برتھ ڈے نہیں بھولی۔ میں توان کے

بہت سارے برتھ ڈے بھی یاد رکھتی ہوں، جو رومی اپنے

کیک کے لالچ میں منواتا ہے اور یہ میرا ایک برتھ ڈے یاد

نہیں رکھ سکتے! میں بات ہی نہیں کروں گی۔" وہ برتن

۔ پٹختے ہوئے غصے سے بولے جا رہی تھی

غصہ تھا جو کم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا، جبکہ جس پر غصہ آ رہا تھا وہ مزے سے اپنی نیندیں پوری کرنے میں مصروف تھا۔ ایک دفعہ وہ جاگ جائے، روح نے اسے ایسی "نیندیں پوری کروانی" تھیں کہ وہ ساری زندگی یادرکھتا کہ وہ بھول کیسے سکتا تھا؟ بے شک یہ دن روح کے لیے اہم نہیں تھا، بے شک اس نے کبھی خود کو اسپیشل نہیں سمجھا تھا، لیکن یارم کے لیے تو وہ اسپیشل تھی نا! اس کے لیے یہ دن اسپیشل

ہونا چاہیے تھا، وہ کیسے بھول گیا؟ وہ اسے آسانی سے معاف

کرنے کو تیار نہ تھی۔ یارم گہری نیند میں سو یا جانتا تک نہیں

۔ تھا کہ اس کے اٹھنے پر کیا طوفان آنے والا ہے

ooooooo

یارم کی آنکھ کھلی تو رو یام آرام سے اس کے سینے پر سو رہا تھا،

جبکہ کمرے میں ہلکا سا اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ وہ آہستہ سے اٹھ

کر سیدھا ہوا اور رو یام کے گالوں کو چومتے ہوئے اسے بیڈ پر

لٹا کر خود اٹھ گیا تھا۔ رات کو بہت دیر سے سویا تھا، ساری

رات ہی تقریباً وہ اسی کیس پر کام کرتا رہا تھا جس نے اسے

اتنے دنوں سے الجھایا ہوا تھا۔ بیڈ سے اٹھ کر وہ سیدھا واش

روم گیا تھا۔ فریش ہو کر باہر آتے ہوئے اس نے کمرے کا

۔ دروازہ ہلکا سا بند کر دیا تاکہ رویام کی نیند خراب نہ ہو

اس نے ایک نظر پورے گھر میں گھمائی تھی، پھر بنا کہیں

ادھر ادھر جائے وہ سیدھا کچن کی طرف آگیا۔ وہ جانتا تھا کہ

۔روح اس وقت اسے کچن میں ہی ملے گی

گڈ مارننگ جان !" کچن میں داخل ہوتے ہوئے یارم"

آہستہ سے اس کے پاس آیا اور نرمی سے اس کا گال چوم گیا۔

روح نے حیرت سے اسے دیکھا تھا۔ اس نے اب تک اسے

برتھ ڈے وش نہیں کیا تھا! رات سے صبح ہو چکی تھی، اس

وقت صبح کے آٹھ بج رہے تھے لیکن یارم اس کی برتھ

ڈے سے بالکل ہی انجان تھا۔

مطلب وہ سچ مچ میں اس کا برتھ ڈے بھول گیا تھا۔اس کے

چہرے پر اداسی کے بجائے غصہ آنے لگا تھا۔اس نے روکھے

سوکھے انداز میں اسے گڈ مارننگ وش کرتے ہوئے اس کے

لیے چائے بنانا شروع کی تھی، جبکہ وہ روح کے روکھے

سوکھے انداز پر حیران ہوتا ایک دفعہ پھر سے اس کے پاس آیا

اور اس کا گال چومتے ہوئے گڈ مارننگ وش کرنے لگا۔

"گڈ مارننگ ہو گیا نا! میرے ساتھ فری ہونے کی ضرورت

نہیں ہے۔" وہ منہ بنا کر بولی اور چائے کا کپ تھما کر باہر نکل

گئی تھی۔ یارم نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"یہی تو؟ کیوں فری ہونے کی ضرورت نہیں ہے ڈارلنگ

فری ہونے کا وقت ہے، ورنہ تمہارا باڈی گارڈ مجھے تمہارے

ساتھ فری ہونے کہاں دیتا ہے۔" وہ ایک جھٹکے میں اس کا

بازو پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچتا، اگلے ہی لمحے اس کے

چہرے پر جھکتے ہوئے اس کے لبوں کو چومنے لگا تھا۔ انداز

ہمیشہ کی طرح محبت میں لپٹا ہوا تھا، لیکن اس وقت روح کو

اس کا یہ انداز نہیں چاہیے تھا۔ وہ تو اس وش کی منتظر تھی جو

اسے نہیں مل رہی تھی۔

یارم! میرے ساتھ زیادہ چپکنے کی ضرورت نہیں ہے،"

میرا بالکل بھی موڈ نہیں ہے آپ سے بات کرنے کا۔" وہ

اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے پیچھے دھکیلتے ہوئے غصے سے

اپنا کام کرنے لگی تھی، جبکہ یارم حیران ہو رہا تھا۔ وہ اس کا

ناشتہ ٹیبل پر رکھتی خود کچن سے نکل گئی تھی۔ یارم اس کے

انداز کو سمجھنے کی کوشش میں وہیں بیٹھ کر ناشتہ کرنے لگا۔

صبح کے ٹائم پر اسے بہت بھوک لگی ہوتی تھی۔ اب روح

ناراض کیوں تھی، یہ تو اسے سمجھ آ نہیں رہا تھا۔ سو ناشتہ کر

کے وہ اسے منانے کا ارادہ رکھتا تھا۔ ویسے بھی روح کی

ناراضگی بڑی خطرناک ثابت ہوتی تھی، بہتر تھا کہ وہ اسے

منانے سے پہلے کچھ کھا لے۔

○○○○○○○

وہ ناشتہ کرنے کے بعد باہر آیا تو روح باہر لگے پودوں میں

پانی ڈال رہی تھی۔ وہ اس کے پیچھے آیا، اس کی ہیلپ

کرواتے ہوئے اچانک اس کا ہاتھ تھام گیا، جس پر روح نے

اسے ایسی گھوری سے نوازا کہ یارم کو فوراً ہی اس کا ہاتھ

چھوڑنا پڑا۔

"یار! کیوں پھولن دیوی بنی ہوئی ہو؟ کچھ بتاؤ تو سہی آخر ہوا

کیا ہے؟" وہ اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا، جبکہ وہ پانی کا پائپ

وہیں پھینک کر اندر کی طرف چلی گئی تھی۔ یارم اس کے

غصے کو سمجھتے ہوئے اس کے پیچھے اندر آیا، لیکن وہ اب غصے

سے جھاڑو پونچھا اور صفائیاں کرنے میں مصروف ہو چکی

تھی۔اس کے انداز سے مجال تھی جو یارم کو کچھ بھی سمجھ آ

رہا ہو۔وہ بس اس کا غصہ دیکھ رہا تھا اور اس کے پیچھے پیچھے

چل رہا تھا۔

ارے یار! ہوا کیا ہے؟ بتاؤ تو سہی نا، ایسے کیسے چلے گا؟" وہ"

اس کے پیچھے پیچھے چلتے ہوئے پوچھ رہا تھا، جبکہ وہ پوری

طرح اسے نظر انداز کر رہی تھی۔اب کی دفعہ یارم نے

۔ تھک ہار کر اس کا بازو پکڑ کر اسے پیچھے کھینچ لیا تھا

روح! تم مجھ سے کسی بات پر ناراض ہو گیا؟"اس کے "

انداز بتا رہے تھے کہ کچھ نہ کچھ گڑ بڑ ضرور ہے، لیکن کیا؟ وہ

سمجھ نہیں پا رہا تھا۔روح اس سے ناراض تھی، لیکن کس

بات پر؟ ایسا تو کچھ بھی نہیں ہوا تھا جس سے وہ ناراض ہوتی،

سب کچھ تو کتنا نارمل تھا۔یارم نے پورے ہفتے کا شیڈول

چیک کر لیا تھا، وہ روح کو گھمانے بھی لے کر گیا تھا، شاپنگ

پر بھی لے کر گیا تھا، رویام کے سارے فرمائشی ڈرامے بھی

پورے کیے تھے، پھر اس کی بیوی اس سے کون سی بات پر

روٹھ گئی تھی؟ اسے سمجھ نہیں آیا تھا۔

میں ناراض رہوں یا راضی، آپ کو کیا ہی فرق پڑتا ہے!" وہ

غصے سے کہہ کر روم میں چلی گئی تھی، جبکہ یارم کے تواب

جیسے سر پر دھماکے ہونے لگے تھے۔روح سچ میں اس سے

ناراض تھی۔

"جی نہیں ہوں میں آپ سے ناراض! مجھے کیا ضرورت ہے

آپ سے ناراض ہونے کی؟آپ کون سا کچھ بھول گئے ہیں

جو میں آپ سے ناراض ہوں گی؟یا آپ نے کون سا کوئی

بہت بڑی غلطی کر دی ہے؟نہیں ہوں میں ناراض! جو دل

میں آئے وہ کریں، بس میرے سامنے نہ آئیں۔"وہ غصے

سے برش اسی کے ہاتھ میں دے گئی تھی، جبکہ یارم اسے منانے کے لیے اس کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا۔ وہ مسلسل ناراضگی کا اظہار کر رہی تھی اور یارم اب تک صرف اور صرف اس سے پوچھ رہا تھا کہ وہ ناراض کیوں ہے۔ اور روح کو یہ بات اور بھی زیادہ غصہ دلا رہی تھی کہ ایک تو وہ ناراض تھی، اوپر سے وہ وجہ بھی اسی سے پوچھ رہا تھا

ایک تو وہ اپنے دماغ کا استعمال نہیں کر رہا تھا، مجال تھی جو

ڈیٹ دماغ میں آجاتی یا پھر یہ یارم کاظمی خود تھوڑا سا سوچ

لیتا کہ آخر اس کی بیوی اس سے ناراض کیوں ہو سکتی ہے۔ وہ

سوچنے کی بھی زحمت نہیں کر رہا تھا، بس اس کے پیچھے چلتے

چلتے اسی سے پوچھ رہا تھا اور روح ہر گز اسے نہیں بتانے والی

تھی کہ وہ اس سے ناراض کیوں ہے۔ وہ غصے میں پیر پٹختی

کچن میں آئی تو یارم اس کے پیچھے نہیں آیا تھا، بلکہ اچانک

آنے والی کال کی طرف مصروف ہو گیا تھا۔ اس نے ایک نظر باہر کی طرف دیکھا جہاں یارم اپنے موبائل فون کو کان سے لگاتا باہر نکلنے لگا تھا۔ ظاہر سی بات تھی، گھر میں تو سروس آتی نہیں تھی، اسے باہر ہی جانا تھا۔

"مجھ سے زیادہ یہ کال امپورٹنٹ ہے؟ اب تو اور بھی ناراض ہو جاؤں گی، بالکل نہیں مانوں گی۔" وہ اب زور زور سے برتن پٹخنے لگی تھی۔

آئی ایم ریلی سوری یار! مجھے پتہ نہیں چلا تمہاری میلز کے "

بارے میں۔ میں ان سارے واقعات کو چیک کرنے کی

کوشش کر رہا ہوں لیکن بات اب بھی وہیں کی وہیں ہے۔

ان سارے واقعات کو کہیں پر بھی رپورٹ نہیں کیا گیا ہے۔

میں نے کوئی جگہ نہیں چھوڑی، بس ڈارک ویب سائٹ پر

ان چیزوں کی تھوڑی سی انفارمیشن ہے اور وہ بھی بہت

تھوڑی سی ہے۔" خضر فون کان سے لگائے آفس میں داخل

ہوا تھا۔

وہ انتہائی کم آواز میں بات کرتے ہوئے اندر آیا تو لیلیٰ کو اپنی

کرسی پر بیٹھے کسی سے موبائل پر چٹ چیٹ کرتے دیکھا تھا۔

"تم ٹھیک سے چیک نہیں کر رہے ہو خضر! چیک کرو،

ڈیٹس تک مینشن ہیں، ہر چیز سامنے ہے۔ ہم نے بس یہی تو

دیکھنا ہے کہ آخر یہ کون لوگ ہیں جن کے ساتھ اتنا ظلم ہوا

ہے۔ مطلب سڑک کے بیچوں بیچ آگ لگادی گئی اور لوگ

بولے تک نہیں؟ یہاں تک کہ اس کیس کو کہیں پر رجسٹر

بھی نہیں کیا گیا۔ اس کے بعد سڑک سے اٹھا کر زیادتی کرنا،

ریپ کرنا، کسی کا 'اف' تک نہ کرنا، کسی کا مدد کے لیے نہ

آنا... یہ سب کچھ نارمل نہیں ہو سکتا یار! کسی سوشل میڈیا

پیج نے تو ان چیزوں کو کور کیا ہو گا نا؟" یارم کافی سنجیدہ تھا،

جبکہ خضر بھی لیلیٰ کے اٹھنے پر اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے

۔ سنجیدگی سے اس کی بات سننے لگا تھا

"نہیں یار م! یہ 2008 سے 2010 کے بیچ کی جتنی بھی

چیزیں ہیں وہ سوشل میڈیا پر بھی کور نہیں ہیں، کیونکہ تم

جانتے ہو کہ تب سوشل میڈیا کا رجحان اتنا زیادہ نہیں تھا۔

خاص کر پاکستان اور انڈیا میں تو بالکل بھی نہیں تھا۔ سری

لنکا اور بنگلہ دیش کے جو کیسز سامنے آرہے ہیں وہ بھی اسی

وجہ سے کہیں پر رپورٹ نہیں ہوئے کیونکہ تب انٹرنیٹ اتنا

عام نہیں تھا۔ ہاں، لیکن 2014 اور 2016 کے واقعات

کے بارے میں میں نے چیک کیا ہے، یہ کچھ حد تک مجھے

ایک فیس بک پیج پر رپورٹ ہوئے ملے ہیں، لیکن وہ پیجز

اتنے زیادہ پرانے ہیں کہ تقریباً دو تین سال سے وہاں پر کچھ

پوسٹ ہی نہیں ہو رہا۔ میں نے تقریباً سارے ہی پیجز کے

ایڈمنز سے رابطہ کرنے کی کوشش کی ہے کہ اگر ان لوگوں

نے اسے رپورٹ کیا ہے تو ممکن ہے کہ ان کے بارے میں

وہ لوگ کچھ جانتے ہوں، لیکن ان پیجز سے کسی طرح کا کوئی

بھی جواب نہیں آیا۔ ایک نمبر ملا تھا لیکن وہ نمبر بھی تقریباً

دو سال سے بند ہے۔ تھوڑی انفارمیشن پر پتہ چلا ہے کہ وہ

نمبر سری لنکا کا تھا۔ اور یہ جو تیزاب پھینک کر ان لوگوں

کی حالت خراب کی گئی ہے، یہ واقعہ بھی سری لنکا میں ہی

ہوا تھا، لیکن انفارمیشن کوئی بھی نہیں مل رہی۔" وہ اپنے

سامنے لیپ ٹاپ کھولتے ہوئے وہی پیجز اوپن کرنے لگا

تھا۔

"خضر! ہم اتنے بے بس نہیں ہو سکتے۔ ہم ایک کیس تک

کے بارے میں جان نہیں پارہے ہیں صرف اس لیے کیونکہ

اس کیس کو کسی نے رپورٹ نہیں کیا؟ دنیا ختم نہیں ہوئی

ہے۔ کئی لوگوں نے دیکھا ہے ان لوگوں کو جلتے ہوئے،

مرتے ہوئے، تڑپتے ہوئے، سسکتے ہوئے، تباہ ہوتے

ہوئے...ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے کہ کوئی ایک بھی ایسا

انسان اس دنیا میں نہ بچا ہو جو تھوڑی سی ہمدردی رکھتا ہو ان

لوگوں کے لیے۔دنیا اتنی بھی بے حس نہیں ہو سکتی۔"

۔یارم غصے سے بولا تھا جبکہ خضر سر پکڑ کر رہ گیا تھا

تمہیں کیا لگتا ہے مجھے کیا کرنا چاہیے؟"اس نے جیسے"

۔معاملہ ہی یارم پر چھوڑ دیا تھا

"جیٹ بک کرواؤاور کیا کرنا ہے تم نے! خضر! مجھے سب

کچھ جاننا ہے اس کیس کے بارے میں۔ سری لنکا جاؤ یا

پاکستان، بنگلہ دیش یا انڈیا، لیکن مجھے اس چیز کے بارے میں

ہر معلومات چاہیے۔اور اس کے لیے تمہارے پاس زیادہ

وقت ہر گز نہیں ہے۔میں اب ان سب چیزوں میں مزید

تاخیر برداشت نہیں کروں گا۔مجھے مجبور مت کرو خضر احمد

اپنی جگہ پر واپس آنے کے لیے، میں اپنی روح سے کیے

ہوئے وعدے کو توڑنا نہیں چاہتا، ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔ اور

اپنی بیوی پر بھی نظر رکھو، وہ 'کنگ' سے رابطے میں ہے لیکن

تم سے یہ بات چھپانے کی پلاننگ کر رہی ہے۔ اسے لگتا ہے

کہ وہ بہت چالاک ہو گئی ہے اور ہر چیز کو اپنے طریقے سے

ہینڈل کر سکتی ہے۔"

اس نے یہ کہتے ہوئے فون بند کر دیا تھا، جبکہ خضر کا سارا دھیان لیلیٰ کی طرف آگیا تھا جو سچ مچ میں اپنے موبائل پر مصروف تیز تیز ٹائپ کرنے میں لگی ہوئی تھی۔

ooooooo

"کیا تم مجھ سے کچھ چھپا رہی ہو؟" کال ختم کرتے ہوئے اس نے لیلیٰ سے پوچھا تو اس کے کان کھڑے ہو گئے تھے۔ ایک تو یہ یار م کاظمی بھی نا، مجال تھی جو اس کا کوئی راز بھی راز

رہنے دیتا۔ہاں، کل اس آفس میں لیلیٰ نے معصومہ سے کہا

تھا کہ کنگ کے ساتھ ہونے والی چیٹ کے بارے میں وہ

خضر کو نہیں بتائے گی، لیکن وہ یہ کیسے بھول گئی تھی کہ یارم

کی نظر ہر وقت ان پر تھی۔

نہیں، میں تم سے نہیں چھپا رہی، بس بتانے ہی والی تھی"

کہ کنگ کے ساتھ میرا رابطہ ہو گیا ہے۔" وہ منہ بنا کر بولی

جس پر خضر کھل کر ہنسا تھا۔

ڈارلنگ! تم مجھ سے کچھ بھی چھپا نہیں سکتی، یہ تمہیں بھی پتہ ہے۔ خیر کیا بات ہوئی اس سے؟" وہ اس کے پاس بیٹھتے ہوئے پوچھنے لگا تھا، جبکہ لیلیٰ نہ چاہتے ہوئے بھی اسے بتانے پر مجبور ہو گئی تھی۔

"اس کا کہنا ہے کہ وہ مجھ سے ملے گا اور وہ بھی بہت جلد، پھر وہ فیصلہ کرے گا کہ میں اس کے گینگ کی کوئین بننے کے لائق ہوں یا نہیں... مطلب اس نے میری تصویر دیکھ

رکھی ہے اور میں اسے بہت خوبصورت لگتی ہوں، جو کہ

"میں ہوں!"

"لیلیٰ! تم کوئی بے وقوفی نہیں کرو گی، اپنی طرف سے کچھ

بھی کرنے کی کوشش مت کرنا۔ کچھ بھی ہو تو مجھے بتانا۔"

اس نے لیلیٰ کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔ اس کیس میں وہ جذبات

کا اتنا زیادہ مظاہرہ کر چکی تھی کہ اب خضر اور یارم دونوں

نے ہی اسے سیریس لینا چھوڑ دیا تھا، جبکہ اپنے کام میں اتنی

زیادہ ایکٹو ہونے کے باوجود شارف نے تو کبھی اسے سیر یس

لیا ہی نہیں تھا۔لیلیٰ کے پاس تو جیسے یہی موقع تھا خود کو

منوانے کا۔

لیکن وہ دونوں تو اسے بے وقوف سمجھ رہے تھے، جیسے اسے

کچھ پتہ ہی نہ ہو۔اس نے گھور کر خضر کو دیکھا تھا جواب اسے

بتا رہا تھا کہ اسے آگے کیا کرنا چاہیے اور کیا نہیں۔وہ اسے

بے وقوفی نہ کرنے کا مشورہ دے رہا تھا حالانکہ اس کے

نزدیک وہ خود بھی بے وقوف ہی تھا۔ یہ یارم کی کون سی

پلاننگ کو اس نے ٹھیک سے ہینڈل کیا تھا؟ آیا تھا بڑا ڈون

بننے! شاید بھول گیا تھا کہ وہ ڈون نہیں تھا بس عارضی ڈون

تھا، لیکن فی الحال لیلیٰ اسے یہ بات یاد دلانے کے موڈ میں

نہیں تھی۔ فی الحال تو وہ بس اس کی ہر بات پر ہاں میں سر ہلا

رہی تھی کیونکہ کرنا تو اس نے اپنی مرضی سے ہی تھا جو بھی

کرنا تھا۔ اسے یارم کو ثابت کرنا تھا کہ وہ جذباتی اور بے

وقوف ہر گز نہیں ہے۔ بے شک اس کے لیے اسے کچھ بڑا

ہی کیوں نہ کرنا پڑے لیکن اپنا آپ تو اسے منوانا ہی تھا۔ وہ

لیلیٰ خضر احمد تھی، وہ خود کو لیٹ ڈاؤن نہیں ہونے دے سکتی

تھی۔

○○○○○○○

وہ خضر کی کال ختم کر کے واپس آیا تو روح آئینے کے سامنے

کھڑی نہ جانے کیا کر رہی تھی۔ اب تک اس کا 'نوابزادہ' سو

رہا تھا، جبکہ روح کی ناراضگی یارم کی جان لینے کے لیے کافی

تھی۔اچانک ہی بیڈ پر ہلکی سی ہلچل ہوئی اور رویام آدھی

آنکھیں بند کیے اٹھ کر بیٹھ گیا۔یارم ایک ٹک اس چوزے

کو دیکھ رہا تھا، جس کی طرف بڑھتے ہوئے روح نے اسے

اپنے بازوؤں میں بھر لیا تھا۔رویام اب اس کے گال چومتا نہ

جانے اس کے کان میں کیا سرگوشی کرنے لگا تھا۔دونوں

کے پیار بھرے مظاہرے اس وقت یارم کو اچھے نہیں لگ

رہے تھے، کیونکہ روح یارم سے ناراض تھی اور وہ اس سے

ناراض ہو کر جب رویام کو پیار کرتی تھی تو یارم کا دل بہت

جلتا تھا۔

رومی کی سرگوشی جس میں اس نے پوچھا" بابا نے وش

کیا؟"تو روح نے فوراً نفی میں سر ہلا کر منہ بنایا تھا۔ جس پر وہ

اس کے گال چومتا اور بھی زیادہ لاڈ سے وش کرنے لگا تھا۔

روح اس کے گرد حصار بنائے اس کا پیار وصول کر رہی تھی

اور یارم واش روم کے دروازے پر کھڑا ان دونوں کی محبت

کے مظاہرے دیکھ کر جل رہا تھا۔ وہ اس سے سیدھے منہ

بات نہیں کر رہی تھی اور بیٹے کے اٹھتے ہی پیار محبت شروع

ہو گیا تھا۔

یہ نمونہ تو پیدا ہی صرف اسے جلانے کے لیے ہوا تھا، "یہ"

بات وہ بہت اچھے طریقے سے سمجھتا تھا۔ لیکن وہ اس سے

ناراض کیوں تھی، یہ بات اس کو سکون نہیں لینے دے رہی

تھی۔ وہ بہت کم ناراض ہوتی تھی اور جب ہوتی تھی تو اس

کی جان پر بن آتی تھی۔ اس وقت بھی تو ایسا ہی ہو رہا تھا، وہ

جتنا اس کے پاس آنے کی کوشش کر رہا تھا وہ اتنا ہی اس سے

دور بھاگ رہی تھی اور یارم کو اس کے دور بھاگنے والی ادائیں

بالکل بھی پسند نہیں تھی۔

تلوماما بال ٹلتے اے اپ کی برتھ ڈے شلیبریڈ ترنی ہے می

اپ تے لیے پیالا شابڈے تیت بناؤں گا اول پھر شلبریشن

تروندا اپ کو شلپلائج گفٹ بی دوں دا

چلو ماما باہر چلتے ہیں، آپ کی برتھ ڈے سیلیبریٹ کرنی")

ہے۔ میں آپ کے لیے بہت پیارا سا برتھ ڈے کیک بناؤں

گا اور پھر سیلیبریٹ کروں گا، آپ کو سرپرائز گفٹ بھی

دوں گا۔") رویام اس کے گال چومتے ہوئے سرگوشی میں

بول رہا تھا۔ جبکہ یارم کا پورا دھیان اس طرف ہونے کے

باوجود وہ ان دونوں کی کوئی بھی بات ٹھیک سے سن نہیں پا

رہا تھا۔

"ٹھیک ہے، آپ جلدی سے برش کرو، ماما آپ کے کپڑے

نکالتی ہے، پھر ہم ماں بیٹا بہت مزے کی سیلیبریشن کریں

گے،" وہ اسے زمین پر اتارتے ہوئے خود اٹھ کھڑی ہوئی

تھی۔جب کہ وہ بھاگتا ہوا واش روم کی طرف جانے لگا تو

۔یارم کی ٹانگوں سے ٹکرایا

اٹ داؤ دلدی دلدیو پتے بابا لومی دلدی دلدی بات لے دافر

بت شارے تام ترنے ہیں

ہٹ جاؤ! جلدی جلدی ہٹ جاؤ پیچھے بابا! رومی جلدی")

جلدی باتھ لے گا، پھر بہت سارے کام کرنے ہیں،)" یارم

کو واش روم کے دروازے پر کھڑے دیکھ کر رویام نے اس

کی ٹانگوں سے لپٹتے ہوئے اسے ہٹانے کی کوشش کی تھی۔

"کون سے ضروری ترین کام کرنے ہیں تم نے؟ ذرا مجھے

بھی بتاؤ،" وہ بس جاننا چاہتا تھا کہ روح اس سے ناراض کیوں

ہے۔

اواو بابا بر تھ ڈے تیت بانا ہے

اوہو بابا! برتھ ڈے کیک بنانا ہے، ") وہ ماتھے پر ہاتھ ")

۔مارتا اسے بتانے لگا تھا، جبکہ یارم نے اسے گھور کر دیکھا

روز روز کیک کھانے سے دانت خراب ہو جاتے ہیں، آج "

۔کوئی کیک نہیں بنے گا، " وہ اسے گھور کر بولا

اج تیت بنے دا جرول بنے دا میلی ماماتا بنڈے ہے پیتے ہتو

آج کیک بنے گا، ضرور بنے گا! میری ماما کا برتھ ڈے) "

ہے۔ پیچھے ہٹو! ") وہ اب کی دفعہ اس کی ٹانگوں سے نکلتا ہوا

دروازہ اندر سے بند کر گیا، جب کہ یارم نے ایک نظر دروازے پر اور دوسری روح پر ڈالی۔ اب یقیناً اسے ناراضگی کی وجہ تو سمجھ میں آ ہی گئی تھی۔

روح بے بی! وہ میں کیا کہہ رہا تھا... "وہ بولنے کی کوشش" کر ہی رہا تھا جب وہ 'ہنہ' کرتی کمرے سے نکل گئی۔ وہ اس کے پیچھے آیا تھا، جب کہ وہ کچن میں آئی اور کچن کیبنٹ سے نئی ٹوتھ پیسٹ نکال کر واپس کمرے کی طرف چلی گئی۔

یارم اس کے پیچھے پیچھے آ رہا تھا۔ یارم اس کا برتھ ڈے بھول گیا تھا، یہ کوئی معمولی بات نہیں تھی اور اب جب رویام نے اسے اس کا برتھ ڈے یاد دلا دیا تھا تب جا کر اسے کہیں ہوش آیا تھا، ورنہ یقیناً وہ تو اس کی برتھ ڈے کے بارے میں یاد بھی نہیں کرنے والا تھا۔ اس نے کون سی محنت کرنی تھی اس کی ناراضگی کی وجہ جاننے کی، وہ تو بس "کیوں ناراض ہو؟ کیوں ناراض ہو؟" کی رٹ لگائے ہوئے تھا

وجہ جاننے کی کوشش اس نے کی ہی نہیں تھی، ایک نظر

کیلنڈر دیکھ لیتا تو شاید اسے یاد آجاتا، لیکن نہیں! اس نے

محنت کیوں کرنی تھی، اس نے تو سب کچھ روح سے پوچھنا

تھا نا؟ اب پتہ چل گیا تھا تو روح اسے سکون لینے نہیں دینے

والی تھی۔ وہ روم میں آئے تو رویام واش روم سے تیزی

سے باہر نکلا اپنا برش لے کر کے۔

ختم ہو گئی،" وہ اپنا برش اس کے حوالے کرتے ہوئے بولا"

تھا۔جب کہ وہ یارم کو بھرپور نظرانداز کرتے ہوئے رویام

کے برش پر پیسٹ لگا کر اس کے حوالے کرنے لگی۔یارم

اب بھی اس کے پیچھے ہی تھا،جب کہ وہ الماری کھول کر

وہاں سے رویام کے کپڑے نکالنے لگی۔آج اس نے رویام

کا نیا جوڑا نکالا تھا ۔

رویام کی شرٹ نکالتے ہوئے اس نے الماری میں رکھے

چھوٹے سے کاٹن سے رویام کے ساتھ میچنگ 'شونو' کی

۔شرٹ نکالی۔ وہ دونوں آج وائٹ شرٹ پہننے والے تھے

یار ایک منٹ! ذرا میری بلو شرٹ دیکھی ہے؟" "یہ غلط

تھا۔ وہ وائٹ پہن رہا تھا، شونو بھی وائٹ پہن رہا تھا، یقیناً ان

کی تھیم وائٹ ہی تھی۔ یارم نے ایک ہی جھٹکے میں اپنی

شرٹ اتار کر دور پھینکی اور الماری سے رویام کے ساتھ

میچنگ وائٹ شرٹ نکالنے لگا۔رویام چھوٹا ساٹاول لپیٹے باہر

۔نکلاتواس نے یارم کی بدلی ہوئی شرٹ دیکھی تھی

کاپی کیٹ ،رویام نے اسے اہمیت نہ دیتے ہوئے ناک سے

مکھی اڑائی تھی، لیکن جس کی اہمیت اس وقت وہ چاہ رہا تھا وہ

۔اسے اہمیت دینے کو تیار نہ تھی

برانڈ کی سب لوگ کاپی کرتے ہیں، میرا بیٹا تو برانڈ ہے!"

آپ اگنور کرو؟آؤ رومی ہم تیاری کرتے ہیں بر تھ ڈے

کی،"وہ اس کا ہاتھ تھام کر منہ بناتی باہر نکل گئی تھی، جبکہ

۔یارم تیزی سے اس کے پیچھے آیا تھا

○○○○○○○

مماآپ ٹک شے ناج نی ہولی باباپ دا بڈے بول دے ہیں

یہ توئی شوٹی شی بت نی ہے اپ کو تو ناج ہونا بی نی اتا

مما! آپ ٹھیک سے ناراض نہیں ہو رہی ہیں۔ بابا آپ کا")

برتھ ڈے بھول گئے ہیں، یہ کوئی چھوٹی سی بات نہیں ہے۔

آپ کو تو ناراض ہونا بھی نہیں آتا،") وہ کچن میں ٹیبل پر بیٹھ کر ٹوسٹ کا چھوٹا سا بائٹ لیتا روح کو سمجھانے لگا تھا۔ اس نے حیرت سے رویام کو دیکھا۔

کیا مطلب میں ٹھیک سے ناراض نہیں ہو رہی؟" وہ اسے " دیکھتے ہوئے بولی تو اس نے فوراً نفی میں سر ہلایا تھا۔ وہ اس کے بیٹے کی مرضی کے مطابق اپنے باپ سے ناراض نہیں ہو رہی تھی، یعنی کچھ کمی رہ گئی تھی اس کی ناراضگی میں۔

رومی! مجھے کیا کرنا چاہیے؟" وہ اسے دیکھتے ہوئے دودھ کا"

۔گلاس اس کے لبوں سے لگا کر سوال کرنے لگی

اپ تو میلے لوم میں بند ہو دانہ چاہے ناراج ہو تر گر بابا اپ تو

منائیں دے بال بال درواجاناک تلیں دے تہیں تے رو

بے بی مجھے معاف کر دو

آپ کو میرے روم میں بند ہو جانا چاہیے، ناراض ہو کر!")

پھر بابا آپ کو منائیں گے، بار بار دروازہ ناک کریں گے،

کہیں گے 'روح بے بی مجھے معاف کردو'...")وہ منہ کے

ڈیزائن بگاڑتے ہوئے اسے تفصیل بتانے لگا تھا۔روح نے

ایک نظر اسے دیکھا، پھر دروازے پر کھڑے یارم کو دیکھا

جوان کی سرگوشیاں سننے کی ناکام کوشش کررہا تھا۔پھر اگلے

ہی لمحے وہ پیر پٹختی کچن کے دروازے سے اسے دھکا دے

کر پیچھے ہٹاتی ہوئی سیدھی رویام کے کمرے میں جا کر بند ہو

گئی تھی۔

"اوئے! یہ کیا ہو گیا ہے اسے؟" اس نے حیرت سے ناشتہ

کرتے رویام کو دیکھا، تو رویام نے ٹوسٹ کھاتا ہاتھ روک کر

اسے پلیٹ پر رکھا اور ایک اسٹائل سے دونوں بازوؤں کو ہوا

میں کھول کر کندھے اچکا دیے۔

اس نے یہ کام کرنے میں اتنا وقت لگایا کہ یارم کو سچ میں لگا

کہ شاید وہ اسے بتانے والا ہے کہ روح کو کیا ہوا تھا، لیکن

وہاں سے کوئی اشارہ نہ ملنے پر یارم اگلے لمحے رویام کے

کمرے کے دروازے پر جا پہنچا تھا۔اب بالکل وہی ہو رہا تھا

جو رویام چاہتا تھا،اس کا باپ دروازہ کھٹکھٹا رہا تھا اور اس کی

ماں اندر سے دروازہ نہیں کھول رہی تھی۔اب رویام کے

چھوٹے سے ذہن میں یہ چل رہا تھا کہ وہ اپنی ماں کا برتھ

ڈے کیسے منائے گا؟اپنی ماں کو تو اس نے کمرے میں بند

کروادیا تھا،اب اس کی کون مدد کرے گا؟اس کی ماما کا برتھ

ڈے اسپیشل بنانے کے لیے تو اس کی ماما ہی اس کی مدد کرنے والی تھی۔

"اب کیا ہو گا؟" وہ پریشانی سے سوچتا ساتھ ہی ساتھ اپنا ناشتہ ختم کرنے میں مصروف تھا، کیونکہ اس کا باپ بے شک ہر معاملے میں اسے معاف کر دیتا تھا لیکن کھانے کے معاملے میں ہر گز نہیں۔ اگر رویام صبح ناشتہ کرنے میں ذرا بھی مستی کرتا تو وہ ڈنڈا لے کر اس کے سر پر کھڑا ہو جاتا تھا۔

بے شک ابھی تک مار پڑی تو نہیں تھی، لیکن باپ کا ڈر کہیں

نہ کہیں موجود تھا۔

○○○○○○○

"روح یار! دروازہ کھولو تمہاری ناراضگی جائز ہے یار، پلیز

دروازہ کھول دو۔ بے بی! میری جان! اوپن دا ڈور۔ تمہارا

برتھ ڈے ہے، پتہ نہیں میں کیسے بھول گیا!" وہ دروازے

کے ساتھ لگا مسلسل روح کی منتیں کر رہا تھا، جو رویام کے

کمرے کو اندر سے بند کیے بیڈ پر آلتی پالتی مارے بیٹھی تھی۔

اتنا سب کچھ ہونے کے بعد بھی یارم کو یاد نہیں آیا تھا کہ اس

کا برتھ ڈے تھا، اگر اس کا بیٹا نہیں بتاتا تو شاید وہ بالکل یاد

کرنے والا بھی نہیں تھا۔ اسے اور بھی زیادہ غصہ آ رہا تھا،

آخر یارم اس کا برتھ ڈے کیسے بھول سکتا تھا؟

خیر اب بھول گیا تھا تو بھول گیا تھا، کیا ہی ہو سکتا تھا، لیکن وہ

لمبے وقت تک ناراض رہنے کا ارادہ رکھتی تھی۔ رویام نے

کہا تھا، اگر وہ جلدی مان گئی تو رویام روٹھ جائے گا اور وہ اپنے

بیٹے کو ہر گز خود سے روٹھنے نہیں دے سکتی تھی۔ کیونکہ اس

کا پیارا سا بیٹا اس کے لیے پیاری سی برتھ ڈے پارٹی تیار کر

رہا تھا۔ ہاں، لیکن وہ اکیلے کیسے کرے گا؟ سب ارینجمنٹ تو

اسے خود ہی کرنی تھی نا؟ اپنے لیے کیک اس نے خود ہی بنانا

تھا، رویام کی مرضی کے مطابق ہونا تھا سب کچھ۔ اب اس کا

معصوم بچہ خود سے تو کیک بنا نہیں سکتا تھا، لیکن اب اگر وہ

باہر چلی گئی تو یارم کے منانے کے بھی چانسز تھے، کیونکہ

۔اگر وہ باہر جاتی تو یارم اسے منا لیتا

وہ کنفیوز سی بیڈ پر بیٹھی تھی جب کہ باہر سے مسلسل دروازہ

۔کھٹکھٹانے کی آوازیں آرہی تھیں

بے بی! ایک دفعہ میری بات تو سن لو نا، یار پلیز ایک دفعہ"

صرف دروازہ کھولو، مجھے ایکسپلین تو کرنے دو۔ میں کچھ

دنوں سے الٹے سیدھے کاموں میں پھنسا ہوا تھا جس کی وجہ

سے تمہارا برتھ ڈے وقتی طور پر میرے ذہن سے نکل گیا۔

کل پرسوں تک تو یاد تھا مجھے، آج کیسے بھول گیا؟ روح میری

جان! پلیز دروازہ کھول دو نا، دیکھو میں آئندہ کبھی تمہارا

برتھ ڈے نہیں بھولوں گا۔" وہ دروازہ کھٹکھٹاتے مسلسل

بول رہا تھا، جب کہ اب روح کو یارم پر ترس بھی آرہا تھا۔ وہ

بیچارہ اس کے برتھ ڈے کی وجہ سے اچھا خاصا پریشان ہو گیا

تھا، اور ویسے بھی وہ اپنا برتھ ڈے کمرے میں اکیلے تو

سیلیبریٹ نہیں کر سکتی تھی۔اس نے ایک دفعہ اٹھ کر

دروازہ کھولنے کے بارے میں سوچا لیکن اسے اپنے بیٹے کا

۔پھولا ہوا منہ یاد آ گیا تھا

نہیں،رومی ناراض ہو جائے گا۔اف اللہ جی !میں کہاں "

پھنس گئی ہوں،اب بیٹے کو خوش کرنے کے لیے باپ سے

روٹھا رہنا پڑے گا۔لیکن جو بھی ہے،یارم کی غلطی ہے نا،

ایسے کیسے وہ میرا برتھ ڈے بھول گئے۔مجھے یارم سے ہی

ناراض رہنا چاہیے۔ یہ دروازہ نہیں کھلے گا!" وہ واپس بیڈ پر آلتی پالتی مار کر بیٹھتے ہوئے اپنے آپ کو پتھر دل کر رہی تھی۔

○○○○○○○

اپ چاہے تجھ بی تل لیں میلی ماما اپ شے راجی نی ہوں دی میری ماما اپ شے پکی بالی نارج ہو دئی ہے اول میری لو بیے

بی کہتی ہیں کہ وہ شرف لو یام شیپ پیار کرتی ہیں اور وہ شرف

لو یام تی ہے

آپ چاہے کچھ بھی کر لیں، میری ماما آپ سے راضی ")

نہیں ہوں گی۔ میری ماما آپ سے پکی والی ناراض ہو گئی ہیں

اور میری روح بے بی کہتی ہیں کہ وہ صرف رویام سے پیار

کرتی ہیں اور وہ صرف رویام کی ہیں۔ ")رویام نے اسے

جلانے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی تھی۔ وہ ایک ربر بینڈ

کو شونو کی دم کے ساتھ باندھ رہا تھا جو پنک کلر کا تھا۔ شونو کی

دم اس بینڈ کی وجہ سے کافی زیادہ 'حسین' لگ رہی تھی۔ اس

کے مطابق یہ روح کا برتھ ڈے تھا جسے انہوں نے

سیلیبریٹ کرنا تھا۔ وہ شونو کے سر پر بھی ایک برتھ ڈے

ٹوپی سجا چکا تھا، جبکہ خود تو اس نے صبح نہانے کے بعد سے

ٹوپی پہنی ہوئی تھی۔

اوچوزے! میں اپنی بیوی کو منالوں گا، تجھے زیادہ چونچ"

چلانے کی ضرورت نہیں ہے، سمجھا؟ اپنے کام سے مطلب

رکھ!" وہ سالگرہ منانے کے لیے غبارے اور غبارے

پھلانے والی مشین اٹھا کر لایا تھا۔ یعنی کہ وہ روح کی برتھ

ڈے کی تیاری خوب دھوم دھام سے کر رہا تھا۔ آرام سے

سارا سامان صوفے کے سامنے رکھے ٹیبل پر رکھتے ہوئے،

وہ صوفے کے اوپر آلتی پالتی مار کر بیٹھا اب دوبارہ ٹیبل تک

پہنچنے کی کوشش کر رہا تھا۔ جب کہ یارم تھوڑی دیر بعد

دوبارہ کمرے کا دروازہ کھٹکھٹا رہا تھا۔ اس نے رویام کو دیکھا

جو بار بار پہنچنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن پہنچ نہیں پا رہا تھا،

۔ٹیبل تھوڑا اونچا تھا

اسے ٹیبل تک پہنچنے کے لیے واپس صوفے سے نیچے اترنا

پڑنا تھا۔ یارم کے چہرے پر ہلکی شیطانی مسکراہٹ آئی، وہ

۔اس کی مدد ہر گز نہیں کرنے والا تھا

بے بی! پلیز دروازہ کھول دو۔ دیکھو تمہارا بیٹا تمہارے "

برتھ ڈے کی تیاری کر رہا ہے، غبارے پھلا رہا ہے۔" وہ

۔دروازے پر دستک دیتے ہوئے بولا تھا

وہ میرا بیٹا ہے، کچھ نہ کچھ تو کرے گا ہی نا! آپ کی طرح"

تھوڑی ہے جو میرا برتھ ڈے بھول کر بیٹھ جائیں،" اندر

سے تیکھی آواز سنائی دی تھی۔ جس پر یارم نے ایک اور چور

نظر رویام کی طرف ڈالی تھی، جواب پوری طرح سے ٹیبل

کی طرف لٹکتے ہوئے غبارے اور مشین اٹھانے کی کوشش

کر رہا تھا۔

ہاں تمہارا بیٹا کر رہا ہے تمہارے برتھ ڈے کی تیاری،"

لیکن بیچارہ ٹیبل تک پہنچ نہیں پا رہا، آدھے سے زیادہ لٹکا

ہوا ہے، گر بھی سکتا ہے!" یارم نے اسے ڈرانے کی

کوشش کی تھی۔

ممامی نی دروندااپ بیل مت انا

ماما! میں نہیں گروں گا، آپ باہر مت آنا!") رویام نے"(
اونچی آواز میں شور مچایا تھا، جس پر یارم نے اسے گھور کر
دیکھا۔ جب کہ رویام نے ایک نظر اسے دیکھا اور اگلے ہی
لمحے صوفے سے نیچے جمپ کر گیا تھا۔ قالین میں دھنستے اس
کے چھوٹے چھوٹے بوٹ اس بات کے گواہ تھے کہ اتنے
موٹے قالین پر گرنے کے بعد بھی اسے کچھ نہیں ہونا تھا۔
وہ سارے غبارے اور مشین زمین پر پھینکتے ہوئے اب وہیں

بیٹھ گیا تھا۔ اگر صوفے سے ٹیبل تک پہنچنا ممکن نہیں تھا، تو

رویام کو وہاں بیٹھنا ہی نہیں تھا۔ وہ اپنی ماں کے لیے زمین پر

بیٹھ کر بھی غبارے پھلا سکتا تھا۔

ممامی جنین پر بیٹ کر تام تل رہا اوں می باتل شیف ہوں

اپ درواجامت تھولنا چاہے تچھ بھی ہو جائے باباشے را جی

نی ہوناولنہ می اپ شے نالاج ہوداؤں گا

ماما! میں زمین پر بیٹھ کر کام کر رہا ہوں، میں بالکل سیف (" ہوں۔ آپ دروازہ مت کھولنا، چاہے کچھ بھی ہو جائے بابا سے راضی نہیں ہونا، ورنہ میں آپ سے ناراض ہو جاؤں گا!") رویام نے کام کرتے ہوئے اسے دھمکی دی تھی، جس پر روح، جو ایک لمحے کے لیے یہ سوچ کر گھبرا گئی تھی کہ رویام کہیں خود کو چوٹ نہ پہنچا دے، واپس آرام سے بیٹھ گئی۔ اس کا بیٹا بہت سیانا تھا، اسے ٹینشن لینے کی ہرگز

ضرورت نہیں تھی۔ ٹینشن تو اسے لینی چاہیے تھی جو اس کا

۔ بر تھ ڈے بھولا ہوا تھا

تم دروازہ نہیں کھول رہی ہو؟" اسے باہر سے یارم کی آواز"

سنائی دی تھی۔ جب کہ روح کو اب مزہ آنے لگا تھا، تکیہ

۔ پیچھے دیوار کے ساتھ لگاتے ہوئے وہ آرام سے بیٹھ گئی

روح! میں تم سے بول رہا ہوں، تم نہیں کھول رہی"

۔ دروازہ؟" اس نے پھر سے پوچھا تھا

میں آرام کررہی ہوں، مجھے تنگ نہ کریں! آج میرا برتھ"

ڈے ہے، آج میں سارادن آرام کرکے گزاروں گی،" وہ

اسے جواب دیتے ہوئے کمبل خودپر ڈال گئی تھی۔یارم نے

رویام کو دیکھا جو اپنے کام میں ضرورت سے زیادہ ہی

مصروف تھا، پھر اسے یوں ہی کام میں لگے رہنے دیتے

ہوئے وہ باہر لان کی طرف نکل آیا تھا۔

OOOOOOOO

یارم صبح سے اس کے کرتوت دیکھ رہا تھا،اس کا بیٹا ایک جگہ

ٹکنے کا نام نہیں لے رہا تھا۔ کبھی وہ کچن میں جا رہا تھا کبھی باہر

آ رہا تھا۔ یارم کافی حیران تھا اب دروازہ بجانے کے بجائے وہ

اس کے پاس صوفے پر آ کر بیٹھ گیا تھا جبکہ وہ زمین پر بیٹھا

۔اپنے غبارے پھلانے میں مصروف تھا

میں ہیلپ کروں ؟"اس نے سرسری انداز میں پوچھا تو"

رویام نے نگاہیں اٹھا کر اس کی طرف دیکھا تھا پھر اگلے ہی

پل دوسری مشین اٹھا کر اس کے حوالے کرتا اس کے

سامنے بہت سارے بلونزر کھ گیا تھا۔نہ ہاں نہ ناں، سیدھا

سیدھا کام دے دیا تھا۔بیٹا بھی اپنی ماں کے جیسا ہی ہے، وہ

بڑبڑاتے ہوئے وہیں بیٹھا غبارہ پھلانے لگا تھا جبکہ وہ اندازہ

۔لگا رہا تھا کہ رویام کچھ اور بھی پلاننگ کر رہا ہے

مجھے یہ کیوں لگ رہا ہے چوزے کہ تو نے میری روح بے"

بی کے لیے کچھ خاص پلان کیا ہے؟ کہیں تو مجھ سے چھپ

کر کچھ پلان تو نہیں کر رہا اس کے بر تھ ڈے کے لیے

اسپیشل؟ اور یہ غبارے تو کہاں پر لگانے والا ہے؟'' وہ

اچانک ہی اسے دیکھتے ہوئے سوال کرنے لگا، ساتھ ہی ساتھ

کام بھی جاری تھا۔

مدھے اپ تونی بانا تجھ بی لیتن فربی ادراپ مدھے فورش تر

لے ہیں تو می اپ کو بادیتا ہوں می اپی روبے بی توایت

لومینٹٹ ڈنر ڈیٹ پل لے تر دار ااوں

مجھے آپ کو نہیں بتانا کچھ بھی لیکن پھر بھی اگر آپ مجھے")

فورس کر رہے ہیں تو میں بتا دیتا ہوں، میں اپنی روح بے بی

کو ایک رومینٹک ڈنر ڈیٹ پر لے کر جا رہا ہوں،")وہ ایک

انداز سے بولا تھا جبکہ اس کا انداز دیکھ کر یارم کو جھٹکا لگا تھا۔

مطلب وہ اس کی بیوی کو رومینٹک ڈنر ڈیٹ پر لے کر جا رہا

تھا وہ بھی اس کی اجازت کے بغیر۔

بیٹا باپ بننے کی کوشش مت کر، باپ میں ہوں مجھے ہی "

رہنے دے۔روح بے بی کو اگر کوئی رومینٹک ڈیٹ پر لے

کر جائے گا تو وہ یارم کاظمی ہو گا، رو یام کاظمی نہیں اور ویسے

بھی یہ بابا کا کام ہے بیٹے کا نہیں ہے،" اسے گھورتے ہوئے

بتایا تھا۔

میں اپی ماما تو اپنے شات لے کر داؤں دارو بے بی اپ شے

نالاج ہے وہ شرف میلی ہے اج تے لیے کبر دار جواپ نے

ام دونوں می اڈی بننے تی توشش کی میں روبی بی کے لیے

تیک بناؤں دا پھر میں روبے بی کا ٹیک ٹیبل پر شجاؤں دا ان

تے لیے کرشی لداؤں گا اور یہ بلونج بھی کچن میں لگا کر اپنی

ماما کا بڑے شلیبریٹ دروں دا پھر ہم دونوں تیٹ کاٹیں

دے اور بت شارا تھائیں دے

میں اپنی ماما کو اپنے ساتھ لے کر جاؤں گا، روح بے بی")

آپ سے ناراض ہے وہ صرف میری ہے آج کے لیے۔

خبردار جو آپ نے ہم دونوں میں ہڈی بننے کی کوشش کی۔

میں روح بے بی کے لیے کیک بناؤں گا پھر میں روح بے بی

کا کیک ٹیبل پر سجاؤں گا ان کے لیے کرسی لگاؤں گا اور پھر یہ

بلونز بھی وہاں کچن میں لگا کر اپنی ماما کا برتھ ڈے سیلیبریٹ

کروں گا۔ پھر ہم دونوں کیک کاٹیں گے اور بہت سارا

کھائیں گے،") وہ تفصیل سے اسے بتا رہا تھا جبکہ یارم حیران

ہوتا ہاں میں سر ہلا گیا تھا یعنی کہ یہاں بہت کچھ پلاننگ کی جا

رہی تھی اور وہ یہاں بیٹھا صرف اور صرف روح کے دروازہ

کھولنے کا انتظار کر رہا تھا۔

"چوزے مجھے کیوں لگ رہا ہے کہ میری بیوی جو مجھ سے

ناراض ہوئی ہے اس کے پیچھے کہیں نہ کہیں تیرا ہاتھ ہے؟

دیکھ اگر ایسی کوئی بات ہے تو مجھے بتا دے تیرے حق میں

بہتر رہے گا،" اسے اس چوزے پر شک تو پہلے ہی تھا لیکن

اب وہ براہِ راست پوچھ رہا تھا جس پر رویام نے ایک نظر

اسے دیکھا پھر اگنور کرتے ہوئے اپنے غبارے پھلانے لگا۔

"تو چوزے سچ سچ بتا روح کو مجھ سے ناراض رہنے کے لیے تو

نے کہا ہے نا؟ اور یہ دروازہ بھی تو نے ہی بند کیا ہے،" وہ

ایک جھٹکے میں اس کی شرٹ سینے سے پکڑ کر اپنی گود میں

بٹھاتے ہوئے سوال کرنے لگا جس پر رویام نے اسے گھور کر

دیکھا تھا۔ وہ چاہتا ہی نہیں تھا کہ وہ اپنی ماں کے لیے کچھ

۔پلان کرے اس کا سارا فوکس وہ باتوں پہ لگا رہا تھا

ہاں می نے بولا ہے اول بہت اتھا بولا ہے تیوں ہ اپ تو مماتا

بڑے یادنی را یہ اپ تی شجا ہے

ہاں میں نے بولا ہے اور بہت اچھا بولا ہے کیونکہ آپ کو")

مما کا برتھ ڈے یاد نہیں رہا، یہ آپ کی سزا ہے،")وہ

پرسکون انداز میں کہتا اس کی گود سے نیچے جمپ کرتے

ہوئے دوسرا غبارہ پھلانے لگا تھا جبکہ یارم اپنے چوزے کو

دیکھ کر رہ گیا تھا۔اس کا چوزہ ضرورت سے زیادہ ہی تیز ہوتا

جا رہا تھا اور اس کی یہ تیزی بالکل بھی اچھی نہیں تھی

"ویسے تو اپنی روح بے بی کے لیے کیک بنانے والا ہے نا

لیکن تو کیک بنائے گا کیسے ؟ تجھے تو کیک بنانا آتا ہے نہیں بلکہ

تو تو اوون تک پہنچ بھی نہیں سکتا، "یارم نے اچانک ہی اسے

دیکھتے ہوئے اس کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھا تو رویام نے

۔مایوسی سے اس کی طرف دیکھا تھا

می ماماشے بنواؤں دا("میں ماما سے بنواؤں گا،") وہ منہ بنا کر

۔بولا تھا

کیا مطلب؟ توروح سے اس کی برتھ ڈے پر کام کروائے "

گا؟" یارم نے منہ کھول کر ایسے انداز میں حیرت کا اظہار کیا

۔کہ رویام کو بھی احساس ہو گیا کہ وہ غلط کر رہا ہے

مائی ڈیئر چوزہ کیا تجھے یہ نہیں پتہ کہ برتھ ڈے والے دن"

جو برتھ ڈے پرسن ہوتا ہے وہ پرنسز یا پرنس ہوتا ہے اور وہ

کوئی کام نہیں کرتا۔ تم میری بیوی سے کام کروائے گا؟ سو

سیڈ، تو اس کے برتھ ڈے والے دن بھی اسے سکون سے

نہیں بیٹھنے دے گا۔ ویسے بھی چوبیس گھنٹے اس سے کیک

بنواتا رہتا ہے اور برتھ ڈے والے دن بھی وہ بیچاری کیک

بناتی رہے گی،" یارم نے منہ سے عجیب طرح کی آواز

نکالتے ہوئے اظہارِ افسوس کیا تو رویام گہری سوچ میں پڑ گیا

تھا جبکہ اسے اس طرح گہری سوچ میں پڑے دیکھ یارم کو بڑا

مزہ آرہا تھا۔

می تو نی تام تر واؤں گا ماما شے می تو او د تروں گا شب تجھ

میں تو نہیں کام کرواؤں گا ماما سے، میں خود کروں گا سب ")

کچھ،") وہ پریشانی سے اسے دیکھتے ہوئے بولا تو یارم نے سر

سے پاؤں تک اسے دیکھا تھا۔ وہ چھوٹا سا چوزہ بھلا کیا ہی کر

سکتا تھا؟ یارم نے ہلکا سا ڈمپل شو کرتے ہوئے کچن کی

طرف اشارہ کیا تھا۔

جا اپنی چاکلیٹ نکال کر لا ذرا میں دیکھوں تو کیا کیا کر سکتا"

ہے،" وہ اسے دیکھتے ہوئے پیچھے صوفے کے ساتھ ٹیک

لگاتے ہوئے بولا تو رویام بھاگ کر کچن کی طرف گیا تھا۔

لیکن کیبنٹ سے اوپر تک ہاتھ نہیں پہنچ پایا اس نے چاکلیٹ

والی دراز کھولنا چاہی لیکن وہ نہیں کھول پایا تھا وہ کافی اونچی

تھی۔اس نے کرسی کھینچ کر پیچھے کی تھی جو کہ اس کے لیے

کافی مشکل کام تھا۔یارم تیزی سے اٹھتے ہوئے کچن کے

دروازے پر آرکا تھا،ڈر تھا کہ کہیں وہ گر نہ جائے جو بھی تھا

۔وہ اپنے بچے کو کوئی تکلیف نہیں دے سکتا تھا

وہ کرسی کے اوپر چڑھتے ہوئے ایک دفعہ پھر سے اس دراز

تک پہنچنے کی کوشش کرنے لگا لیکن نہیں کر پایا تھا۔انداز ایسا

تھا کہ وہ کسی بھی طریقے سے وہاں پہنچ جائے گا لیکن وہ اپنی

کوشش میں کامیاب نہیں ہوسکا تو یارم خود ہی اس کے پاس

پیچھے آرکا۔ وہ اس انداز میں دراز تک پہنچنے کی کوشش کر رہا

تھا کہ ابھی گر کر اپنا خوبصورت سا چہرہ اپنی ماں کے برتھ

۔ڈے والے دن بگاڑ لیتا کہ یارم نے اسے کیچ کر لیا

دیکھا چوزے تو نہیں پہنچ پایا یہاں تک، چاکلیٹ کے پاس"

نہیں پہنچ پایا تو کیک کیسے بنائے گا؟ میرا مطلب ہے اوون

تک کیسے پہنچے گا؟ تجھے میری مدد کی ضرورت ہے، مان لے

اور ایسا کر کہ تو مجھ سے مدد مانگ بھی لے، "وہ اسے زمین پر

۔اتارتے ہوئے خود کرسی پر آرام سے بیٹھ گیا تھا

ہاں تو تردو مدت ("ہاں تو کردو مدد، ") وہ کندھے اچکا کر

۔بولا تھا جیسے نیکی اور پوچھ پوچھ والا معاملہ ہو

ایسے کیسے مدد کردوں؟ ٹھیک طریقے سے مدد مانگ جیسے "

مدد مانگی جاتی ہے۔تجھے کیا لگتا ہے اس طرح سے تو مدد مانگے

گا تو میں فوراً اسے تیری مدد کرنے لگوں گا؟ بیٹا مدد مانگنے کے

لیے بڑے پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں، تھوڑے ترلے کرنے پڑتے

ہیں۔" وہ آنکھ دبا کر ہنستا آرام سے اسے دیکھنے لگا تھا

اور کسی معاملے میں نہ سہی لیکن اپنی ماں کے معاملے میں

شاید وہ تھوڑی بہت منتیں ترلے بھی کر ہی لیتا اپنے باپ

کے۔

ایسکیو جمی می یالم کا جمی تا بٹا اوں بئی اول انڈل ورلڈ تے دون تا

میں کشی تی منتیں تلے ترتا اتھا تھوڑی دگوں دا اٹھو میلی مدد

تلو

ایکسکیوز می میں یارم کاظمی کا بیٹا ہوں دبئی اور انڈر ورلڈ "(

کے ڈون کا، میں کسی کے منتیں ترلے کرتا اچھا تھوڑی لگوں

گا؟ اٹھو میری مدد کرو!") اس نے منتیں کرنے کے بجائے

اسے حکم دیا تو یارم ایک لمحے کے لیے حیرت سے اسے دیکھنے لگا۔

وہ اسے سمجھانے کی کوشش کرنے ہی والا تھا کہ رویام نے فوراً اپنا ننھا سا ہاتھ اسے دکھایا تھا جیسے وہ بات ہی ختم کر گیا ہو جبکہ وہ حیرانگی سے دیکھتا نہ چاہتے ہوئے بھی اس کی مدد کرنے لگا تھا۔ ویسے تو اسے بھی کچھ خاص کیک بنانا آتا نہیں تھا لیکن اتنے سالوں سے روح کو بناتے دیکھ اسے کچھ نہ کچھ آ

ہی گیا تھا اور وہ دونوں باپ بیٹا مل کر ایک خوبصورت سا

کیک بنانے میں کامیاب بھی ہو چکے تھے۔ کیک بنانے کے

بعد اس نے کچن میں موجود دو سیٹوں پر اچھے سے بلونز

لگائے تھے، ٹیبل سجایا تھا، فلاورز بھی رکھے تھے۔

جبکہ رویام مسلسل اس کا باہر آنا جانا بھی نوٹ کر رہا تھا، وہ بار

بار لان میں کیوں جا رہا تھا وہ نہیں جانتا تھا لیکن یارم اس کی

مدد کر رہا تھا اس کے لیے اتنا ہی کافی تھا۔

یارم سے بہت ساری ہیلپ لینے کے بعد اب اسے سکون

مل گیا تھا جیسا وہ چاہتا تھا بالکل ویسا ہی ہو چکا تھا۔ اپنی ماں کے

لیے وہ سب کچھ کر چکا تھا اب اس کا ارادہ اپنی ماں کے ساتھ

ایک خوبصورت سی فلم دیکھنے کا تھا تا کہ وہ اس کے برتھ

ڈے کو اسپیشل بنا سکے۔

جبکہ یارم صرف انتظار کر رہا تھا کہ روح دروازہ کب تک

کھولتی ہے۔ خیر اس کے برتھ ڈے کا یہ چھوٹا سا پلان تو کافی

خوبصورت لگ رہا تھا، کچن کے فرش پر صرف ایک میز اور

دو کرسیاں تھیں وہ بھی ایک منی چیئر کے ساتھ ایک بڑی

کرسی یعنی کہ ان دونوں کے بیچ میں اس نے یارم کی جگہ

ہرگز نہیں رکھی تھی یہاں تک کہ شونو کا اسٹول بھی وہاں

رکھا گیا تھا لیکن یارم کے لیے کوئی کرسی نہیں تھی وہ بس

افسوس سے اپنے بیٹے کو دیکھ کر رہ گیا یعنی کہ اس کے ماں کی

برتھ ڈے سیلیبریشن میں وہ انوائیٹڈ نہیں تھا حالانکہ سب

کچھ کیا بھی اس نے ہی تھا۔

خیر اس کے لیے روح اب دروازہ کھول دے یہی بہت بڑی

بات تھی وہ اور کسی سیلیبریشن میں انٹرسٹڈ نہیں تھا، روح کا

دن اسپیشل کرنے کے لیے تو وہ کچھ بھی کر سکتا تھا۔ہاں

لیکن آج اس کے بیٹے نے بھی اس کا دن اسپیشل کرنے کے

لیے بہت کچھ کر لیا تھا، اسے ہرگز اندازہ نہیں تھا کہ رویام

اتنا کریٹیو مائنڈ رکھتا ہے۔ کیک کے ساتھ ریڈ روز بھی ہونے

چاہئیں اور فیری لائٹس بھی، یہاں تک کہ روح جب کچن

میں آئے گی تب لائٹ آف کرنے کی ذمہ داری بھی رویام

نے اسی کے کندھوں پر ہی ڈالی تھی۔ اور اب کیک بنانے

کے بعد سارا کچن کلین بھی اس نے اسی سے کروایا تھا کیونکہ

خود تو وہ چھوٹا ڈا تھا، پہنچ ہی نہیں سکتا تھا اوپر تک سو سب

کچھ یارم کو ہی کرنا پڑا تھا۔

جبکہ تھوڑی دیر پہلے دروازے پر کوئی ڈیلوری بوائے آیا تھا

کوئی آرڈر لے کر جو رویام نے ریسیو کیا تھا ساتھ ہی ساتھ

جھانک بھی لیا تھا کہ بیچ میں کیا ہے وہ روح کا کوئی ان لائن

ڈریس تھا شاید اس کی ماں نے منگوایا ہو گا۔ وہ جب سے

یہاں آئی تھی تب سے ان لائن ڈریسز ہی منگواتی تھی۔ اور

سب سے مزے کی بات یہ تھی کہ اس کا کلر ریڈ تھا اس نے

وہی فیصلہ کر لیا تھا کہ اس کی ماما آج ڈنر ڈیٹ پر یہی والا

ڈریس پہنے گی۔

اور اب ایک دفعہ پھر سے یارم روح کے دروازے پر آرہا تھا

کہ کسی طریقے سے اس کا دروازہ کھول سکے۔اس نے ہلکا سا

دروازہ تھوڑی دیر پہلے بھی بجایا تھا لیکن روح نے کسی طرح

کارسپانس نہ دیا تو اس نے دروازے میں موجود چھوٹے سے

ہول سے اندر کی طرف جھانکا تھا اور وہ سمجھ گیا تھا کہ روح

سو چکی ہے۔اس نے خود ہی روح کو دوبارہ ڈسٹرب نہیں کیا

۔ تھا لیکن اب بہت وقت ہو چکا تھا

ooooooo

روح یار بہت ہو گیا اب دروازہ کھولو، صبح سے شام ہونے "

کو آئی ہے،" یارم اس کے دروازے پر دستک دیتے ہوئے

کہنے لگا تھا۔روح اس سے اتنی زیادہ ناراض ہو گئی تھی کہ

دروازہ ہی نہیں کھول رہی تھی۔ تقریباً چار پانچ گھنٹے سے وہ

کمرے میں بند تھی اور یارم کو اس کی ناراضگی برداشت کرنا

اب مشکل ہو رہا تھا۔

جبکہ مسلسل دروازے پہ ہوتی دستک نے روح کو آنکھیں

کھولنے پر مجبور کر دیا تھا، کتنی دیر سے وہ یہاں سوئی پڑی تھی

اسے ہوش تک نہیں تھا وہ دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے

اپنے دماغ میں جیسے سب کچھ پھر سے تازہ کرنے لگی تھی۔ وہ

اتنی دیر تک سوئی تھی وہ خود بھی حیرت سے سوچنے لگی تھی

جبکہ باہر اس کے مسلسل دروازہ کھٹکھٹانے پر جب اس نے

دروازہ نہیں کھولا تو رویام ہیرو بن کر بیچ میں کودتے ہوئے

دروازے پر اپنے ہاتھ مارنے لگا۔

میلی روبی بی درواجا تھولو لو یام تواپ کو ہگی ترنی اے اور کشی

بی ترنی ہے

میری روح بے بی دروازہ کھول لو۔رویام کو آپ کو ہگی")

کرنی ہے اور کسی بھی کرنی ہے،")وہ دروازے پر دستک

دیتے ہوئے بولا تھا۔

جبکہ روح اس کی آواز سنتی تیزی سے بیڈ سے اٹھی تھی،اس

نے دروازہ کھولتے ہوئے رویام کو آہستہ سے اپنی باہوں

میں اٹھایا اور ایک دفعہ پھر سے یارم کے منہ پر دروازہ بند کر

دیا۔

وہ نیند میں ضرور تھی کوئی یہ تھوڑی نہ بھولی تھی کہ اسے یاد

نہیں ہوگا کہ یارم نے اس کے ساتھ کیا کیا تھا۔یارم اس کا

برتھ ڈے بھولا تھا اور یہ بات عام نہیں تھی،اس نے یہ

بات یارم کو سمجھانی تھی اور اپنے بیٹے کو ثابت کرنا تھا کہ وہ

اس کے باپ سے روٹھی رہ سکتی ہے، جس پر رویام خوش ہو

گیا تھا۔

ویلی گڈ مما بابا شے ایشے ہی ناراج رنہ ہے بالتل بی بات نی

ترنی ادراپ بابا شے اشانی شے راجی ہودئی ناتومیں اپ

شے پکا بالا کٹی اوداؤں دامیں اپ سے بات نی رروں دا

ویری گڈ ماما! بابا سے ایسے ہی ناراض رہنا بالکل بھی بات ")

مت کرنا بابا سے۔ اگر آپ بابا سے آسانی سے راضی ہو

گئیں ناتومیں آپ سے پکا والا کٹی ہوجاؤں گا میں بات نہیں

کروں گا،") اس نے دھمکی دی تھی جس پر روح نے فوراً

۔ہاں میں سر ہلاتے اس کا ماتھا چوما تھا

ڈونٹ وری رومی میں بابا سے بالکل بات نہیں کروں گی"

جب تک بابا کو احساس نہیں ہو جاتا کہ وہ کیا بھولے ہیں۔ مما

کا برتھ ڈے کوئی عام چیز تھوڑی ہے جو بابا ایسے ہی بھول

جائیں گے، ہم بابا سے خوب بدلے لیں گے،" وہ اس کے

ساتھ اپنے پلان کو کامیابی سے سرانجام دیتے ہوئے اسے

خوش کر رہی تھی ۔

یش ماما چاہے تجھ بی ہو دائے ہم نے بابا کو ایجلی معاف نی کرنا

تلواب ہم اپ کی فیولت فلم دیتھتے ہیں اپ کا بر تڈے

شپیشل باتے ہیں بابا کو بائی لینے دو ("یس ماما چاہے پچھ بھی ہو

جائے ہم نے بابا کو ایزیلی معاف نہیں کرنا۔ چلواب ہم آپ

کی فیورٹ فلم دیکھتے ہیں آپ کا برتھ ڈے اسپیشل بنانے کے

لیے، بابا کو باہر ہی رہنے دو،") وہ خوشی سے چہکتے ہوئے بولا

تھا۔ حالانکہ یارم نے اس کی کتنی ساری مدد کی تھی لیکن اس

وقت وہ احسان فروش بنا ہوا تھا۔ بے شک یارم نے اس کی

بہت مدد کی تھی لیکن رویام کو یہ ثابت بھی تو کرنا تھا کہ

۔ چاہے کچھ بھی ہو جائے روح بے بی صرف اس کی ہیں

آؤ میری فیورٹ فلم یعنی کہ ہم جنگل بک دیکھیں گے،" وہ"

خوشی سے چہکتے ہوئے بولی تھی۔ انداز بالکل ویسا ہی تھا جیسے

رویام کو چاہیے تھا جس پر رویام نے فوراً ہاں میں سر ہلایا تھا۔

بے شک وہ جنگل بک فلم روح کی نہیں بلکہ رویام کی اپنی

فیورٹ تھی۔ وہ فوراً ہی بھاگ کر ٹی وی کا ریموٹ اٹھا کر اس

کے پاس لایا تھا جس پر روح نے اسے اپنی گود میں بٹھاتے

ہوئے اس کی فیورٹ فلم لگائی تھی۔

مماام یہ مووی ایشے دیتھیں دے جیسے ام نے پلے نی دیھی

ٹیک ہے

ماما ہم یہ مووی ایسے دیکھیں گے جیسے ہم نے پہلے نہیں "(دیکھی ٹھیک ہے؟")وہ اسے فلم کا رول بتاتے ہوئے بولا تو روح نے فوراً ہاں میں سر ہلایا تھا۔ جبکہ جیسے ہی فلم میں پہلا سین شروع ہوا تھا روح نے فوراً اپنے لبوں پر ہاتھ رکھ کر ڈرتے ہوئے رویام کے پیچھے چھپنے کی ایکٹنگ کی تھی۔

اواوماماڈرنے تی جرورت نی ہے اپ تا بادر بیتااپ دے پاش

بیٹاہوا ہے اپ تو تجھ نی ہو داوہ بف ٹی وی تے انڈل ہے بال

نہیں اشتکااپ بالتل مت ڈلومیں اوں نا

اوہوماماڈرنے کی ضرورت نہیں ہے آپ کا بہادر بیٹا آپ ")

کے پاس بیٹھا ہوا ہے، آپ کو کچھ نہیں ہوگا۔ وہ ولف ٹی وی

کے اندر رہے باہر نہیں آسکتا۔ آپ بالکل بھی مت ڈرو میں

ہوں نا، ") وہ روح کو سمجھاتے ہوئے بولا تھا جس پر روح

اپنے بیٹے کا سہارا پاتے ہوئے فوراً شیر بنتی اس کے گرد اپنا

حصار بنا گئی تھی۔

""""شکر ہے میرا بیٹا میرے پاس ہے ورنہ میں تو ڈر گئی تھی،

روح نے اسے دیکھتے ہوئے کہا تو رویام نے آہستہ سے اس

کے چہرے پر ہلکی سی تھپکی دی تھی جیسے اس کا ڈر کم کرنا

چاہتا ہو۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ دونوں ماں بیٹا ایسے فلم دیکھنے میں مصروف ہوئے تھے کہ باہر کی کسی چیز کا ان دونوں کو ہوش ہی نہیں رہا تھا۔ یارم کیا کر رہا تھا اندازہ نہیں تھا، باہر سے یارم کی ہلکی ہلکی گفتگو کی آواز آ رہی تھی اور ساتھ میں شونو کے ہلکے ہلکے بھونکنے کی بھی، مطلب صاف تھا کہ وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ مصروف ہو چکے تھے۔ ویسے تو روyam اپنی ڈیٹ کی خود فل تیاری کر کے آیا تھا

لیکن پھر بھی اسے یہ جاننے میں بھی خوب دلچسپی تھی کہ

باہر کیا ہو رہا ہے کہیں اس کا باپ اس کی ماں کے لیے کچھ

پلان نہ کر دے۔ ویسے تو وہ کچھ بھی پلان نہیں کر رہا تھا سارا

دن تو باہر لان میں گھومتا رہا تھا۔ اس کی تھوڑی بہت ہیلپ

کی تھی لیکن اس کی ماں کے لیے وہ اسپیشل کچھ نہیں کر رہا تھا

اس بات کا رو یام کو یقین تھا۔ حالانکہ وہ تو بہت کچھ اسپیشل

کر کے آیا تھا اور فلم کے بعد وہ اپنی روح بے بی کو اپنے ساتھ

ڈیٹ پر لے کر جانے والا تھا جس کے بارے میں وہ فی الحال روح کو کچھ بھی نہیں بتانے والا تھا۔ہاں لیکن کمرے کے اندر آنے سے پہلے اس نے وہ بیگ اٹھا لیا تھا جو یارم نے اسے دیا تھا روح کی ڈریس کا۔ویسے تو وہ نہیں جانتا تھا کہ اس میں کون سی ڈریس ہے لیکن اس نے ریڈ کلر دیکھ لیا تھا اور ریڈ کلر میں تو اس کی مما بہت خوبصورت لگتی تھی۔

○○○○○○

تلوماماپ دلدی شے یہ بالاڈریش پین ترلیڈی ہو جاؤتب

تک می بی جاترلیڈی ہوتااوں فرام اپ کا بر تھ ڈے تیت

کائیں دے اور اپ کا بر تھ ڈے شلیبیٹ ٹیلں دے

چلوماما! آپ جلدی سے یہ والاڈریس پہن کر ریڈی ہو")

جاؤ، تب تک میں بھی جاکر ریڈی ہوتا ہوں پھر ہم آپ کا

بر تھ ڈے کیک کاٹیں گے اور آپ کا بر تھ ڈے

سیلیبریٹ کریں گے،")رویام بیڈ سے نیچے اترتے ہوئے

اس سے کہنے لگا تھا۔ جبکہ جیسے ہی فلم ختم ہوئی، روح پوری

۔ طرح اس کی طرف متوجہ ہو گئی تھی

ٹھیک ہے، لیکن یہ ڈریس کہاں سے آیا؟"اس نے ڈریس"

نکال کر چیک کرتے ہوئے اس سے پوچھا تھا۔ اس میں ایک

بہت خوبصورت گاؤن تھا اور ساتھ میں میچنگ اسکارف

تھا۔ یہاں آکر وہ بہت کم اسکارف لیتی تھی کیونکہ یہاں پر

کسی کے آنے جانے کا کوئی سسٹم ہی نہیں تھا، تو اسے کسی

سے پردہ وغیرہ کرنے کی ضرورت بھی نہیں تھی۔

یہ ڈریش اپ نے ارڈل دیااوداشبہ ڈیلوری بالے انتل دے

تردیتے جواش دن اپ تے ڈریش لے ترائے تے

یہ ڈریس آپ نے آرڈر کیا ہو گا، سپر ڈیلوری والے انکل")

دے کر گئے تھے جو اس دن آپ کے ڈریسز لے کر آئے

تھے، ")وہ یاد کرتے ہوئے اسے بتانے لگا تو روح نے

حیرت سے اسے دیکھا تھا۔اس نے تو کوئی ڈریس آرڈر نہیں

کی تھی، شاید یارم نے کی ہو گی۔ڈریس کافی خوبصورت تھی

اوراس کی مرضی کے بھی مطابق تھی؛فل سلیوز، فل گاؤن

۔پرنسس لک، جو اسے کافی پسند آیا تھا

داؤداؤدلدی شے لیڈی ہو جاؤمی بی لیڈی ہو تراتااوں

جاؤ جاؤ جلدی سے ریڈی ہو جاؤ، میں بھی ریڈی ہو کر آتا")

ہوں،")وہ کہتے ہوئے باہر کی طرف جاتے ہوئے دروازہ

کھول کر باہر نکلا تو اسے یارم کہیں بھی نظر نہیں آیا تھا۔ جبکہ

اسے کہیں نہ پا کر وہ فوراً کمرے کی طرف جاتے ہوئے وہاں

سے اپنے لیے تھری پیس سوٹ نکالنے لگا تھا۔ یہاں تک کہ

اس نے سوٹ کے ساتھ آج ریڈ کلر کی ٹائی پہننے کا بھی ارادہ

کر لیا تھا، آخر وہ اپنی ماما کا ڈریم بوائے بننے جا رہا تھا، کوئی مذاق

تھوڑی تھی !

اسے ہر طرح سے خود کو یارم سے بہتر ثابت کرنا تھا سو وہ

جلدی جلدی اپنی تیاری مکمل کرنے لگا تھا۔ جبکہ یارم کہاں

تھا اور کیا کر رہا تھا، اسے بالکل بھی اس کا اندازہ نہیں تھا۔

اسے تیار ہونے میں کافی مشقت اٹھانی پڑی تھی لیکن تیار ہو

کر وہ بہت ہینڈ سم لگ رہا تھا۔ شیشے کے سامنے آ کر کھڑے

ہوتے ہوئے اس نے اپنے بالوں کو بالکل یارم کے اسٹائل

میں سیٹ کیا تھا اور پھر ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ اس نے

ٹیبل پر پڑے گلاب کے پھولوں میں سے ایک پھول نکالا

تھا۔ یہ پھول اس کا باپ لے کر آیا تھا، اس بات کا اندازہ

اسے تھا۔

شاید یہ گلدستہ اس کی ماں کو دے کر اس کا منانے کا ارادہ

ہو گا، لیکن آج تو اس کی ماں اپنے ہینڈسم سے بیٹے کے ساتھ

ڈیٹ پر جانے والی تھی۔ آج تو رویام نے اسے چاروں

شانے چت کر دیا تھا، آج تو ممکن ہی نہیں تھا کہ وہ اس کی

کوئی بات مان لے، آج تو وہ صرف اور صرف اپنے بیٹے کی

ساری باتیں ماننے والی تھی۔ وہ خوشی سے چہکتا ہوا باہر کی

طرف آگیا تھا جہاں اسے دروازے کے پاس بالکل اپنے

جیسا سیم ٹو سیم ڈریس پہنے، دیوار سے ٹیک لگائے کھڑے

دیکھا تھا۔ اس کے ہاتھ میں اس کا جیکٹ تھا جبکہ کپڑے اس

نے تقریباً اس کے ساتھ میچنگ ہی پہن رکھے تھے، یہاں

تک کہ اس کے پیروں کے قریب بیٹھا شونو بھی آج وائٹ

شرٹ کے اوپر اٹیچ جیکٹ پہنے ہوئے تھا، اس کہ گلے میں

چھوٹی سی ٹائی بھی تھی۔

رویام کو ایک لمحے کے لیے حیرت ہوئی، اس کے باپ نے

اس کے ساتھ میچنگ ڈریس کیوں پہنی تھی؟ کہیں وہ اس کی

ساری پلاننگ کا کریڈٹ خود تو نہیں لینے والا تھا؟

اور ہینڈسم کدھر جارہا ہے؟" یارم نے اوپر سے نیچے تک"

اس کا اسٹائل دیکھا تھا۔ آج اس نے نیچے جو گرز نہیں بلکہ

ہائی بزنس کلاس بوٹس پہنے ہوئے تھے، جو اسے ایک کیوٹ

بوائے نہیں بلکہ ایک بہت ہی ہینڈسم چوزہ بنا رہے تھے۔

یارم کو اپنے چوزے پر اس لمحے بڑا پیار آیا تھا، لیکن جس

طرح وہ اسے دیکھ رہا تھا وہ سمجھ گیا کہ رو یام کو اس کا لک

ہرگز پسند نہیں آیا۔

می اپی ماما تو بال لانے جالا ہوں اممّا کے بر تھ ڈے تا تیت

کت ترنا ہے اور اپ ہماری بر تھ ڈے پاٹی میں انوائٹ نی ہو

میں اپنی ماما کو باہر لانے جارہا ہوں، ہم نے مما کے برتھ")

ڈے کا کیک کٹ کرنا ہے۔ اور آپ ہماری برتھ ڈے پارٹی

میں انوائٹڈ نہیں ہو،")اس نے منہ بنا کر بولا تھا۔ جبکہ یارم

نے ہونٹوں کو ذرا مایوس سی شکل دی تھی پھر اس کی طرف

قدم بڑھاتے ہوئے اس کے پاس آتا، اگلے ہی لمحے اسے اٹھا

کر ہوا میں اچھال چکا تھا۔

میں تیری برتھ ڈے پارٹی پر انوائٹ نہیں ہوں، ڈیٹس"

اوکے ! لیکن تو انوائٹڈ ہے۔اپنی ماں کے ساتھ برتھ ڈے

سیلیبریٹ کرنے کے بعد باہر آجانا،" وہ زور سے اس کا گال

چومتے ہوئے اسے روح کے کمرے کے دروازے تک لاتا

خود باہر نکل گیا تھا۔ جبکہ رویام نے حیرت سے اسے دیکھا

تھا۔اس کا باپ باہر لان میں کچھ کر رہا تھا یہ تو وہ جانتا تھا،

لیکن وہ پارٹی کروانے والا تھا یہ تو اچھی بات تھی۔ ویسے بھی

اس نے ڈنر میں تو کچھ بنایا ہی نہیں تھا، صرف کیک ہی کٹ

کرنا تھا اور روح تو زیادہ کیک کھاتی بھی نہیں تھی تو یہ ایک

اچھا سائن تھا، اس کی ماں اپنے برتھ ڈے پر بھوکی نہیں

رہنے والی تھی۔

لیکن وہ اس کے ساتھ کیک کاٹنے والی تھی، وہ خوشی سے

ناچتا ہوا روح کے کمرے میں آیا۔ وہ ابھی تک تیار ہو کر باہر

نہیں نکلی تھی، آرام سے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے اس کے آنے کا

انتظار کرنے لگا جبکہ اندر ہی اندر یہ تجسس بھی جاگ رہا تھا کہ

آخر یارم نے روح کے لیے کیا کیا ہو گا۔اور جو بھی کیا ہو گا

کیا وہ اس سے زیادہ بہتر ہو گا؟ ہر گز نہیں! رویام نے بیسٹ

کیا ہے، وہ خود بھی جانتا تھا حالانکہ سب کچھ کیا تو یہاں بھی

یارم نے ہی تھا۔

○○○○○○○○○

باؤ ماما یو ار لٹنڈ شو بیوٹی پھل

واؤ ماما! یو آر لوکنگ سو بیوٹی فل!)" وہ جیسے ہی واش روم"(

سے باہر نکلی تھی، رویام نے اسے بیڈ پر بیٹھے ہوئے دیکھا تھا۔

پہلے تو اپنے بیٹے کو دیکھ کر وہ نہال ہوئی تھی، جبکہ اس کے

بولنے پر وہ کھلکھلاتے ہوئے اس کے پاس آتی اسے اپنی

۔باہوں میں بھر کر گول گول گھما چکی تھی

نہیں! میرا بیٹا زیادہ پیارا لگ رہا ہے،"اس کے دونوں"

گالوں کو باری باری چومتی اسے بہت پیار سے ہگ کرتے

ہوئے اپنے ساتھ لگا چکی تھی۔ جبکہ رویام بھی اس کے ہگ

کو خوب انجوائے کرتے ہوئے اس کے گالوں پر باری باری

پیار کرتا پیچھے اترا تھا، پھر اپنا ہاتھ ایک اسٹائل سے اس کے

سامنے پھیلایا تھا جسے روح نے فوراً ہی تھاما۔ وہ اسے لیے باہر

کی طرف آنے لگا تو روح کسی پرنسس کی طرح اس کے

پیچھے پیچھے قدم اٹھاتی باہر آئی تھی۔

مماپ دا برتڈ سپیشل بانے تے لیے اپ تے بیٹے نے بہت منت تی ہے ویشے تو لی شی ہیلپ بابا نے بی تی ہے لیتن جیادہ نی ان تو ہم ترڈٹ نی دے دے

ماما! آپ کا برتھ ڈے اسپیشل بنانے کے لیے آپ کے "(بیٹے نے بہت محنت کی ہے، ویسے تھوڑی بہت ہیلپ بابا نے بھی کی ہے لیکن زیادہ نہیں، ان کو ہم کریڈٹ نہیں دیں گے،")وہ اس کا ہاتھ تھامے اسے باہر لاتے ہوئے بتا رہا تھا

جبکہ روح اس کی باتوں پر مسکراتے ہوئے باہر آئی تھی جب

پہلی ہی نظر لان کی طرف کھڑے یارم پر پڑی تھی۔اسے لگا

۔شاید وہ کسی سے بات کر رہا ہے

باہر کون ہے؟"اس نے رویام سے پوچھا تھا جس پر رویام"

۔نے فوراً کندھے اچکا دیے

شاید بابا بی اپ تو توئی گفت دینا چاتے ہی اشی لیے تو شر پرائج

پلان ترلے ہیں شبہ شے بال ہیں می دو دفعہ جانے لدا تا بابا

نے بال نی دانے دیا شاید وہ تجھ شکر ٹلی تالے ہے لیتن میلا

والا پلان جیادہ پالا ہے جلدی اؤ ہم نے یت بی کٹ ترنا

ہے

شاید بابا بھی آپ کو کوئی گفٹ دینا چاہتے ہیں اسی لیے")

کوئی سرپرائز پلان کر رہے ہیں۔ صبح سے ہی باہر ہیں، میں دو

دفعہ جانے لگا تھا بابا نے باہر جانے نہیں دیا، شاید وہ کچھ

سیکر ٹلی کر رہے ہیں لیکن میرا اوالا پلان زیادہ پیارا ہے،

("۔جلدی آؤ ہم نے کیک بھی کٹ کرنا ہے

وہ خوشی سے اس کا بازو کھینچتے ہوئے بولا تو روح باہر جانے کی

بجائے اسی کے ساتھ کچن کی طرف آئی تھی۔کچن کے

دروازے پر رک کر رویام نے اس سے پیچھے رکنے کے لیے

۔کہا تھا

میں آپ کی آئیز کیسے کلوز کروں؟" وہ پریشانی سے پوچھنے "

لگا تو روح نے فوراً ہی اسے نیچے سے اٹھا کر سامنے ٹیبل پر

چڑھایا تھا اور پھر اپنی پیٹھ اس کی طرف موڑتے ہوئے اسے

اپنے کندھے پر سوار کرنے لگی۔

اب آپ میری آئیز پر اپنے ہاتھ رکھ لو، مجھے کچھ بھی نظر "

نہیں آئے گا،" وہ اس کے ہاتھ اپنی آنکھوں پر رکھتے ہوئے

کچن کی طرف جانے لگی تھی، حالانکہ اسے نظر سب کچھ ہی

آرہا تھا کیونکہ رویام کے ہاتھ اس کی آنکھوں سے زیادہ

گالوں پر تھے پر رویام پیچھے تھا تو اسے کون سا پتہ چلنا تھا کہ

روح چیٹنگ کر رہی ہے۔

ابی اپ اپنی انتھیں مت تھولنا

ابھی آپ اپنی آنکھیں مت کھولنا،") وہ کچن کی طرف")

آتے ہوئے اسے بتا بھی رہا تھا جبکہ روح 'نو چیٹنگ' کہتی

کچن کے دروازے پر آکر رک گئی تھی۔

اوتے مامابی لیڈی،اب می اپ ٹی ایئج پل شے ہات اٹالااوں فر

۔ اپ شر پرائج اوہودائیں گی

اوکے ماما!بی ریڈی،اب میں آپ کی آئیز پر سے اپنے ")

ہاتھ ہٹاؤں گا پھر آپ سرپرائز ہو جائیں گی،")وہ اس کے

کان میں سرگوشی کرتے ہوئے بولا تو روح نے فوراًہاں میں

سر ہلا یا تھا۔ وہ تو سرپرائز ہونے کے لیے تیار بیٹھی تھی، اسے

۔رویام کے انداز میں اسے سرپرائز ہو کر دکھانا تھا

"ہاں ہاں رومی ! میں سرپرائز ہونے کے لیے بالکل ریڈی

ہوں، آپ جلدی سے میری آنکھوں سے ہاتھ ہٹاؤنا، میں

دیکھوں آپ نے میرے لیے کیا کیا ہے،" وہ خوشی اور

ایکسائیٹمنٹ دکھاتے ہوئے بولی تھی، حالانکہ سامنے ٹیبل پر

رکھا ریڈ کلر کا ویلوٹ کیک اسے نظر آرہا تھا، ساتھ میں

گلاب کے خوبصورت پھول بھی تھے جن کی پتیاں بھی ٹیبل پر بکھرائی گئی تھیں۔رویام اتنا نہیں سوچ سکتا تھا وہ جانتی تھی۔

لیکن وہ ہر ایک چیز اپنے شوہر کو اپنے بیٹے کا کریڈٹ نہیں دینے والی تھی۔ٹیبل پر ریڈ کلر کا جالی دار کپڑا بھی بچھایا گیا تھا جس کے کونوں پر کوئی ٹسل وغیرہ لٹکائے گئے تھے جو کہ بہت خوبصورت لگ رہے تھے، یہاں تک کہ رویام کی اور

اس کی چیئر کے پیچھے ریڈ کلر کے ربن بھی باندھے گئے

تھے۔

یہ سب کچھ اس کا شوہر ہی کر سکتا تھا لیکن اس وقت تو یہ

سب کچھ اس کے بیٹے نے اس کے لیے کیا تھا، اگر اس کی

کسی نے ہیلپ کی تھی تو اس چیز سے روح کو کوئی مطلب

نہیں ہونا چاہیے۔ وہ تو اس وقت صرف رویام کا انتظار کر

رہی تھی کہ کب وہ اس کی آنکھوں سے ہاتھ ہٹائے گا۔ اور

رویام نے آہستہ آہستہ اس کی آنکھوں کے اوپر سے اپنے

ہاتھ ہٹاتے ہوئے اسے سامنے کا منظر دکھایا تھا جس پر وہ

خوشی سے چہکتے ہوئے اگلے ہی لمحے رویام کو احتیاط سے پیچھے

سے آگے کی طرف اپنی گود میں لاتی اسے زور سے ہگ کر

چکی تھی۔

"ہیپی برتھ ڈے ٹو یو، ہیپی برتھ ڈے ٹو یو، ہیپی برتھ ڈے

ڈیئر ماما، ہیپی برتھ ڈے ٹو یو!" وہ اس کے دونوں گال

چومتے ہوئے گنگنا رہا تھا جبکہ روح خوشی سے اسے اپنے سینے

سے لگائے گول گول گھما رہی تھی۔اس کے بیٹے نے تو سچ

۔مچ میں آج اس کو سرپرائز کر دیا تھا

یارم کتنی ہی کوشش کیوں نہ کر دے، لیکن اس کے بیٹے

سے زیادہ اچھا برتھ ڈے سرپرائز وہ ہرگز پلان نہیں کر سکتا

تھا۔اس کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی،اس کا بیٹا اتنا بڑا ہو گیا تھا

کہ اس کے لیے ڈنر ڈیٹس پلان کر رہا تھا۔اسے خود سے الگ

کرتے ہوئے اس کی کرسی پر بٹھانے لگی تھی لیکن یہاں پر

صرف دو کرسیاں اور ایک ڈیسک تھا۔ ڈیسک پر بیٹھے شونو

نے اس کا دھیان اپنی طرف دلایا تو وہ خوشی سے اس کی ٹوپی

۔ کو ٹچ کرتی کرسی پر آکر بیٹھ گئی تھی

"چلو برتھ ڈے پرنسز! اب آپ کیک کٹ کرو، میں اور

"۔ شونو سنگنگ کریں گے

رویام نے ایک دفعہ پھر سے اس کا دھیان کیک کی طرف

دلاتے ہوئے بولا تو روح نے فوراً ہاں میں سر ہلاتے ہوئے

چھری اٹھائی تھی، جس کے ساتھ ہی جہاں شونو ہلکی ہلکی

آواز میں بھونک رہا تھا وہیں رویام باقاعدہ برتھ ڈے

۔سونگ گاتے ہوئے اپنی کرسی پر چڑھا ہلکا ہلکا موو ہو رہا تھا

روح نے کیک کاٹتے ہوئے پہلے اس کا پیس رویام کو کھلایا تھا

۔اور پھر شونو کو، جبکہ رویام ٹیبل پر چڑھا اسے کھلانے لگا تھا

بہت مزے کا کیک ہے، کس نے بنایا ہے؟"اس نے"

رویام کو دیکھتے ہوئے پوچھا، حالانکہ جواب اسے خود بھی پتہ

تھا لیکن پھر بھی اس نے رویام سے پوچھا تھا۔

بابا نے بابا اے لیتن می نے بی ایلپ تی ہے اول توئی بانی شتکاتا

نہ تو مجبولی می ان شے تولی شی ہیلپ لی تی ویشے می لینے بالانی تا

لیکن می وہاں اوپر پہنچ نہیں پالا تھا میلی ہائٹ شوتی ہے ابھی

میں شوٹا بچہ ہوں۔

بابا نے بنایا ہے لیکن میں نے بھی ہیلپ کی ہے !اور کوئی ")

بنا نہیں سکتا تھا نہ تو مجبوری میں ان سے تھوڑی سی ہیلپ

لے لی، ویسے میں لینے والا نہیں تھا لیکن میں وہاں اوپر پہنچ

ہی نہیں پا رہا تھا، میری ہائٹ چھوٹی ہے نا، ابھی میں چھوٹا بچہ

ہوں۔")

وہ اسے اپنا مسئلہ بتاتے ہوئے بولا تو روح کھلکھلا کر ہنسی

تھی، اس کا چھوٹا سا بچہ بڑا ہو رہا تھا۔

کوئی بات نہیں، تھوڑی بہت تو ہیلپ لے ہی سکتے ہیں "

نا،" وہ اس کے گرد اپنا حصار بناتے ہوئے اسے اپنے سینے

سے لگاتی ہوئی بولی تھی جب اسے باہر سے زیادہ آوازیں آنا

شروع ہوئی۔ ایک لمحہ لگا تھا اسے آوازوں کو پہچاننے میں۔

لگتا ہے باہر بہت سارے لوگ ہیں ماما!" اس نے حیرانگی"

سے روح کو دیکھتے ہوئے کہا تھا جس پر روح بھی حیران ہوتی

رویام کو اٹھا کر باہر کی طرف چلنے لگی تھی۔ آج اس کی

ڈریس کے ساتھ اسپیشل حجاب تھا، وہ وہیں سے سمجھ گئی تھی

کہ کچھ نہ کچھ تو گڑبڑ ہے۔

ڈریس اس نے خود اپنے لیے آرڈر نہیں کی تھی اور رویام

خود سے کچھ آرڈر کر نہیں سکتا تھا تو یقیناً یہ ڈریس اس کے

لیے یارم نے ہی آرڈر کی تھی۔ اور اس کے ساتھ حجاب کا

مطلب یہی تھا کہ گھر پہ کوئی آنے والا تھا ورنہ وہ جب سے

یہاں آئی تھی گھر میں حجاب لینا تقریباً چھوڑ چکی تھی۔

چلو رومی! باہر چل کر دیکھتے ہیں کہ باہر کون آیا ہے اور" آواز کس کی آرہی ہے،" ویسے تو وہ آواز پہچان چکی تھی لیکن پھر بھی اسے جاننا تھا کہ آخر باہر کون ہے اور اس کا شک درست ہے یا نہیں۔ اگر اس کا شک درست ہوا تو یہ اس کے لیے سب سے حسین ترین تحفہ ہونے والا تھا، اس میں کوئی شک نہیں تھا۔

○○○○○○○○

اس نے باہر قدم رکھا تو سب سے پہلے اس کی نظر خضر پر پڑی تھی۔ وہ تیز قدم اٹھاتی اس کے پاس آتی اس کی کھلی باہوں میں سماگئی تھی۔ خضر نے اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے اس کا ماتھا چوما اور اسے برتھ ڈے وش کرنے لگا تھا جبکہ ساتھ ہی لیلیٰ بھی بلو کلر کے کمپلیٹ گاؤن میں کھڑی تھی۔ خضر سے ملنے کے بعد وہ لیلیٰ سے ملی تھی؛ معصومہ،

درک، پری شارف ہر کوئی وہاں موجود تھا۔ لیلیٰ سے الگ

ہوتے ہوئے وہ درک کے سینے سے لگی تھی۔

اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ وہ سب لوگ اس کے برتھ ڈے

پر اس کے پاس آ گئے تھے۔ وہ بے یقینی سے ان سب کو دیکھ

رہی تھی جبکہ باہر کا تو منظر ہی الگ تھا۔ اس لان میں اس

وقت ہر جگہ پھول ہی پھول تھے، اتنا ہی نہیں، خوبصورت

فیری لائٹس کے ساتھ اس جگہ کو سجایا گیا تھا۔ باہر وائٹ کلر

کے صوفے لگے ہوئے تھے جن کے سینٹر میں آگ جل

رہی تھی،ایک مکمل ماحول بنا ہوا تھا۔

تھوڑے فاصلے پر یارم باربی کیو تیار کر رہا تھا۔جبکہ سامنے

شیشے کے ٹیبل پر بہت بڑا ایک تھا جس پر "ہیپی برتھ ڈے

روح یارم" لکھا تھا۔وہ بے یقینی سے وہ سب کچھ دیکھ رہی

تھی:اس کے گھر میں رہتے ہوئے یہاں باہر اتنا کچھ ہو گیا تھا

اور اسے کانوں کان خبر بھی نہیں ہوئی تھی !وہ تو کمرے میں

بند تھی، وہ کمرے کے باہر کچن میں سب کچھ کر رہا تھا اسے

ہی پتہ نہیں تھا کہ باہر لان میں کیا کیا ہو رہا ہے۔ دو دفعہ

رویام نے اس کے پیچھے آنے کی کوشش کی تھی لیکن یہاں

یارم نے بڑی چالاکی سے اس کی نظروں سے ان ساری

چیزوں کو چھپا لیا تھا۔ وجہ یہ تھی کہ وہ اس کا سرپرائز خراب

نہیں کرنا چاہتا تھا۔ وہ اپنی ماں کو ایک ڈنر ڈیٹ پر لے کر جانا

چاہتا تھا، اس کا برتھ ڈے اسپیشل بنانا چاہتا تھا جس میں یارم

نے اس کی پوری مدد کی تھی، لیکن اپنی مدد اس نے خود ہی

کی تھی روح کے لیے ایک بہترین برتھ ڈے کے لیے جبکہ

اس کا ڈریس وہ کل ہی آرڈر کر چکا تھا، وہ نہ تو آج اس کا برتھ

ڈے بھولا تھا اور نہ ہی کل، بلکہ وہ اس کا برتھ ڈے کبھی

بھول ہی نہیں سکتا تھا۔

وہ اس کی برتھ ڈے کی پلاننگ کافی دنوں سے کر رہا تھا اور

آج وہ مکمل پلان اس کے سامنے لا کر اسے سرپرائز ہی تو کر

چکا تھا۔ روح نے سب سے ملتے ہوئے یارم کو دیکھا جو ہلکی

سی مسکراہٹ کے ساتھ اپنی باہیں پھیلا گیا تو وہ تیزی سے

۔اس کے پاس آتی اس کے سینے میں سما چکی تھی

تمہیں کیا لگا میں تمہارا بر تھ ڈے بھول جاؤں گا؟ میں اس "

انسان کا بر تھ ڈے بھول جاؤں گا جو میری زندگی ہے؟

نہیں روح! ایسا کبھی ممکن نہیں ہے۔ میں تو بس دیکھنا

چاہتا تھا میرا چوزہ کیا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے، لیکن اس

چوزے نے میرا کام آسان کر دیا، اچھا پلان دیا تھا اس نے تمہیں مجھ سے روٹھ کر کمرے میں بند ہونے کا۔ پانچ گھنٹے میں میں نے سب کچھ کر دیا اور بیچارے کو پتہ بھی نہیں چلا، "وہ قہقہ لگاتے ہوئے روح کا گال چومتا اسے رویام کی طرف متوجہ کر گیا تھا جو اپنے دونوں ہاتھ کمر پر رکھتا ان سب کو گھور رہا تھا۔

ooooooo

روح اپنی برتھ ڈے پارٹی پر بہت زیادہ خوش تھی، اس کا برتھ ڈے بہت ہی گرینڈ ہوا تھا۔ اس کے سارے اپنے اس کے ساتھ تھے۔ وہ جو یہ سوچ رہی تھی کہ اس کا یہ والا برتھ ڈے اس کے اپنوں کے بنا گزرے گا، وہ سوچ کہیں بہت پیچھے چھوٹ چکی تھی۔ وہ اس وقت بے تحاشہ خوش سب کے لیے کچن میں چائے بنا رہی تھی، حالانکہ پری نے اسے ایسا کرنے سے منع کیا تھا کیونکہ وہ چائے بنانا چاہتی تھی۔ وہ

برتھ ڈے گرل تھی، اسے کوئی کام نہیں کرنا تھا، آج تو اس

کے بیٹے نے اسے کوئی کام نہیں کرنے دیا تھا تو وہ لوگ بھلا

اسے کوئی کام کیسے کرنے دیتی؟ لیکن اس نے کہا کہ اتنے

دنوں کے بعد وہ سب لوگ مل رہے ہیں اس لیے چائے وہ

خود ہی بنائے گی، سو کوئی بھی کچھ نہیں بولا تھا۔ وہ کچن میں

چائے بنا رہی تھی جبکہ لیلیٰ، معصومہ اور پری اس کے ساتھ

باتوں میں مصروف تھی۔

لیلیٰ نے اسے پورا کا پورا قصہ بتایا تھا کہ آخر ہوا کیا تھا، کس طرح ان لوگوں نے خضر پر شک کیا بلکہ صرف شک ہی نہیں کیا اسے بہت برے طریقے سے ٹارچر بھی کیا۔ لیلیٰ نے تو یہ بھی بتا دیا تھا کہ اس نے خضر کو جان سے مارنے کی کوشش کی ہے اور یہ کوئی معمولی سی بات ہر گز نہیں تھی۔

لیلیٰ کی بات سن کر روح حیران ہی تو رہ گئی تھی، کتنی ہی دیر وہ کچھ بول ہی نہیں پائی لیکن لیلیٰ نے اپنے ہر جرم کا کھل کر

اس کے سامنے اعتراف کیا تھا اور روح سے معافی بھی مانگی

تھی کیونکہ اس کے مطابق خضر کا بس ایک ہی کسی خاص

سے رشتہ تھا اور اسے سب کچھ پتہ ہونا چاہیے تھا۔ لیلیٰ کی

باتیں سن کر روح کو برا تو لگا تھا لیکن پھر کتنی ہی دیر وہ اس

سے ناراض رہتی، وہ بھی تب جب خضر اسے معاف کر چکا

تھا اور پھر اس نے خود بھی تو خضر پر شک ہی کیا تھا۔ وہ خضر

کے پیچھے اسی لیے تو وہاں یارم کا پلان خراب کرنے گئے

تھے کیونکہ اسے خضر پر یقین نہیں رہا تھا۔جب وہ خود اس کی

بھانجی ہو کر اس پر یقین نہیں کر پائی تھی تو پھر وہ کسی اور کی

بھلا کیا ہی غلطی نکال سکتی تھی یا کسی اور سے کیا ہی شکوہ کر

سکتی تھی؟اسی لیے وہ اس معاملے میں بالکل خاموش ہو گئی

۔تھی کیونکہ خضر اس وقت بہت خوش تھا

سب کے بعد اس سے مل کر اسے بھی سکون مل گیا تھا جبکہ

روح تو پورے گھر میں چہک رہی تھی۔سارے بچوں کو وہ

عروہ کے پاس چھوڑ کر آئے تھے ہمیشہ کی طرح، ویسے تو

یارم نے بچوں کو ساتھ لانے کے لیے کہا تھا لیکن ایسا ممکن

نہیں ہو سکا تھا کیونکہ بچوں کے ایگزامز ہونے والے تھے اور

پھر بچوں کا اس طرح کا شارٹ ٹرم سفر بھی ان کی صحت کے

لیے اچھا نہیں تھا، اسی لیے بچے یہاں نہیں آئے تھے لیکن

پھر بھی رویام کی پری تو آئی ہوئی تھی نا۔ رویام کے ساتھ

خوب سارا انجوائے کرنے کے لیے وہ پری کے دائیں بائیں

گھومتا، ساتھ ہی ساتھ اس کو یہ بھی بتا رہا تھا کہ آج اس نے

اپنی مما کے لیے اسپیشل رومینٹک ڈنر ڈیٹ پلان کی تھی

جس کے بعد اس کی ماما بہت زیادہ خوش ہو گئی تھی۔ یہاں

تک کہ اس نے تو یہ بھی کہہ دیا تھا کہ روح نے جو ڈریس

پہن رکھی ہے وہ بھی رویام نے ہی اسے دی ہے، حالانکہ یہ

بات کچھ حد تک سچ بھی تھی، رویام نے ہی ڈلیوری بوائے

سے اسے پک کیا تھا اور رویام نے ہی اس ڈریس کو اپنی ماں

کے حوالے کیا تھا اور پھر اس کی دی ہوئی ڈریس سمجھ کر ہی

۔روح نے یہ والی ڈریس پہنی تھی

اور فی الحال رویام ان بچوں میں سے تھا جو نہیں جانتے تھے

کہ پیسہ کس بلا کا نام ہے یا اس سے کیا حاصل ہوتا ہے۔اس

وقت وہ اپنے باپ سے جو فرمائش کرتا تھا اس کا باپ اسکی

فرمائش پوری کر دیتا تھا اور پھر ویسے بھی وہ روح کے لیے

ڈریس کہنا بھول گیا تھا لیکن کہنے تو والا تھا، سو اگر یارم نے

اس کے لیے ڈریس آرڈر کر دی تھی تو ٹیکنیکلی ڈریس یارم

کی طرف سے نہیں بلکہ رویام کی طرف سے مانی جانے والی

تھی اور روح نے بھی سب کو یہی کہا تھا کہ جو خوبصورت سی

ڈریس اس نے پہن رکھی ہے اس کے بیٹے نے اسے گفٹ

میں دی ہے، جس پر یارم نے آنکھیں گھما کر رویام کو دیکھا

تھا جو فوراً ہی اپنی ماں کے پیچھے چھپ گیا تھا ۔

اور اس کے چھپنے کا مطلب اچھے سے سمجھ کر سب نے بڑھ

چڑھ کر ڈریس کی تعریف کی تھی کہ رویام کی پسند کتنی اچھی

ہے، رویام نے اپنی ماں کے لیے کتنا اچھا گفٹ لایا ہے اور تو

اور اس نے فیشن کے ساتھ ساتھ اپنی ماں کے پردے کا بھی

خاص خیال رکھا ہے۔ رویام یہ ساری باتیں سن کر یارم کی

طرف دیکھے بغیر خوب انجوائے کر رہا تھا۔ آخر جو بھی تھا،

اس کی تعریف ہو رہی تھی، بے شک اس تعریف پر اس کا

کوئی حق نہیں تھا لیکن پھر بھی اس کی تعریف ہو رہی تھی تو

وہ خوشی سے اپنی تعریف وصول کر رہا تھا۔ شام ہوتے ہی

رویام تھک کر سونے لگا تھا کیونکہ سارا دن اس نے خوب

اچھل کود کی تھی اور پھر یارم کے ساتھ بھی خوب مستیاں

جاری رہی تھیں، اسے سرِ شام ہی نیند آگئی تھی سوروح نے

اس کے لیے فوراً ہی دودھ بنا کر اسے سونے کے لیے لٹا دیا

تھا۔

وہ اتنا تھکا ہوا تھا کہ تھوڑی ہی دیر میں وہ گہری نیند بھی اتر چکا

تھا۔روح نے اسے بالکل بھی تنگ نہیں کیا تھا کیونکہ آج

اس کے بیٹے نے سارا دن بہت سارا کام کیا تھا۔وہ اسے

سونے کے لیے لٹا کر خود باہر آگئی جب کہ ایک دفعہ پھر سے

۔ان سب کی محفل سج چکی تھی

○○○○○○○○○

ارے یہ کیا؟ آپ لوگ کہیں جا رہے ہیں کیا؟ دیکھیں" میں آپ لوگوں کو کہیں بھی نہیں جانے دینے والی، آپ لوگ یہیں پر رک رہے ہیں۔ ابھی تو صرف رات کے دو بجے ہیں، آپ لوگوں نے کیا یہاں کوئی اپنی بکنگ کروا رکھی ہے؟" وہ پریشانی سے ان سے پوچھنے لگی تھی جواب اٹھ گئے تھے، ان سب کا ارادہ واپس جانے کا تھا

میرا بچہ ! ہم لوگ واپس دبئی جا رہے ہیں کیونکہ ہم سب"

لوگ بس ایک دن کے لیے ہی یہاں آئے تھے۔ ابھی تک

خطرہ ٹلا نہیں ہے، یارم کے دشمن اب بھی وہاں پر موجود

ہیں اور ہم پر نظر رکھے ہوئے ہیں۔ ہم لوگ بہت مشکل

سے صرف اور صرف تمہارا برتھ ڈے سیلیبریٹ کرنے

کے لیے آئے ہیں، وہ بھی یارم نے اچانک سے اپنا پرائیویٹ

جیٹ بھیج دیا تو ہمیں آنا پڑا، لیکن یہ مسئلہ حل ہو جائے تو پھر

ہم آئیں گے اور یہاں بہت سارا انجوائے بھی کریں گے،

لیکن فی الحال ہمیں جانا ہو گا ہم کسی کی نظروں میں نہیں آ

سکتے اور ویسے بھی بہت لوگوں کو بے نقاب کرنا ہے ابھی

بہت کچھ کرنا ہے، ہم اتنی آسانی سے اپنی جگہ پر دوسروں کو

نہیں چھوڑ سکتے،" وہ آہستہ سے روح کو اپنے ساتھ لگاتے

ہوئے بتا رہا تھا جبکہ روح ان کو روکنا چاہتی تھی۔ وہ نہیں

چاہتی تھی کہ وہ لوگ اتنی رات گئے جائیں جبکہ تھوڑی دیر

میں ان کا پرائیویٹ جیٹ بھی تھوڑے فاصلے پر ایک میدان

میں آچکا تھا۔ انہیں سگنل بھی مل چکے تھے، اب انہیں جانا

ہی تھا، یارم انہیں چھوڑنے کے لیے اس میدان تک جارہا

تھا۔ جبکہ روح ان کے جانے پر اداس ہو گئی تھی، بے شک

اس کی یہ برتھ ڈے اس کی لائف کی سب سے بیسٹ برتھ

ڈے تھی لیکن پھر بھی وہ لوگ اب جارہے تھے۔ وہ لوگ

رکنے کے لیے نہیں آئے تھے، اتنے مہینوں کے بعد ان

سے مل کر اتنا اچھا لگ رہا تھا وہی اب ان کے اس طرح سے

چلے جانے پر وہ برا ابھی محسوس کر رہی تھی لیکن شاید وہ

لوگ ٹھیک کہہ رہے تھے خطرہ ابھی تک ٹلا نہیں تھا اور

یارم کے نیٹ ورک کو وہ اس طرح سے چھوڑ نہیں سکتے

تھے، دشمن ہر وقت ان کی تاک میں تھے۔

ان لوگوں کی چھوٹی سے چھوٹی غلطی یارم کو بہت بڑا نقصان

پہنچا سکتی تھی اسی لیے خضر کوئی غلطی کر ہی نہیں رہا تھا۔

دروازہ بند کرتے ہوئے وہ واپس رویام کے پاس آگئی تھی جو

گہری نیند سویا ہوا تھا۔ سونے سے پہلے اس نے کہا تھا کہ وہ

صبح سب کو اپنی مچھلیوں سے ملوائے گا، شارف کے ساتھ

اس نے فٹ بال میچ پلان کر لیا تھا جبکہ درک کے ساتھ تو وہ

پری کو لے کر شاپنگ پر جانے کا ارادہ رکھتا تھا۔ کتنا کچھ سوچ

لیا تھا اس نے، وہ تو جانتا ہی نہیں تھا کہ وہ لوگ واپس چلے

گئے! اپنے بیٹے کے ساتھ لیٹتے ہوئے اس کی چھوٹی

چیزیں سوچتے ہوئے مسکرانے لگی تھی۔ آج کا سارا دن بے

شک اس نے اپنے باپ کے ساتھ ضد لگا کر گزارا تھا لیکن یہ

دن اس کی زندگی کا سب سے خوبصورت دن تھا جس میں

اس کے بیٹے نے اس کے لیے اتنا بڑا برتھ ڈے پلان کیا تھا

اور اس کے باپ نے اسے اتنی ساری خوشیاں دی تھیں۔ وہ

رویام کے سینے پر آہستہ ہاتھ پھیرتی اپنی آنکھیں بند

کر گئی تھی۔ اس کا ارادہ سونے کا تھا، سچ تو یہ تھا کہ اب اسے

نیند نہیں آرہی تھی کیونکہ اس نے تقریباً سارا دن ہی سوتے

ہوئے گزارا تھا، لیکن یارم نے کب تک واپس آنا تھا وہ نہیں

جانتی تھی سو اس کا ارادہ تھوڑی دیر کے لیے سونے کا تھا

کیونکہ وہ جانتی تھی کہ یارم کے آنے کے بعد وہ سو نہیں

سکے گی۔ یارم آج کی رات اسے ہرگز نہیں سونے دینے والا

تھا اور سچ تو یہ تھا کہ وہ بھی اسے تھینک یو بولنا چاہتی تھی اتنے

حسین برتھ ڈے گفٹ کے لیے۔ وہ جانتی تھی اس کا یارم

اس کا برتھ ڈے بھول نہیں سکتا، پھر بھی نہ جانے اسے کیا ہوا تھا کہ اسے لگا وہ کچھ بھی پلان نہیں کر رہا بلکہ سچ تو یہ تھا کہ وہ کچھ بھی پلان کرتا تھا تو کسی کو پتہ چلنے کہاں دیتا تھا! اس نے اتنا کچھ کر لیا اور کسی کو پتہ بھی نہیں چلا تھا اور سب کچھ کتنے اچھے سے ہو گیا تھا۔ وہ لاشعوری طور پر یارم کے واپس آنے کا انتظار کرنے لگی، نہ تو نیند آ رہی تھی اور نہ ہی یہ انتظار ختم ہو رہا تھا۔ سارا دن سونے کی وجہ سے اب وہ اچھی خاصی

بور ہو رہی تھی اور اس کا چھوٹا سا معصوم سا بچہ بھی گہری نیند

میں اتر گیا تھا سو وہ اس کی نیند خراب نہیں کر سکتی تھی۔ہاں

لیکن وہ پیار سے اس کی آنکھوں پر کبھی انگلی پھیرتی تو کبھی

اس کے چہرے پر اپنی انگلیاں چلاتی، یہ معصوم سا بچہ اس کی

زندگی تھا اس کی کل کائنات تھا، وہ کبھی فرق نہیں کر سکتی

تھی اسے محبت یارم سے زیادہ تھی یا رو یام سے بس وہ

دونوں اس کے لیے خاص تھے، وہ دونوں اس کی کل

۔کائنات تھے جن کے بغیر وہ رہ نہیں سکتی تھی

اور جس پاک ذات نے اسے یہ کل کائنات دی تھی اس کا وہ

دن رات شکرادا کرتی تھی اور ان کے لیے ہزاروں دعائیں

مانگ کر سوتی تھی۔ اگر ان دونوں کو کچھ ہو جاتا تو شاید روح

بھی نہیں رہتی وہ بھی ختم ہو جاتی۔ رویام کا ماتھا چومتے

ہوئے وہ ایک دفعہ پھر سے یارم کا انتظار کرنے لگی، نیند تو

ویسے بھی نہیں آنی تھی!

OOOOOOOO

میں نے ہر چیز کو دیکھ لیا ہے، سمجھ لیا ہے یارم! مجھے جتنا"

سمجھ میں آیا ہے کوئی ایسا انسان ہے جو چاہتا ہے کہ ہمیں ان

ساری چیزوں کے بارے میں پتہ چلے اور سب سے الگ جو

بات مجھے اس کیس میں پتہ چلی ہے ڈارک ویب سائٹ

سے، یہ لوگ جوان چار حادثوں میں مرے ہیں یا پھر جن کا

قتل ہوا ہے یہ میری تمہاری طرح کوئی عام انسان نہیں

تھے، "خضر اسے دیکھتے ہوئے بولتا آگے کی طرف چل رہا

تھا جبکہ باقی سب کافی آگے نکل چکے تھے۔ یارم نے حیرت

سے اس کی طرف دیکھا۔

اگر وہ عام انسان نہیں تھے تو پھر کون تھے؟ کہنا کیا چاہتے "

ہو خضر؟ صاف بات کرو، "یارم اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگا

۔ تھا جبکہ خضر نے گہری سانس لی تھی

یارم! یہ سب کے سب لوگ خواجہ سرا ہیں، میرا مطلب "

ہے میری طرح، تمہاری طرح یا عام انسانوں کی طرح نہیں

ہیں۔ یہ چار واقعات سچ میں ہوئے ہیں، یہ کوئی عام واقعات

نہیں تھے۔ ان کی خبریں اس لیے نہیں بنائی گئی کیونکہ ان

کی خبریں دفنائی گئی ہیں، دبائی گئی ہیں تاکہ لوگوں کو اس کے

بارے میں کچھ بھی پتہ نہ چلے۔ 2009 والا وہ کیس بھی سچا

ہے، نو خواجہ سراؤں کو کراچی شہر میں بیچ سڑک پر بہت

برے طریقے سے آگ لگا کر قتل کر دیا گیا تھا۔ 2009 کا

واقعہ ہونے کی وجہ سے یہ نہ تو زیادہ انٹرنیٹ کی زینت بنا اور

نہ ہی لوگ اس چیز پر زیادہ فوکس کر پائے تھے اور سچ تو یہ تھا

کہ اس وقت لوگوں میں زیادہ اویرنس نہیں تھی، لوگ

اگنور کر دیتے تھے چیزوں کو، اور خواجہ سراؤں کا یہ کیس

رات کو ہوا تھا کافی لوگوں نے دیکھا بھی تھا لیکن اب خواجہ

سراؤں کا ساتھ کون دیتا ہے؟ تم اندازہ لگا سکتے ہو ان لوگوں

کا ساتھ کسی نے نہیں دیا تھا تب ہی یہ معاملہ دب گیا "۔

میں نے اس کیس کی ساری معلومات نکالنے کی کوشش کی "

لیکن افسوس کہ مجھے اس کیس کی کوئی بھی معلومات ملی ہی

نہیں سوائے اس کے کہ وہ نو لوگ جو جلا کر مارے گئے تھے

کراچی میں وہ خواجہ سرا تھے اور ان کو مارنے کی وجہ یہ تھی

کہ وہ اس علاقے میں آکر بھیک مانگتے تھے، لوگوں سے

کھانے پینے کی چیزیں لیتے تھے، اور کچھ لوگ ترس کھا کر

دے دیتے تھے اور کچھ لوگ انہیں بھگا دیتے تھے۔ یہ تو

تمہیں پتہ ہی ہے کہ پاکستان میں خواجہ سراؤں کے ساتھ

کس طرح سلوک کیا جاتا ہے، یہ معاملات بھی انہی سب

میں شامل ہوتے ہیں۔ اگر بات کی جائے سری لنکا والے

اس معاملے کی جس کی مجھے سب سے زیادہ انفارمیشن ملی ہے

تو یہ واقعہ 2017 کا تھا جہاں پر خواجہ سراؤں پر ایسڈ ڈال کر

انہیں جان سے مار ڈالا گیا، صرف اس لیے کیونکہ جس

شادی پر وہ ناچنے گانے کے لیے گئے تھے وہاں کا آدمی ایک

مافیا گینگ سے تعلق رکھتا تھا اور وہ آدمی ایسے لوگوں سے

نفرت کرتا تھا۔ جب اس نے اس طرح کے لوگوں کو اپنے

گھر کی شادی کے بیچ گھومتے پھرتے دیکھا، ناچتے گاتے دیکھا

تو اس نے ایسڈ منگوایا اور شادی کے دوران ہی ان پر ایسڈ
ڈال دیا۔ وہ تین خواجہ سرا تھے جن کی حالت ایسڈ گرنے کی
وجہ سے بہت ہی زیادہ بھیانک ہو گئی تھی۔ ان میں سے دو
لوگ تو موقع پر ہی مر گئے تھے لیکن ان میں سے ایک آج
بھی زندہ ہے۔ وہ کہاں ہے کوئی نہیں جانتا، میں نے بہت
ڈھونڈنے کی کوشش کی لیکن افسوس میں اس کے بارے
میں کچھ بھی ڈھونڈ نہیں پایا اور نہ ہی مجھے اس کے بارے

میں کچھ بھی پتہ چلا ہے۔ہاں لیکن اتنا پتہ چلا ہے کہ وہ کہیں

چلا گیا تھا اور پھر کبھی کسی کو نظر نہیں آیا۔اس کے علاوہ

2014 میں ہوئے یہ واقعات جو ہماری نظروں کے سامنے

سے گزرے ہیں وہ کوئی زمینی معاملہ تھا،خواجہ سراؤں کی

زمین تھی جہاں پر کچھ لوگ ال لیگل طریقے سے قبضہ کرنا

چاہتے تھے۔جب وہ لوگ آسانی سے قبضہ نہیں کر سکے تو

ان لوگوں نے ان خواجہ سراؤں کو یقین دلایا کہ وہ ان کا

ساتھ دیں گے، ان کی کمیونٹی کو دنیا میں عزت سے دیکھا

جائے گا، جس پر ان لوگوں نے ان غداروں پر یقین کر لیا اور

ان کو اپنے ساتھ شامل کر لیا۔ لیکن وقت آنے پر ان لوگوں

نے نہ صرف ان کی پیٹھ میں چھرا گھونپا بلکہ انہیں بے دردی

سے قتل کر دیا۔ وہ آٹھ لاشیں اسی زمین کے نیچے سے ملی

تھیں جس پر وہ خواجہ سرا اپنی کمیونٹی کے لیے کچھ بنانا چاہتے

تھے یعنی کہ جو زمین ان لوگوں کی تھی۔ کافی عرصے تک

اس زمین پر کام وغیرہ ہوتا رہا لیکن بعد میں پتہ چلا کہ اس
زمین کے نیچے کسی کو دفنایا گیا ہے تو وہاں پر جو فیکٹری بنائی
گئی تھی ان خواجہ سراؤں کو دھوکہ دے کر، اس فیکٹری کو
ختم کرکے اس زمین کو کھودا گیا وہاں سے آٹھ لاشیں ملی
تھیں اور وہ ساری ہی لاشیں خواجہ سراؤں کی تھیں ۔"
اور اگر آخری واقعہ کی بات کروں جو بنگلہ دیش میں پیش"
آیا ہے تو وہ تو اور بھی زیادہ بھیانک ہے۔ ان لوگوں کے

ساتھ تو ظلم کی انتہا ہوئی تھی، ان لوگوں کے جسم کے حصے

الگ کر کر کے الگ الگ جگہوں پر پھینکے گئے۔ ان کی موت

انتہائی بھیانک تھی اور ان کا قصور صرف اتنا تھا کہ یہ ایک

ایسے گھر میں چلے گئے تھے جہاں کسی کے ہاں بچے کی

پیدائش ہوئی تھی۔ ان لوگوں نے بھی ظلم کی انتہا کر ڈالی،

وہاں بھی شاید بہت ہی پتھر دل لوگ رہتے تھے، "خضر

اسے بتائے جا رہا تھا جبکہ وہ خاموشی سے سنتا آگے کی طرف

قدم بڑھا رہا تھا۔ خضر کو جتنی انفارمیشن ملی تھی اس میں

سب سے اہم انفارمیشن یہ تھی کہ اسے اب تک جو بھی ای

میلز ریسیو ہو رہی تھیں اور جن کیسز کے بارے میں اسے

الرٹ کیا جا رہا تھا وہ سارے ہی کیسز کہیں نہ کہیں خواجہ

سراؤں سے جڑے ہوئے تھے۔

"ٹھیک ہے، تم نے جتنی انفارمیشن لے لی اتنی کافی ہے!

اب آگے کیا کرنا ہے اور کیا ہونا ہے اس کے بارے میں مجھے

خود ہی معلومات حاصل کرنی پڑیں گی۔ مجھے اس آدمی سے

رابطہ کرنا ہو گا جو مجھے یہ ای میلز بھیج رہا ہے۔ خیر تم دبئ

پہنچو، پھر میں تم سے رابطہ کرتا ہوں،" وہ خضر سے ملتے

ہوئے وہیں سے پلٹ گیا تھا۔ اس کے دماغ میں بہت کچھ

۔ چل رہا تھا، شاید اب یہ معاملہ اس کی سمجھ میں آچکا تھا

○○○○○○○○

یارم واپس گھر میں داخل ہوا تو گھر میں پوری طرح سے
خاموشی چھائی ہوئی تھی، شاید اسے گھر واپس آنے میں اچھا
خاصا وقت لگ چکا تھا۔ اس نے ایک نظر اپنی گھڑی کی
طرف دیکھا جو رات کے ساڑھے تین بجا رہی تھی، پھر ٹہلتے
ہوئے وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا تھا۔ باہر کے
دروازے کو وہ خود ہی باہر سے لاک کر کے گیا تھا اور اس
کے علاوہ اس دروازے پر اور کسی کا فنگر پرنٹ نہیں لگ سکتا

تھا۔ جب سے راگا وکو اس نے یہاں گھر کے اندر رکھا ہوا تھا

وہ روح کو اکیلے ہر گز نہیں چھوڑتا تھا کیونکہ وہ کسی پر بھی

یقین نہیں کر سکتا تھا، خاص کر روح کے معاملے میں تو کسی

پر بھی نہیں۔ اس نے دروازہ بند کرتے ہوئے کمرے کی

جانب قدم بڑھائے تو دروازہ کھولتے ہی سب سے پہلے اسے

ایک خوبصورت سا منظر دیکھنے کو ملا تھا۔ اس کا بیٹا بیڈ پر آرام

سے گہری نیند سو رہا تھا جبکہ روح اس کے گرد حصار بنائے

آہستہ آہستہ اس کے چہرے کو انگلیوں سے ٹچ کر رہی تھی۔

روح کی آنکھیں بند تھیں لیکن وہ جاگ رہی تھی، وہ اس کا

انتظار کر رہی تھی۔ یارم جانتا تھا وہ اس کا انتظار ضرور کرے

گی حالانکہ اس نے بہت زیادہ وقت نہیں لگایا تھا، تقریباً

20-25 منٹ میں ہی وہ واپس آگیا تھا اور وہ گیا بھی صرف

اور صرف خضر سے ساری معلومات لینے کے لیے ہی تھا،

لیکن پھر بھی اسے لگ رہا تھا کہ روح کے اسپیشل وقت میں

اس نے تھوڑا زیادہ وقت لے لیا ہے۔اس وقت پر صرف

۔اور صرف روح کا حق تھا

وہ بنا آواز پیدا کیے آہستہ آہستہ روح کے قریب آتے ہوئے

اچانک ہی اپنا ایک ہاتھ رویام کی ایک سائیڈ پر اور دوسرا

روح کی دوسری سائیڈ پر رکھ چکا تھا جس سے روح فوراً ہی

الرٹ ہوتی اس کی طرف ہو گئی تھی۔اسے خود پر جھکے دیکھ

کر روح نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ اس کا ویلکم کیا تو

یارم نے ایک بھی لمحہ ضائع کیے بغیر اس کے چہرے پر جھکتے ہوئے اس کے لبوں کو قید کر لیا تھا۔ وہ شدت سے اس کے لبوں کو چومتے ہوئے اگلے ہی لمحے اسے اپنی باہوں میں بھرتا کمرے سے باہر لے جانے لگا تھا جبکہ روح نے کسی طرح کا کوئی اعتراض نہیں کیا تھا۔ وہ اس کی گردن میں باہیں ڈالے خاموشی سے خود کو اس کے حوالے کر چکی تھی ۔

کیا کر رہی تھی اتنی دیر سے؟ میرے آنے کا انتظار کر رہی" تھی؟" وہ نرمی سے اس کا ماتھا چومتے ہوئے اسے لا کر بیڈ پر لٹاتا خود بھی اس کے ساتھ ہی لیٹ گیا تھا۔ رویام اپنے کمرے میں سوتا تھا اس لیے وہ دونوں اکثر رویام کے کمرے میں سوتے تھے جب سے وہ یہاں آئے تھے یہ ایک روٹین سی بن گئی تھی کہ اکثر رویام کو سلانے کے بعد وہ دونوں

یہاں آجایا کرتے تھے ایک دوسرے کے ساتھ خوبصورت

۔ساوقت گزارنے کے لیے

ہاں کررہی تھی آپ کا انتظار! مجھے پتہ تھا آپ جلدی"

واپس آجائیں گے۔آپ نے ان سب کو بھیج کیوں دیا؟ اگر

آج کی رات رک جاتے تو کیا ہی ہو جاتا نا! اتنا لمبا سفر کر کے

آئے تھے وہ لوگ، اگر آپ ان کو یہاں رکنے کی اجازت

دے دیتے تو وہ کبھی انکار نہ کرتے،" روح اسے دیکھتے

ہوئے بول رہی تھی جبکہ یارم نے اس کی بات کو نظر انداز

کرتے ہوئے ایک دفعہ پھر سے اس کے چہرے پر جھکتے اس

کی سانسیں روک لی تھیں۔

"روح بے بی! یہ میرا وقت ہے، صرف میرا وقت! مجھے

پسند نہیں کہ تم میرے وقت میں کسی اور کا ذکر کرو۔ سچ تو یہ

ہے کہ مجھے نہیں پسند کہ تم اس وقت میں رویام کو بھی حد

سے زیادہ ڈسکس کرو۔ یہ وقت میرا ہے، صرف اور صرف

یارم کاظمی کا! اس پر صرف اور صرف یارم کاظمی کا حق

ہے، کسی اور کا نہیں۔ اسی لیے یہ وقت تم صرف میرے

حوالے کرو، میرے نام کرو! اپنی سوچوں میں صرف اور

صرف یارم کاظمی کو رکھو اور کسی کو نہیں۔" اس کے انداز

میں شدت تھی جبکہ روح ہلکا سا مسکراتے ہوئے اپنی بات

وہیں ختم کر گئی تھی، جبکہ اپنے گالوں اور چہرے پر یارم کے

لبوں کا لمس محسوس کرتی اس کی مسکراہٹ بے حد حسین

تھی۔

یارم اس کو چومتا دیوانہ سا ہو رہا تھا۔اس کے لبوں کی بے

قراری محسوس کرتی روح اس کی گردن میں اپنی باہیں ڈال

گئی تھی جبکہ یارم کے ہاتھ بڑی بے باکی سے اس کے بدن کو

چھو رہے تھے ،اسے محسوس کر رہے تھے۔روح نے نرمی

سے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھا تھا۔

یارم! آپ کو میرا برتھ ڈے یاد تھا نا؟ آپ کچھ بھی نہیں" بھولے تھے نہ؟ میں جانتی تھی آپ میرا برتھ ڈے بھول ہی نہیں سکتے، ایسا ممکن ہی نہیں ہے کہ آپ میرا برتھ ڈے بھول جائیں۔ آپ کو سب یاد رہتا ہے اور آپ نے کہا تھا نا کہ یہ دن بہت خاص ہے، مجھے لگ رہا تھا کہ آپ کچھ نہ کچھ پلان کر رہے ہوں گے لیکن کل رات جب میں وہاں اسٹڈی روم میں آئی نا تو آپ پوری طرح سے مصروف تھے۔ پتہ

نہیں آپ لیپ ٹاپ پر کیا کر رہے تھے، 12 بجے سے ٹائم

اوپر جانے لگا، آپ اپنی جگہ سے نہیں ہلے تو میں خاموشی

سے واپس آگئی تھی۔ مجھے بہت برا لگا، اتنے سالوں میں آپ

نے ہمیشہ مجھے فوراً وش کیا ہے لیکن کل وش نہیں کیا تو مجھے

بہت برا لگا، بہت زیادہ برا! اتنا برا کہ میں نے سوچا میں آپ

سے کبھی بات نہیں کروں گی، آپ سے پکی والی ناراض ہو

جاؤں گی۔ پھر میں کمرے میں آکر لیٹ گئی، تھوڑی دیر کے

بعد آپ کمرے میں آ گئے، میں آپ سے جھوٹی موٹی

روٹھنے کا ڈرامہ کر رہی تھی لیکن آپ کو پتہ ہی نہیں چلا،

آپ کو لگا شاید میں سو رہی ہوں اسی لیے آپ سو گئے۔ اور

صبح جب آپ کچن میں آئے میرے پیچھے، تب بھی آپ نے

صرف گڈ مارننگ بولا، ہیپی برتھ ڈے نہیں بولا، مجھے تب

بھی بہت برا لگا اسی لیے میں آپ سے پکی والی ناراض ہو گئی

تھی۔ پھر رویام نے مجھے اتنا اچھا آئیڈیا دیا کہ مجھے کمرے

"۔ میں بند ہو جانا چاہیے اور آپ مجھے منائیں گے

اور پھر میں آپ سے پکی والی ناراض ہو گئی۔ سچی میں! میں"

سچی میں نہیں ماننے والی تھی، آج تو بالکل بھی نہیں ماننے

والی تھی! رویام نے میرے لیے اتنا کچھ کیا حالانکہ میں

جانتی ہوں اس میں زیادہ ہاتھ آپ کا ہے، لیکن پھر بھی

میرے بیٹے نے میرے لیے اتنا کچھ کیا، سب کچھ کتنا اسپیشل

بنادیا! آپ کو پتہ ہے میں کتنی خوش تھی؟ اور پھر آپ نے

سب کو یہاں بلالیا، آپ کو پتہ ہے یہ میری زندگی کا سب

سے بیسٹ سرپرائز ہے! آپ کچھ بھی نہیں بھولے تھے، وہ

سب ڈرامہ کر رہے تھے آپ! آپ نے سب کچھ کرلیا، اتنا

کچھ تیار کیا، اتنا کچھ کیا مجھے اسپیشل فیل کروانے کے لیے!

آپ جانتے ہیں میں کتنی خوش تھی؟ بہت زیادہ یارم! بہت

بہت زیادہ! میں جانتی ہوں میرے یارم کبھی کچھ نہیں

بھول سکتے، آپ مجھ سے بہت زیادہ پیار کرتے ہیں، آپ کبھی بھی اپنی روح کو دکھ نہیں دے سکتے، آپ اپنی روح سے بہت پیار کرتے ہیں۔" وہ آہستہ سے اس کا چہرہ تھامتے ہوئے اس کے گال چومتی اس کے لبوں تک آئی تھی۔ ایک لمحے کے لیے یارم نے اپنی سانسیں روک لیں، اسے لگا شاید وہ لمحہ آنے والا ہے جس کا انتظار وہ پچھلے چھ سالوں سے کر رہا ہے، لیکن وہ لمحہ اگلے ہی لمحے ختم ہو گیا تھا جب اس نے اپنے

ماتھے پر اس کے لبوں کو محسوس کیا۔ یارم کے لبوں پر گہری مسکراہٹ آ گئی تھی، وہ نہیں بھول سکتا تھا، یہ بات اگنور نہیں کی جاسکتی تھی کہ اس کی بیوی شرمیلی تھی اور بہت شرمیلی تھی، وہ یہ کام کبھی نہیں کر سکتی تھی جس کی امید وہ اس سے ایک لمحے میں لگا لیتا تھا۔ ہاں لیکن اپنی یہ امید ختم ہوتے دیکھ کر اسے بالکل برا نہیں لگا تھا شاید اس لیے کیونکہ وہ پہلے ہی جانتا تھا کہ اس کی بیوی کس حد تک جاسکتی ہے۔

"ہاں مجھے سب کچھ یاد تھا، سب کچھ! میں اپنی روح کا برتھ

ڈے کبھی نہیں بھول سکتا اور میں اپنی روح کے برتھ ڈے

کو اسپیشل بنانے کے لیے کسی بھی حد تک جا سکتا ہوں۔ تمہارا

برتھ ڈے اسپیشل بنانا میرا فرض تھا، میں نے کوئی بہت ہی

بڑا کام نہیں کیا ہے۔ ہاں لیکن اپنی بیوی کی خوشی دیکھ کر

مجھے اندازہ ہو رہا ہے کہ میری بیوی بہت خوش ہوئی ہے اس

سرپرائز کو پا کر۔ اگلے سال اس سے بھی بڑا سرپرائز دوں

گا۔" اس کا ماتھا چومتا اب کی دفعہ اس کے لبوں پر جھکا تھا۔ جو

کام روح ادھورا چھوڑ گئی تھی وہ اب اس نے پورا کرنا تھا۔

اس کی سانسوں کو روکتے ہوئے وہ سچ مچ میں پوری شدت

سے اس کے لبوں کے ساتھ لپٹ سا گیا تھا۔ اس کے نیچے

والے لب کو اپنے دانتوں میں دبا کر کھینچتا، وہ جیسے ساری

حدیں پار کر جانے کو تھا۔ اس کی دیوانگی عروج پر جا رہی

تھی، اب مزید خود پر کنٹرول وہ کر ہی نہیں پا رہا تھا۔ اس کے

ہاتھ آہستہ سے اس کے چہرے کے ساتھ لپٹے دوپٹے کو

کھول رہے تھے۔اس کے حجاب کو کھول کر پیچھے ہٹاتے

ہوئے اس نے دوسرا ہاتھ اس کی کمر کے پیچھے لے جا کر اس

کی لمبی زپ کو اپنی انگلیوں کی مدد سے کھول دیا تھا اور اب وہ

وہاں اپنی انگلیاں پھیرتا اس کے جسم میں سنسناہٹ دوڑا گیا

تھا۔یارم کی انگلیوں کا ٹھنڈا لمس اس وقت روح کو بری

طرح سے پاگل کر دینے کو تھا۔

تمہیں تمہارا گفٹ مل گیا، اب مجھے میرا ریٹرن گفٹ "
چاہیے بے بی! تم مجھے میرا ریٹرن گفٹ دو گی نا؟" اس کے
ماتھے کو چومتے ہوئے معصومیت سے پوچھ رہا تھا جبکہ روح
نے شرماتے ہوئے نگاہیں جھکا لیں۔ "اف! تمہارا شرمانا
کب ختم ہو گا روح بے بی؟ چھ سال ہو چکے ہیں ہماری شادی
کو، تمہیں نہیں لگتا کہ ابھی یہ زیادہ ہو رہا ہے؟ اب ختم کرو
یہ شرمانا، مجھے ایک بولڈ سی بیوی چاہیے۔" یارم کا انداز

فرمائشی تھا جبکہ اس کی فرمائش سنتے ہوئے روح نے اسے

گھور کر دیکھا تھا۔ہاں رویام کی پیدائش سے پہلے ایک دفعہ

لیلیٰ سے مشورہ لے کر اس نے بولڈ بننے کی کوشش کی تو

تھی، بیلی ڈانس بھی کیا تھا اس کے لیے، شاید یارم کو یاد نہیں

رہا تھا۔

"آپ رہا نہیں یاد ! مجھے بتائیں ذرا ؟کو آپ چاہیے بیوی بولڈ

کو جب لیلیٰ سے مشورہ لے کر میں نے آپ کے لیے بولڈ

ڈریسنگ کی تھی؟ گانا بھی گایا تھا، ڈانس بھی کیا تھا! اور اب

آپ کہتے ہیں کہ آپ کو بولڈ بیوی چاہیے؟ تب بولڈ بیوی

اچھی نہیں لگی تھی؟ کتنا سارا ڈانٹا تھا مجھے، پھر ناراض بھی ہو

گئے تھے، مان بھی نہیں رہے تھے اور پھر مان گئے تو اور بھی

زیادہ جن بن گئے تھے!" وہ اسے کوئی پرانی بات یاد کرا رہی

تھی جب اچانک ہی یارم نے اس کے کندھے سے شرٹ

سرکائی۔ ایک لمحے کے لیے روح کی سانسیں ہی رک گئی

تھیں، وہ مزے سے پٹ پٹ بول رہی تھی کہ یارم نے اپنی

ایک ہی حرکت سے اس کی زبان بند کردی۔

"جانِ من! وہ تم نے کسی کے کہنے پر کیا تھا، میں تمہیں

تب مانوں گا جب تم خود اپنے ذہن سے میرے لیے کچھ کرو

گی، کچھ ایسا اسپیشل جو یارم کاظمی کا دل خوش کردے۔ تم کر

سکتی ہو، تم کچھ بھی کر سکتی ہو! مجھے اپنی روح بے بی پر پورا

یقین ہے، وہ اپنے یارم کو خوش کرنے کے لیے کسی بھی حد

تک جا سکتی ہے۔" وہ اس کے کندھوں کو چومتے ہوئے وہاں

اپنے بوسوں کی برسات سی کر گیا تھا۔اس کے بھیگے لب اس

کے بدن کے ایک ایک حصے کو چوم رہے تھے جبکہ روح اس

کی فرمائشوں پر چہرہ جھکا گئی تھی۔وہ نہیں پوری کر سکتی تھی

اس کی فرمائشیں،وہ بے باکی کی تصویر تھا اور روح معصوم

تھی،ہاں وہ معصوم تھی یارم کے سامنے،بہت معصوم! وہ

۔نہیں کر سکتی تھی اس کی فرمائشیں پوری

نہیں! مجھ سے نہیں ہوتا کچھ بھی، اور آپ آپ یہ ساری"

فرمائشیں چھوڑ دیں۔ ایک بیٹے کے باپ ہیں آپ، آپ کا بیٹا

بڑا ہو رہا ہے، اس کے بارے میں سوچیے نہ کہ اپنی الٹی

سیدھی فرمائشیں کریں مجھ سے!" اس کے تپتے لبوں کو اپنے

بدن سے ٹکراتا محسوس کرتی وہ شرم و حیا کو جتنا ہو سکے

بالائے طاق رکھنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن یارم کاظمی

کی بے باکیاں عروج پر تھیں، اس کی بے قراریاں بڑھتی جا

رہی تھیں۔نہ صرف اس کے لبوں کا لمس اب شدت اختیار

کر رہا تھا بلکہ اس کے ہاتھ بھی بے باقیوں کی انتہاؤں کو چھو

رہے تھے۔

"بیٹا بڑا ہو رہا ہے تو کیا کروں ڈارلنگ؟ بیٹے کو ایک بیوی لا

دوں؟ بتاؤ کتنا بڑا ہوا ہے تمہارا بیٹا؟ اتنا بڑا ہو گیا ہے کہ ایک

بیوی سنبھال سکے؟ تو کرتا ہوں اس کا کوئی حل، وہ اپنی بیوی

کے ساتھ مصروف رہے اور میں اپنی بیوی کے ساتھ۔"

اف یارم ! استغفر اللہ ! آپ ایسا سوچ بھی کیسے سکتے ہیں؟"

پتہ نہیں آپ کی سوچیں کہاں کہاں جاتی ہیں ! ایک چھوٹا سا

بچہ اور اس کے لیے آپ ایسا کیسے سوچ سکتے ہیں؟" وہ

کھلکھلاتے ہوئے کہنے لگی تھی جبکہ اس کی کھلکھلاہٹ کو

اپنے لبوں میں قید کرتا وہ اپنی بے باکیاں بڑھا رہا تھا۔ یہ تو

کمرے کی لائٹ آف تھی کہ روح کی زبان بھی چل رہی

تھی اور وہ یارم کو اس کے کس کا رسپانس بھی کر رہی تھی،

ورنہ اگر یہاں کمرے کی لائٹ آن ہوتی تو روح کی سانسیں

خشک ہو چکی ہوتی۔ لیکن یارم نے اپنی معصوم سی بیوی کے

لیے کسی طرح کی بے رحمی نہیں دکھائی تھی، کمرے کی

لائٹ آف ہی ٹھیک تھی، کم سے کم آف لائٹ میں اس کی

بیوی کی زبان تو چلتی تھی!

اب بچہ ہو گیا؟ کبھی کہتی ہو وہ بڑا ہے تو میں اس کے فیوچر "

کے بارے میں کچھ بہتر سوچتا ہوں تو کہتی ہو کہ وہ چھوٹا

ہے ! تم ہی بتاؤ حل کیا نکالنا ہے تمہاری باتوں کا؟ اسے بڑا

سمجھوں یا چھوٹا؟" وہ تفصیل جاننا چاہتا تھا جبکہ روح باتوں

سے عاجز آتی اپنی بحث ہی ختم کرنے لگی تھی۔

"جناب! میں یہ چاہتی ہوں کہ آپ اپنے بے لگام جذبات

کو قابو میں رکھیں اور اپنا فرمائشی پروگرام بھی بند کر دیں

کیونکہ میرا بیٹا بڑا ہو رہا ہے۔ یہ نہیں کہہ رہی کہ اس کی

شادی کر دیں اب!"روح نے تفصیل سے سمجھایا تھا جس پر

۔یارم نے سوچنے والے انداز میں ہاں میں سر ہلایا

اگر تمہارا بیٹا اتنا بڑا نہیں ہے کہ اس کی شادی کروادی"

جائے تو اتنا بڑا ابھی نہیں ہے کہ اس کا باپ اس کی ماں سے

کوئی فرمائش کرے تو اس کی ماں اپنے چھوٹے سے بچے کو بیچ

میں گھسادے۔میری فرمائش اتنی بھی غلط نہیں ہے،اگر

میں تم سے تھوڑی بہت بولڈ ایکشن کی امید کرتا ہوں تو اس

میں کچھ غلط نہیں ہے۔ تم میرے لیے کچھ اسپیشل کر سکتی

ہو، ساڑی کے علاوہ اور بھی بہت سارے آپشن ہوتے

ہیں۔"

"مطلب آپ کیا چاہتے ہیں؟ میں سوٹ میں آپ کے لیے

ڈانس کروں؟" وہ حیرانگی سے اسے دیکھتے ہوئے سوال

کرنے لگی تھی جبکہ یارم کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی

تھی۔

تمہیں لگتا ہے تم سوٹ میں بولڈ نظر آؤ گی بے بی اور میں"

نے تم سے یہ کب کہا کہ تم کچھ پہن کر ہی مجھے امپریس

کرو؟ بنا پہنے بھی تم ایسا کر سکتی ہو!" وہ ابھی بول ہی رہا تھا

جب روح نے فوراً اس کے لبوں پر ہاتھ رکھ دیا تھا، اب اس

کی باتیں ضرورت سے زیادہ بے باکی کی طرف جا رہی

تھیں۔

بس! بے شرمی والی گندی باتیں کروالی جائیں آپ سے!"

جتنی ہو سکیں شوق سے کر لیتے ہیں، کوئی اچھی بات مت

کیجیے گا آپ! یہاں میں آپ کے لیے کچھ اسپیشل کرنے کے

بارے میں سوچ رہی تھی کہ آپ کی باتوں نے میرے

پلان پر پانی پھیر دیا، اب تو میں سوچ بھی نہیں سکتی۔" روح

نے فوراً ہی کانوں کو ہاتھ لگاتے اس معاملے کو ہی ختم کرنا چاہا

تھا جبکہ وہ کچھ سوچ رہی تھی یہ بات یارم کو کافی زیادہ پسند آ

رہی تھی یعنی کہ کچھ نہ کچھ ہو سکتا تھا۔

تم سوچو یا نہ سوچو لیکن میں بہت کچھ سوچ چکا ہوں"

ڈارلنگ! میں چاہتا ہوں کہ تم میرے لیے کچھ اسپیشل کرو،

کچھ ایسا جو مجھے اسپیشل فیل کروائے جیسے آج تمہیں اسپیشل

فیل کروانے کے لیے میں نے تمہارا برتھ ڈے اسپیشل بنایا،

اسی طرح سے تم میرے اسپیشل ڈے کے لیے کچھ کرو گی۔

اب کیا کرو گی یہ تم دیکھو گی! ایک مہینے کے بعد ہماری

ویڈنگ اینی ورسری ہے اور میں چاہتا ہوں کہ ہماری یہ والی

ویڈنگ اینی ورسری تم اسپیشل بناؤ۔ ہر دفعہ میں ہی کیوں

سب کچھ کروں؟ اس ویڈنگ اینی ورسری کو اسپیشل میری

معصوم سی بیوی بنائے گی لیکن اس لمحے کو اسپیشل یارم کاظمی

بنائے گا!" وہ کہتے ہوئے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتا اسے ایک

جھٹکے سے اپنے ساتھ لگا کر اس کے لبوں پر جھک گیا تھا۔ اب

کی دفعہ اس کا انداز شدت اختیار کیے ہوئے تھا جبکہ بے

قراری سے اس کے جسم کے ذرے ذرے کو چومتے ہوئے

وہ اسے بتا رہا تھا کہ وہ کتنی خاص ہے، کتنی انمول ہے!

○○○○○○○○

روح گہری نیند سو گئی تو یارم آہستہ سے اس کے قریب سے

اٹھتے ہوئے باہر آگیا تھا۔اس کا ارادہ تھوڑی دیر اپنے اسٹڈی

روم میں جانے کا تھا۔اس کا ارادہ تھوڑی دیر اسی کیس پر کام

کرنے کا تھا۔ اندر آتے ہوئے اس نے اپنا لیپ ٹاپ آن کر

کے اپنی خاص انٹرنیٹ ڈیوائس آن کی تو اسے ایک ساتھ کئی

ساری میلز اسی ای میل سے ریسیو ہونے لگی، جس سے

اتنے دنوں سے اسے سب کچھ ریسیو ہو رہا تھا۔ لیپ ٹاپ

کھولتے ہوئے اس نے وہ ای میلز پڑھنا شروع کی تو اسے

اندازہ ہوا کہ وہ جو کوئی بھی ہے، ان پر مکمل طور پر نظر رکھے

ہوئے تھا۔ وہ ان کے بارے میں سب کچھ جانتا تھا، یہاں

تک کہ وہ یہ بھی جان چکا تھا کہ خضر یہاں آکر یارم کو کافی

ساری ڈارک ویب سائٹس کے بارے میں انفارمیشن دے

چکا تھا۔اور یارم یہ بھی جان چکا تھا کہ جن کیسز کی

نوٹیفکیشنز اتنے دنوں سے وہ آدمی اسے بھیج رہا ہے وہ

سارے کیسز خواجہ سراؤں کے بارے میں تھے،اور اب

وہ آدمی اسے وہ آرٹیکلز بھیج رہا تھا جو کبھی نہ کبھی کہیں نہ

کہیں پر شائع ہوئے تھے۔

یارم تیزی سے ان تصویروں اور پی ڈی ایف فائلز کو کھول

کر چیک کرنے لگا تھا۔ وہ سارے ڈاکومنٹس اس کے پاس

موجود تھے، اگر یہ سب کچھ تھا تو وہ آدمی اسے ایک ہی دفعہ

سب کچھ کیوں نہیں بھیج رہا تھا؟ اس طرح تھوڑا تھوڑا ڈیٹا

بھیج کر آخر وہ چاہتا کیا تھا؟ کیا وہ یہ چاہتا تھا کہ یارم خود ان

سب چیزوں کے بارے میں جانے؟ اگر اس کے پاس سب

کچھ موجود تھا تو ایک ہی دفعہ وہ یارم کو یہ سب کچھ مہیا کر

سکتا تھا، لیکن نہیں، شاید وہ یارم کا کوئی ٹیسٹ لے رہا تھا ۔

وہ آدمی جو کوئی بھی تھا، ان کے بارے میں خاص معلومات

رکھتا تھا، یہاں تک کہ اسے یہ بھی پتہ تھا کہ یارم کا ظمی زندہ

ہے اور اس وقت شیسیلز آئی لینڈ پر موجود ہے۔ وہ آدمی جو

بھی تھا جان بوجھ کر انہیں آدھی ادھوری معلومات دے رہا

تھا۔ وہ آدمی انہیں سب کچھ بھیج ہی نہیں رہا تھا، لیکن وہ ایسا

کیوں کر رہا تھا وہ سمجھ نہیں پا رہے تھے۔ اس آدمی کا خواجہ

سراؤں کے ساتھ کیا تعلق تھا؟ اور کسی بھی خواجہ سرا کا یارم

کے ساتھ کیا تعلق تھا؟ وہ کیوں اس طرح کی انفارمیشن

اسے دے رہا تھا؟ جو کیس دفن ہو چکے تھے، بند ہو چکے

تھے، ان کے بارے میں اسے معلومات دینے کا بھلا کیا ہی

فائدہ تھا؟ وہ کافی حیران تھا۔ ایک سوچ اس کی یہ بھی تھی کہ

یہ کیس کہیں نہ کہیں "کنگ" کے ساتھ جڑا ہوا تھا، لیکن

کہیں نہ کہیں وہ یہ بھی سوچنے پر مجبور تھا کہ یہ آدمی کوئی

انتہائی مینٹلی ڈسٹرب ہے جو اپنے مسئلے کا حل چاہتا ہے۔

کبھی وہ آدمی ای میلز کے تھرویارم کو ایک بہت ہی معصوم

انسان لگتا تھا جو کہ اس وقت کسی مصیبت کا شکار ہے یا اپنے

اپنوں کو کھونے کا دکھ منا رہا ہے، لیکن کبھی کبھی وہ آدمی

اسے ایک بہت ہی چالاک آدمی لگتا تھا جو سب کچھ جانتے

بوجھتے صرف اور صرف یارم کو الجھانے کی کوشش کر رہا

تھا۔

لیکن اب یارم نے سوچ لیا تھا، وہ اس کے دماغ کے ساتھ

اسی کی طرح کھیلے گا۔اس نے ایک ایک کر کے ان ساری

فائلز کو کھولنا شروع کر دیا تھا۔سب سے پہلے اس کی نظر

2009 والے اسی واقعے پر گئی تھی جو کراچی میں ہوا تھا۔

کراچی، 2009 میں سڑک پر نو لوگوں کو آگ لگا کر قتل کر

دیا گیا اور وہ نو کے نو لوگ خواجہ سرا تھے۔ یہ معلومات اسے

خضر بھی دے کر جا چکا تھا، لیکن یہی معلومات اب وہ آدمی

بھی اسے دے رہا تھا۔ وہ خود ہی اس کیس کو ریڈ کرنے لگا تو

اسے محسوس ہوا کہ یہ آرٹیکل شاید اس آدمی نے خود ہی لکھا

ہے، کیونکہ اس آرٹیکل کو انتہائی دکھ اور تکلیف کے ساتھ

لکھا گیا تھا۔ یہ معاملہ کوئی معمولی معاملہ لگ ہی نہیں رہا تھا،

ایسا لگ رہا تھا جیسے اس چیز کو لکھنے والے نے اس چیز کو

محسوس کیا ہے۔

ooooooo

"ہاں تو یارم! پتہ چل گیا تمہیں سب کچھ؟ یا ابھی کچھ باقی

ہے؟ ویسے کیا پتہ چلا تمہیں؟ کہ وہ سب لوگ خواجہ سرا

ہیں؟ بس اتنا ہی؟ اور کچھ بھی نہیں؟"

نہیں یارم کاظمی، تمہیں سب کچھ نہیں پتہ چلا۔ اور شاید "

کبھی نہیں چلے گا۔ تم انصاف کرتے ہو، ہاں تم بڑے ڈون

ہو، تم غریبوں کے مسیحا ہو، تم کہتے ہو دنیا میں کچھ غلط نہیں

ہونا چاہیے لیکن یہ سب صرف ان لوگوں کے لیے ہے جو تم

"۔ جیسے ہیں۔ تم ہمارے لیے کبھی کچھ نہیں کرو گے

۔ یارم نے یہ جملہ بار بار پڑھا تھا

"تم سوچتے ہو میں کیوں اتنا لکھ رہا ہوں؟ کیوں بار بار تمہیں

ای میل کر رہا ہوں؟ میں تم سے محبت نہیں کرتا، نہ میں

تمہارا دیوانہ ہوں۔ میں تو صرف یہ چاہتا ہوں کہ تم ایک بار

بس ایک بار ہماری طرف دیکھو۔"

"تم جانتے ہو 2009 میں کراچی میں کیا ہوا تھا؟ میں

تمہیں پھر سے بتاتا ہوں، کیونکہ شاید تم نے وہ میل صرف

پڑھی ہو گی، محسوس نہیں کی ہو گی۔ نو خواجہ سرا، سڑک پر۔

پہلے انہیں گولیاں ماری گئیں، پھر ان پر پیٹرول ڈال دیا گیا

اور پھر انہیں جلا دیا گیا۔ زندہ جلایا گیا۔ تم جانتے ہو زندہ جلنے

کی بو کیسی ہوتی ہے؟ نہیں نا! تمہیں کیا پتہ۔ تم تو اپنی بڑی

گاڑیوں میں بیٹھ کر دبئی گھومتے ہو۔ لیکن میں نے دیکھی ہے

میں نے محسوس وہ بو۔ اور ان کی چیخیں وہ چیخیں آج بھی

میرے کانوں میں گونجتی ہیں۔ لکھتا ہوں تو ہاتھ کپکپا جاتے

ہیں۔ لیکن میں پھر بھی لکھوں گا تا کہ تمہیں پتہ چلے کہ

تمہارے کنگڈم کے باہر بھی ایک دنیا ہے۔ انصاف کے دیوتا

"؟ہو نا تم، اس دن کہاں تھے جب ہم پر ظلم ہوئے تھے

اس دن کسی نے کچھ نہیں کیا۔ کسی نے نہیں کہا کہ دیکھو "

کسی مظلوم کو مار ڈالا گیا ہے۔ انہوں نے کہا 'اٹھاؤ یہ گند اور

لے کر جاؤ یہاں سے، دھرتی پر بوجھ کم ہو گیا'۔ پولیس

والے آئے، انہوں نے ایک پیپر پر لکھا 'نامعلوم افراد جھلس

کر ہلاک'۔ صرف نو لاشیں، کوئی نام نہیں۔ اور پھر انہیں

ایک گڑھے میں پھینک دیا گیا۔ کوئی جنازہ نہیں تھا، کوئی نماز

جنازہ نہیں پڑھی گئی۔ اور نہ ہی کوئی چلا کر رو سکا، کیونکہ تم

جانتے ہو نا کیا ہوتا ہے؟ خواجہ سرا کا جنازہ نہیں ہوتا۔ امامِ

مسجد کہتا ہے 'یہ تو پاک نہیں'۔"

میں تمہارا دشمن نہیں تھا یارم کاظمی، تم سے شکایت تھی"

کہ تم ہمارا انصاف نہیں کرتے لیکن اب میں تم سے نفرت

کرتا ہوں، کیونکہ تمہارا انصاف صرف عام لوگوں کے لیے

"ہے، ہمارے لیے نہیں۔

اب انڈیا کی بات کرتے ہیں۔ ایک جگہ گجرات، نام سنا"

ہو گا تم نے۔ چار خواجہ سراؤں کو قتل کیا گیا۔ یوں نہیں کہ

گولی ماری، ان کے جسم کے ٹکڑے کاٹے گئے۔ ہاں،

ٹکڑے۔ ایک کا ہاتھ کاٹا، دوسرے کی ٹانگ، تیسرے کی

کمر سے نیچے سب کچھ۔ اور وہ سب زندہ تھے۔ جب تک

آخری سانس نہ آگئی، وہ زندہ تھے۔ تم سمجھ سکتے ہو کیا گزری

ہو گی ان پر؟ لیکن ان کی چیخیں کس نے سنیں؟ کسی نے

نہیں۔ لوگوں نے دروازے بند کر لیے تھے کیونکہ انہیں

پتہ تھا کہ اگر کھولیں گے تو ان کے ساتھ بھی ایسا ہی ہو گا۔

بعد میں پولیس نے ایک رپورٹ لکھی 'چار افراد قتل،

جسموں کے اعضا کٹے ہوئے پائے گئے'۔ پھر وہ رپورٹ

کہیں رکھ دی گئی۔ کوئی پڑھنے والا تھا؟ کوئی سننے والا تھا؟"

نہیں

اور سری لنکا، 2017، سنو یارم! سات خواجہ سرا،"

انہیں پہاڑی کے نیچے زندہ دفن کر دیا گیا۔ گڑھا کھودا، انہیں

اندر دھکیل دیا، پھر اوپر مٹی اور پتھر۔ پھر اس پر عمارت بنا

دی گئی —— ایک گودام۔ آج بھی وہ عمارت کھڑی ہے،

لوگ اس میں سامان رکھتے ہیں، ان کے نیچے سات انسان

پڑے ہیں۔ کیا وہ زندہ تھے جب مٹی ڈالی جا رہی تھی؟ ہاں،

وہ چیخ رہے تھے۔ لیکن مزدوروں نے کانوں میں روئی ڈال

لی تھی۔ خیر چھوڑو، تم کیا کرو گے اس کے بارے میں جان

کر؟ کچھ نہیں! تمہارے پاس انصاف تو صرف اپنے جیسے

لوگوں کے لیے ہے کیونکہ ہم تمہارے لیے شاید انسان ہی

نہیں ہیں۔"

چلو آگے بڑھتے ہیں۔ بنگلہ دیش، 2012، یہ سب سے "

بد ترین ہے۔ سنو! بارہ خواجہ سرا —— اور ان میں بچے بھی

تھے، دس گیارہ سال کے۔ انہیں ایک جگہ جمع کیا گیا، پھر

ایک ایک کر کے جلایا گیا۔ ایک لڑکا بھاگنے لگا تو اس کی

ٹانگیں توڑ دی گئیں، پھر اسے بھی آگ میں پھینک دیا۔ تم

جانتے ہو آگ میں جلتے ہوئے بچے کی آواز کیسی ہوتی ہے؟

وہ اپنی ماں کو پکارتا ہے، لیکن اس کی ماں شاید کسی اور جگہ

بیٹھی ہوتی ہے اور جانتی بھی نہیں کہ اس کا بچہ کہاں ہے۔

اور بعد میں جب وہ ماں پوچھنے جائے گی تو پولیس کہے گی

"تیرا بچہ تو خواجہ سرا تھا، اس کا کوئی حساب نہیں"۔

اتنا ہی نہیں یارم، بہت کچھ ہے۔ ایک خواجہ سرا سڑک پر"

اکیلے چلتا ہے تو کیا ہوتا ہے؟ پتہ ہے تمہیں؟ ایک گاڑی آتی

ہے، دو آدمی اسے زبردستی اندر گھسیٹتے ہیں۔ پھر اس کے

ساتھ جو کرتے ہیں—میں اسے لکھ نہیں سکتا، کیونکہ

لکھوں گا تو میں خود رو پڑوں گا۔ لیکن اتنا جان لو کہ بعد میں

وہ خواجہ سرا چل بھی نہیں سکتا، ڈاکٹر کے پاس جاتا ہے تو

ڈاکٹر کہتا ہے 'یہاں سے نکل جا، ہمارے پاس تیرے لیے

دوا نہیں'۔"

ہمارا قصور کیا ہے؟ بتاؤ! ہم نے کیا کیا ہے؟ ہم ناچتے ہیں، "

گاتے ہیں، لوگوں کو خوش کرتے ہیں۔ شادیوں میں جاتے

ہیں، مبارک دیتے ہیں، لوگ ہم سے دعائیں لیتے ہیں۔ پھر

وہی لوگ رات کو ہمیں گلی میں مار دیتے ہیں۔ ہماری لاش

پڑی ہوتی ہے تو لوگ کہتے ہیں 'یہ تو خود ہی مر گیا، کوئی بڑی

بات نہیں'۔ کیا ہم مر نہیں سکتے؟ کیا ہمارے آنسوؤں کا

رنگ الگ ہے؟ کیا ہم بھوکے نہیں ہوتے، پیاسے نہیں

ہوتے؟ ہماری بھی مائیں ہوتی ہیں۔ لیکن جب ہم مر جاتے

ہیں تو ہماری ماؤں کو پتہ بھی نہیں چلتا، کیونکہ کوئی بتانے والا

نہیں ہوتا۔ لیکن تمہارے جیسے لوگوں نے کبھی ہمارے

لیے کچھ نہیں کیا۔ دنیا کو انصاف دلانے والے کبھی اس

طرف نہیں دیکھتے۔ """تم کیوں ہمارے لیے کچھ نہیں

کرتے ؟ تم کہتے ہو تم انڈر ورلڈ کے ڈون ہو، تم کہتے ہو تم

انصاف کرتے ہو، تم کہتے ہو تم دنیا میں کچھ غلط نہیں ہونے

دیتے۔ لیکن یہ جو ہو رہا ہے ہمارے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے

—— کیا یہ غلط نہیں ہے ؟ کیا ہم اس دنیا کا حصہ نہیں ہیں ؟ کیا

ہم تمہارے لیے انسان نہیں ہیں ؟ تمہارے پاس ہتھیار

ہیں، تمہارے پاس پیسے ہیں، تمہارے پاس طاقت ہے۔ تم جسے چاہو بچا سکتے ہو، جسے چاہو سزا دے سکتے ہو۔ لیکن تم نے کبھی ہمارے لیے ایک انگلی بھی نہیں اٹھائی۔ تم ویسے ہی ہو جیسے دوسرے مافیا والے ہیں۔ تم صرف اپنے لوگوں کے لیے لڑتے ہو، صرف ان کے لیے جو تمہارے جیسے ہیں۔ ہم تمہارے جیسے نہیں ہیں، تو ہم تمہارے لیے کچھ نہیں۔"

تو آج میں تمہیں چیلنج کرتا ہوں، یارم کاظمی! دکھادو کہ تم"

ویسے نہیں ہو جیسے سب ہیں۔ اٹھ کر کچھ کرو۔ کم از کم یہ تو

مان لو کہ ہم بھی انسان ہیں۔ ہمیں بھی جینے کا حق ہے۔

ہماری لاش کو بھی کفن چاہیے، ہمیں بھی دعا چاہیے، ہمارے

نام بھی کہیں لکھے جائیں۔ لیکن میں جانتا ہوں—— تم کچھ

نہیں کرو گے۔ کیونکہ تم بھی انہی سب کی طرح ہو۔ تم بھی

ہمیں بھول جاؤ گے۔ یہ ای میل بھی ڈیلیٹ کر دو گے۔ اور

کل پھر کہیں کوئی خواجہ سرا مرے گا تو تمہیں پتہ بھی نہیں

چلے گا، جیسے اتنے سالوں تک تمہیں کبھی کچھ پتہ نہیں

چلا۔"

"ہاں لیکن بس اتنا یاد رکھنا۔ تم نے کچھ نہیں کیا۔ تم نے

کبھی کچھ نہیں کیا لیکن اب میں کروں گا۔ میں بہت کچھ

کروں گا۔ تمہاری جگہ بیٹھ کر میں تمہارے جیسے لوگوں کو

نہیں بلکہ اپنے جیسے لوگوں کو انصاف دلاؤں گا۔ ہاں، میں

"۔ دلاؤں گا انصاف! اور میرا انصاف دنیا دیکھے گی

وہ اس کی لکھی تحریر پڑھے جا رہا تھا جبکہ یارم اس کے آخری

جملوں پر اٹک گیا۔ اس نے گہری سانس لی تھی، وہ سمجھ چکا

تھا۔ ہاں، وہ سب کچھ سمجھ چکا تھا۔ کہانی کھل کر اس کے

سامنے آگئی تھی، شطرنج کی بساط پوری طرح اس کے سامنے

کھل چکی تھی۔اب کچھ بھی چھپا ہوا نہیں رہا تھا، کچھ بھی ڈھکا

۔ہوا نہیں تھا، سب کچھ اس کے سامنے تھا

○○○○○○○○

وہ تقریباً صبح نو ساڑھے نو بجے تک اپنے آفس میں پہنچ چکے

تھے حالانکہ وہ سب لوگ ہی ساری رات جاگتے رہے تھے

اور کسی میں بھی اتنی ہمت نہیں تھی کہ آکر کام کرے،

لیکن کسی نے بھی یہ بات کسی کو پتہ نہیں چلنے دینی تھی کہ وہ

کل رات کہاں تھے۔اسی لیے کسی ایک نے بھی چھٹی نہیں کی تھی کیونکہ یہ ضروری تھا، یارم کے کام کے لیے وہ سب لوگ وہاں آچکے تھے۔وشال کی حالت نارمل تھی جبکہ راکیش کا بازو ٹوٹا ہوا تھا۔لیلیٰ خضر کے ساتھ آئی تھی اسی لیے آج ان کے پاس نہ رکتے ہوئے تیزی سے خضر کے پیچھے ہی اس کے آفس میں چلی گئی تھی۔

میری بات سنو لیلیٰ ! کیا تم کچھ کر رہی ہو "اس نے اچانک "

لیلیٰ کے اندر آنے پر سوال کیا تھا جس پر لیلیٰ نے فوراً نفی میں

سر ہلایا ۔

دیکھو لیلیٰ ! میری بات سمجھنے کی کوشش کرو، تم مجھ سے "

کچھ بھی نہیں چھپاؤ گی ۔ 'کنگ' نے کیا کہا ہے تم سے ؟ مجھے

سب کچھ جاننا ہے، ایک ایک چیز ! تم مجھے اس کی چیٹ

دکھاؤ،"خضر نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے اچانک سے کہا

۔تو لیلیٰ ایک لمحے کے لیے ہراساں سی ہو گئی

مطلب کیا ہے تمہاری فضول بات کا خضر؟ کیا تم مجھ پر"

شک کر رہے ہو؟ تم جانتے ہو کہ میں اس سے بات کر رہی

ہوں اور ہماری بات روز ہوتی ہے، لیکن ایک حد سے زیادہ

نہیں۔ وہ صرف میری خوبصورتی کی تعریف کرتا ہے، اس

کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے۔ لیکن اگر تمہیں لگتا ہے کہ

تمہیں سب کچھ چیک کرنا بہت ضروری ہے تو بے شک تم

پڑھ لو، مجھے اعتراض بھی نہیں ہے، "لیلیٰ نے اپنا فون اس کی

طرف بڑھایا تھا جبکہ خضر نے اپنا ہاتھ پیچھے کر لیا۔

"میں تم میری بات کا مطلب اپنی مرضی سے لے رہی ہو۔ میں

صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ وہ آدمی تم سے کچھ بھی کہے، تم مجھ

سے ضرور شیئر کرو گی۔ تم مجھ سے کچھ بھی نہیں چھپاؤ گی

لیلیٰ! یہ باتیں چھپانے والی ہر گز نہیں ہیں، سب کچھ بعد میں

باہر آئے گا۔اس لیے یاد رکھنا تمہاری طرف سے کسی طرح

کی بیوقوفی ہمارے لیے بہت بڑا مسئلہ بنا سکتی ہے،" وہ بے

حد نرمی سے اسے سمجھا رہا تھا جبکہ لیلیٰ کو اب غصہ آرہا تھا۔وہ

ہر بات میں اسے کیوں سمجھانے لگ جاتا تھا؟ایسی بھی کون

سی بیوقوفیاں کرتی تھی وہ؟زندگی میں ایک ہی تو غلطی ہوئی

تھی اس سے، لیکن خضر تو اس کی ایک غلطی کو پکڑ کر ہی بیٹھ

گیا تھا۔

بات سنو میری! تم خود کو بہت زیادہ اسمارٹ سمجھنا چھوڑ "

دو۔ میری غلطی ہے، میں نے تمہارے پرابلم کو نہیں سمجھا،

میں یارم کے پوائنٹس کو نہیں سمجھ سکی تو اس کا یہ مطلب

نہیں ہے کہ تم ہر بات پر اس چیز کے لیے مجھے کریٹیسائز کرو

گے۔ میں جانتی ہوں میں جذباتی ہو گئی تھی لیکن اس کا یہ

مطلب ہرگز نہیں ہے کہ تم ہر چیز میں مجھے بیوقوف قرار دو

گے۔ مجھے تمہارا انداز پچھلے کچھ دنوں سے بہت ہی زیادہ برا

لگ رہا ہے۔ تم ہر بات پر یہی کہتے ہو کہ میں کوئی بیوقوفی نہ

کروں، کیا میں تمہیں کوئی بیوقوف لگتی ہوں؟ دیکھو خضر!

میری برداشت کی ایک انتہا ہے اور اب وہ انتہا تم پار کر رہے

ہو۔ کیا لگتا ہے تمہیں؟ کیا کروں گی میں؟" وہ سینے پہ ہاتھ

باندھتی غصے سے بولی تھی۔ شاید اس کی برداشت کی سچ میں

انتہا ہو چکی تھی۔

یہ سب کچھ ٹریپنگ کا حصہ ہے، ہر چیز! مطلب ہو سکتا ہے" تمہاری 'کنگ' سے گفتگو بھی اس کی ٹریپنگ کا حصہ ہو۔ میں نہیں چاہتا کہ تم کسی بری چیز میں پھنس جاؤ۔ جیسا ہم سوچتے ہیں سب کچھ ویسا نہیں ہوتا اور کنگ کا کیس بالکل بھی سیدھا نہیں ہے۔ میرا ایارم سے رابطہ نہیں ہو پارہا، جیسے ہی میرا اس سے رابطہ ہو گا میں تم سب کو سمجھا دوں گا، لیکن فی الحال اتنا سمجھو کہ ان کی کسی بھی بات پر عمل کرنے سے پہلے تم

مجھے بتاؤ گی کہ وہ تمہیں کیا کرنے کے لیے کہہ رہے ہیں،"

وہ اسے تفصیل سے سمجھانے لگا تھا جبکہ لیلیٰ حیرت سے اسے

دیکھ رہی تھی۔

"خضر! میں تمہیں سب کچھ بتاتی ہوں جو بھی وہ مجھے کہتا ہے

میں نے تم سے کچھ نہیں چھپایا۔ تمہیں یارم نے بتادیا تھا کہ

میں تم سے کچھ چھپانا چاہتی ہوں؟ اسی لیے تم بار بار مجھ سے

یہ سوال کر رہے ہو نا؟ خیر جو بھی ہے، میں تمہیں اپنی

طرف سے کلیئر کرتی ہوں کہ میں نے تم سے اب تک کچھ

بھی نہیں چھپایا۔ کنگ کے ساتھ میری جو بھی گفتگو ہوئی

ہے وہ ساری تمہارے سامنے ہے اور اگر تم چاہو تو خود بھی

ساری چیٹس پڑھ سکتے ہو۔ ابھی تک کنگ کی طرف سے

مجھے کچھ بھی اس طرح کا میسج نہیں ملا جسے دیکھ کر میں کنفیوز

ہوتی یا الجھ کر تم سے کچھ کہتی۔ بس وہ چھوٹی چھوٹی سی باتیں

کرتا ہے، اسے بیوٹی کے بارے میں کافی نالج ہے جہاں تک

مجھے اندازہ ہے۔اس کے علاوہ کنگ کہتا ہے کہ وہ بہت

خوبصورت ہے،اس کا حسن عورتوں کے حسن کو مات دے

دیتا ہے۔یہ بات مجھے کافی کنفیوز کر رہی تھی۔میں نے سوچا

تھامیں صبح اس بارے میں معصومہ کو بتاؤں گی،شاید

تمہارے ساتھ شیئر کرنے والی بات تھی ہی نہیں اس لیے

تمہارا خیال نہیں آیا،لیکن پھر بھی تمہیں بتا دیتی ہوں کہ

کنگ کی ساری باتوں میں سے یہی بات مجھے تھوڑی سی

عجیب لگی،" وہ اسے دیکھتے ہوئے بول رہی تھی جبکہ خضر ذرا

سا الجھتا ہوا ہاں میں سر ہلا گیا تھا۔

oooooooooo

آج وہ صبح صبح نہیں جاگی تھی بلکہ اسے جاگنے میں کافی دیر ہو

گئی تھی۔اس نے اٹھ کر دیکھا تو اسے یارم کہیں بھی نظر

نہیں آیا تھا جبکہ رویام بھی بیڈ پر نہیں تھا۔اس نے ایک نظر

سامنے لگی گھڑی کی طرف دیکھا تو وہ صبح کے دس بجا رہی

تھی۔ وہ سر پہ ہاتھ مارتی تیزی سے اٹھ کر واش روم میں

گھس گئی تھی۔ آج صبح فجر کے بعد تو وہ سوئی تھی، یارم نے

ساری رات اسے سونے ہی کہاں دیا تھا! یہی وجہ تھی کہ وہ

اتنی لیٹ ہو گئی تھی۔ پتہ نہیں رویام نے ناشتہ کیا بھی ہو گا یا

نہیں؟ نہ جانے یارم نے اپنی صبح کی کافی پی ہو گی یا نہیں؟

کافی کے بغیر تو اس کی صبح ہوتی ہی نہیں تھی۔ وہ جلدی سے

۔فریش ہو کر باہر نکلتے ہوئے کمرے سے باہر آئی تھی

ابھی وہ کچن کی طرف جانے کے بارے میں سوچ ہی رہی

تھی کہ اچانک اسے لان کی طرف سے چیخنے چلانے کی آواز

سنائی دی۔ایک طرف یارم کے قہقے تو دوسری طرف رویام

کے رونے کی آواز آرہی تھی۔وہ تیزی سے اس طرف قدم

بڑھاتے ہوئے باہر آئی تو سامنے ہی یارم کے قبضے میں اپنا

معصوم سا بیٹا نظر آیا تھا،جواب چیٹنگ کرنے کے بعد بچنے

کے لیے روح کو آوازیں دے رہا تھا۔روح کے مطابق اس

نے چیٹنگ سے گول کر لیا تھا اور یارم کا کہنا تھا کہ اس طرح

کی چیٹنگ کو وہ معاف نہیں کرے گا۔ وہ اس کے ساتھ

ہرگز فٹ بال نہیں کھیلنے والا تھا، لیکن اس نے اسے

ایموشنلی بلیک میل کیا کہ وہ شارف چاچو کے ساتھ آج میچ

کھیلنے والا تھا لیکن شارف کو اس نے گھر بھیج دیا ہے، اس وجہ

سے وہ اس کے ساتھ کھیل نہیں سکا، تو اب سزا کے طور پر

یارم کو اس کے ساتھ کھیلنا ہو گا ورنہ وہ روئے گا۔ اور یارم

اس کے اسی ایموشنل ٹریپ میں خود اپنی مرضی سے آگیا تھا

اور اب جب وہ چیٹنگ کرتے ہوئے پکڑا گیا تھا تو اس نے

رونا دھونا ڈال دیا تھا۔ شارف کے ساتھ تو اس کی چیٹنگ

چلتی ہی رہتی تھی، شاید وہ اسے معاف کر دیتا تھا لیکن یہاں

اس کا باپ تھا جو اس کی چیٹنگ کو ہرگز بھی کسی قیمت پر

معاف کرنے کو تیار نہیں تھا۔

ماما بچاؤ! ماما بچاؤ! دیکھو نا بابا مجھے کھا رہے ہیں!" وہ روح کو

باہر نکلتے دیکھتے ہی فوراً اپنا ہمیشہ والا باجا بجانا شروع کر چکا تھا،

جس پر روح نے تیزی سے باہر آتے ہوئے اسے یارم کی گود

سے لینا چاہا لیکن یارم اسے چھوڑنے کو تیار ہی نہیں تھا۔ اس

کا ارادہ شاید سچ مچ اسے کھانے کا ہی تھا، وہ اس کی گردن پر

ہلکا سا اپنی داڑھی رگڑتا اسے مزید تنگ کر رہا تھا جبکہ اس کی

داڑھی سے تنگ آتے ہوئے رویام خود کو بچانے کی ہر ممکن

کوشش کررہا تھا لیکن وہ بچ نہیں پارہا تھا کیونکہ یارم کے

شکنجے سے نکلنا آسان نہیں تھا ۔

"یارم چھوڑدیں نا میرے معصوم بچے کو! اس کی ساری

گردن سرخ ہوگئی ہے، آپ کیوں اس پر ظلم کرتے ہیں؟"

وہ بیچارگی سے کہنے لگی تھی جب رویام کا دھیان روح کی

گردن کی طرف گیا تھا ۔

ماما! کیا بابا نے آپ کو بھی داڑھی چبھوئی ہے؟ آپ کی "

گردن پر بھی ویسا ہی نشان ہے جیسا کہ میری گردن پر

ہے! " وہ اچانک سے بولا تو روح اگلے ہی لمحے شرمندگی

سے اپنا دوپٹہ کندھے پر سیٹ کرنے لگی تھی۔ وہ بے دھیانی

میں شاید نوٹ نہیں کر پائی تھی، لیکن یارم کی ساری رات

کی شدتوں کے نشان اس کے بدن کو ایک الگ ہی

خوبصورت سا رنگ دے رہے تھے۔

گندے بابا! آپ نے میری ماما کو داڑھی کیوں چبھوئی؟"

جب رویام بڑا ہو جائے گا تب رویام بھی آپ کو داڑھی

چبھوئے گا!" وہ اسے دیکھتے ہوئے دھمکی دینے لگا تھا، جس

پر زیادہ دھیان نہ دیتے ہوئے وہ مزید اسے اپنے شکنجے میں قید

کرنے ہی لگا تھا کہ روح نے اسے اس کے شکنجے سے چھڑایا

اور اندر دوڑ لگا دی تھی جبکہ یارم بھی اس کے پیچھے ہی آیا

تھا۔

"بابا پکڑو! بابا پکڑو!" روح آگے بھاگ رہی تھی جبکہ یارم

اس کے پیچھے پیچھے آتا انہیں نہ پکڑ پانے کا ڈرامہ کر رہا تھا،

جس پر رویام خوش ہوتا اپنی ماں کی اسپیڈ کو اپریشیئٹ کر رہا

تھا کہ اس کی ماں شاید ضرورت سے زیادہ ہی تیز دوڑتی ہے

کہ اس کا باپ اسے پکڑ ہی نہیں پا رہا۔

دیکھ رہا ہوں، تمہاری ماں تو ہاتھ ہی نہیں آ رہی!" وہ اس"

کے پیچھے آتے ہوئے بولا تو رویام کھلکھلا کر ہنسا تھا۔یہی چیز

۔تو اسے مزہ دے گئی تھی

یس ماما! اور تیز تیز بھاگو، بابا آپ کو نہیں پکڑ پا رہے!" وہ"

اور خوش ہوتے ہوئے روح کے ساتھ چپکتا اسے مشورہ

دے رہا تھا، جبکہ روح بھاگتے ہوئے سیدھی کچن میں آئی

تھی۔اسے چیک کرنا تھا کہ یہ جو اتنے ایکٹو دو جن ہیں،

انہوں نے کچھ کھایا بھی ہے یا نہیں؟ لیکن کچن میں آتے ہی

اسے اندازہ ہو چکا تھا کہ نہ صرف رویام ناشتہ کر چکا ہے بلکہ

یارم بھی ناشتہ کر چکا ہے اور ساتھ میں یارم نے اس کے

لیے بھی ناشتہ بنا دیا ہے۔

"مجھے لگتا ہے تمہاری ماں کی انرجی ختم ہو گئی ہے، اب اسے

کچھ کھانے دو پھر اسے بھگا لینا جتنا بھگانا ہوا۔" وہ روح کا بازو

پکڑ کر اسے کرسی پر بٹھاتے ہوئے اس کے لیے ناشتہ گرم

کرنے لگا تھا۔

""یار میں خود گرم کرلوں گی، آپ کیوں کر رہے ہیں؟""

وہ اسے کام کرتے دیکھ کر ہمیشہ کی طرح شرمندہ ہوئی تھی۔

"کیونکہ میں اپنی پیاری سی بیوی کو خود ناشتہ سرو کرنا چاہتا

ہوں، اس میں کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ ذرا ذرا سی بات کو

اتنا سر پر نہ سوار کیا کرو۔" وہ پیار سے اس کے پاس آتا اس کا

ماتھا چوم گیا تھا جس پر رویام نے جیلس ہوتے ہوئے فوراً ہی
روح کے ماتھے پر اسی جگہ پر اپنا پیار دیا تھا جہاں یارم دے کر
گیا تھا۔اس کی حرکت نے یارم کو اسے گھورنے پر مجبور کیا
لیکن اسے اگنور کرتے ہوئے وہ روح کی گردن میں چھپ
گیا تھا جس پر روح کھلکھلاتے ہوئے اسے اپنے ساتھ لگا گئی
تھی ۔

اس کا بچہ دن بدن بہت زیادہ شرارتی ہوتا جارہا تھا، اب اس کی شرارتیں بڑھتی جارہی تھیں۔نہ جانے صبح اٹھ کر اس نے کس طرح سے ری ایکٹ کیا تھا رویام کے سامنے، وہ نہیں پوچھنا چاہتی تھی۔اسے ڈر تھا کہ کہیں رویام بھول نہ گیا ہو کہ سب لوگ رات کو چلے گئے تھے اس کے سونے کے بعد، اور وہ اسے یاد دلادے تو اس کے لیے مسئلہ بن سکتا تھا۔لیکن تھوڑی دیر کے بعد اس کی پریشانی اپنے آپ ہی

حل ہو گئی تھی کیونکہ رویام خود ہی اس بارے میں بات

کرنے لگا تھا۔

"ماما! آپ کو پتہ ہے شارف چاچو نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ

وہ میرے ساتھ فٹ بال میچ کھیلیں گے، لیکن ان کو رات کو

ارجنٹ کام آگیا، ان کو جانا پڑ گیا۔ ان کو مشارف کے ساتھ

بھی میچ کھیلنا تھا، وہ بھول گئے تھے نا؟ تو پھر وہ میرے ساتھ

نہیں کھیل سکے۔ بابا جانو نے کہا ہے کہ شارف چاچو،

مشارف کے بابا جانو ہیں اسی لیے وہ اس کے ساتھ کھیلیں گے، لیکن میرے بابا جانو وہ میرے ساتھ کھیلیں گے۔ یہی انصاف ہوتا ہے۔ ہر کوئی اپنے بچے سے پیار کرتا ہے جیسے آپ دونوں مجھ سے کرتے ہیں، اسی طرح خضر نانو اور لیلیٰ نانی سب سے زیادہ پیار عنایت اور مہر سے کرتے ہیں "۔ وہ اسے تفصیل سے بتانے لگا تھا جبکہ روح نے مسکراتے ہوئے اس کا گال چوما تھا۔ ویسے یہ بات اسے سمجھانے کی

ضرورت نہیں تھی، لیکن شاید یہ بتانا بہت ضروری تھا کہ

اس کے والدین وہ ہیں اور اگر اس کے لیے کوئی کچھ کرنا

چاہتا ہے تو وہ اس کے والدین ہوں گے، کوئی باہر کا انسان

نہیں۔ اگر کوئی اس کے لیے کچھ کرتا ہے تو وہ اس کا پیار ہے،

لیکن وہ کبھی بھی مشارف کو اگنور کر کے اس کے پاس آئے،

یہ بات یارم کو گوارا نہیں تھی۔ وہ خضر سے بھی یہی امید

رکھتا تھا کہ وہ سب سے زیادہ اہمیت اپنی اولاد کو دے جس

طرح یارم اپنی اولاد کو سب سے زیادہ اہمیت دیتا تھا ۔

کسی دوسرے کے بچوں سے ہلکی سی زیادہ محبت آپ کے

اپنے بچے کے دل میں کتنی احساسِ کمتری پیدا کر سکتی ہے،

شاید یہ بات یارم بہت اچھے طریقے سے سمجھتا تھا۔اسی لیے

اس نے شارف اور خضر کو کبھی بھی رویام سے حد سے زیادہ

اٹیچ نہیں ہونے دیا تھا کیونکہ وہ اپنے بچوں والے تھے۔ہاں

لیکن درک اور پری رویام کے ساتھ بہت زیادہ اٹیچ تھے،

لیکن تب تک ہی جب تک ان کی اپنی اولاد نہ ہو جاتی، اس

کے بعد یارم نے ان کے ساتھ بھی رویام کا اتنا ہی تعلق رکھنا

تھا جتنا رویام کا باقی سب کے ساتھ تھا۔

چلو روح بے بی! اب جلدی سے ناشتہ کرو۔ ناشتہ کرنے"

کے بعد ہم آج شاپنگ پر جائیں گے اور بہت ساری شاپنگ

کریں گے۔ میرے بیٹے کا کہنا ہے کہ اس کی شرٹس اسے

چھوٹی ہورہی ہیں اسی لیے میں نے سوچا ہے کہ ہم اس کے

لیے بڑی بڑی شرٹس لے کر آئیں گے۔آئے دن تو اس کی

شرٹس چھوٹی ہو جاتی ہیں،اب ہم اتنی بڑی شرٹس لے کر

آئیں گے کہ آنے والے 30-35 سال کے لئے اس کے

خرچے ختم کر دیں۔"وہ پر سکون انداز میں بولا تھا جبکہ روح

۔ناشتہ کرتے ہوئے اسے گھور کر رہ گئی تھی

آئے بڑے دبئی کے ڈون! میرے بیٹے کے کپڑے"
بھاری ہو گئے ہیں آپ پر؟ ہم رو یام کے لیے سارے
کپڑے لے کر آئیں گے آج، وہ بھی بالکل اس کے سائز کے
مطابق۔ آئے بڑے میرے بیٹے کے لیے الٹا سیدھا بولنے
والے! میں بول رہی ہوں، سب کچھ میں اپنی مرضی کے
مطابق لوں گی۔" وہ ناشتہ کرتے ہوئے ساتھ ہی ساتھ
اسے دھمکی دینے لگی تو یارم کا قہقہ گونجا تھا۔ روح بہت

خوش تھی کہ فائنلی وہ اپنے لیپ ٹاپ سے نکل کر اسے کہیں

باہر گھمانے لے کر جا رہا ہے، ورنہ کتنے دنوں سے وہ اسے

مسلسل لیپ ٹاپ پر ہی مصروف دیکھ رہی تھی اور اسے غصہ

بھی آرہا تھا۔

لیکن آج وہ خود ہی اسے باہر گھمانے کے لیے لے کر جا رہا

تھا، جس پر وہ بہت زیادہ خوش ہو گئی تھی اور اب وہ خود کو اور

رو یام کو تیار کرنے کے لیے روم میں لے گئی تھی۔ تقریباً

15-20 منٹ کے بعد وہ دونوں تیار ہو کر باہر آئے تو یارم

پہلے ہی جانے کے لیے تیار تھا۔بس اپنی گاڑی کی چابی اٹھاتا

وہ شونو کو اشارہ کر چکا تھا۔

اس نے خضر کو میسج کر دیا تھا کہ جس قدر جلدی ہو سکے وہ

اس سے رابطہ کرے کیونکہ وہ اسے ایک بہت ضروری بات

بتانے والا ہے۔اس کے سامنے جیسے سب کچھ آگیا تھا،اب

وہ کسی چیز کو لے کر کنفیوز نہیں تھا،ہر چیز اس کے سامنے

تھی اور وہ چاہتا تھا کہ وہ خضر کو بھی یہ سارا کچھ کلیئر کر

دے۔اس نے خضر کو میل کر دی تھی، اسے یقین تھا جیسے

ہی خضر آفس پہنچے گا وہ اسے ضرور کال کرے گا، لیکن اس

سے پہلے وہ روح اور رویام کو باہر لے جانے کا ارادہ رکھتا تھا۔

○○○○○○○

میں سوچ رہی ہوں کہ ہم کب تک یہاں رہیں گے؟"

بہت وقت ہو چکا ہے، اتنے مہینے ہونے کو آئے ہیں۔

میرے خیال میں اب ہمیں واپس چلنا چاہیے اپنے گھر، اپنے

شہر میں۔ ہم یہاں کے لوگ نہیں ہیں۔ میرے خیال میں

ہم بس اتنا ہی یہاں رک سکتے تھے، ہمیں اپنوں کے بیچ

واپس چلنا چاہیے۔ میں جانتی ہوں ابھی تک آپ کے مسئلے

حل نہیں ہوئے لیکن امید کرتی ہوں کہ جلد ہی آپ کے

سارے مسئلے حل ہو جائیں گے اور ہم واپس چلیں

گے۔" روح اسے دیکھتے ہوئے بولی تو یارم نے حیرت سے

اسے دیکھا تھا۔ یہاں آنے کے بعد روح نے کہا تھا وہ نہیں

چاہتی کہ یارم دوبارہ اپنے انہی سارے کاموں میں پڑ جائے،

اسی لیے وہ اس کے ساتھ یہاں بہت زیادہ وقت گزارنا

چاہتی ہے، لیکن اب وہ خود کہہ رہی تھی کہ وہ واپس جانا

چاہتی ہے۔ شاید کل سب سے ملنے کے بعد اس کا دل ایک

دفعہ پھر سے انہی سب لوگوں کے بیچ جانے کو کر رہا تھا۔ سچ

تو یہ تھا کہ وہ ان کی فیملی تھی، وہی ان کے اپنے تھے، انہی

کے ساتھ وہ خوش رہتی تھی اور یارم بس یہی چاہتا تھا کہ اس

کی روح خوش رہے۔اس نے روح کو دیکھتے ہوئے نرمی سے

۔اس کا ہاتھ تھام لیا تھا

میں بھی اب واپس چلنا چاہتا ہوں روح! بہت ہو گیا، ہمیں"

مزید یہاں نہیں رہنا۔ جتنا جلدی ہو سکے میں اپنا سارا کام کر

لوں گا اور پھر ہم واپس چلیں گے۔ تم فکر مت کرو، میں

تمہیں مزید یہاں رہنے کے لیے نہیں کہوں گا۔بس کچھ

دن اور صبر کر لو اور پھر ہم واپس وہی چلیں گے جہاں سے

ہم آئے ہیں۔" وہ نرمی سے اس کا گال اپنی انگلیوں کے

پوروں سے چھوتے ہوئے مسکرا دیا تھا جس پر روح بھی ہلکا

سا مسکرائی تھی۔

○○○○○○○

مارکیٹ آتے ہی ان کی شاپنگ شروع ہو چکی تھی۔ روح

اپنی مرضی سے اس کے لیے شاپنگ کر رہی تھی جبکہ رویام

پر آتے جاتے ہر انسان کی نظر بھی اسے پریشان کر رہی تھی،

کہیں اس کے بیٹے کو نظر نہ لگ جائے۔ اور پھر جس انداز

میں اس نے کالا چشمہ لگا کر رکھا ہوا تھا، ممکن ہی نہیں تھا کہ

۔ پاس سے گزرتا کوئی بھی انسان اس پر بھرپور نظر نہ ڈالے

اف رومی جانو! آپ کو یہ کالا چشمہ پہن کر نہیں آنا چاہیے"

تھا۔ اب آپ گھر چلو گے تو ماما آپ کی نظر اتاریں گی، کسی نہ

کسی کی گندی نظر تو لگ ہی گئی ہو گی میرے بیٹے کو۔" وہ

پریشانی سے اسے اٹھا چکی تھی جبکہ یارم کا اس کو یوں کبھی

بھی کہیں پر بھی اٹھا لینا پسند نہیں تھا کیونکہ اب وہ بڑا ہو رہا

تھا۔اس کے مطابق اب اسے روح کے ساتھ چپکنا نہیں

چاہیے تھا بلکہ خود اپنے قدموں پر چلنا چاہیے تھا۔لیکن اس کا

بیٹا تو موڈی تھا، کبھی وہ یارم کے کندھوں پر سوار ہوتا تو کبھی

روح کی گود میں۔بس تھوڑا سا تھکنے کی دیر تھی،اس نے

دوبارہ زمین پر قدم نہیں رکھنا تھا اور یہ شاہی سواریاں اب

یارم کو پسند نہیں تھیں۔

کیونکہ اس کے مطابق اب وہ چلنے پھرنے، بھاگنے دوڑنے

اور ہر چیز کرنے کے قابل تھا، یہاں تک کہ وہ تو کہتا تھا کہ وہ

اپنے سارے بگاڑے ہوئے کام بھی خود ہی ٹھیک کیا

کرے، لیکن فی الحال تو روح نے اس کو اپنا لاڈلا بنا کر رکھا ہوا

تھا، وہ اسے کوئی کام کرنے ہی نہیں دیتی تھی۔یہی وجہ تھی

کہ وہ اب تک ٹھیک سے کچھ سیکھ نہیں پایا تھا، اگر وہ یارم کے اندر ہوتا تو اس وقت اسے سب کچھ کرنا آجاتا۔

اسے خوب ساری شاپنگ کروانے کے بعد وہ اسے واپس گھر لے جانے کے بجائے اپنے ساتھ لنچ کروانے لے کر آیا تھا۔

وہ اس کے برتھ ڈے کے بعد کا یہ سیکنڈ ڈے بہت اسپیشل بنانا چاہتا تھا۔ اس پر وہ بہت زیادہ خوش تھی، آج تقریباً سارا ہی دن وہ اس کے ساتھ گزارنے کا ارادہ رکھتا تھا۔ ویسے بھی

وہ جب سے یہاں آئے تھے ایک دن بھی روح کے ساتھ وہ

ٹھیک سے باہر گھومنے پھرنے نہیں آیا تھا۔ روح نے اب

تک یہ جگہ دیکھی ہی نہیں تھی اور اگر وہ اپنی روح کو ہی

یہاں لاکر کوئی خوشی نہ دے سکے تو اس کا یہاں آنے کا کیا

ہی مقصد تھا؟ روح کا ہاتھ تھامے وہ اسے وہ پورا جزیرہ دکھا

کر لایا تھا جبکہ کل ایک دفعہ پھر سے ان کا کہیں جانے کا ارادہ

تھا کیونکہ جزیرے کی دوسری سائیڈ پر بھی بہت کچھ دیکھنے

والا تھا۔ شام کو وہ لوگ گھر واپس آئے تو کھانا وہ لوگ باہر

سے ہی کھا کر آئے تھے۔ اس نے صرف روح سے چائے کی

فرمائش کی تھی جو وہ بنا کر اسٹڈی روم میں دے کر گئی تھی

اور خود وہ کمرے میں چلی گئی تھی۔ آج کا دن بھی اس کے

لیے کافی تھکا دینے والا تھا، جبکہ یارم اسٹڈی روم میں آتا ایک

دفعہ پھر سے اپنا لیپ ٹاپ کھول چکا تھا۔ لیپ ٹاپ پر چلنے

والی تفصیلات اور تصویروں نے اسے پریشان کر دیا تھا۔ یہ

ساری تصویریں آج کی تھیں۔ وہ روح کے ساتھ جہاں

جہاں گھوما تھا، رویام کے ساتھ جہاں جہاں گیا، ہر چیز کی

تصویر اس وقت یہاں موجود تھی۔ اور ان سب چیزوں نے

یارم کو پریشان کر دیا تھا۔ یہ سب کچھ کون کر رہا تھا؟ یہ یارم

کو کل سے ہی پتہ تھا لیکن وہ ان پر اس حد تک نظر رکھے

ہوئے تھا، اس بات کا اندازہ یارم کو نہیں تھا۔ ان سب

تصویروں کو بھیجنے کا مقصد کیا تھا وہ سمجھ چکا تھا، لیکن وہ اس

آدمی کو اس کے کسی مقصد میں کامیاب نہیں ہونے دے

سکتا تھا۔ اس نے لیپ ٹاپ پر چلتی ساری تصویروں پر ایک

نظر ڈالی تھی، پھر لیپ ٹاپ بند کرتے ہوئے وہ بالکل

پر سکون انداز میں اپنے کمرے کی طرف آ گیا تھا۔ اس نے

یہاں سے کمرے تک جاتے ہوئے ایک بہت بڑا فیصلہ کیا تھا

○○○○○○○○

وہ گہری نیند سو رہی تھی جب اچانک ہی اس کا فون بجا تھا۔

اس نے ایک نظر اپنے موبائل کو دیکھا لیکن اس وقت وہ

اپنی بیوٹی نیند تباہ کرنے کی نیت ہر گز نہیں رکھتی تھی، اس

لیے فون کو نظر انداز کرتے ہوئے اس نے ایک نظر خضر کو

دیکھا جو دوسری طرف کروٹ لے کر سو رہا تھا۔ اتنی حسین

بیوی کے ہوتے ہوئے وہ دوسری طرف کروٹ لے کر سو

رہا تھا، بڑا ہی جلاد ہسبینڈ تھا! وہ تیزی سے اپنی جگہ چھوڑتے

ہوئے دوسری طرف آتی، اس کی دوسری سائیڈ پر آکر لیٹتے

ہوئے اس کا بازو اپنے پیٹ پر رکھ کر اپنی گردن کے قریب

سے نائٹی ذرا سی ہٹا چکی تھی کہ اس کے جلاد شوہر کو پتہ چل

جائے کہ وہ کیا مس کر رہا ہے، جبکہ لیلیٰ کے اتنے قریب

آنے پر نہ صرف خضر کی آنکھ کھل گئی تھی بلکہ وہ اس کی

حرکتیں بھی نوٹ کر رہا تھا۔ وہ اتنی رات کو اس کے جذبات

جگانے کی کوشش کر رہی تھی اور پھر اس کے جذبات جگا کر

اس نے پیچھے ہٹ کر سو جانا تھا یہ کہہ کر کہ "دبئی کا عارضی

ڈون اس وقت بپھرا ہوا شیر بنا ہوا ہے، اس لیے بہتر ہو گا کہ

میرا شوہر سو جائے۔"

اسی لیے خضر نے اپنے جذبات پر کنٹرول کرتے ہوئے اپنا

ہاتھ اس کی کمر سے ہٹاتے ہوئے دوسری طرف کروٹ

بدلنا ہی چاہی تھی کہ اسے اپنے گردن پر پکڑ محسوس ہوئی۔

وہ اپنے ہاتھ سے اس کے گردن کے پیچھے کی جلد پکڑے

ہوئے تھی، مطلب وہ کروٹ تو اسے ہرگز نہیں لینے دینے

والی تھی۔ زبردستی اس کی طرف کروٹ بدلتے ہوئے وہ

ایک جھٹکے میں اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اسے اپنے

بے حد قریب کرتا، اپنے ساتھ جوڑتا، اس کے گردن میں

چہرہ چھپاتے ہوئے اس کی خوشبو میں کھوتا پاگل ہو رہا تھا۔ وہ

یہی تو چاہتی تھی کہ یہ انسان اس کے لیے پاگل ہو جائے۔ وہ

اسے اپنے قریب، بے حد قریب ہی اچھا لگتا تھا۔ اس کا دور

ہونا لیلیٰ کو پسند نہیں تھا، خاص کر اس وقت وہ اسے اپنے بے

حد قریب چاہتی تھی۔

اور اس وقت جیسے وہ اس کے قریب آ چکا تھا، وہ بالکل

پرسکون ہوتی اس کے سینے میں اپنا سر چھپا گئی تھی جب اسے

ایک دفعہ پھر سے اپنے موبائل کی ٹون سنائی دی۔ اس نے

بڑی مشکل سے سر اٹھا کر فون کی طرف دیکھا، واٹس ایپ پر

کوئی میسج شو ہو رہا تھا۔ آدھی رات کو بھلا کون میسج کر سکتا

ہے؟ وہ غصے سے موبائل دیکھے بغیر ایک دفعہ پھر سے

سونے لگی تھی لیکن نیند میں جانے سے پہلے اسے ایک لمحے

کے لیے کنگ کا خیال آیا تھا۔ ہو سکتا ہے کنگ اسے میسج کر

رہا ہو! اس نے ایک نظر خضر کو دیکھا جو شاید گہری نیند میں

اتر چکا تھا، پھر اسے خود سے تھوڑا پیچھے کرتے ہوئے وہ

موبائل کے پاس آتی موبائل اٹھا چکی تھی اور سچ مچ میں اس

کا شک سچ تھا۔

کنگ اسے اتنی رات کو میسج کیوں کر رہا تھا؟ وہ حیرت سے سوچتے ہوئے موبائل پر والے دوسرے میسجز چیک کرنے لگی تھی۔ کنگ نے اسے ملنے کے لیے بلایا تھا، وہ بے یقینی سے میسج بار بار پڑھ رہی تھی۔ وہ اس کے سامنے آنے کو تیار ہو گیا تھا، وہ اس سے ملنا چاہتا تھا۔ وہ اسے اپنی کوئین بنانا چاہتا تھا۔ وہ بے یقینی سے میسج پڑھتے ہوئے خضر کو دیکھ رہی تھی جو گہری نیند میں تھا۔ اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ وہ اتنا جلدی

اس کی باتوں سے ٹریپ ہو گیا، وہ اسے ملنے کے لیے کیوں بلا

رہا تھا؟ کیا یہ اس کی کوئی چال تھی؟ اگر چال بھی تھی تو بھی

لیلیٰ کو وہاں جانا تھا، ہر قیمت پر جانا تھا کیونکہ اسے جاننا تھا کہ

کنگ کون ہے اور وہ ان لوگوں کے اتنے خلاف کیوں ہے،

وہ کیوں یہ سب کچھ کر رہا ہے۔

اور یہ بھی ممکن تھا کہ وہ سچ مچ میں ٹریپ ہو گیا ہو۔ لیلیٰ

حسین نہیں حسین ترین تھی، کسی بھی عابد اور زاہد کا ایمان

ڈگمگا سکتا تھا اس کے حسن کو دیکھ کر، تو پھر ایسا کیسے ممکن تھا

کہ وہ کنگ کی نظر میں نہ آئی ہو؟ وہ اسے دیکھ چکا تھا، وہ اسے

جانتا تھا، اس کے بارے میں اسے سب کچھ پتہ تھا، تو پھر ایسا

ممکن ہی نہیں تھا کہ اسے دیکھ کر کنگ کے دل میں اسے

پانے کی خواہش نہ جاگی ہو۔ وہ کتنی ہی دیر بیٹھی میسج پڑھتی

رہی تھی، بار بار اس کا دھیان خضر کی طرف جا رہا تھا۔ اسے

سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اسے خضر کو کچھ بتانا چاہیے یا نہیں؟

ایک لمحے کے لیے اس کے دماغ میں یہ خیال بھی آرہا تھا کہ

اسے کچھ بھی نہیں بتانا چاہیے کیونکہ اگر وہ اسے بتائے گی تو

خضر اسے وہاں جانے سے منع کرے گا اور خود وہاں جائے

گا، اور پھر وہ ایک دفعہ پھر سے اپنا آپ منوانے میں کامیاب

نہیں ہو پائے گی۔ وہ اسے بات بات پر بیوقوف کہتا تھا، وہ

کوئی بیوقوفی نہیں کرسکتی تھی، اسے ان سب کو بتائے بغیر ہی

کنگ سے ملنے جانا تھا۔

اور وہ جانتی تھی کہ اس دفعہ وہ کوئی غلطی نہیں کر رہی۔ اس

نے سوچ لیا تھا، وہ جائے گی کنگ کے پاس اور اپنے

معاملات کو خود حل کرے گی۔ وہ خود کو ایک دفعہ پھر سے

سب کی نظروں میں منوائے گی۔ موبائل ایک طرف رکھتے

ہوئے وہ بیڈ پر لیٹ گئی تھی، اب اس کی ساری سوچیں کنگ

کی طرف جا رہی تھیں۔

OOOOOOO

تم ابھی تک جاگ رہی ہو؟ مجھے لگ رہا تھا کہ تم سو چکی "

ہو،" وہ کمرے میں داخل ہوتے ہوئے روح کو بیڈ پر بیٹھے

دیکھ کر کہنے لگا۔ رویام کو سلانے کے بعد وہ سوئی نہیں تھی،

شاید اس کے آنے کا انتظار کر رہی تھی۔

نہیں، مجھے پتہ تھا بس آپ آ ہی رہے ہوں گے اسی لیے "

نہیں سوئی،" وہ مسکرا کر کہتی رویام کو اپنی دوسری سائیڈ پر

لٹاتے ہوئے خود سینٹر میں آگئی تھی، جبکہ یارم بیڈ پر اپنی جگہ

۔آتے ہوئے اس کے گرد اپنا حصار بنا گیا

"ویسے اچھا ہوا تم سوئی نہیں، اگر تم سو جاتی تو مجھے تمہیں

جگانا پڑتا کیونکہ تمہارا ایک گفٹ ابھی تک باقی ہے،" وہ اس

کے ماتھے پر لب رکھتے ہوئے بولا تو روح نے حیرت سے اپنا

۔سر اس کے سینے سے ہٹاتے ہوئے اس کا چہرہ دیکھا

یارم کے ڈمپلز میں ایک دفعہ پھر سے اسے اپنا دل ڈوبتا ہوا

محسوس ہوا تو وہ مسکرادی تھی جب یارم نے اپنا موبائل فون

اس کے سامنے کیا تھا۔اسے ایک لمحے کے لیے تو سمجھ ہی

نہیں آیا کہ وہ اسے موبائل فون پر کیا دکھانا چاہتا ہے، لیکن

پھر وہ موبائل تھامتے ہوئے اسکرین دیکھنے لگی تھی، جبکہ

یارم مسکراتے ہوئے اس کے چہرے کے ایکسپریشنز دیکھ رہا

تھا۔اس کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی،اس کا سرپرائز

یقیناروح کو سچ مچ کا سرپرائز کرنے والا تھا۔وہ نگاہیں اس کے

چہرے پر جمائے اس کے ہر طرح کے ایکسپریشن کو نوٹ

کرتے ہوئے مسکرارہا تھا جبکہ وہ کبھی موبائل کی اسکرین پر

۔تو کبھی اسے دیکھ رہی تھی

یارم۔۔یہ۔۔ہم۔۔۔"وہ یارم کو دیکھتے ہوئے کہتی ایک"

دفعہ پھر سے اسکرین کی طرف متوجہ ہو گئی تھی۔اس کے

لب اپنے آپ مسکراہٹ میں ڈھلنے لگے تھے،ایک عجیب

بے یقینی تھی۔ جبکہ یارم کو اس کی یہ بے یقینی بہت مزہ دے

رہی تھی، وہ جانتا تھا یہ سرپرائز اس کے لیے سچ مچ میں کسی

۔ سرپرائز سے کم نہیں ہو گا

"یارم! ہم دبئ واپس جا رہے ہیں؟" وہ بے یقینی سے اسے

دیکھ رہی تھی جبکہ یارم نے مسکراتے ہوئے اسے اپنے

موبائل فون پر اس کا ٹکٹ دکھایا تھا۔ اس کی خوشی کی کوئی

انتہا نہ رہی تھی، فائنلی وہ اپنے اپنوں کے پاس واپس جا رہے

تھے، وہ اپنے گھر واپس جارہے تھے۔ یارم نے یہ فیصلہ

اچانک کیوں کیا تھا وہ نہیں جانتی تھی، لیکن واپس جانے کا

سن کر وہ اس وقت اتنی خوش تھی کہ اسے سمجھ ہی نہیں آرہا

تھا کہ وہ اپنی خوشی کا اظہار کس طرح سے کرے گا۔ رویام

تھوڑی دیر پہلے ہی سویا تھا جب وہ اسٹڈی روم سے نکل کر

اس کے پاس آیا۔ اس نے اچانک ہی جانے کا فیصلہ کر لیا تھا،

آج ہی اس نے ٹکٹ بک کروائے تھے اور آج ہی اس کی

۔سیٹ کنفرم ہو گئی تھی، وہ لوگ واپس دبئی جا رہے تھے

یارم! کیا وہاں ہر طرح کا خطرہ ٹل چکا ہے اور وہاں کوئی"

مسئلہ نہیں ہے؟ ہم آسانی سے وہاں جا کر رہ سکتے ہیں؟ کوئی

ہمیں کچھ نہیں کہے گا نا؟ آپ کو بھی کوئی نقصان نہیں ہو گا،

آپ کو کوئی خطرہ نہیں ہے وہاں پر؟" وہ پریشانی سے پوچھنے

لگی تھی۔ وہ چاہتی تھی سب کچھ ٹھیک ہو جائے اور اب سب

کچھ ٹھیک ہونے والا تھا۔

"روح بے بی! سارے مسئلے حل ہو چکے ہیں، اب وہاں کوئی

خطرہ نہیں ہے اور اگر کوئی خطرہ ہے بھی تو یہ یارم کاظمی اس

خطرے کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ تم بالکل بے فکر ہو کر بس اپنی

تیاری شروع کر دو، ہم انشاءاللہ کل ہی یہاں سے نکلیں

گے، اپنے گھر، اپنے شہر، اپنے ملک واپس جائیں گے۔ اپنے

اپنوں کے پاس، اپنی فیملی کے پاس،" وہ مسکرا کر اس کے

پاس آتے ہوئے اس کا ماتھا چوم کر بولا۔

توروح اگلے ہی لمحے اس کے سینے سے لگ گئی تھی۔ اس

وقت اس کی خوشی اس حد تک اس پر سوار تھی کہ وہ یارم

کے ساتھ اس انداز میں چمٹی ہوئی تھی کہ یارم اس کے گرد

اپنا حصار مضبوط کر گیا، جبکہ وہ اسے ٹائٹ ہگ کرتے ہوئے

اسے اپنی خوشی بتانا چاہتی تھی، یہ سمجھے بغیر کہ وہ اس طرح

یارم کاظمی کے جذبات کو عروج پر پہنچا رہی ہے۔

"یارم! میں بہت بہت خوش ہوں، آپ بہت اچھے ہیں۔

آپ اس ورلڈ کے سب سے بیسٹ، سب سے بیسٹ بیسٹ

بیسٹ والے ہسبینڈ ہیں! آپ کو بیسٹ ہسبینڈ کا ایوارڈ ملنا

چاہیے، "وہ اس کے گرد اپنی باہیں پھیلائے جتنا ہو سکے اسے

قید کرنے کی کوشش کر رہی تھی، جبکہ یارم کے لیے تو جیسے

سونے پر سہاگہ ہو گیا تھا، وہ بھی بالکل اسی کے انداز میں اس کے گرد اپنے بازو لپیٹ کر اسے اپنے ساتھ لگا گیا تھا۔

پہلے تو روح اپنی خوشی میں اس چیز کو نوٹ ہی نہیں کر پا رہی تھی لیکن یارم کے مضبوط ہوتے حصار نے اسے ایک لمحے کے لیے مچلنے پر مجبور کر دیا تھا۔ وہ اس کے گرد اتنا ٹائٹ حصار بنا چکا تھا کہ روح ہل تک نہیں پا رہی تھی، وہ اسے خود سے لگائے اپنے سینے میں چھپائے ہوئے تھا جبکہ اس کے

بازو اس کے گرد اس طرح سے لپٹے ہوئے تھے جیسے کوئی

مضبوط زنجیر کسی کو اپنے ساتھ جکڑ لیتی ہے۔ وہ اس کے

بازوؤں کی گرفت میں بری طرح سے مچلی تھی لیکن اب

۔یارم کاظمی کی قید سے نکلنا اس کے لیے آسان نہیں تھا

یارم! آپ کیا کر رہے ہیں؟ چھوڑیں نا مجھے!" وہ اس "

کے بازوؤں میں بری طرح سے مچلتے ہوئے بولی تھی، لیکن

یارم نے اسے چھوڑنے کے بجائے اسے مزید خود کے ساتھ

جوڑتے ہوئے اسے اور بھی زیادہ مضبوطی کے ساتھ خود

کے ساتھ باندھ لیا تھا۔ وہ اسے اس طرح سے خود کے ساتھ

لپٹائے ہوئے تھا جیسے وہ ہمیشہ کے لیے اسے اپنے ساتھ جوڑ

لینا چاہتا ہو، جبکہ روح کو اب اپنی سانسیں گھٹتی ہوئی محسوس

ہو رہی تھیں۔

"کیوں آئی ؟ اب رو رہی ہو تو تم اس طرح اپنے پاس آنے پر

ہو میرے پاس ؟ کیوں جگائے ہیں میرے معصوم جذبات ؟

اب اگر تم اس طرح سے آکر ایک عام انسان کو ہگ کرو گی تو

لگامیں تو چھوٹیں گی نا! آئی ایم سوری ڈارلنگ! اب بچنا

ممکن نہیں ہے،" وہ اس کی گردن پر اپنے لب رکھتا اتنی

شدت سے اس کی گردن پر اپنی مونچھیں رگڑ رہا تھا کہ روح

کو پورے جسم میں سنسناہٹ سی ہونے لگی، یہاں تک کہ

اسے اپنی گردن پر چُبھن محسوس ہو رہی تھی۔ اور وہ چُبھن

صرف اس کی مونچھوں کی ہی نہیں بلکہ اس کے دانتوں کی

بھی تھی۔ وہ بری طرح سے تڑپ اٹھی تھی

یارم ! آپ کیا کر رہے ہیں؟ رویام جاگ جائے گا، "اس"

کے اس شدت سے بھرپور انداز پر وہ تڑپ کر اس کے سینے

کے بیچ ہاتھ لے کر جاتی، اپنی پوری ہمت سے اس کے سینے

کو دباتے ہوئے اسے خود سے دور کر رہی تھی، لیکن یارم

پیچھے ہٹنے کے بجائے اس کی گردن پر بھی اپنے شدتوں کے

نشان بکھیرنے لگا تھا۔اس کا یہ جذباتی انداز روح کو پوری

طرح اس کی پناہوں میں قید کر رہا تھا، وہ ہر ممکن کوشش کر

رہی تھی اسے خود سے دور کرنے کے لیے لیکن وہ جتنا دور

کر رہی تھی اتنی ہی شدت سے یارم کی مونچھیں اور اس کے

دانت روح کو اپنے بدن پر محسوس ہو رہے تھے۔اپنے بے

باک بوسوں کی شدتوں سے وہ اسے بے حال کر چکا تھا، اس

کی پناہوں سے نکلنا جیسے اس کے لیے ناممکن سا ہو گیا تھا، وہ

پوری طرح اس کی باہوں میں قید ہو کر رہ گئی تھی۔

یارم پلیز! سمجھنے کی کوشش کریں، رویام جاگ جائے "

گا، " وہ فاصلہ بناتے ہوئے اسے بتانے کی کوشش کر رہی

تھی۔ لیکن فاصلہ بن ہی نہیں پا رہا تھا

" تو تم شور مت مچاؤ، نہیں جاگے گا۔ وہ تمہارے شور مچانے

سے، اس طرح سے مچلنے سے جاگ سکتا ہے، بلکہ ہم یہ

رسک لے ہی کیوں رہے ہیں ڈارلنگ؟" وہ کہتے ہوئے اس

سے فاصلہ بناتے ہوئے اسے سانس لینے کی مہلت دینے لگا

اور پھر ایک جھٹکے سے اپنی جگہ سے اٹھتا، اسے اٹھا کر اپنے

کندھے پر ڈال چکا تھا۔اس نے یہ کام اتنی تیزی سے کیا تھا

کہ روح کو سمجھنے کا موقع بھی نہ ملا تھا کہ اس کے ساتھ ہوا کیا

ہے،اور پھر وہ اسے تیزی سے کمرے سے باہر لے گیا تھا

میرے خیال میں یہاں تمہارا بیٹا نہیں جاگے گا،" وہ اسے

دوسرے روم میں لے جاتے بیڈ پر پٹکتے ہوئے دروازہ بند کر

کے اپنی شرٹ اتار رہا تھا، جبکہ روح حیرت سے اسے دیکھ

رہی تھی۔

تمہیں میرے ہر گفٹ کے بدلے میں ریٹرن گفٹ دینا"

چاہیے بیوی! اور اگر ریٹرن گفٹ دینے کا ارادہ نہ ہو تو کم سے

کم میرے اتنے قریب آکر تمہیں میرے جذبات جگانے کا

کوئی حق نہیں ہے۔اب تم میرے پاس آکر خود ہی میرے

بے لگام جذبات کو بھڑکا چکی ہو،اب تم سے دور رہ کر میں

اپنے لیے کسی طرح کا کوئی امتحان پیدا نہیں کر سکتا،" وہ بیڈ

کے پاس آتے ہوئے اس کے پیر پر اپنا ہاتھ رکھ کر ایک

جھٹکے سے کھینچ کر اپنے قریب کرتے ہوئے،اس کے

کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے پیچھے بیڈ پر لٹا چکا تھا اور خود اس پر

۔پوری طرح سے سایہ فگن ہوتا اس کے چہرے پر جھک گیا

وہ اس کے لبوں کو قید کرتا اس کی خوشبو چرانے لگا تھا جبکہ

روح پوری طرح اس کی باہوں میں قید ہو گئی تھی۔ یارم کا

انداز شدت لیے ہوئے تھا یعنی آج اس کی خیر نہیں تھی۔

یارم کا جنونی انداز برداشت کرنا اس کے بس سے باہر تھا

لیکن وہ جانتی تھی وہ بچ نہیں سکتی تھی، اس نے خود ہی یارم

کے جذبات کو بے لگام کیا تھا۔ یہاں آنے کے بعد یارم

بہت شرافت سے اس سے اپنی محبت کا اظہار کرتا تھا، اس کا

ہر انداز نرمی میں لپٹا ہوتا تھا لیکن آج اس کی آنکھوں میں

ایک طلب تھی۔اور یارم کی اس طلب سے وہ خوف کھاتی

تھی کہ جب یارم اسے اس طرح سے دیکھتا تھا تو اسے یارم کا

بہت جنونی روپ سہنا پڑتا تھا،اور جب سے یہ راگا و والا

معاملہ ہوا تھا اس نے صرف یارم کا نرم روپ ہی دیکھا تھا۔

لیکن آج اس کا انداز بتا رہا تھا کہ آج یارم اپنے نرم موڈ میں

ہرگز نہیں ہے،وہ اس کے قریب،بے حد قریب تھا۔اس

کی پناہ بھی آج شدت سے لبریز تھی۔ کبھی اس کی گردن کو

کبھی اس کے چہرے کو چومتا،اس کے بالوں کی جڑوں میں

۔آہستہ آہستہ انگلیاں چلا رہا تھا

جبکہ اس کے ہاتھ مزید کارروائیاں بھی دکھا رہے تھے۔

روح نے آہستہ سے اس کے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس

کے سینے پر اپنا نام لکھنا شروع کیا تھا،اس کی انگلی اپنے نام

کے ساتھ حرکت کر رہی تھی۔یقیناوہ اس کا جنونی انداز ختم

کرنا چاہتی تھی لیکن شاید وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ اس وقت

اس کی یہ حرکتیں یارم کو مزید جنونی بنا رہی ہیں۔ آہستہ سے

اس کا ہاتھ تھام کر اپنے لبوں سے لگاتے ہوئے، اوپر تکیے کے

پاس رکھتا اپنے ہاتھ میں قید کر چکا تھا، اس کے دونوں

ہاتھوں کو اپنے ایک ہاتھ میں قید کرتا وہ نرمی سے اس کے

بازو پر اپنے ہاتھ کی انگلیاں چلاتے ہوئے اس کی گردن تک

آیا اور اچانک ہی اس کے نازک سے چہرے کو نرمی سے

اپنے ہاتھ میں دبا چکا تھا۔

کوشش بیکار ہے روح بے بی! آج نہیں، آج یارم کاظمی کا"

ارادہ تم پر ٹوٹ کر برسنے کا ہے۔جب اس نے کہا ہے تم بچ

نہیں سکتیں تو کوشش بھی مت کرو،" وہ آہستہ سے اس کی

ناک کے ساتھ اپنی ناک ٹچ کرتے ہوئے اس کے لبوں پر

جھک گیا تھا۔

روح نے پھر سے مزاحمت کے لیے ہاتھ اٹھانا چاہے، لیکن یارم کی گرفت لوہے کی زنجیر کی طرح اس کی کلائیوں کے گرد بندھ چکی تھی۔ اس کے لب روح کے لبوں پر اتنی شدت سے جھکے کہ روح کے حلق سے ایک مدھم سی آہ نکل کر یارم کے وجود میں اتر گئی۔ یہ جنون عام نہیں تھا، اس میں ناقابل برداشت دوری، دل کی بے چینی اور ایک جنونی حق جتاتا انداز تھا۔ یارم روح کی سانسوں کو اپنے اندر کھینچتا ہوا

اسے خود میں جذب کر دینا چاہتا تھا۔روح کا پورا وجود اس

۔بے باک اور گہرے لمس کی تپش سے پگھلنے لگا

جب یارم نے اپنے لب اس کے لبوں سے ہٹا کر اس کی

صراحی دار گردن کی طرف موڑے، تو روح نے بے اختیار

آنکھیں بند کر لیں۔یارم کی گرم و تیز سانسیں اس کی جلد کو

جھلسا رہی تھیں۔اس نے اپنے لبوں سے محبت اور جنون کی

نئی داستان لکھنا شروع کر دی تھی۔روح کے ہاتھ جواب

تک یارم کو پیچھے دھکیلنے کی ناکام کوشش کر رہے تھے، اب

بے اختیاری میں اس کے بالوں میں الجھ گئے، انگلیوں کی

گرفت یارم کے بالوں پر سخت ہو گئی جو اس بات کا اعتراف

تھی کہ وہ اس جنون کے سامنے ہار چکی تھی ۔

"یارم۔۔۔پلیز۔۔۔"روح کی آواز اب صرف ایک

سرگوشی بن کر رہ گئی تھی، جس میں التجا بھی تھی اور خود کو

سونپ دینے کا اصرار بھی ۔

یارم نے ایک پل کے لیے سر اٹھا کر روح کے چہرے کو
دیکھا۔اس کی مخمور، نیلی آنکھیں اس وقت روح کے انگار کی
طرح دہکتے چہرے پر جمی ہوئی تھیں۔اس کی انگلیوں نے
نرمی مگر مضبوطی سے روح کی فراک کے بندھنوں کو چھوا۔
ہر لمس میں ایک برقی رو تھی جو روح کے پورے بدن میں
سنسناہٹ پھیلا رہی تھی۔یارم نے اپنی گرفت تھوڑی نرم
کی، لیکن اس کا وجود روح پر اس طرح حاوی تھا کہ دونوں

کے دلوں کی دھڑکنیں ایک دوسرے میں گڈ مڈ ہو رہی

تھیں۔

"میں نے کہا تھا روح بے بی، آج تم پر صرف میرا حق

ہے،" یارم کی گرجدار مگر مدہم آواز روح کے کان کے

پاس گونجی۔ اس نے جھک کر روح کی شہ رگ پر اپنے

دانتوں کا ہلکا سا دباؤ دیا، جس پر روح کے منہ سے ایک

سسکاری نکل گئی اس نے شرم وحیا کے ایک انوکھے احساس

سے تڑپ کر اپنی گردن ایک طرف گرادی۔

یارم کا انداز اب حد سے زیادہ بے باک اور جنونی ہو چکا تھا، وہ

روح کے بدن کے ہر حصے کو اپنی جاگیر سمجھ کر اس پر اپنے

لمس کے نشان چھوڑ رہا تھا۔حیا کی آخری حدیں بھی اب

یارم کی بے لگام محبت کے سیلاب میں بہہ چکی تھیں۔روح

پوری طرح اس کے حصار میں پگھل کر رہ گئی تھی، جہاں

صرف یارم کی خوشبو تھی، یارم کی تپش تھی اور اس کا جنونی

روپ تھا جس سے روح ہمیشہ کتراتی تھی، مگر آج اسی روپ

کے سحر میں وہ خود کو پوری طرح ہار چکی تھی۔ کمرے کی

مدہم روشنی میں ان کے وجود ایک دوسرے میں یوں گم ہو

گئے جیسے دو روحیں ہمیشہ کے لیے ایک ہو رہی ہوں۔

○○○○○○○○

لیلیٰ صبح سویرے ہی جاگ گئی تھی۔ فجر کی نماز کے بعد وہ

کچن میں آتے ہوئے ناشتہ بنانے لگی تھی۔ ہلکا پھلکا سا ٹوسٹ

بریک فاسٹ وہ تیار کر سکتی تھی لیکن اس سے زیادہ کام وہ

نہیں کر سکتی تھی۔ ایسے کام جو اس کے فیشن میں رکاوٹ

ڈالیں، وہ سارے کام لیلیٰ کے بس سے باہر تھے۔ اس نے

ہلکا پھلکا سا ناشتہ تیار کرتے ہوئے خضر کو جگایا تھا اور پھر

عنایت اور مہر کو جگانے لگی تاکہ انہیں تیار کر کے اسکول بھیج

سکے۔ان دونوں کو اسکول بھیجنے کے بعد وہ یہاں سے نکلنے کا

ارادہ رکھتی تھی، حالانکہ خضر سے وہ جھوٹ بولنے والی تھی

کہ وہ آج لیٹ آئے گی۔

"ناشتہ تیار کر دیا تم نے؟" وہ فریش ہو کر کچن میں آیا اور

اپنی چیئر گھسیٹ کر بیٹھا تھا، جب مہر اور عنایت بھی فریش

ہو کر ٹیبل پر بیٹھ گئی تھیں۔ اگر انہیں خضر جگاتا تو اب تک وہ

فل نخرے کرتے ہوئے جلدی نہ جاگ کر اسے خوب سارا

تنگ کرتی، لیکن انہیں لیلیٰ نے جگایا تھا اسی لیے وہ فل تیار ہو

کر اس کے سامنے بیٹھی ہوئی تھیں۔

تم تیار نہیں ہوئیں ابھی تک؟ ساتھ نہیں چلنا کیا"

میرے؟" وہ ان دونوں کو ناشتہ کرواتے ہوئے لیلیٰ سے

پوچھنے لگا تھا جو اس وقت کھلے سے ٹراؤزر کے ساتھ ایک

ڈھیلی ڈھالی سی شرٹ پہنے ہوئے تھی۔

"نہیں ڈارلنگ! میرا فی الحال جانے کا موڈ نہیں ہے، میں

تھوڑا لیٹ آؤں گی کیونکہ میں رات کو لیٹ سوئی تھی اسی

لیے ابھی میری نیند پوری نہیں ہوئی،" وہ پر سکون انداز میں

اسے جواب دیتے ہوئے کہتی دوبارہ اپنا کام کرنے لگی تھی۔

"لیلیٰ! تم کچھ الٹا سیدھا تو نہیں سوچ رہیں نا؟" خضر نے

ناشتہ ختم کرتے ہوئے چائے کا کپ اپنے لبوں سے لگاتے

ہوئے اس سے سوال کیا تھا۔

اب اس بات کا کیا مطلب ہے ؟ کیا کہنا چاہتے ہو، کلیئر "

کہو ؟" وہ سینے پر ہاتھ باندھتی اس سے سوال کرنے لگی تھی،

جس پر خضر نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

ممیں تم سے کچھ نہیں کہنا چاہتا سوائے اس کے کہ پلیز کچھ "

بھی ایسا مت کرنا جو ہمارے پلان میں گڑ بڑ کر دے یا پھر

جس سے تمہیں کوئی نقصان ہو۔میں ہر چیز برداشت کر سکتا

ہوں لیلیٰ، لیکن کوئی چیز تمہیں یا میرے بچوں کو تکلیف

دے، وہ میری برداشت سے باہر ہے،" وہ ٹشو سے ہاتھ

صاف کرتا جیسے اپنے اندر کا ڈر اس کے سامنے بیان کر رہا تھا،

۔ جس پر لیلیٰ نے آہستہ سے اس کے چہرے کو تھاما تھا

مائی ڈیئر ہینڈ سم ہسبینڈ! تم بالکل بے فکر ہو جاؤ، میں ایسا"

کچھ نہیں کر رہی جو ہمارے لیے کوئی پرابلم کریٹ کر دے۔

"۔ تم ریلیکس ہو کر کام پر جاؤ

اور تم لوگ بھی سیدھے سکول جاؤ گے اور مجھے ابھی آرام "

کرنا ہے،" وہ ان دونوں کا گال چومتے ہوئے سیدھی بیڈ روم

کی طرف چلی گئی تھی، جبکہ خضر نے اسے اندر جا کر بیڈ پر

لیٹتے دیکھ کر سکون کا سانس لیتے ہوئے عنایت اور مہر کو چلنے

کا اشارہ کیا تھا۔انہیں سکول چھوڑ کر وہ خود آفس جانے کا

ارادہ رکھتا تھا۔

OOOOOOOO

وہ ایک عجیب سی جگہ تھی جہاں لیلیٰ آئی تھی۔ فل ہائی ہیل

میں اس وقت وہ مکمل تیار تھی، وہ چاہتی تھی کہ کنگ اسے

اپنی کوئین بنائے تب ہی وہ اپنے پلان کو آگے بڑھا سکتی تھی،

اسی لیے اس وقت وہ اپنے مکمل جلووں سے لبریز ہو کر

یہاں آئی تھی۔ وہ جانتی تھی کہ اس پر نظر ڈال کر کوئی بھی

نظر ہٹانا بھول جائے گا۔ آگے کی طرف قدم بڑھاتے

ہوئے اس نے وہ جگہ دیکھی تھی جو کافی عجیب سی تھی، یہ

بہت ہی پرانی جگہ محسوس ہو رہی تھی، ایسا لگ رہا تھا جیسے

۔یہاں پٹرول وغیرہ اسٹور کرتے ہیں

یہ جگہ کافی زیادہ بدبودار تھی، کم سے کم لیلیٰ کو تو یہ جگہ اپنے

اسٹینڈرڈ کی نہیں لگی تھی لیکن کنگ نے اسے یہیں پر بلایا

تھا۔وہ کسی ماڈل کی طرح چلتے ہوئے آگے بڑھ رہی تھی

جب اسے ایک کرسی نظر آئی، اس کرسی پر کوئی آدمی بیٹھا

ہوا تھا۔شاید نہیں، یقیناوہ کنگ ہی تھا!اس نے چہرہ دوسری

طرف پھیرا ہوا تھا، جبکہ جس سکون سے وہ بیٹھا تھا، لیلیٰ اسی

سکون سے چلتے ہوئے اس کے بالکل قریب آ کر رک گئی

تھی۔

"کنگ! میں آگئی، تم نے مجھے یہاں بلایا تھا اپنی کوئین بنانے

کے لیے، سو دیکھو کیسی ہے تمہاری کوئین؟" لیلیٰ نے باہیں

پھیلاتے ہوئے اس سے سوال کیا تھا، جب ایک جھٹکے سے وہ

چہرہ گھوم کر اس کی طرف مڑا تھا۔ اپنے سامنے اسے بیٹھے

دیکھ کر لیلیٰ کو ایک زوردار جھٹکا سا محسوس ہوا، وہ بے یقینی

سے اپنے سامنے کرسی پر موجود اس آدمی کو دیکھ رہی تھی۔

!آدمی نہیں بلکہ عورت، بلکہ عورت بھی نہیں

وہ نہ پورا آدمی تھا، نہ عورت تھی۔ وہ حیرانگی سے اسے دیکھ

رہی تھی جس نے ایک بے تحاشا بے ہودہ سا ڈریس پہن

رکھا تھا۔ اس کے کھلے گلے سے اس کے بدن کی بناوٹ ظاہر

ہورہی تھی، پیٹ کا حصہ باہر کی طرف لٹکا ہوا تھا، لمبی

مردانہ ٹانگیں اور پیروں میں سرخ رنگ کی نیل پالش لگی

ہوئی تھی۔ ہائی ہیلز اس نے لیلیٰ کے جیسے ہی پہن رکھی

تھیں، جبکہ چہرہ میک اپ سے لتھڑا ہوا تھا، گہری سرخ لپ

اسٹک کے ساتھ اس نے جتنا ہو سکے اپنے مردانہ چہرے کو

زنانہ بنانے کی کوشش کی تھی۔ انگلیوں پر لمبے لمبے ناخن

تھے، جبکہ گلے میں اس نے اسکارف نما کوئی چیز پہن رکھی

تھی۔ ویسے سمجھنے کی ضرورت نہیں تھی، وہ ایک ہی نظر

۔میں سمجھ گئی تھی کہ وہ ایک خواجہ سرا ہے

تم۔۔ تم کنگ ہو؟" وہ لرزتی ہوئی آواز میں بولی تو اگلے ہی "

لمحے دوسری طرف سے اسے قہقہوں بھری آواز سنائی دی

تھی۔ اس قہقے میں زنانہ پن بھی تھا اور مردانہ پن بھی۔ وہ

حیرانگی سے اسے دیکھ رہی تھی جبکہ وہ ایک ادا سے اپنی جگہ

سے اٹھتا ہوا اس کی طرف قدم بڑھانے لگا تھا۔ لیلیٰ کو اپنے

کانوں میں شارف کی آواز سنائی دی تھی، "اگر تمہارے صبر

کا پھل میٹھا نکلا تو... "اس نے غصے سے سامنے کھڑے کنگ

کو دیکھا تھا۔

ویلکم! ویلکم لیلیٰ! تم خوبصورت ہو، بہت خوبصورت ہو، "

اس میں کوئی شک نہیں، لیکن کنگ سے زیادہ حسین اس

دنیا میں کوئی نہیں ہے، "وہ ایک ادا سے کہتے ہوئے اس کی

طرف قدم بڑھانے لگا تھا۔

میں نے اس دنیا میں بہت خوبصورت لڑکیاں دیکھی ہیں"

اور یقین کرو مجھے خوبصورت لڑکیوں سے کوئی مسئلہ نہیں

ہے، لیکن یہ جو تم خود کو ہر بات پر خوبصورت

کہتی ہو نا، مجھے جیلیسی ہونے لگی ہے تم سے! تم جانتی ہو میں

نے یارم کے گینگ سے صرف تمہیں ہی کیوں چنا؟ کیونکہ

تمہیں اپنی خوبصورتی پر ناز ہے اور تمہارا یہ ناز مجھے غصہ دلاتا

ہے، کیونکہ کنگ کی دنیا میں کنگ سے زیادہ حسین کوئی

نہیں ہوسکتا، اس کی کوئین بھی نہیں! لیلیٰ تم بھی نہیں!'' وہ

اس کے ماتھے پر پستول رکھتے ہوئے بولا تھا، جبکہ وہ حیرانگی

سے اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی جب اچانک ہی ٹریگر دبا تھا

ایک زوردار آواز گونجی تھی، بندوق کی آواز نے اچھا خاصا

شور مچادیا تھا جبکہ کنگ کے ہاتھ پر لگنے والی گولی اسے بری

طرح سے تڑپاگئی تھی۔ لیلیٰ نے حیرت سے پلٹ کر دیکھا

تھا، اس کے یہاں آنے کے بارے میں کوئی نہیں جانتا تھا تو

پھر وہاں کون کھڑا تھا؟ اندر ہلکا اندھیرا ہونے کی وجہ سے وہ

سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ باہر کون ہے، کیونکہ باہر گہری

چمکدار دھوپ تھی اور اندر آنے والا شخص اسے صاف نظر

نہیں آرہا تھا۔

ہاں لیکن اس کے چلنے کے انداز سے ہی اس کی دھڑکنیں

رکنے لگی تھیں۔ آہستہ آہستہ وہ سایہ اس کے قریب آیا تو وہ

یارم کو پہچان چکی تھی، جس کی ایک سائیڈ پر شارف جبکہ

دوسری سائیڈ پر خضر کھڑا تھا۔اس نے گہری سانس لیتے

ہوئے انہیں دیکھا تھا، جبکہ کنگ اپنے ہاتھ پر گولی لگنے کی

۔وجہ سے اس وقت بری طرح تڑپ رہا تھا

ooooooo

اور یارم نے گولی اس انداز میں چلائی تھی کہ اس آدمی کو

سوائے ہاتھ کے اور کہیں پر چوٹ نہیں آئی تھی، جبکہ وہ

ہاتھ کے درد سے ایسے رو رہا تھا جیسے کسی چھوٹے بچے کو مار دیا

گیا ہو۔ یارم اسے دیکھ رہا تھا جبکہ لیلیٰ بھی حیرانگی سے اسے

دیکھ رہی تھی۔ اتنا بڑا کنگ ہو کر وہ جو بچوں کی طرح رو رہا

تھا، یہ بات کافی زیادہ حیران کن تھی اس کے لیے۔ آدمی کو

دیکھ کر لگتا بھی نہیں تھا کہ وہ کنگ ہے۔ لیلیٰ کا اسے دیکھنے کا

انداز اس پر بہت کچھ ظاہر کر رہا تھا، جبکہ وہ اجنبی اب کی دفعہ

لیلیٰ کی طرف دیکھتا اپنے آگے کو آئے بالوں کو انگلی کی مدد

سے پیچھے اپنے کانوں میں اڑسنے لگا تھا۔ محنت کرنے کی

ضرورت نہ تھی، وہ پہلے ہی سمجھ چکی تھی کہ وہ ایک خواجہ

سرا ہے لیکن وہ کنگ نہیں ہے، اس کے انداز سے وہ کہیں

سے کنگ نہیں لگ رہا تھا۔

"کون ہو تم؟" وہ اسے دیکھتے ہوئے سوال کرنے لگی جواب

تک غصے سے اسے گھور رہا تھا، ایک نازک دوشیزہ کی طرح

اس کی آنکھوں سے آنسو بھی بہہ رہے تھے۔ وہ آہستہ قدم

اٹھاتے ہوئے اس کی طرف آرہا تھا جبکہ لیلیٰ سینے پر ہاتھ

باندھے اسے گھور رہی تھی۔

"پیچھے کیا یہ آدمی کنگ ہے؟ یہ سب کیا ہے یارم؟"

کھڑے شارف نے یارم کے کندھے سے جھانک کر آگے

کی طرف دیکھتے ہوئے سوال کیا تھا، جبکہ یارم نے ایک نظر

اسے دیکھا۔ ڈمپلز ہلکے سے نمایاں ہوئے تھے، جبکہ خضر

کے لیے بھی یہ شاک کافی بڑا تھا کہ جسے وہ اتنا بڑا کنگ، اتنا

بڑا گینگسٹر سمجھتے تھے جوان کے پورے گینگ کو تباہ و برباد کر

رہا تھا، وہ ایک اس طرح کا انسان نکلا تھا۔ شاید یہ سچ مچ میں

۔ان کے لیے بہت ہی زیادہ شاکنگ تھا

مجھے بہت افسوس ہو گا اگر یہ کنگ ہے تو! سیریسلی، اس"

نے پچھلے دو مہینوں سے ہمیں د

تگنی کا ناچ نچار کھا تھا،" شارف ضرورت سے زیادہ ہی

حیرانگی دکھا رہا تھا، جبکہ حیران تو شاید یارم بھی تھا لیکن اس

نے اپنی حیرانگی کا اظہار نہیں کیا تھا۔

تو کنگ تم ہو؟ جس آدمی نے اتنے مہینوں سے ہماری ناک"

میں دم کیا ہوا تھا، رائٹ؟" لیلیٰ سینے پر ہاتھ باندھتی اس سے

سوال کرنے لگی تھی جو عجیب ناراضگی بھرے انداز سے

اسے دیکھ رہا تھا۔

میرے ہاتھ میں بہت درد ہے، پلیز ڈاکٹر کو بلاؤ،" وہ آدمی"

کافی دیر کے بعد بولا تھا۔ وہ لوگ جو اس کے بولنے کے منتظر

تھے، اس کی فضول سی بات پر آنکھیں گھما کر رہ گئے تھے۔

اسے کیا سچ میں لگتا تھا کہ وہ خود اسے گولی مار کر اس کے لیے

؟کسی ڈاکٹر کا انتظام کریں گے

۔کیا تم کنگ ہو؟" لیلیٰ نے غصے سے سوال کیا تھا"

لیلیٰ! یہ کیا طریقہ ہے بات کرنے کا؟ اسے چوٹ لگی ہے، "

تم ایک ایسے انسان سے اس طرح سے بات کیسے کر سکتی ہو

جو پہلے ہی اتنا زیادہ زخمی ہو؟ تمہیں اس سے نرمی برتنی

چاہیے، تمہیں اس سے اچھے سے بات کرنی چاہیے، "یارم،

جواب تک وہیں پر کھڑا اس آدمی کو دیکھ رہا تھا، اب کی دفعہ

بولا تو اس نے یارم کی طرف دیکھتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا

تھا۔ انداز بچوں جیسا معصوم تھا لیکن اب کے لیلیٰ کے ساتھ

ساتھ خضر اور شارف بھی یارم کی بات پر ذرا حیران ہوئے

تھے۔اس آدمی نے پچھلے دو مہینوں سے ان کی زندگی اتھل

پتھل کر دی تھی اور یارم اس کے ساتھ نرمی برتنے کا حکم

دے رہا تھا؟ اگر یارم مذاق کر رہا تھا تو نہیں یہ مذاق بھی

پسند نہیں آیا تھا کیونکہ اس شخص کی وجہ سے ان کا یارم ان

سے دور ہوا تھا، اس کی وجہ سے ہی یارم اتنے عرصے تک ان

سے الگ رہا تھا، یہاں تک کہ یارم کی موت کا زخم بھی تو وہ

اپنے سینے پر کھائے ہوئے تھے صرف اور صرف اس کنگ نامی آدمی کی وجہ سے۔ وہ تو بالکل بھی کسی طرح کی کوئی بھی نرمی دکھانے والے نہیں تھے اس انسان کے لیے، لیکن یارم تو پھر یارم تھا، اس کے مطابق تو نرمی ہونی چاہیے تھی اس شخص کے لیے، حالانکہ ان تینوں کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس آدمی کو کھڑے کھڑے گولی مار ڈالیں۔

میرے خیال میں ہمیں بیٹھ کر بات کرنی چاہیے، تم"

کھڑے کھڑے تھک گئے ہو گے،" یارم نے ان لوگوں

کے ایکسپریشنز نظرانداز کرتے ہوئے اسے کرسی پر بیٹھنے کا

اشارہ کیا تو وہ اگلے ہی لمحے کرسی پر بیٹھ گیا تھا، جبکہ ہاتھ اس

نے نیچے کی طرف لٹکایا ہوا تھا جہاں یارم کی گولی بس اسے

چھو کر گزری تھی، لیکن وہ بیٹھا آنسو بہا رہا تھا۔

تم مافیا والے بہت زیادہ درد دیتے ہو، تم نے مجھے گولی مار"

دی،" وہ اسے دیکھتا شکوہ بھری نظروں سے شکایت کرنے

لگا تھا، جبکہ لیلیٰ تو اس کے ناز و انداز دیکھ کر حیران تھی۔ وہیں

شارف بھی یارم کے پیچھے پیچھے قدم اٹھاتا اس کے ساتھ ہی

آیا تھا، جبکہ خضر تو اب تک صدمے سے وہیں کھڑا تھا۔ ان

دونوں کی طرح اسے بھی نہیں لگا تھا کہ جس شخص نے اتنے

عرصے سے ان کی دنیا ہلا کر رکھی ہوئی ہے، وہ ایک ایسا

انسان نکلے گا۔ انہیں تو اس کا دشمن ہونے پر بھی شرم آرہی تھی۔

"تم مجھے معاف بھی تو کر سکتے ہو نا؟ دیکھو، میں ایسا بالکل نہیں کرنا چاہتا تھا، مجھ سے غلطی سے ایسا ہو گیا ہے،" یارم شرمندگی سے اسے دیکھتے ہوئے بولا جبکہ شارف کا تو منہ ہی کھل گیا تھا کہ یہاں چل کیا رہا ہے، جبکہ سامنے بیٹھا ناز نخرے دکھاتا آدمی اب آہستہ آہستہ آنکھیں گھما رہا تھا جیسے

ابھی بیٹھے بیٹھے بے ہوش ہو جائے گا، اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے

۔وہ بے ہوش ہو بھی گیا

اومائی گاڈ! یہ اس سے کیا ہوا ہے؟"لیلیٰ پریشانی سے اس"

کے پاس آتے ہوئے کہنے لگی تھی۔اب ذرا سا بس ہاتھ پر

گولی ٹچ کرنے سے وہ مر تو نہیں سکتا تھا، لیکن شاید وہ مر چکا

تھا۔وہ حیرانگی سے یارم کی طرف دیکھ رہی تھی جو کافی زیادہ

پریشانی کے ساتھ اس آدمی کے اوپر جھکا ہوا تھا۔"یارم اسے

کیا ہوا ہے؟" لیلیٰ نے اس کی طرف جھانکتے ہوئے یارم

سے پوچھا۔

بے ہوش ہو گیا ہے، اسے علاج کی ضرورت ہے، میرے "

خیال میں ہمیں اسے ہسپتال لے کر جانا چاہیے،" وہ اٹھ کر

کھڑا ہوتے ہوئے بالکل سیریس انداز میں بولا۔ اب تک

شاید انہیں لگ رہا تھا کہ یارم مذاق کر رہا ہے لیکن ایسا نہیں

تھا، وہ مذاق نہیں کر رہا تھا، وہ ان لوگوں سے کہیں زیادہ

سیریس تھا۔ "تم لوگ کھڑے کھڑے میری شکل کیا دیکھ

رہے ہو؟ گاڑی لے کر آؤ۔ شارف! تم اسے اٹھانے میں

میری مدد کرلو، اسے گاڑی میں بٹھاؤ، ہمیں اسے ابھی کے

ابھی ہسپتال لے کر جانا ہوگا، "یارم انہیں دیکھتے ہوئے بولا

تھا، جبکہ وہ آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہے تھے، پھر فوراً ہی

اس کے حکم پر آگے آتے ہوئے جلدی جلدی اس کے

مطابق کام کرنے لگے۔ تھوڑی ہی دیر میں خضر گاڑی لے

کر وہاں پہنچ چکا تھا اور وہ تیزی سے اسے گاڑی پر سوار کرتے

اپنے ساتھ ہسپتال لے کر جا رہے تھے۔

○○○○○○○○

"کیا دن آ گئے ہیں، اب ہمیں ایک خواجہ سرا کو ہسپتال

پہنچانا پڑ رہا ہے، بلکہ ہسپتال بھی کیا ہی پہنچانا پڑ رہا ہے، ہم تو

ایک قسم کے اس کے غلام ہو گئے! یارم، تمہاری اتنی

ہمدردی کم سے کم مجھے تو سمجھ میں نہیں آ رہی۔ ہم ایک

دشمن کو گاڑی میں ہسپتال لے کر جا رہے ہیں، پھر اس کی جی حضوری کر رہے ہیں، اس کے ناز نخرے اٹھا رہے ہیں، کیوں یارم؟ کیا میں وجہ جان سکتا ہوں تمہاری ہمدردیوں کی؟" وہ گاڑی تیزی سے ڈرائیو کرتے ہوئے یارم سے وجہ جاننا چاہتا تھا، جبکہ آج زندگی میں پہلی دفعہ ایسا ہوا تھا کہ یارم پچھلی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا اور اس خواجہ سرا کا سر اس کی گود میں تھا۔

میں تم لوگوں کو اس کا مطلب سمجھا سمجھا کر اب تھک چکا"

ہوں، میری بات کان کھول کر سن لو تم! یہ انسان ایک

معصوم انسان ہے، میں اس کے لیے کچھ نہیں کر رہا، میں

صرف اور صرف اس کے ساتھ وہ سلوک کر رہا ہوں جو

سلوک کرنے کا حکم مجھے اللہ پاک نے دیا ہے، اور یہ معصوم

انسان میرا دشمن نہیں ہے،" وہ اسے گھور کر بولا تھا، جبکہ

خضر سر جھٹکتے ہوئے اپنی گاڑی کی اسپیڈ تیز کر چکا تھا۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ ہسپتال کی حدود میں داخل ہو چکے تھے۔اس نے اندر داخل ہوتے ہی سب سے پہلے ڈاکٹر حسن کے بارے میں پوچھا تھا، جبکہ سامنے کھڑی نرس ریسپشنسٹ نے فوراً ہی ہاں میں سر ہلاتے ہوئے انہیں اندر جانے دیا تھا۔ حسن اس کا دوست تھا، اس کے لیے کبھی بھی اجازت کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی تھی۔ وہ اندر داخل ہوا تو حسن فوراً ہی اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا، اس کے لیے بھی

یارم کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھنا کسی جھٹکے سے کم ثابت

نہیں ہوا تھا کیونکہ پچھلے دنوں انڈر ورلڈ میں یہ بات بہت

زیادہ پھیلی ہوئی تھی کہ یارم کاظمی کی موت ہو چکی ہے اور

اس کی موت اتنی بھیانک ہوئی ہے کہ اس کی آنے والی

نسلیں بھی یہ بات یاد رکھیں گی، اور اب اسے اپنے سامنے

صحیح سلامت کھڑے دیکھ کر اسے حیرانگی ہوئی تھی ۔

"وہ" حسن جلدی چلو، میرا پیشنٹ تمہارا انتظار کر رہا ہے،

دروازے پر دستک دیتے ہوئے اسے آنے کا اشارہ کرنے لگا

تھا۔ حسن نے اگلے ہی لمحے تیزی سے اس کی طرف بھاگتے

ہوئے باہر کی طرف قدم بڑھائے تھے۔ باہر آتے ہی وہ

سیدھا سب سے پہلے نظر آنے والے خضر اور شارف کو

دیکھنے لگا، وہ دونوں بالکل ٹھیک تھے، تو پھر وہ کس پیشنٹ کو

لے کر آیا تھا؟ وہ ایک لمحے کے لیے نہیں سمجھا لیکن وہ اس

وقت اس سے کسی طرح کا کوئی سوال نہیں کر سکتا تھا، سو وہ

اس کے ساتھ اس روم میں جانے لگا تھا جہاں اس کا پیشنٹ

آیا ہوا تھا۔

oooooooooo

"ہائے اللہ! مر گیا، مار ڈالا مجھے، میری حالت خراب کر

دی!" جب سے خواجہ سرا کو ہوش آیا تھا، وہ اپنے ہاتھ کو

دیکھ کر بری طرح سے چیخ رہا تھا، جبکہ خضر اور شارف

صرف اور صرف اس کے ڈرامے دیکھ رہے تھے کیونکہ کم

سے کم اس کی چوٹ اتنی بڑی تو نہیں تھی کہ وہ اس طرح

کے ڈرامے کرتا، جبکہ لیلیٰ نے تو ڈرامے دیکھنے سے انکار کر

دیا تھا، وہ باہر گاڑی میں آرام سے جا کر بیٹھ گئی تھی۔اس کا

بالکل ارادہ نہیں تھا اس خواجہ سرا کی خدمتیں کرنے کا جو

یارم کو مارنے کے لیے آیا تھا، بلکہ وہ تو افسوس کر رہی تھی

کہ وہ اس آدمی کو جان سے کیوں نہیں مار پائی تھی،اور یارم

کی ہمدردیاں تو اسے ایک آنکھ نہیں بھا رہی تھیں، یہی وجہ

تھی کہ وہ یہاں تک آئی ہی نہیں تھی، اور خضر اور شارف کو

بھی اپنا یہاں پر آنا بالکل بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا۔ ان لوگوں

کا بھی ارادہ یہی تھا کہ یارم ہی اسے ہسپتال کے اندر لے کر

جائے، عجیب تھا یارم بھی کہ اس آدمی نے اسے جان سے

مارنے کی کوشش کی تھی اور وہ کس طرح سے اس کی

خدمتیں کر رہا تھا، وہ اپنا غصہ دبائے بس یارم کے حکم کو فالو کر رہے تھے۔

حسن نے اس کے حکم کے مطابق اس کا علاج کیا تھا اور اب اس کی انگلی پر پٹی بندھنے کے بعد اسے زبردستی ہوش میں لایا گیا تھا کیونکہ وہ اپنے ہاتھ پر چوٹ لگنے کی وجہ سے اب تک بے ہوش تھا اور اس کا جلدی ہوش میں آنے کا کوئی ارادہ بھی نہیں تھا۔ خضر نے اس سے پہلے اس طرح کی

نزاکت کبھی نہیں دیکھی تھی اور نہ ہی اس سے یہ فضول

قسم کی نزاکت دیکھی جا رہی تھی، لیکن مجبوری یہ تھی کہ

یارم اسے گھور رہا تھا اور اسے یارم کی نیلی آنکھوں سے خوف

محسوس ہو رہا تھا۔ وہ سینے پر ہاتھ باندھے صرف اور صرف

اس آدمی کو دیکھ رہا تھا جو اب اپنے ہاتھ کو اپنی آنکھوں کے

سامنے لہرا رہا تھا اور ہر تھوڑی دیر کے بعد دہاڑیں مار مار کر

رونے لگتا جیسے اس کے ہاتھ پر چوٹ نہیں آئی بلکہ اس کا بازو

ہی دھڑ سے الگ کر دیا گیا ہے، حالانکہ سچ تو یہ تھا کہ گولی

صرف اس کی انگلی کو ٹچ کر کے گزری تھی، انگلی ٹوٹی تک

نہیں تھی، انگلی کی ہڈی تک سلامت تھی لیکن اس آدمی کے

نخرے، واللہ!

بس کرو تم! کیا چھوٹے بچوں کی طرح رونے لگ گئے ہو؟"

اتنا بھی زیادہ نہیں لگا ہے تمہیں، بس ہلکی سی چوٹ ہے اور

مجھے سمجھ میں نہیں آرہا اس ہلکی سی چوٹ کی وجہ سے تم بے

ہوش کیسے ہو گئے؟ کم آن، اتنے ہٹے کٹے آدمی ہو کہ تمہیں

دیکھ کر اچھا خاصا مرد بھی شرما جائے اور تمہیں ایک ذرا سی

چوٹ لگی ہے لیکن بچوں کی طرح رو رہے ہو، "خضرا سے

گھورتے ہوئے بولنے لگا۔ تو اس آدمی نے آنکھوں میں پانی

لیے اس کی طرف دیکھا تھا اور پھر نخرے سے گردن

دوسری طرف پھیر لی تھی۔ اس نے ایک نظر اسے دیکھا

پھر آنکھیں بند کرتے ہوئے لیلیٰ کو یاد کیا تھا، اف! لیلیٰ بھی

اس طرح کے نخرے کبھی نہیں دکھاتی تھی، اس نے آج تک لیلیٰ سے زیادہ کسی کو نخرے کرتے نہیں دیکھا تھا لیکن یہاں تو لیلیٰ بھی فیل تھی! آج تک اس نے ایسا آدمی دیکھا ہی نہیں تھا، آج تک خواجہ سراؤں سے اس کا واسطہ پڑا ہی نہیں تھا اور اب پڑ چکا تھا تو وہ یہ سوچ رہا تھا کہ آخر اس سے جان کب تک چھوٹے گی۔

کتنے بے رحم ہو تم سب! اور سب سے زیادہ تم،"اس نے"

کافی دیر کے بعد خود کو کچھ بولنے کے لیے تیار کیا تو خضر نے

پوری طرح اس کی طرف دھیان دیتے ہوئے اسے سننا چاہا

تھا لیکن اس کی بات سن کر وہ بدمزہ ہوتا آنکھیں رول کرتے

ہوئے گہری سانس لے گیا، جبکہ یارم نے ہمدردی سے

آہستہ سے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تو پہلا جھٹکا شارف کو

لگا تھا کہ یارم کی اتنی ہمدردیاں وہاں موجود کسی سے بھی

ہضم نہیں ہو رہی تھیں، جبکہ معصومہ بالکل خاموش کھڑی

تھی۔ شاید وہ بھی سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی کہ یارم کیا

کرنے کی کوشش کر رہا ہے، جبکہ اس آدمی کے نخرے دیکھ

کر وہ بھی کافی زیادہ حیران تھی، جبکہ ڈاکٹر حسن اب بھی اس

کا پروپر معائنہ کر رہا تھا۔

"میں شرمندہ ہوں، مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا، غلطی سے

مجھ سے ہو گیا، میں سچ میں نہیں جانتا تھا کہ تمہیں چوٹ لگ

جائے گی، میں صرف اور صرف تمہارے ہاتھ سے وہ

پستول نکالنے کی کوشش کر رہا تھا۔ میں امید کرتا ہوں کہ تم

مجھے معاف کر دو گے،" یارم نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے

معذرت خواہانہ انداز میں کہا تو وہ مزید نخرے دکھانے لگا،

جبکہ یارم کو زندگی میں پہلی دفعہ کسی سے معافی مانگتے دیکھ کر

وہ سب بے یقینی سے اس کی طرف دیکھنے لگے تھے جیسے وہ

کوئی ایسا کام کر رہا ہو جو ممکن ہی نہ ہو۔

یارم! تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا؟ تم اس سے معافی"

مانگ رہے ہو؟ یارم تمہیں ہو کیا گیا ہے؟ کیا ہمارے اتنے

برے دن آچکے ہیں کہ ہم ایک دشمن سے معافی مانگیں

گے؟ بے شک تمہیں یہ آدمی معصوم لگ رہا ہو گا لیکن یہ

معصوم نہیں ہے اور یہ بات تم بھی بہت اچھے طریقے سے

جانتے ہو،" خضر نے دانت پیستے ہوئے اسے سمجھانے کی

کوشش کی تھی، جبکہ یارم اب کی دفعہ ہاتھ اٹھا کر اسے اپنے

کام میں مصروف ہونے کا اشارہ کر چکا تھا۔ یارم کی مسلسل

گھوریاں خود پر محسوس کرتے وہ سب خاموش ہو گئے تھے۔

اب یارم جو بھی کر رہا تھا، وہ خاموش رہ کر بس صرف اسے

سننے والے تھے اور شاید گھورنے بھی والے تھے، لیکن وہ

جانتے تھے کہ ان کی گھوریوں کا اثر کم سے کم یارم کاظمی پر

نہیں ہونے والا۔

دیکھو، مجھے بد دعامت دینا، میں جانتا ہوں کہ تمہیں میری"

وجہ سے کافی زیادہ چوٹ پہنچی ہے اور مجھے ہرگز تمہیں یہ

تکلیف نہیں دینی چاہیے تھی، میں نے یہ جان بوجھ کر بھی

نہیں کیا، یہ اچانک ہی کی گئی ایک حرکت تھی، میں

تمہارے ہاتھ پر گولی ہرگز نہیں مارنا چاہتا تھا، میرا ارادہ

صرف اور صرف تمہارے ہاتھ سے وہ پستول نکالنا تھا لیکن

میں جانتا ہوں مجھ سے غلطی ہو گئی ہے اور میں اپنی غلطی

کے لیے تم سے تہہ دل سے معافی مانگ رہا ہوں، '' وہ ایک

دفعہ پھر سے اپنی شرمندگی ظاہر کرنے لگا تھا، جبکہ اب کی

دفعہ اس خواجہ سرا نے ذرا نزاکت سے چہرہ اس کی طرف

پھیر لیا تھا، حالانکہ انداز تو ایسا تھا جیسے وہ یارم پر بہت بڑا

احسان کر کے اس کی بات سن رہا ہو، جبکہ یارم بھی

۔ضرورت سے زیادہ ہی اس کے ساتھ ہمدردیاں نبھا رہا تھا

اگر تم اتنے پیارے نہ دکھتے تو یقین کرو میں تمہیں کبھی "

بھی معاف نہیں کرنے والا تھا، "اب کی بار لہجہ پہلے سے

زیادہ نزاکت لیے ہوئے تھا لیکن اب وہ کم سے کم تھوڑا

نارمل لگ رہا تھا۔

تھینک یو سوچ ! مجھے تو شاید آج میری لک سے کافی فائدہ "

ہو گیا ہے، "یارم نے ہلکا سا مسکراتے ہوئے اسے اپناڈمپل

دکھایا تو ان لوگوں پر ایک دفعہ پھر سے حیرت کا پہاڑ ٹوٹا تھا۔

وہ پھر سے یارم کو گھورنے لگے جب کہ یارم ان کی گھوریاں

نظرانداز کرتا اس سے باتیں کرنے میں مصروف تھا جواب

صرف پیار سے یارم کو دیکھ کر باتیں ہی نہیں کر رہا تھا بلکہ

آہیں بھرتے ہوئے اس کو لائن بھی مار رہا تھا! اگر یہاں

روح ہوتی تو نہ جانے اس کا کیا حال کرتی، اور کسی معاملے

میں نہیں لیکن شاید اس معاملے میں وہ روح کو انڈر

اسٹیمیٹ ہرگز نہیں کر سکتے تھے۔

ہاں، تم بہت پیارے ہو، مجھے تو بہت پیارے لگے! کیا تم"

ڈون ہو؟ میرا مطلب ہے یارم کاظمی؟ ویسے تصویروں میں

تم مسکراتے نہیں ہو، میں تمہیں روز تصویروں میں دیکھتی

ہوں،" وہ ہلکا سا مسکرا کر بولا تو اس کے انداز پر وہ سب

آنکھیں گھماتے ہوئے وہاں سے کہیں باہر جانے کا راستہ

ڈھونڈنے لگے تھے۔ خضر کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کس

طرح سے یہاں سے جائے، یارم کے یہاں ہوتے ہوئے وہ

کہیں جانے کے بارے میں سوچ نہیں سکتے تھے، جبکہ جس

انداز میں یہ اجنبی یارم کی تعریفیں کرتے ہوئے اس پر لائن

مار رہا تھا انہیں لگ رہا تھا کہ انہیں سب سے پہلے یارم کو

یہاں سے بچا کر نکالنا چاہیے کیونکہ انہیں تو یہ بھی لگنے لگا تھا

کہ اس آدمی کی گندی نظر یارم پر ہی ہے۔

اب یہ بالکل ٹھیک ہے، اگر تم چاہو تو انہیں لے کر جا سکتے "

ہو،" حسن نے یارم کو دیکھتے ہوئے کہا تو یارم نے مسکرا کر

اس کو تھینک یو بولا تھا، وہ سچ مچ میں اس کا شکر گزار تھا کہ

اس نے یارم کے نئے نویلے دوست کی جان جو بچائی تھی جو

شاید انگلی سے ذرا سا خون نکلنے کی وجہ سے نکلتے نکلتے رہ گئی

تھی۔

ڈیئر! تم اگر گھر جانا چاہو تو جا سکتے ہو، اگر تم چاہو تو میں"

تمہیں گھر چھوڑ بھی دیتا ہوں۔ سوری مجھے تمہارا نام نہیں

پتا، میں امید کرتا ہوں کہ تمہیں میرا ڈیئر کہنا برا نہیں لگا

ہو گا،" یارم نے اب کی دفعہ ایک پھر سے محبت لٹاتی

نظروں سے اسے دیکھ کر کہا جبکہ اب وہ ایک دوسرے کو

دیکھ کر اس بات پر یقین کر چکے تھے کہ کم سے کم وہ کنگ

نہیں ہے۔ وہ امید بھی نہیں کرتے تھے کہ کنگ ایسا ہو گا،

کنگ لاکھ برا سہی لیکن اتنا بھی خراب نہیں ہو سکتا، وہ کنگ

کو اپنا ایک پاور فل دشمن سمجھتے تھے، وہ کنگ جیسے دشمن کو

ایسا ہر گز نہیں دیکھنا چاہتے تھے۔

میرا نام حسینہ ہے، تم مجھے حسینہ بول سکتے ہو،"اب کی بار"

لہجے کو مزید نزاکت سے بھرپور کرتے ہوئے بولا تو یارم نے

ڈمپلز سے بھرپور مسکراہٹ اس پر نچھاور کی تھی۔

"ویسے مجھے پہلے ہی گیس کر لینا چاہیے تھا، تمہارا نام کچھ ایسا

ہی ہو گا۔اب اتنے خوبصورت چہرے کا نام حسینہ نہیں ہو گا

تو پھر کس کا ہو گا؟ میں تو تمہیں حسینہ ہی کہوں گا، تم سے مل

کر بہت خوشی ہوئی حسینہ! تم سچ میں حسن کی اصل مثال

ہو،" یارم نے اب کی دفعہ جھوٹ کی انتہا کردی تھی۔ یارم

کواس طرح جھوٹی تعریف کرتے دیکھ خضر نے جیسے صبر کی

آخری حدپر جاتے ہوئے دیوار کو تھام لیا تھا، اب اگر وہ مزید

۔ یارم کو سنتا تو شاید یہیں پر گر کر بے ہوش ہو جاتا

مجھے باہر لیلیٰ بلا رہی ہے، اس کے میسجز آرہے ہیں، شاید وہ "

گاڑی میں لاک ہو گئی ہے یا شاید وہ بے ہوش ہو گئی ہے، باہر

گرمی بھی تو بہت ہے نا! مجھے میری بیوی کو دیکھنا ہو گا،" وہ

کہتے ہوئے باہر کی طرف دوڑ لگا چکا تھا، سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا

کہ یہاں سے نکلنے کے لیے وہ یارم کے سامنے کیا بہانہ

بنائے، جبکہ یارم نے بس ایک نظر حقارت سے اسے دیکھتے

ہوئے واپس اس حسین چہرے کی طرف دیکھنا شروع کر دیا

تھا جو پتہ نہیں یارم پر لائن مارتے ہوئے اسے مزید کیا بتا رہا

تھا، جبکہ شارف بھی وہاں سے بھاگنے کا کوئی بہانہ تلاش کرتا

یارم کے سامنے اپنی چھوٹی انگلی باہر کر چکا تھا۔

یہ کوئی وقت ہے ان سب چیزوں کا شارف؟ ہم یہاں"

ایک انسان کو ہسپتال لائے ہوئے ہیں اور اس کی حالت اتنی

نازک ہے، ایسے وقت میں تم سب عجیب طرح کے ڈرامے

کر رہے ہو؟ جاؤ واش روم اس طرف ہے،" یارم نے غصے

سے اس سے کہا تھا، جبکہ وہ یارم کے اشارے کو سمجھے بغیر ہی

تیزی سے باہر نکل گیا تھا، کون سا اس نے واش روم جانا تھا،

وہ یارم کے اشارے پر جاتا اسے تو بس یہاں سے باہر نکلنا تھا

کیونکہ اس نازک ترین انسان کی نزاکت وہ سہہ نہیں پا رہا

تھا، اور جس طرح یارم اسے حسن کی مثال کہہ رہا تھا یہ اس

کی برداشت سے باہر تھا، اسی لیے وہ فوراً ہی وہاں سے باہر جا

چکا تھا، جبکہ خضر نے دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے نفی

میں سر ہلاتے دوبارہ سے حسینہ کی طرف دیکھا تھا جو ٹکٹکی

باندھے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ یارم نے نرمی سے مسکراتے

ہوئے اس کے ساتھ چھوٹی موٹی باتیں کرنا شروع کر دی

کیونکہ اس کا کہنا تھا کہ ابھی وہ پوری طرح سے ٹھیک نہیں

ہے، وہ جب ٹھیک ہو گی تب بھی یارم ہی اسے ڈراپ کر

کے آئے گا، جس پر یارم نے کسی طرح کا کوئی اعتراض نہیں

کیا تھا ۔

ooooooo

خضر! کیا وہ کنگ ہے؟ پلیز خدا کے لیے مجھے سچ سچ بتاؤ، کیا"

وہ آدمی کنگ ہے؟ کیا کنگ ایسا دکھتا ہے؟ کیا ہم نے جو کنگ

کا نقشہ اپنے ذہن میں بنایا تھا، کنگ ویسا نہیں ہے؟ میں یقین

نہیں کر پا رہی، اگر کنگ ایسا ہے تو ہم دشمن کس کے ہیں؟

میرا مطلب ہے کہ ہمیں دشمنی کرنے کے لیے یہی انسان ملا

تھا؟ کیا یہ سب کچھ کرنے والا یہ آدمی تھا؟ میرا مطلب ہے

اب تک ہمارے ساتھ جو کچھ ہو رہا تھا ان سب کے پیچھے اس

آدمی کا ہاتھ ہے؟ میں یقین نہیں کرنا چاہتی، میں بالکل بھی

یقین نہیں کرنا چاہتی! اگر یہ ہمارا دشمن ہے تو پھر لعنت ہے

ہمارے دشمنوں پر، میں اس انسان کی دشمن کبھی نہیں بننا

چاہوں گی، اور وہ بالکل بھی پیارا نہیں ہے، اس نے کپڑے

کیسے عجیب سے پہنے ہوئے ہیں، اس کا حلیہ کتنا عجیب ہے!

اس مردانہ نقوش پر میک اپ، یہ تو میک اپ کی توہین تھی،

او خدایا! میں پاگل ہو جاؤں گی، میں بے ہوش ہو جاؤں گی،

مجھے سنبھالو، "لیلیٰ کا سر پوری طرح سے چکرا رہا تھا جب سے

خضر نے آکر ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی تھی اور پیچھے شارف آ

کر بیٹھا تھا۔ لیلیٰ عجیب طرح کی باتیں کر رہی تھی جبکہ وہ خود

بھی شاک کی کیفیت میں تھے کہ کیا یہ انسان ان کا دشمن

تھا؟ کیا یہ وہ انسان تھا جس نے یارم کے اڈے پر حملہ کیا،

جس نے روح کو مارنے کی کوشش کی، جس نے خضر کو اپنے

ساتھ ملایا کیا یہ وہ انسان تھا؟ نہیں، یہ کنگ نہیں تھا، یہ تو

کوئی حسینہ تھی حسن کی دیوی! اور کم سے کم یارم کنگ کے

ساتھ اتنی نرمی سے پیش نہیں آسکتا تھا، جو بھی تھا کنگ ان کا

دشمن تھا اور یہ یقیناً وہ بالکل بھی نہیں تھا، بلکہ ہو ہی نہیں سکتا تھا۔

نہیں، مجھے نہیں پتہ یہ کنگ ہے یا نہیں ہے، لیکن ہاں "

ایک بات مجھے پتہ ہے کہ اس کا نام حسینہ ہے اور یہ اپنے آپ کو بہت ہی زیادہ حسین سمجھتا سمجھتی ہے، پتہ نہیں کیا ہے وہ! لیکن یار م اسے کچھ زیادہ ہی امپورٹنس دے رہا ہے، کیوں دے رہا ہے یہ میں نہیں جانتا، لیکن یہ کنگ نہیں ہو

سکتا، ہاں یہ کنگ نہیں ہو سکتا، "خضر بھی کچھ الجھا الجھا بول

رہا تھا، جبکہ حسن کی دیوی سن کر تو لیلیٰ کو دوسرا، تیسرا،

چوتھا، شاید آج کا سب سے بڑا جھٹکا لگا تھا۔ حسن کی دیوی!

اس کے مطابق تو حسین انسان لیلیٰ جیسا ہوتا ہے، وہ تو خود کو

حسن کی دیوی سمجھتی تھی، یہ کون سی حسن کی دیوی نکل آئی

تھی؟ یہ تو حسن کا دیوتا تھا بلکہ پتہ نہیں کیا تھا!

لیسن لیسن! شاید تم لوگوں نے کبھی خواجہ سرا نہیں "

دیکھے، یہ لوگ ایسے ہی ہوتے ہیں، یہ اپنے آپ کو بہت

زیادہ حسین سمجھتے ہیں اور اپنے حسن کو بہت زیادہ نکھارتے

بھی ہیں، ان کے مطابق ان سے زیادہ پیارا کوئی نہیں ہوتا اور

شاید یہ بھی اسی کیٹیگری میں آتا ہے، لیکن یہ کنگ نہیں ہو

سکتا۔ شاید ہم نے سمجھنے میں غلطی کر دی، یا شاید ہم نے سچ

میں کسی غلط انسان پر گولی چلادی ورنہ یارم اس کے ساتھ

اتنی نرمی سے پیش کیوں آتا؟ لیکن اگر یہ کنگ نہیں تھا تو یہ

تمہیں یہاں کیسے بلا سکتا ہے؟ اور تم نے یہاں آنے سے

پہلے ہمیں بتایا کیوں نہیں؟" شارف نے اچانک ہی اسے

دیکھتے ہوئے سوال کیا تھا، وہ تو اچانک یارم نے ان کو یہاں پر

آنے کا حکم جاری کر دیا تھا تو وہ فوراً اُسے پہلے وہاں پر پہنچے

تھے، انہیں تو اندازہ بھی نہیں تھا کہ لیلیٰ یہاں پہلے سے

موجود ہو گی۔

میں نے تم سے کہا تھا لیلیٰ تم مجھ سے کچھ نہیں چھپاؤ گی،"

لیکن پھر بھی تم مجھ سے چھپ کر یہاں آگئی، آخر تمہارے

دماغ میں چل کیا رہا تھا؟ کیا یہ سب کچھ یارم کے کسی پلان کا

حصہ تھا؟ اگر تھا بھی تو تمہیں کم سے کم مجھے تو بتانا چاہیے تھا

نا؟" خضر نے اب کی دفعہ لیلیٰ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو

لیلیٰ نے ناک سے مکھی اڑائی تھی۔

ایکسکیوزمی خضر احمد! اگر یارم نے تمہیں کسی ایک مشن"

میں امپورٹنس دے دی ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ

وہ ہر چیز پہلے تم سے شیئر کرے گا،اور جس طرح اس نے

اپنے ایک پلان میں صرف تمہیں شامل کیا تھا ہم سب کو

نکال کر، بالکل اسی طرح سے اس نے اپنے سیکنڈ پلان میں

مجھے شامل کر لیا تم سب کو نکال کر۔اب ہر چیز میں وہ تمہیں

تو امپورٹنس نہیں دے گا، میں یہاں ہوں اور وہ ہمیشہ مجھے

ہی سب سے زیادہ پرائیورٹی دیتا ہے۔ایک مشن میں تمہیں

اپنے ساتھ رکھ کر وہ ویسے بھی پچھتا رہا ہے، میں ایک جگہ

کمزور پڑی ہوں ضروری نہیں کہ ہر جگہ کمزور پڑ جاؤں گی،

یارم نے خود مجھے یہاں بھیجا تھا، میں نے کہا میں تمہیں نہیں

بتانا چاہتی تو یارم نے کہا تو مت بتاؤ، ویسے بھی خضر احمد نے

کیا ہی اکھاڑ لینا ہے، سو تمہیں اس بارے میں کچھ نہیں بتایا

گیا،" وہ مزے سے اپنے کندھے اچکا گئی تھی، جبکہ خضر نے

ایک نظر اسے دیکھا مگر کچھ بولنے کے بجائے سانس بھرتے

ہوئے ہسپتال کے دروازے سے نکلتے یارم اور اس کے

ساتھ ایک ادا سے چلتی اس حسینہ، حسن کی دیوی کو دیکھنے لگا

تھا۔

"یہ اس طرف کیوں آرہے ہیں؟ کیا یہ ہمارے ساتھ جائے

گا؟ دیکھو، میں اس آدمی کو مزید اپنے سامنے برداشت نہیں

کر پاؤں گی،" لیلیٰ نے پریشانی سے اسے دیکھتے ہوئے کہا تھا،

تھوڑی دیر پہلے والی اس کی چیخ و پکار نے اب تک اس کے

کانوں میں درد کر رکھا تھا۔ یہ آدمی اپنی انگلی پر لگنے والے

ایک چھوٹے سے زخم پر بالکل بچوں کی طرح رو رہا تھا، اور

شاید وہ اب بھی رونے کا ارادہ رکھتا تھا کیونکہ وہ اپنے ایک

ہاتھ میں دوسرے ہاتھ کو مضبوطی سے تھامے شکلیں بگاڑ

رہا تھا اور ہلکی ہلکی پھونک بھی مار رہا تھا، اس نے آج تک

لڑکیوں کو بھی اتنے چھوٹے زخم پر اس طرح پاگل ہوتے

نہیں دیکھا تھا جس طرح یہ آدمی ہو رہا تھا ۔

ہم کون ہوتے ہیں یہ فیصلہ کرنے والے کہ یہ آدمی"

ہمارے ساتھ جائے گا یا نہیں جائے گا؟ فیصلہ یارم کرے گا،

اور مجھے تو لگ رہا ہے کہ یارم پر اس آدمی نے کوئی کالا جادو کر

دیا ہے کیونکہ یارم اس کا دیوانہ ہو گیا ہے۔ یو نو واٹ، اندر

کہہ رہا تھا کہ تم اتنی حسین ہو کہ تمہارا نام حسینہ ہی ہونا

چاہیے،"اس نے یارم کی طرف دیکھتے ہوئے لیلیٰ کو بتایا تو

لیلیٰ نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا تھا۔ یارم کاظمی کسی

کی تعریف کر سکتا ہے؟ یقیناً اس طرح کے ڈائیلاگ تو اس

نے کبھی بھی روح کے سامنے بھی نہیں بولے ہوں گے

جس طرح کے ڈائیلاگ وہ اس آدمی کے اوپر چھاپ چکا تھا،

مطلب یارم کی نظر میں یہ حسن تھا تو وہ کیا تھی؟ لیلیٰ نے

حیرانگی سے سائیڈ مرر میں موجود اپنا چہرہ دیکھا تھا پھر سامنے

موجود ٹشو پیپر کے ڈبے سے ٹشو نکالتے ہوئے اپنا چہرہ

صاف کرتے ہوئے دوبارہ یارم کی طرف دیکھا تھا جواب

گاڑی کے بے حد پاس تک آکر گاڑی کھولتے ہوئے حسینہ کو

اندر بیٹھنے کے لیے کہنے لگا تھا، جس نے شارف کو اندر بیٹھے

دیکھا اور کہا

میں کسی آدمی کے ساتھ نہیں بیٹھوں گا، مجھے اچھا نہیں "

لگتا، یہ آدمی لوگ چھیڑتے ہیں مجھے، میں صرف تمہارے

ساتھ بیٹھوں گی،" وہ ایک نظر شارف کو دیکھتا شکل بگاڑ کر

یارم سے کہنے لگا تھا، جب یارم نے لیلیٰ کو پیچھے اور خضر،

شارف کو آگے کی طرف جانے کا اشارہ کیا۔ شارف نے

حیرت سے دیکھا تھا، اب کیا کہتے کہ وہ اس آدمی نما عورت یا

عورت نما آدمی کو چھیڑے گا؟ وہ وزن اور سائز میں شارف

سے بھی بڑا تھا، اتنی بھی بری چوائس نہیں رکھتا تھا لیکن وہ

یارم کے سامنے ایسی بات نہیں کہہ سکتا تھا۔ اس نے ہاں

میں سر ہلاتے ہوئے فوراً ہی گاڑی کا پچھلا دروازہ کھولا اور

لیلیٰ کو پیچھے آنے کا اشارہ کیا۔ لیلیٰ نے ایک نظر سر سے پیر

تک اس آدمی کو دیکھا تھا جسے یارم نے حسن کی دیوی کہا تھا،

۔پھر خاموشی سے منہ بگاڑتی پچھلی سیٹ پر آگئی تھی

کنگ نے کہا کہ تم اپنے آپ کو بہت خوبصورت سمجھتی ہو، "

حسین سمجھتی ہو، اسی لیے میں آئی تھی یہاں تمہیں دکھانے

کے لیے کہ حسن کیا ہوتا ہے، اب تو مجھے دیکھ کر تمہیں سمجھ

آ ہی گیا ہو گا کہ حسن کیا ہوتا ہے "لیلیٰ جیسے ہی پچھلی سیٹ

کھول کر اندر بیٹھی، اس نے لبوں کے ڈیزائن بناتے ہوئے

اسے بتایا تو لیلیٰ نے حیرت سے ان تینوں کے چہروں کو دیکھا

تھا۔ یارم کے چہرے پر بالکل سنجیدگی تھی، جبکہ جہاں خضر

نے جھٹکا کھا کر اس آدمی نما عورت کو دیکھا، وہیں شارف تو

بے ہوش ہونے کے قریب تھا۔ ایک عورت نما مرد لیلیٰ

خضر احمد کے سامنے لیلیٰ خضر احمد سے زیادہ خود کو خوبصورت

قرار دے چکا تھا، شاید یہ اس دن کا سب سے زیادہ حیران کر

دینے والے مومنٹ تھا۔ لیلیٰ نے کچھ کہنا چاہا لیکن یارم کی

سخت گھوریوں کی وجہ سے کچھ کہہ ہی نہیں پائی تھی، اس

نے گاڑی کا دروازہ اتنے زور سے بند کیا کہ صرف اکھڑ کر

باہر گرنے کا فرق باقی رہ گیا، جبکہ وہ نزاکت سے کانوں پر

ہاتھ رکھتا اگلے ہی لمحے یارم پر چڑھ گیا تھا۔

ڈیول! دیکھو، میں نے اسے سچائی کا آئینہ دکھایا تو اس نے "

مجھے مارنے کی کوشش کی، میرے کان پھٹنے لگے ہیں، دیکھو

اس نے میرا ہاتھ دکھانے کی کوشش کی،" اس نے اپنا ہاتھ

یارم کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو یارم نے نرمی سے اس

کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں تھام لیا تھا۔ لیلیٰ کے بس بے ہوش

ہونے کا فرق باقی رہ گیا تھا۔

اب ٹھیک ہے، اب یہاں اندر بیٹھ جاؤ، ہم لوگ تمہیں"

گھر چھوڑ دیں گے۔ معصومہ کو تمہارے ساتھ یہاں بٹھا

دوں گا، واپسی پر یہ مجھے یہاں سے لے جائیں گی" یارم نے

اسے دیکھتے ہوئے کہا تو اس نے اگلے ہی لمحے یارم کا بازو سختی

سے تھام لیا۔ "نہیں بالکل بھی نہیں! مجھے ان لوگوں کے

ساتھ کیسے بھیج سکتے ہو تم؟ یہ لوگ میرے لیے اعتماد کے

قابل نہیں ہیں، مجھے صرف تم پر اعتبار ہے، تم ہی مجھے لے

کر جاؤ گے،" وہ اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگا تو یارم نے ہاں

میں سر ہلایا تھا۔

لیکن تمہیں تو مردوں کے ساتھ بیٹھنے میں مسئلہ ہے نا؟""

لیلیٰ نے اچانک سے کہا تو اس نے گھور کر لیلیٰ کو دیکھا تھا جیسے

لیلیٰ کا بات کرنا بھی اسے پسند نہ آیا ہو۔

مجھے صرف اس آدمی کے ساتھ بیٹھنا پسند نہیں کیونکہ وہ"

چچھورا ہے، یہ تو بہت اچھا ہے، بہت نائس ہے، مجھے بہت

پسند ہے ڈیول! مجھے تمہارے ساتھ بیٹھنا ہے،" وہ اب کی دفعہ مسکراتے ہوئے بولا تو یارم نے ایسے کندھے اچکا دیے تھے جیسے صرف اس کے کہنے کا ہی انتظار کر رہا ہو، اور پھر اس کے بیٹھتے ہی وہ اس کے ساتھ بیٹھ گیا تھا، جبکہ معصومہ کو اس نے وہیں ہسپتال میں ہی رہ کر ان کا انتظار کرنے کے لیے کہا تھا اور اگر اسے اچھی لفٹ مل جائے تو وہ یہاں سے

جا بھی سکتی ہے، وہ آفس میں ایک ساتھ ہوں گے، جس پر

۔ معصومہ کندھے اچکا کر وہیں سے پلٹ گئی تھی

میں بھی اپنی بیوی کے ساتھ ہی آجاتا ہوں، اکیلی بیچاری"

کہاں جائے گی، ویسے بھی مجھ جیسے چھچھورے کا گاڑی میں

کیا کام،" شارف نے جلدی سے گاڑی سے نکلتے ہوئے کہا

تھا، جس پر لیلیٰ نے اگلے ہی لمحے گاڑی کا پچھلا ڈور کھول کر

دوبارہ اپنی جگہ آگے بنائی تھی۔ ویسے تو اسے یارم کی عزت

خطرے میں محسوس ہو رہی تھی لیکن اس کا کوئی ارادہ نہیں

تھا خود سے زیادہ حسین عورت کے ساتھ بیٹھ کر اپنا سفر

خراب کرنے کا، اس لیے ضبط کرتے ہوئے خضر کے ساتھ

واپس بیٹھی، جبکہ یارم پیچھے والی سیٹ پر آرام سے اس کے

ساتھ بیٹھا تھا اور اس کے ساتھ باتیں کرنے لگا تھا جیسے

برسوں پرانا کوئی بچھڑا ہوا دوست مل گیا ہو۔

○○○○○○○○

یہاں پر گاڑی روک دو، میں آگے خود ہی چلا جاؤں گا اگر"

تم نے جانے دیا تو، "اس نے اچانک ہی کہا تھا، جبکہ یارم نے

۔ حیرت سے اسے دیکھا

کیا مطلب اگر میں نے جانے دیا تو؟ میں تمہیں کیوں"

۔روکوں گا؟"اس نے حیرانگی سے پوچھا تھا

تم کوئی عام آدمی نہیں ایک ڈیول ہو، ڈون ہو، اور میں"

جانتا ہوں تم مجھے مار ڈالو گے، میں نے تمہیں جان سے

مارنے کی کوشش کی، مجھے زندہ چھوڑ کر بھلا تمہیں کیا ہی

حاصل ہو گا، میں جانتا ہوں تم مجھے مار دینا چاہتے ہو اور اگر تم

مجھے مارنا بھی چاہو تو اس میں کچھ غلط نہیں ہے کیونکہ تمہیں

ایسا ہی کرنا چاہیے،"اس کی عجیب وغریب باتوں پر یارم نے

نفی میں سر ہلایا تھا ۔

میں تمہیں نہیں مارنا چاہتا اور نہ ہی میں تمہیں کبھی ماروں"

گا، تم اتنے اچھے انسان ہو، اتنے معصوم ہو، تمہیں مار کر مجھ

کیا ہی ملے گا؟" یارم کا انداز اب بھی نرم تھا، جبکہ خضر خاموشی سے گاڑی چلا رہا تھا۔ شارف کمینہ طویل راستے میں اسے چھوڑ کر اسے دھوکہ دے گیا تھا لیکن اس نے لمحہ بھر بھی یارم کا ساتھ نہ چھوڑا تھا، وہ اب بھی اس نمونے کی ساری باتیں سنتے ہوئے یارم کے ضبط کے پیمانے کو ماپ رہا تھا۔

میں جانتا ہوں، میں کنگ کا آدمی ہوں اور تم کنگ کو جان"

سے مار دینا چاہتے ہو، مجھے یقین ہے کہ تم مجھے بھی نہیں

چھوڑو گے، یہ محبت، یہ ہمدردی صرف اوپر اوپر سے ہیں ہے

نا؟ تم مجھے کسی ایسی جگہ پر لے کر جا رہے ہو جہاں تم میری

جان لے سکو،" وہ آدمی اب بھی یارم پر یقین نہیں کر رہا تھا،

جبکہ یارم نے ایک دفعہ پھر سے نفی میں سر ہلاتے ہوئے

اسے اپنا یقین دلانے کی کوشش کی تھی۔

میں تمہیں نہیں مارنا چاہتا، نہ اب نہ ہی بعد میں۔ تم بہت "

اچھے انسان ہو اور میں تم سے کوئی جھوٹی ہمدردی نہیں کر رہا

ہوں، میں تمہیں ہر گز تکلیف نہیں پہنچانا چاہتا اور نہ ہی میرا

ارادہ تمہیں جان سے مارنے کا ہے، میں تمہیں صحیح سلامت

تمہارے مقام پر لے کر جانا چاہتا ہوں، تم جا سکتے ہو،" خضر

کے اچانک گاڑی روکنے پر یارم نے بے حد نرمی سے کہا تھا،

۔جبکہ وہ آدمی بے یقینی سے اسے دیکھ رہا تھا

تم یارم کاظمی ہی ہو نا؟ میرا مطلب ہے وہ خطرناک ڈون"

یارم کاظمی ہو نا تم جو اپنے دشمنوں کو آسانی سے جانے نہیں

دیتا؟ وہی ہو نا، کہیں میں کسی غلط فہمی کا شکار تو نہیں ہوں؟

کہیں مجھے غلط جگہ تو نہیں بھیج دیا گیا نا؟" وہ اسے دیکھتے

ہوئے سوال کرنے لگا تو یارم کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی۔

اس نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے یقین دلانے کی کوشش کی

جبکہ وہ آدمی اب کی دفعہ کھل کر مسکرایا تھا۔"تم سچ مچ میں

مجھے یہاں سے جانے دینا چاہتے ہو؟ تم سچ مچ میں چاہتے ہو

کہ میں یہاں سے چلا جاؤں؟ تم مجھ سے کنگ کے بارے

میں نہیں پوچھو گے؟ کیا تم نہیں جاننا چاہتے کہ کنگ کہاں

رہتا ہے، یا وہ تمہارا پیچھا کیوں کر رہا ہے، یا وہ تمہارے

بارے میں کیا کیا جانتا ہے؟ کیا تم مجھ سے کچھ بھی نہیں

پوچھنا چاہو گے؟" اس نے حیرانگی سے پوچھا تو یارم نے

ایک دفعہ پھر سے نفی میں سر ہلاتے ہوئے اسے جانے کا

راستہ دیا تھا۔

"مجھے نہ تو کنگ کے بارے میں جاننے میں دلچسپی ہے اور نہ

ہی میں اسے جان سے مارنے میں دلچسپی رکھتا ہوں، اور نہ ہی

میں تمہیں جان سے مارنا چاہتا ہوں۔ میری تمہارے ساتھ

کوئی دشمنی نہیں ہے اور میری کنگ کے ساتھ بھی کوئی

دشمنی نہیں ہے، وہی میرا دشمن بنا ہوا ہے حالانکہ میں نے

کبھی اس کے لیے برا نہیں چاہا، وہ میرا دشمن کیوں بنا ہے

میں نہیں جانتا، باقی اس کے علاوہ میں تم سے اور کچھ نہیں

کہوں گا، تم میری طرف سے بالکل آزاد ہو، آرام سے جاؤ

اور اپنا بہت سارا خیال رکھنا۔ چوٹ کافی گہری ہے، وقت پہ

اپنی پٹی بدلتے رہنا، اگر ممکن ہو سکے تو اسی ڈاکٹر کے پاس

آنا، یہ تمہارا علاج بالکل مفت میں کر دے گا، بس میرا نام

لے لینا، تمہیں مزید کچھ بھی کرنے کی ضرورت نہیں

ہے،" وہ مسکرا کر اسے جانے کا اشارہ کرتے ہوئے بولا تو وہ

آدمی فوراً ہی باہر نکل گیا تھا، جبکہ خضر خاموشی سے اسے دیکھ

رہا تھا۔ لیلیٰ نے تو اب اتنا حیران ہو لیا تھا کہ اس میں اب

مزید حیران ہونے کی بھی سکت باقی نہ رہی تھی، وہ اسے نظر

انداز کرتے ہوئے آرام سے سیٹ کی پشت کے ساتھ ٹیک

لگائے بیٹھی ہوئی تھی جب وہ آدمی احتیاط سے گاڑی سے باہر

نکلتے ہوئے تیزی سے وہاں سے غائب ہونے لگا تھا۔ اس کی

تیزی پر ایک لمحے کے لیے لیلیٰ اور خضر دونوں حیران ہوئے

تھے، پھر اگلے ہی لمحے وہ واپس آتا یارم کا بازو اپنے ہاتھ میں

تھامتا، جھک کر اس کے الٹے ہاتھ پر اپنے ہونٹوں کا بوسہ

دے گیا تھا! اس کی یہ حرکت اتنی عجیب تھی کہ لیلیٰ اور خضر

نے حیرت سے یارم کے چہرے کی طرف دیکھا تھا جو

خاموشی سے اس آدمی کو دیکھتا ہلکا سا مسکرا دیا تھا، آج یارم

نے اس آدمی پر اپنی مسکراہٹیں قربان کر کے اسے ساتویں

آسمان پر پہنچا دیا تھا، جبکہ خضر مزید وہاں ایک لمحہ بھی نہ رکتا
تیزی سے گاڑی آگے بڑھا لے گیا تھا کیونکہ وہ حسینہ، حسن
کی دیوی وہاں سے کہیں غائب ہو چکی تھی، وہ لمحے میں ان کی
نظروں سے اوجھل ہوئی تھی، کہاں گئی تھی کہاں نہیں،
وہی جانتا تھا، خضر تو یہ بھی نہیں جانتا تھا کہ وہ اسے یاد بھی
کرے تو کس کریکٹر میں، آدمی کے یا عورت کے؟ کیونکہ
جہاں وہ آدمی کی جسمامت رکھتا تھا وہیں اس نے خود کو ایک

عورت کے طور پر متعارف کرواتے ہوئے انہیں اچھا خاصا

۔حیران کر کے رکھ دیا تھا

OOOOOOOOO

ایک چیز تو میں سمجھ چکی ہوں کہ یہ آدمی کنگ نہیں تھا اور"

یہ چیز بھی مجھے سمجھ میں آگئی ہے کہ یہ آدمی کنگ کا خاص

آدمی تھا، لیکن تم اس سے اتنی نرمی سے پیش کیوں آ رہے

تھے، یہ چیز مجھے سمجھ میں نہیں آ رہی یارم کاظمی! تمہارے

دماغ میں آخر چل کیا رہا ہے؟ اس آدمی کے ساتھ اتنی زیادہ

نرمی تم کس طرح سے دکھا سکتے ہو یہ جانتے ہوئے بھی کہ

اس نے تمہیں جان سے مارنے کی کوشش کی ہے؟ وہ پوری

پلاننگ کے ساتھ وہاں آیا تھا اور تم اسے گولی مارنے کے بعد

اس کو لے کر ہسپتال پہنچ گئے، اتنا ہی نہیں کہ اس کا علاج

بھی کروایا، علاج کروانے کے بعد اسے صحیح سلامت یہاں

سے جانے بھی دیا! سچ تو یہ ہے کہ وہ اس طرح سے جانا

ڈیز رو ہی نہیں کرتا تھا، میں تمہاری جگہ ہوتی تو اسے زندہ

زمین میں اتار دیتی جس کے ساتھ تم اتنی نرمی دیکھا رہے

تھے، اومائی گاڈ! اپنے ہاتھ دھو لو، اس نے تمہارے ہاتھ پر

اپنا گندا سا کس کیا ہے، یار م ڈارلنگ! آج تک تو تم نے مجھ پر

اتنی اپنی مسکراہٹیں نچھاور نہیں کی بلکہ میں گارنٹی دے کر

کہہ سکتی ہوں کہ شادی کے چھ سالوں میں تم نے روح کو

بھی اتنی ساری مسکراہٹیں دے کر خوش نہیں کیا ہو گا جتنا

اس تھوڑی سی دیر میں اس آدمی پر اپنی مسکراہٹیں قربان

کرتے ہوئے تم اسے ساتویں آسمان پر پہنچا رہے تھے۔مجھے

سمجھ نہیں آتا تمہاری اتنی زیادہ نرمی کا آخر فائدہ کیا ہے، آخر

تمہارے دماغ میں چل کیا رہا ہے، مجھے سچ سچ بتاؤ؟ اتنا تو میں

جانتی ہوں کہ یہ سب کچھ تم نے صرف ہمدردی کی آڑ میں

تو کیا نہیں ہوگا، کوئی نہ کوئی وجہ تو ہوگی ان سب کے پیچھے،

اب وہ وجہ ہمیں بتاؤ! اگر یہ آدمی کنگ کا خاص آدمی تھا تو تم

نے اسے ایسے کیسے جانے دیا؟ کم سے کم یہ ہمیں کنگ تک

پہنچا سکتا تھا، اب وہ اچانک کہیں غائب ہو گیا ہے، کیا وہ آدمی

ہمارے لیے ضروری نہیں تھا؟ اور تم نے ایسے کیسے کہہ دیا

کہ تمہیں کنگ کے بارے میں کچھ بھی جاننے میں دلچسپی

نہیں ہے؟ ہمیں تو ہے دلچسپی، آخر ہم جاننا چاہتے ہیں کہ وہ

انسان کون ہے جو تمہیں جان سے مارنا چاہتا ہے اور کیوں

مارنا چاہتا ہے، پھر تم سے اس کی دشمنی کیا ہے؟ تم ہر چیز کو

اتنا لائٹ کیسے لے رہے ہو، ایک آدمی مر مر کے ہمارے

ہاتھ لگا تھا، اس کو بھی تم نے آسانی سے یہاں سے جانے

دیا۔ آخر کیوں یار م کاظمی، آخر کیوں؟ تمہارے دماغ میں

کیا چل رہا ہے، صاف صاف بتاؤ ورنہ میرا دماغ پھٹ جائے

گا، آج تمہارا یہ روپ دیکھ کر مجھے یقین ہو چکا ہے کہ تم کبھی

بھی کچھ بھی کر سکتے ہو اور تمہاری چالیں شاید ہمیں سمجھ

میں آتے آتے سالوں لگ جائیں،" وہ اسے دیکھتے ہوئے

بولے جارہی تھی جبکہ یارم کے لبوں پر مسلسل مسکراہٹ

تھی ۔

لیلیٰ لیلیٰ ! کیسے سمجھاؤں تمہیں ؟ یار ، سچ کہہ رہا ہوں میں ، "

وہ آدمی ایک معصوم انسان تھا ، ہماری اس کی کوئی دشمنی

نہیں ہے ۔ اللہ پاک نے اس کو ہم سے تھوڑا الگ بنایا ہے ،

کہیں اس کے اندر مردانگی رکھی ہے تو کہیں عورتوں جیسی

نزاکت بھی ہے ، ایسے لوگوں سے دعائیں لی جاتی ہیں ،

دشمنیاں نہیں نبھائی جاتیں۔اور تمہیں ایسا کیوں لگ رہا ہے

کہ اس کے سامنے کوئی دکھاوا یا کوئی ڈرامہ کرر ہا تھا، ایسا

بالکل بھی نہیں ہے لیلیٰ! میرے دل میں اس انسان کے

لیے کسی طرح کی کوئی نفرت نہیں ہے، اللہ پاک نے ایسے

لوگوں سے نرمی کرنے کا حکم عطا فرمایا ہے تو میں کیسے اللہ

کے حکم کے خلاف جاتا؟ اور سب سے خاص بات یہ کہ وہ

تکلیف میں تھا، اسے میری وجہ سے چوٹ لگی تھی حالانکہ

میں نے بہت کوشش کی تھی کہ میرا نشانہ نہ چوکے اور گولی

صرف اور صرف پستول پر لگے لیکن پھر بھی دیکھو نا، اس

کے ذرا سے ہاتھ ہٹانے کی وجہ سے گولی اس کی انگلی پر لگ

گئی، اور یقین کرو اگر وہ مجھے بد دعا دے کر جاتا تو مجھے بالکل

اچھا نہیں لگتا، یہی وجہ ہے کہ میں اسے یہاں ہسپتال میں

لے کر آیا اور پھر اس کی مرہم پٹی کروا کر اسے جانے دیا،

میری اس کے ساتھ کوئی دشمنی نہیں ہے اور نہ ہی میں ایسے

لوگوں کے ساتھ کسی بھی طرح کی کوئی دشمنی نبھانا چاہتا

ہوں،" وہ اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگا تھا، جبکہ لیلیٰ نے گہری

سانس لیتے ہوئے اپنی گاڑی کا فرنٹ ڈور کھولتے ہوئے

پیچھے والی سیٹ پر اپنی جگہ بنائی تھی، جبکہ یارم آگے کی

طرف جا چکا تھا کیونکہ خضر کے ساتھ ڈرائیونگ کے دوران

وہ ہمیشہ ہی آگے بیٹھتا تھا لیکن آج اس حسن کی دیوی کی وجہ

سے وہ پیچھے بیٹھا تھا اور خضر کو بھی یہ چیز پسند نہیں آئی تھی

"ٹھیک ہے، میں سمجھ رہی ہوں تمہاری بات کو، تم اس کے

ساتھ نرمی کر رہے تھے، تمہاری اس کے ساتھ کوئی دشمنی

نہیں، تم کنگ کے بارے میں بھی جاننے میں دلچسپی نہیں

رکھتے، سب کچھ ٹھیک ہے لیکن شاید تم بھول چکے ہو کہ

انڈر ورلڈ کے بہت سارے ڈون اس کنگ نامی آدمی کی وجہ

سے غائب ہیں، کچھ مر چکے ہیں، وہ صرف تمہارا نہیں بلکہ

پورے انڈر ورلڈ کا دشمن بنا ہوا ہے، اس کے پیچھے کی وجہ کیا

ہے نہ میں جانتی ہوں نہ تم جانتے ہو۔ بے شک تمہاری ان

لوگوں کے ساتھ کوئی دشمنی نہیں ہوگی اور نہ ہی تم ان کے

ساتھ کوئی دشمنی رکھنا چاہتے ہوگے، لیکن ہم یہ جاننا چاہتے

ہیں کہ آخر یہ سب کچھ کیوں ہو رہا ہے؟ ہم ایک پروپر

پلاننگ کر رہے ہیں کہ ہم لوگوں نے آگے کیا کرنا ہے، ہم

نے ہر چیز ریڈی کر لی تھی، ہم لوگ یہاں اس آدمی کو

ایکسپوز کرنے والے تھے، شاید ہم کنگ تک پہنچنے والے

تھے لیکن عین وقت پر یہ آدمی نہ جانے کہاں سے ٹپکا، ہر چیز

ہمارے کنڑول میں تھی۔ ہم یہاں اسی لیے آئے تھے تاکہ

ہم کنگ کے بارے میں جان سکیں، تو اچانک تمہاری دلچسپی

ختم کیسے ہو گئی؟" وہ غصے سے مٹھیاں بھینچتی پھر سے سوال

۔ کرنے لگی، تو یارم نے گہری سانس لی تھی

کل تک وہ میرا دشمن تھا لیلیٰ! کل شام تک، جب ہم"

دونوں باتیں کر رہے تھے کہ ہم کس طرح کنگ تک

پہنچیں گے، وہ میرا دشمن تھا، لیکن کل رات وہ اچانک ہی

میرے سامنے ایک ظالم سے مظلوم بن گیا، میرے اندر

سے اس کے لیے دشمنی کا جذبہ ختم ہو گیا۔ میں جو سوچ رہا

تھا کہ اس کی حالت خراب کر دوں گا، اسے برباد کر دوں گا،

اس کو اس کے انجام تک پہنچا دوں گا، اچانک ہی میری نیت

بدل گئی، کنگ نے اپنے سب سے خاص آدمی کو یہاں بھیجا

تھا، وہ خود نہیں آیا کیونکہ شاید وہ بھی جان چکا ہے کہ اس کی

حقیقت یارم کاظمی پر کھل چکی ہے، وہ ہر چیز سے واقف ہے

لیکن وہ میرا دشمن نہیں ہے، وہ پر سکون انداز میں بول رہا

تھا، جبکہ لیلیٰ کو اس کی کوئی بات سمجھ میں نہیں آرہی تھی ۔

وہ تمہارا دشمن نہیں ہے نہ سہی، وہ ہمارا دشمن ہے، "

ہمارے انڈر ورلڈ کا دشمن ہے، میں بس اتنا جانتی ہوں مجھے

اور کچھ بھی نہیں جاننا تم سے۔ تم اسے اپنا دشمن نہیں مانتے،

تمہارے لیے وہ معصوم انسان ہے، واٹ ایور وہ جو بھی ہے،

وہ مظلوم ہے، شیطان ہے، وہ کیا ہے، میرا ان سب چیزوں

سے کوئی واسطہ نہیں! مجھے بس یہ پتہ کرنا ہے کہ وہ کون ہے

اور ہمارے پیچھے کیوں لگا ہوا ہے؟ اور یقیناً اتنا سب کچھ

کرنے کے بعد تم نے کوشش تو کی ہی ہوگی نا یہ جاننے کی،

چلو تم نے سب کچھ جان بھی لیا تو کم سے کم ہمیں بھی بتاؤ کہ

آخر تم نے کیا جانا ہے؟" لیلیٰ پوری طرح اس کی طرف

متوجہ تھی، جبکہ یارم نے ایک گہرا سانس لیتے ہوئے اسے

دیکھا، ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہو

گیا۔

"ایک تو میری ٹیم کو سکون نہیں ہے نا، وہ جو ہر وقت کچھ نہ

کچھ جاننے والا کیڑا ہوتا ہے، یہ تم لوگوں کو سکون سے بیٹھنے

نہیں دے گا! ویسے اگر میں تم لوگوں کو یہ کہوں کہ میری

مرضی کے مطابق کام کرو جیسا میں چاہتا ہوں مجھے ویسا کر

کے دکھاؤ تو تم لوگوں کو موت آجاتی ہے، اور کبھی اگر میں

خود سے کچھ کرنے کی کوشش کر رہا ہوں تو تم لوگوں کا

تجسس ختم نہیں ہوتا، یہ جو کیڑا ہے نا تم لوگوں کو سکون سے

بیٹھنے نہیں دیتا، ایک دن تم لوگوں کو برباد کر دے گا۔ اب

میری بات کان کھول کر سنو، اور صرف کان نہیں دماغ بھی

کھولنا اپنا جو بہت کم کام کرتا ہے! یارم کاظمی نے کچی گولیاں

نہیں کھیلی، یہ آدمی جو یہاں سے گیا ہے، بے شک یہ بہت

معصوم تھا، بہت ہی پیارا تھا لیکن تھا تو کنگ کا آدمی نا۔ میری

کنگ کے ساتھ کوئی دشمنی نہیں ہے، نہ ہی مجھے کنگ کے

ساتھ کسی طرح کی کوئی دشمنی نبھانی ہے لیکن پھر بھی اب

کنگ نے اتنا کچھ برا کر ہی دیا ہے تو آسانی سے اسے جانے تو

نہیں دوں گا، بات یہ ہے کہ کنگ بھی اسی کی طرح ایک

معصوم سا انسان ہے جو اپنے ساتھ ہوئے ظلم کے لیے یہ

سب کچھ بدلے میں کر رہا ہے۔اب وہ مجھ سے بدلہ کیوں

لے رہا ہے، یہ بات بتانا میں تم لوگوں کو ضروری نہیں سمجھتا

کیونکہ تم لوگ اپنی عقل کا استعمال تو کرو گے نہیں، اس لیے

اس بات کو یہیں پر ختم کرتے ہوئے میں تمہیں یہ بتاتا ہوں

کہ اس آدمی کو گولی لگنے پر میں اسے ہسپتال لے کر کیوں

گیا، بلکہ اگر تم یہاں پر بھی عقل کا استعمال کرو تو تم خود ہی

جان جاؤ گے کہ اگر میں اسے ہسپتال لے کر گیا بھی تو اسے

حسن کے پاس لے کر کیوں گیا؟ لیکن جیسا کہ تم لوگوں میں

عقل کی کمی ضرورت سے زیادہ ہی ہو گئی ہے، اور جب سے

مجھ پر وہ حملہ ہوا ہے تم لوگوں نے بالکل بھی اپنی تھوڑی

بہت عقل کا استعمال کرنا چھوڑ دیا ہے، اس لیے میں خود ہی

"، تم لوگوں کو سب کچھ سچ سچ بتا دیتا ہوں

یار م، پلیز! اگر سب کچھ بتانا بھی ہے تو کم سے کم اتنی "

انسلٹ تو مت کرو نا، قسم سے بہت بے عزتی فیل ہو رہی

ہے، "خضر نے اس کی لمبی چوڑی تمہید پر ہاتھ باندھتے

ہوئے اس کے سامنے آواز بلند کی تھی، جبکہ لیلیٰ اسے اگنور

کرتی پیچھے سے ہی اس کے کندھے پر ایک زوردار مکا لگا چکی

تھی جیسے اس کا بیچ میں بولنا اسے بالکل پسند نہ آیا ہو۔ یارم

انسلٹ نہ کرے ایسا تو ممکن ہی نہیں تھا، تو پھر آرام سے بھی

تو اس کی بات سن سکتے تھے نا، بیچ میں بول کر اس نے اچھا

۔ بالکل بھی نہیں کیا تھا

یارم، تم اس کی بات پر بالکل بھی دھیان مت دو، تم بس یہ "

بتاؤ کیا ہے تمہارے دماغ میں، کیا چل رہا ہے اور اب آگے

کیا ہونے والا ہے ؟" لیلیٰ اسے نظر انداز کرتے ہوئے یارم کا

دھیان اپنی طرف لگانے لگی تھی، جبکہ یارم نے ہاں میں سر

ہلایا اور ایک دفعہ پھر سے اپنی بات کا سلسلہ وہیں سے شروع

کیا تھا۔

" ہم دونوں جو پلاننگ کر رہے تھے کہ ہم کنگ سے کس

طرح سے ملیں گے، اس دوران کنگ مسلسل مجھ سے ای

میل کے ذریعے رابطہ رکھے ہوئے تھا، وہ مجھے بظاہر دنیا

والوں کے بارے میں بتا رہا تھا لیکن سچ تو یہ تھا کہ وہ سب

کچھ الگ انداز میں میرے سامنے پیش کر رہا تھا، اس نے مجھے

جو کچھ بتایا ہے اس کے مطابق اس کے دشمنی میرے ساتھ

کیوں ہے، یہ تو مجھے سمجھ میں نہیں آیا، ہاں لیکن ایک چیز

مجھے سمجھ میں آئی ہے کہ وہ بھی ظلموں کا ستایا ہوا ہے لیکن وہ

ہم سے چھپا ہوا ہے، اس نے بہت ہوشیاری سے یہ سب کچھ

کیا ہے۔ اگر کنگ کی عقل کی بات کی جائے تو کافی زیادہ

سمجھدار قسم کا انسان ہے، اسے یقین تھا کہ تم اس کی باتوں

میں نہیں آؤ گی، اس لیے اس نے تمہیں وہاں بلانے سے

پہلے وہاں اپنے سب سے خاص آدمی کو بھیج دیا تاکہ ہم لوگ

کنگ سے دور رہ سکیں۔ شاید اسے پہلے سے ہی پتہ تھا کہ

میں یہاں آنے والا ہوں، اسی لیے اس نے اپنی شناخت اب

تک مجھ سے چھپانے کی کوشش کی ہے، حالانکہ میں اس کے

بارے میں سب کچھ جان چکا ہوں، میں اسے شکل سے نہیں

پہچانتا لیکن پھر بھی اتنا جانتا ہوں کہ اگر وہ آدمی کبھی بھی

میرے سامنے آیا تو وہ کنگ ہے، اس بات کو پہچاننے میں

مجھے ایک لمحے کا بھی وقت نہیں لگے گا۔ اسے لگ رہا ہے کہ

اس نے اپنے آدمی کو بھیج کر بہت ہی عقلمندی کا کام کیا ہے،

لیکن شاید وہ بھول چکا تھا کہ اس کا سب سے خاص آدمی بھی

اسی کے جیسا ہی ہے۔ اس کے ساتھ اتنی نرمی اور محبت بے

شک کہیں نہ کہیں میری نیک نیتی تھی، لیکن اس کے پیچھے

کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ میں اس کے انداز کو سمجھ گیا تھا،

اسے کس طرح سے اپنی باتوں میں ٹریپ کرنا ہے مجھے بہت

اچھے سے پتہ چل چکا تھا، بس اسی لیے میں نے اس کے

ساتھ ایک چھوٹی سی گیم کھیل لی، اس کے ہاتھ پر جان بوجھ

کر گولی ماردی۔ یہ خواجہ سرا لوگ ذرا سی چوٹ کو بہت بڑا بنا

کر پیش کرتے ہیں، میرا نشانہ بالکل نشانے پر لگا تو وہ آدمی

اپنے اس چھوٹے سے زخم کو لے کر بہت زیادہ پریشان ہو

گیا، جس طرح وہ بچوں کی طرح رو رہا تھا میں نے موقع کا

فائدہ اٹھا کر اسے ہسپتال پہنچایا اور حسن کے ذریعے میں نے

وہ کیا جو مجھے کرنا چاہیے تھا، لیکن ہائے میری قسمت!

میرے پلے تم جیسے تین ممبرز لکھے ہیں جن کا عقل سے کسی

طرح کا کوئی تعلق ہے ہی نہیں! میرے پلان کو سمجھنے کے

بجائے تم لوگ عجیب طرح کی حرکتیں کر رہے تھے وہاں،

میری مدد کرنے کے بجائے تم لوگ وہاں سے بھاگنے کی

کوشش میں لگے تھے، خیر یہ ساری چیزیں اب میرے لیے

اہمیت نہیں رکھتیں، میں جو چاہتا تھا وہ کر چکا ہوں، میرا کام

ہو چکا ہے اور شاید میں اپنے کام کے بے حد قریب بھی جا چکا

ہوں، میرا پلان جلدی ہی کامیابی کے مرحلے میں داخل ہو

جائے گا اور اس سے پہلے میں تم لوگوں کو بس اتنا ہی کہنا چاہتا

ہوں کہ اب میں تم لوگوں سے کسی طرح کی غلطی کی امید

نہیں رکھتا، اپنا دماغ اور کان ہمیشہ کھلے رکھنا، میں کبھی بھی

اپنے پلان کے دوسرے مرحلے میں پہنچ سکتا ہوں اور ایسے

میں تم لوگوں کی طرف سے ایک چھوٹی سی غلطی میرے

پلان کا بیڑا غرق کر سکتی ہے اور اگر ایسا ہوا تو یقین کرو میں تم

لوگوں کو زندہ زمین میں گاڑ دوں گا،" وہ انہیں دھمکانے

والے انداز میں کہہ رہا تھا کہ اسی لمحے وہ اپنے موبائل پر

آنے والی کال کی طرف متوجہ ہوا تھا۔اس کا موبائل سامنے

ڈیش بورڈ پر پڑا تھا اور اسکرین کب سے آن ہو کر آف ہو

رہی تھی، یعنی کہ کافی شدت سے کوئی اسے کال کر رہا تھا

لیکن اس کا موبائل سائلنٹ پر کیسے چلا گیا تھا؟ اس نے

پریشان ہو کر سوچتے ہوئے موبائل اپنے ہاتھ میں لیتے

ہوئے روح کی کال بند ہونے پر خضر کو گھورا تھا۔

"میرا فون کس نے سائلنٹ کیا؟" وہ پوچھ نہیں رہا تھا بلکہ

جواب ملنے کا انتظار کرتے ہوئے خضر کو خونخوار نگاہوں سے

دیکھ رہا تھا، جیسے وہ کہے گا کہ اس نے اس کا فون سائلنٹ کیا

ہے، وہ اگلی ہی گولی اس کے سر کے بیچ و بیچ مارے گا۔ خضر

نے اپنی طرف اشارہ کرتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا تھا، جبکہ

۔وہ غصے سے اسے گھورتا گاڑی کا دروازہ کھول چکا تھا

تمہارا دماغ خراب ہو گیا تھا؟ روح کی 28 کالیں لگی ہوئی"

ہیں، تم جانتے ہو کہ وہ مجھے جان سے مار ڈالے گی! 28 کالز،

پتہ نہیں کیا کام ہو گا، ایک بات کان کھول کر سن لو، میرے

موبائل کو ٹچ مت کیا کرو، "وہ غصے سے کہتا موبائل کان

سے لگاتے ہوئے تیزی سے گیٹ کی طرف بڑھنے لگا تھا،

جبکہ خضر نے ایک نظر لیلیٰ کو دیکھا۔ دنیا کو اپنی انگلیوں پر

نچانے والا یارم کاظمی روح کے ڈر سے تیزی سے بھاگتے

ہوئے دروازے کے اندر داخل ہوا تھا جیسے اس کے ایک

سیکنڈ لیٹ ہونے پر روح اسے جان سے ہی مار ڈالے گی، خیر

اس کا ڈر بنتا تھا!

تمہیں کیا لگتا ہے، یارم اسے حسن کے ہاسپٹل لے کر"

کیوں گیا تھا؟ کیا تمہیں یارم کی بات سمجھ میں آئی؟"کار

اسٹارٹ کرتے ہوئے خضر نے اچانک لیلیٰ سے سوال کیا تو

لیلیٰ نے اسے ایسی نگاہوں سے دیکھا تھا جیسے کہہ رہی ہو کہ وہ

اتنی بھی بیوقوف نہیں ہے کہ اتنا بھی نہ سمجھ سکی ہو، ہاں

لیکن خضر سمجھ نہیں سکا تھا، لیکن وہ یہ بات لیلیٰ سے نہ کہہ

سکا۔

OOOOOOOO

یارم تیزی سے موبائل فون اپنے کان سے لگائے گھر کے

اندر داخل ہوا تھا۔ جہاں اسے سب سے پہلے اپنا چھوٹا سا،

معصوم چوزہ بنا شرٹ کے نظر آیا تھا۔ وہ یہاں کھڑے

کھڑے اپنے چھوٹے سے سکس پیکز کی نمائش کیوں

کر رہا تھا؟ یارم نے حیرت سے سوچتے ہوئے اس کی طرف

قدم بڑھائے تھے، جو بنا شرٹ کے، شارٹ پہنے گھر میں

گھوم رہا تھا۔ وہ کر کیا رہا تھا؟ اسے سمجھ نہ آیا۔ جب اسے نظر

انداز کرتے ہوئے رویام نے سامنے پانی کی چھوٹی بالٹی سے

اپنا کپڑا گیلا کیا اور تیزی سے سامنے شیشے کی کھڑکی کو صاف

کرتے ہوئے اسے دکھایا تھا کہ وہ کام کر رہا ہے۔ یارم نے

حیرت کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا تھا، جبکہ رویام

۔ پھر سے اسے نظر انداز کرتا اپنے کام میں مصروف ہو گیا تھا

"تو کہ ہے پتہ کو ماں تیری کیا ؟ ہے رہا کر کیا تو یہ ! چوزے یہاں پر یہ سب کچھ کر رہا ہے؟" یارم نے حیران ہوتے ہوئے اسے دیکھتے سوال کیا تھا، جس پر اس نے ایک نظر یارم کو دیکھا اور پھر گھورنے والے انداز میں کپڑے کو نیچے رکھ کر اب اپنے ہاتھ اپنی کمر پر سیٹ کیے تھے۔ یارم اس کے انداز پر ذرا سا آئی برو اچکا کر پھر سے سوالیہ انداز میں اسے دیکھنے لگا۔

دی اں ! میلی ماماتوپتااے تہ می ان تی مدت ترلااوں، درتو

شاف ترنے می، تیوں کہ ام دب تک یاں نی تے شارادر دند

شے بل دیااے۔ نادانے کش تے والے ترتے دے تے

اش درتوجو کشی نے اش تودیتانی۔ ہل تلف دندپلااوا

اے۔اول۔ میلی بی چالی ماماا تلے کم ترلی تی۔ لومی ان شے

بت جاداپیال ترتااے۔ اشی لیے وہ اپی ماماتی ہلپ ترر ا

اے۔اپ تی طرلانی تہ یاں اتت ہی بال باگ دائے فجول

تاموں تے لیے پلے انے در تو دیتا جاتا اے درتے تاموں تو

دیتا جانا اے فیر بال دول لدائی داتی اے لتن اپ توماماتے

ہجبنڈا ونا اپ توماماتی پر واای نی اے

جی ہاں! میری ماما کو پتہ ہے کہ میں ان کی مدد کر رہا ہوں")

گھر کو صاف کرنے میں، کیونکہ ہم جب تک یہاں نہیں

تھے سارا گھر گند سے بھر گیا ہے۔ نہ جانے کس کے حوالے

۔ کر کے گئے تھے اس گھر کو، جو کسی نے اس کو دیکھا ہی نہیں

ہر طرف گند پڑا ہوا ہے اور میری بیچاری ماما اکیلے کام کر رہی تھیں۔ رومی ان سے بہت زیادہ پیار کرتا ہے، اسی لیے وہ اپنی ماما کی ہیلپ کر رہا ہے۔ آپ کی طرح نہیں کہ یہاں آتے ہی باہر بھاگ جائے فضول کاموں کے لیے! پہلے اپنے گھر کو دیکھا جاتا ہے، گھر کے کاموں کو دیکھا جاتا ہے، پھر باہر دوڑ لگائی جاتی ہے۔ لیکن آپ تو ماما کے ہسبینڈ ہو نا، آپ کو

توماما کی پرواہ ہی نہیں ہے۔") وہ اسے دیکھتا ایک ہی سانس

میں بولتا چلا جا رہا تھا، جبکہ یارم حیرانگی سے اسے سن رہا تھا۔

انداز ایسا تھا جیسے اس کے سامنے یہ ساری باتیں روح نے کام

کرتے ہوئے کی ہوں گی، جنہیں وہ لفظ بہ لفظ دہراتے

ہوئے اسے بتا رہا تھا کہ وہ کس طرح روح سے اپنی محبت جتا

رہا ہے۔ جبکہ اس کی باتوں پر اس نے گہرا سانس لیتے ہوئے

اندر کی جانب قدم بڑھانا چاہے۔

یہ لوددرشے بال دانے تے بدپھون بی نی اتھاتے تاتہ انی بایا

جاشتے تہ درتی تیاالات اے اورل فیراداتے ہے باتے پوتھنے

تے لیے

یہ لوگ گھر سے باہر جانے کے بعد فون بھی نہیں اٹھاتے")

تاکہ انہیں بتایا جاسکے کہ گھر کی کیا حالت ہے، اور پھر آ

جاتے ہیں باتیں پوچھنے کے لیے۔")رویام اب بھی منہ کے

ڈیزائن بگاڑتے ہوئے اسے بتارہا تھا کہ جس طرح اس نے

روح کی 28 کالیں نظر انداز کی ہیں، غلطی ہی سے سہی، وہ

معاف نہیں کی جائیں گی یارم نے ایک نظر اپنے موبائل پر

موجود 28 کالوں کی نوٹیفکیشن دیکھی تھی اور پھر تیزی سے

قدم اندر کی جانب بڑھادیے تھے۔ اب جو بھی ہو گا دیکھا

جائے گا، لیکن وہ یہاں باہر ایک لمحہ بھی ضائع نہیں کر سکتا

تھا، کیونکہ اس کی بیوی اس وقت خونخوار انداز میں اپنے کام

کر رہی ہو گی۔ وہ ایک لمحے کے لیے بھی یہاں رک کر وقت

برباد نہیں کر سکتا تھا۔ ہاں، لیکن اپنے بیٹے کے انداز پر اسے

پیار ضرور آیا تھا۔ وہ چھوٹا سا، معصوم سا بچہ اپنی ماں سے اپنے

پیار کا اظہار کرنے کے لیے اس کے چھوٹے چھوٹے کاموں

میں مدد کر رہا تھا۔ یقیناً اس کے بار بار تنگ کرنے پر روح

نے بالٹی میں پانی دے کر، اسے کپڑا تھما کر، پہلے سے صاف

ہوئی کھڑکی کو دوبارہ صاف کرنے پر لگا دیا تھا۔

○○○○○○○

اندر قدم رکھتے ہی اس کی نظر شونو پر پڑی تھی، جو بڑی ہی

مہارت سے چھوٹے چھوٹے کو شنز کو اٹھا کر صوفے پر سیٹ

کر رہا تھا۔ اپنے منہ سے کوشن کو پکڑے، وہ اسے زمین پر

گھسیٹتے ہوئے اچھل کر صوفے پر چڑھتا اور پھر اسے اوپر

رکھ دیتا۔ شاید روح نے اسے بھی کوئی کام ہی دے رکھا تھا،

آج اس کی حیرت کی انتہا نہیں تھی۔ ایک کتا بھی اس سے

اپنی محبت کا اظہار کرنے کے لیے کس طرح اس کی مدد کر رہا

تھا،اور ایک یارم تھا جو صبح سے یہاں دبئی واپس آنے کے

بعد اسے اپنی شکل دکھانے کو بھی راضی نہیں تھا! یہاں

آتے ہی اس نے صرف روح کو گھر پر چھوڑا تھا اور پھر وہ

تیزی سے اپنے کسی ضروری کام کے سلسلے میں یہاں سے

نکل گیا تھا۔ وجہ جو بھی تھی، کام جو بھی تھا، اس کا روح سے

کوئی لینا دینا نہیں تھا۔ اس نے خضر کو کہا تک نہیں تھا کہ وہ

واپس آرہا ہے تو اس کے گھر کی صفائی وغیرہ کروادی جائے،

حالانکہ ہر دو تین ہفتوں کے بعد اس کا گھر کھلوا کر لازمی صفائی کروادی جاتی تھی، لیکن وہ صفائی روح کے معیار کے مطابق ہرگز نہیں ہوتی تھی۔ روح جب تک اپنی ہر چیز کو چمکا چمکا کر نہ رکھتی، تب تک اسے سکون نہیں ملتا تھا۔ اور اس وقت بھی وہ اپنا گھر چمکاتی ہوئی غصے سے کبھی ادھر، کبھی ادھر جارہی تھی۔

یارم نے ڈرتے ڈرتے کچن میں قدم رکھا ہی تھا کہ روح نے

ایک نظر اسے دیکھا، پھر چہرہ موڑتے ہوئے دوبارہ سے پہلے

سے دھلے ہوئے برتنوں کو دھونے لگی، کیونکہ وہ کافی وقت

سے استعمال میں نہیں تھے۔ جبکہ باہر فرش کو بہت ہی اچھے

طریقے سے دھو کر صاف کر دیا گیا تھا، یعنی بہت کم کام باقی

تھا، لیکن کچن کے فرش پر تھوڑی دھول موجود تھی،

۔یعنی کہ ابھی تک کچن کا فرش صاف نہیں ہوا تھا

روح! تم یہاں کام کر رہی ہو؟ تو میں ایسا کرتا ہوں کہ میں" یہ فرش صاف کر دیتا ہوں۔ کتنا کام کرنا پڑ رہا ہے نا تمہیں، کسی نے گھر کو ٹھیک سے صاف ہی نہیں کیا۔ آج یہاں آنے سے پہلے میں خضر کو فون کر کے صفائی وغیرہ کروا لیتا، لیکن ہم اتنی جلد بازی میں آئے تھے نا کہ میں کچھ کر ہی نہیں سکا۔ میں کروا دیتا ہوں تمہاری مدد۔" اس نے آگے بڑھتے ہوئے صلح کا جھنڈا لہرایا تھا، جب روح نے اسے خونخوار

نگاہوں سے گھورا تو اس نے اپنے قدم پیچھے ہی روک لیے تھے، کیونکہ اس وقت روح کے ہاتھ میں جو کپ تھا، وہ یارم کے منہ پر لگ بھی سکتا تھا! خیر، ایسا پہلے کبھی ہوا تو نہیں تھا، لیکن اس وقت وہ اتنے غصے میں تھی کہ اسے لگ رہا تھا کہ اسے رسک بالکل بھی نہیں لینا چاہیے۔

"ارے نہیں نہیں یارم صاحب! کیا ضرورت ہے کچھ بھی کروانے کی؟ آپ تو جائیں نا، اپنے ضروری کام نپٹائیں۔ اپنا

گھر، بیوی، بچے، اپنے شونو سے زیادہ عزیز تو آپ کو آپ کا

ضروری کام تھا نا! اتنے ضروری کام تھے آپ کو کہ آپ کو

خضر ماموں کو فون کر کے یہ تک کہنے کی یاد نہیں رہی کہ اس

گھر کو جھاڑو ہی لگوادیں! بتائیں مجھے، ایسا کون سا ضروری

کام کر رہے تھے آپ؟ آپ تو وہاں میرے ساتھ تھے نا، تو

اتنے وقت سے تو آپ کچھ کر ہی نہیں رہے تھے، آپ اپنا

سارا وقت مجھے دے رہے تھے، تو پھر اچانک ایسا کون سا

ضروری کام آگیا کہ آپ کو اچانک یہاں آنا پڑا اور آپ اس

گندے سے گھر میں مجھے چھوڑ کر چلے گئے؟" وہ طنزیہ انداز

میں سوال کرنے لگی تھی، جبکہ خود یارم اس سے یہ نہیں کہہ

سکتا تھا کہ وہ وہاں رہتے ہوئے بھی ہر چیز کو اپنے ہاتھوں سے

ہینڈل کر رہا تھا۔اسی لیے آگے بڑھتے ہوئے روح کے

کندھوں پر ہاتھ رکھنا چاہا، جو اگلے ہی لمحے وہ جھٹک کر دوبارہ

برتن اٹھانے لگی تھی۔

روح! ایکچولی میرا ایک دوست ہاسپٹل میں تھا، اس کی "

حالت بہت زیادہ خراب تھی، اس کے ہاتھ پر گولی لگی تھی۔

بہت ہی معصوم اور پیارا دوست ہے میرا۔ میرا ان ساری

چیزوں سے کوئی تعلق نہیں ہے، بس اس وقت اس کی گولی

لگنے کی بات سن کر میں وہاں رہ نہیں پایا، مجھے لوٹ کر آنا

پڑا۔ وہ اتنا اچھا دوست ہے میرا کہ میرے بنا نہیں رہ رہا تھا،

بیچارے کو پتہ ہی نہیں تھا کہ میں یہاں نہیں ہوں، بس اس

نے ہنگامہ کر دیا جس کی وجہ سے مجھے جلدی سے جلدی

یہاں پر پہنچنا پڑا۔ تمہیں گھر چھوڑ کر اسی لیے میں ہسپتال چلا

گیا تھا کہ میں بالکل بھی اس کی تکلیف کی وجہ نہ بنوں۔ لیکن

اس کو ٹھیک کرنے کے چکر میں تمہیں اتنا سب کچھ کرنا پڑ

گیا! چھوڑو ان سب چیزوں کو، روح چلو آرام کرو، اتنا لمبا

سفر کر کے آئی ہو تم۔" یارم نے اس کے ہاتھ سے برتن

لیتے ہوئے اسے باہر کا راستہ دکھاتے ہوئے تھوڑی سچی،

تھوڑی جھوٹی کہانی سنائی تھی۔ سچی اس لیے کیونکہ وہ سچ میں

ہسپتال میں ہی تھا اور ایک معصوم انسان کا علاج کروا رہا تھا،

اور جھوٹی اس لیے کیونکہ وہ اس کا دوست نہیں بلکہ دشمن

تھا۔ بے شک یارم اسے اپنا دشمن نہ سمجھے، لیکن ان لوگوں

کے لیے یارم ان کا دشمن ہی تھا۔

"اللہ پاک انہیں زندگی دے، یارم! کیا ہوا آپ کے

دوست کو؟ کیسے گولی لگ گئی، کیا وہ ابھی یہی سب کام کرتے

ہیں؟ لیکن آپ تو کہہ رہے ہیں کہ وہ معصوم سے انسان

ہیں۔ یارم مجھے بتائیں نا، وہ ٹھیک تو ہیں نا؟" یارم کے اس

طرح بتانے پر وہ پریشانی سے اس سے سوال جواب کرنے

لگی تھی، جبکہ اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے وہ اسے بیڈروم میں

لے کر آیا۔ تو اسے ہلکی سی مایوسی ہوئی تھی، کیونکہ یہ کمرہ

بھی روح کے مطابق صاف نہیں تھا، یعنی کہ روح نے ابھی

تک اس روم کی صفائی نہیں کی تھی۔

نہیں، وہ ٹھیک ہے اور اسے گولی ان سب کاموں کے چکر "

میں نہیں لگی تھی، اس کا ان ساری چیزوں سے کوئی تعلق

نہیں ہے۔ میں نے تمہیں بتایا نا، وہ ایک بہت ہی پیارا، بہت

ہی معصوم انسان ہے، بس اسے گولی لگ گئی تو مجھے آنا پڑا اور

وہ بالکل ٹھیک ہے، میں اسے گھر پہنچا کر ہی واپس آرہا

ہوں۔ پتہ نہیں ضرورت کے وقت صارم کا فون کیوں

نہیں لگتا!" وہ جلدی سے نمبر ملاتے ہوئے جھنجھلا کر بولا

تھا، ساتھ ہی روح کے ساتھ بھی وہ باتیں کرتے ہوئے اسے

اپنی باتوں میں بہلا رہا تھا۔

آپ صارم بھائی کا نمبر کیوں ملا رہے ہیں؟" روح اپنی"

ساری ناراضگی بھلائے اس سے سوال جواب کرنے لگی،

جبکہ دوسری طرف سے اچانک ہی صارم نے فون اٹھالیا۔

OOOOOOOOO

"السلام علیکم یارم! تمہارا نمبر ایکٹیو کیسے ہو گیا؟ تم یارم بات کر رہے ہو نا؟" وہ غیر یقینی سے فون اٹھاتے ہوئے کہنے لگا تھا۔

"وعیکم السلام! یار میں ہی بات کر رہا ہوں صارم، اور میں یہاں دبئی واپس آ گیا ہوں۔ تم نے روح کے ہاتھ کی چائے پینی ہے، افکورس پینی ہو گی میں بھی کیسی باتیں کرتا ہوں نا! ایسا کرو، پانچ منٹ کے اندر میرے گھر پہ پہنچ جاؤ۔" یارم

نے کہتے ہوئے فون بند کر دیا تھا، جبکہ روح حیرانگی سے اب تک اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی۔آخر یارم نے صارم کو فون کیوں کیا تھا؟ یہاں اتنے سارے کام پڑے تھے اور وہ مہمان بلا رہا تھا! اگر اس نے صارم کو بلانا ہی تھا، تو شام تک بلا لیتا، ایسا ابھی کیا ضروری کام پڑ گیا تھا کہ اس نے ابھی اسے بلا لیا تھا؟ ابھی تو گھر ٹھیک سے صاف تک نہیں تھا

روح! یہاں آؤ، یہاں بیٹھو، تم آرام کرو۔ تم اتنا لمبا سفر کر کے آئی ہو، فی الحال سب کاموں میں مت پڑو، یہاں بیٹھو تم آرام سے۔" وہ اس کی حیرانگی کو نظرانداز کرتے ہوئے اسے سامنے بیڈ پر بٹھانے لگا تھا، جبکہ پورا گھر روح کے مطابق گندا تھا اور وہ اسے آرام سے بیٹھنے کے لیے کہہ رہا تھا، یہ بات اسے اچھی نہیں لگی تھی، وہ بھی تب جب اس نے گھر میں مہمان بلا لیے تھے

یارم! کیا ہو گیا ہے آپ کو؟ آپ نے گھر پر مہمان بلا لیے

ہیں اور مجھے کہہ رہے ہیں کہ میں آرام سے بیٹھ جاؤں؟ آپ

بھی حد کرتے ہیں، پورے گھر میں گند پڑا ہوا ہے، ایک دفعہ

مجھے گند سمیٹنے تو دیتے نا، پھر آپ مہمانوں کو بلاتے۔ آپ

نے صارم بھائی کو بلانا ہی تھا، تو کم از کم ایک دفعہ مجھ سے

بات تو کر لیتے نا! اب ہٹیں، مجھے سارا کام کرنا ہے صارم

بھائی کے آنے سے پہلے۔" وہ اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگی

تھی، جبکہ وہ آرام سے اسے تھام کر بیڈ پر بٹھاتا اسے اپنے

قریب کھینچ چکا تھا۔

"میں نے کہا ہے نا تمہیں کیا لگتا ہے؟ میں صارم کو اپنے

گھر بٹھا کر مفت کی چائے پلاؤں گا؟ ہر گز نہیں! میری بیوی

کی چائے بہت ایکسپینسو ہے، اگر وہ میری بیوی کے ہاتھ کی

بنی ہوئی چائے پیئے گا تو اس کے لیے اسے بہت کچھ کرنا ہو گا،

اور یقین کرو میں نے بہت سارے ایسے لوگ دیکھے ہیں جو

کمال کی صفائی کرتے ہیں، لیکن صارم کے لیول کی صفائی

آج تک کوئی نہیں کر سکا۔ میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ

انسپیکٹر صارم ملک سب سے زیادہ کمال کی صفائی کرتا ہے،

میں نے اس کا کام دیکھا ہے، اور یقین کرو اس نے بیکار میں

پولیس میں اتنی محنت کر کے جوائننگ کی ہے، اسے صفائی

والا بننا چاہیے تھا، اسے زیادہ بہتر مواقع مل سکتے تھے۔ خیر،

یہ ساری باتیں ہم بعد میں کریں گے، تم یہاں بیٹھو، میں

تمہارے بیٹے کو لے کر آتا ہوں، جواب تم سے بے پناہ محبت

جتانے کے لیے اس کھڑکی کو صاف کرنے کے چکر میں اب

اکھاڑ کر باہر پھینک دے گا، اور تمہارا وہ کتا۔۔۔"

"یارم! وہ شونو ہے، کتا نہیں۔" اس نے غصے سے اس کی

بات کاٹی تھی، جس پر یارم نے آنکھیں گھماتے ہوئے ہاں

میں سر ہلایا تھا۔

ہاں، تمہارے اس کتے شونو کو بھی لے کر آتا ہوں، جو تم"
سے اپنی محبت ظاہر کرنے کے چکر میں تقریباً پاگل ہو چکا
ہے۔" وہ اسے وہیں بٹھاتا خود باہر جا چکا تھا، جبکہ روح
پریشانی سے اب اس کی باتوں پر غور کر رہی تھی۔ کیا اس نے
صارم کو یہاں صفائیاں کرنے کے لیے بلایا تھا؟ کیا اس کے
اتنے برے دن آ گئے تھے کہ وہ یارم کے دوستوں سے اپنے
گھر کی صفائیاں کروائے گی؟ وہ اچھے سے صاف صفائی کرتا

تھا،ان سب باتوں کا کیا مطلب تھا؟آخر یارم نے کب اس

سے صفائی کروائی تھی؟وہ حیرانگی سے سوچتی ہوئی باہر سے

آنے والی آوازوں کی طرف متوجہ ہوتی تیزی سے اٹھ کر

باہر نکل گئی تھی،جہاں پر ایک الگ ہی جنگ چھڑی ہوئی

تھی،یارم اور رویام کے درمیان ۔

○○○○○

یا اللہ! یہ کیا ہو رہا ہے؟" اس نے باہر آتے ہوئے دیکھا، "

آدھے سے زیادہ رویام یارم کے کندھے سے پیچھے کی طرف

نیچے لٹکا ہوا تھا، یارم نے صرف اس کی ایک ٹانگ پکڑی

ہوئی تھی اور اسے پوری طرح سے اپنے کندھے سے نیچے کی

طرف لٹکایا ہوا تھا، جبکہ دوسرے ہاتھ میں وہ شونو کا کان

تھامے ہوئے تھا ۔

شولو شلو! در شاف ترنا اے اتا دند پلا اوا اے ماما اتلے اتا شارا

کم ترری اے، اپ تو نانا تا احشاش نی اے۔ مدھے تو ترنا اے

نا

چھوڑو چھوڑو! گھر صاف کرنا ہے، اتنا گند پڑا ہوا ہے، ماما")

اکیلے اتنا سارا کام کر رہی ہے۔ آپ کو تو ماما کا احساس نہیں

ہے، مجھے تو کرنا ہے نا۔") وہ اس کے پیچھے لٹکا ہوا بول رہا

تھا، جبکہ روح تیزی سے آگے آتے ہوئے اسے سیدھا

کرنے کی کوشش کرنے لگی، لیکن یارم گھوم کر اسے

آنکھیں دکھا گیا، جبکہ شونو بھی اپنے آپ کو چھڑوانے کی ہر

ممکن کوشش کر رہا تھا، یہاں تک کہ اپنے دانتوں میں

موجود چھوٹا سا کوشن اس نے پھاڑ بھی دیا تھا، صرف اور

صرف یارم سے اسے چھڑانے کے لیے۔

بس کر ! اور صفائیاں کرنے کی ضرورت نہیں ہے، صفائی"

والا بلایا ہوا ہے میں نے، وہ سب کچھ آ کر صاف کر دے گا۔

تجھے جھوٹی محبت دکھانے کی ضرورت نہیں ہے، پورے گھر

کو میری بیوی سے صاف کروا رہا ہے اور خود ایک شیشہ

صاف کرنے کے چکر میں دو گھنٹے ضائع کر رہا ہے! رہنے

دے یہ سب کچھ، میں کروا سکتا ہوں، اور اس چیز میں میں

اپنا اور تیرا کمپٹیشن بھی نہیں کرتا، کیونکہ یہ چھوٹی چھوٹی

چیزیں میری روح کی محبت کے سامنے میٹر ہی نہیں کرتی۔

روح! ابھی پورا گھر صاف ہو جائے گا، تم بے فکر ہو جاؤ،

تمہیں ان چھوٹے چھوٹے ملازموں کی ضرورت ہرگز نہیں

ہے۔" وہ اسے اندر لے کر آتے ہوئے دونوں کو ایک جھٹکے

میں سامنے صوفے پر ایسے پٹک چکا تھا جیسے وہ دونوں کوئی

فالتو چیزیں ہوں، جبکہ رویام نے دوبارہ فوراً ہی اٹھنے کی

کوشش کرتے ہوئے باہر کی طرف دوڑ لگانا چاہی تھی جب

اچانک روح نے اسے تھام لیا۔

ماما! چل کر دیکھو میں نے کھڑکی کتنے اچھے سے صاف کی"

ہے۔ میں آپ سے بہت پیار کرتا ہوں، آپ کو اکیلے کام

کرتے دیکھ مجھے بالکل اچھا نہیں لگ رہا تھا۔" وہ اب بھی اس

کے سامنے اپنی محبت جتاتا یارم کو شرارتی نگاہوں سے جتا

بھی رہا تھا کہ وہ آخر کیا کرنا چاہ رہا ہے، جبکہ یارم آنکھیں

گھماتا ایک دفعہ پھر سے اسے بتانے لگا تھا کہ اسے یہ سب کچھ

کرنے کی ضرورت نہیں ہے، لیکن روح نے پہلے ہی اسے

سنبھال لیا۔

"بیٹا! سب کچھ ہو جائے گا، مجھے پتہ ہے آپ ماما سے بہت

پیار کرتے ہو، آپ کو یہ سب کچھ کرنے کی ضرورت نہیں

میری جان۔ آپ یہاں آؤ، میں آپ کے کپڑے بدل دیتی

ہوں۔" وہ پیار سے اسے تھام کر اپنے ساتھ لگاتی، اسے لیے

اندر کی طرف جانے لگی تھی۔

ہاں ہاں ! اسے لے کر جاؤ اندر، اس کی باڈی کی نمائش بند "

کرو یہاں پر۔ یہاں میری بیوی رہتی ہے اور میں اپنی بیوی

کے سامنے اپنی باڈی کے علاوہ کسی دوسرے کی باڈی کی

نمائش نہیں ہونے دوں گا۔" یارم نے جتانے والے انداز

میں اسے گھور کر دیکھا تھا، جبکہ روح کے کان میں جیلس بابا

کی سرگوشی پر روح کھلکھلا کر ہنسی تھی،

ہاں یہی تو رہ گیا تھا!

اب دبئی کا ڈون ایک چھوٹے سے معصوم بچے کی باڈی سے

جیلس ہو گا؟ یارم نے ہلکی سی بڑبڑاہٹ کے ساتھ روح کا

ہاتھ تھاما، انداز یہی جتانے والا تھا کہ وہ بھی اس کی چھوٹی سی

سرگوشی سن چکا ہے۔

OOOOOOOOO

"خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے یارم، تم واپس آ گئے ہو! تمہیں

نہیں پتہ تمہاری ٹیم یہاں کن چکروں میں پڑی ہوئی ہے، تم

اندازہ نہیں لگا سکتے کہ یہ لوگ کیا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں! تمہیں پتہ ہے اس پاگل خضر نے کیا کیا؟ اس نے دبئی میں الیگل سمگلنگ کو لیگل کر دیا، یہاں تک کہ پیپرز پر سائن تک کر دیے تھے! پتہ نہیں یہ لوگ کیا کیا پلاننگ کر رہے ہیں، میں نے تو کہہ دیا تھا کہ میں تمہاری غیر موجودگی میں یہاں کچھ بھی غلط نہیں ہونے دوں گا، تو ان لوگوں نے مجھے دھکے مار کر، بلکہ دھکے مار کر بھی نہیں، اٹھوا کر بدتمیزی سے

اپنے آفس سے نکال کر باہر کر دیا۔ خضر نے تو صرف مجھے

آفس سے نکالا، شارف نے مجھے اپنے بندوں سے اٹھوا کر

آفس سے باہر پھینکوادیا! تم نہیں جانتے یہ لوگ کیا کیا کروا

رہے تھے تمہارے پیچھے، شکر ہے تم واپس آگئے ہو، اب کم

سے کم دبئی سیف رہے گا۔" وہ اندر داخل ہوتے ہی ایک

ہی سانس میں اسے سب کچھ بتانے لگا تھا، انداز ایسا تھا جیسے

کوئی ایک بچہ اپنے ٹیچر کے سامنے کسی دوسرے بچے کی

شکایت کررہاہو، جبکہ یارم اس کے انداز پر مسکراتا، اسے

گلے لگاتے ہوئے اندر لے آیا تھا۔

"اٹس او کے صارم! تم ان سب چیزوں کی پرواہ مت کرو،

اب میں آگیا ہوں نا یہاں، میں سب کچھ دیکھ لوں گا، تم بے

فکر ہو جاؤ۔ دبئ میں کبھی کچھ الیگل نہیں ہو سکتا، جب تک

یارم کاظمی دبئ میں موجود ہے، دبئ کا کوئی کچھ نہیں اکھاڑ

سکتا، سب کچھ میرے کنٹرول میں ہے، تم بالکل ریلیکس

رہو۔ بلکہ میں نے تو تمہیں یہاں اپنے ساتھ چائے پینے کے

لیے بلایا ہے۔ روح! تم چائے پلاؤ، تب تک ہم روم کو تھوڑا

بہت صاف کر لیتے ہیں۔ وہ کیا ہے نا، اتنے دنوں سے کمرہ

بند تھا تو ٹھیک سے گھر کی صفائیاں نہیں ہوئی، تو میں نے

سوچا کہ شارف اور خضر تو آکر مزید گند ڈالیں گے، تو تمہیں

بلا لیتا ہوں ان سب چیزوں میں، ویسے بھی تم ایکسپرٹ

ہو۔'' وہ اسے اندر آنے کا اشارہ کرتے ہوئے بولا تو صارم،

جو تیزی سے اندر کی طرف قدم بڑھا رہا تھا، اس کی بات سن

کر اس کے قدم رک گئے تھے۔ کیا وہ یارم سے کسی اچھے کام

کی توقع کر رہا تھا؟ کیا وہ یہ سوچ رہا تھا کہ یارم کاظمی اس کے

لیے کچھ بہتر کرے گا؟ وہ ایسا کیسے سوچ سکتا تھا؟ وہ یارم کو

جانتا تھا! ہاں، اس کی نظر میں اس کا ایک اچھا کام آ گیا تھا،

اب یارم کو لگنے لگا تھا کہ اس کا یہ نکما انسپیکٹر کسی کام آ سکتا

ہے، اور وہ کام تھا صرف اور صرف صفائیاں! وہ کبھی اسے

آفس دھونے کے لیے بلا لیتا تھا، تو کبھی کسی اور جگہ صفائی

کے لیے، آج تو اسے گھر پر ہی بلا لیا تھا۔

"یارم! میں سوچ رہا ہوں کہ کیوں نہ پولیس کی نوکری

چھوڑ کر میونسپلٹی جوائن کر لوں، کیونکہ کام تو آج کل میں

ویسے بھی وہی سارے کر رہا ہوں نا۔" اندر داخل ہوتے ہی

اس نے یارم کے ہاتھ سے جھاڑو چھینا تھا، جبکہ یارم نے

کندھے اچکا دیے تھے۔

کیا دماغ چلتا ہے تمہارا اصارم! میں ایسے ہی تو نہیں کہتا کہ "

تم ان سب کاموں میں بہت ہوشیار ہو۔ میرے خیال میں

تمہیں کل کے بجائے آج ہی یہ نیک کام کرنا چاہیے۔ ویسے

بھی پولیس کی جاب میں کیا رکھا ہوا ہے، اکھاڑ تو تم ویسے

بھی کچھ نہیں پاتے نادبئی کے ڈون کا! تو میونسپلٹی میں

تمہیں یہی سجیسٹ کر رہا ہوں، ان فیکٹ تم نے اپنی زندگی کا

سب سے بہترین فیصلہ کیا ہے، اگر تم اس پر مزید نظرثانی

کرو تو میں تمہیں اس سلسلے میں پوری طرح سے سپورٹ

کرنے کو تیار ہوں۔" وہ آرام سکون سے ٹیبل صاف کرنے

والا کپڑا اسے تھماتا، خود سامنے صوفے پر بیٹھ گیا تھا، جبکہ

صارم اسے غصے سے گھورتے ہوئے خود ہی صفائیاں کرنے

لگ گیا تھا۔

"یہاں میرے سامنے میرے مالک بن کر بیٹھنے کی

ضرورت نہیں ہے، اکیلے کچھ نہیں کروں گا میں۔" اس نے

گھور کر کہا تو یارم نے منہ بناتے ہوئے اپنی جگہ چھوڑی تھی،

اور پھر خود بھی سامنے بیڈ پر پڑے تکیوں پر نظر نہ آنے والی

دھول کو صاف کرنے لگا تھا، کیونکہ روح کو تو ہر چیز میں ہی

دھول اور مٹی نظر آ رہی تھی، پتہ نہیں اس نے ان ساری

چیزوں کو چمکا چمکا کر کیا ہی حاصل کر لینا تھا! وہ پر سکون سے

انداز میں ہر چیز کو صاف کرنے میں مصروف ہو گئے تھے،

جبکہ روح سچ میں تھوڑی ہی دیر میں چائے بنا کر واپس آچکی

تھی ۔

ooooooo

آؤ، پہلے چائے پی لو۔ "روح کو اندر داخل ہوتے دیکھ کر "

اس نے اسے تھوڑی دیر کے لیے آرام کرنے کی اجازت

دے دی تھی، جبکہ بیڈروم تو وہ تقریباً صاف کر ہی چکے

تھے۔روح کے ہاتھ کی چائے پیتے ہوئے وہ ایک دم تازہ دم

ہو گئے تھے۔ ان سب کے درمیان صارم کی ساری باتیں

صرف اور صرف اس کی ٹیم کے خلاف ہی تھیں، وہ پتہ

نہیں کیا کیا بولے جا رہا تھا، جبکہ یارم اس کی ساری باتوں کو

بہت غور سے سن رہا تھا کہ اس کی غیر موجودگی میں کیا ہوا

تھا۔ سب کچھ ایک خبر نامے کی طرح اس کے سامنے پیش

ہو رہا تھا، ویسے تو وہ ان لوگوں پر پوری طرح سے نظر رکھے

ہوئے تھا، لیکن پھر بھی 24 گھنٹے نظر رکھنا اپنے آپ میں

ایک بہت ہی مشکل کام تھا، لیکن اس کا یہ سی سی ٹی وی کیمرہ

اسے ایک ایک رپورٹ دے رہا تھا، اور اس کی ساری باتیں

کہیں نہ کہیں اس ڈر کے زمرے میں آ رہی تھیں کہ اگر

دبئی میں کسی طرح کا الیگل کام شروع ہو گیا تو بہت زیادہ

مسئلے بن جائیں گے۔ یہ لوگ ڈر گز کو دبئی میں عام کرنا

چاہتے ہیں، ویسے اگر دیکھا جائے تو دبئی میں یہ ساری چیزیں

پہلے کافی زیادہ عام ہیں، لیکن انڈر ورلڈ میں ان چیزوں کو

یارم کس طرح سے کنٹرول کر رہا تھا یہ صرف وہی جانتا تھا۔

جو بڑے پیمانے پر الیگل قرار دیا گیا تھا وہ الیگل ہی تھا، لیکن

ان کے لوگ اپنی مرضی چلاتے تھے اور یہاں بھی وہ اپنی

مرضی کر رہے تھے۔ لیکن ایک بات تھی جو یارم کے دماغ

میں بار بار کلک کر رہی تھی، اگر کنگ مظلوم تھا تو وہ دبئی میں

ڈرگز کو عام کرنے کی کوشش کیوں کر رہا تھا؟ آخر اس کی

ایسی کون سی مجبوری تھی جو اسے غلط کام کی طرف بھی

دھکیل رہی تھی؟ایک طرف وہ کنگ کو ایک مظلوم اور

معصوم انسان سمجھ رہا تھا، لیکن دوسری طرف کنگ کی

طرف سے اٹھنے والے قدم بھی اسے پریشان کر رہے تھے۔

۔آخر کنگ کرنا کیا چاہتا تھا، وہ خود بھی سمجھ نہیں پا رہا تھا

○○○○○○○○

صارم اسے ساری رپورٹنگ دینے کے بعد، ساتھ سارا

گھر صاف کرتا خود واپس جا چکا تھا۔ جبکہ صارم سے ہر چیز کی

معلومات لینے کے بعد وہ پر سکون سا واپس گھر میں داخل

ہوا، تو روح کو سامنے صوفے کے کوشن کی سیٹنگ بدلتے

ہوئے دیکھتا، آنکھیں گھماتے ہوئے تیزی سے اس کے پاس

آیا۔ اندھیرا ڈھل چکا تھا اور صارم کو اس کے بغیر کھانا

کھائے یہاں سے جانے نہیں دیا تھا۔ رویام کو کھانا کھلانے

کے بعد، سکون سے اسے سلانے کے بعد، شونو کو بھی اس

کے گھر میں بھیج چکی تھی رویام کو مسئلہ بس یہ تھا کہ اس کی

فش فرینڈز اس کے ساتھ نہیں آ سکی تھیں، حالانکہ روفیل

نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ وہ اس کی ساری فش فرینڈز کو

ایک ہفتے کے اندر ہی اس کے اس دبئی والے گھر میں شفٹ

کر دے گا، اور اسی چیز پر وہ یہاں آنے کو راضی ہوا تھا، ورنہ

اس کا تو موڈ ہی نہیں تھا وہاں سے یہاں آنے کا اب وہ سوچ چکا

ہے، اس بات کا یقین کر کے یارم آہستہ سے روح کی طرف

قدم بڑھاتا ہے، نرمی سے اس کے نازک سے وجود کو اپنی

باہوں میں اٹھائے کمرے کی طرف قدم بڑھانے لگا تھا۔

روح، جو اپنے ہی کاموں میں مصروف نہ جانے کیا سوچ رہی

تھی، یارم کے اچانک اپنے گرد گھیرا بننے اور خود کو ہوا میں

اٹھائے جانے پر چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگی۔

"میں نے یہ سارے کام اس لیے کیے ہیں تاکہ تمہیں

تھوڑی دیر سکون ملے، صارم کو یہاں بلانے کے پیچھے کی

وجہ بھی تمہارا سکون تھا، لیکن مجال ہے کہ تم سکون سے بیٹھ

جاؤ! اب بس بہت ہو گیا یہ سب کچھ، تم بہت تھک گئی ہو،

یہ اتنے سارے کام کر کے، اب اندر چلو جان اور میری

تھکاوٹ اتارو تم۔ میں ان فضول کاموں کے لیے ہر گز

واپس نہیں لایا ہوں، یہ تمہارا گھر ہے جیسے چاہو ویسے صاف

کرنا، لیکن آج سے نہیں کل سے! آج کی یہ رات یارم

کاظمی کے نام ہے۔" وہ نرمی سے کمرے میں داخل ہوتا،

پر سکون انداز میں کہتے ہوئے اسے بیڈ پر لٹاتا، اپنے کمرے کا

دروازہ آہستہ سے ساتھ لگا گیا تھا۔ ساتھ والے کمرے میں

شونو اور رویام گہری نیند میں سو رہے تھے، جبکہ گھر کے

سارے دروازے وہ بند کر چکا تھا، اس وقت اس کا ارادہ یہ

۔ وقت صرف اور صرف اپنی روح کے ساتھ گزارنے کا تھا

میں کوئی کام نہیں کر رہی تھی یارم، صرف کوشش کی"

سیٹنگ ٹھیک کر رہی تھی، یہ کوئی کام تھوڑی ہے! اور آپ

بھی سو جائیں، آپ بھی اتنا لمبا سفر کر کے آئے ہیں، آپ

بھی تھک گئے ہوں گے، آپ نے اتنا کام کیا ہے، میرے

خیال میں ہم دونوں کا سو جانا چاہیے۔" یارم کی آنکھوں میں

اپنے لیے مچلتے جذبات دیکھ کر اس نے آہستہ سے اس کی

آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر اسے سمجھانا چاہا تھا، جبکہ یارم اگلے ہی

لمحے اس کا ہاتھ اپنی آنکھوں سے ہٹاتا، اس کا ہاتھ تکیے کے

ساتھ رکھتے ہوئے اس پر سایہ فگن ہوا تھا۔

تمہیں سچ میں لگتا ہے کہ اتنے سارے کام کرنے کے بعد "

میں یوں ہی سو جاؤں گا؟ تمہیں نہیں لگتا اتنی ساری

صفائیاں کرنے کے بعد، اتنے سارے کام کرنے کے بعد

تھوڑا سا سکون میں ڈیزرو کرتا ہوں؟ میرا آرام سکون اب

تم ہی میں ہے، یہ تو جانتی ہو نا تم؟ تو مجھے یہ فضول کے

مشورے دینے کے بجائے میری تھکن اتارنے کے بارے

میں سوچو۔" وہ نرمی سے اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھتا

اس کا دھیان صرف اور صرف اپنی طرف چاہتا تھا، جبکہ

روح بھی سمجھ چکی تھی کہ اس وقت اس کا کوئی بہانہ نہیں

چلنے والا، اس وقت یارم کاظمی کی آنکھوں میں اس کے لیے

طلب پوری طرح سے واضح تھی۔

"آپ نے یہ سارا کام اس لیے کیا ہے؟ اور میں سمجھتی تھی

کہ آپ کو میرا بہت احساس ہے۔" وہ آہستہ سے اس کی

گردن پر اپنی انگلیوں کا لمس بکھیرتی، شرارت سے بولی

تھی، تو یارم نے سر اٹھا کر اسے گھور کر دیکھا تھا۔

"میں نے وہ سب کچھ تمہاری محبت میں، تمہارا احساس کر

کے ہی کیا ہے، اور اب تم جو مجھے تھوڑا بہت پیار دو گی وہ

میری محبت میں میرا احساس کر کے دو گی۔ آخر کار اگر میں

تمہاری تھکاوٹ کا اتنا احساس کر سکتا ہوں، تو تمہیں بھی تو

میری تھکاوٹ کا احساس کرتے ہوئے میری تھکاوٹ

اتارنے کے بارے میں سوچنا چاہیے نا!" وہ نرمی سے اس کا

گال چومتا، سمجھانے والے انداز میں اپنا لاجک بتانے لگا تھا،

۔ جبکہ روح اس کے انداز پر کھلکھلا کر ہنسی تھی

"ہاں تو وہی تو کہہ رہی ہوں نہ کہ آپ بہت تھک گئے ہیں،

اب تھکاوٹ تو سونے سے ہی جاتی ہے نا! آپ سو جائیں،

آرام کریں، صبح تک ساری تھکاوٹ اتر جائے گی۔" اس کا

انداز اب بھی شرارت سے بھرپور تھا، جبکہ اس کی معصوم

سی انگلیاں جس طرح یارم کے سینے پر چل رہی تھیں، یارم کے سارے جذبات انگڑائیاں لے کر بیدار ہو رہے تھے۔

"روح! اپنی نازک سی جان کو ہلکان کرنے کے لیے اس طرح کی غلطیاں مت کرو، تم جانتی ہو بعد میں تمہاری یہ چھوٹی چھوٹی گستاخیاں بڑے گناہ میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔"

اس کا انداز سمجھانے والا تھا کہ وہ اس کے ساتھ شرارتیں نہ کرے، لیکن روح جو اپنے ہی دھیان میں لگی اس کی گردن

پر اپنی انگلیوں کو آزاد چھوڑے ہوئے تھی، اچانک ہی رک

گئی تھی۔اس نے اپنا ہاتھ پیچھے ہٹانے کی کوشش کی تو یارم

کی بے چینی بڑھنے لگی تھی، اس نے فوراً روح کا ہاتھ تھام کر

واپس اپنی گردن پر رکھ دیا تھا، کیونکہ اس کے ہاتھوں کی

انگلیاں اسے سکون دے رہی تھیں۔

اس کی نازک انگلیوں کا لمس اسے دیوانہ سا کر رہا تھا، جبکہ

روح، جو اپنے ہی دھیان میں لگی تھی، پوری طرح سے اپنی

حرکت روک چکی تھی۔یارم نے پھر سے اس کا ہاتھ اپنی

گردن پر رکھتے ہوئے بالکل اسی انداز میں حرکت دی تھی

۔جیسے تھوڑی دیر پہلے وہ دے رہی تھی

اس نے آہستہ سے آنکھیں بند کرتے ہوئے اس کا ہاتھ چھوڑ

دیا،توروح نے اپنا ہاتھ اس کی گردن سے ہٹایا تھا۔یارم،جو

آنکھیں بند کیے اس کے چہرے کے ہر نقوش کو محبت سے

چوم رہا تھا،اس کے ہاتھ ہٹانے پر آنکھیں کھولتا،اسے

گھورتے ہوئے دوبارہ اس کا ہاتھ اٹھا کر اپنی گردن پر رکھنے لگا۔یہ لمحہ اسے کس قدر سکون دے رہا تھا، وہ شاید روح کو الفاظ میں بیان ہی نہیں کر سکتا تھا۔

اس کا ہاتھ دوبارہ سے اپنی گردن پر رکھتے ہوئے وہ آہستہ سے اس کی گردن پر جھکتا، آہستہ آہستہ وہاں اپنے لبوں کو سرکانے لگا تھا، جب روح نے آہستہ سے پھر سے اپنا ہاتھ اس کی گردن سے ہٹایا۔وہ ایک جھٹکے سے سیدھا ہوتا اسے

گھور کر رہ گیا تھا، اس کی سبز نیلی آنکھوں سے دیکھ کر روح

نے خوف کی جھر جھری سی لی تھی۔

"اس کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ؟ کرونا، اچھا لگ رہا تھا۔"

کے ہاتھ ہٹانے پر وہ بدمزہ ہوتا، پھر سے اس کے ہاتھ کو اپنی

گردن پر حرکت دینے لگا، تو روح کھلکھلا کر ہنسی تھی۔ وہ

اس کے غصے کی وجہ سمجھ ہی نہیں پائی تھی، لیکن اب یارم

نے واضح الفاظ میں کہہ دیا تھا کہ روح کے ہاتھوں کا میٹھا سا

لمس اپنی گردن اور سینے پر گردش کرتا اچھالگ رہا ہے۔

روح نے آہستہ سے اپنی نازک انگلیوں کو اس کی گردن اور

سینے پر ہلکی سی حرکت دی، تو یارم سکون سے آنکھیں

موندتا، ایک دفعہ پھر سے اس کے چہرے پر جھکتا، اپنے لبوں

سے اس کے چہرے کے ہر نقوش کو مہکانے لگا تھا

آہستہ سے روح کا وہی ہاتھ تھامتے ہوئے اس کی انگلیوں پر

باری باری اپنے لب رکھے تھے، اس نے اپنے چھوٹے

چھوٹے بوسے اس کی نازک انگلیوں پر دیتے ہوئے اس کی انگلیوں کو دوبارہ اپنی گردن پر رکھا۔اس کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی اس کے ہاتھ اپنے نام کے الفاظ کو اس کے سینے اور گردن کے بیچ لکھ رہے ہیں، جبکہ وہ بار بار اس کا نام اپنے نام کے ساتھ محسوس کرتے ہوئے اس کے نازک وجود کو اپنی محبت کی پھوار میں بھگوتا چلا جا رہا تھا ۔

یارم نے گہرا سانس لے کر روح کو کمر سے تھامتے ہوئے

مزید اپنے قریب کھینچا، ان دونوں کے درمیان کا فاصلہ

بالکل مٹ گیا۔ اس کے تپتے ہوئے لب روح کے کان کی لو

کے پاس بکھرے ریشمی بالوں کو چھوتے ہوئے ہولے سے

اس کی گردن پر اترے، تو روح کے پورے وجود میں ایک

سنسنی خیز لہر دوڑ گئی۔ اس نے بے اختیار اپنی آنکھیں موند

لیں۔ اس کی انگلیاں یارم کے بالوں میں الجھنے لگی

یارم..."اس کے لبوں سے ایک لرزتی ہوئی سرگوشی"

نکلی، لیکن یارم اس وقت اپنی محبت کے اس شدید حصار میں

سب کچھ بھول جانا چاہتا تھا۔اس نے بنا ایک لمحہ گنوائے

۔روح کو اپنی مضبوط بانہوں میں بھرا

نرم بستر پر اسے آہستہ سے لٹاتے ہوئے یارم خود اس کے

سحر میں جکڑا اس کے اوپر جھکا۔اس کی گہری، نیلی آنکھوں

میں اس وقت روح کے لیے ایک جنون تھا۔اس نے جھک

کر اپنے سلگتے ہوئے لب روح کے گلابی، نرم لبوں پر رکھ

دیے۔اس کے گہرے تشنہ لمس نے روح کے سانسوں کی

ترسیل کو یکدم روک دیا۔وہ یارم کے بے باک وار پر دنگ

رہ گئی، لیکن اگلے ہی لمحے اس کی بے پناہ محبت کے آگے

ہتھیار ڈالتے ہوئے اس نے اپنے ہاتھ یارم کے چوڑے

کندھوں پر جما دیے۔

یارم کے لمس میں ایک والہانہ پن تھا، وہ اس کے چہرے،

گردن اور نازک شانوں پر اپنے لبوں کی مہریں ثبت کرتا چلا

گیا۔ روح کا پورا وجود اس کی گرم تیز ہوتی سانسوں کی تپش

سے پگھلنے لگا تھا، اس کی سسکیاں یارم کے سینے میں ہی دم

توڑ رہی تھیں۔ رات کے اس گہرے اندھیرے میں، ان

کے دلوں کی بے ترتیب دھڑکنیں ایک دوسرے کے ساتھ

تال ملا رہی تھیں، جہاں اب کسی خوف یا جھجک کی گنجائش

نہیں تھی؛ وہاں صرف یارم تھا، اس کی روح تھی، اور ان کا

کبھی نہ ختم ہونے والی شدت کا اعتراف

○○○○○○○○

مطلب کیا چل رہا ہے یارم کے دماغ میں؟ کیا کرنے والا"

ہے وہ؟" شارف پریشانی سے خضر کے سامنے بیٹھا ہوا تھا، جو

اسے دیکھتے ہوئے کندھے اچکا گیا تھا، کل کا ہوا سارا واقعہ وہ

اسے بتا چکا تھا کہ کس طرح اس نے کنگ کے اس آدمی کو

جانے دیا تھا۔ یارم کے مطابق وہ کوئی معصوم اور بہت ہی

پیارا انسان تھا، جس کا کسی بھی معاملے میں کوئی بھی قصور

نہیں تھا، جبکہ اس کی باتیں سنتا شارف بھی حیران ہو رہا تھا۔

لیلیٰ اب تک نہیں آئی تھی، اس وقت صرف وہ دونوں ہی

تھے، جبکہ معصومہ تھوڑے فاصلے پر اپنے ہی کاموں میں

مگن تھی، ہاں لیکن دھیان انہی کی طرف تھا ۔

وہ کہتا ہے کہ ہم اس کی باتیں نہیں سمجھ سکتے، اور اس نے "

یہ بھی کہا ہے کہ اگر اب ہم نے اس کے پلان میں کسی بھی

طرح کی کوئی غلطی کی یا اس کے پلان میں فیل ہونے کی وجہ

بنے، تو وہ ہمیں شوٹ کر دے گا۔ اس دفعہ وہ سچ میں کر بھی

دے گا، کیونکہ پہلے بھی تو ہم نے اس کے مطابق کوئی بھی

کام نہیں کیا، لیکن مسئلہ یہ ہے کہ مجھے اس کی کوئی بھی بات

سمجھ میں نہیں آئی، آخر وہ کیا کہنا چاہتا تھا؟ اس نے اس آدمی

کو کیوں چھوڑا؟ کنگ کے ساتھ اس کی کوئی دشمنی کیوں

نہیں ہے؟ مجھے کچھ بھی سمجھ میں نہیں آیا"۔

خضر اپنے سر کو اپنے ہاتھوں میں گرائے اسے ساری

تفصیلات بتا چکا تھا، جب اچانک اس کے ذہن میں کچھ کلک

ہوا تھا، اس نے سر اٹھا کر شارف کی طرف دیکھا۔

"یار مر اسے حسن کے ہسپتال لے کر کیوں گیا تھا؟ اور اس کا

علاج صرف حسن سے کیوں کروایا؟ اس کی مرہم پٹی

صرف حسن سے کیوں کروائی؟ کسی اور سے بھی تو کروا سکتا

تھا، حسن تو جسے چاہتا اس سے کام کروا سکتا تھا نا، اس کا اتنا بڑا

سٹاف جو ہے! یارم نے یہ کام خود کیوں کیا؟ اور یارم نے

اسے اشارے میں کیا کہا تھا؟" وہ کچھ الجھتے ہوئے شارف کو

دیکھنے لگا۔

"اگر تھوڑی سی عقل استعمال کرتے، اس وقت یارم سے

پوچھ لیتے تو وہ تمہیں بتا دیتا، لیکن اس وقت تمہارے دماغ

نے کام ہی نہیں کیا ہو گا نا! پتہ نہیں یارم کیا سوچ کر تمہیں

دبئی کا ڈون بنا رہا تھا۔" وہ آنکھیں گھماتے ہوئے کرسی کی

پشت سے ٹیک لگا گیا تھا، جبکہ خضر بھی یہی سوچ رہا تھا کہ

اسے یہ سارے سوال کل یارم سے کرنے چاہیے تھے، تو

یارم یقیناً کوئی نہ کوئی جواب ضرور دیتا۔ لیکن اب تو کوئی

جواب ہی نہیں تھا، لیکن ایک لمحے کے لیے اسے لگ رہا تھا

کہ وہ یارم کی بات کچھ نہ کچھ حد تک سمجھ چکا ہے، شاید وہ

اگر حسن سے رابطہ کریں تو انہیں بہت کچھ سمجھ میں آسکتا

تھا۔

ہمیں حسن سے رابطہ کرنا چاہیے، وہ بھی ابھی۔اس کا نمبر"

دو مجھے۔" وہ اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگا، تو شارف خود بھی

اس کا نمبر نکالنے لگا تھا، جبکہ معصومہ آنکھیں گھماتی اپنے

ہاتھ میں موجود چھوٹی سی دیوائس کو رکھ کر ٹیبل پر پٹک چکی

تھی، جب وہ دونوں اس کی طرف متوجہ ہوئے۔وہ ان

دونوں کو ایسے گھور رہی تھی جیسے ابھی انہیں کچا چبا جائے

گی۔

کیا ہوا معصومہ؟ تم اس طرح سے ہمیں گھور کیوں رہی"

ہو؟" شارف نے اسے دیکھتے ہوئے سوال کیا تھا، جبکہ خضر

خود بھی یہی سوال کرنا چاہتا تھا، اس لیے اس کی توجہ بھی

معصومہ کی طرف ہی تھی۔

کیونکہ جب سے آپ کے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا ہے، آپ"

لوگوں کا دماغ گھاس چرنے چلا گیا ہے! سچ میں، آپ لوگوں

کو کچھ بھی سمجھ میں نہیں آیا؟ یہ ڈیوائس نظر آرہی ہے آپ

لوگوں کو؟ یہ اس چپ کے ساتھ کنیکٹ ہے جو حسن نے

اس آدمی کے ہاتھ کی پٹی پر سیٹ کی ہے، اس کے زخم کے

اندر! یارم سر ان کو لے کر حسن کی کلینک اس لیے گئے تھے

تاکہ اس آدمی پر اپنی گہری نظر رکھ سکیں، یارم سر کی اس

آدمی کے ساتھ ساری ہمدردیوں کی وجہ یہ چپ ہے جو اس

وقت اس آدمی کے زخم کے اندر موجود ہے۔ وہ کیا کر رہا

ہے، کہاں جا رہا ہے، یار م سر کو ہر چیز کی خبر اس ڈیوائس

سے ملے گی۔ اور میں آپ لوگوں کے سامنے بیٹھی یہ کام کر

رہی ہوں اور آپ لوگوں کی عقل اتنا کام نہیں کر رہی کہ

مجھ سے ہی پوچھ لیں! اپنی ہی فضول بحث میں لگے ہوئے

ہیں اور مجھے بھی ڈسٹرب کر رہے ہیں۔ خدا کے لیے باہر

نکلیں یہاں سے اور اپنی یہ فضول سی باتیں کہیں اور جا کر
کریں تاکہ کم سے کم میں تو کام کر سکوں نا۔" وہ ان دونوں کو
گھورتی تفصیل سے بتا رہی تھی، جبکہ وہ دونوں ایک
دوسرے کو دیکھتے سچ مچ میں اپنے بے وقوف ہونے کا گمان
کر رہے تھے۔ وہ چھوٹی سی لڑکی ان کے سامنے یارم کے کام
کو ان سے بہتر سمجھنے کا دعویٰ کر رہی تھی، اور وہ دونوں یہ
سوچ رہے تھے کہ وہ اس آدمی کو حسن کے کلینک لے کر

کیوں جارہا تھا، وہ اپنے دشمنوں کو حسن کے کلینک لے کر

کیوں جاتا تھا! آف کورس، اسی لیے تاکہ وہاں جاکر وہ ان

کے کالے چٹھے اپنے انداز میں کھول سکے۔

تو وہ کیوں کل سے اپنی ہی بحثوں میں لگے ہوئے تھے، یقیناً

یہ چپ اس کے حوالے یارم نے کی تھی تاکہ وہ اس آدمی

کے زخم کے اندر موجود چپ کو کنیکٹ کر کے پتہ کر سکے کہ

وہ لوگ کہاں پر رہتے ہیں، ان لوگوں کا ٹھکانہ کیا ہے، دنیا

سے غائب وہ کہاں چھپ کر بیٹھے ہوئے ہیں، سب سے خاص بات ان کی ٹیم میں کتنے لوگ ہیں، کنگ کس پر اعتبار کرتا ہے کس پر نہیں، کنگ کا گینگ کتنا بڑا ہے، ہر چیز وہ اس چپ سے پتہ کر سکتے تھے۔ اور وہ دونوں ابھی تک بحث میں مصروف تھے اور معصومہ وہاں آدھے سے زیادہ کام ختم کر چکی تھی۔ وہ دونوں اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے تیزی سے معصومہ کے پاس آئے تھے، جو اس چپ کو سامنے موجود

کمپیوٹر کے ساتھ کنیکٹ کرنے کی کوشش میں لگی ہوئی تھی

اور تھوڑی ہی دیر میں اس نے کنیکٹ کر بھی لیا تھا۔ سامنے

ایک میپ کھلا تھا اور اس میپ پر موجود ایک لوکیشن پر سرخ

بتی بار بار جل اور بجھ رہی تھی۔

"گریٹ! یارم سر کو خبر کرنی ہو گی کہ وہ چپ کنیکٹ بھی

ہو گئی ہے اور ہمیں یہ بھی پتہ چل چکا ہے کہ وہ آدمی اس

وقت کہاں چھپ کر بیٹھا ہوا ہے۔" معصومہ ان دونوں کو

نظرانداز کرتی جلدی سے اپنا موبائل اٹھا کر یارم کے نمبر پر کال کرنے لگی تھی، جبکہ وہ دونوں بھی پوری طرح اس کی طرف متوجہ ہوتے سامنے سکرین پر موجود لال بتی کو دیکھنے لگے تھے۔

"گریٹ معصومہ! اس پر کام کرنا بہت مشکل ہے، تم نے کیسے کرلیا؟" خضر سچ مچ میں امپریس تھا، امپریس تو شارف بھی ہوگیا تھا لیکن وہ صرف کندھے اچکا گیا تھا حیرت سے

سکرین پر جلتی بجھتی لائٹ کو دیکھ کر وہ یہ تو سمجھ چکے تھے کہ

وہ لوکیشن یقیناً کنگ کی ہو گی یا کنگ کے اس آدمی کی، اور

کنگ کا یہ آدمی کبھی نہ کبھی تو کنگ تک ضرور جائے گا، کنگ

اپنے خاص آدمی کو اکیلا تو ہر گز نہیں چھوڑ سکتا تھا، یعنی کہ وہ

کنگ کے بے حد قریب تھے، یہ تو کمال ہو گیا تھا!

ماننا پڑے گا معصومہ، تم سچ میں بہت جینیس ہو۔" خضر"

نے کھل کر اس کی تعریف کی تو وہ ہلکا سا مسکرائی تھی، جبکہ

شارف اپنے سینے کو چوڑا ہوتا ہوا محسوس کر رہا تھا۔ وہ جب

بھی معصومہ کی تعریف کرتے تھے، اس کا دل اسی انداز میں

دھڑکتا تھا۔ اور دھڑکتا بھی کیوں نہ، معصومہ کی تعریف کو

وہ اپنی ہی تعریف تو سمجھتا تھا۔ بے شک وہ اس کے سامنے

اس کی تعریف کبھی نہ کرے، بے شک اسے چڑاتا رہے،

لیکن وہ اس کے لیے کتنی خاص تھی، یہ خود معصومہ بھی

بہت اچھے طریقے سے سمجھتی تھی۔ اسی لیے تو کبھی بھی وہ

اس کی باتوں کو نہ دل پر لیتی تھی اور نہ ہی بیوی ہونے کے ناطے اہمیت دیتی تھی۔ اس کی زندگی کے کچھ اپنے ہی اصول تھے، شارف نے پہلے ہی دن سے اسے کسی پری کی طرح ٹریٹ کیا تھا، یہی وجہ تھی کہ وہ شروع سے ہی اپنی مرضی کرتی آئی تھی، اور شارف نے کبھی اسے اس کی مرضی کرنے سے روکا نہیں تھا۔ ہاں، خضر کو لگتا تھا کہ معصومہ ان کے مقابلے میں ایک مافیا انڈر ورلڈ ٹیم کے کام میں پوری

نہیں اترتی، لیکن اب اس پل اسے لگ رہا تھا کہ یہ اس کی

خام خیالی ہے، کیونکہ معصومہ ان سے بہتر کام کر کے دکھا

رہی تھی۔

○○○○○○○○

"گریٹ! اب تم لوگ فوراً سے وہاں سے نکلو، تم لوگوں

نے اس لوکیشن پر پہنچنا ہے جہاں کی لوکیشن یہ میپ ہمیں

دکھا رہی ہے۔ اس لوکیشن پر پہنچ کر ہمیں کنگ کے بارے

میں سب کچھ جاننا ہے، بالکل غلطی کی گنجائش نہیں ہے۔

اب تک جیسے تم نے اس پر کام کیا ہے، بالکل اسی طرح سے

آگے بھی کرلو۔" یارم فون پر اسے سمجھاتے ہوئے بولا تھا،

جبکہ لیلیٰ بھی آفس آچکی تھی۔ یارم کے حکم کے مطابق وہ

فوراً ہی وہاں سے نکلنے کو تیار تھے، چابی خضر کے ہاتھ میں

تھی، جبکہ لیلیٰ اور شارف تیزی سے اس کے پیچھے آئے تو

معصومہ نے بھی ان کے پیچھے آنا چاہا تھا۔

معصومہ! تم ایسا کرو یہاں آفس میں ہی رکو، تمہیں"

ہمارے ساتھ آنے کی ضرورت نہیں ہے، وہاں ہم سب

کچھ ہینڈل کر لیں گے۔ آفس میں بھی کسی نہ کسی کا ہونا بہت

زیادہ ضروری ہے، میرا مطلب ہے راکیش اور وشال اب

تک یہیں پر ہیں، ہم کسی طرح کی کوئی غلطی نہیں کر سکتے،

تم سمجھ رہی ہو نہ؟" لیلیٰ نے اچانک ہی اسے روکتے ہوئے

کہا تو معصومہ نے ہاں میں سر ہلایا تھا

ہاں لیلیٰ، تم ٹھیک کہہ رہی ہو، لیکن یارم سر نے مجھے بھی "

تم لوگوں کے ساتھ جانے کے لیے کہا ہے۔"اس کا انداز

سمجھانے والا تھا، جبکہ خضر نے آگے بڑھتے ہوئے اسے منع

کرنا چاہا تھا۔ یارم نے حکم دیا ہے ہمیں جانے کے لیے اور ہم

لوگ جا رہے ہیں، تم بے فکر ہو جاؤ، تم نے اپنا کام بہت اچھے

طریقے سے کیا ہے، اب آگے ہم سنبھال لیں گے۔ ہمارا

اس لوکیشن پر جانا بے حد ضروری ہے، وہاں پر کچھ نہیں

کرنا، صرف کنگ پر نظر رکھنی ہے، دیکھنا ہے کہ کنگ کا اگلا

پلان کیا ہے، جو کہ ہم بہت اچھے طریقے سے کر سکتے ہیں۔

تم بس اب آفس کا دھیان رکھو، اور خاص کر راکیش اور

وشال پر نظر رکھنا۔" اسے کہتے ہوئے وہ لیلیٰ اور شارف کو

اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کرتے ہوئے تیزی سے وہاں سے

نکل گیا تھا، جبکہ معصومہ کندھے اچکاتی واپس اپنی جگہ آ کر

بیٹھ گئی تھی۔

○○○○○○○○

"یہاں تو صرف ایک بہت ہی بڑا میدان ہے، اس کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں۔ کہیں ہمیں غلط لوکیشن تو ٹریک نہیں ہو گئی؟ میرا مطلب ہے، معصومہ سے کوئی غلطی وغیرہ تو نہیں ہو گئی؟ یہاں پر تو صرف ایک بہت ہی کھلا سا میدان ہے، دور دور تک کوئی بلڈنگ تک نہیں ہے، ایسا لگتا ہے جیسے سالوں سے اس طرف کوئی آیا ہی نہیں۔" شارف پوری

جگہ کو دیکھ رہا تھا، جبکہ خضر کا بھی یہی ماننا تھا۔ یہ جگہ بالکل

خاموش تھی، دور دور تک کسی کا نام و نشان تک نہیں تھا، ایسا

لگ رہا تھا جیسے اس جگہ پر کوئی کبھی آیا بھی نہ ہو۔

"ایسا کرتے ہیں، یارم کو فون کر کے بتاتے ہیں کہ یہاں پر

کچھ بھی نہیں ہے اور پھر واپس آفس چلتے ہیں، یارم بھی تب

تک آفس آجائے گا، آگے کیا کرنا ہے اسی سے پوچھ لیں

گے۔"لیلیٰ نے خضر کو دیکھتے ہوئے کہا تو اس نے فوراً ہی اپنا

۔موبائل نکالتے ہوئے یارم کو کال ملائی تھی

OOOOOOOOO

آج یارم ریلیکس تھا، کیونکہ ہر چیز اس کی مرضی کے مطابق

ہو رہی تھی۔ معصومہ نے بہت اچھے سے اپنا کام کیا تھا اور

اب وہ اگلی نیوز کا انتظار کر رہا تھا، جب اس کا فون بجا۔ یقیناً وہ

لوگ وہاں اس لوکیشن پر پہنچ کر اپنا کام کر رہے ہوں گے،

۔یارم نے فوراً ہی فون اٹھالیا تھا

ہاں خضر بولو! کام ہو گیا؟ پتہ چل گیا تم لوگوں کو ان کے"

بارے میں؟" وہ پر سکون سا سوال کرنے لگا تھا، جبکہ خضر

۔کی مایوس آواز نے اس کا غصہ بڑھا دیا تھا

یارم! یہاں پر کچھ بھی نہیں ہے، کچھ بھی نہیں مطلب"

کچھ بھی نہیں! یعنی ایک میدان ہے، بہت بڑا اور کافی پرانا

میدان لگ رہا ہے، نہ تو یہاں کوئی انسان نظر آرہا ہے اور نہ
ہی کوئی پرندہ۔ پوری طرح سے یہ جگہ بند ہے، چاروں
طرف بس ایک بہت پرانی سی جالی لگی ہوئی ہے جس سے
اس جگہ کو الگ کیا گیا ہے۔ جہاں پر لوکیشن ٹریس ہو رہی
ہے، وہاں پر تو سرے سے کوئی چیز ہے ہی نہیں، مجھے لگ رہا
ہے معصومہ سے کوئی غلطی ہو گئی ہے، اس نے چپ کو
ٹھیک سے کنیکٹ کیا ہی نہیں، آئی تھنک اس کی کوشش

ناکام ہو گئی کنیکٹ کرتے ہوئے، اور شاید اس چپ نے

ہمیں کوئی غلط لوکیشن دکھادی۔" خضر نے اپنے دماغ کا

استعمال کرتے ہوئے اسے بتایا کہ معصومہ سے کیا غلطی ہو

گئی ہے، جبکہ دوسری طرف یارم کا غصے سے برا حال ہو گیا

تھا۔

"اوہ شٹ اپ خضر! ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔ حسن نے اب

تک کی سب سے بہترین چپ استعمال کی تھی اس کے زخم

کے لیے، وہ چپ غلط لوکیشن دکھا ہی نہیں سکتی! میں حسن

پر یقین کر سکتا ہوں خضر، اس نے کوئی غلطی نہیں کی ہو گی،

اور میں اتنا ہی یقین معصومہ پر بھی کرتا ہوں، وہ اتنی چھوٹی

سی چیز میں کوئی بڑی غلطی نہیں کر سکتی! تم لوگوں نے ہی

ٹھیک سے چیک نہیں کیا ہو گا اس جگہ کو، ٹھیک سے آگے

پیچھے ہر طرف سے دیکھو، معصومہ کو فون دو۔" اس نے غصے

سے کہا تو خضر ذرا ہڑ بڑا سا گیا

"وہ یہاں نہیں ہے یارم! میرا مطلب ہے، معصومہ کو تو ہم

اپنے ساتھ لے کر ہی نہیں آئے، آفس میں کوئی بھی نہیں

تھا اور تم جانتے ہو کہ کنگ کے دو خاص آدمی وشال اور

راکیش اس وقت آفس میں موجود ہوتے ہیں، تو ہم نے

آفس میں کسی نہ کسی کو تو چھوڑنا ہی تھا نا، تو معصومہ ان

لوگوں پر نظر رکھے ہوئے ہے۔" اس کا انداز دفاعی تھا،

کیونکہ اسے ہرگز سمجھ نہیں آیا تھا کہ اس کنڈیشن میں یارم

معصومہ کا نام کیوں لے رہا ہے، یہاں بھلا وہ معصومہ سے کیا ہی بات کر سکتا تھا۔

"کیا مطلب معصومہ تم لوگوں کے ساتھ نہیں آئی؟ میں نے کہا تھا کہ وہ تم لوگوں کے ساتھ جائے، تو اس نے کیسے میرے حکم کی خلاف ورزی کی؟ وہ کیسے تم لوگوں کے ساتھ نہیں گئی؟" اس نے غصے سے پوچھا تھا۔

"ایم سوری یارم! میں نے ہی اسے منع کر دیا تھا، میں نے

سوچا کہ آفس میں کسی ایک کا ہونا ضروری ہے، اس

لیے۔۔۔"

"تم رک جاتے! لیلیٰ کو چھوڑ دیتے، شارف کو چھوڑ دیتے،

معصومہ کو کیوں چھوڑ کر آ گئے؟ جب میں کہہ رہا ہوں کہ

معصومہ کا تم لوگوں کے ساتھ جانا ضروری تھا، تو مطلب

صاف ہے کہ اس کا ہونا ضروری ہے، بیوقوف کہیں کے!

جاؤ، معصومہ کو لے کر آؤ ابھی کے ابھی اور اس لوکیشن پر

پہنچو۔ میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ وہ اپنے شاطر دماغ

سے کچھ نہ کچھ اندازہ لگا لے گی، تم لوگوں سے زیادہ ایکٹیو

ہے اس کا دماغ۔" وہ غصے سے کہتا فون بند کر گیا تھا۔

جبکہ فون کان سے اتارتے ہی خضر نے شارف کو واپس آفس

جا کر معصومہ کو لے کر آنے کا حکم دیا تھا۔

جبکہ خود وہ یارم کے غصے سے خوفزدہ ہوتا ہوا، دوبارہ سے

اس جگہ کو پھر سے چیک کرنے لگا تھا۔ لیلیٰ بھی اس کے

ساتھ ہی لگی ہوئی تھی، لیکن مجال تھی کہ اس بڑے سے

میدان میں ان دونوں کو کچھ بھی سمجھ میں آئے۔ وہ شارف

کا انتظار کرنے لگے، جو آدھے گھنٹے میں معصومہ کو لے کر

آنے والا تھا۔

○○○○○○○○

معصومہ چلو! میں تمہیں لینے کے لیے آیا ہوں، یارم کا"

آرڈر ہے کہ تمہارا اس جگہ پر ہونا ضروری ہے، کیونکہ تم

بہت جینیس ہو اور یارم کو ایسا لگتا ہے کہ تم وہاں پر کوئی نہ

کوئی سراغ ڈھونڈ لو گی جو ہماری نظروں سے اوجھل ہے۔"

وہ آفس کے اندر داخل ہوتے ہوئے فوراً معصومہ کے سر پر

سوار ہوا تھا، جو سامنے کمپیوٹر کھولے اس پر کوئی گیم کھیل

رہی تھی۔ اس نے ایک نظر اٹھا کر اسے دیکھا، پھر نظر انداز

کرتی ہوئی، بال جھٹکتی دوبارہ سے اپنی گیم میں مصروف ہو

گئی۔

نہیں، میں لوزر ہوں، مجھ سے کچھ نہیں ہو سکتا! ان"

لوگوں کو لگتا ہے کہ یہ سب کچھ خود سے کر سکتے ہیں اور مجھے

اس ٹیم میں صرف ایک ایکسٹرا ممبر کے طور پر رکھا گیا ہے،

اور میں اپنی مزید توہین نہیں کروانا چاہتی۔ مجھے کسی کے

ساتھ نہیں آنا، مجھے اس آفس میں رہنا چاہیے اور اس آفس

کا خیال رکھنا چاہیے، میں ایسا کرتی ہوں کہ اس آفس کی نا

پرسنل گارڈ بن جاتی ہوں، کوئی بھی جائے مجھے خبر ہونی

چاہیے، لیکن میں یہاں سے باہر ہرگز نہیں نکلوں گی۔" وہ

غصہ ہو رہی تھی، جبکہ شارف اس کے غصے کو بہت اچھے

سے سمجھ رہا تھا، لیکن اس وقت اس کے پاس اسے منانے کا

وقت نہیں تھا بلکہ وہ جلد سے جلد اسے اس جگہ پر پہنچانا چاہتا

تھا تاکہ یارم کے کام میں بالکل بھی کوئی رکاوٹ نہ ہو اور وہ

جلد سے جلد اپنا کام مکمل کر سکے۔

"معصومہ یار! یہ وقت بالکل بھی باتوں میں برباد کرنے والا

نہیں ہے، فی الحال چلو، یارم کے قہر کا نشانہ بن رہے ہیں ہم

سب لوگ! ہمیں وہاں جانا ہو گا ورنہ اگر یارم خود آفس میں

آگیا تو ہم سب کی بہت بینڈ بجائے گا۔" اس نے سمجھاتے

ہوئے کہا تو نہ چاہتے ہوئے بھی وہ اٹھ کھڑی ہوئی تھی،

کیونکہ جو بھی تھا، اس نے اپنا کام تو کرنا ہی تھا۔ بے شک ان

لوگوں نے اسے وہ اہمیت نہیں دی تھی جو اس ٹیم میں رہتے

ہوئے وہ ڈیزرو کرتی تھی، لیکن پھر بھی یارم کے لیے تو وہ

اس کی ٹیم کی سب سے جینیس ممبر تھی اور یارم کے علاوہ

اسے کسی اور کا نہ تو اپروول چاہیے تھا اور نہ ہی اسے فرق پڑتا

تھا کہ باقی اس کے بارے میں کیا سوچتے ہیں۔

OOOOOOOOO

میں کب سے تمہارا انتظار کر رہا تھا! یہ بڑا سا میدان جو"

تمہیں اپنی آنکھوں کے سامنے نظر آ رہا ہے، ہمارے مطابق

اس میں کچھ بھی نہیں ہے، لیکن لوکیشن یہیں کی ٹریس ہو

رہی تھی اور ایسا لگ رہا ہے جیسے یہیں پر کچھ ہے۔ مطلب وہ

کنگ نام کا آدمی یہیں پر کہیں ہے، لیکن کنگ یہاں پر چھپ

تو ہر گز نہیں سکتا، یہ میدان ہے، یہاں نہ تو کوئی کمرہ ہے اور

نہ ہی کوئی چھپنے کی جگہ ہے۔ پھر تم ہی اندازہ لگا کر بتاؤ،

کیونکہ یارم کو لگتا ہے کہ تمہارا یہاں ہونا بہت ضروری ہے

اور تم اپنے دماغ کا استعمال کر کے کچھ بہتر کر سکتی ہو۔" خضر

اسے تفصیل سے بتاتے ہوئے سمجھانے لگا تھا، جبکہ معصومہ

اس کی باتوں پر زیادہ دھیان دیے بغیر ہی آہستہ آہستہ اس

میدان کی طرف بڑھنے لگی۔ تقریباً پچھلے ایک گھنٹے میں وہ

کوئی 25 چکر تو لگا چکے تھے، ان لوگوں کو یہاں پر کچھ بھی

سمجھ نہیں آیا تھا، جبکہ جس طرح اب معصومہ آہستہ آہستہ

قدم اٹھاتی اس جگہ پر چل رہی تھی، وہ سمجھ چکے تھے کہ

معصومہ کو بھی یہاں پر کچھ بھی سمجھ نہیں آنے والا۔ لیکن

معصومہ تھوڑا سا آگے جاتے اچانک ایک جگہ رکتے ہوئے

نیچے زمین کی طرف دیکھنے لگی تھی، پھر آہستہ اس نے

اپنا کان زمین کے قریب کیا تھا۔ اس کا انداز تھوڑا عجیب تھا،

لیکن وہ ایک دوسرے کو دیکھتے، اس کی طرف بھی دھیان

دے رہے تھے کہ آخر وہ کیا کر رہی تھی۔ وہ سمجھ تو نہیں پا

رہے تھے، لیکن شاید اس وقت اس کی ناراضگی کو ہر گز ہوا

نہیں دے سکتے تھے۔

"لوکیشن یہیں کی ٹریس ہو رہی ہے، اور جو کچھ بھی ہے

یہیں پر ہے، اس زمین کے اندر! شاید وہ لوگ زمین کے

نیچے ہیں، یہاں پر نیچے کچھ ہے۔" وہ اپنے پیر پر ہلکا سا وزن

ڈالتی، پاؤں کو دو تین دفعہ نیچے کی طرف اچھالنے لگی تھی۔

ایک خاص جگہ سے آواز گونج رہی تھی، باقی زمین سب

معمولی سی محسوس ہورہی تھی۔ خضر نے حیرت سے لیلیٰ کی

طرف دیکھا تھا، جبکہ وہ خود بھی حیران ہوتی کندھے اچکا گئی

تھی۔

"ہمیں یہاں نہیں رکنا چاہیے، ہمیں واپس چلنا چاہیے، یارم

سر کو اس بارے میں بتانا چاہیے۔" وہ پلٹ کر انہیں دیکھتے

ہوئے بولی تو خضر نے صرف ہاں میں سر ہلایا تھا، جبکہ وہ

لوگ مزید وہاں ایک لمحہ بھی نہیں رکے تھے۔

OOOOOOOOO

میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ تم نے زمین کے نیچے کچھ " محسوس کیا ہے۔" وہ اس وقت یارم کے خفیہ آفس میں موجود تھے، جہاں یارم اپنی سربراہی کرسی پر بیٹھا ان چاروں کو دیکھ رہا تھا، معصومہ نے اسے ساری تفصیلات بتائی تھیں، جبکہ وہ تینوں خاموشی سے معصومہ کی عجیب وغریب بات سن رہے تھے کہ زمین کے نیچے بھلا کیا ہی ہو سکتا تھا!

کبھی زندگی میں وہ جگہ کھودی نہیں گئی تھی، وہ جگہ ان

لوگوں سے انجان نہیں تھی، وہاں کسی زمانے میں شاید کوئی

کرکٹ گراؤنڈ ہوتا تھا، بچے کرکٹ وغیرہ کھیلتے تھے، لیکن

بعد میں بڑا کرکٹ میدان شہر کے بیچ میں بننے کی وجہ سے وہ

جگہ پوری طرح سے ویران ہوگئی تھی، وہاں کوئی آتا جاتا

نہیں تھا، اب وہاں زمین کے نیچے کوئی کچھ بنانے سے رہا تھا!

اس لیے معصومہ کی عجیب وغریب بات ان کے لیے بھی

عجیب ہی تھی، لیکن یارم اس کی ساری باتوں کو نہ صرف

بہت زیادہ غور سے سن رہا تھا بلکہ ایسا لگ رہا تھا کہ وہ اس کی

بات پر یقین بھی کر رہا ہے۔

"گریٹ معصومہ! ویری گڈ انفارمیشن، تم نے پھر سے

ثابت کر دیا کہ تم میری ٹیم کی سب سے زیادہ ہوشیار ممبر ہو،

آئی ایم پراؤڈ آف یو۔ اس جگہ کو چیک کرنا پڑے گا، زمین

کے نیچے کیا ہے، کیسے ہے، ہر چیز ہمیں معلوم ہونی چاہیے۔

لیکن اس جگہ پر تم لوگ کس طرح سے کام کرو گے، یہ تم

لوگوں کو خیال رکھنا ہو گا، کنگ کو ہر گز بھنک نہیں پڑنی

چاہیے کہ وہاں کیا ہو رہا ہے، کیوں ہو رہا ہے۔ ہم کنگ کو

سامنے لے کر آئیں گے، کنگ کو اس کے خفیہ مقام سے

نکالیں گے۔" وہ انہیں دیکھتے ہوئے بولا تو خضر نے ہاں میں

سر ہلایا تھا، ہاں یارم نے کہہ دیا تھا کہ معصومہ پر اسے یقین

تھا، تو خضر کو بھی معصومہ پر یقین تھا۔ اب معصومہ کی بات

سچ ہو یا جھوٹ، اس سے فرق نہیں پڑتا تھا، اس کے لیے یارم

کا حکم میٹر کرتا تھا، اور یارم کا کہنا تھا کہ اس جگہ پر کچھ ہے، تو

مطلب اس جگہ پر کچھ ہے، اور ان کا فرض ہے یارم کے حکم

کے مطابق اس جگہ سے چھپے ہوئے دشمن کو نکال باہر کرنا۔

وہ لوگ فوراً ہی اپنے کام پر لگ چکے تھے، جبکہ دوبارہ وہاں

جانے کے بجائے معصومہ وہی یارم کے پاس ہی رک گئی

تھی۔

تھینک یو مجھ پر یقین کرنے کے لیے، میں آپ کا یقین کبھی "

ٹوٹنے نہیں دوں گی یار م سر! مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے کنگ

کی ٹیم بہت بڑی نہیں ہے، کنگ اپنے آس پاس زیادہ لوگوں

پر یقین نہیں کرتا۔ میں پچھلے کچھ وقت میں اسی کے بارے

میں سوچ رہی تھی اور میں نے اندازہ لگایا ہے کہ کنگ کسی

لمبی چوڑی ٹیم کو بنانے پر اعتبار نہیں کرتا بلکہ وہ اپنے حلقے

میں موجود بہت کم لوگوں پر بھروسہ کرتا ہے، اور شاید وہ

حسینہ اس کے اعتبار کے لوگوں میں سے ایک تھی۔"

معصومہ نے اسے دیکھتے ہوئے بتایا تو یارم نے صرف ہاں

میں سر ہلایا تھا، جبکہ وہ خاموشی سے اپنی بات مکمل کرتی

وہاں سے جا چکی تھی۔ وہ اپنے اندازے باقی ٹیم سے شیئر

نہیں کرتی تھی کیونکہ ان کی نظر میں اس کی باتیں اہمیت ہی

نہیں رکھتی تھیں، وہ لوگ اسے امپورٹنس دیتے تھے

صرف اور صرف صدیق کی بیٹی ہونے کی وجہ سے، کیوں کہ

وہ اسے جان سے زیادہ عزیز رکھتا تھا، لیکن اس کی قابلیت پر

شاید انہیں اب تک بھروسہ نہیں ہوا تھا۔ لیکن یارم کو اس

کی قابلیت پر بھروسہ تھا، اور اسے اس کے علاوہ اور کسی چیز

سے کوئی مطلب نہیں تھا۔

○○○○○○○○

"کہاں جارہے ہیں آپ صبح سویرے؟ کہیں جانے کی

ضرورت نہیں ہے، ہم شاپنگ پر جارہے ہیں۔ مجھے

گروسری کا سامان لانا ہے، کہیں نہیں جارہے ہیں آپ گھر کا

سارا اسیٹ اپ ہو گا، اس کے بعد ہی آپ کہیں جا سکتے

ہیں۔" وہ صبح اٹھتے ہی ناشتہ کر کے، تیار ہو کر آفس جانے کا

ارادہ رکھتا تھا۔ جب روح نے اسے باہر جانے سے منع کر دیا

تھا

روح یار! مجھے جانا ہے، بہت سارے کام ہیں۔ مجھے اپنے کام

بھی تو کرنے ہیں، میں رک نہیں سکتا۔ ایسا کرتے ہیں ہم

شام کو شاپنگ پر چلتے ہیں۔" وہ اسے دیکھتے ہوئے سمجھانے لگا تھا۔

نہیں، بالکل بھی نہیں یارم! بہت سارا سامان لے کر آنا ہے۔اب اتنے عرصے تک ہمارا گھر بند رہا ہے یہاں کچھ بھی نہیں ہے، مجھے سب کچھ نیا لانا ہے۔اور پھر صبح سے رویام چاکلیٹ کے لیے انتظار کر رہا ہے، اسے چاکلیٹ چاہیے۔ آپ نے آتے ہوئے مجھے کچھ بھی نہیں لینے دیا تھا!" وہ

اسے دیکھتے ہوئے بولی تھی۔ جتنی جلد بازی میں وہ آیا تھا، وہ کچھ لے ہی نہیں سکی تھی، یہاں تک کہ وہ وہاں سے اپنے کپڑے تک نہیں لائی تھی۔ خیر، وہ تو مسئلہ نہیں تھا، اس کے گھر میں سب کچھ پہلے ہی موجود تھا، لیکن اب گروسری تو کرنی ہی تھی کیونکہ تقریباً دو ڈھائی مہینوں سے بند پڑے گھر کا سامان وہ دوبارہ استعمال نہیں کرسکتی تھی اور رویام کی چاکلیٹ تو سب سے بڑا مسئلہ تھا۔

اس کا بیٹا صبح ناشتہ بھی اسی لالچ میں کرتا تھا کہ اسے چاکلیٹ ملے گی۔ ایسے میں وہ جس طرح اس وقت روٹھی محبوبہ کی طرح بیٹھا ہوا تھا، وہ بالکل بھی رسک نہیں لے سکتی تھی۔ اسے ویسے بھی اپنے بیٹے کی ناراضگی قبول نہیں تھی، اور کون سا اس کے بیٹے کی چاکلیٹ پر اس کے باپ کے پیسے لگنے تھے؟ سب کچھ رویام کی فیکٹری سے ہی تو آنا تھا جو اس کے بابا نے اسے گفٹ میں دی تھی، اس لیے یارم کے

نخرے اس معاملے میں اسے بالکل بھی پسند نہیں تھے۔

یارم نے سر ہلا دیا تھا، آخر وہ کر بھی کیا سکتا تھا؟ بیوی کی

۔مرضی کے خلاف چلنا تو ممکن ہی نہیں تھا

"چلو ٹھیک ہے، لے آؤ پھر اپنے نمونے کو جلدی سے باہر،

میں گاڑی اسٹارٹ کرتا ہوں۔" وہ مزید بحث کیے بغیر فورا

ہی اس کی بات مانتے ہوئے باہر نکلا تو روح خوشی خوشی

رویام کو لینے چلی گئی تھی، جو صبح سے اس سے ناراض تھا

کیونکہ گھر میں چاکلیٹ ہونے کے باوجود بھی اس نے رویام کو چاکلیٹس نہیں دی تھیں۔ وجہ صرف اتنی سی تھی کہ وہ رویام کی صحت پر کسی بھی طرح کا رسک لینے کو تیار نہیں تھی اور رویام اس بات کو سمجھ ہی نہیں رہا تھا، جس پر وہ روح سے اپنی ناراضگی جتا رہا تھا

○○○○○○○

رومی جانو! جلدی چلو، آپ کی چاکلیٹس لینے جا رہے ہیں"
ہم۔" وہ اندر آئی تو سامنے چھوٹی سے بنیان نما شرٹ کے
ساتھ چھوٹا سا شارٹس پہنے، پوری طرح سے ناراضگی کا
اظہار کرتا وہ ایک کونے میں بیٹھا ہوا تھا۔ سامنے ٹی وی پر
روح نے اس کے فیورٹ کارٹون تک چلا دیے تھے، لیکن
مجال تھی کہ ناراضگی میں وہ ذرا سا بھی ٹی وی کی طرف منہ
پھیر رہا ہو۔ چاکلیٹ کا نام سنتے ہی اس کی آنکھوں میں چمک

آئی تو اس نے دونوں بازو اوپر کر لیے۔ناراضگی تو چاکلیٹ

کے لیے ہی تھی، تو وہ مزید نخرے کس بات کے دکھاتا؟

روح نے فوراً ہی اپنی چادر اوڑھتے ہوئے اسے اٹھا کر اپنے

سینے سے لگایا تھا اور شونو کو ڈھونڈنے کے لیے نگاہیں آگے

پیچھے گھمانے ہی لگی تھی جب سامنے ہی وہ اپنے منہ میں اپنی

رسی دبائے تیار کھڑا تھا۔ویسے تو اسے رسی باندھنے کی

ضرورت نہیں تھی لیکن یہاں پبلک ایریا میں اپنے جانور کو

اپنے ساتھ رکھنے کے رولز تھے، اور ویسے بھی روح اسے باہر
لے کر جب بھی جاتی تھی، اسے ڈر ہی رہتا تھا کہ کہیں اس کا
کیوٹ ساڈوگی کوئی چوری نہ کر کے لے جائے، اس لیے وہ
اس کی رسی ہمیشہ ہی پہنا کر اسے لے کر جاتی تھی۔ وہ آہستہ
سے اس کے گلے میں رسی ڈالتے ہوئے، ایک ہاتھ سے
رویام کو اٹھائے اور دوسرے ہاتھ سے شونو کو لیے باہر کی
طرف چل دی تھی۔ حالانکہ یارم رویام کو اٹھا کر چلنے کے

حق میں بالکل بھی نہیں تھا، وہ تین سال کا ہونے والا تھا،

ایسے میں اس کو اٹھا اٹھا کر گھومنا کم سے کم یارم کو بالکل بھی

پسند نہیں تھا، لیکن روح کو وہ خوب نخرے دکھا سکتا تھا اور

اس کی ماں اس کے نخرے خوشی اٹھا بھی سکتی تھی۔

چلو جلدی سے گاڑی میں بیٹھو اور میں پہلے کہہ رہا ہوں، "

زیادہ لمبی شاپنگ میں مت پڑنا، میں سچ میں بہت ضروری

کام کے لیے جا رہا ہوں۔ میں نے کل تمہیں بتایا تھا نا،

میرے ایک دوست کی طبیعت بھی کچھ ناساز ہے، اس کے
ہاتھ پر کافی گہری چوٹ لگی ہے، شاید مجھے اسے دیکھنے بھی
جانا پڑے گا۔" یارم نے نرمی سے اسے سمجھاتے ہوئے کہا تو
روح نے فوراً ہاں میں سر ہلایا تھا، وہ کسی کی عیادت کے لیے
جانے والا تھا جس کے لیے وہ ہرگز اسے منع نہیں کرنے
والی تھی۔ اسی لیے سر ہلاتے ہوئے وہ اپنی شاپنگ کی لسٹ
وہیں بیٹھے بیٹھے تیار کرنے لگی تھی۔ سب سے ضروری رو یام

کی چاکلیٹس ہی تھیں اور اس کے بعد تھوڑی بہت چھوٹی

چھوٹی چیزیں لے کر آنی تھیں۔ وہ گاڑی میں بیٹھے بیٹھے ہی

ساری چیزوں کی لسٹ تیار کر چکی تھی تاکہ یارم کا وقت

بالکل بھی برباد نہ ہو، وہ ان کے ساتھ آ رہا تھا یہی بہت بڑی

بات تھی۔

○○○○○○○○○

مال میں آتے ہی روح اپنی شاپنگ کرنے میں مصروف ہو

چکی تھی، جبکہ آتے ہوئے راستے سے وہ رویام کی چاکلیٹس

وغیرہ لے چکے تھے۔اب صرف گروسری کا کچھ سامان باقی

تھا، باقی اگراسے کوئی شاپنگ وغیرہ کرنی تھی تواس کے لیے

اس نے بعد میں آنے کی پلاننگ کرلی تھی، فی الحال سب

سے ضروری گھر کا کچھ سامان تھا۔

"بابا! مدھے گالی لنی اے۔

بابا! مجھے گاڑی لینی ہے۔") رویام یارم کا ہاتھ تھامے")

اچانک سے بولا تو اس نے حیرت سے اسے دیکھا تھا۔ روح

اپنی گروسری کرنے میں مصروف تھی، جبکہ یارم سمجھا

نہیں تھا کہ اچانک سے اس کے بیٹے کو گاڑی کی ضرورت

کیوں محسوس ہونے لگی تھی۔ ابھی تو اس کی وہ گاڑی بھی

بالکل نیو تھی جو درک اس کے لیے لے کر آیا تھا اور وہ اسی

گاڑی کی وجہ سے اچھا خاصا پریشان رہا تھا، اور اب اس کا بیٹا

نیو گاڑی کی فرمائش کر رہا تھا، وہ بھی سامنے بے بی کارز کی

کلیکشن دیکھنے کے بعد۔

"کس خوشی میں گاڑی لے کر دوں؟ تاکہ تو مجھ پر گاڑی

چڑھا کر خود یتیم ہو جائے؟ پہلے بھی بہت تنگ کیا ہے تو نے

مجھے، میں تو تیری پرانی والی گاڑی کو بھی کسی کونے میں چھپا

کر رکھنے کا ارادہ رکھتا ہوں اور تو کہتا ہے کہ نیو لے کر دوں؟

بیٹا! پہلے پرانی والی کو تو بچا لے۔" وہ بالکل بھی جھوٹ بولے

بغیر اسے بتا گیا تھا کہ وہ اس کی پچھلی گاڑی کے ساتھ کیا

کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

شوچ لو 10 کشز دوں دا

سوچ لو، 10 کسز دوں گا۔") رویام اچانک سے یارم کو")

دیکھتے ہوئے بولا تو یارم نے حیرت سے چونک کر اس کی

طرف دیکھا، مطلب وہ اسے لالچ دے رہا تھا اور بعد میں

اس نے مکر جانا تھا، وہ اپنے بیٹے کی ان حرکتوں سے بہت

اچھے طریقے سے واقف تھا، وہ ایسے معاملوں میں کبھی بھی

روِیام پر بھروسہ نہیں کر سکتا تھا۔

"ارے جا بے چوزے! اپنی ماں کا جھوٹا بیٹا۔ ایسے وعدے تو

تیری ماں نے بھی کبھی پورے نہیں کیے۔ تجھ پر بھروسہ

کیسے کروں میں؟" وہ اس کی طرف دیکھتا ناک سے مکھی اڑا

گیا تھا، جبکہ روِیام نے فل ایٹیٹیوڈ سے اس کی طرف دیکھا

تیک اے 'جیشے اپ تی مرجی

ٹھیک ہے، جیسے آپ کی مرضی۔") وہ کندھے اچکاتے ")

ہوئے ایسے بولا جیسے اس سے کوئی بہت بڑی ڈیل کر رہا ہو۔

ڈیل تو سچ مچ میں بڑی ہی تھی، یارم کو اس کی طرف سے کسز

صرف کسی بڑی آفر پر ہی ملتی تھیں یا پھر کسی بڑے لالچ کی

وجہ سے

اتنی مہنگی گاڑی اور صرف 10 کسز؟ مجھے نہیں لگ رہا کہ "

یہ ڈیل میرے لیے کچھ ٹھیک نہیں رہے گی، آئی تھنک مجھے

انکار کر دینا چاہیے۔" یارم کچھ سوچتے ہوئے بولا تو رویام

نے خوش ہوتے ہوتے دوبارہ سے شکل بگاڑ لی تھی۔ وہ مان

رہا تھا لیکن اس کے مطابق کسز کی تعداد کم تھی، تو وہ سو تو بھی

۔ کر سکتا تھا، سو ایک بہتر آپشن تھا

اوتے شو! اش شے جادا اک بی نی اے

اوکے، 100! اس سے زیادہ ایک بھی نہیں ہے۔") وہ"(

۔احسان کرتے ہوئے بولا کیونکہ گاڑی اسے چاہیے تھی

اور اگر تو بعد میں مکر گیا تو؟" یارم نے اسے دیکھتے ہوئے "

پوچھا تھا، جس پر رویام نے اسے گھورا تھا۔ اس کا باپ اسے

جھوٹا سمجھتا تھا، خیر سمجھتا بھی تھا تو اس میں غلط کیا تھا؟ وہ تو

ہمیشہ ہی مکر جاتا تھا۔

اگل می متر دیا تو اپ ماما شے لے لنا میلی ماما اپ تو دے دے

دی اش گا لی تی تیمت

اگر میں مکر گیا تو آپ ماما سے لے لینا، میری ماما آپ کو")

دے دیں گی اس گاڑی کی پوری قیمت۔") وہ فل ایٹیٹیوڈ

کے ساتھ کہتا روح کو پھنسانے میں لگ گیا تھا، جبکہ یارم نے

۔ حیرت سے اسے دیکھا

نہیں، یہ ٹھیک نہیں ہے۔ اگر تو نے بعد میں اپنی ماں کو ان"

سب چیزوں میں پھنسانا ہے تو پھر قیمت 10 گنا بڑھ جائے

گی، سوچ سمجھ کر ڈیل کر میرے ساتھ۔ اگر تو نے مجھے سو

کسز نہیں دی تو تیرے بدلے روح کو مجھے ہزار کسز دینی ہوں گی۔" وہ بڑھا چڑھا کر اپنی ڈیل اس کے سامنے پیش کر رہا تھا، اگر اس کا بیٹا اس کے ساتھ بزنس کر رہا تھا تو یارم کو بھی کوئی اعتراض نہیں تھا اس ڈیل میں۔ لیکن شاید رویام یہ نہیں جانتا تھا کہ ان ساری چیزوں میں یارم اس کا باپ ہے، خیر اس کا باپ تو وہ ہر چیز میں ہی تھا، لیکن اس وقت رویام کچھ زیادہ سوچنے کی کنڈیشن میں نہیں تھا، اس کی نظریں

سامنے ریڈ منی کار پر تھیں جو اسے بے تحاشہ پسند آگئی تھی

اور وہ اسے ہر قیمت پر حاصل کرنا چاہتا تھا۔ بعد میں تو اس

نے مکر کر ویسے بھی معاملہ روح پر ہی ڈالنا تھا، تو کیا فرق پڑتا

۔ تھا کہ روح اسے سو کس کرے یا ہزار

می نے بولا نا میلی ماما دے دی

میں نے بولا نا، میری ماما دے دیں گی !") وہ منہ بگاڑ کر")

بولا تو یارم نے کندھے اچکاتے ہوئے اس کو اچانک ہی

قمیض سے تھام کر اپنے کندھے پر ڈالا تھا اور پھر اسے لیے

سامنے والے منی کارز کے ایریا میں چلا گیا، جہاں اس نے

اسے کار دلوا کر اپنی ڈیل کو باقاعدہ سٹارٹ کرنا تھا

کار شاپ میں آتے ہی اس نے اسے سب سے مہنگی اور

بہترین گاڑی دلوائی تھی جس کی اسے ضرورت بالکل بھی

نہیں تھی۔ کچھ عرصے پہلے تک وہ روح کو کہتا تھا کہ وہ رویام

کی بے جا خواہشیں پوری نہیں کرے گا، خاص کر ایسی

خواہشیں جن کا سر پیر ہی نہ ہو، جس پر روح اس سے لڑی

تھی کہ اپنے بچوں کی خواہشیں پوری کی جاتی ہیں۔ یارم کو

یہی لگتا تھا کہ وہ عام باپ جیسا نہیں ہوگا لیکن شاید رویام

کے معاملے میں وہ عام باپ جیسا ہی تھا،اس کی چھوٹی چھوٹی

خواہشیں پوری کرنا خود یارم کی اپنی خواہش بن چکی تھی

اسے کار دلوانے کے بعد اس نے گھر پر ڈیلوری کا پروسیس

پورا کروایا تھا، اور پھر اسے لیے باہر واپس آیا جہاں روح اب

۔تک گروسری کرنے میں مصروف تھی

چوزے! اپنی ڈیل یاد رکھنا، اب اگر تو نے میرے ساتھ "

کوئی بھی ڈبل گیم کی نا تو اچھا نہیں ہو گا۔" وہ اسے دھمکاتے

۔ہوئے پر سکون انداز میں سامنے سے آتی روح کو دیکھ رہا تھا

تون شی دیل، اپ نے اپی خوشی شے مدھے گالی لے تر دی

اے("کون سی ڈیل؟ آپ نے اپنی خوشی سے مجھے گاڑی

لے کر دی ہے۔") وہ پر سکون سے انداز میں کہتا روح کی

۔طرف دوڑ لگا چکا تھا

چوزے! میرے ساتھ دھوکے بازی نہیں چلے گی۔""

اس نے دھمکاتے ہوئے اس کے پیچھے قدم بڑھائے تھے،

جو روح کی ٹانگوں کے ساتھ لپٹا کھلکھلاتے ہوئے یارم سے

۔بچنے کی کوشش میں لگا ہوا تھا

لیتن می۔نے توتوئی بی بے مانی نی تی اے توئی دوکانی دیااپ تو

لیکن میں نے تو کوئی بھی بے ایمانی نہیں کی ہے، کوئی "(

دھوکا نہیں دیا آپ کو۔ ")وہ مزے سے کہتا روح کے آگے

پیچھے بھاگتا اس سے بچنے کی کوششوں میں لگ چکا تھا، جبکہ

روح سمجھ چکی تھی کہ یقیناً اس نے یارم کے ساتھ کوئی الٹی

سیدھی ڈیل کی ہے۔اب پتہ نہیں اس کے بیٹے نے کیا

فرمائش کی ہو گی؟ گروسری کا سارا سامان یارم کے ہاتھوں

میں پکڑاتے ہوئے وہ سکون سے رویام کا بازو تھامے آگے

چل دی تھی۔

"روح! تمہارے بیٹے نے میرے ساتھ ڈبل گیم کی ہے، وہ

بھی اس شرط پر کہ اگر میں اس کی بات مانوں گا اور اگر

بدلے میں یہ میری بات نہیں مانے گا تو تم دس دفعہ میری

وہی بات مانو گی۔" یارم اسے شکایتی انداز میں دیکھتا کہنے لگا،

جس پر روح کھلکھلا کر ہنسی تھی۔ اس کا بیٹا اس کی طرح

بہت شرارتی تھا، وہ بھی یارم کے ساتھ اسی طرح کی ڈیل کر

کے مکر جایا کرتی تھی۔

"ہاں تو کیا ہو گیا؟ میرا بیٹا جو نہیں کر پایا وہ میں کر دوں گی،

ڈونٹ وری! آپ کی جو بھی ڈیل ہے نا آپ میرے ساتھ

پوری کروا لیجیے گا۔" وہ پر سکون انداز میں گاڑی کا فرنٹ ڈور

کھول کر اندر بیٹھ گئی تھی، جبکہ یارم رویام اور شونو کو بٹھاتے

ہوئے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال چکا تھا۔

گنا بڑھا کر کرنا ہو گا تمہیں، کیونکہ تمہارے بیٹے نے "10

میرے ساتھ یہ ڈیل کی تھی۔ اس نے کہا تھا کہ یہ مجھے سو

کسز دے گا اگر میں اسے اس کی پسند کی گاڑی لے کر دوں گا

تو۔ اب میں نے اسے گاڑی لے کر دی ہے اور یہ مکر چکا

ہے۔ ہماری ڈیل کے مطابق اگر یہ میری بات نہیں مانے گا

تو گاڑی کی قیمت 10 گنا بڑھ جائے گی، یعنی کہ اب ڈیل

صرف 100 کسز کی نہیں بلکہ ہزار کسز کی ہو چکی ہے۔

معاف کرنا، لیکن مجھے تم اس کی سگی ماں تو لگتی ہو لیکن

تمہاری یہ اولاد تمہاری سگی اولاد نہیں ہے، ورنہ اپنی ماں

کے ساتھ ایسا کون کرتا ہے؟" یارم پر سکون انداز میں گاڑی

چلاتا روح کے سر پر دھماکہ کر چکا تھا، جبکہ روح نے حیرت

سے پیچھے پلٹ کر رویام کو دیکھا تھا، جو مزے سے کھڑکی

سے باہر کی طرف جھانکتا باہر کے نظارے کرنے میں ایسے

مصروف تھا جیسے یہاں کیا ہو رہا ہے جانتا تک نہ ہو، حالانکہ

کان اس کے ادھر ہی لگے ہوئے تھے۔

"استغفر اللہ یارم! میں انسان ہوں، کوئی کسنگ مشین نہیں

ہوں، میں کچھ نہیں کرنے والی۔ آپ اپنی اس طرح کی ڈیلز

اپنے بیٹے کے ساتھ ہی مکمل کریں، مجھے معاف رکھیں ان

سب چیزوں سے۔" روح تو تلملا کر رہ گئی تھی۔ فرمائشیں

باپ بیٹا اپنی پوری کر رہے تھے، بیچ میں پھنسا اسے دیتے

تھے۔وہ توہر گز بھی کسی ڈیل میں شامل ہونے کو تیار نہیں

تھی،ہزار کسز!ایک دو ہوتی تو وہ اپنے بیٹے کے لئے شاید

تھوڑا بہت کر بھی لیتی کہ اس کے بیٹے کو اس کی پسند کی چیز

ملی ہے، لیکن اس کا بیٹا تو اب سیدھی ایک سو سے ہزار کسز کی

۔ڈیل کر رہا تھا اور وہ بھی بیلی کا بکرا اسے بنا کر

اچھا مطلب مجھے کچھ بھی حاصل نہیں ہونے والا؟ اگر ایسی"

بات ہے تو میں آرڈر ابھی کے ابھی کینسل کر رہا ہوں۔"

یارم نے آرڈر کینسل کرنے کے لیے اپنا فون ہاتھ میں تھما

ہی تھا جب رویام نے آگے بڑھتے ہوئے بڑے ہی معصوم

سے انداز میں اس کے ہاتھ سے فون چھینتے ہوئے روح کی

طرف دیکھا تھا، جو اس کی گاڑی کو اس کے ہاتھ سے نکال

نہیں رہی تھی بلکہ ہمیشہ کے لیے چھین رہی تھی ۔

نی بابا! توئی دیل کنشل نی اودی ماماتریں دی ناکشز می بول تو

رااوں! بس اپ دیل کینشل مت تریں نا! می توچوٹابتہ

ہوں، میلی ماما میلی شارل باتے ماتی ہے تیوں تہ می اپن ماماتا

شزدابٹااوں

نہیں بابا! کوئی ڈیل کینسل نہیں ہو گی، ماما کریں گی ناکسز،")

میں بول تو رہا ہوں! بس آپ ڈیل کینسل مت کریں نا۔

میں چھوٹا بچہ ہوں، میری ماما میری ساری باتیں مانتی ہیں

("۔کیونکہ میں اپنی ماما کا شہزادہ بیٹا ہوں

یارم کا فون پیچھے سیٹ پر پھینکتے ہوئے وہ روح کے گلے میں

اپنے بازو ڈالتا اس کے گال کو چوم گیا تھا۔

اس کے پیارے سے انداز پر روح ہلکا سا مسکرائی تھی، لیکن

اس کا یہ مطلب نہیں تھا کہ وہ اس کی بات مان جاتی۔ روح

کی مسکراہٹ پر یارم کے بھی گال پر ڈمپل نمایاں ہوا تھا،

لیکن اگلے ہی لمحے نرمی سے اس کا گال چومتی وہ اس کے ہاتھ

اپنی گردن سے کھول چکی تھی۔ پیار محبت، لاڈ ہر چیز اپنی

جگہ، لیکن اب وہ اسے پھنسا رہا تھا اور وہ اس طرح کی کسی

مصیبت میں نہیں پھنس سکتی تھی۔ یارم تو 10 کسز پر اس کی

جان ہلکان کر دیتا تھا اور یہاں وہ سو گنا بڑھا کر اس کے ساتھ

ڈیل کر رہا تھا، نہیں یہ ممکن نہیں تھا، روح کچھ نہیں کر سکتی

تھی اس معاملے میں۔

یارم! آپ یہ ڈیل کینسل ہی سمجھیں، آپ آرڈر کینسل"

کریں یا نہ کریں مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا، میں کچھ بھی نہیں

کرنے والی۔آپ اپنی ساری ڈیلز اپنی اولاد کے ساتھ کیا

کریں، مجھے بیچ میں نہ گھسیٹا کریں، میری طرف سے جواب

'نا' ہے۔" وہ رویام کو آہستہ سے پیچھے ہٹاتے ہوئے بولی

۔ تھی، جبکہ رویام بے یقینی سے اپنی ماں کو دیکھ رہا تھا

آج پہلی بار اس کی ماں نے اس کے ساتھ ایسا کیا تھا، اس کی

ماں اس کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتی تھی؟ اس نے اگلے ہی

لمحے اپنی آنکھوں میں آنسو بھرتے ہوئے روح کو دیکھا تھا،

۔اس سے پہلے کہ وہ رونا شروع کرتا روح کا دل پسیج گیا تھا

"رومی نہیں، رونا مت میری جان! لیکن جو آپ ڈیل کر

رہے ہو وہ میرے بس سے باہر ہے۔" اس نے سمجھانے کی

کوشش کی تھی، لیکن وہ رویام یارم کاظمی ہی کیا جو اس کی

بات کو سمجھ جائے۔اس نے اگلے ہی لمحے اس سے روٹھ کر

پچھلی والی سیٹ پر لیٹ کر رونا سٹارٹ کر دیا تھا، جبکہ روح کی

۔تو جان لبوں پر آگئی تھی

اوئے ڈرامے باز! رونا بعد میں، پہلے میرا فون واپس کر، "

میں نے آرڈر کینسل کرنا ہے اس سے پہلے کہ ڈیلوری گھر

تک ہو جائے۔" یارم کسی بھی طرح اس کے لیے نرم

ہونے کو تیار نہیں تھا، وہ اگر اپنی سگی ماں کے ساتھ ایسا کر

سکتا تھا تو پھر وہ کیوں اپنی اولاد کے بارے میں زیادہ سوچتا؟

یارم! اب آرڈر ہو ہی چکا ہے تو اسے کینسل کیوں کرنا،"

پلیز رویام رو رہا ہے۔" روح کی ممتا جاگ رہی تھی، جبکہ

یارم تو کسی بھی طرح اس کی باتوں میں آنے کو تیار نہیں تھا۔

رویام کی طرف سے اپنا موبائل واپس نہ پا کر وہ خود ہی اپنا

ہاتھ پیچھے کرتا اپنا موبائل اٹھا کر ان کی ویب سائٹ کھولنے

لگا تھا۔

روح! میں تمہارے بیٹے کی وجہ سے بہت پریشان ہوں،"

تمہارا بیٹا مجھ سے کوئی بھی ڈیل کر لیتا ہے اور بعد میں پوری

نہیں کرتا، یہ بہت دھوکے باز ہو گیا ہے اور دھوکے بازوں

کے ساتھ یارم کاظمی کی کوئی ہیلو ہائے نہیں، سو میں اب یہ

آرڈر کینسل کرنے لگا ہوں۔" وہ پر سکون انداز میں موبائل

پر انگلیاں چلانے لگا تھا، جبکہ رویام آنکھوں میں آنسو لیے

یارم کے ہاتھ میں موجود موبائل دیکھ رہا تھا اور روح بے

چینی سے اپنے بیٹے کا چہرہ دیکھ رہی تھی۔اس نے گہری

۔سانس لیتے ہوئے معصومیت سے یارم کی طرف دیکھا تھا

اچھا ٹھیک ہے، میں تیار ہوں اپنے بیٹے کی ڈیل پوری"

کرنے کے لیے، لیکن میں پہلے بتا دیتی ہوں میں ایک ساتھ

ہزار کسز نہیں کر سکتی، قسطوں میں کام کرنا ہے میں نے۔

آپ حساب لگا کر بتا دیجیے گا،ایک سال میں ایک ہزار

کسز۔"وہ جیسے احسان کر رہی تھی۔یارم نے حیرانگی سے

اس کا چہرہ دیکھا، پہلے تو اس کے مان جانے پر وہ اپنے دل کی

اچھل کود کو کنڑول کرنے لگا تھا، پھر روح نے قسطوں والی

بات کر کے اس کا موڈ خراب کر دیا تھا۔

"میرا کیا دماغ خراب ہو گیا ہے؟ میں ایک ڈیل کے چکر میں

تمہارے بیٹے کو جوان نہیں کرنا چاہتا، ایک سال کا انتظار؟

استغفر اللہ! میں صاف اور کلیئر بتا رہا ہوں، جس طرح سے

ڈیل کی گئی ہے اسی طرح سے کرو تو ہی بہتر ہو گا۔ تمہارے

بیٹے نے کوئی ٹائم لمیٹ نہیں سیٹ کی تھی، اگر تمہیں ڈیل کرنی ہے تو بتاؤ ورنہ میں آرڈر کینسل کر رہا ہوں، میں اتنے لمبے ٹائم کے لیے انتظار نہیں کر سکتا۔" یارم نے کھلم کھلا دھمکی دی تھی، جس پر روح مٹھیاں بھینچ کر رہ گئی تھی۔

رویام جو اس کے مان جانے پر جلدی سے سیدھا ہوتے ہوئے اس کے ساتھ لپٹا تھا، یارم کی عجیب و غریب بات سنتے ہوئے پھر سے منہ بسور کر روح کو دیکھنے لگا

یارم ! کیا کر رہے ہیں آپ ؟ ایک دن میں ہزار کسز ؟ میں "
نہیں کر سکتی ہوں، یہ تو ممکن بھی نہیں ہے، پلیز سمجھنے کی
کوشش کریں نا، میرے بس سے باہر ہے۔ آپ تھوڑا بہت
تو کمپرومائز کریں نا، میں بھی تو کر رہی ہوں نا اپنے بیٹے کے
لیے، آپ بھی کریں، اور ایک سال میں نہیں ہوتا جوان
آپ کا بیٹا۔ " وہ پریشانی سے کہنے لگی تھی، جبکہ یارم نے
۔ سوچنے والے انداز میں ہاں میں سر ہلایا تھا

زیادہ سے زیادہ میں تمہیں ایک مہینے کا ٹائم دے سکتا"

ہوں، اب ڈیسائیڈ کر لو ایک دن میں کتنی ہوں گی ہزار کے

حساب سے۔ میں اس سے زیادہ اور کوئی نرمی نہیں دکھا سکتا،

تمہیں آنے والے ایک مہینے میں یہ ہزار کسز والی ڈیل

کمپلیٹ کرنی ہو گی، اگر منظور ہے تو بتاؤ ورنہ میں آرڈر

کینسل کر رہا ہوں۔" وہ سب کچھ اپنی مرضی کے مطابق ہی

کرنا چاہتا تھا۔ روح نے اس کے ہاتھ سے موبائل لے کر

ڈیش بورڈ پر پھینک دیا تھا، کیونکہ یارم اب پر سکون تھا اور

گاڑی کی سپیڈ تیز کر چکا تھا، آخر اس نے رویام کی ماں سے

اپنی ڈیل مکمل بھی تو کرنی تھی۔ رویام نے زندگی میں پہلی

بار تو کوئی کام کا کام کیا تھا، اس طرح کی ڈیل اگر اس کا بیٹا اس

سے کرتا رہے گا تو اس کی رومانٹک لائف پر فیکٹلی چل سکتی

تھی، ورنہ روح نے تو کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی ہوئی تھی

اس کی رومانٹک لائف کا بیڑا غرق کرنے میں

جبکہ یارم کی پچھلی باتوں کو سوچتے ہوئے روح بھی یہی سوچ رہی تھی کہ وہ تو اس کی سگی ماں ہے، لیکن رویام نے اس کے ساتھ بالکل سوتیلے بیٹوں والا کام کیا ہے۔اپنی ماں کو بھلا اس طرح کی مصیبت میں کوئی کیسے پھنسا سکتا ہے؟ آنے والے ایک مہینے میں اس کا کیا حال ہونے والا تھا، یہ تو صرف وہی جانتی تھی۔ یارم نے کون سا صرف کس لے کر ٹل جانا تھا، وہ تو کس لینے کے بعد اپنی من مانی بھی کرنے والا تھا۔

پہلے تو گھر جا کر وہ حساب لگانے والی تھی کہ ایک مہینے میں ہزار کسز کا حساب ڈیلی کے حساب سے کیا ہو گا؟ اچھی خاصی مصیبت میں پھنسا کر رکھ دیا تھا اس کے لاڈلے نے اسے، اور اب وہ خوش ہو کر اس کے ساتھ لپٹا بار بار اس کا گال چوم رہا تھا۔

OOOOOOO

وہ لوگ جیسے ہی گھر کے اندر داخل ہوئے، رویام کی گاڑی اندر ڈلیور ہو چکی تھی، یہاں تک کہ ڈلیوری والوں کی گاڑی واپس جا رہی تھی۔ رویام خوشی سے چہکتے ہوئے گاڑی سے اترتا اندر بھاگ گیا تھا، روح اس کے پیچھے پیچھے جا رہی تھی جب اچانک ہی یارم نے اس کا بازو پکڑ کر اسے پیچھے کی طرف کھینچتے ہوئے روح کو اپنے قریب کیا تھا۔ اس کا معصوم سا کھلا ہوا چہرہ اتنا پیارا لگ رہا تھا کہ یارم کو بے ساختہ

اس پر پیار آیا تھا۔ وہ آہستہ سے اس کے چہرے پر جھکتا اس

کے لبوں کو چومنے ہی لگا تھا کہ رک گیا، روح جو اس کے

یوں اچانک قریب آنے پر اپنی آنکھیں بند کر گئی تھی، ان

کے مزید پاس نہ آنے پر حیران ہوتی آنکھیں کھول کر اسے

دیکھنے لگی۔

"تمہاری گندی اولاد نے تمہیں بری طرح سے پھنسا دیا ہے

روح بے بی! فکر مت کرو، میری کسنز بالکل فری ہیں، فی

الحال میں وہ کسز لینا چاہتا ہوں جن کی پراپر ڈیلنگ کی گئی

ہے۔" وہ آہستہ سے اپنا گال اس کے سامنے کرتے ہوئے

ابھی سے ہی حساب کتاب لینے پر اترا ہوا تھا، جبکہ روح نے

اسے گھورتے ہوئے اس کے کندھوں کو پیچھے کرتے ہوئے

اسے خود سے تھوڑا سا دور کیا تھا۔

"یہ کیا آتے ہی آپ حساب کتاب پر لگ گئے؟ پہلے چائے تو

پی لیجیے، میرا تو بہت دل کر رہا ہے چائے پینے کا۔ آپ بھی

باہر سے آتے ہی چائے چائے کرتے ہیں اور آج کس کس

کرنے لگے ہیں، چلیں آپ کو اپنے ہاتھ سے پیاری سی چائے

بنا کر پلاتی ہوں، کیا یاد کریں گے۔" روح فوراً ہی اپنا آپ

چھڑاتی اندر کی طرف بھاگ گئی تھی، جبکہ یارم اس کی

چالاکی پر ہلکا سا مسکراتے ہوئے اس کے پیچھے آیا تھا، بھاگ لو

جتنا بھاگنا ہے، میں نے کون سا تمہیں اس ڈیل سے پیچھے ہٹنے

دینا ہے۔ اگر تم اس ڈیل سے ایک انچ بھی پیچھے ہٹی نا تو یاد

رکھنا، تمہارے بیٹے کی اگلی پچھلی ساری فرمائشوں کو مروڑ توڑ

کر کسی پرانے سے بکسے میں ڈال کر سمندر میں پھینک آؤں

گا۔ یارم نے اسے سنگین دھمکی دیتے ہوئے اس کے پیچھے ہی

قدم بڑھائے تھے، جبکہ روح اس کی باتوں پر زیادہ دھیان نہ

دیتے ہوئے اندر بھاگ چکی تھی۔

○○○○○○○○

یا اللہ! کدھر پھنس گئی میں، پتہ نہیں یارم میری کیا حالت

کریں گے۔ان سے بچنے کے لیے کچھ نہ کچھ تو کرنا ہو گا، اس

سے پہلے کہ ابھی سے حساب کتاب پر اتر آئیں، مجھے پہلے ہی

کچھ سوچ لینا چاہیے، لیکن کیا؟" وہ چائے بناتے ہوئے گہری

سوچوں میں گم تھی، جب چائے بن کر تیار ہو گئی، آج تو

سب کچھ جلدی جلدی ہو رہا تھا، ایسا لگ رہا تھا جیسے وقت

بھی اسے شیر کی کچھار میں بھیجنا چاہتا ہے۔چائے لے کر وہ

باہر آئی تو رویام سامنے ہی اپنی نئی گاڑی کو یارم کے صوفے

کے آگے پیچھے فل سپیڈ سے گھما رہا تھا، جبکہ رویام کے

چہرے کی خوشی دیکھتے ہوئے روح نے بے ساختہ 'ماشاءاللہ'

کہا تھا۔اس کی گاڑی کے آگے فرنٹ پر شونو بیٹھا ڈرائیو

انجوائے کر رہا تھا۔جو گاڑی درک اس کے لیے لے کر آیا

تھا، وہ اس گاڑی سے تھوڑی سی چھوٹی تھی، چونکہ اب

رویام بڑا ہو رہا تھا تو اس کے لیے تھوڑی سی بڑی گاڑی آجانی

چاہیے تھی۔ ابھی سے ہی وہ ہر چیز میں اتنا پرفیکٹ تھا کہ

روح تو بس ہر وقت اس کے صدقے اتارتی، ماشاءاللہ

۔ماشاءاللہ کرتی رہتی تھی

لیں یارم! آپ کی چائے تیار ہے۔" اسے چائے دیتے"

ہوئے وہ رویام کی طرف متوجہ تھی، جبکہ اس کے ہاتھ سے

چائے کا کپ لے کر سامنے ٹیبل پر رکھتا وہ اگلے ہی لمحے اس

۔کا بازو پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچ چکا تھا

اسٹارٹ کرو، حساب کتاب کے لیے منشی رویام یارم کاظمی"

رکھ لیا ہے میں نے۔" وہ اس کا چہرہ اپنے چہرے کے قریب

کرتے ہوئے اپنا گال اس کے سامنے رکھ چکا تھا، جبکہ رویام

بھی اپنی گاڑی روکتا ان کی طرف متوجہ ہو گیا تھا۔

یش ماما دلدہ شے کش تر دومی اپ تی ہل کش پر اک لئن لدا

دوں دا کو پی پل ڈیل شارٹ

یس ماما! جلدی سے کس کردو، میں آپ کی ہر کس پر")

ایک لائن لگادوں گا کاپی پر، ڈیل سٹارٹ!") وہ اپنی گاڑی

سے اترتا، بھاگ کر اپنا چھوٹا سا بیگ اٹھا کر وہاں پہنچتا، اس

میں سے اپنی کاپی نکال کر پینسل نکالنے لگا تھا۔ جب سے

یارم نے اسے لکھنا سکھانا شروع کیا تھا، وہ ضرورت سے

زیادہ ہی لکھنے کا شوقین بن چکا تھا، آج بھی اس نے یارم کو

بکس اور پینسل لا کر دینے کا حکم جاری کر دیا تھا۔ وہاں

جزیرے پر رہتے ہوئے یارم سارے دن اسے کچھ نہ کچھ

لکھوانے میں لگا رہتا تھا، آگے اس کا ارادہ اسے سکول میں

داخل کروانے کا تھا، یہی وجہ تھی کہ وہ چاہتا تھا کہ وہ سکول

کے کام کو لے کر تھوڑا ایکٹو ہو جائے، اور وہ کافی زیادہ ایکٹو ہو

چکا تھا۔

"یا اللہ یارم! بچے کو کیا کیا سکھا رہے ہیں؟ کوئی شرم حیا باقی

رہ گئی ہے آپ کے اندر یا نہیں؟ اب کیا بچے کے سامنے یہ

سب کچھ کریں گے؟" وہ یارم کے کان میں سرگوشی نما

آواز میں اسے سمجھاتے ہوئے انداز میں بولی تھی، جبکہ

رویام ان دونوں کو سرگوشیاں کرتے ہوئے دیکھ رہا تھا،

روح کو مسلسل کھڑے دیکھ کر وہ اب ہاتھ اپنی کمر پر باندھ

چکا تھا، جیسے جاننا چاہتا ہو کہ اس کے باپ کے چہرے پر ایسے

کون سے کانٹے ہیں جو اس کی ماں اس کے حساب کتاب کو

سٹارٹ نہیں ہونے دے رہی۔

ماما! ڈیل شٹارٹ ترونامی ٹک دلاوں

ماما! ڈیل سٹارٹ کرونا، میں ٹک لگاؤں۔") اس نے ")

اسے دیکھتے ہوئے کہا تھا، جبکہ وہ فوراً ہی یارم کے قریب سے

اٹھتی ذرا فاصلے پر ہو گئی تھی۔

نہیں رومی! ہم یہ ڈیل نہیں کر رہے ہیں، ہم بابا کو کچھ اور "

دے رہے ہیں، میرا مطلب ہے میری بابا سے بات ہو چکی

ہے، آپ یہ حساب کتاب رہنے دو۔ بابا ویسے بھی چائے پی

کر کام پر جائیں گے، انہیں اپنے کسی دوست کو دیکھنے ہسپتال بھی جانا ہے۔" روح کا انداز یاد دلانے والا تھا، جبکہ اس کی بہانے بازیوں پر وہ ہلکا سا مسکرایا تھا، ہاں یہ ٹھیک ہی تھا، منشی کے طور پر وہ رویام کو نہیں رکھ سکتا تھا، وہ خود ہی حساب کتاب کرنے کا ارادہ رکھتا تھا اور وہ بھی رات کے وقت، تب تو شاید حساب بھی اس کے حساب کے مطابق ہی چلنے والا تھا۔ وہ پرسکون سا چائے پیتے ہوئے اٹھ کر باہر نکل گیا تھا،

اسے آفس جانا تھا، بہت سارا کام پینڈنگ پڑا ہوا تھا جسے وہ

نظر انداز نہیں کر سکتا تھا ۔

OOOOOOOOO

معصومہ کو ایسا محسوس ہوا ہے جیسے کہ وہاں زمین کے نیچے "

شاید وہ لوگ رہتے ہیں، کیا ان لوگوں نے زمین کے نیچے اپنا

کوئی ٹھکانہ بنا کر رکھا ہوا ہے؟ لیکن یار م! میں تم سے سچ

کہوں گا، مجھے وہاں پر ایسا کچھ بھی محسوس نہیں ہوا، بلکہ اس

جگہ کو دیکھ کر تو ایسا لگ رہا تھا جیسے وہاں پر کبھی کوئی آیا ہی نہیں اور ایک اور بات بھی کہ مجھے لگ رہا کنگ کو پتہ ہے کہ ہم نے اس کے خاص آدمی کے زخم میں کچھ انجیکٹ کروایا ہے، اور کنگ اتنا بیوقوف تو ہرگز نہیں ہے کہ وہ اپنے آدمی کو چیک نہیں کرے گا، وہ بھی اس کنڈیشن میں جب یہاں تم نے اس کے ساتھ ایک ڈون کے بجائے ایک دوست کی طرح برتاؤ کیا ہے۔ وہ یہ تو ضرور سوچے گا نہ کہ آخر تمہاری

ایسی کون سی مجبوری تھی جس کی بنا پر تم اس کے ساتھ اتنی نرمی سے پیش آ رہے تھے؟" خضر اسے دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا، جبکہ یارم اپنے سامنے بیٹھی معصومہ کو دیکھ رہا تھا، جو خاموشی سے سر جھکائے بیٹھی تھی۔

تم نے وہاں اور کیا محسوس کیا معصومہ؟" وہ خضر کو نظر انداز کرتا اسی سے سوال کرنے لگا تھا۔

زیادہ کچھ نہیں، بس مجھے ایسا محسوس ہوا کہ یہ جو کنگ نامی "

آدمی ہے، یہ ذیادہ کسی پر یقین نہیں کرتا، اس کے اعتبار میں

بہت کم لوگ ہیں، اور مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے اس کے لیے

صرف شہرت میٹر کرتی ہے، وہ صرف اپنا خوف سب میں

پھیلانا چاہتا ہے۔ وہ زیادہ لوگوں پر یقین نہیں کرتا، میں

یقین سے کہہ سکتی ہوں کہ اس کی ٹیم میں بہت کم لوگ

ہیں، شاید اسے پیسہ چاہیے یہی وجہ ہے کہ وہ بڑے بڑے

ڈرگ ڈیلر کے ساتھ کنیکٹ کر رہا ہے۔ وہ مشہور ہونا چاہتا ہے تاکہ بڑے بڑے مافیا گینگز اس کے ساتھ جڑنے کی کوشش کریں، اس سے رابطہ کریں، اس کے انڈر رہیں، وہ انڈرورلڈ میں اپنا خوف بنانا چاہتا ہے۔" معصومہ نے اپنی رائے پیش کی تھی، جبکہ خضر آنکھیں گھماتا صرف اسے گھور کر رہ گیا، آخر یارم معصومہ کو ان سب چیزوں میں اتنی امپورٹنس کیوں دے رہا تھا؟ وہ بے شک اس کام میں نئی

نہیں تھی لیکن اس طرح کے معاملات میں وہ کبھی بھی

نہیں بولی تھی، یارم اس سے اکثر ایسے کام کرواتا تھا جو عام

دماغ نہیں سمجھ سکتا تھا۔ اس کا آئی کیو لیول ہائی تھا، خضر جانتا

تھا، لیکن خضر پھر بھی اس معاملے میں معصومہ پر اتنا بھی

اعتبار نہیں کر سکتا تھا کہ اس سے مشورہ مانگے یا اس کے دماغ

پر چلنے کی کوشش کرے، جبکہ یارم تو پوری طرح معصومہ

کے آئی کیو لیول کا فائدہ اٹھا رہا تھا

ہمم، چلو دیکھتے ہیں تمہاری یہ بات کس حد تک صحیح ثابت "

ہوتی ہے۔" وہ مسکرا کر کہتا اب اس کی طرف موجود لیپ

ٹاپ کو اپنی طرف گھما چکا تھا، جس پر اب بھی لائٹ آن

تھی۔

اب تمہیں کیا لگتا ہے ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ کیا تم اس آدمی "

تک جاؤ گے؟ میرا مطلب ہے تم دوبارہ اس جگہ جا کر چھان

بین نہیں کرو گے؟ میں اور شارف چلے جاتے ہیں، اگر

تمہیں لگتا ہے کہ کنگ اسی جگہ موجود ہے تو ہم جتنا ہو سکے

اس جگہ کی تلاشی لیتے ہیں۔" خضر نے یارم کو ایک ہی

پوائنٹ پر نگاہیں گاڑے دیکھتے ہوئے کہا، یارم نے نفی میں

سر ہلایا تھا۔

نہیں خضر! اس کی ضرورت نہیں ہے، اب ہم اس پر نظر"

نہیں رکھیں گے، وہ خود ہمارے سامنے آئے گا۔" وہ

آنکھیں بند کرتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا تھا، جبکہ خضر نے ذرا

حیرانگی سے اسے دیکھا تھا، وہ اپنے آپ ان کے سامنے کیسے آ

سکتا تھا؟ یارم کے دماغ میں کیا چل رہا تھا، آخر وہ کرنا کیا

چاہتا تھا؟ پہلے معصومہ کو ان سب چیزوں میں ضرورت سے

زیادہ انوالو کرنا اور اسی کے دماغ پر یقین کرنا، اور پھر اب

کنگ کو اس کی مرضی کے مطابق چھوڑ دینا، آخر اس کے

دماغ میں چل کیا رہا تھا؟ وہ آدمی جو اسے جان سے مارنا چاہتا

تھا یارم اسے ایسے ہی چھوڑ رہا تھا یارم اس کیس کو اتنا لائٹ

کیوں لے رہا تھا؟ اس کے لیے اس کی جان امپورٹنٹ نہ سہی

لیکن اس کی ٹیم کے لیے یارم سب کچھ تھا، اور یہ بات وہ

اسے سمجھانا چاہتا تھا۔

"کنگ ایسا نہیں ہے، وہ ہم سے چھپا ہوا ہے، وہ ہم سے بھاگنا

چاہتا ہے، وہ اپنے آپ کو ہمارے سامنے نہیں لانا چاہتا، وہ

صرف اور صرف اپنا خوف پیدا کرنا چاہتا ہے۔" خضر نے

اچانک ہی اس سے کہا تو یارم مسکرا دیا تھا، اب وہ معصومہ کی

باتیں ہی دہرا رہا تھا، بے شک وہ معصومہ کو زیادہ امپورٹنس

نہ دے لیکن پھر بھی کہیں نہ کہیں اسے معصومہ کی باتیں

ٹھیک بھی لگ رہی تھیں۔

"تم زیادہ دماغ مت لگاؤ خضر! اس کیس پر دماغ لگانے والا

کام معصومہ کر رہی ہے، تم بس وہ کرو جو میں تمہیں کہتا

ہوں، ایک کپ کافی منگواؤ اور اس کیس کو معصومہ پر چھوڑ

دو۔" وہ مسکرا کر کے وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا تو خضر نے ایک

نظر معصومہ کو دیکھا تھا، جس کی آنکھوں میں گہری چمک

تھی۔ اتنا بڑا کیس جس میں یارم کو جان سے مارنے کی

کوشش کی گئی تھی، وہ پورا کا پورا معصومہ کے انڈر آ رہا تھا،

جس بات کی اسے بہت خوشی تھی، اگر یارم اس کے ٹیلنٹ

کو پرکھنے کی کوشش کر رہا تھا تو یہ ایک اچھا موقع تھا معصومہ

کے پاس خود کو ثابت کرنے کا اور وہ اس موقع سے بھرپور

فائدہ اٹھانے والی تھی۔

جبکہ خضر بنا کچھ بولے کندھے اچکاتے ہوئے اس کے لیے

کافی منگوانے جا چکا تھا، اب اگر سب کچھ معصومہ نے ہی کرنا

تھا تو پھر وہ کیوں فضول میں اپنا دماغ خرچ کرتا، ویسے بھی

یارم کے مطابق اس کے پاس دماغ کم تھا۔

○○○○○○○

ماما! اپ نے بابا تے شاتھ توئی اول ڈیل کیشے ترلی؟ ہمالی دو

ڈیل اوئی تی وہ تہاں دئی؟ اب اگل اپ باباتو کش نی تریں

دی؟ توتیاتب بی بابا میلی کار واپش نی تریں دے"

ماما! آپ نے بابا کے ساتھ کوئی اور ڈیل کیسے کرلی؟" (

ہماری جو ڈیل ہوئی تھی وہ کہاں گئی؟ اب اگر آپ بابا کو کس

نہیں کریں گی؟ تو کیا تب بھی بابا میری کار واپس نہیں کریں

گے؟") وہ اس کی گود میں بیٹھا فروٹس کھا رہا تھا، جبکہ روح

اسے چھوٹے چھوٹے فروٹس کے ٹکڑے کاٹ کر دیتے

ہوئے اپنے ساتھ باتوں میں لگائے ہوئے تھی، کیونکہ اسے

فروٹس کھلانے کا بس یہی ایک طریقہ تھا، جیسے جیسے رو یام

بڑا ہو رہا تھا ویسے ویسے اس کی ضد بھی بڑھتی جا رہی تھی۔

کھانے پینے کی چیزوں میں وہ بہت ہی برا تھا، خاص کر وہ

چیزیں جو اس کی ہیلتھ کے لیے اچھی تھیں وہ تو رو یام دیکھنا

بھی پسند نہیں کرتا تھا، ایسے میں روح اسے کبھی کسی کھیل

میں لگا کر تو کبھی باتوں میں لگا کر زبردستی کچھ نہ کچھ کھلاتی

رہتی تھی۔

اس وقت بھی وہ اس کے ساتھ باتوں میں اپنے ہی دھیان

میں مگن تھا، جبکہ اسے چھوٹے چھوٹے سیب کے ٹکڑے

کھلاتے ہوئے وہ اسے بتا رہی تھی کہ جو ڈیل اس نے اس

کے باپ کے ساتھ کرتے ہوئے اپنی ماں کو بری طرح سے

بیلی کا بکرا بنایا تھا، وہ ڈیل ختم کر کے وہ کچھ اور کرنے والے

ہیں،اور رویام کو دلچسپی تھی یہ جاننے میں بھی کہ وہ ایسا کیا

کرنے والے ہیں جس پر اس کا باپ مان گیا ہے کیونکہ اس کا

باپ تو آسانی سے کوئی ڈیل ختم کرتا ہی نہیں تھا اب روح

اسے کیا ہی بتاتی ،اسی لیے اسے ادھر ادھر کی باتوں میں لگا کر

بس اپنا کام کر رہی تھی۔

"بس اب سے بابا کہ جو کام کرتی ہوں اس کی ڈیلنگ کرنے

لگی ہوں ان کے کام کی الگ الگ شرطیں رکھ رہی ہوں،

میں نے بھی سوچ لیا ہے کہ اب جو میں کروں گی وہ بھی سب ڈیلنگ کے مطابق ہو گا، جیسے میں آپ کے بابا کے کپڑے تیار کرتی ہوں، ان کے لیے کھانا بناتی ہوں، جب وہ گھر آتے ہیں انہیں چائے پلاتی ہوں، اب یہ سارے کام میں ڈیلنگ کے حساب سے کیا کروں گی۔ بس اب سے آپ کے بابا کے لیے کچھ بھی فری میں نہیں ہوا کرے گا۔" وہ جو منہ

میں آیا بولے جا رہی تھی، جبکہ رویام اس کی بات کو سمجھنے

۔والے انداز میں ہاں میں سر ہلا گیا

ویلی گڈ ماما! دیل تو کش کی دیل کے شاتھ اونی چاہے نا، جیشے

بابا کش لے تر آپ تا کم تریں دے، اشی طلا آپ بی بابا شے

۔کش لے کران تا کم ترونا

ویری گڈ ماما! ڈیل تو کس کی ڈیل کے ساتھ ہونی چاہیے")

نا، جیسے بابا کس لے کر آپ کا کام کریں گے، اسی طرح آپ

بھی بابا سے کس لے کر ان کا کام کر ونا۔") وہ اپنی سمجھ کے

مطابق اسے مشورہ دینے لگا تھا، جبکہ روح اس کی معصوم سی

بات سن کر سر سے پیر تک سرخ ہو گئی تھی۔

یارم کے ساتھ اس طرح کی کوئی ڈیل کر کے وہ اپنی جان

ہلکان ہرگز نہیں کر سکتی تھی۔ لیکن یہ چھوٹی سی بات وہ اپنے

اس چھوٹے سے شیطان کو کیسے سمجھاتی جو بڑے مزے سے

اس کی گود میں بیٹھا ایپل کھاتے ہوئے اسے مشورے دے

رہا تھا۔

"ارے نہیں نہیں بیٹا! آپ کی ماما اپنی مرضی کے مطابق

کام کریں گی اور میں اسی طرح سے کروں گی، مجھے آپ کے

بابا کی کسز نہیں چاہییں، بابا کی داڑھی مونچھ کانٹوں کی طرح

چبھتی ہے، آپ کو بھی تو چبھتی ہے نا؟ کس کی ڈیل ان کے

ساتھ کر کے میں نے اپنے گال تھوڑی نا زخمی کروانے

ہیں۔" وہ فوراً سے کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے بولی تو رویام

نے بھی فوراً اپنے گالوں پر اپنے ننھے ہاتھ رکھ دیے تھے،

یارم کی کس کتنی مہنگی پڑتی تھی وہ اچھے سے سمجھتا تھا، اس

معاملے میں وہ روح کی اس بات پر پوری طرح سے ایگری کر

۔گیا تھا

یش ماما! اپ بالتل ٹیک تہہ لی ہے، بابا کی مونچھ اور داڑلی

"۔بت تبتی ہے

یس ماما! آپ بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں، بابا کی مونچھ اور")

داڑھی بہت چبھتی ہے۔") وہ اپنے گالوں پر ہاتھ رکھتے

ہوئے اسے بتانے لگا تو روح کھلکھلا کر ہنستی اس کے گالوں پر

اپنے لب رکھ گئی تھی، "ماما کی تو کس نہیں چبھتی نا؟" وہ پیار

سے اس سے پوچھنے لگی تو وہ فوراً نفی میں سر ہلاتا، اگلے ہی

لمحے کھانا چھوڑتے ہوئے اس کی گردن میں بازو ڈالتا اس

کے گالوں پر اپنے لب رکھ گیا تھا، جبکہ گھر کے اندر داخل

ہوتے یارم کو یہ محبت کا مظاہرہ بالکل پسند نہیں آیا تھا، ابھی

تک اسے ڈیل کے مطابق کچھ نہیں ملا تھا اور یہاں یہ ماں بیٹا

پیار لٹا رہے تھے۔ وہ تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے ایک

جھٹکے میں روِیام کو اس کی گود سے اتارتا سامنے صوفے پر

۔ بالکل ریسلنگ کے اسٹائل میں پھینک چکا تھا

روح! جلدی سے ریفری کا کام کرو اس سے پہلے کہ یہ اٹھ "

جائے۔" وہ روِیام کی ایک ٹانگ کو اوپر کی طرف اٹھائے

اسے پوری طرح اپنے قابو میں کیے ہوئے تھا بالکل ریسلنگ

کے انداز میں، جبکہ روح آنکھیں گھماتی زمین کے بجائے

سامنے شیشے کی میز پر آہستہ آہستہ ہاتھ بجانے لگی تھی۔ دو

دفعہ ہاتھ بجا ہی تھا کہ رویام نے پوری طرح سے اچھل کر

یارم کی گردن میں اپنی دونوں ٹانگیں ڈالی تھیں اور نہ جانے

کس سٹائل میں وہ اٹھ کر کھڑا ہوتا یارم کو صوفے پر لٹاتا اسے

قابو میں کر چکا تھا، اس سے پہلے کہ یارم کچھ سمجھتا روح نے

تیزی سے تین دفعہ ہاتھ ٹیبل پر بجاتے ہوئے اپنے بیٹے کو

ونر اناؤنس کر دیا تھا۔

"یہ چیٹنگ ہے، میں نے ابھی اپنا موو کیا ہی نہیں تھا، میں

اس ہار کو نہیں مانتا۔" یارم نے رویام کی گردن میں منہ

دیتے ہوئے اس کے گالوں اور گردن کو اپنی جاندار محبت

سے سرخ کیا تھا، جس پر وہ چلاتے ہوئے روح کو پکارنے

لگا۔

ماما! می نے چیتنگ نی تی، بابا نے چیتنگ تی اے، مدھے بابا

بی نی اول مدھے ہلانے تلے تے، می نے ان تو ہلا دیا، یش

ماما! میں نے چیٹنگ نہیں کی، بابا نے چیٹنگ کی ہے،")

مجھے بتایا بھی نہیں اور مجھے ہرانے چلے تھے، میں نے ان کو

ہرادیا، یس!)" وہ نعرہ لگاتے ہوئے اسے بتانے لگا تھا، جبکہ

روح تو ویسے بھی پوری طرح سے اپنے بیٹے کی ٹیم میں تھی،

یارم نے اس غدار ریفری کو دیکھا تھا، پھر نفی میں سر ہلاتے

ہوئے وہاں سے اٹھ کر سامنے صوفے پر لیٹنے والے انداز

میں بیٹھ گیا تھا، جبکہ روح اب اپنے بیٹے کے ساتھ یارم کی ہار

کا جشن منا رہی تھی ویسے خود یارم نے بھی کون سا پورے

رولز کے مطابق گیم کھیلا تھا کہ وہ اسے چیٹر کہتا، اسی لیے

خاموشی سے ان کی محبت بھرے مظاہرے دیکھتے ہوئے

روح کا ہاتھ تھام کر اسے اپنی طرف کھینچتا اس کے کان کے

قریب جھکا تھا۔

تمہارا بیٹا عیاشیاں کر رہا ہے گاڑی میں، اس سے پہلے کہ یہ "

گاڑی پرانی ہو جائے، ڈیل مکمل کرنے کے بارے میں

سوچو، میں پہلے بتا رہا ہوں میں ایک بھی کم کس پر نہیں مانوں

گا۔" وہ اس کے کان میں سرگوشی کرتا اسے کلیئر کر چکا تھا،

جبکہ روح نے ایک نظر اسے دیکھا تھا پھر رویام کو، اب یقینا

رویام کان میں ہونے والی سرگوشی جاننے میں بھی دلچسپی

رکھتا تھا، جبکہ یارم اس کے قریب سے اٹھ کر روم کی طرف

۔ چلا گیا تھا، یقیناً اس وقت اسے فریش ہونا تھا

ماما! بابا تیا اپ تو توئی کم بول لے تے ؟مت ترنا، بابا تا توئی بی

"! کم

ماما! بابا کیا آپ کو کوئی کام بول رہے تھے ؟مت کرنا، بابا")

کا کوئی بھی کام!)" وہ اسے یاد دلانے لگا کہ اب سب کچھ

ڈیلنگ کے مطابق ہونے والا ہے، جس پر روح نے ہاں میں

سر ہلایا تھا۔

"ہاں ہاں رومی ! ڈونٹ وری جانو، میں بابا کا کوئی کام نہیں

کروں گی بنا ڈیل کے، لیکن ابھی تو ڈیل چل رہی ہے نا، اب

مجھے بابا کے کام ہزار دفعہ کرنے ہوں گے تب ہی جا کر

ہماری ڈیل پوری ہو گی، تب تک تو ہمیں کام کرنا ہو گا ورنہ

آپ کی گاڑی تو واپس چلی جائے گی۔" وہ اسے سمجھاتے

ہوئے بولی تھی، جب یارم کے روم سے آواز آئی تھی، وہ

فوراً اپنی جگہ سے اپنے کمرے کے اندر چلی گئی تھی کیونکہ

یارم نے کبھی بھی خود سے اپنے کپڑے نہیں نکالے تھے وہ

اسے خود اپنے ہاتھوں سے کپڑے نکال کر دیتی تھی۔ اس

نے خود ہی یارم کو اپنی اتنی عادت ڈال دی تھی کہ یارم اس

کے بغیر ایک دن بھی نہیں رہ سکتا تھا بلکہ ایک منٹ بھی اس

کے بغیر کاٹنا یارم کاظمی کے بس سے باہر تھا، یارم کے لیے

زندگی کا مطلب بھی اس کی روح تھی، اس کے لیے اس کی

زندگی ہی اس کی روح تھی۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی وہ ایک نظر بیڈ پر بیٹھے یارم کو

دیکھ رہی تھی جو اپنی شرٹ کے بٹن کھولے اسی کا انتظار کر

رہا تھا۔اس نے تیزی سے الماری کے پاس آتے ہوئے وہاں

سے اس کے ٹراؤزر اور شرٹ نکال کر اس کے حوالے کیے

تھے، جسے تھامنے کے بجائے وہ اس کا بازو تھامتا اگلے ہی لمحے

اسے کھینچ کر بیڈ پر گرا چکا تھا۔

"یارم! کیا کر رہے ہیں آپ؟ دروازہ کھلا ہے۔" اس نے

ایک نظر پیچھے کی طرف دیکھتے ہوئے اسے احساس دلانے کی

کوشش کی تھی، جبکہ یارم اس کی بات کو نظرانداز کرتا اس

کے سامنے اپنا گال کر چکا تھا۔ باہر سے گاڑی چلنے کی آواز آ

رہی تھی، ساتھ ہلکا سا گاڑی کا ہارن بھی بج رہا تھا، یعنی کہ

رویام کاظمی اور شونو مصروف ہو چکے تھے اپنی نئی گاڑی کے

ساتھ، جب کہ اسے یہ بھی پتہ تھا کہ جب رویام گاڑی پر

سوار ہوتا ہے تو وہ اکیلا ہر گز نہیں ہوتا، یعنی کہ شونو کے بھی

اندر آنے کے کوئی چانسز نہیں تھے، سو دروازہ کھلا ہے یا بند

ہے اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا اور یہ بہانہ وہ بالکل

بھی بنا نہیں سکتی تھی اس وقت۔ اسی لیے یارم نے باہر کی

طرف اشارہ کرتے ہوئے اسے باہر سے گاڑی چلنے کی آواز

سننے کو کہا تھا اور پھر اپنا گال اس کے بالکل قریب کر گیا۔

بہانے بازیاں بند کرو بیوی اور اپنے بیٹے کی ڈیل مکمل کرو،"

تم جانتی ہو میں کیا کر سکتا ہوں؟"اس نے دھمکی دینے کی

کوشش کی تھی، جب اچانک ہی اسے اپنے گال پر اس کے

نرم نازک لب محسوس ہوئے، اس نے گہری مسکراہٹ

کے ساتھ روح کی طرف دیکھا تھا اور پھر اپنے ماتھے پر انگلی

رکھتے ہوئے اسے اس کے سامنے جھکا دیا، روح نے آنکھیں

گھماتے ہوئے اس کے ماتھے پر ہلکے سے اپنے لب رکھے تو

اگلے ہی لمحے وہ چہرہ جھکاتا اپنا دوسرا گال اس کے سامنے کر گیا

۔ تھا جس پر ڈمپل بھی پورے آب وتاب سے روشن تھا

روح نے بنا کسی طرح کا کوئی بھی نخرہ دکھائے یارم کی

مرضی کے مطابق اس کے دوسرے گال پر بھی اپنے لب

رکھ دیے تھے، جبکہ اب یارم فری ہوتے ہوئے اپنے لب

اس کے سامنے کر گیا جس پر روح نے اس کا چہرہ تھامتے فوراً

ہی اس کا چہرہ دوسری طرف پھیر دیا تھا۔

"یارم کاظمی صاحب! پورا ایک مہینہ ہے آپ کی ڈیل مکمل

کرنے کے لیے، آپ آج ہی میرے ساتھ زیادہ فری نہ

ہوں، 3 ہو چکی ہیں، باقی 997 ہیں نا، بریک کے بعد!" وہ

ایک جھٹکے میں اس کے کندھے پر ہاتھ مارتی فوراً ہی اس کے

قریب سے اٹھ کر باہر بھاگ گئی تھی، اس سے پہلے کہ یارم

اسے تھامتا وہ کمرے سے نکل گئی تھی، جبکہ وہ مسکراتے

ہوئے اٹھ کر فریش ہونے چلا گیا تھا۔ روح کے ساتھ شاید

یہ حساب کتاب اب اس نے ساری زندگی ہی چلانا تھا، ایک

بات تو طے تھی کہ رویام کی یہ گاڑی روح کو بہت بھاری

پڑنے والی تھی کیونکہ روح نے حساب ہی اس انداز میں

شروع کیا تھا کہ وہ خود ہی پھنسنے والی تھی، لیکن یہ حساب

کتاب یارم کو پسند آرہا تھا۔

یارم فریش ہو کر بیڈ روم میں داخل ہوا تو کمرے کی مدہم

لائٹ میں روح کو شیشے کے سامنے بالوں میں برش چلاتے

دیکھ کر اس کے لبوں پر ایک دلکش، مسکراہٹ ابھر آئی۔ وہ

آہستہ قدموں سے چلتا ہوا بالکل اس کے پیچھے آکر کھڑا ہو

گیا اور آئینے میں روح کی نظروں سے نظریں ملائیں۔ اس

سے پہلے کہ روح وہاں سے ہٹنے کی کوشش کرتی، یارم نے

اپنے مضبوط ہاتھ اس کی نازک کمر پر جمائے اور اسے ایک

۔ جھٹکے سے پیچھے اپنے چوڑے سینے سے لگا لیا

نو سو ستانوے (997)؟" یارم نے اس کے کان کے پاس "

جھک کر اپنی بھاری آواز میں سر گوشی کی، جس کی تپش

۔روح کے پورے وجود میں سنسنی کی طرح دوڑ گئی

تمہیں کیا لگتا ہے روح بے بی، میں اس حساب کو پورا "

"؟ کرنے کے لیے پورے مہینے کا انتظار کروں گا

اس نے اپنے لب روح کی گردن پر رکھتے اپنا سلگتا ہوا لمس چھوڑا، جس پر روح کے لبوں سے ایک دبی ہوئی سسکی نکل گئی۔روح نے تڑپ کر اس کے شانے پر اپنے ہاتھ جمائے، لیکن یارم کا جنون اس وقت قابو سے باہر تھا۔اس نے روح کا رخ اپنی طرف موڑا اور اسے بیڈ پر گراتے ہوئے خود اس پر سایہ فگن ہو گیا۔اس کی نیلی آنکھوں میں اس وقت روح

کے لیے ایک بے باک، تپتی ہوئی چاہت صاف دیکھی جا

سکتی تھی۔

"یارم... رومی جاگ جائے گا..." روح نے اس کے سینے

پر ہاتھ رکھ کر اسے روکنے کی آخری، ننھی سی کوشش کی،

لیکن یارم نے اس کی ایک نہ سنی۔ اور جھک کر اپنے پیاسے

لب اس کے نرم، گلابی لبوں پر رکھ دیے——اس کے والہانہ

لمس نے روح کے ہوش و حواس پل بھر میں چھین لیے۔

رات کا اندھیرا گہرا ہو رہا تھا اور اس بند کمرے میں ان کی تیز

ہوتی سانسوں اور دلوں کی بے ترتیب دھڑکنوں کے سوا کوئی

تیسری آواز نہ تھی، یارم اپنی محبت کے شدید حصار میں

روح کو پوری طرح خود میں سمو رہا تھا۔

روح نے اپنی بند آنکھوں کو مزید سختی سے بھینچ لیا، کیونکہ

یارم کی دیوانگی اس وقت تمام حدیں عبور کر رہی تھی۔ وہ

جس شدت اور والہانہ پن سے اس کے وجود کے ایک ایک

حصے پر اپنی محبت کی مہر ثبت کر رہا تھا، اس نے روح کے اندر کی تمام مزاحمت کو پگھلا کر رکھ دیا تھا۔ اس کی مدہم سانسیں یارم کے سلگتے ہوئے لبوں کے درمیان ہی کہیں گم ہو کر رہ گئیں۔

یارم نے اس کے نازک ہاتھوں پر سے اپنی گرفت ڈھیلی کی، لیکن دور ہونے کے لیے نہیں، بلکہ ان انگلیوں کو اپنی انگلیوں میں جکڑنے کے لیے۔ ان کے ہاتھ ایک دوسرے

میں پیوست تھے، بالکل اسی طرح جیسے ان کی روحیں ایک

دوسرے میں سمو چکی تھیں۔یارم نے اس کے چہرے پر

بکھرے بالوں کو ہٹایا اور اس کی مخمور، نیم وا آنکھوں میں

جھانکا، جہاں اس وقت صرف اور صرف اسی کا عکس جھلک

رہا تھا۔

"تم میری زندگی کا وہ واحد سکون ہو روح، جس کے لیے

میں اپنی پوری کائنات داؤ پر لگانے میں ایک لمحے کی دیر نہیں

کروں گا" تم یارم کاظمی کا سکون ہو، اس نے جذبات سے
بوجھل آواز میں سرگوشی کی، اور پھر جھک کر اس کی پیشانی
پر ایک عقیدت بھرا بوسہ دیا۔ اس کے لمس میں اب صرف
جنون نہیں تھا، بلکہ ایک ایسی پناہ تھی جس کی چاہت میں
روح کا پورا وجود لرز اٹھا۔ وقت جیسے تھم سا گیا تھا۔ یارم نے
اسے اپنے مضبوط سینے سے اس طرح لگایا جیسے وہ اپنی دنیا کو
زمانے کی ہر نظر سے چھپا لینا چاہتا ہو۔ اس کی گرم سانسیں

روح کی گردن کو چھو رہی تھیں، اور روح نے بھی اپنی باہیں

اس کے گرد پھیلا کر خود کو اس کے محفوظ حصار کے حوالے

کر دیا تھا۔ ان کے دلوں کی بے ترتیب مگر ہم آہنگ

دھڑکنیں گواہ تھیں کہ یارم کی محبت کوئی عام جذبہ نہیں

تھی؛ یہ ایک ایسے انسان کا اپنی زندگی پر سب سے

خوبصورت اعتراف تھا جس نے ہمیشہ اندھیرے، نفرتیں

اور محرومیاں دیکھی تھیں، اور پھر اسے روح کی صورت

میں اپنا سچا سکون مل گیا تھا۔ محبت جو جنون سے شروع ہو کر

اب ایک پاکیزہ پناہ بن چکی تھی، جہاں روح کا ایک ایک

آنسو، اس کی ناراضگی اور اس کی مسکراہٹ یارم کے لیے

کائنات کا سب سے قیمتی اثاثہ تھی۔

یارم نے اندھیرے میں روح کے چہرے کو تکتے ہوئے اسے

مزید خود سے بھینچ لیا، جیسے وہ اپنی دھڑکنوں سے اسے بتا رہا

ہو کہ دنیا بھلے بدل جائے، لیکن یارم کاظمی کی یہ دیوانگی،

اس کی یہ تپتی ہوئی چاہت اب تا حیات صرف اور صرف

روح کے نام رہے گی۔ اوران کا یہ خوبصورت سفر اپنی

۔ پوری سچائی کے ساتھ ایک نئ صبح کا منتظر تھا

OOOOOOOO

کنگ وہ ڈیول یارم کاظمی اتنا اچھا ہے، اتنا اچھا ہے کہ میں "

آپ کو بتا نہیں سکتی کنگ! اس نے مجھ سے اتنی محبت سے

بات کی، ڈاکٹر کے پاس لے کر گیا، میری مرہم پٹی کروائی

اور پھر مجھے چھوڑ کر بھی گیا۔ میں اس جگہ پر اسے لے کر

نہیں آئی تھی، میں اسے ایک دوسرے مقام پر لے کر گئی

تھی، جہاں سے وہ اندازہ نہیں لگا سکتا کہ ہم کہاں پر ہیں۔

میں نے اسے اپنے بارے میں کچھ نہیں بتایا اور اس نے کچھ

پوچھا بھی نہیں، میں نے کوشش کی تھی یہ جاننے کی کہ وہ

آپ کے بارے میں کیا سوچتا ہے، لیکن اس نے کہا کہ اسے

کنگ میں کوئی دلچسپی نہیں ہے، وہ کنگ کے بارے میں کچھ

بھی نہیں جاننا چاہتا۔" وہ اس کے سامنے بیٹھا اسے بتائے جا

رہا تھا، کیونکہ کنگ خاموشی سے اپنی انگلیوں کو سامنے شیشے

کی میز پر چلا رہا تھا۔

"ایسے کیسے ہو سکتا ہے؟ یارم کاظمی کو کنگ کے بارے میں

جاننے کی دلچسپی ہی نہ ہو؟ یہ تو ممکن ہی نہیں ہے، یارم

کاظمی کو میرے بارے میں سوچنا چاہیے، میں اسے کیوں

مارنا چاہتا ہوں، انڈر ورلڈ سے میری کیا دشمنی ہے، ہر چیز کی

سوچ اسے ہونی چاہیے، ایسا کیسے ممکن ہے کہ اسے فرق ہی

نہیں پڑتا کہ اس کو جان سے مارنے کے لیے ایک آدمی ہر لمحہ

بیتاب ہے اور وہ اس کے بارے میں کچھ جاننا ہی نہیں

چاہتا؟" کنگ خود بھی کچھ الجھا الجھا سا لگ رہا تھا، جبکہ حسینہ

اپنے ہاتھ اس کے سامنے لہراتے ہوئے یارم کے گن گا رہی

تھی۔

پتہ نہیں کنگ ! میں نے بہت کوشش کی بار بار آپ کا ذکر "

اس کے سامنے کرنے کی، لیکن اس نے کسی طرح کی کوئی

دلچسپی نہیں دکھائی، مانو اسے کوئی فرق ہی نہ پڑتا ہو کہ اس کا

کنگ نام کا کوئی دشمن دنیا میں موجود ہے، بلکہ وہ تو کہہ رہا تھا

کہ کنگ کے ساتھ اس کی کوئی دشمنی بھی نہیں ہے۔" حسینہ

نے اب کی بار اپنے لہراتے وجود کو ذرا روک کر کنگ کی

طرف دیکھتے ہوئے انتہائی نزاکت سے کہا تھا ۔

کنگ! وہ باقی لوگوں جیسا نہیں ہے، وہ بہت اچھا ہے، اس"

نے میرے ساتھ بہت اچھے سلوک کیے۔ میرے ہاتھ پر

چوٹ لگی تھی، اس کا ارادہ مجھے مارنے کا نہیں تھا، میں نہیں

جانتی وہ سچ بول رہا ہے یا جان بوجھ کر اس نے میرے ہاتھ پر

گولی چلائی تھی، لیکن اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ اس کا مقصد مجھے

تکلیف پہنچانا ہرگز نہیں تھا، گولی شاید غلطی سے ہی میرے

ہاتھ پر لگی ہے۔ دیکھو میری انگلی پر زخم ہو گیا ہے، وہ مجھے

ڈاکٹر کے پاس لے کر گیا تھا، میں تو بے ہوش ہو گئی تھی،

ڈاکٹر نے میرا علاج کیا اور پھر وہ مجھے باحفاظت میرے مقام

پر پہنچا کر چلا گیا۔ مجھے لگا کہ وہ مجھے قتل کر دے گا لیکن اس

نے ایسا نہیں کیا، اس نے کہا کہ میں اس کی دشمن نہیں بلکہ

اس کی دوست ہوں، ایک معصوم انسان جس سے وہ

ہمدردی کرتا ہے۔" وہ بولے جا رہا تھا، جب کنگ نے

اچانک ہی اس کے ہاتھ میں موجود پٹی کو دیکھا اور پھر ایک

بھی لمحہ ضائع کیے بغیر اس کے ہاتھ کو اپنے مضبوط گرفت

میں لے لیا۔

"کنگ! یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟ میرے ہاتھ میں تکلیف ہو

رہی ہے، زخم بہت گہرا ہے، گولی چھو کر گزری ہے۔" وہ

پریشانی سے اسے بتانے لگا تھا، جب کنگ اس پر رحم کیے بغیر

ہی اس کی پٹی تیزی سے کھولنے لگا۔ اس کے ہاتھ تیزی سے

کام کر رہے تھے، جبکہ وہ ہاتھ درد میں بری طرح سے

چلائے جارہا تھا، لیکن کنگ کو تو شاید اس کے درد کی پرواہ ہی نہیں تھی، اس کے ہاتھ سے پٹی کھولتے ہوئے اس نے اس کے زخم کو دیکھنا چاہا تھا جس پر گولی کی وجہ ماس اکھڑ گیا تھا اور ماس کو دوبارہ سے جوڑنے کے لیے وہاں پر ٹانکے وغیرہ لگائے گئے تھے۔

کنگ نے گہرے جائزے سے اس کے زخم کو دیکھنے کی کوشش کی تھی، اس کے زخم میں ایسا کچھ بھی محسوس نہیں

ہو رہا تھا جس پر کنگ شک کر پاتا، لیکن پھر بھی کچھ تو تھا، وہ

یارم کاظمی پر بھروسہ کرنے کے حق میں نہیں تھا، وہ پوری

طرح سے اس کے زخم کا معائنہ کر رہا تھا ۔

کیا یارم کاظمی نے اس کے ہاتھ میں کچھ ایسا کر دیا ہے کہ وہ

اس کے ٹھکانے تک پہنچنے میں کامیاب ہو جائے؟ نہیں، وہ

رسک نہیں لے سکتا تھا، لیکن یہ بات بھی تھی کہ اگر یارم

نے اس تک پہنچنا ہوتا تو اب تک پہنچ چکا ہوتا، نہ کہ وہاں بیٹھا

انتظار کرتا۔اس نے ایک اور گہری نگاہ اس کے زخم پر ڈالی

تھی، پھر زخم نظر انداز کرتے ہوئے ہاتھ چھوڑ دیا، اگر یارم

نے اس کے خاص آدمی کے ساتھ کچھ بھی الٹا سیدھا کیا ہوتا

تو اب تک وہ اس تک پہنچ چکا ہوتا، یارم کی طرف سے اتنی

۔خاموشی کنگ کو اب جھنجھلاہٹ میں مبتلا کر رہی تھی

وہ اس کے بارے میں جاننے کی کوشش نہیں کر رہا تھا،

کیوں؟ وہ اس کے پیچھے آنے کی کوشش نہیں کر رہا تھا،

کیوں؟ اسے فرق نہیں پڑ رہا تھا کہ ایک موت کا سایہ اس

کے سر پر منڈرا رہا ہے، وہ اتنا بے فکر کیسے ہو سکتا تھا؟ کنگ

کو اس کی اتنی بے فکری بالکل بھی اچھی نہیں لگ رہی تھی،

وہ جتنا ہو سکے یارم کاظمی پر اپنا خوف بنانا چاہتا تھا، وہ چاہتا تھا

کہ کنگ اس کے سامنے نہ بھی ہو تو بھی وہ موت کے ڈر سے

ہر وقت اس کو اپنے آس پاس محسوس کرے لیکن ویسا کچھ

نہیں ہو رہا تھا، کنگ نے جس طرح اپنا خوف انڈر ورلڈ میں

بنایا تھا وہ یارم کاظمی پر وہ اپنا خوف بنا نہیں پا رہا تھا۔اس نے بہت ہی ہوشیاری سے یارم کاظمی کے پرانے ترین دشمن کو نکالا تھا، وکرم دادا جو انڈیا کا بے تاج بادشاہ رہ چکا تھا اپنے کالے کارناموں کی وجہ سے، تقریباً پانچ سال پہلے یارم کاظمی کے ہاتھوں سے ہی تباہ ہو چکا تھا،اور پھر یارم نے اس کے گینگ کی رکھوالی کے لیے شان نامی ایک ڈون کو انڈیا میں ہمیشہ کے لیے حکومت کرنے کا حکم سنا دیا تھا،انڈیا میں

چلتی حکومت بھی یارم کے انڈر ہی تھی، یہی وجہ تھی کہ

وکرم دادا کا بیٹا یارم کا دشمن بنا ہوا تھا کیونکہ اس کے مطابق

وکرم دادا کی انڈر ورلڈ کی حکومت راگاو کو ملنی چاہیے تھی جو

وکرم دادا کی وراثت کا اکلوتا مالک تھا، لیکن یارم نے ان سب

کو شان نامی ایک ڈون کے حوالے کر دیا تھا اور یہ چیز اسے

اس کا دشمن بنا گئی تھی۔ اس نے راگاو کو بھی ایک حد میں

رکھا ہوا تھا، راگاو کے اوپر بھی اس کا خوف حد سے زیادہ سوار

تھا، لیکن اب کچھ وقت سے راگا وغائب تھا، اسے یقین تھا

راگاو کو یارم نے جان سے مار ڈالا ہے اس کا یوں منظر عام

سے غائب ہو جانا کوئی معمولی بات نہیں تھی، وہ یقین سے

کہہ سکتا تھا کہ اسے غائب کرنے والا یارم کاظمی ہی ہے اور

اسے فرق بھی نہیں پڑتا تھا، وہ صرف اس کے ہاتھ کا ایک

مہرا تھا جسے وہ استعمال کر رہا تھا، اس کا ہونا نہ ہونا اس کے

لیے اہمیت نہیں رکھتا تھا۔ کنگ کے لیے اہمیت رکھتی تھی

اپنی شہرت، اپنا خوف جو وہ پورے انڈر ورلڈ میں پھیلا رہا

تھا، ہر کوئی اس سے خوفزدہ تھا، ہر کوئی اس سے ڈرا ہوا تھا،

اگر کوئی ڈر نہیں رہا تھا تو وہ یارم تھا جس کے اوپر وہ موت کا

بادل بن کر منڈرا رہا تھا، لیکن سامنے والے کو کوئی فرق

نہیں پڑ رہا تھا، وہ اسے ایسے نظرانداز کر رہا تھا جیسے وہ وہاں

موجود ہی نہ ہو، اس کا خوف اس کا ڈر ہر چیز وہ ایسے بھلا چکا تھا

جیسے اس نے کبھی محسوس ہی نہ کیا ہو۔ راگاو کے ہاتھوں وہ

اس پر جانی حملہ کروا چکا تھا، اس دن اس نے یارم کی کمزوری

پر بھی حملہ کیا تھا، اس کی بیوی کو بھی مارا تھا لیکن راگا وتو بہت

ہی کمزور نکلا، اس نے تو کوئی بھی کام اس کے مطابق کیا ہی

نہیں تھا، یارم کو جان سے مارنے کے بعد اس کا ارادہ دبئی کو

اپنے اشاروں پر نچانے کا تھا، وہ یارم کو ختم کر کے انڈرورلڈ

میں اپنے خوف کی ایک الگ ہی مثال قائم کرنا چاہتا تھا، وہ اپنا

ڈر انڈرورلڈ میں اس طرح سے پھیلا دینا چاہتا تھا کہ کوئی

بھی اس کا کچھ بگاڑنے سے پہلے کانپ اٹھے، جس طرح یارم

کے خلاف سازش کرتے ہوئے انڈر ورلڈ کی روحیں کانپ

اٹھتی تھیں۔ لیکن ایسا کچھ بھی نہیں ہوا تھا

اس نے انڈر ورلڈ کے بہت لوگوں کو غائب کر دیا تھا، کچھ

ڈونز اور گینگسٹرز کو جان سے مار ڈالا تھا اور پھر ان کی لاشوں

کو انتہائی بری حالت میں ان کے علاقوں میں پہنچا کر لوگوں

کو بتایا تھا کہ کنگ کس حد تک جا سکتا ہے، اس نے اپنا ڈر

مزید برقرار رکھنے کے لیے سیدھا بڑا حملہ کیا تھا، یعنی انڈر

ورلڈ کے ڈون کو گھٹنوں پر جھکانے کی کوشش کی تھی اس کا

ارادہ یارم کو جان سے مار ڈالنے کا تھا، وہ اسے ختم کرنا چاہتا تھا

تاکہ وہ انڈر ورلڈ پر حکومت کر سکے۔

لیکن ایسا نہیں ہو سکا تھا اس کی ساری کوششیں ناکام ہو چکی

تھیں۔اس نے خضر کو اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کی تھی،

لیکن راگاو کی یہ سوچ بھی غلط ثابت ہوئی تھی کہ خضر کو دبئ

کی حکومت دے کر وہ خضر کو اپنے ساتھ کر سکتا ہے، خضر تو

یارم کے سائے کی مانند تھا، یارم کے بنا اس کا کوئی وجود نہیں

تھا، اسے کسی چیز کا لالچ ہی نہیں تھا، اس کے نزدیک یہ

حکومت کوئی اہمیت ہی نہیں رکھتی تھی، اسے ڈون بنایا

جائے یا دنیا کا بادشاہ اسے کوئی فرق ہی نہیں پڑتا تھا، رہنا اسے

یارم کاظمی کا دایاں ہاتھ ہی تھا۔ اگر اسے حکومت بھی کرنی

تھی تو یارم کاظمی کے زیرِ سایہ کرنی تھی، اور یہی چیز اس

کنگ کو ہرا گئی تھی، بری طرح سے ہرا گئی یارم کیا چاہتا تھا کیا

نہیں، اسے سمجھ نہیں آرہا تھا، لیکن ایک بات اسے بری

طرح سے جھنجھوڑ رہی تھی کہ کیا سچ میں یارم کو کوئی فرق

نہیں پڑتا کہ کنگ نام کا وہ آدمی ہے جو اسے ختم کر دینا چاہتا

تھا، جو اسے جان سے مار دینا چاہتا تھا، سر عام گھوم رہا ہے،

اس کے خلاف سازشیں کر رہا ہے، اس پر کبھی بھی حملہ کر

سکتا ہے؟

ہر پل اس کے دماغ میں یہی چل رہا تھا، وہ بری طرح سے

خود سے ہی الجھا بیٹھا تھا، جبکہ حسینہ نے اس کے سامنے یارم

کے گن گا گا کر اس کا دماغ خراب کر دیا تھا، وہ ہر تھوڑی دیر

بعد اٹھ کر اسے یارم کے بارے میں بتانے لگ جاتی تھی،

اس کے بارے میں اچھی باتیں کرتے کرتے اس کا دل بھر

جاتا تو اسے یارم کا چہرہ یاد آ جاتا، کبھی اس کی آنکھیں یاد آ

جاتیں، کبھی اس کے گال پر پڑنے والا ڈمپل یاد آ جاتا۔ حسینہ

کا کہنا تھا کہ اس نے آج تک اس طرح کا خوبصورت مرد

نہیں دیکھا، یارم کاظمی اس کی نظروں کے سامنے آیا سب

سے خوبصورت مرد ہے جسے دیکھتے ہوئے اس کا دل نہیں

بھرتا، وہ دوبارہ اس سے ملنا چاہتی ہے، اسے دیکھنا چاہتی ہے،

اس سے باتیں کرنا چاہتی ہے، اس کی آواز خوبصورت تھی

وہ بہت میٹھا بولتا ہے وہ اسے واپس سنا چاہتی تھی وہ مسکراتا

ہے تو دنیا تھم جاتی ہے، اور یہ اب ان ساری باتوں سے کنگ

اکتانے لگا تھا۔

oooooooooo

"میرا یار م! کچھ سوچا ہے تم نے کہ آگے کیا کرنا ہے؟

مطلب ہے، ہم اس طرح خاموش ہو کر تو نہیں بیٹھ

سکتے۔" لیلیٰ نے اسے مسلسل ٹی وی کی طرف دیکھتے ہوئے

دیکھ کر پکارا۔

شام کو سارے ہی ان کے گھر پر موجود تھے اور گپ شپ میں مصروف تھے، جبکہ یارم کی نگاہیں سامنے ٹی وی اسکرین پر مرکوز تھیں جہاں رویام کے فیورٹ کارٹون چل رہے تھے اور تقریباً سارے ہی بچے انہیں دیکھنے میں مگن تھے۔ایسے میں لیلیٰ پہلے تو برداشت کرتی رہی، پھر تپ کر اس کے پاس ہی آکر بیٹھ گئی۔وہ لوگ کھانا کھا چکے تھے اور اب سب کی محفل جمی ہوئی تھی۔

ارے لیلیٰ! میں کیا سوچوں؟ میرے پاس سوچنے کا وقت"

ہی کہاں ہے آج کل۔ روح کو بس شاپنگ کی پڑی ہے اور

رویام صاحب بھی نئی نئی فرمائشیں کر رہے ہیں۔ میں تو ابھی

اپنے ہنی مون پیریڈ کو ختم نہیں کرنا چاہتا تھا، لیکن کرنا پڑ

گیا۔ سوچ رہا ہوں کہیں اور گھومنے کے لیے نکل جاؤں، تم

کیا کہتی ہو؟ تمہارے پاس کوئی اچھی جگہ ہے؟ کم سے کم

کوئی ایسی جگہ ہو جہاں سمندر نہ ہو اور مچھلیوں وغیرہ کا سسٹم

نہ چلتا ہو۔ پہلے ہی رویام کے ذہن سے ان مچھلیوں کو نکالنا

بہت مشکل ہو چکا ہے۔ ویسے تو رفیل نے کہا تھا کہ وہ اس کی

مچھلیاں پہنچا دے گا، لیکن لیگل طریقے سے فش ایکسپورٹ

کرنا مشکل ہو گیا ہے۔ میرے خیال میں مجھے اپنے بیٹے کو ان

ساری چیزوں کو بھلانے میں مدد کرنی پڑے گی۔ کوئی ایسی

جگہ ہے تمہارے ذہن میں؟ جہاں میرے بیٹے کے دماغ

میں کوئی فضول چیز نہ جائے اور وہ صرف ٹور کو انجوائے

کرے؟" وہ اچانک لیلیٰ سے پوچھنے لگا

لیلیٰ نے اسے گھور کر دیکھا تھا وہ اس سے سنجیدہ موضوع پر

بات کر رہی تھی اور وہ آگے سے کیا بول رہا تھا!

"کم آن یار م! تمہارا سب سے بڑا دشمن یوں کھلے عام گھوم

رہا ہے، کبھی بھی تم پر جان لیوا حملہ کر سکتا ہے، تمہیں

نقصان پہنچا سکتا ہے اور تم یہ عجیب و غریب باتیں کر رہے

ہو؟ یارم، میں کنگ کے بارے میں تم سے جاننا چاہتی ہوں

اور تم ہو کہ اپنی ہی بولے جا رہے ہو۔" اسے اب غصہ آنے

لگا تھا، جبکہ یارم نے ہلکا سا مسکرا کر اسے دیکھا۔

"میری ایک بات مانو گی؟ تم بھی نہ اس ٹف روٹین سے

تھوڑا سا وقت نکال کر خضر کے ساتھ کہیں گھوم پھر کر

واپس آؤ۔ اور کیا کہا تھا میں نے تم سے؟ فضول سوچیں

پالنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ریلیکس ہو کر گھومو پھرو،

انجوائے کرو۔ اور جہاں تک کنگ کی بات ہے، تو جب وقت

آئے گا کہ وہ اپنے آپ ہی باہر نکل آئے گا۔ بس اس کی

کمزوری کا پتہ لگنے دو، فکر مت کرو۔ کنگ کے بارے میں

جاننا چاہتی ہو نا؟

ہاں، وہ مزید اب چھپ کر نہیں رہے گا، وہ خود ہمارے

سامنے آئے گا۔ ہم نے آگے کیا کرنا ہے، وہ ہمیں کنگ ہی

بتائے گا۔" وہ ہلکے سے آنکھ دبا کر بولا تو لیلیٰ نے حیرت سے

اسے دیکھا۔ یعنی وہ کوئی نہ کوئی پلاننگ کر رہا تھا!

اتنا تو لیلیٰ کو اندازہ تھا ہی کہ وہ خاموشی سے نہیں بیٹھا ہو گا،

کچھ نہ کچھ تو اس نے سوچا ہی ہو گا، لیکن ان سے چھپا کر کیوں

کر رہا تھا؟ انہیں بتا بھی تو سکتا تھا۔ خیر، کوئی بات نہیں، وہ

یارم کے ہر پلان میں اس کے ساتھ تھی، اس کے لیے یارم

کا ایک حکم ہی کافی تھا۔ وہ مزید اس کے ساتھ مغزماری

کرنے کے بجائے اٹھ کر باہر نکل آئی، جہاں روح، پری اور معصومہ کے ساتھ بیٹھی نہ جانے کون سی باتوں میں مصروف تھی۔

یہاں آنے کے بعد روح کو صرف اپنے گھر اور اپنے بیٹے کی ہی فکر لاحق ہو گئی تھی۔ کبھی رویام کو یہ چاہیے تو کبھی وہ۔ رویام اسکولنگ سٹارٹ کرنے والا تھا تو وہ اور بھی زیادہ ایکسائٹڈ تھی۔ اسے صبح سے ہی رویام کو اسکول بھیجنا تھا

کیونکہ یارم کے حکم کے مطابق وہ اب اس کی پڑھائی میں
لیٹ نہیں کرنا چاہتا تھا۔ایسے میں روح بھی اس کی ہر قسم کی
تیاری کرنے میں مصروف تھی اور اپنے لختِ جگر کو مینٹلی
اس چیز کے لیے تیار کر رہی تھی کہ وہ اسکول جانے والا
ہے۔فی الحال وہ عنایت اور مہر کے اسکول ہی جا رہا تھا، جو
مشارف کا بھی اسکول تھا۔ویسے تو ان کے گھر کے قریب
کافی اچھے اسکولز تھے، لیکن فی الحال وہ رویام کو ایک

ایسی جگہ پر چھوڑنا چاہتے تھے جہاں اس کے جاننے والے اور

دوست اس کے پاس ہوں۔

اور اس وقت بھی مشارف، مہر اور عنایت اس کے آگے

پیچھے گھومتے ہوئے اسے اسکول کے لیے ایکسائٹڈ کر رہے

تھے۔ رویام کا تو کہنا تھا کہ وہ 'شونو' کو بھی اپنے ساتھ اسکول

لے کر جائے گا، لیکن یارم نے اسے پیار سے سمجھایا تھا کہ

ایسا ممکن نہیں ہے کیونکہ شونو بہت زیادہ پڑھا لکھا ہے، اسے

مزید پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے، وہ اپنی تعلیم مکمل کر چکا

ہے۔ جسے سن کر وہ حیران رہ گیا تھا، کیونکہ جب سے وہ ان

کے پاس تھا، تب سے اس نے شونو کو پڑھائی کرتے تو دیکھا

نہیں تھا، تو پھر وہ کیسے پڑھ چکا تھا؟ جس پر یارم نے کہہ دیا تھا

کہ وہ اس کے پیدا ہونے سے پہلے ہی اپنی پڑھائی مکمل کر چکا

تھا۔ رویام اس کی باتیں سن کر حیران ہوا تھا، جبکہ یارم نے

اس کی حیرانگی کو نظرانداز کرتے ہوئے روح کو بھی اپنی

کہانی میں شامل کر لیا تھا۔اب روح کیا ہی کہہ سکتی تھی!

رویام کے معصومانہ سوالوں سے بچنے کے لیے اس نے بھی

کہہ دیا کہ اس کا باپ جو کہہ رہا ہے وہ صحیح ہے۔شونو کہاں

تک پڑھا ہے،اس نے کون سی ڈگری لی ہے،اس طرح کے

۔سوالوں کے لیے اس نے یارم کو ہی آگے کیا ہوا تھا

○○○○○○○○

شام ہوتے ہی وہ سب لوگ جا چکے تھے۔ یارم تھوڑی دیر
کے لئے رویام اور شونو کو گھمانے لے کر گیا تھا۔ واپس آیا تو
روح نے اس کے آتے ہی اسے مزیدار سی چائے پلائی۔ وہ
اب تک شونو کی ڈگری کو ہی ڈسکس کر رہے تھے۔ حالانکہ
شونو کو اپنے سامنے بٹھائے وہ ہر تھوڑی دیر میں اسے گھور رہا
تھا کہ وہ اتنا پڑھا لکھا تھا اور یہ بات اس نے کبھی رویام کو
نہیں بتائی تھی! جس پر رویام کا اس سے ناراض ہونا بنتا تھا۔

یارم ان دونوں کا پیچ اپ کروانے کی کوشش کر رہا تھا، ورنہ شونو بیچارہ تو بے موت ہی مارا جا رہا تھا، اس کا کوئی قصور بھی نہیں تھا اور رویام اس سے روٹھ کر بیٹھ گیا تھا۔ اور اب جب یارم نے ان کا تھوڑا بہت پیچ اپ کروایا تھا، تو جنابِ رویام کا کہنا تھا کہ وہ اب شونو سے ہی پڑھے گا۔ اب شونو اسے کیسے پڑھانے والا تھا، یہ تو شونو ہی جانتا تھا، ہاں لیکن یارم نے ان کی دوستی ضرور کروا دی تھی۔

خوب ہلا گلا کرنے کے بعد، اپنی شرارتوں سمیت وہ تھک ہار

کر سویا تو آج یارم اسے اس کے بیڈروم میں چھوڑ کر آگیا تھا،

کیونکہ روح کے ساتھ آج اس نے خود وقت گزارنا تھا۔

رویام کو سلا کر وہ کمرے میں داخل ہوا تو روح بیڈ پر بیٹھی نہ

جانے کیوں رویام کے پرانے کپڑے ایک کاٹن میں ڈال

رہی تھی۔

اسکول جا رہا ہے، خدانخواستہ میں اسے کہیں بھیج نہیں رہا"

جو تم اس کے کپڑے پیک کر رہی ہو۔ فی الحال وہ پلے

گروپ میں جائے گا، یونیفارم وغیرہ کی بھی ضرورت نہیں

ہے۔ تم پیکنگ کیوں کر رہی ہو میری جان؟" وہ تشویش

سے اس کے پاس بیٹھتے ہوئے سوال کرنے لگا۔ روح نے

ایک نظر اسے دیکھا، پھر کاٹن میں کپڑے ٹھونستی ہوئی اسے

ایک طرف کرنے لگی۔

یارم! یہ میں بس ایسے ہی رویام کے پرانے کپڑے پیک"

کررہی ہوں۔مجھے بھی پتہ ہے کہ آپ رویام کو کہیں بھیج

نہیں رہے،بس دو تین گھنٹوں کے لیے ہی اسکول جایا

کرے گا۔وہ لیلیٰ کہہ رہی تھی کہ اس کے گھر میں جو عورت

کام کرتی ہے،وہ اس سے عنایت اور مہر کے پرانے کپڑے

مانگ رہی تھی۔اس کا بیٹا ہمارے رویام سے شاید تھوڑا

چھوٹا ہے،اس لیے لیلیٰ نے کہا کہ رویام کے سارے پرانے

کپڑے بالکل نئے پڑے ہیں، ایک دو دفعہ ہی اس نے

پہنے ہیں تو میں اسے دے دوں۔ اسی لیے پیک کر رہی تھی،

ان میں سے کچھ کپڑے تو رویام نے کبھی پہنے بھی نہیں،

اچھا ہے نا کسی غریب کے کام آجائیں گے۔" وہ تفصیل سے

بتانے لگی۔

یارم نے ہاں میں سر ہلاتے ہوئے اپنی جیب سے کچھ نوٹ

نکالے اور اس کاٹن میں ڈال دیے۔

اچھی بات ہے، ہمارے بیٹے کی چیزیں کسی کے کام آجائیں "

گی۔ یہ تھوڑی رقم بھی دے دینا تاکہ وہ کچھ نئے کپڑے بھی

خرید سکے۔" وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا تھا۔ روح نے مسکرا

کر ہاں میں سر ہلایا اور کاٹن کو پیک کر کے سامنے صوفے پر

رکھ دیا، شاید صبح خضر یہاں سے جاتے ہوئے یہ کاٹن لے کر

جانے والا تھا

"روح" ؟ہیں گئے آ کر چھوڑ کہاں اسے آپ ؟گیا سو رویام

لگی کرنے سوال ہوئے نکالتے کپڑے کے اس اب۔

"جانو رم ایا تمہار اب ،گیا سو جانو رومی تمہار !بی بے یس

تک ابھی ویسے۔ گا دے سونے نہیں تمہیں جو ہے رہا جاگ

ہیں ارادے کیا ،نے تم ہے ہوا ٹرکایا پر کسِیز تین صرف

اس وہ" ۔دو ہی کر مکمل ڈیل اپنی رات کی آج ؟کے جناب

اپنے سے جھٹکے ایک اسے ہوئے ڈالتے ہاتھ میں کمر کی

قریب کھینچ کر اپنے ساتھ لگاتے ہوئے بولا، جبکہ روح اس

کے انداز پر ہلکا سا مسکرائی۔

"اتنے زیادہ کِسیز تو کسی سے بھی نہیں ہوتے۔ پھر ایک کام

کیجیے نا... میرا مطلب ہے میں نے تین کر دیے تھے، تو

سات اور کر کے ہم ڈیل مکمل کر لیتے ہیں نا؟ ویسے بھی اتنے

زیادہ کِسز لے کر آپ کیا ہی کر لیں گے، اور اتنے سارے

کِسز ایک ساتھ اچھے بھی نہیں ہوتے۔ اور آپ ہی تو کہتے

ہیں کہ میرے ہونٹ میٹھے ہیں، مجھے ڈر ہے کہیں آپ کو

شوگر نہ ہو جائے۔ یارم! میں آپ کو بیماریوں سے بچانا

چاہتی ہوں۔" وہ نرمی سے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں

تھامتے ہوئے، انتہائی بے باکی دکھاتی اس کے گال پر اپنے

لب رکھ گئی تھی۔ جہاں یارم اس کے لمس سے لطف اندوز

ہوا، وہی اس کی اس بات پر اس نے آہستہ سے اسے گھورتے

ہوئے اپنے ہاتھ سے اس کا ننھا نازک سا چہرہ ہلکا سا دبایا

تمہیں میری بیماریوں کی زیادہ فکر کرنے کی ضرورت"

نہیں ہے، تم وہ کرو جو میں تمہیں کرنے کے لیے کہتا ہوں۔

میرے ساتھ فضول میں پنگے مت لو، تمہاری صحت کے

لیے بالکل بھی اچھا نہیں رہے گا۔اور ویسے بھی، تمہارے

بیٹے کو سوچ سمجھ کر مجھ سے ڈیل کرنی چاہیے تھی، تمہارے

بیٹے نے ڈیل غلط کی ہے تو اس میں میرا کیا قصور؟996 کیسز

ابھی باقی ہیں۔" وہ حساب کرتے ہوئے بولا تو روح نے بے

بس نظروں سے اسے دیکھا۔

"آپ جانتے ہیں نا میں اتنا نہیں کر سکتی، مجھ سے نہیں ہوتا،

آپ اس ڈیل کو کینسل کر دیں۔" وہ اس کی گردن میں بازو

حائل کرتی اپنی انگلی سے اس کے دل پر کچھ لکھنے لگی، جب

یارم نے اس کی ہر حرکت کے پیچھے کی وجہ جانتے ہوئے اس

کی انگلی کو اپنے ہاتھوں میں دبوچ لیا۔

بے بی، نہیں نہیں! خبردار جو تم نے میرے ساتھ کوئی "

بھی مستی کرتے ہوئے ہوشیاری دکھانے کی کوشش کی۔

تمہیں اپنی کی ہوئی ڈیل کو پورا کرنا ہوگا اور ہر قیمت پر کرنا

ہوگا، اگر تم نے نہیں کیا تو رویام کے فرمائشی ڈرامے یہیں پر

ختم کردوں گا۔" وہ اسے دیکھتے ہوئے سمجھانے لگا، انداز ایسا

۔ تھا جیسے وہ کوئی رعایت دینے کو تیار ہی نہ ہو

یارم، حد ہے! آپ کے تو نخرے دن بدن بڑھتے ہی چلے "

جا رہے ہیں۔" وہ غصے سے اسے گھورتی، اس کے چہرے کو

اپنے ہاتھوں میں جھنجوڑنے والے انداز میں تھام کر اس کے

دونوں گالوں پر باری باری لب رکھ کر پیچھے ہٹ گئی۔ انداز

غصے سے بھرپور تھا، لیکن یارم کو اس کے غصے میں ملے اس

پیار سے بھی پیار تھا۔

ویری نائس، تھینک یو سو مچ! آئی لائک یور ایفرٹس، لیکن"

صرف دو کِسز سے کام نہیں بنے گا، ابھی بھی 994 کِسز باقی

ہیں۔" وہ ایک ایک کِس کا حساب کر رہا تھا، جبکہ وہ بیڈ پر

بیٹھی اسے گھورے جا رہی تھی جب وہ اپنی شرٹ کے بٹن

کھولتا ہوا اس کے قریب آنے لگا۔

ہٹیں، میں ناراض ہوں آپ سے۔" وہ اس کی گردن پر"

جھکنے ہی لگا تھا جب اس نے آہستہ سے اس کے سینے پر ہاتھ

رکھتے ہوئے اسے پیچھے ہٹانا چاہا۔ یارم نے اس کے ہاتھ کو

۔ اپنے سینے سے اٹھا کر اپنے لبوں سے لگایا اور ہلکا سا مسکرایا

اچھی بات ہے، تمہاری ناراضگی میں تمہاری کِسز کھٹی میٹھی "

ہوتی ہیں، یعنی کہ میں شوگر جیسی خطرناک بیماری میں لاحق

ہونے سے بچ سکتا ہوں۔ میرے خیال میں 30-35 کِسز

آج سے کرنا شروع کردو تو ایک مہینے میں ٹارگٹ پورا ہو

جائے گا۔" وہ ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ اس کے قریب

جھکتے ہوئے بولا تو روح نے اسے گھورا، جبکہ اس کی گھوریوں

کی پرواکیے بغیر ہی وہ اس کے لبوں کو آہستہ سے چومتا اسے

بیڈ پر گراچکا تھااور اس پر سایہ فگن ہوا۔

"993 کِسز باقی ہیں نا؟" وہ جو اس کے اوپر جھکتا، اس کے

چہرے کو اپنے ہاتھوں میں تھامے اس کی گردن پر جھکنے لگا

تھا، روح کی بات سن کر ایک جھٹکے میں سیدھا ہوا۔

روح بے بی نو نو! 994 ہی باقی ہیں، یہ کس میں نے دیا"

ہے، تم نے مجھے نہیں دیا اور خبر دار جو میری کس اپنی ڈیل

میں شامل کی! میری یہ کسِز بالکل فری ہیں، تم جب چاہو

جتنی چاہو لے سکتی ہو، میں تمہاری طرح اپنے پارٹنر کو کس

کے لیے تڑپانے والا ہر گز نہیں ہوں۔ آئی میری بات سمجھ

میں؟" وہ اسے گھورتے ہوئے دوبارہ اس کی گردن پر جھکتا،

اپنے جان لیوا بوسوں کی تعداد بڑھا چکا تھا، جبکہ روح انگلیوں

پر اس کے ہر کسِ کو گننے کی کوشش کر رہی تھی، جب یارم

نے آہستہ سے اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ کی گرفت میں لیتے

ہوئے بیڈ کے ساتھ پن کر دیا۔

"او ہو یارم، کیا ہے؟ گننے دیں نا مجھے! آپ کچھ بھی بول

لیں، آپ کریں یا میں کروں، بات تو ایک ہی ہے نہ؟ اور

اگر بات ایک ہی ہے تو ساری کِسز کاؤنٹ بھی ہوں گی، اور

میں بول رہی ہوں کہ ڈیل کو جلدی جلدی ختم کرنے کے

لیے آپ کو بھی تھوڑی سی ہمت کرنی ہو گی۔اب میری

چھوٹی سی جان آپ کے آگے کیا چیز ہے، آپ تو ویسے بھی

کہتے ہیں نا میں معصوم ہوں؟" وہ اسے اپنی میٹھی باتوں

میں اکسا کر پھنسانے کی کوشش میں لگی ہوئی تھی، لیکن یارم

اس وقت اس کی باتوں میں ہر گز آنے کو تیار نہیں تھا۔جس

حساب سے وہ بات کر رہی تھی، یہ کسِز کی ڈیل تو ایک ہی

رات میں ختم ہو جانی تھی اور یارم اتنا پاگل ہر گز نہیں تھا کہ

اپنی ڈیل کو ایک ہی رات میں ختم ہونے دے۔ وہ تو ایک

مہینہ روح پر بے شمار پیار لٹانے والا تھا، بالکل بھی نہیں،

اسے یہ شارٹ کٹ منظور نہیں تھا، وہ اپنے کِسز کو ہر گز

۔روہام کی ڈیل میں شامل کرنے والا نہیں تھا

روح بے بی! نہ میرا دماغ خراب کرنے کی ضرورت ہے"

اور نہ ہی اپنا دماغ ضرورت سے زیادہ استعمال کرنے کی

ضرورت ہے۔ اپنے بیٹے کی ڈیل اسی طرح سے پوری کرو

جس طرح سے یہ ڈیل کی گئی ہے۔ خبردار جو تم نے اس میں

کوئی بھی چینجنگ کرنے کی کوشش کی، ورنہ اس ڈیل میں

کیسز کی تعداد ہر دن کے ساتھ بڑھتی چلی جائے گی، کہیں ایسا

نہ ہو کہ اسے ختم کرنے کے چکر میں تم اسے اور بڑا کر دو۔"

وہ سنگین دھمکی دیتے ہوئے پھر سے اس کی گردن پر جھکا، تو

اب کے نہ تو روح نے اس کے کیسز کاؤنٹ کیے تھے اور نہ ہی

اسے ڈسٹرب کیا تھا، بلکہ وہ خاموشی سے اس کے بالوں میں

اپنے ہاتھ الجھاتی آہستہ آہستہ اس کے پیار کی میٹھی پھوار میں کھوتی چلی جا رہی تھی۔ جہاں یارم کی بے قراریاں اپنے عروج پر تھیں اور روح خاموشی سے اس کی بے چینیوں میں اس کا ساتھ نبھا رہی تھی۔ ہر گزرتے لمحے کے ساتھ اس کی شدتیں بڑھتی جا رہی تھیں، کبھی وہ اس کے تپتے لبوں کو اپنے گالوں پر محسوس کرتی تو کبھی اپنی گردن پر، اور اگر وہ اس کے ہونٹوں پر جھکتا تو وہ سانسیں لینا ہی بھول جاتی۔ اس

کی سانسوں کو قید کیے وہ ہر گزرتے لمحے کے ساتھ اس پر

اپنی شدتیں بڑھاتا چلا جا رہا تھا۔

یہاں تک کہ روح کا پورا وجود یارم کی اس بے پناہ چاہت

کے آگے ہتھیار ڈال چکا تھا۔وہ ہمیشہ کی طرح اس وقت

یارم کی باہوں کے حصار میں پگھلتی جا رہی تھی۔

یارم نے اپنے ہونٹ اس کے لبوں سے ہٹائے تو دونوں کی

سانسیں اکھڑ رہی تھیں۔اس کی بھاری اور تپتی ہوئی سانسیں

روح کے چہرے اور گردن پر گر رہی تھیں، جو روح کے

پورے بدن میں سنسنی پیدا کر رہی تھیں۔اس کی گرفت

روح کی کمر پر مزید مضبوط ہو گئی، جیسے وہ اسے خود میں ضم کر

لینا چاہتا ہو۔

"میں نے کہا تھا روح بے بی... مجھ سے دور بھاگنے کے چکر

میں تم میرے اور قریب آ جاؤ گی،" یارم کی آواز جذبات کی

حدت سے حد سے زیادہ بوجھل اور مدہوش کن ہو رہی

تھی۔اس نے جھک کر اپنی پیشانی روح کی پیشانی سے ٹکائی۔

ان کی سانسیں ایک دوسرے سے چھو رہی تھی

روح نے بمشکل اپنی بوجھل آنکھیں کھولیں، جن میں شرم

وحیا کے ساتھ ایک عجیب سی وارفتگی جھلک رہی تھی۔وہ

کچھ کہنا چاہتی تھی، لیکن الفاظ اس کے گلے میں ہی گھٹ کر

رہ گئے۔یارم کی انگلیوں کے پور اب اس کے ہونٹوں کو چھو

۔رہے تھے، جن پر ابھی ابھی وہ اپنی چاہت کی مہر لگا چکا تھا

اب بولو... کیا خیال ہے میری ڈیل۔ کب تک مکمل ہو"

گی۔ یارم کے لبوں پر ایک فاتحانہ اور گہری مسکراہٹ

ابھری، لیکن اس کی آنکھوں کی چمک بتا رہی تھی کہ وہ اس

وقت کسی مذاق کے موڈ میں نہیں تھا، بلکہ روح کے وجود پر

۔پوری طرح حاوی ہو چکا تھا

روح نے جواب دینے کے بجائے اپنی نظریں جھکا لیں اور اپنا

چہرہ شرم سے اس کے چوڑے سینے میں چھپا لیا، جہاں یارم

کے دل کی بے ترتیب اور تیز دھڑکنیں صاف سنی جا سکتی

تھیں۔ اس کا یوں شرمانا اور خود کو یارم کے سپرد کر دینا، یارم

کے اندر کی بے چینی کو اور بڑھا گیا۔ اس نے ایک گہرا سانس

لیا، روح کو اپنی باہوں میں مزید بھینچا اور ایک بار پھر اس

کے لبوں کو۔ قید کر لیا، جس نے روح کے دل کی دھڑکن کو

ایک سیکنڈ کے لیے روک دیا...

○○○○○○○○

روح گہری نیند سو چکی تھی، جبکہ یارم اسے تنہا کمرے میں چھوڑتے ہوئے خود اٹھ کر اپنے اسٹڈی روم میں آ گیا تھا۔

جہاں آتے ہی اس نے سب سے پہلے اپنا لیپ ٹاپ کھولتے ہوئے ایک ای میل ٹائپ کر کے اسی ای میل آئی ڈی پر سینڈ کر دی، جس نے اب تک اسے ساری انفارمیشن دی تھی۔

اور پھر اس کی پرانی ای میلز پر نظر ثانی کرتے ہوئے انہیں

پڑھنے لگا۔ ایک دفعہ پھر سے اس نے خواجہ سراؤں کی

تکلیف کو محسوس کیا تھا۔ وہ سمجھ تو بہت کچھ چکا تھا، اب

وقت آگیا تھا کہ کنگ خود اس کے سامنے آکر اسے سب کچھ

بتائے۔ اس نے ای میل پر بھیجی گئی اپنی میل کو ایک دفعہ

ٹھیک سے چیک کیا اور پھر لیپ ٹاپ آف کرتے ہوئے پر

سکون انداز میں واپس اپنے روم میں آگیا۔ اب اس کا ارادہ

تھوڑی دیر سونے کا تھا، ویسے بھی اس کے شیطان بیٹے نے

اسے صبح سویرے ہی اٹھا کر بٹھا دینا تھا، بہتر تھا کہ وہ تھوڑی

دیر سو جائے، فجر ہونے میں بس تھوڑا سا ہی ٹائم باقی تھا۔

OOOOOO

حسینہ اس کے سامنے یارم کاظمی کے گن گا گا کر گہری نیند سو

چکی تھی، جب اسے اپنے موبائل پر نوٹیفکیشن موصول ہوا۔

اس نے اگلے ہی لمحے یارم کاظمی کی طرف سے آنے والی ای

میل کو چیک کیا۔

یارم کاظمی نے اتنی رات گئے اسے کیا سینڈ کیا تھا؟" وہ "

پریشان ہوتا اپنی ای میل کھولنے لگا تھا، جس پر لکھا ہوا تھا:

میں تمہارے بارے میں سب کچھ جان چکا ہوں، تم کیا"

ہو، کیا نہیں، ہر چیز کی خبر ہے مجھے۔ تم میرے دشمن نہیں

ہو، اتنا میں جانتا ہوں، بلکہ تم ایک معصوم انسان ہو اور میں

تمہاری قدر کرتا ہوں۔ میں تم سے کچھ نہیں کہوں گا سوائے

اس کے کہ اپنے لوگوں کا بدلہ تم انڈر ورلڈ سے لے کر کیا

ہی حاصل کر لو گے؟ بہتر ہے کہ تم وہ کرو جو ان لوگوں کو

انصاف دلائے۔ میں اس بات کا دعویٰ تو نہیں کر سکتا کہ

میں خواجہ سراؤں کے لیے ایک مثال بنوں گا، ہاں لیکن اتنا

کہہ سکتا ہوں کہ جن لوگوں کے ساتھ ظلم ہوا ہے، ان کا

انتقام ضرور لوں گا۔ لیکن اس کے لیے مجھے تمہاری مدد

درکار ہو گی۔ مجھے ان کیسز کے بارے میں جاننا ہے جن

کے بارے میں تم نے اپنی پچھلی ای میلز میں ذکر کیا ہے۔

ویسے تو میں کافی کچھ جان چکا ہوں اور میں یقین سے کہہ سکتا

ہوں کہ تمہارے پاس ان ساری چیزوں کے ثبوت بھی

موجود ہوں گے۔ جانتا ہوں کہ تمہیں ان لوگوں کے لیے

انصاف کسی عدالت یا کچہری سے نہیں چاہیے، تمہیں

انصاف مجھ سے چاہیے، اگر ایسا ہے تو تم وہ سارے ثبوت

مجھے بھجوادو۔ میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں ہر وہ کام

کروں گا جو تمہیں اور تمہارے لوگوں کو انصاف دلانے میں

"۔ مددگار ثابت ہو

کنگ یارم کا ای میل پڑھتے ہوئے تنفر سے ہنسا تھا، پھر

اچانک ہی قہقہہ لگاتے ہوئے ہنستا چلا گیا، اس کے قہقہے ہر

۔ گزرتے لمحے کے ساتھ بلند اور خطرناک ہو رہے تھے

تو یارم کاظمی! آخر تمہیں خیال آ ہی گیا کہ تمہارے "

انصاف کی ضرورت صرف عام لوگوں کو نہیں ہے۔" وہ

ایک گہری سانس لیتے ہوئے اپنا لیپ ٹاپ اوپن کرتے

ہوئے اس میں سے کچھ فائلیں یارم کی ای میل پر سینڈ

کرنے لگا۔ وہ کیا سینڈ کر رہا تھا، اس بات کا یقیناً یارم کو ہر گز

اندازہ نہیں تھا، لیکن وہ جاننا چاہتا تھا کہ انڈر ورلڈ کا بے تاج

بادشاہ اس کے لیے کیا ہی کر سکتا ہے؟ وہ جو عام انسانوں کی

؟ مدد کرتا ہے، وہ ایک خواجہ سرا کے لیے کیا کرے گا

ڈیٹا اور ثبوت اس کے حوالے کر کے وہ پر سکون ہو گیا تھا۔

اسے کچہریوں اور عدالتوں سے کوئی انصاف نہیں چاہیے تھا،

یہ بات جانتے ہوئے بھی اس نے صرف اس سے ثبوت

مانگے تھے، یعنی کہ وہ صرف قانونی طور پر ہی اسے انصاف

دلانے والا تھا؟ وہ لوگ جو موت کو گلے لگا چکے تھے، جن کی

لاشیں بھی اب مٹی میں مٹی بن چکی تھیں، ان لوگوں کو انصاف مل بھی جائے گا تو کیا ہی ہو جائے گا، لیکن شاید وہ یہ بات یارم کاظمی کو نہیں سمجھا سکتا تھا۔اس نے خاموشی سے وہ سارے ثبوت، جو ایک لمبے عرصے سے اس کے پاس موجود تھے، یارم کی ای میل پر سینڈ کر دیے تھے۔وہ جاننا چاہتا تھا کہ اب یارم کیا کرے گا۔

دنیا کو انصاف دلانے کا دعویٰ کرنے والا یارم کاظمی ان

لوگوں کے لیے کیا ہی کر سکتا تھا، اس بات کو جاننے کا تجسس

اسے بھی تھا، اس لیے اس نے خود ہی سارے ثبوت اسے

سینڈ کر دیے تھے۔ یارم کی طرف سے کسی طرح کے

جواب کا منتظر وہ کافی دیر اپنا لیپ ٹاپ کھولے بیٹھا رہا تھا،

لیکن اس کی طرف سے کوئی جواب نہ پا کر اسے تھوڑی سی

مایوسی بھی ہوئی تھی۔ پھر یہ سوچ کر کہ ایک عام انسان سے

انصاف کی امید کرنا بیوقوفی ہے، وہ لیپ ٹاپ بند کر گیا۔ وہ خود ہی یارم کے سامنے جلد ہی آنے والا تھا، اسے لگ رہا تھا کہ یارم کو کنگ سے کوئی مطلب نہیں ہے، کوئی لینا دینا نہیں ہے، جس طرح یارم کاظمی نے اسے نظرانداز کیا تھا، وہ یہ سوچنے پر مجبور ہو گیا تھا کہ یارم کاظمی اس میں دلچسپی نہیں رکھتا، لیکن آدھی رات کو اس کا یہ ای میل آنا اس بات کا ثبوت تھا کہ وہ نہ صرف اس کے بارے میں سب کچھ

جان چکا ہے بلکہ اس میں دلچسپی بھی رکھتا ہے، اور اس بات نے کہیں نہ کہیں اسے سکون دیا تھا۔ لیپ ٹاپ آف کرتا وہ ایک دفعہ پھر سے اپنی کرسی پر آکر بیٹھ گیا تھا، شاید اسے یارم کی طرف سے کسی جواب کا انتظار تھا

○○○○○○○○

یارم دیر سے سویا تھا تو اس کی آنکھ بھی کافی زیادہ دیر سے کھلی تھی، بلکہ کھلی بھی کہاں تھی، اسے تو زبردستی جگایا گیا تھا!

صبح اس نے اپنے گال پر رویام کا کس محسوس کیا تھا، لیکن اس سے پہلے کہ وہ اسے اپنی باہوں میں قید کرتا، وہ اسے بائے بائے بول کر اسکول کے لیے بھاگ چکا تھا کیونکہ شارف اور مشارف دونوں ہی اسے لینے کے لیے آئے ہوئے تھے۔ اسکول جانے کے لیے وہ اتنا ایکسائٹڈ تھا کہ اسے جگائے بغیر ہی اس کے گالوں کو گیلا کرتا بھاگ گیا تھا، جبکہ اس کے بعد بھی روح نے اسے جگایا نہیں تھا، اب اس کی نیند پوری ہوئی

تو اس نے سب سے پہلے آنکھیں کھولتے ہوئے اپنا فون

ڈھونڈا تھا۔

موبائل اسکرین پر کافی زیادہ نوٹیفکیشنز شو ہو رہی تھیں اور

تقریباً ساری ہی ای میلز تھیں، وہ ایک لمحے کے لیے حیران

ہوتا ساری ای میلز کو کھولنے لگا تو اسے جیسے ایک جھٹکا لگا۔

اس ای میل سے اسے بہت ساری ویڈیو کلپس اور تصویریں

مل رہی تھیں، کچھ اخبار کے ٹکڑے تھے تو کچھ چینل پر آئی

خبریں، ثبوتوں کے ساتھ ہر چیز اس کے ای میل آئی ڈی پر موجود تھی۔ وہ تیزی سے اپنا بیڈ چھوڑتا ہوا اپنے لیپ ٹاپ کو سامنے صوفے پر کھولتے ہوئے ان ای میلز کو ڈاؤن لوڈ کرنے لگا۔

ان ساری کی ساری ای میلز کا تعلق خواجہ سراؤں سے ہی تھا، کل چار کیسز تھے جو کہ بہت ہی بھیانک تھے! ان میں ایک کیس انڈیا میں، دوسرا پاکستان میں، تیسرا سری لنکا

میں اور چوتھا بنگلہ دیش میں ہوا تھا۔ یہ چاروں ایشین کنٹریز

تھی اور سچ تو یہ تھا کہ خواجہ سراؤں کے ساتھ سب سے

زیادہ برا سلوک انہی کنٹریز میں کیا جاتا تھا، جبکہ باقی یورپی

کنٹریز میں تو ان لوگوں نے اپنے آپ کو بہت اسٹیبلش کر لیا

تھا، لوگوں کی نظر میں انہوں نے اپنی ایک عزت اور اپنا

مقام بنالیا تھا۔ اگر کوئی انہیں عزت اور ان کا مقام دینے کو

تیار نہ تھا، تو وہ صرف ایشین کنٹریز کے ہی لوگ تھے، وہ

لوگ جو جذبات کو سمجھتے تھے، جن کے بارے میں مشہور تھا

کہ یہ نہ صرف جذبات رکھتے ہیں بلکہ دوسروں کے جذبات

کی قدر کرتے ہیں، وہی لوگ تھے جو تھرڈ جینڈر کے ساتھ

نہ صرف انتہائی بدسلوکی سے پیش آتے تھے بلکہ ان کا مذاق

اڑاتے تھے، کبھی کبھی تو ان پر ظلم کی انتہا کی جاتی تھی اور ان

پر ظلم کی انتہا کی ہی یہ چار مثالیں اس کے سامنے موجود

تھیں، جس کے ثبوت اسے اس ای میل سے آئے تھے اور

وہ جانتا تھا دوسری طرف کوئی اور نہیں بلکہ کنگ ہی ہے جو

اسے یہ ساری چیزیں بھیج رہا ہے۔اس نے خاموشی سے وہ

ساری میلز خضر کو فارورڈ کر دیں، کیونکہ اب باقی کا کام خضر

نے کرنا تھا۔

ooooooo

ہاں یارم! مجھے تمہاری ساری میلز مل چکی ہیں اور میں "

ایک ایک چیز کو کلیکٹ کر چکا ہوں، مجھے سب کچھ سمجھ میں آ

رہا ہے۔ خواجہ سراؤں کے یہ کیس اس حد تک خطرناک

ہیں، میں نہیں جانتا تھا، ان لوگوں پر سچ میں ظلم اور

بربریت کی انتہا کر دی گئی ہے! لیکن تم چاہتے کیا ہو؟ ہم کیا

کریں؟ کیا یہ سارے ثبوت ان کنٹریز کی لیگل قانونی ٹیم تک

پہنچانے ہیں تا کہ ان لوگوں کو ان کا انصاف مل سکے؟ ان

لوگوں کے ساتھ جو ظلم کی انتہا ہوئی ہے، ان کا کوئی نتیجہ

نکل سکے؟ یہ لوگ مر چکے ہیں، ان میں سے شاید صرف

کنگ ہی ہے جو زندہ بچا ہے اور اگر وہ زندہ ہے بھی تو بھی وہ دنیا کے سامنے کبھی نہیں آئے گا، کیونکہ وہ اور بہت سارے جرموں میں منسلک ہو چکا ہے۔ ایسے میں تم بتاؤ کہ ہمیں کیا کرنا ہے؟ کنگ اپنے آپ کو قانون کے حوالے ہرگز نہیں کرے گا کیونکہ کہیں نہ کہیں اگر کنگ معصوم ہے تو اس نے ظلم بھی کیا ہے، وہ جابر بھی ہے۔ تمہاری پلاننگ کیا کہتی ہے؟" خضر پوری طرح سے اس کی طرف متوجہ تھا

خضر! میں نے اس حوالے سے کوئی لمبی چوڑی پلاننگ "

نہیں کی ہے۔ ہمارے پاس ثبوت ہیں، گناہ گار ہیں، ہر چیز

ہمارے پاس موجود ہے۔ اگر ہم چاہیں تو یہ ثبوت ان ایشین

کنٹریز کی گورنمنٹ کو دے کر ان لوگوں کو انصاف دلا سکتے

ہیں، لیکن اس سے کیا ہوگا؟ کیا قانون کے انصاف کے بعد

ان لوگوں پر ہوتا ظلم ختم ہو جائے گا؟ کیا لوگوں کی نظروں

میں ان کا مقام بڑھ جائے گا؟ کیا ان کی عزت بڑھ جائے

گی؟ نہیں نا! ان کو دنیا میں ان کا مقام اور ان کا نام دلوانے

کے لیے ضروری ہے کہ ہم خود ان کے لیے کچھ کریں۔ اسی

لیے میں نے سوچا ہے کہ میری ٹیم چار حصوں میں ان چار

ایشین کنٹریز میں جائے گی تم اور لیلیٰ بنگلہ دیش جاؤ گے،

صارم کو سری لنکا بھیجنے کا ارادہ ہے میرا، جبکہ درک

پاکستان جائے گا اور معصومہ اور شارف کو میرا ارادہ انڈیا

بھیجنے کا ہے، یہ لوگ جن کے ساتھ ظلم کی انتہا ہوئی ہے، ان

کوانصاف ملے گا۔انڈیا میں وہ خواجہ سراؤں کاٹھکانہ، جہاں

خواجہ سرااپنی ایک الگ زندگی جی رہے تھے،اس جگہ پران

کا قتل کر کے انہی کو وہاں دفنانے کے بعد وہاں بلڈنگ تعمیر

کی گئی، یہ ثبوت ہمارے پاس موجود ہیں، ثبوت دینے سے

قانونی طور پرانہیں سزا ملے گی۔بنگلہ دیش میں بے جا ظلم کی

انتہا کرتے ہوئے جن لوگوں نے ان خواجہ سراؤں کو آگ

کی نذر کر دیا،ان کوان کے ظلم کی سزا ملے گی، جن خواجہ

سراؤں کو تیزاب سے جلا کر راکھ کر دیا گیا، اور پاکستان میں قتل ہونے والے خواجہ سراؤں کو بھی انصاف ملے گا، یہ جو مظلوم لوگ ہیں، ان کو بھی انصاف ملے گا، قانون بھی انصاف سنائے گا اور یارم کاظمی بھی انصاف سنائے گا۔ یارم کاظمی کی عدالت میں کسی کے ساتھ ظلم نہیں ہو گا، یہ بات یاد رکھنا۔" وہ اسے تفصیل سے سمجھا رہا تھا، جبکہ یارم کی باتیں سنتا خضر گہری سوچ میں مبتلا تھا، یعنی کہ آنے والا ہفتہ

انتہائی مصروف ہونے والا تھا، یقیناً سانس لینے کا بھی وقت

نہیں چھوڑنے والا تھا یارم، لیکن جیسا یارم چاہتا تھا، ویسا ہی

ہوگا اور اس کے بعد کنگ کا کیا کرنا ہے، یہ فیصلہ بھی خود

یارم نے کرنا تھا۔ وہ بالکل خاموشی سے اس کے حکم کی

تکمیل کرتے ہوئے اپنی اور لیلیٰ کی ٹکٹس کے ساتھ باقی

سارے لوگوں کو یارم کے میسجز بھیجنے لگا تھا۔

ان ثبوتوں کو انٹر نیشنل میڈیا پر ریلیز کر دیا گیا تھا۔ خضر نے سارے کے سارے ثبوت اور ڈاکومنٹس کو ہر بڑے نیوز چینل کے حوالے کیا تھا، خواجہ سراؤں کے ساتھ ہوتا یہ بدترین سلوک انسانیت کی توہین تھا، ایک کیس 2009 کا، دوسرا 2013 کا، تیسرا 2017 کا اور ایک 2018 کا تھا۔ سارے کیسز ہی انتہائی خطرناک تھے جن کے ثبوت بھی کسی کو نہ ملے یا ان کے ثبوت کسی کے لیے اہمیت ہی نہیں

رکھتے تھے، یہ وہ کیسز تھے جن کو کسی بھی جگہ پر ہائی لائٹ

ہی نہیں کیا گیا تھا، یہاں تک کہ ان چیزوں کو نظرانداز کر دیا

گیا تھا جیسے خواجہ سراؤں کی زندگیاں، زندگیاں نہ ہوں بلکہ

کوئی کھلونا ہوں جس سے جس کا دل چاہا کھیل کر پھینک دیا،

جبکہ یارم کی طرف سے اب ان کے خلاف بڑا ایکشن لیا جا

رہا تھا، سو وہ لوگ خاموشی سے یارم کا کام کر رہے تھے۔

وہ لوگ اگلی ہی فلائٹ سے یارم کے حکم کے مطابق دبئی

سے نکل چکے تھے۔ ثبوت انٹر نیشنل میڈیا پر لانچ ہو چکے

تھے، اب پولیس ایکٹو ہو چکی تھی کیونکہ یہ ثبوت کسی عام

سے چینل پر نہیں بلکہ سارے بڑے چینلز پر ریلیز کر دیے

گئے تھے۔ چاروں ملکوں کی پولیس نہ صرف الرٹ ہو چکی

تھی بلکہ بات اعلیٰ نمائندوں تک بھی جا چکی تھی، ہر کوئی

اس کیس کی چھان بین کر رہا تھا، یہاں تک کہ ہر نیوز چینل

۔پر انہی چیزوں کے بارے میں خبریں چلنے لگی تھیں

OOOOOOO

"کنگ ! آپ نے تو کمال کر دیا، آپ کے بھیجے ہوئے ثبوت

ہر بڑے چینل پر ریلیز کر دیے گئے، یہاں تک کہ جب دو

سال پہلے آپ نے یہ سارے ثبوت بڑے بڑے چینلز کے

حوالے کیے تھے، ان لوگوں نے آپ کی ای میلز کا جواب

تک نہیں دیا تھا اور اب دیکھیں، ہر چینل پر آپ کے بارے

میں خبر چل رہی ہے، یہ چاروں کنٹریز میں ہونے والے

بڑے حادثات سب کی نظروں میں آچکے ہیں، ہر کوئی ان پر

کام کر رہا ہے، مجھے لگ رہا ہے اب ہمارے لوگوں کو انصاف

ملے گا، ہمارے لوگ سکون کی زندگی گزار پائیں گے، یار م

کاظمی نے کمال کر دیا!" حسینہ لہراتے ہوئے اسے بتا رہی

تھی۔

ٹی وی پر چلتی خبریں کنگ کی نظروں سے بھی چھپی ہوئی

نہیں تھیں، جبکہ وہ خاموشی سے بس ٹی وی پر نظریں جمائے

یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ ہاں، دو سال پہلے اس نے یہ سارے

ثبوت ہر چینل کی ٹیم تک پہنچائے تھے، ہر کنٹری تک

پہنچانے کی کوشش کی تھی، یہاں تک کہ اس نے صرف ان

چار کنٹریز کے علاوہ ہر ایشین اور یورپی کنٹری میں ان چیزوں

کو پہنچانے کی کوشش کی تھی، لیکن یہ ثبوت نظرانداز کر

دیے گئے تھے، اس کی کچھ میلز ایسی تھیں جو ان لوگوں تک

پہنچی ہی نہیں، کچھ ایسی تھیں جنہیں نے دیکھ کر نظر انداز کر

دیا گیا تھا، خواجہ سراؤں کا یہ کیس کوئی بھی لینے کو تیار نہیں

تھا۔ دو سال اپنے ہی لوگوں پر ہوئے ظلم کی انتہا کو سوچ

سوچ کر آج کنگ اس مقام پر تھا کہ اپنے سامنے آئے ہر

انسان کو بے دردی سے قتل کر دیتا تھا۔ اس نے یہ سارے

ثبوت صرف انٹر نیشنل میڈیا تک پہنچانے کی کوشش نہیں

کی تھی بلکہ اس نے ہر اس در پر جا کر ان لوگوں کے لیے

انصاف مانگا تھا جہاں سے انصاف ملنے کی امید تھی، ہر

طرف سے ناامید ہو کر اس نے انڈر ورلڈ کی دنیا میں قدم

رکھا تھا، جہاں اس نے اپنا سب سے بڑا ہتھیار عورت ذات

کو بنایا تھا!

اس نے اپنے ساتھ حسین سے حسین عورت کو شامل کرتے

ہوئے انڈر ورلڈ کے لوگوں کے آگے پھینکا، انڈر ورلڈ کے

ڈون اور گینگز کہیں نہ کہیں عورتوں کے دیوانے تھے، ہر
کسی کی ضرورت عورت تھی اور اس نے ان کی ضرورت کو
پورا کرتے ہوئے بڑی ہی ہوشیاری سے اپنے کام نکلوائے
تھے۔ وہ جانتا تھا مرد کتنا ہی مضبوط کیوں نہ ہو، اس کی سب
سے بڑی کمزوری عورت ہی ہے اور اس نے اس کمزوری کو
بہت ہی ہوشیاری سے استعمال کیا، ہر ڈون، ہر گینگسٹر بڑی
ہی آسانی سے اس کے جال میں پھنسا تھا، جن میں سے کتنوں

کا اس نے قتل کر دیا اور کتنوں کو اتنی بری حالت میں پہنچا دیا

کہ حد نہیں! اس نے سوچ لیا تھا وہ انڈر ورلڈ پر اپنا خوف

پھیلا دے گا، اتنا کہ ہر کوئی اس کا غلام بن جائے گا، یہ مرد جو

اپنی مردانگی پر اتراتے ہیں اور یہ عورتیں جو اپنی خوبصورتی پر

گمان کرتی ہیں، وہ ان سب کو اپنے آگے جھکا لے گا۔ وہ اگر

کسی کو اپنی باتوں میں پھنسا نہیں سکا تھا تو وہ ایک تھا مصر کا

گینگسٹر کائزان کاظمی اور ایک دبئی کا ڈون یارم کاظمی، ایسے

انڈر ورلڈ کے لوگ جن کے اندر عورت کی بھوک نہیں

تھی۔ان لوگوں نے اپنے سامنے آئی حسین سے حسین

عورت کو ایسے نظر انداز کر دیا تھا جیسے اسے کبھی دیکھا ہی نہ

ہو،اور یہی چیز تھی جوان لوگوں کو کافی حد تک بچا گئی تھی۔

کائزان کاظمی پر اس نے دوبارہ کوشش نہیں کی تھی،ہاں

اس کے لوگوں پر حملے کروائے تھے لیکن وہ اس کا کچھ بھی

بگاڑنے میں کامیاب نہ ہو سکا۔اسی لیے اس نے انڈر ورلڈ

کے سب سے بڑے ہاتھ پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کی تھی،

یارم کاظمی، انڈرورلڈ کا بے تاج بادشاہ! اس نے سوچ لیا تھا

توسب سے پہلے اسی کی جگہ پر حکومت کرے گا، جس طرح

اس نے باقی گینگسٹرز اور ڈونز میں اپنا خوف پھیلایا تھا، اسی

طرح اگر وہ یارم کاظمی کو مارنے میں کامیاب ہو گیا تو سب

کچھ اس کے انڈر آجائے گا۔ لیکن ان سب چیزوں میں اگر

اس کے پاس کوئی چیز نہیں تھی تو وہ تھا پیسہ، اسے بہت سارا

پیسہ درکار تھا انڈرورلڈ میں حکومت کرنے کے لیے، اس لیے اس نے ان لیگل کام شروع کر دیے تھے۔ انڈرورلڈ میں قدم رکھتے ہی اس نے نہ صرف لوگوں کو جان سے مارنا شروع کر دیا بلکہ ہر وہ کام کرنے لگا جس سے اسے پیسہ حاصل ہو سکتا تھا، عورتوں کی اسمگلنگ، ڈرگز ڈیلنگ، ہر چیز ان چیزوں میں شامل ہو رہی تھی۔ اس کا مقصد اپنے پاس بہت سارا پیسہ جمع کرنا تھا اور اس کے بعد انڈرورلڈ پر

حکومت کرنا، انڈر ورلڈ کا بے تاج بادشاہ بن کر وہ اپنی

کمیونٹی کے لوگوں کو ایک الگ مقام پر لے کر جا سکے، وہ

لوگوں کو بتا سکے کہ خواجہ سرا بھی انسان ہوتے ہیں۔ اس

کے کام کے پیچھے مقصد جو بھی تھا لیکن اس کا کام غلط تھا۔

اس نے جب دیکھا کہ پورا انڈر ورلڈ یارم کاظمی کے

اشاروں پر ناچتا ہے، اس نے ہر چیز کو پسِ پشت ڈال کر

سیدھا یارم کاظمی کو ہی اپنا نشانہ بنانے کی کوشش کی تھی،

راگاوکو اپنے ساتھ شامل کر کے اس نے راگاو کے سہارے

خضر تک پہنچ کر اسے بھی اپنے ساتھ شامل کیا تھا اور پھر اس

نے بڑی ہی ہوشیاری سے یارم کا قتل کرنے کی سازش کی

تاکہ اس کی جگہ پر حکومت کر سکے، کیونکہ یارم صرف دبئ کا

ڈون نہیں تھا بلکہ وہ انڈر ورلڈ پر اپنا سب سے اونچا مقام رکھتا

تھا، اگر دبئ وہ کسی عام سے ڈون کے حوالے کر بھی دیتا تو

بھی انڈر ورلڈ اس کے اشاروں پر ناچ سکتا تھا۔ اس کی نظر

یارم کاظمی پر تھوڑے عرصے سے نہیں تھی، اس نے یارم

کو پہلے الگ الگ حربوں سے بھی اپنی طرف کرنے کی

کوشش کی تھی، لیکن جب وہ اس میں بری طرح سے ناکام

ہو گیا تو اس نے یارم کے کام کو سمجھنے اور جاننے کی کوشش

کی، اسے ان سب چیزوں سے پتہ چلا کہ یارم باقیوں کی

طرح نہیں ہے بلکہ اس کی زندگی کا ایک خاص مقصد ہے

جس کے پیشِ نظر وہ کام کر رہا ہے، لیکن ایک لمحے کے لیے

اسے لگا تھا کہ وہ یارم سے شاید اپنے لوگوں کو انصاف دلانے

میں کامیاب ہو سکتا ہے، سو اس نے کوشش کی کہ وہ کسی

طرح سے ثبوت یارم تک پہنچا دے، لیکن یارم تک پہنچنا

آسان ہی نہیں تھا، یارم کو کوئی عام انسان شکل سے جانتا

تک نہیں تھا، لوگ اسے پہچانتے تک نہیں تھے، اس کی

شکل سے کوئی واقفیت ہی نہیں رکھتا تھا۔ یارم کو دیکھنے کے

لیے ہی اسے تقریباً نو مہینے ضائع کرنے پڑے تھے، اس نے

یارم کے کام کو سمجھا اور پھر اسی کو کاپی کرنا شروع کر دیا،

جس طرح یارم بروں کو جان سے مارتا تھا، اس نے یارم کے

ایک ایک انداز کو اپنایا، اسی انداز میں اس نے لوگوں کو ختم

کرنا شروع کر دیا، آہستہ آہستہ انڈر ورلڈ پر اس کا خوف

بڑھتا جا رہا تھا، جبکہ دوسری طرف اس کا نشانہ صرف اور

صرف یارم تھا، وہ اس تک جلد سے جلد پہنچنا چاہتا تھا، لیکن

اسے جلد ہی سمجھ آ گیا کہ یارم کے ہوتے ہوئے وہ کبھی بھی

اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو پائے گا، وہ کبھی بھی انڈر

ورلڈ پر حکومت نہیں کر پائے گا، اسی لیے اس نے یارم کو ہی

راستے سے ہٹانے کا فیصلہ کیا، پراپر پلاننگ کے ساتھ اس نے

یارم کو راگاو کے سہارے مروایا تھا، لیکن اس معاملے میں وہ

بری طرح سے فیل ہو گیا کیونکہ یارم کا ظمی ایک ہوا کا جھونکا

ہی تو ثابت ہوا تھا اس کے لیے، اپنی ہوشیاری کی وجہ سے وہ

اس کے ہاتھ سے بچ کر نکل گیا، کسی کو پتہ ہی نہیں چلا تھا اور

پھر اچانک ہی اس کی خبر آئی کہ وہ مر گیا، وہ تو یقین کر چکا تھا

کہ یارم مر چکا ہے، لیکن پھر خضر کی مشکوک حرکتوں پر

اسے شک ہو گیا اور جس طرح اس کی ٹیم اس کے ساتھ

سلوک کر رہی تھی، ہر چیز اس کے سامنے کھلتی چلی گئی، اس

نے کچی گولیاں نہیں کھیلی تھیں، پچھلے دو سال سے جس

طرح وہ خاموشی سے انڈر ورلڈ پر اپنی چھاپ چھوڑ رہا تھا، وہ

ہر چیز کو سمجھ گیا تھا، وہ یارم کی پلاننگ کو بھی سمجھ چکا تھا کہ

یارم زندہ ہے، لیکن جتنا وہ یارم کو سمجھ پایا تھا، اس سے زیادہ

یارم اسے سمجھ چکا تھا، کیونکہ وہ یارم کو ہر معاملے میں کاپی کر

رہا تھا اور یہاں بھی ایسا ہی ہوا تھا، اسے کاپی کرتے کرتے وہ

بھول گیا تھا کہ اس معاملے میں یارم اس کا باپ ثابت ہو گا۔

اور اب بھی وہ ہر معاملے میں اس سے آگے ہی تھا، اس کے

اچھے کاموں کو دیکھتے ہوئے ہی کنگ نے بنا کچھ سوچے سمجھے

اسے سارے ثبوت سینڈ کر دیے تھے اور اب سارے

ثبوت نیوز چینلز پر نظر آرہے تھے۔اسے لگ رہا تھا کہ یارم

اسے اپنے طریقے سے انصاف دلانے کی کوشش کرے گا،

لیکن نہیں! یارم بھی عام لوگوں کی طرح ہی ثابت ہوا تھا،

اس نے سوشل میڈیا اور دیگر چینلز پر یہ نیوز دے کر اپنی

طرف سے اسے انصاف دلا دیا تھا،یعنی یہ معاملہ یہیں پر ختم

ہو گیا تھا،اس کے لوگوں کو انصاف مل گیا اب کیا ہی فرق

پڑتا تھا کہ آگے کیا ہونا ہے،وہ تلخی سے مسکراتا ٹی وی آف کر

گیا تھا، جبکہ حسینہ اب بھی گول گول گھومتی یارم کے گن گا

رہی تھی۔

OOOOOO

یارم کے حکم کے مطابق وہ سب لوگ اپنے اپنے مقام پر پہنچ

چکے تھے جہاں یارم نے ان لوگوں کو بھیجا تھا، وہ سب لوگ

یارم کے حکم کے مطابق اپنا اپنا کام بھی شروع کر چکے تھے۔

اب آگے جو بھی کرنا تھا وہ خود یارم نے کرنا تھا، اسی لیے وہ

اس کے حکم کے مطابق کام کرنے کے بعد خود سائیڈ پر ہو

چکے تھے، یارم سب سے پہلے سری لنکا جانے والا تھا

یہاں پر اس کی ٹیم پہلے ہی ساری چیزیں تیار کر کے بیٹھی

ہوئی تھی، شکار تیار تھے، اب صرف شکاری کے آنے کا

انتظار تھا!

ooooooo

کولمبو کے ساحل سے دور، اس ویران اور خستہ حال گودام

میں سمندر کی تند و تیز لہروں کا شور اور باہر ہوتی موسلادھار

بارش کی سنسناہٹ ایک عجیب سا خوف پھیلا رہی تھی۔

گودام کے اندر، ایک بڑی سی ٹیبل پر شراب کی بوتلیں

بکھری پڑی تھیں اور ان کے بیچ بیٹھا 'رانا سنگھے' ٹی وی

اسکرین پر چلتی انٹرنیشنل میڈیا کی لائیو پریس کانفرنس دیکھ

کر غلیظ انداز میں ہنس رہا تھا۔

خواجہ سراؤں پر بربریت 2018 کا کیس بے وقوف"

لوگ! مٹی کے نیچے دبی لاشوں کا اب کیا حساب مانگتے ہو؟"

اس نے سگار کا لمبا کش لیا اور دھواں ہوا میں اچھالا۔ وہ شاید

اب بھی خود کو محفوظ سمجھ رہا تھا، اسے لگ رہا تھا کہ پہلے کی

طرح اب بھی کوئی اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔ وہ ایک ایسا

شیطان تھا جس کے ہاتھ معصوموں کے خون سے رنگے

ہوئے تھے، مگر اس کا غرور آسمان کو چھو رہا تھا

وہ اس کیس کو ایک ہی جھٹکے میں بند کرنے کی طاقت رکھتا تھا

اس لیے اسے قانون کا کوئی ڈر خوف نا تھا وہ ابھی ٹی وی پر

چلتی نیوز کو سن رہا تھا جب اچانک، ایک تیز دھماکے کے

ساتھ پورے گودام کی بجلی چلی گئی ہر طرف گھپ اندھیرا

چھا گیا۔

ارے! یہ لائٹ کو کیا ہوا؟ چیک کرو! "رانا سنگھے نے اپنے"

گارڈز کو حکم دیا۔ لیکن اس کے جواب میں صرف سائلنسر

لگی گن کی تھاتھا کی آوازیں ابھری۔اندھیرے میں گارڈز

کے بھاری جسموں کے فرش پر گرنے اور تڑپنے کی آوازیں

۔آئی اور پھر ہر طرف موت جیسا سناٹا چھا گیا

رانا سنگھے کا سگار اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر گر گیا۔اس نے

لرزتے ہاتھوں سے ٹیبل پر رکھی اپنی گن اٹھانی چاہی، لیکن

اس سے پہلے کہ اس کی انگلیاں ٹریگر کو چھوتی، اندھیرے

۔میں ایک لائٹر کی ہلکی سی زرد لو چمکی

اس مدہم روشنی میں سامنے کھڑا وجود کسی انسان کا نہیں،

بلکہ ڈیول کا سایہ لگ رہا تھا۔ چہرے پر سرد خاموشی جس کو

دیکھ کر اچھے اچھوں کا خون جم جائے۔ اس کی گہری، نیلی

آنکھیں رانا سنگھے کے چہرے پر جمی ہوئی تھیں،

ت... تم کون ہو؟" رانا سنگھے کی زبان نے اسکا ساتھ چھوڑ"

دیا تھا

یارم نے لائٹر بند کیا اور اسے اپنی جیب میں ڈالتے ہوئے

آرام سے چلتا صوفے پر بیٹھ گیا، جیسے وہ اپنے ہی ڈرائنگ

روم میں بیٹھا ہو۔اس کا انداز اتنا پر سرار تھا کہ رانا سنگھے کی

ریڑھ کی ہڈی میں سنسنی دوڑ گئی۔

تم نے کیا سوچا تھا رانا سنگھے... کہ لاشوں کو گمنام قبروں"

میں اتار دینے سے،ان پر لکھے گناہ بھی مٹی ہو جاتے ہیں؟

قانون کی آنکھیں اندھی ہو سکتی ہیں، ڈیول کی نہیں۔ "اس

نے مسکراتے ہوئے طنزیہ انداز میں اسے دیکھا تھا

یارم... کاظمی؟" رانا سنگھے کو ایک لمحہ لگا تھا اسے پہچاننے "

میں وہ اس نام سے واقف تھا۔ پورا انڈر ورلڈ اس نام کے

خوف سے کانپتا تھا۔ "تم... تم یہاں کیوں آئے ہو؟ میں

نے تمہارا کیا بگاڑا ہے؟ وہ... وہ تو خواجہ سرا تھے... کیڑے

"... مکوڑے! ان کے لیے تم

یارم کاظمی کی عدالت میں گناہ کی قیمت دیکھی جاتی ہے، "

گناہ گار کا رتبہ یا مظلوم کی ذات نہیں!" یارم نے اپنی

نشست سے اٹھتے ہوئے اس کو سر سے پیر تک دیکھا۔

"تم نے ان کی چیخوں کا تماشہ بنایا تھا نا؟ آج تمہاری چیخیں

میری عدالت کا تماشہ بنیں گی۔ انصاف کی کچہری لگ چکی

ہے رانا سنگھے، اور آج فیصلہ بھی میرا ہوگا اور سزا بھی

میری!"

یارم کاظمی کی عدالت میں ویلکم یارم کا اشارہ ملتے ہی اگلے ہی

لمحے ،رانا سنگھے کو دبوچ کر کرسی کے ساتھ لوہے کی

زنجیروں سے جکڑ دیا گیا تھا وہ لوہے کے اس شکنجے میں بری

۔طرح تڑپ رہا تھا،اس کا پورا جسم پسینے سے شرابور تھا

مجھے جانے دو میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے میں تمہیں بہت پیسہ

دوں گا ڈیول ! جتنا تم مانگو گے...میں اپنی ساری جائیداد بھی

تمہارے نام کر دوں گا، خدا کے لیے مجھے چھوڑ دو!" وہ

گڑ گڑا رہا تھا، اپنی زندگی کی بھیک مانگ رہا تھا

یارم نے اس کی چیخ و پکار پر کوئی دھیان نہیں دیا۔ اس نے

انتہائی سکون سے اپنی جیب سے ایک مخملی کیس نکالا اور اسے

رانا کے سامنے کھولا۔ اندر ایک چاندی کی طرح چمکتا ہوا، تیز

دھار 'بلیڈ' موجود تھا۔

پیسہ؟" یارم تلخی سے ہنستا اس کے قریب آیا۔ "یارم" کاظمی کو خریدنے کی اوقات انڈر ورلڈ کے کسی ڈون کی نہیں ہے، تم تو پھر بھی ایک حقیر مہرے ہو"۔

یارم نے بغیر کوئی وقت ضائع کیے، رانا سنگھے کی قمیض کو ایک ہی جھٹکے میں سامنے سے پھاڑ دیا۔ اس کا چوڑا سینہ اب یارم کے سامنے تھا۔

یارم کا ہاتھ فضا میں لہرایا اور اس نے رانا سنگھے کے دائیں

کندھے پر بلیڈ کی نوک رکھ دی۔ رانا سنگھے نے خوف سے

آنکھیں بند کر لیں، مگر آنکھیں بند کرنے سے موت تک

نہیں جاتی پھر یارم کاظمی تو موت کا دوسرا نام تھا۔ یارم نے

بلیڈ کو سیدھا چلانے کے بجائے، اسے انتہائی سست رفتاری

اور گہرائی کے ساتھ چلانا شروع کیا۔ وہ اس کے گوشت کو

اس طرح کاٹ رہا تھا جیسے کوئی زہریلا سانپ اس کے جسم پر

رینگ رہا ہو۔

""""آہھہ! خدا کے لیے... مار دو مجھے... ایسے مت کرو!

رانا سنگھے کی فلک شگاف چیخ گودام کی دیواروں سے ٹکرا کر

گونجی، لیکن باہر ہوتی بارش اور بجلی کے کڑکنے نے اس کی

آواز کو دنیا سے چھپا لیا۔

یارم کے ہاتھ میں زرہ برابر بھی لرزش نہیں تھی۔اس کا چہرہ بالکل تاثرات سے عاری تھا، جیسے وہ گوشت نہیں کاٹ رہا ہو بلکہ کسی کینوس پر پینٹنگ کر رہا ہو۔وہ ایک ایک کٹ لگا رہا تھا اور ساتھ ہی اس کا گناہ اس کے کان میں انڈیل رہا تھا۔

"یہ پہلا کٹ... اس معصوم کے نام، جسے تم نے تڑپا تڑپا کر

مارا..." یارم نے بلیڈ کو موڑتے ہوئے اس کے جسم پر چلایا

تھا خون کا فوارہ ابل پڑا۔

"یہ دوسرا لٹ... تمہارے اس غرور کے نام، جو تم نے

اپنی مردانگی پر کیا تھا..."بلیڈ اب رانا سنگھے کے سینے کے

عین بیچ سے ہوتا ہوا بائیں طرف مڑ رہا تھا، جہاں گوشت کی

تہیں الگ ہو رہی تھیں۔ یارم کا یہ انداز دیکھنے میں جتنا

ہولناک تھا، اس کی تکلیف اتنی ہی ناقابل برداشت تھی۔

۔رانا سنگھے کا سر پیچھے کو گرا تو اس کی آنکھیں الٹنے لگیں

جب یارم کا پسندیدہ ڈیزائن مکمل ہو گیا، تو یارم نے انتہائی

نفاست سے اپنا ہاتھ اس کے زخم پر رکھا، جس سے رانا سنگھے

کے پورے جسم میں درد کی ایک آخری لہر دوڑی۔ یارم اس

کے کان کے پاس جھکا، اس کی آواز جیسے جہنم سے آتی

محسوس ہو رہی تھی

کنگ کو لگ رہا تھا کہ یارم کاظمی نے صرف میڈیا پر تماشہ "

لگایا ہے۔ یہ کنگ کے لیے میرا پہلا تحفہ ہے... کہ یارم

کاظمی جب حساب کرنے پر آئے، تو نسلیں رو پڑتی ہیں۔

تمہاری سانسوں کا وقت ختم ہوا ارانا سنگھے۔اب جہنم میں جا

"۔کر اپنے گناہوں کا حساب دو

یارم نے بلیڈ کو ایک جھٹکے سے اس کی گردن کی شاہ رگ پر

پھیرا۔ایک آخری ہچکی کے ساتھ رانا سنگھے کا سر ایک طرف

۔کو ڈھلک گیا اور اس کا تڑپتا ہوا جسم بالکل شانت ہو گیا

یارم نے ایک مسکراتی نظر رانا کے بے جان وجود پر ڈالی اس

نے جیب سے اپنا فون نکالا اور اپنی ٹیم کو ایک مشترکہ میسج

ٹائپ کیا

سری لنکا کا چیپٹر کلوز تم لوگ بنگلہ دیش، پاکستان اور انڈیا"

میں اپنا کام شروع کرو۔"میں پہنچ رہا ہوں

وہ پر سکون اور فاتحانہ انداز میں گودام سے باہر نکل گیا،

جہاں اس کی گاڑی تیار کھڑی تھی، جبکہ پیچھے پڑی لاش اب

کنگ کو یقیناً یارم کاظمی کے اصل انصاف کا پتہ دینے والی

تھی!

○○○○○○○○

کولمبو کے فائیو اسٹار ہوٹل کے وی آئی پی سوٹ میں بیٹھا

یارم اپنے لیپ ٹاپ پر بنگہ دیش کے ڈھاکہ کی لوکیشنز کو

ٹریس کر رہا تھا، جہاں خضر اور لیلیٰ اس وقت 2013 کے

اس بھیانک کیس کے ماسٹر مائنڈ 'شفیق الرحمان' کے گھر کے

باہر پوزیشن لے چکے تھے۔ یارم کے چہرے پر سختی تھی

وہ پوری طرح سے لیپ ٹاپ پر متوجہ تھا جب ٹیبل پر رکھا

اس کا فون وائبریٹ ہوا۔ اسکرین پر 'روح' کا نام چمکا تو یارم

کے ڈمپلز خود بخود نمایاں ہوئے۔اس نے ایک گہری سانس

لے کر لہجے کی ساری سختی کو کہیں چھپا کر فون کان سے لگایا۔

"یس بے بی! یاد کیا اپنے یارم جانو کو؟ اپس جانو تو رومی ہے

میں تو کرائے کا شوہر ہوں"اس کا لہجہ بالکل بدل چکا تھا،

دلفریب انداز میں شرارت تھی

جی جناب ایسا ہی ہے "میرا جانو صرف میرا رومی ہے لیکن

آپ بتائیں کہ کہاں ہیں آپ؟ صبح سے آپ کا کچھ پتہ ہی

نہیں ہے اور اب رات ہونے کو آئی ہے۔"

" میٹنگ میں پھنسا ہوا ہوں میری جان، آج رات مجھے گھر

آنے میں تھوڑی دیر ہو جائے گی۔ تمہیں تو پتا ہے سب کچھ

واپس ہینڈل کرتے تھوڑا وقت لگے گا ادھر ہی ہوں بس۔"

یارم نے اپنے سامنے کھلے اسکرین پر شفیق الرحمان کی تصویر

کو دیکھتے ہوئے پر سکون انداز میں کہا۔

خیر تم چھوڑو سب تم بتاؤ، تم اور تمہارا جانو بیٹا کیا کر رہا

ہے؟" وہ بات بدلنے لگا وہ روح کو نہیں بتانا چاہتا تھا کہ وہ

دبئی میں نہیں ہے

وہ آپ کا ہی انتظار کر رہا ہے یارم! آج اسکول کا پہلا دن تھا"

نا اس کا، تب سے اس کے نخرے ختم نہیں ہو رہے اور اب

وہ ضد لے کر بیٹھا ہے کہ اسکول کے پہلے دن کی ساری

کہانیاں وہ صرف اور صرف اپنے 'بابا جانو' کو ہی سنائے گا۔

میں نے اسے سلانے کی بہت کوشش کی لیکن وہ سونے کو

تیار ہی نہیں ہے۔" روح نے ہنستے ہوئے بتایا

اس کو بولو بابا جانو آکر سنئیں گے۔اس نے ایک نظر گھڑی

دیکھی، ڈھاکہ میں خضر اور لیلیٰ اس کے پلان کے مطابق تیار

تھے

میں جلدی آنے کی کوشش کرتا ہوں بے بی یہاں کام"

تھوڑا زیادہ پھیل گیا ہے۔ تم ایسا کرو، رویام کو کوئی نئی کہانی

سنا کر یا کل کے لیے کوئی نیا لالچ دے کر بہلاؤ، جیسے ہی میں

فری ہوتا ہوں، سیدھا اپنے بیٹے کے پاس پہنچتا ہوں۔ اپنا اور

"۔اس کا خیال رکھنا

،ٹھیک ہے، آپ جلدی آئیے گا"

کیوں جلدی آنے پر کیا تم نے بھی میرے لیے کچھ رکھا ہوا

ہے میرا مطلب ہے میرے نائن نائنٹی ٹو کسز اب یہ مت

کہیں نہ کہ 94 سے 92 کیسے ہو گئے صبح تم نے میرے سینے

پر میرے سوتے ہوئے دو کسز دیے تھے وہ اس کی چوری

پکڑتے ہوئے بولا تو روح نے اختیار لبوں کو دانتوں تلے دبایا

تھا

یارم آپ بلکل بھی اچھے نہیں ہیں لیکن پھر بھی آینگو منگو

یارم۔"روح نے شرما کر کہا

لویوٹو، لیکن لویو کہہ دینے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ"

میرے کسز میں کوئی کمی آئے گی میٹھی میٹھی کِسیز تیار رکھنا۔

آکر وہی سے حساب شروع کروں گا یارم فون بند کرتے

ایک سیکنڈ کے لیے آنکھیں بند کر کے مسکرایا۔لیکن جیسے

ہی اس نے آنکھیں کھولی،اس کے چہرے کی نرمی غائب ہو

چکی تھی اس کے انڈر ورلڈ کا بے تاج بادشاہ واپس لوٹ

آیا تھا۔اس نے خضر کو کال ملائی جیسے اس نے فوراریسو کیا تھا

خضر! ڈھاکہ کا ۲۰۱۳ والا چیپٹر اوپن کرو۔ میں پہنچ رہا"

ہوں

○○○○○○

ڈھاکہ کے ایک سنسان علاقے میں واقع اپنی دو منزلہ

محفوظ کوٹھی کے بند کمرے میں، مقامی بااثر غنڈہ 'شفیق

الرحمان 'بے چینی سے سگریٹ پر سگریٹ پھونک رہا تھا۔

ٹی وی پر ابھی تک نیوز چل رہی تھی جو اس کے پرانے جرم

کے بارے میں تھی۔ ۲۰۱۳ میں معصوم خواجہ سراؤں کو

زندہ جلانے کا حکم اسی شفیق نے دیا تھا، اسی لیے وہ اس خبر

کے بعد سے خوفزدہ تھا، وہ کوئی انڈر ورلڈ مافیا نہیں تھا، بس

ایک بزدل اور جابر انسان تھا جو اب اپنے فون پر مقامی

۔پولیس افسر کو رشوت دینے کی بات کر رہا تھا

اَرے بھائی! کچھ کرو، میڈیا پر میرا نام آرہا ہے..."

۔سیکیورٹی بڑھاؤ میری!"وہ تلملا کر بنگلہ میں بولا

رشوت کے پیسے اب جہنم میں کام آئیں گے شفیق"

الرحمان... کیونکہ یہاں تمہارا قانون نہیں، یارم کاظمی کا

"۔انصاف چلے گا

اچانک کمرے کے اندھیرے کونے سے ایک گرجدار، سرد

آواز ابھری۔ شفیق نے جھٹکے سے مڑ کر دیکھا اور اس کے

ہاتھ سے فون چھوٹ کر گر گیا۔

وہاں کوئی اور نہیں، بلکہ خود یارم کاظمی کھڑا تھا! شفیق کی

کوئی انڈر ورلڈ پاور نہیں تھی، وہ تو یارم کا جاہ و جلال دیکھ کر

ہی گھٹنوں کے بل گر گیا۔

"ت... تم... کون ہو؟ یہاں کیسے آئے؟" شفیق کا سانس

حلق میں اٹک گیا۔

"تم نے ۲۰۱۳ میں معصوموں کو آگ کی نذر کرتے وقت

سوچا تھا شفیق... کہ تمہاری سیاسی طاقت گناہ کے شعلوں کو

چھپا لے گی؟" یارم آرام سے آگے بڑھا۔ اس کی نظریں

شفیق کے چہرے پر گڑھی ہوئی تھیں، جہاں اب بزدلی کی

نیلاہٹ پھیل رہی تھی۔

"قانون کی عدالت وقت لیتی ہے، یارم کاظمی کی عدالت

"!صرف چند لمحے لیتی ہے

یارم نے ایک ہی جھٹکے میں شفیق کو دبوچا اور اسے کرسی پر پٹخ

کر لمحے میں جکڑ دیا۔ شفیق کرسی پر تڑپتے ہوئے ایک عام

بزدل کی طرح سودے بازی پر اتر آیا، "مجھے مت مارو! میں

تمہیں بہت پیسہ دوں گا... ڈھاکہ کی زمینیں تمہارے نام کر

دوں گا!" اف رانا کی طرح اس نے بھی اسے آفر ہی دی تھی

بہتر تھا کہ وہ کلمہ پڑھ کر اپنی آخرت آسان کرتا لیکن نہیں

یارم کے چہرے پر ایک حقارت آمیز مسکراہٹ ابھری۔

اس نے اپنا 'بلیڈ' نکالا اس نے شفیق کے منہ میں کپڑا ٹھونس

دیا تاکہ اس کی فضول چیخیں باہر نہ جائیں پتا نہیں کیوں لیکن

آج اس کا موڈ نہیں تھا کسی کی چیخیں سننے گا

یارم کا ہاتھ فضا میں لہرایا اور اس نے شفیق کے سینے پر بلیڈ کی نوک رکھ دی۔ اس نے انتہائی سست رفتاری، گہرائی اور مہارت کے ساتھ کٹس لگانے شروع کر دیے۔ گوشت الگ ہوتا گیا شفیق کی آنکھیں درد کی شدت سے باہر کو ابل پڑیں، اس کا پورا جسم کرسی پر تڑپ رہا تھا، مگر یارم کا ہاتھ بغیر کسی لرزش کے چلتا رہا۔ وہ ایک ایک کٹ لگا رہا تھا اور ۲۰۱۳ کا وہ بھیانک جرم اس کے ذہن میں اتار رہا تھا۔

یارم نے آگے بڑھ کر ٹیبل پر رکھی مٹی کے تیل کی بوتل

اٹھائی یہ وہی تیل تھا جو شفیق ۲۰۱۳ میں استعمال کیا تھا یارم

نے وہ تیل اس کے کٹس کے اوپر انڈیل دیا۔ کٹس کے اندر

جب مٹی کا تیل گیا تو شفیق درد کی شدت سے تڑپ اٹھا اس کا

۔ گوشت اندر تک جلنے لگا تھا

تم نے انہیں آگ دی تھی نا؟ یہ آگ تمہارے گناہوں کا"

ایندھن ہے۔ اور یہ انصاف... یہ کنگ کے لیے میرا دوسرا

تحفہ۔اب دنیا کا کوئی بھی کونا تم جیسے جابروں کو ڈیول کاظمی

"!کے انصاف سے نہیں بچا سکتا۔ تمہارا وقت ختم ہوا شفیق

یارم نے جلتا ہوا لائٹر اس پر پھینک دیا۔دیکھتے ہی دیکھتے شفیق

الرحمان کا جسم آگ کے شعلوں کی لپیٹ میں آگیا

یارم کاظمی نے ایک فاتحانہ اور پر سکون نظر اس جلتے ہوئے

وجود پر ڈالی،اور کمرے سے باہر نکل کر دوبارہ اپنے

پرائیویٹ جیٹ کی طرف بڑھ گیا،کیونکہ چوبیس گھنٹوں کا

یہ طوفان اب پاکستان اور انڈیا کی طرف مڑنے والا تھا جہاں

اس کی ٹیم اگلا محاذ سنبھالنے کے لیے تیار بیٹھی تھی اور

لاشیں صبح ہوتے ہی دنیا کے سامنے آنی تھیں!

○○○○○○○○○

ماما! بابا کدھر ہیں؟ ابھی تک گھر کیوں نہیں آئے؟ رومی

نے ان کو اتنا کچھ بتانا تھا کہ آج اسکول میں کیا کیا ہوا! آپ کو

پتہ ہے، ٹیچر نے مجھے کس کی، مجھے بالکل اچھا نہیں لگا۔ بابا کو

بولیں کہ ٹیچر کو بتادیں کہ آئندہ رومی کو کس نہیں کرنی،

"۔رومی کو صرف اس کی ماما کس کر سکتی ہے

وہ اپنی ہی دھن میں بولتا چلا جارہا تھااور ساتھ ہی ساتھ ہر

تھوڑی دیر کے بعد یارم کے بارے میں پوچھ رہا تھا۔روح

پہلے تو کافی دیر تک بہانے بناتی رہی تھی، لیکن جب رات

کے دو بجنے کے بعد بھی یارم واپس نہ آیا تو اس کی پریشانی

میں اضافہ ہونے لگا۔وہ سمجھ چکی تھی کہ یارم شاید آج

رات گھر واپس نہیں آنے والا تھا، اسی لیے وہ رویام کو ادھر ادھر کی باتوں میں لگانے لگی، لیکن رویام تھا جو سونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا اور اس کی باتیں ہی ختم نہیں ہو رہی تھیں۔ کہنے کو تو وہ صرف دو گھنٹے کے لیے اسکول گیا تھا، لیکن ان دو گھنٹوں میں اس نے نہ جانے کیا کیا کر لیا تھا! اب تک وہ روح کے پاس لیٹا اس سے باتیں کرنے میں مصروف

تھا۔ روح اسے سلانے کی بہت کوشش کر چکی تھی، جبکہ

۔اس کا کہنا تھا کہ وہ بابا کے واپس آنے کے بعد ہی سوئے گا

ہاں میری جان! آپ فکر نہ کرو، میں آپ کے بابا کو بول"

دوں گی، آپ کی ٹیچر اب آپ کو کس نہیں کریں گی۔ رومی

کو صرف اس کی ماما ہی کس کریں گی۔ اور بابا شاید آج لیٹ

آئیں گے، وہ نہ... آج گندے لوگوں کو ڈشوں ڈشوں

کرنے کے لیے گئے ہوئے ہیں، تو ان کی واپسی جلدی نہیں

ہو سکے گی۔ آپ سو جاؤ، صبح دیکھنا بابا آپ کے پاس ہی لیٹے

ہوئے ہوں گے۔" وہ اسے اپنے سینے سے لگاتے ہوئے پیار

سے سمجھانے لگی۔

ویسے تو یارم نے روح سے نہیں کہا تھا کہ وہ کہیں باہر جا رہا

ہے، لیکن خود روح کا دل کہہ رہا تھا کہ شاید یارم اس وقت

دبئی میں موجود نہیں ہے، اسی لیے وہ رویام کو بہلاتے

ہوئے سلانے کی کوشش کر رہی تھی، جبکہ خود اس کی اپنی

آنکھیں اب شدت سے یارم کی منتظر تھی

○○○○○○○

ممبئی کی اس تنگ اور تاریک گلی کے آخری کونے والے

فلیٹ میں، ۲۰۰۹ کے کیس کا مجرم کشاب اکیلا بیٹھا پسینے

سے شرابور تھا۔ کمرے کی دیوار پر لگے پرانے ٹی وی اسکرین

پر بریکنگ نیوز کے سائرن گونج رہے تھے اور مختلف نیوز

چینلز پر چلتی اس خبر نے اس کی بھوک پیاس اڑادی تھی ۔

اس نے خود کو کمرے میں بند کیا ہوا تھا اور خوف دور کرنے

کے لیے دیسی شراب کا گلاس منہ سے لگایا ہوا تھا، مگر ٹی وی

پر چلتی نیوز اس کے حلق میں کانٹے کی طرح چبھ رہی تھی ۔

بڑی خبر... برسوں بعد کھلنے لگے کنزوں پر ظلم کے پرانے"

کیسز...۲۰۰۹ کا وہ سنسنی خیز واقعہ جس کی فائلیں دبادی

گئی تھیں، اچانک دوبارہ منظرِ عام پر...!"

میں کنزوں پر ظلم کرنے میں سب سے آگے تھا، وہ ۲۰۰۹

اپنی سوچوں میں مصروف ٹی وی اسکرین کو گھورتے ہوئے

یہی سوچ رہا تھا کہ اتنے پرانے اور بند پڑے کیسز اچانک

میڈیا پر کیسے لائیو آگئے؟ اگر ۲۰۰۹ کے اس بھیانک واقعے

میں کہیں اس کے خلاف کوئی پکا ثبوت مل گیا، تو تو وہ قانون

اور پولیس سے کیسے بچے گا؟ وہ یہی سب سوچ رہا تھا جب

اچانک فلیٹ کا لکڑی کا دروازہ بغیر کسی آہٹ کے کھلا۔ کوئی

دھماکہ نہیں ہوا، بس اندھیرے سے ایک ایسا وجود نمودار

ہوا جسے دیکھ کر کشاب کے ہاتھ سے شراب کا گلاس چھوٹ

۔ کر فرش پر گر کر چور چور ہو گیا

سادا سی سفید شرٹ اور جینز میں ملبوس، بکھرے ہوئے

بالوں کے ساتھ سامنے یارم کاظمی کھڑا تھا! اس کی وہ سرد

نیلی آنکھیں غصے اور سفاکیت لئے ہوئے تھی اس کے دائیں

اور بائیں شارف اور خضر ساکت کھڑے تھے، جبکہ ان کے

پیچھے سے لیلیٰ اندر داخل ہوئی۔ لیلیٰ اپنے سلکی بالوں کو پیچھے

جھٹکتی ہوئی، اپنے حسن کے پورے ناز و انداز کے ساتھ

آگے بڑھی تھی اس وحشت ناک ماحول میں بھی اس کا

اسٹائل اور چہرے کی قاتلانہ مسکراہٹ کشاب کا خون

جمانے کے لیے کافی تھی۔

کشاب نے گھبرا کر ٹیبل سے دیسی کٹا اٹھانا چاہا، مگر یارم کی

ایک عقابی نظر پر شارف اور خضر چیتے کی طرح اس پر

جھپٹے۔ شارف نے ایک سیکنڈ سے پہلے آگے بڑھ کر اس کی

کلائی پر ایسا وار کیا کہ ہڈی ٹوٹنے کی کڑک دار آواز آئی۔

کشاب درد سے بلبلا کر فرش پر گر گیا۔

آرام سے شارف بچارے کو چوٹ لگ گئی۔ لیلیٰ نے ادا سے

ٹیبل پر رکھا کشاب کا فون اٹھایا۔اس نے اپنے لمبے ناخنوں

،کو دیکھا

یہاں کوئی نیل ایکسٹینشن وغیرہ کا سین ہے لیلیٰ نے اچانک

سے سوال کیا تو خضر جو اس وقت سامنے بیٹھے کشاب کی

۔ہڈیاں توڑنا چاہتا تھا کندھے اچکا گیا

مجھے کیا پتہ میں یہاں کا کوئی بیوٹی ماسٹر تھوڑی ہوں اور ویسے

بھی ہم نے کون سارات کو یہاں رکنا ہے پاکستان سے واپس

دبئی چلیں گے وہاں سے کروالینا اپنے فیشن پورے فحال کام

کرواس نے ذرا سختی سے کہا تو لیلیٰ نے اسے آنکھیں دکھائی

تھی

پھر سیکنڈوں میں اپنے آئی فون سے اس کا پورا بینک اکاؤنٹ

اور لوکیشن ہسٹری ہیک کر کے بلاک کر دی۔اس نے اپنے

نازک لبوں کو سکیڑ کر نیچے گرے تڑپتے ہوئے کشاب کو

حقارت سے دیکھا۔

کون ہو تم لوگ؟ مجھے کیوں مارنا چاہتے ہو؟ مجھے چھوڑ دو!"

مجھے مت مارو! تم جو کہو گے میں کروں گا..." وہ اپنی

اوقات پر آکر بزدلوں کی طرح سودے بازی کرنے لگا۔

لیکن یارم نے اس کی ایک نہ سنی۔اس کی نیلی آنکھوں کا

جلال اس وقت دیکھنے لائق تھا۔یارم کے ایک ہلکے سے

اشارے پر خضر نے کشاب کو بالوں سے پکڑ کر دیوار کے

۔ساتھ سیدھا کھڑا کر دیا

یارم خطرناک روپ میں دو قدم آگے بڑھا۔اس نے تیزی

۔سے اپنی جیب سے تیز دھار بلیڈ نکالا

تم نے ۲۰۰۹ میں معصوموں کو تڑپایا تھا نا کشاب؟" یارم"

کی آواز کمرے میں گونجی۔اب تڑپ کا حساب تڑپ سے

ہو گا!"

اور پھر وحشت کا وہ کھیل شروع ہوا جس نے کشاب کی

روح فنا کر دی۔ یارم نے بلیڈ کی تیز دھار کشاب کے گلے

کے نیچے رکھی اور اسے انتہائی بے رحمی سے نیچے کی طرف

کھینچتا چلا گیا۔ وہ کوئی مہر نہیں لگا رہا تھا، بلکہ بلیڈ کو گوشت

کے اندر گہرائی تک دھنسا کر، سانپ کی طرح بل کھاتے

ہوئے، ٹیڑھے میڑھے انداز میں اس کے پورے سینے اور

پیٹ پر پھیر رہا تھا۔

آہھہ! مجھے گولی مار دو... بھگوان کے لیے مت کرو چھوڑ"

دو!"کشاب کی فلک شگاف چیخیں فلیٹ کی دیواروں سے

ٹکرائیں، مگر یارم کا ہاتھ زرہ برابر نہیں ہلا۔اس کی نیلی

آنکھیں اس تڑپ کو بہت سکون سے دیکھ رہی تھیں۔ٹی وی

پر اب بھی پرانے کیسز کی نیوز چل رہی تھی اور یہاں

حقیقت میں حساب ہو رہا تھا۔بلیڈ گوشت کو چیرتا ہوا جب

دائیں سے بائیں مڑتا، تو خون کا تیز فوارہ کشاب کے اپنے

چہرے اور فرش پر گرتا۔اس کے جسم کی کھال لٹکنے لگی تھی۔یہ منظر اتنا وحشت ناک اور گہرا تھا کہ کشاب کا پورا جسم درد کے جھٹکوں سے نیلا پڑنے لگا۔

یارم نے بلیڈ کا ایک آخری وار کیا کشاب کی آنکھیں اوپر کو الٹ گئیں،اس کی زبان باہر نکل آئی اور وہ تڑپتے تڑپتے فرش پر ڈھیر ہو گیا——اس کی چیخیں ہمیشہ کے لیے دفن ہو گئی۔

لیلیٰ نے اپنی قاتلانہ مسکراہٹ کے ساتھ لاش کے پاس

ایک چھوٹا سا کاغذ کا ٹکڑا چھوڑا جس پر صرف ایک لائن لکھی

تھی، جو صبح ہوتے ہی کنگ کے ہوش اڑانے والی تھی

چوبیس گھنٹے ختم ہونے کو ہیں... اور تمہارے تین گناہ گار"

"! جہنم پہنچ گئے۔ اب اگلی باری تمہاری ہے، کنگ

وہ سب انتہائی عام اور پرسکون انداز میں فلیٹ کی کنڈی لگا کر

باہر گلی میں نکل گئے، جہاں ممبئی کی صبح کا سورج طلوع ہو رہا

تھا اور چوبیس گھنٹوں پورے ہونے والے تھے لیکن ابھی

پاکستان پہنچنا باقی تھی۔اس نے معصومہ کے نمبر پر کال

۔ملاتے ہوئے آگے کا سفر شروع کیا

○○○○○○○

لاہور کے سنسان علاقے میں واقع ایک پرانی، سنسان کوٹھی

کے بند کمرے میں،۲۰۱۸ کے کیس کا آخری مجرم،

'جہانگیر' اپنے چند پالتو بدمعاشوں کے ساتھ چھپا بیٹھا تھا۔ٹی

وی پر نیوز چل رہی تھی اور رات کے اس پہر برسوں پرانے

دبے ہوئے کیسز کی خبروں نے اس کے چہرے کی رنگت

اڑا دی تھی۔

اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اتنے پرانے کیسز میں اس کا کیس

کہاں سے آ گیا تھا انڈیا بنگلہ دیش سری لنکہ والے کیسز سے

اس کا کیا تعلق تھا ان سارے کیسز میں پاکستان کا دبا ہوا یہ

کیس اچانک کہاں سے نکل آیا تھا ایسا لگ رہا تھا جیسے کسی کی

سازش تھی۔ یا شاید خواجہ سراؤں کی بددعائیں رنگ لے

آئی تھی ۔

بڑی خبر... ۲۰۱۸ کا وہ لاہور کیس جس میں خواجہ سرا پر "

اندھا دھند ظلم کیا گیا تھا، سپریم کورٹ اور میڈیا کے ریڈار پر

"!...آگیا... فائلیں دوبارہ کھل گئیں

سارے مجرم بے نقاب ہوں گے کسی کو بھی بخشا نہیں

جائے گا اتنے بڑے کیس میں پاکستان کا نام بھی شامل ہے

کیا پاکستان سپریم کورٹ کوئی بڑا فیصلہ کر کے ان خواجہ

سراؤں کو انصاف دلائے گا یا پھر یہ کیس بھی کہیں دب

جائے گا ہر بڑا نیوز چینل اس خبر کو اس وقت ٹیلی کاسٹ کر

رہا ہے صرف اور صرف خواجہ سراؤں پر ہونے والے ظلم

کے لیے کیا پاکستان میں ہوئے اس کیس کا اب کوئی حساب

ہو گا۔ یا ایک دفعہ پھر سے یہ چیزیں یہیں پر دب کر خاموش

ہو جائیں گی نیوز کاسٹر بولے جا رہی تھی ۔

جبکہ جہانگیر نے خوف دور کرنے کے لیے سگریٹ کا ایک

لمبا کش لیا، مگر نیوز دیکھ کر اس کا گلا سوکھ رہا تھا۔ وہ اپنے کسی

،سیاسی سرپرست کو فون ملا کر تلملا رہا تھا

"سر جی! میڈیا پر ہمارا نام آ رہا ہے، اتنے سال پرانا کیس

"...اچانک کیسے زندہ ہو گیا؟ کچھ کرو

ابھی اس کا جملہ پورا ابھی نہیں ہوا تھا جب اچانک اسے نے

اپنے سامنے کھڑے اس انسان کو دیکھا تھا! اس کی سرد نیلی

آنکھیں غصے سے اس وقت جہانگیر بھا پر جم چکی تھیں۔ اس

کے دائیں اور بائیں شارف اور خضر چیتے کی طرح الرٹ

کھڑے تھے، جبکہ پیچھے سے لیلیٰ اور معصومہ تھی۔

"""ت... تم کون ہو؟ یہاں کیسے آئے؟ باہر تو پولیس...

جہانگیر نے ہکلاتے ہوئے گلی کی طرف اشارہ کیا، جہاں دور

پولیس کی گاڑیوں کے سائرن کی مدہم آواز آ رہی تھی۔

اسے لگا کہ شاید قانون اسے بچا لے گا۔

پولیس کاذکر سن کر خضر اور شارف نے ایک دوسرے کی

طرف دیکھاان کے لبوں پر ایک زہریلی مسکراہٹ ابھری۔

جبکہ یارم نے آگے بڑھ کر اپنی نیلی آنکھیں جہانگیر کے

چہرے پر ٹکادیں،

باہر جو پولیس افسر کھڑا ہے ناجہانگیر... وہ صارم ہے، میرا"

دوست! تمہارے پالتو کتوں کو تو کب کا زندہ زمین میں دفن

کردیا میں نے یارم کی بارعب آواز کمرے میں گونجی۔

اور صارم باہر اس لیے کھڑا ہے تاکہ تمہاری چیخیں اس"

کمرے سے باہر نہ جا سکیں اور ڈیول اپنا حساب پورا کر

سکے!"

ڈیول۔۔۔۔ کون۔۔۔ ڈیول۔۔۔۔ تم۔۔ دبئ

کے۔۔۔ ڈون۔۔۔۔ ڈیول۔۔۔ اس نے ہکلاتے ہوئے

کہنا چاہا مگر اچانک خضر نے جہانگیر کو بالوں سے پکڑ کر دیوار

کے ساتھ سیدھا کھڑا کر دیا۔وہ بزدلوں کی طرح گڑ گڑا رہا

تھا،

"معاف کر دو بھائی... میں توبہ کرتا ہوں"

یارم کے پاس وقت نہیں تھا، گھر پر روح اور رویام اس کے

منتظر تھے اور اسے جلدی لوٹنا تھا۔پتا نہیں رویام کے سکول

کا پہلا دن کیسا تھا۔اسے خود بھی دلچسبی تھی جاننے میں اس

نے اپنی جیب سے اپنا تیز دھار بلیڈ نکالا اور ایک ہی جھٹکے میں

جہانگیر کو موت کی نیند سلا دیا کیونکہ اس کے پاس وقت کم

تھا شاید اسے اپنے چوزے کو شاید منانا بھی پڑ سکتا تھا ۔

اس کے وار میں اتنی طاقت تھی کہ بلیڈ ایک ہی جھٹکے میں

گردن سے لے کر پیٹ تک جہانگیر کی جسم کو دو حصوں

میں تقسیم کر چکا تھا

خضر کی طبیعت خراب ہونے لگی تھی جبکہ شارف کو تو الٹیاں

آنا شروع ہو چکی تھی وہ اگلے ہی لمحے باہر نکل گیا تھا جبکہ خضر

صبر کیے وہیں کھڑا رہا لیلیٰ کی سانسیں تیز ہونے لگی تو وہ بھی

تیزی سے وہاں سے نکل گئی تھی جبکہ معصومہ کو نجانے

کیوں آج ڈر نہیں لگ رہا تھا بلکہ اسے خوشی ہو رہی تھی کہ

مجرم اپنے انجام تک پہنچ رہے تھے

خضر نے لاش کے پاس آخری کاغذ کا ٹکڑا چھوڑا

"چوبیس گھنٹے ختم... اور تمہارے چاروں گناہ گار جہنم پہنچ

گئے۔۔۔اب تیار رہو اب تمہاری باری کنگ"

یارم نے گھڑی دیکھی، چوبیس گھنٹے پورے ہونے میں کچھ

وقت باقی تھا۔اس نے اپنے بکھرے بال درست کیے اور پر

سکون سے انداز میں باہر نکل گیا، جہاں باہر کھڑی گاڑی میں

صارم اور باقی سب اس کے منتظر تھے،اور اب یارم کا اگلا

سفر سیدھا اپنے گھر کی طرف تھا جہاں اس کی زندگی اس کا

انتظار کر رہی تھی

○○○○○○○○

یارم گھر واپس آیا تو ہر طرف اندھیرا چھایا ہوا تھا، صرف

اپنے کمرے کی لائٹ آن دیکھ کر وہ سمجھ گیا تھا کہ شاید روح

جاگ رہی ہے یا شاید نماز کے لیے وہ جاگ چکی ہو گی۔ وہ

تیزی سے اندر داخل ہوا اور سامنے روح کو سجدے میں

دیکھتے مسکراتے ہوئے آکر آرام سے بیڈ پر بیٹھ گیا کپڑے وہ

چینج کر کے آیا تھا، اس وقت کافی فریش لگ رہا تھا، یہ الگ

بات تھی کہ وہ کافی زیادہ تھکا ہوا تھا۔ کل صبح سے اس نے

روح اور رویام کی شکل نہیں دیکھی تھی جس کی وجہ سے اس

پر جھنجلاہٹ سوار تھی۔اس نے بیڈ پر گہری نیند سوئے

ہوئے رویام کو دیکھا اور پھر جھک کر اس کا چہرہ چومتے ہوئے

آہستہ سے اس کے کان میں سوری بول کر اسے کے گال

چومتے ہوئے پیچھے ہٹا تھا وہ اپنے بیٹے کا فرسٹ ڈے آف

اسکول انجوائے نہیں کر پایا تھا جس بات کا اسے کافی افسوس

تھا ۔

آ گئے آپ؟ ہو گئی آپ کی واپسی؟ ہو گیا آپ کا ضروری

ترین کام؟ آپ کے بچے اور بیوی سے زیادہ ضروری ہو گئے

ہیں آپ کے کام؟ آپ کو تو ہوش ہی نہیں ہے یارم، یہ کوئی

طریقہ ہے؟ ساری رات میں بیٹھی آپ کا انتظار کرتی رہی

کہ ابھی آ رہے ہوں گے آپ، ابھی آ رہے ہوں گے، لیکن

نہیں، آپ کی تو کوئی خبر ہی نہیں تھی۔ دبئی میں نہیں تھے نا

آپ؟ اس بات کا تو مجھے پورا یقین ہے۔ آپ خود ہی سچ سچ بتا

دے دیجیے ورنہ اچھا نہیں ہوگا، میرا معصوم بچہ آپ کے انتظار

میں آدھی رات تک جاگتا رہا کہ کب بابا آئیں گے، کب وہ

انہیں اپنی ساری روٹین بتائے گا۔ جانتے ہیں اس کا پہلا دن

کیسا گزرا ہے؟ اتنا ایکسائیٹڈ تھا میرا بچہ اور ایک آپ تھے

جنہیں کوئی فرق ہی نہیں پڑتا، اپنے ضروری کام نپٹانے کے

چکر میں میرے بچے کو اگنور کر دیا۔ وہ غصے سے کہتی جائے

نماز فولڈ کرتی ہوئی سائیڈ پر رکھنے لگی تھی جبکہ یارم اس کی

ایک ایک بات سنتا خاموشی سے سر ہلا گیا تھا، یہ اس کی غلطی

تھی جس پر وہ کچھ کہہ ہی نہیں سکتا تھا ۔

ہممم میں دبئ میں نہیں تھا، مجھے ایک ضروری کام کی وجہ

سے جانا پڑا اور میں اس کے لیے تم سے، رومی سے بہت

زیادہ سوری ہوں، لیکن رومی سے زیادہ سوری ہوں کیونکہ

اس کا فرسٹ ڈے آف اسکول میری وجہ سے اتنا اچھا نہیں

ہو سکا جتنا وہ چاہتا تھا، لیکن کوئی بات نہیں، اپنے بیٹے کی

کہانیاں میں اس کے اسکول جانے سے پہلے ہی سن لوں گا۔

تم تھوڑی ہیلپ کر دینا اسے منانے میں۔ نرمی سے

مسکراتے ہوئے اپنے کان تھامتا اپنی غلطی مان چکا تھا جبکہ

روح، جو اس سے ناراض ہونے کا ارادہ رکھتی تھی، خاموشی

سے اسے دیکھ کر رہ گئی تھی۔ اس کا شک بالکل درست نکلا

تھا، وہ یہاں نہیں تھا، وہ کہاں تھا؟ باہر کیوں گیا تھا؟ یہ سب

پوچھنے کا کوئی مقصد ہی نہیں تھا جب اس نے خود ہی کہہ دیا

تھا کہ وہ یہاں نہیں ہے۔اس سے کسی طرح کا جھوٹ

بولنے کے بجائے جب اس نے خود ہی قبول کر لیا تھا تو پھر وہ

کیا ہی کہہ سکتی تھی۔اس کا ارادہ تو یہ تھا کہ وہ اسے بتائے کہ

وہ جب یہاں نہیں ہوتا تب روح کو پتہ چل جاتا ہے، لیکن

شاید یارم یہ بات پہلے سے ہی جانتا تھا،اسی لیے وہ بنا کچھ کہے

اس کے کپڑے چیک کرنے لگی تھی جو کافی صاف ستھرے

تھے لیکن پھر بھی ایک عجیب سی سمیل آرہی تھی

آپ کے کپڑوں سے یہ عجیب سی سمیل کیسے آرہی ہے؟ صبح

یہ بلیک بٹن والی شرٹ تو نہیں پہن کر گئے تھے آپ؟ وہ

فوراً ہی پہچان گئی تھی، اس پر یارم ہلکا سا مسکرایا۔

کمینوں کا بہت ہی گندا خون تھا، گندے خون کی سمیل

آسانی سے جاتی نہیں ہے، میں ایک دفعہ پھر سے نہالیتا

ہوں، تم ایزی ہو جاؤ بے بی۔ وہ آہستہ سے اس کے چہرے پر

ہاتھ پھیرتا، اسے کچھ بھی کہنے کا موقع دیے بغیر ہی اپنے

کپڑے لے کر واش روم میں گھس گیا تھا۔روح نے گہری

سانس لیتے ہوئے واش روم کے بند دروازے کو دیکھا تھا،

اب وہ کچھ چھپاتا نہیں تھا، کلیئر اور صاف بات کر کے بات

ہی ختم کر دیتا تھا، اچھا تھا وہ کسی بھی چیز سے انجان نہیں تھی

اور نہ ہی اب یارم اسے کسی بھی چیز سے انجان رکھتا تھا۔

تھوڑی دیر کے بعد وہ نہا کر باہر نکلا تو کافی فریش لگ رہا تھا

۔لیکن چہرے پر تھکاوٹ تھی

صاف لگ رہا تھا کہ وہ ساری رات نہیں سویا ۔

آپ کافی تھکے ہوئے لگ رہے ہیں، تھوڑی دیر سو جائیں،

میں آپ کو جگا دوں گی اگر کچھ ہوا تو، میرا مطلب ہے کوئی

آیا آپ کے لیے تو۔ اس کی تھکاوٹ کا سوچتے ہوئے کہنے لگی

تو یارم نے مسکرا کر نفی میں سر ہلاتے ہوئے رویام کے

ساتھ اپنی جگہ بنائی تھی ۔

نہیں روح بے بی، میرا بچہ مجھ سے ناراض ہے، میرا چوزہ

کل اسکول سے ہو کر آیا ہے اور اس نے اپنی کہانیاں بھی

مجھے نہیں سنائیں، جب تک یہ اسکول نہیں چلا جاتا تب تک

میں نہیں سونے والا بلکہ میں خود اسے اسکول چھوڑ کے آؤں

گا۔ ویسے کیا خیال ہے تمہارا؟ کیا اسکول جانے میں کوئی

مسئلہ تو نہیں ہو گا اسے؟ ویسے تو کل کافی ایکسائیٹڈ تھا۔ وہ

رو یام کے قریب بیٹھتے ہوئے آہستہ سے اس کا ماتھا چومتا

اس سے باتیں کرنے لگا تھا جبکہ روح بھی مسکرا کر اس کے

پاس ہی بیٹھ گئی تھی۔

جی نہیں جناب، میرا بچہ بالکل بھی ضدی نہیں ہے، روز

اسکول جائے گا، سارے ٹیچرز بھی پسند آ گئے ہیں اور بہت

سارے دوست بھی بن گئے ہیں، یہ الگ بات ہے کہ ایک

ٹیچر نے کسی بات پر ڈانٹ دیا ہے تو تھوڑا سا موڈ آف ہو گیا

تھا، باقی ماشاءاللہ پہلا دن تو بہت اچھا گزرا ہے اور کل رات

سونے سے پہلے نیکسٹ ڈے کے لیے اپنی ڈریس اور جو گرز

بھی تیار کر کے سویا تھا۔روح اس کو دیکھ کر اسے تفصیل سے

بتانے لگی تھی جبکہ اس کی باتیں سن کر یارم ہنستا ہوا اس کے

۔جاگنے کا انتظار کرنے لگا تھا

چلو یہ تو بہت اچھی بات ہے، آہستہ آہستہ ایڈجسٹ ہو

جائے گا۔ناراض تھا مجھ سے ؟اب کے یارم نے اپنے

۔مطلب کی بات پوچھی تو روح نے کندھے اچکائے تھے

اس کا ناراض ہونا بنتا ہے اور میں بالکل بھی آپ کی مدد نہیں

کرنے والی اسے منانے میں، کیونکہ آپ اپنی غلطیوں کی وجہ

سے اس کو ناراض کر کے بیٹھے ہیں، بلکہ میں بھی سو رہی

ہوں، آپ جانیں اور آپ کا بیٹا جانے۔ روح نے بیڈ پر لیٹتے

ہوئے اس کی طرف کروٹ لیتے ہوئے آنکھیں بند کر لی،

انداز ایسا تھا جیسے وہ سچ مچ میں سونے والی ہے۔ رویام کا

اسکول تقریباً 10 بجے کے آس پاس شروع ہوتا تھا اور ابھی

صرف صبح کے ساڑھے چار بج رہے تھے، یعنی کہ ابھی بہت
سارا ٹائم تھا، تھوڑی ہی دیر میں وہ گہری نیند سو چکی تھی جبکہ
یارم سونے کے بجائے رویام کے اٹھنے کا انتظار کرنے لگا تھا،
وہ جانتا تھا اگر وہ سو گیا تو اس کی آنکھ نہیں کھلے گی اور پھر اس
کے لاڈلے نخریلے بچے کو مزید ناراض ہونے کا موقع مل
جائے گا، اسی لیے وہ ہر تھوڑی دیر کے بعد اس کا چہرہ چومتا
اس کے جاگنے کا انتظار کرنے لگا۔

○○○○○○○

وہ کافی زیادہ دیر سے جاگا تھا، یارم نے تب تک نہیں جگایا تھا جب تک وہ خود اٹھ نہ گیا، یارم نے اسے بالکل بھی تنگ نہیں کیا تھا کیونکہ اس کا یہ چھوٹا سا چوزہ سوتے ہوئے بے حد پیارا لگتا تھا۔اس نے جیسے ہی آنکھیں کھولیں، یارم نے مسکراتے چہرے کے ساتھ اسے سرپرائز کیا تھا، تھوڑی دیر کے لیے اپنی ناراضگی بھولے ہوئے وہ اگلے ہی لمحے چہک کر

اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں لے چکا تھا اور صبح صبح

اس پر اپنی محبتوں کی کرم نوازی کر گیا تھا، اپنے گال پر اس

کے لبوں کا میٹھا میٹھا لمس محسوس کرتا، یارم گہرا مسکراتا اس

کے چہرے کو چومنے لگا تھا، جب وہ اگلے ہی لمحے اپنی

ناراضگی یاد کرتا ناراضگی سے چہرہ پھیرتا روح کی طرف

ہونے لگا تھا، لیکن یارم کا اسے مزید ناراض رکھنے کا کوئی

ارادہ نہیں تھا، اسی لیے اس کے گرد اپنا حصار بناتا دوبارہ اس

کا چہرہ اپنے قریب کر گیا

چوزے بابا سے ناراض نہیں ہوتے، بابا ضروری کام کے

لیے گئے ہوئے تھے۔اس نے پیار سے سمجھانا چاہا تھا جبکہ وہ

روح کی گردن میں بازو ڈال کر اسے جگانے کی کوشش کر

رہا تھا تاکہ وہ اس کی ناراضگی کا بڑا میسج اس کے باپ تک پہنچا

سکے، لیکن وہ گہری نیند میں جا چکی تھی، پتہ نہیں روح کو

سوئے کتنا وقت ہو چکا تھا، تین دفعہ اس کا کندھا ہلانے پر

بھی جب وہ نہیں جاگی تو اس نے ہلکا سا شور بھی مچایا تھا

۔ اس کا یار م کے ساتھ جیسے مقابلہ شروع ہو چکا تھا، جو اسے

اپنے قریب کھینچتا اپنی باہوں میں بھرنے کی کوشش کر رہا

تھا اور وہ ہر بار چہرہ دوسری طرف پھیرتا روح کو جگانے کی

کوشش کر رہا تھا ۔

کیا مسئلہ ہے یار، بات تو سن لے، پتہ ہے کیا؟ کل نا ایک

بہت بڑا ڈائنوسار آ گیا تھا، مجھے اس کو مارنے جانا پڑا تھا، تجھے

پتہ ہے وہ ڈائنوسار کتنا خطرناک تھا؟ کتنے لوگوں کو نقصان

پہنچا چکا تھا، اگر میں اسے مارنے نہیں جاتا نا تو بہت مسئلہ بن

جاتا، سمجھنے کی کوشش کیا کر۔ وہ اسے زبردستی اپنے قریب

کرتا سمجھا رہا تھا جبکہ اس کی بات سنتا رویام آنکھیں پھیلائے

اس کی طرف دیکھنے لگا۔

؟ڈائنوشال کدل تا؟اول اپ نے اش تو کیشے مالا

ڈائنوسار کدھر تھا؟اور آپ نے اس کو کیسے مارا؟)وہ)

پریشانی سے اگلے ہی لمحے بیڈ سے اٹھتا اس کے سینے پر آکر

لیٹ گیا تھا جبکہ یارم اس کے گرد اپنا حصار بناتا اپنی جھوٹی

کہانی کو ایک مکمل کہانی کا روپ دینے کی کوشش کرنے لگا

تھا۔

بس یار اب تجھے کیا ہی بتاؤں، بہت بڑا ڈائنوسار تھا اور بہت

ہی زیادہ گندے والا تھا، میں نے بہت مشکل سے اس کو

ٹھکانے لگایا ہے، پتہ ہے وہ سب کو کھانے والا تھا، اچھے

لوگوں کو، برے لوگوں کو، اس کو مارنا بہت ضروری ہو گیا

تھا۔ میں تو گھر آ رہا تھا، میرا بیٹا اسکول سے واپس آیا تھا تو اس

کی ساری کہانیاں بھی تو سننی تھیں، لیکن اچانک ہی خضر

نے بتایا کہ اتنا بڑا مسئلہ ہو گیا ہے، میں نے سوچا اپنے بیٹے کی

کہانیاں تو میں روز سنتا ہوں، پہلے ڈائنوسار کو ٹھکانے لگا

لوں۔ وہ پیار سے اسے سمجھانے لگا تو رویام کو اس کی بات

پسند نہیں آئی، کیا مطلب تھا اس کا اگر وہ اس کی کہانیاں روز

سنتا تھا تو کیا اس کی کہانیاں امپورٹنٹ نہیں تھیں ؟

بٹ مدھے اپ تو بت تجھ بانا تانا، اپ تو مدھے بتا تر دانا

چاہیے تا !

بٹ مجھے آپ کو بہت کچھ بتانا تھانا، آپ کو مجھے بتا کر جانا)

چاہیے تھا۔) وہ منہ بسور کر بولا تو یارم کو ایک لمحے کے لیے

اس میں روح کی روح نظر آئی، وہ بالکل روح کے انداز میں

بات کرتا تھا، روٹھتا بھی اسی کے انداز میں تھا، وہ سب کچھ

۔ سیکھتا بھی تو اسی سے ہی تھانا

ہاں تو میری جان، میں سنوں گا نا تمہاری ساری باتیں، چل

شروع ہو جا، کیا کیا بتانا ہے تو نے مجھے؟ سب کچھ بتا، میں

جانتا ہوں میرے بیٹے کے اسکول کا پہلا دن بہت اچھا گزرا

ہے، آجا ہم باہر گھومنے چلتے ہیں، بہت ساری باتیں کریں

گے، تو مجھے اپنی کہانی سنانا، میں تجھے اپنی کہانی سناؤں گا۔ وہ

نرمی سے اسے اٹھا کر واش روم میں لے کر آیا تھا کہ اسے

برش کروا سکے، ابھی صبح کے تقریباً ساڑھے سات بجے

تھے، ابھی بھی بہت وقت تھا اس کے اسکول جانے میں، یہ

تھوڑا سا وقت وہ اپنے بچے کے ساتھ پر سکون انداز میں

گزارنا چاہتا تھا اور پھر اس کی ناراضگی بھی تو دور کرنی تھی،

۔سو اس کا ارادہ اس کے ساتھ مارننگ واک پر جانے کا تھا

OOOOOOO

ان دونوں کو واپس آنے میں اچھا خاصا وقت لگ گیا تھا،

روح تو ان کا ناشتہ بھی تیار کر چکی تھی جبکہ ان دونوں کے

واپس آتے ہی حالات خوشگوار تھے،دونوں کے بیچ دوبارہ

دوستی ہو چکی تھی۔یہ الگ بات تھی کہ یارم کی کوئی ہیلپ

نہیں کی تھی رویام کو منانے میں، اس نے خود ہی رویام کو سچی جھوٹی کہانی سنا سنا کر منا لیا تھا اور اب وہ بالکل بے فکر ہو گیا تھا، اس وقت بھی اس کے چہرے پر اچھی خاصی تھکاوٹ تھی، ابھی روح نے رویام کو تیار کرنا شروع کیا تھا جبکہ ساتھ ہی وہ اسے ناشتہ بھی کروا رہی تھی، آج کل رویام کو کھانا کھلانا ایک امتحان بن چکا تھا، وہ ہر چیز میں نخرے کرنے لگا تھا، نہ ناشتہ ڈھنگ سے کرتا تھا، نہ کھانا ڈھنگ سے کھاتا،

آج کل تو اس کے سامنے جوکر بن کر ناچنا پڑتا تھا، جیسے جیسے

وہ بڑا ہو رہا تھا اس کی ضد بڑھتی جا رہی تھی، ایسے میں روح

جتنا ہو سکے اس کی صحت کا خیال رکھ رہی تھی، جبکہ ان

معاملوں میں یارم بالکل بے فکر تھا کیونکہ وہ جانتا تھا روح

جس طرح رویام کا خیال رکھ سکتی ہے، اس طرح اور کوئی

نہیں رکھ سکتا۔

رویام ناشتے کے دوران بھی مسلسل یارم سے اپنے اسکول

کے بارے میں ہی باتیں کرتا رہا تھا، گیا تو وہ صرف تین گھنٹے

کے لیے تھا لیکن باتیں اتنی تھیں کہ جو ختم ہونے کا نام نہیں

لے رہی تھیں، جبکہ اپنے بیٹے کا اسکول کا پہلا دن وہ بھی

بہت انجوائے کر رہا تھا، وہ اپنے بیٹے کی ایک ایک ایکٹیویٹی کو

انجوائے کرنا چاہتا تھا، اس کے ایک ایک لمحے کو اس کے

ساتھ جینا چاہتا تھا، وہ سب کچھ کرنا چاہتا تھا جو وہ خود اپنی

زندگی میں نہیں کر پایا تھا، وہ رویام کو باپ کی کمی کبھی

محسوس نہیں ہونے دینا چاہتا تھا، یارم نے جس طرح

محرومیوں میں اپنا بچپن گزارا تھا، وہ محرومیاں وہ اپنے بچے

کو نہیں دینا چاہتا تھا

رویام کو لینے کے لیے شارف آیا تھا، مشارف بھی اس کی

گاڑی میں موجود تھا، رویام کافی ایکسائیٹڈ تھا جبکہ یارم بھی

یہی چاہتا تھا کہ اسے جلد ہی اسکول کی عادت لگ جائے،

حالانکہ وہ اسکول جانے سے پہلے ہی اسے اے لیول کے لیے

تیار کر چکا تھا، وہ بہت لائق تھا، اس کی لرننگ اسکل بھی

کمال کی تھی، کبھی کبھی تو یارم خود اس کی باتیں سوچ کر

پریشان ہو جاتا تھا، وہ بہت ہی ایکٹو بچہ تھا۔

چیزوں کو پک کرنا، چیزوں کو یاد کرنا، ہر چیز میں وہ کمال کی

مہارت رکھتا تھا اور یارم یہی چاہتا تھا کہ وہ ابھی سے ہی

اسکول جانا شروع کر دے، حالانکہ اسکول کے حساب سے

روح کے مطابق وہ ابھی چھوٹا تھا لیکن یارم چاہتا تھا کہ اس

کے بیٹے کا کوئی بھی دن برباد نہ ہو، وہ اسے ایک پرفیکٹ

بچپن دینا چاہتا تھا اور اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ روح اور

یارم نے اپنے بچے کو ایک پرفیکٹ بچپن دیا تھا، وہ گھنٹوں اس

کے پاس بیٹھے اس کی معصومانہ باتیں سنتے تھے، اس کی ہر چیز

میں حصہ لیتے تھے، الٹی سیدھی باتیں، ہر چیز میں وہ فل اس

کے ساتھ پارٹیسپیٹ کرتے تھے۔

OOOOOOO

رویام کو شارف کی گاڑی میں بٹھا کر وہ اندر آیا تو روح کچن

میں مصروف تھی ،رویام جاتے جاتے اپنی کسی فیورٹ

فرمائش کا اظہار کر گیا تھا اور روح نے ابھی سے ہی اس کی

تیاریاں شروع کر دی تھیں ،اب تو اس کا بیٹا اسکول جاتا تھا،

اب تو اس کے بیٹے کی ساری فرمائشیں پوری ہونا بنتی تھیں ،

وہ کچن میں داخل ہوتے ہوئے اسے پیچھے سے اپنی باہوں

میں بھرتے ہوئے اسے اپنے قریب کر گیا تھا۔

پیارے ہسبینڈ! ساری رات نہیں سوئے، تھوڑی دیر سو

جائیں، آرام کریں، آپ کو بھی سکون کی ضرورت ہے،

رویام آئے گا تو پھر اس کے دماغ میں ہزاروں کہانیاں بنی

ہوں گی، پھر اس نے وہ ساری کہانیاں آپ کو سنانی بھی ہیں،

اگر آپ اپنے بیٹے کی ناراضگی دوبارہ نہیں مول لینا چاہتے تو

بہتر ہے کہ تھوڑی دیر آرام کر لیں، روح نے اسے دیکھتے

ہوئے سنجیدگی سے کہا تھا جبکہ وہ اس کے کندھے پر سر رکھتا،

آنکھیں موندے، اس کے گرد پوری طرح سے اپنا حصار

قائم کیے ہوئے تھا۔

اپنے بیٹے کی کہانیاں میں نے سن لی ہیں، اب ذرا اپنی بیوی کی

بھی کہانیاں سنوں، وہ نرمی سے اس کی گردن کو چومتے

ہوئے اسے بتانے لگا تو وہ ہلکا سا مسکرائی تھی۔

جی بالکل ٹھیک فرما رہے ہیں آپ، لیکن فی الحال مجھے آپ

سے کچھ نہیں کہنا، آپ آرام کر لیجیے، میری باتیں وہی پرانی

ہیں، کچھ نیا نہیں ہوا ایک رات میں۔ وہ مڑ کر بولی تھی

اچھا! تمہارے ساتھ کچھ نیا نہیں ہوا ہو گا لیکن میرے ساتھ

ہوا ہے بی بی، مجھے کل سارا دن تمہاری بہت زیادہ یاد آئی،

میں بس یہی سوچتا رہا کہ تم ڈیل پوری کرنے میں کوئی ٹال

مٹول تو نہیں کرو گی، اپنے بیٹے کو تو تم نے گاڑی دلوا دیں

لیکن میرے ساتھ کی ہوئی ڈیل کو نہ تمہارا بیٹا سیر یس لے

رہا ہے اور نہ ہی تمہارے بیٹے کی ماں، اسی لیے میں سوچ رہا

ہوں پہلے آج ہم اس ڈیل کو ختم کر کے دیکھتے ہیں، وہ کیا ہے

نا، میں بزنس میں کسی طرح کا نقصان برداشت نہیں کر

سکتا۔ اس کی گردن کے پچھلے حصے کو چومتے ہوئے وہ

۔ شرارتی انداز میں بول رہا تھا

یارم! آپ جانتے ہیں نا کہ آسانی سے کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا تو پھر آپ اس طرح کی باتیں کیوں کرتے ہیں؟ جب آپ کو پتہ ہے کہ آپ کی یہ ڈیل آنے والے ایک سال تک چلتی رہے گی تو پھر کیوں اپنا حساب خراب کر رہے ہیں؟

یارم نے اسے گھور کر دیکھا تو روح کو اس کے گھورنے پر ہنسی آ گئی۔

مجھے پہلے ہی پتہ ہے تم اور تمہارا بیٹا ایک نمبر کے دھوکے باز

ہو، مجھے تم لوگوں پر یقین کرنا ہی نہیں چاہیے تھا، وہ ہاتھ

بڑھا کر چولہا بند کرتا ایک جھٹکے میں اسے اپنی باہوں میں

اٹھائے بیڈ روم کی طرف لے گیا تھا جبکہ روح "ارے

۔ارے" کرتی رہ گئی

○○○○○○○○○

کنگ! تم نے خبریں سنیں؟ کیا تمہیں نیوز کے بارے میں

پتہ چلا؟ میں تو ہر چینل سے خبریں سن کر آئی ہوں، تم

جانتے ہو کل جو سوشل میڈیا پر ہنگامہ ہوا تھا، ہر چینل پر

کنزوں کو جان سے مارنے اور ان پر بربریت اور ظلم کی

انتہائیں دکھائی جا رہی تھیں، آج ان کے اصل مجرموں کو

جہنم واصل کر دیا گیا، تمہیں پتہ ہے ان کی بھیانک ترین

موت ہوئی ہے وہ بھی بلیڈ سے؟ مجھے یقین ہے کہ ان سب

کو مارنے والا اور کوئی نہیں بلکہ میرا یارم ہے، میں یقین سے

کہہ سکتی ہوں کہ یہ سب کچھ میرے یارم نے کیا ہے۔ تم

نے دیکھا ہے کیا؟ کوئی خبر سنی ہے؟ تمہیں پتہ ہے یارم نے

ہر قتل کے ساتھ وہاں ایک چٹھی چھوڑی ہے، ایک نوٹ

لکھا ہے جس میں تمہارا ذکر کیا گیا ہے، اب ہر نیوز چینل پر

خبریں چل رہی ہیں کہ آخر کنگ کون ہے اور کس نے ان

خواجہ سراؤں کو انصاف دلایا ہے، میں تو صبح سے ہر چینل کی

خبریں سن رہی ہوں، میرے یارم نے کمال کر دیا، وہ سچ میں

ایک بہت اچھا انسان ہے، اس نے کمال کر دیا، میں ہر چینل

سے خبریں سن کر آئی ہوں، اللہ! مجھے کتنی خوشی ہو رہی

تھی، میں نے جس انسان سے محبت کی وہ کتنا اچھا ہے، میرا

دل کر رہا ہے اس کی آواز سننے کا، کنگ اسے فون کرو نا، نہ

جانے وہ دبئی میں ہو گا یا کہیں اور، پتہ نہیں ایک ہی رات

میں وہ چار الگ الگ جگہوں پر کیسے پہنچا، لیکن ہر لاش کے

ساتھ نیچے بلیڈز پڑے ہوئے تھے، سارے قتل بلیڈ سے ہی

ہوئے ہیں، یعنی کہ سارے قتل یارم نے ہی کیے ہیں اور ہر

قتل کے ساتھ وہاں پر ایک نوٹ چھوڑا ہے جس میں اس

نے تمہارا ذکر کیا، اس نے تمہیں انصاف دلایا کنگ۔ وہ

خوشی سے چہکتے ہوئے ہر طرف لہرا رہی تھی جبکہ کنگ

بالکل خاموش تھا، سامنے ٹی وی پر خبریں اب بھی چل رہی

تھیں، یارم نے صرف اس کی کمیونٹی کے لوگوں کو انصاف

نہیں دلایا تھا بلکہ ان کے مجرموں کو جہنم واصل کیا تھا، وہ

بھی انتہائی بھیانک حالت میں، لاشیں ٹی وی پر برل کر کے

دکھائی جارہی تھیں کیونکہ جس شدت سے قتل کیے گئے

تھے وہ بیان کرنے سے باہر تھا وہ خود سامنے موجود

تصویروں کو دیکھ دیکھ کر حیران ہو رہا تھا، کبھی وہ آنکھیں بند

کر کے سیٹ کی پشت سے ٹیک لگا لیتا، کبھی سیدھا ہو کر

خبریں سننے لگتا، جیسے اسے ان ساری چیزوں پر یقین ہی نہ آ

رہا ہو، لیکن کب تک؟ سب کچھ اس کے سامنے تھا، اسے
یقین کرنا تھا، ہاں کنگ کو انصاف مل چکا تھا، یارم کاظمی نے
اسے انصاف دلایا تھا، وہ لوگ جو ظلم کا نشانہ بن کر موت کو
گلے لگا گئے تھے، اس وقت ان کو انصاف مل چکا تھا، یارم
کاظمی نے ان کے مجرموں کو چن چن کر مارا تھا، ایک ایک کا
قتل کیا گیا تھا، سب کی لاشیں سامنے تھیں اور ان لاشوں کو
دیکھتے ہوئے کنگ کو سکون مل رہا تھا، پتہ نہیں حسینہ کیا کیا

کہہ کر باہر نکل گئی کیونکہ وہ اپنی ہی سوچوں میں مصروف،

صرف اور صرف یارم کے بارے میں سوچ رہا تھا، اسے

سمجھ نہیں آرہا تھا وہ یارم سے کیا کہے اور پھر وہ کس طرح

اس کا شکریہ ادا کرے، وہ جو اتنے سالوں سے نہیں کر پایا

تھا، یارم کاظمی نے کر دیا تھا، ہاں، اسے اس کیس کی طرف

متوجہ کرنے کی ضرورت تھی، اسے بتانے کی ضرورت تھی

کہ ظلم صرف مردوں یا عورتوں پر نہیں ہوتا اور بھی معصوم

لوگ ہیں جو لوگوں کے ظلموں کا نشانہ بنتے ہیں، اس نے صرف بتایا تھا اور یارم نے انتقام لیا تھا، ہاں ڈیول سچ مچ میں ایک ڈیول ہی تھا حسینہ کے چلے جانے کے بعد اس کی نگاہیں ٹی وی پر جم سی گئی تھیں، ہر خبر اسے سکون دے رہی تھی، وہ اپنے سامنے اپنے مجرموں کی لاشیں دیکھ رہا تھا، وہ پر سکون تھا، اس کی کمیونٹی کے لوگوں کے ساتھ ہمیشہ بد سلوکی کی گئی تھی، ہمیشہ ان پر ظلم کیا گیا تھا، ان کے لیے

آواز اٹھانے والا کوئی نہیں تھا، ان کے لیے سامنے آنے والا

کوئی نہیں تھا، لیکن آج پہلی دفعہ کوئی ان کے لیے سامنے آیا

تھا، ہاں یارم کاظمی نے ثابت کر دیا تھا کہ اس کا انصاف

صرف اپنے جیسے لوگوں کے لیے نہیں ہے، اس کا انصاف

ہر مظلوم کے لیے ہے، ہر اس انسان کے لیے ہے جس پر

ظلم ہوا ہے، وہ خوش تھا، بے تحاشہ خوش تھا، وہ اپنی خوشی کو

لفظوں میں بیان نہیں کر پا رہا تھا، اسی لیے خاموشی سے بس

ٹی وی دیکھ رہا تھا۔

○○○○○○○○

روح کے ساتھ کچھ حسین وقت گزار کر وہ واپس اپنے

اسٹڈی روم میں آیا تھا، اپنا لیپ ٹاپ کھولتے ہوئے اس نے

اپنے ای میلز چیک کیے تھے جہاں کنگ کی کوئی بھی میل

نہیں تھی، وہ ایک لمحے کے لیے حیران ہوا، کیا کنگ کو پتہ

نہیں چلا تھا اب تک یا وہ سب کچھ پتہ کرنے کے بعد

خاموش ہو گیا تھا؟ لیکن یارم کو اس کی خاموشی تو نہیں

چاہیے تھی، کنگ اب تک اس معاملے میں جس طرح چپ

ہو کر بیٹھا ہوا تھا، یہ خاموشی یارم کو پسند نہیں آئی تھی، وہ

چاہتا تھا کہ اب کنگ خود بخود اس کے سامنے آجائے، بس

بہت ہو گیا تھا یہ چھپن چھپائی کا کھیل، اب وہ کنگ کی طرف

سے اس کھیل کے ختم ہونے کا منتظر تھا، کنگ کو خود ہی اس

کے سامنے آکر اس سے بات کرنی چاہیے تھی، کنگ کا اب

تک اس طرح کا کوئی میسج نہ آنا اس کے لیے کافی حیران کن

تھا، رویام کے آنے میں تھوڑا سا وقت ابھی باقی تھا روح اس

سے بار بار کہہ چکی تھی کہ اسے سو جانا چاہیے، اسے آرام

کرنا چاہیے، لیکن وہ مسلسل کسی نہ کسی کام میں ہی لگا ہوا تھا،

روح کو اچھا خاصا تنگ کرنے کے بعد بھی وہ نہیں سویا تھا

بلکہ اسٹڈی روم میں آکر اپنے کام نپٹانے لگا۔

○○○○○○○○

یارم باہر رویام کے ساتھ کرکٹ کھیل رہا تھا جب اس کے فون پر ان نون نمبر سے کال آنے لگی اور وہ بھی ویڈیو کال جسے دیکھ کر وہ حیران ہوا تھا، اسے اس وقت کون ویڈیو کال کر سکتا تھا؟ اور کسی ان نون نمبر سے یوں ویڈیو کال آنا اس کے لیے کافی حیران کن تھا۔

اس نے زیادہ سوچا نہیں تھا، رویام کو کھیل میں الجھانے کے

بعد اس نے وہ کال ریسیو کر لی تھی جہاں اس کے سامنے

ایک خواجہ سرا بیٹھا ہوا تھا۔اسے دیکھتے ہی یارم کے لبوں پر

گہری مسکراہٹ آئی تھی، وہ ایک لمحے میں پہچان چکا تھا کہ

سامنے بیٹھا شخص کون ہے۔

مجھے دیکھ کر حیران نہیں ہوئے یارم؟ یا مجھے پہچان چکے ہو

تم؟ سکرین پر نظر آتے کنگ نے ہلکی سی مسکراہٹ کے

ساتھ کہا تو یارم نے کندھے اچکائے تھے۔

حیرانگی کس بات کی؟ مجھے پتہ تھا تم رابطہ کرو گے لیکن اس

طرح مجھے پسند نہیں آیا، میں چاہتا تھا کہ ہم فیس ٹو فیس

ملیں، فیس ٹو فیس بات کریں۔ خیر، میرے گفٹ کیسے لگے

تمھیں، یہ بتاؤ؟ یارم نے بڑے ریلیکس انداز میں کرسی کھینچ

کر اس پر بیٹھتے ہوئے سوال کیا تھا۔

تحفے تو تمہارے سچ میں کمال کے تھے یارم کاظمی! جب تم

نے وہ سارے ثبوت سوشل میڈیا اور نیوز چینلز پر ریلیز

کروائے تو مجھے لگا کہ یہ معاملہ یہیں پر ختم ہو گیا، یہ کہانی

یہیں پر دم توڑ گئی، لیکن نہیں، تم نے ثابت کیا کہ تم کوئی

معمولی انسان نہیں ہو، تم انصاف دلانے والے انسان ہو، تم

نے ثابت کر دیا کہ نام بے شک تمہارا ڈیول ہے لیکن تم کسی

فرشتے سے کم نہیں۔ وہ بولے جا رہا تھا جبکہ یارم اس کے منہ

سے اس طرح کی باتیں سنتا بنا کچھ بولے بس اسے دیکھ رہا

تھا۔

یہ ساری باتیں کسی کام کی نہیں ہیں کنگ، مجھے ان سب

چیزوں سے فرق نہیں پڑتا، میں نے تمہارے مجرموں کے

ساتھ وہی کیا جو ان کے ساتھ کیا جانا چاہیے تھا۔ شاید میری

یہ بات تمہیں بری لگے گی لیکن تم بھی ایک مجرم ہی ہو، مانتا

ہوں ان لوگوں نے جو کچھ تم لوگوں کے ساتھ کیا وہ غلط تھا،

وہ عبرت ناک انجام تک پہنچ چکے ہیں، لیکن ان لوگوں کا کیا

جن کے ساتھ تم نے غلط کیا؟ وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا تو وہ

حیران ہوا تھا۔

میں نے؟ میں نے کس کے ساتھ غلط کیا یار م کاظمی؟ میں

نے کبھی کسی کو دھوکہ نہیں دیا، کبھی کسی کے ساتھ فراڈ

نہیں کیا، کنگ نے کبھی کسی کے ساتھ کچھ غلط نہیں کیا۔ اگر

میرے ہاتھوں قتل بھی ہوئے ہیں تو انہی لوگوں کے ہوئے

ہیں جو غلط تھے، میں نے کبھی کسی معصوم کی جان نہیں لی،

کسی کے ساتھ ناانصافی نہیں کی۔ کنگ جیسے تڑپ اٹھا تھا،

اس کی یہ بات سن کر کہ وہ اسے مجرم قرار دے رہا تھا، یہ

بات تو غلط تھی کنگ نے تو کبھی کسی کے ساتھ غلط نہیں کیا

تھا، یارم ایسا کیسے کہہ سکتا تھا؟ اسے یہ بات خود پر الزام

محسوس ہوئی تھی ۔

کس نے کہا کہ تم نے کسی کے ساتھ کچھ غلط نہیں کیا؟ تم نے

اپنے اس کھیل میں، انڈر ورلڈ میں قدم رکھتے ہی نہ جانے

کتنے ڈون اور خطرناک گینگسٹرز کو قتل کیا، میں یہ نہیں کہتا

کہ تم نے انہیں مار کر غلط کیا ہے، وہ مجرم تھے، کبھی نہ کبھی

اپنے انجام تک پہنچنے ہی والے تھے، آج نہیں تو کل ان کو

ان کے اصل مقام تک جانا تھا، لیکن جن عورتوں کو تم نے

اس کام کے لیے استعمال کیا، ان کے بارے میں جانتے بھی

ہو تم؟ تم نے اس کھیل میں 40 خوبصورت ترین

پروسٹیٹیوٹس کو استعمال کیا تھا، تمہیں کیا لگتا ہے یہ

پروسٹیٹیوٹس صرف اپنا جسم بیچتی ہیں شوق کے لیے یا پھر

امیر بننے کے لیے؟ یا کسی بڑے آدمی کی نظر میں آنے کے

لیے؟ نہیں کنگ نہیں، تم غلط ہو، جن 40 عورتوں کو تم

نے اپنے جرم کا نشانہ بنایا وہ بھی کسی کی بیٹیاں تھیں، کسی کی

ماں تھیں، تم نے انہیں درندوں کے آگے پھینک دیا، یہ

تک نہ سوچا کہ وہ لوگ ان کا کیا حال کریں گے۔

صدف انصاری، جسے تم نے یوگانڈا کے گینگسٹر کے پاس

بھیجا تاکہ وہ اس کی خوبصورتی سے متاثر ہو کر تمہارے جال

میں پھنس جائے، جانتے ہو یوگانڈا کے گینگسٹر نے چھ دن

میں ہی اسے موت کے منہ میں پہنچا دیا؟ اس کے بچے آج

بھی روٹی کا انتظار کر رہے ہیں کہ ان کی ماں چھ مہینے سے ان

کے لیے روٹی لینے گئی ہے، آج تک واپس نہیں آئی۔

ایلے ایکس، جو اپنی ماں کے علاج کے لیے یہ گندا کام کرتی

تھی، اس کی ماں کو کچرے سے روٹی اٹھا کر کھاتے دیکھا ہے

میں نے۔ تم نے اپنے انصاف کے لیے عورتوں کا استعمال

کیا، جانتے بھی ہو کہ وہ عورتیں آج کہاں ہیں؟ کس مقام پر

ہیں؟ جن 40 عورتوں کو تم نے ان سارے کاموں کے لیے

استعمال کیا تھا، ان میں سے صرف 18 ہی زندہ ہیں، باقی

22 کہاں ہیں؟ شاید تم بھی نہیں جانتے۔ تم نے انہیں جن

درندوں کے آگے پھینکا تھا نا، ان درندوں نے انہیں نوچ

کھایا ہے، ارے ان کی لاشیں تک نہیں مل رہیں اور تم کہتے

ہو کہ تم نے کبھی کسی مظلوم کے ساتھ ظلم نہیں کیا؟ میں

مانتا ہوں وہ جسم فروش تھیں، غلط کام کرتی تھیں، لیکن اسی

غلط کام سے ان کا گھر چلتا تھا، اسی غلط کام سے وہ رات کی

روٹی کھاتی تھیں۔ تم مظلوم ہو میں مانتا ہوں، میں نے خواجہ سراؤں کو آج تک اپنا دشمن نہیں کہا کیونکہ میرے نزدیک وہ لوگ معصوم ہوتے ہیں، لیکن کنگ! تم معصوم نہیں ہو، تم ایک درندے ہو، ایک قاتل ہو، تم نے 22 معصوم بے گناہ لڑکیوں کو موت کے منہ میں پہنچایا ہے۔ یارم کاظمی تم سے کسی چیز کا حساب نہیں لے رہا لیکن یاد رکھنا، ان 22 لڑکیوں کا حساب تمہیں دینا ہو گا۔ وہ اپنی بات مکمل کرتا فون

بند کر گیا تھا جبکہ کنگ کتنی ہی دیر گہری سوچ میں اپنے فون

کو یوں ہی ہاتھ میں پکڑے کھڑا رہا تھا

○○○○○○○○○

چار پانچ دن گزر چکے تھے لیکن کنگ کی طرف سے اب

،اسے کوئی پیغام نہیں ملا تھا

آج سنڈے تھا رویام آج گھر پر تھا اور صبح سے ہی اس نے

ناک میں دم کیا ہوا تھا، کبھی ایک جگہ کبھی دوسری جگہ اسے

لے کر جا رہا تھا، آج اس نے اسے سونے نہیں دیا تھا، وہ صبح

سے ہی اسے گھمائے جا رہا تھا جبکہ یارم بھی خوشی اس

کے ساتھ گھوم رہا تھا ۔

روح کے ساتھ اس کی کسنگ ڈیل جاری تھی، روح ایک

دن کی تین کس کرنے پر راضی ہوئی تھی مرتا کیا نہ کرتا، پکچھ

نہ ملنے سے پکچھ ملنا بہتر تھا، اسی لیے یارم نے نہ چاہتے ہوئے

بھی اس آفر کو قبول کر لیا تھا۔اس کی روح اس کے لیے پکچھ

کرے، اس کے لیے اتنا ہی کافی تھا، وہ صبح سے رویام کے

ساتھ انجوائے کر رہا تھا جب اچانک ہی اس کے موبائل کی

اسکرین روشن ہوئی۔ وہ ایک نظر رویام کو دیکھتا، اسے الٹا

اٹھائے اپنے موبائل کے پاس آیا تھا، وہ آج اسپائیڈر مین بن

۔ کر یارم کے سہارے دیواریں چڑھنے میں مصروف تھا

اسپائیڈر مین کو نیچے کرو، اس نے دیوار پر چڑھنا ہے! وہ اس

کے الٹا لٹکانے پر فوراً ہی اچھل کود شروع کر چکا تھا جبکہ

یارم اسے یوں ہی اٹھائے اپنے ساتھ دوسرے کمرے میں

لے کر آیا تھا موبائل اسکرین پر اسے کنگ کا نمبر نظر آیا تھا،

فائنلی آج چھ سات دنوں کے بعد اسے یاد آہی گیا تھا، ورنہ

یارم کو تو یہ لگ رہا تھا کہ وہ پوری طرح سے خود کو ایک جگہ

پر قید کر کے بیٹھا ہوا ہے۔ پچھلے پانچ چھ دنوں سے یارم اس

کا پھیلایا ہوا رائتہ سمیٹنے میں مصروف تھا ۔

کنگ والے قصے کے بعد یارم خود ہی سب کے سامنے آ چکا

تھا، وہ انڈر ورلڈ کو بتا چکا تھا کہ وہ مرا نہیں ہے بلکہ زندہ ہے،

اتنا ہی نہیں اس نے اپنا سارا کام بھی خود ہی سنبھال لیا تھا اور

ساتھ ہی ان ساری عورتوں کا نام پتہ ڈھونڈنے میں

مصروف تھا جو اتنے عرصے سے غائب تھیں، 22 لڑکیاں

جن کی فیملی انہی کے سہارے چلتی تھی، اس وقت یارم کی

نگاہیں انہی کی تلاش میں تھیں، اس نے کوئی جگہ نہیں

چھوڑی تھی، سات لڑکیاں مل چکی تھیں جبکہ باقی ساری

لڑکیاں کہاں تھیں؟ کچھ پتا نہیں تھا۔ افسوس کی بات یہ تھی

کہ پانچ لڑکیوں کی لاشیں ملی تھیں، وہ بھی انتہائی بری

حالت میں۔

یارم جتنا ہو سکے اپنی طرف سے ان فیملیز کی مدد کر رہا تھا

جن کے لیے یہ عورتیں واحد سہارا تھیں۔

وہ کافی دنوں سے کنگ کا انتظار کر رہا تھا کہ وہ خود ہی ان

لڑکیوں کے بارے میں بتائے گا، جب ان لڑکیوں کے

بارے میں کنگ نے خود سے کچھ نہیں بتایا تو مجبوراً اس نے

خود ان لڑکیوں کی تلاش شروع کر دی تھی، لیکن کنگ کی

طرف سے ابھی تک کچھ بھی ہاتھ نہیں لگا تھا، اب کہیں

کنگ نے اس سے رابطہ کیا تھا، اس نے فوراً ہی کنگ کی کال

اٹھالی تھی۔

یارم! میں حسینہ بات کر رہی ہوں، مجھے تم سے ملنا ہے، بس

اتنا کہہ کر دوسری طرف سے فون بند ہو گیا تھا۔ یارم نے

حیرت سے اسکرین کو دیکھا تھا پھر ایک دم سے رویام کی

بگڑی ہوئی شکل دیکھ کر اسے دیوار پر چڑھانے لگا تھا کیونکہ

اسے اپنے بیٹے کے اسپائیڈر مین بننے کا شوق پورا کرنا تھا۔

○○○○○○○○

یہ بالکل ویران سی جگہ تھی جہاں دور دور تک کوئی بھی نہیں

تھا، یارم کو صبح اس جگہ کی لوکیشن سینڈ کی گئی تھی اور شام

پانچ بجے حسینہ نے اسے یہاں ملنے کے لیے بلایا تھا۔ اسے لگا

تھا کہ کنگ خود اس سے ملنے کے لیے آئے گا اسی لیے اس

نے ملنے سے ہر گز انکار نہیں کیا تھا، لیکن سامنے سے ایک

سرخ رنگ کے کپڑوں میں عورت نما آدمی نکلا، وہ حسینہ

تھی۔

اسے لگا تھا آج کنگ آئے گا لیکن اب بھی وہ اس کے سامنے نہیں آیا تھا اور کنگ کا اب تک نہ آنا اس کی بزدلی کو ظاہر کر رہا تھا۔ وہ خاموشی سے چلتا ہوا حسینہ کے پاس آیا تھا جس کی آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو تھے۔

کیسی ہو حسینہ؟ ہاتھ کی چوٹ اب کیسی ہے؟ زیادہ درد وغیرہ تو نہیں ہے؟ یارم نے نرمی سے ہی اس سے بات شروع کی تھی، جبکہ وہ اس کی طرف سے ہمدردی پاتی اگلے ہی لمحے

اس سے لپٹ کر رونے لگی۔ یارم نے آہستہ سے اس کے

کندھے پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے اسے سہارا دینے کی کوشش

کی تھی، یہ تکلیف، یہ آنسو ہاتھ پر لگی ہوئی چوٹ کے لیے تو

ہرگز نہیں تھے۔

کیا ہوا حسینہ، سب کچھ ٹھیک تو ہے نا؟ اس طرح سے رو

کیوں رہی ہو؟ وہ پریشانی سے پوچھنے لگا تھا جب اس کے

رونے میں مزید شدت آگئی۔

اس نے اپنے آپ کو ختم کرنے بعد یہ آخری خط.. اس نے

تمہارے نام خط لکھا ہے جو میں تمہیں دینے کے لیے آنا

چاہتی تھی لیکن ہمت ہی نہیں ہو رہی تھی، آج بہت ہمت

کر کے میں نے تمہیں یہ دینے آئی ہوں وہ مجھے اس بڑی

ظالم دنیا میں اکیلا چھوڑ کر چلا گیا... وہ بری طرح سے روتے

ہوئے اسے بتا رہی تھی جبکہ یارم نے گہری سانس لیتے

ہوئے اسے سہارا دیا تھا ۔

یہ آخری خط اس نے تمہارے نام لکھا ہے، میں نے اس خط کو نہیں کھولا، میں نہیں جانتی اس میں کیا لکھا ہے، تم اس خط کو پڑھ لینا اور ہاں، کنگ نے کہا تھا کہ اس سے نفرت مت کرنا، دنیا نے اس سے نفرت کی ہے، تم اس سے نفرت مت کرنا۔ وہ کہتے ہوئے اپنا دوپٹہ اپنے لبوں میں دباتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

○○○○○○○

یارم کو کنگ کی موت کا بہت افسوس تھا، رویام سوچکا تھا

روح کو نماز میں مصروف پاکر وہ خود اٹھ کر اسٹڈی روم میں آ

گیا تھا، کنگ کا لکھا ہوا آخری خط اس کے پاس موجود تھا جسے

اس نے ابھی تک نہیں کھولا تھا، کمرے میں داخل ہوتے

ہوئے اس نے خاموشی سے وہ خط نکال کر پڑھنا شروع کیا۔

جس میں کنگ کے آخری الفاظ درج تھے۔

یارم کاظمی! یارم کہوں یا کوئی فرشتہ سمجھ نہیں آرہا، آج سچ

میں میں تمہارے سامنے خود کو بہت چھوٹا محسوس کر رہا

ہوں۔ ٹھیک کہا تم نے، میں گنہگار ہوں، بہت بڑا گنہگار

ہوں، تم ٹھیک تھے یارم کاظمی، میں نے ہمیشہ غلط کیا ہے،

اپنی کمیونٹی کو انصاف دلانے کے لیے میں جرم کی جس حد

تک جاسکتا تھا میں گیا، میں جو کر سکتا تھا وہ میں نے کیا، لیکن

پھر بھی میں وہ نہیں کر سکا جو میں کرنا چاہتا تھا، میں اپنے

لوگوں کو ایک انصاف دلانا چاہتا تھا، میں اپنے لوگوں کو ایک

مقام دلوانا چاہتا تھا، ہاں میرا طریقہ غلط تھا اور غلط طریقے

سے کچھ بھی کیا جائے وہ کبھی صحیح نہیں ہو سکتا۔

تم نے صحیح کہا، میں نے بہت غلط کیا، بہت زیادہ غلط کیا، ان

عورتوں کی زندگی تباہ کر دی، ان کے ساتھ برا کرتے ہوئے

میں یہ بھول گیا تھا کہ اگر خواجہ سرا معصوم ہیں تو عورت تو

کمزور ہے، عورت پر ظلم کر کے میں نے انسانیت کی توہین

کی۔ میں صرف خود کو اور اپنے جیسے لوگوں کو ہی مظلوم

سمجھتا رہا۔ میں نے بہت پہلے فیصلہ کیا تھا کہ جس دن میری

کمیونٹی کو انصاف مل گیا، جس دن ان کیسز کا فیصلہ ہو گیا،

میں خود کو ختم کر دوں گا، آج میں خود کو ختم کر رہا ہوں

یار م۔ تم نے ٹھیک سوچا تھا، میری کوئی لمبی چوڑی ٹیم نہیں

تھی، کوئی نہیں تھا میرا، میرے پاس صرف حسینہ تھی،

میری دوست، میری بیٹی، میری زندگی۔ کہنے کو یہ بھی مجھے

سڑک سے ہی ملی تھی لیکن میں نے اس کو اپنے ساتھ رکھ

لیا، میرے ہر دکھ سکھ کی ساتھی، لیکن اب میں اسے اکیلا

چھوڑ کر جا رہا ہوں، ہاں میں تم سے اور کچھ نہیں کہوں گا

سوائے اس کے کہ حسینہ کا خیال رکھنا، یہ میرے کسی جرم

میں انوالو نہیں ہے، یہ معصوم ہے، بے گناہ ہے۔

مجھے یقین ہے کہ اب کبھی مجھ جیسے لوگوں کے ساتھ

کچھ برا نہیں ہو گا، جب بھی لوگ خواجہ سراؤں کے ساتھ

کچھ برا کرنے کے بارے میں سوچیں گے تب انہیں یاد آئے گا کہ ڈیول نام کا ایک آدمی ہے جو انسانیت نبھانے کے لیے کسی کا جینڈر نہیں دیکھتا۔

میں تمہاری طرف سے ملے اس انصاف کو یاد رکھوں گا یارم کاظمی۔ اگر میرا احساب ہوا اور روزِ محشر خدا نے مجھ سے پوچھا کہ میں نے انسان کے روپ میں فرشتہ کیسے پایا تو میں تمہارا نام لوں گا، میں دنیا میں تمہیں کچھ نہیں دے سکا لیکن

وعدہ کرتا ہوں آخرت کے دن خدا کے سامنے میں تمہاری

گواہی دوں گا، مجھے دعاؤں میں یاد رکھنا۔ یارم اس کے

آخری الفاظ پر خاموشی سے خط بند کرتے ہوئے سائیڈ ٹیبل

پر رکھتے ہوئے یارم گہری سوچ میں وہیں صوفے کے ساتھ

ٹیک لگا کر بیٹھ گیا تھا، لوگ کیوں نہیں سوچتے کہ انسان

انسان ہے، اس کا جینڈر کچھ بھی کیوں نہ ہو!

آخر معاشرہ کب تک ان وجودوں کو محض تماشہ یا ملامت

سمجھتا رہے گا؟ خواجہ سرا بھی تو انسان ہوتے ہیں، ان کے

سینے میں بھی تو دھڑکتا ہوا دل ہوتا ہے، وہ بھی درد محسوس

کرتے ہیں، وہ بھی تڑپتے ہیں۔ ان کا جرم کیا ہے؟ صرف یہ

کہ وہ اس دنیا کے بنائے ہوئے کسی مخصوص سانچے میں

فٹ نہیں بیٹھتے؟ لوگ کیوں نہیں سمجھتے کہ ان کی تکلیف،

ان کے آنسو اور ان کی سسکیاں بھی اتنی ہی حقیقی ہیں جتنی

کسی اور انسان کی ہو سکتی ہیں۔ دنیا بھلے ان کے وجود سے

نظریں چرا لے، لیکن یارم جانتا تھا کہ ان پر ہوئے ایک ایک

ظلم کا، ایک ایک زخم کا اور ان کی ہر بے بسی کا حساب خدا

کے ہاں ضرور ہو گا۔ اس پاک ذات کی عدالت میں کسی کا

جینڈر نہیں، صرف اس کی مظلومیت دیکھی جائے گی اور

وہاں انصاف بن مانگے ملے گا۔

آج بھی نہ جانے کتنے خواجہ سرا اس وقت بھی کسی کی تلخ

باتوں، کسی کی درندگی یا کسی کے تمسخر کا نشانہ بن کر سسک

رہے ہوں گے۔ وہ تالیاں بجا کر اپنا پیٹ نہیں بھرتے، وہ

دراصل اپنے اندر کے اس ماتم کو چھپانے کی کوشش کرتے

ہیں جو دنیا انہیں روزِ پیدائش سے تحفے میں دیتی ہے۔ لوگ

کیوں نہیں سمجھتے کہ تپتی دھوپ میں، سڑکوں پر سستے سنگھار

کے پیچھے چھپے ان کے چہروں پر جو آنسو ہوتے ہیں، وہ چھبتے

ہوئے تیزاب جیسے ہوتے ہیں۔ وہ اپنی ہی سوچوں میں گم

۔ خالی دیوار کو دیکھ رہا تھا

اگر اس کے رویام کو ذرا سی خراش آجائے تو روح تڑپ جاتی

تھی، تو ان ماؤں کے دل کیسے پتھر ہو جاتے ہیں جو اپنے جگر

گوشوں کو صرف اس لیے گھر سے نکال دیتی ہیں کہ دنیا کیا

کہے گی؟ دنیا نے تو انہیں جیتے جی مار دیا، لیکن خدا تو دیکھ رہا

ہے۔ یارم نے صوفے کی پشت سے سر ٹکا کر ایک گہری

سانس لی۔ ان پر ہوئے ایک ایک ظلم کا حساب ہو گا، ان کی سسکیوں کا، ان کی تنہائی کا اور ان کی بے گور و کفن لاشوں کا حساب ہو گا اور جس دن یہ حساب ہو گا اس دن... اس دن کوئی ڈون، کوئی گینگسٹر اور کوئی مغرور انسان خدا کے انصاف سے بچ نہیں پائے گا۔

یارم! یہ کیا کہ آپ ابھی تک یہیں بیٹھے ہیں آج سونے کا ارادہ نہیں ہے کیا آپ کا؟" روح اسے ڈھونڈتی ہوئی اسٹڈی

روم میں آئی تو یارم کو خاموش بیٹھے دیکھا۔اسے دیکھ کر یارم

ذرا سا مسکرایا۔

کمرے میں آنے پر کچھ ملے گا کیا؟" وہ اسے دیکھتے ہوئے "

اٹھ کھڑا ہوا، شرارتی نگاہوں سے اسے دیکھا تھا۔

آج کے تین کسز آپ صبح زبردستی لے چکے ہیں، اس سے "

زیادہ مجھ سے امید مت رکھیے گا۔" وہ منہ بناتی واپس جانے

لگی تو یارم نے تیزی سے اس کے پاس آتے ہوئے اس کا

ہاتھ تھاما تھا، وہ اب بالکل ریلیکس ہو گیا تھا۔

اس نے یہاں بیٹھے بیٹھے ایک بہت بڑا فیصلہ کیا تھا، اس نے

سوچا تھا کہ وہ حسینہ کو یوں ہی نہیں چھوڑے گا، وہ حسینہ کو

ایک ویلفیئر کھول کر دے گا جو اسپیشلی خواجہ سراؤں کے

لیے ہو گا، جہاں چھوٹے بچے، بزرگ، بڑے، ہر طرح کے

وہ لوگ جنہیں دنیا دھتکارتی ہے، ان کو ایک گھر دیا جائے گا،

ان کے لیے ایک شیلٹر بنوائے گا جہاں ان لوگوں کو غیر

نہیں سمجھا جائے گا، جہاں کے لوگ ان سے محبت کریں

گے، وہ آپس میں مل جل کر رہیں گے۔ یارم، کنگ کی

آخری خواہش کو ادھورا نہیں چھوڑنے والا تھا، وہ ہمیشہ حسینہ

کو اپنے پاس رکھنے والا تھا، حسینہ معصوم تھی، وہ اس کی

معصومیت کو کبھی برباد نہیں ہونے دینے والا تھا اور اس

شیلٹر سے کئی لوگوں کو اس نے دنیا کے ظلم سے بچانا تھا، یہ

اس کا فیصلہ تھا۔اور اسے یقین تھا کہ اس کے اس فیصلے میں

.یقیناًاس کی ساری ٹیم اس کے ساتھ ہو گئی

روح..." یارم نے اس کا نرم ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں کی

مضبوط گرفت میں لیتے ہوئے اسے اپنے اور قریب کیا۔

۔اس کی سنجیدہ آنکھوں میں اب سکون جھلک رہا تھا

جی؟"روح نے مسکرا کر سر اٹھا کر اسے دیکھا۔ وہ یارم کے "

چہرے کے تاثرات سے سمجھ گئی تھی کہ وہ اس وقت کسی

۔بہت گہری سوچ سے نکل کر آیا ہے

میں نے ایک فیصلہ کیا ہے،اور اس نیک کام میں مجھے سب "

سے پہلے تمہارا ساتھ چاہیے،"وہ اسے ان سب چیزوں میں

کبھی شامل نہیں کرتا تھا یارم نے اسے کنگ کے خط اور حسینہ

کے لیے شیلٹر ہوم بنانے کے اپنے ارادے کے بارے میں

بتایا۔ یارم کی باتیں سن کر روح کی آنکھیں خوشی اور فخر سے

چمک اٹھیں۔

"یارم! یہ تو بہت خوبصورت سوچ ہے۔ میں ہر قدم پر آپ

کے ساتھ ہوں،" روح نے مسکراتے ہوئے اپنے دوسرے

ہاتھ سے بھی یارم کے ہاتھ کو تھام لیا۔ "مجھے خوشی ہے کہ

میرے یارم صرف دنیا کے لیے ڈیول نہیں، بلکہ ٹوٹے

ہوئے دلوں کے لیے ایک فرشتہ بھی ہیں۔"

روح کی بات سن کر یارم کے لبوں پر دلکش مسکراہٹ لوٹ

آئی۔اس کا سنجیدہ موڈ پل بھر میں غائب ہو گیا اس کی

۔آنکھوں میں شرارت جاگ اٹھی

اچھا؟ تو میری روح بے بی کو اپنے شوہر پر اتنا فخر ہو رہا"

ہے؟" یارم نے ایک دم جھک کر اس کے چہرے کے

قریب آتے ہوئے سر گوشی کی۔اس کی اچانک قربت پر

روح نے گھبرا کر پیچھے ہٹنے کی کوشش کی، لیکن یارم کی

۔ گرفت اس کے ہاتھ پر اور مضبوط ہو گئی

یارم "میں نے ابھی کہا تھا نا کہ صبح کے تین کسز پورے ہو"

چکے ہیں، اب اور کچھ نہیں ملنے والا، "روح نے اس کے

چوڑے سینے پر اپنے ہاتھ رکھتے ہوئے اسے پیچھے دھکیلنے کی

ناکام کوشش کی، مگر اس کا دل خود یارم کی اس دیوانی

۔ گرفت پر تیزی سے دھڑکنے لگا تھا

وہ ڈیل صبح کی تھی، اور یہ انعام اس نیک کام کا ہے جس کی"

تم نے ابھی ابھی تعریف کی ہے،" یارم نے اپنی تپتی سانسیں

اس کے چہرے پر چھوڑتے ہوئے کہا۔اس کی نظریں روح

کے کانپتے ہوئے گلابی لبوں پر ٹک گئیں،

یارم، آپ بہت بد تمیز ہوگئے ہیں..." روح نے شرماتے"

ہوئے اپنی آنکھیں موند لیں اور اپنے ہاتھ اس کے گھنے

بالوں میں الجھادیے۔اس کایوں ہتھیار ڈالنا یارم کے اندر

کی شدتوں کواور بڑھا گیا۔

وہ دھیرے سے اس پر جھکا اور بہت نرمی، سے اپنی بے پناہ

محبت کے ساتھ اپنے لب اس کے لبوں پر رکھ دیے۔ کمرے

میں بس ان کی سانسوں کی ایک بے ترتیب راگنی تھی جو اس

پرسکون رات کے اندھیرے میں گونج رہی تھی۔ یارم اسے

اپنی باہوں کے حصار میں سمیٹے، ہر گزرتے لمحے کے ساتھ

اپنی چاہت کی حدت بڑھا رہا تھا، اور روح خاموشی سے اس

کی اس محبت بھری گرفت میں پگھلتی چلی جا رہی تھی۔

ooooooo

ختم شد